جلد 02

نزہۃ المجالس اردو

عقائد واخلاق

فضائلِ عبادات

مسائل واحکام

قصص وحکایات

لطائف وظرائف

علاج معالجات

دلچسپ معلومات

تالیف:
حضرت مولانا عبدالرحمٰن صفوری شافعیؒ

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

اردو ترجمہ

نزہۃ المجالس دوم

موسوم بہ

خیر المجالس (مجیدی)

حضرت مولانا عبدالرحمن صفوری شافعیؒ یہ مشہور کتاب
نزہۃ المجالس عجیب غریب قصص نادر حکایات امام شافعیؒ
کے مذہب کے موافق فقہی مسائل موضوع روایات اور بعض
صحیح احادیث کے بیش بہا نہایت دلچسپ ذخیرے پر مشتمل ہے۔

ناشر

سعید ایچ-ایم کمپنی

ادب منزل پاکستان چوک کراچی

(مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی)

فہرست مضامین نزہۃ المجالس حصہ دوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ ناشر

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دور تک مختلف ادوار میں قرآن و حدیث کی تفسیر و تشریح مختلف عنوانات و اعتبارات سے ہوتی رہی اور ہر صاحب علم نے اپنے ذوق و وجدان اور مذاق کے اعتبار سے ان بے بہا خزانوں کے اسرار و رموز کی پردہ کشائی کی بالخصوص دوسری صدی ہجری سے آٹھویں صدی ہجری تک دین حق کی جو خدمت ہوئی وہ اپنی آپ نظیر ہے اسی دور کے ایک بزرگ یکتائے روزگار، وحید عصر، علامہ زماں، حضرت مولانا عبدالرحمٰن صفوی شافعی رحمۃ اللہ بھی ہیں، جنھوں نے قرآن و حدیث کی ایک نئے انداز سے تفسیر و تشریح دلچسپ قصص و حکایات، بیش بہا پند و نصائح، مفید و کارآمد لطائف و ظرائف، فقہی مسائل، نادر طبی نسخہ جات، نفع بخش اذکار و وظائف اور دیگر کارآمد امور پر مشتمل ایک کتاب بنام نزہۃ المجالس تصنیف فرمائی، اس کتاب کے مواد کے مطالعہ سے قبل ہی اس کے نام سے اس بات کا اندازہ ہوجاتا ہے کہ یہ کتاب مختلف دینی مجالس، مذہبی محافل اور مجالس وعظ میں جہاں ہر قسم کی بیش بہا معلومات کا ایک ذخیرہ ہے وہیں اس میں ایسی دلچسپ حکایتوں عجیب و غریب قصوں، نادر لطائف و ظرائف کا وہ خزانہ بھی ہے جو معلومات افزا ہونے کے ساتھ ساتھ تفریح طبع اور زینتِ خاطر کا سامان ہے اور ایسے پند و نصائح بھی ہیں جو نہایت پر تاثیر ہیں۔

حمد بیکراں، شکر بے پایاں اس خدائے بزرگ کے لئے سزاوار ہے جو اپنے لطف عمیم اور فضل عظیم سے اپنے گنہ گار بندوں کو مختلف اعتبارات سے دین حق کی خدمت اور بندگان خدا کی بہر نوع نفع رسانی کے لئے منتخب فرما لیتا ہے اور ان سے وہ کام لے لیتا ہے جو بظاہر ان کی قدرت و اختیار سے باہر نظر آتے ہیں منجملہ ان کے ایک اہم ترین کام ایسی مفید و کارآمد تصانیف و تالیفات کی طباعت و اشاعت بھی ہے جو علم سے نابلد اور اہل علم اور عوام و خواص سب کیلئے یکساں طور پر مفید و کارآمد اور نافع و فائدہ بخش ہیں۔ ایسی ہی تصانیف میں سے مذکورہ بالا کتاب نزہۃ المجالس بھی ہے جو علامہ زماں حضرت مولانا عبدالرحمٰن صفوی شافعی رحمۃ اللہ کی مصنفات میں ایک نمایاں اور امتیازی حیثیت رکھتی ہے اور بیش بہا پند و نصائح، بے بہا موعظت و حکمت مستند روایات، مشہور و صحیح احادیث، لطائف و ظرائف، قصص و حکایات اور نادر طبی نسخہ جات اور روحانی اذکار و وظائف پر مشتمل ہے جس کا اردو ترجمہ تو صرف ہو اجیدی پریس کانپور سے بنام خیر المجالس طبع ہو چکا تھا اور اس وقت نایاب ہے۔

مصنف نے اس کتاب کو مختلف ابواب و فصول میں تقسیم فرمایا ہے اور ہر موضوع کے بیان میں قرآنی آیات کی تفسیر اور احادیث نبویہ کی تشریح کے علاوہ مختلف فضائل دنوں اور مہینوں کے بیان فرمائے ہیں لیکن احادیث صحیحہ، مشہورہ، متواترہ کے ساتھ ساتھ بعض ضعیف احادیث بھی نقل کی ہیں نیز سلف صالحین کے اقوال اور اسی ضمن میں مختلف واقعات حکایات اور لطائف و ظرائف سے کتاب کو پر از معلومات اور دلچسپ بنا دیا ہے کہ ہر عام و خاص اس سے یکساں طور پر نہ صرف مستفید و مستفیض ہو سکے بلکہ اس میں تفریح طبع اور دلبستگی کا سامان بھی ہے۔

الحمدللہ کہ خدائے کریم نے اس ادارہ کو اس کی سعادت بخشی اور توفیق مرحمت فرمائی کہ کتاب مذکور کی اہمیت و افادیت اور عوام و خواص میں اس کے حسن قبول کے پیش نظر اسے زیور طبع سے آراستہ کرنے کا اہتمام کرے بنا بریں عمدہ کتابت، کامل صحت اور بہترین طباعت کیساتھ اس مفید کتاب کو شائع کرنے کی ہمت کی اور اس کا صحیح، عمدہ اور مکمل نسخہ ناظرین و قارئین کرام کے مطالعہ کے لئے پیش کیا۔ کامل صحت، در امکانی کوشش کے باوجود اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو یا سہو ہو گیا ہو تو قارئین سے درخواست ہے کہ اس کی اصلاح فرمائیں اور مطلع فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ خداوند قدوس مزید توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی دیرینہ روایات کے مطابق ایسی نصیحت آموز معلومات افزا اور نایاب کتابیں بغرض افادۂ عوام و خواص شائع کرتے رہیں اور اس سلسلہ میں خدا کی نصرت و دستگیری ہمارے شامل حال رہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوۡفِیۡق وھو المستعان وعلیہ التکلان۔

کراچی سنہ ۹۷۵ء —————— ایچ ایم سعید کمپنی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

ساری حمد وثنا اسی خدا کو زیبا ہے جس نے اپنی عجیب عجیب نشانیاں ہمارے لئے بیان کیں اور ہمیں ادب اور ہدایت کی توفیق دیکر مستفید کیا اور قرآن شریف کو قہر وغضب سے بچنے کا ذریعہ بنایا اور اس میں ہدایت ورحمت وعدہ وعید سب کچھ بیان فرمایا اور معزز ومشرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر مبعوث فرمایا اور انھیں حقائق سے آگاہی بخشی جس کی وجہ سے آپ کو تمام جہان پر فوقیت حاصل ہوئی۔ اور اُن پر پہاڑوں کو پیش کیا کہ سونا بن جائیں لیکن انھوں نے اس سے اعراض کیا اور ناپسند فرمایا اور اُن کو بہترین شریعت عنایت کرکے ہم کو خصوصیت بخشی پھر ہم ان پر ایمان لے آئے اور اُن کی تصدیق کی بیشک خدا کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ اس نے نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کو اپنے خزانہ غیب میں ہمارے لئے بطور ذخیرہ روک رکھا تھا۔ میں خدائے سبحانہ وتعالیٰ کی حمد اور اُس کا شکر بجا لاتا ہوں اُس کی طرف رجوع ہوتا ہوں اس سے معافی کا خواستگار ہوں اور اس کی ایسی حمد کرتا ہوں جس سے منکر خاک میں مل جائیں اور اس کے وسیع فضل وکرم سے مجھے کامیابی میسر ہو۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں ایسی شہادت جو نجات کا ذریعہ بن جائے اور اس بات کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور برگزیدہ رسول ہیں حسب ونسب میں تمام خلقت سے زیادہ بزرگ اور پاک ہیں خدا ان پر اور اُن کی آل واصحابؓ پر جنکو عرب اور تمام دنیا بھر کی سیادت وسرداری حاصل ہے رحمت نازل کرے۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ ظرافت آمیز قصّے اور اہل خیر وصلاح کے حالات سننے سے چونکہ دل بڑا خوش ہوتا ہے اس لئے بامید ثواب انھیں جمع کیا۔ خدا فسادِ نیت سے بچائے اپنے بھائیوں سے میری التماس ہے کہ جو صاحب اسے دیکھیں دعائے خیر سے یاد کریں۔ وہ زمانہ بھی کیا خوب ہوتا ہے جس میں بہترین مقاصد حاصل ہوں۔ میں خدائے پاک سے جو جہت اور حد سے مبرا ہے مدد کا خواستگار ہوں اور اس سے مہربانی اور توفیق چاہتا ہوں تاکہ سعادت اور ہدایت والے لوگوں میں میرا بھی شمار ہو اور خدا میرے والد اور اعزا واقارب شیوخ و احباب سب پر اپنا فضل وکرم شامل رکھے بیشک وہ بڑا رحم کرنے والا ہے اور ہمارے ساتھ ہی تمام ایمان لانے والوں اور مسلمانوں پر بھی فضل کرے خدا ہمیں اور تم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے اور سوء قضا سے پناہ میں رکھے۔ مقصود شروع کرنے سے پہلے میں ایک مقدمہ بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ابو القاسم جُنید رحمۃ اللہ سے متعدد لوگوں نے نقل کیا ہے کہ کسی نے صالحین کی حکایتوں کے متعلق اُن سے دریافت کیا کہ اُن کا بیان کرنا اور سننا سنانا کیسا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ اس کی خدا کے لشکر کی سی مثال ہے جس سے مریدوں کی حالتیں درست ہوتی ہیں اور عارفین کے اسرار زندہ رہتے ہیں۔ عاشقوں کے دلوں میں ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے مشتاقوں کی آنکھ سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔ اُن سے کہا گیا کہ اس کی کوئی دلیل بھی ہے انھوں نے یہ آیت پڑھی وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ۔ یعنی خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ ہم رسولوں کی خبروں میں سے آپ کے اوپر سب ہی کچھ بیان کریں گے جس سے آپ کے دل کو ہم قرار وتسکین بخشیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نیکیوں کا ذکر کیا کرو تم پر برکت نازل ہوگی اور نیز یہ ارشاد ہے کہ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے پس ان سب باتوں کی وجہ سے مجھے پسند آیا کہ نیک لوگوں اور صلحاء کے حالات ان کی شب وروز کی عبادت جمع کردوں اور لطیفے عمدہ عمدہ فوائد اور وعظ ونصیحت کی باتیں جس سے گمراہوں کو تنبیہ ہو اس کے ساتھ اضافہ کرکے اُس کا حسن دوبالا کردوں اور کچھ مسائل فقہیہ۔ طبی منافع اور قدرے قلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب (کہ جو اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں) اور آپ کے ازواج واصحابؓ اور امت مرحومہ کے اوصاف ذکر کروں چنانچہ میں نے اس مجموعہ کا نام "نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس" رکھا ہے اور خاتمہ میں جنت کا ذکر کیا ہے اس امید سے کہ خدا اپنے فضل وکرم سے ہمیں بھی اس میں داخل ہونا نصیب کرے آمین۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

باب

حفظِ امانت

ترکِ خیانت، عورتوں کا ذکر، نکاح کی فضیلت، طلاق کی مذمت، الواطت سے ڈرانا اور زراعت کی فضیلت

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا اور ارشاد ہے وَاَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عَاھَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا۔ ترجمہ بیشک خدا تمھیں حکم فرماتا ہے کہ امانت والوں کو ان کی امانت ادا کر دو اور خدا کا عہد پورا کرو جب تم عہد کرو اور قسم پکی کر لینے کے بعد نہ توڑو۔

حکایت: احیاء میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا تھا۔ کہ فلاں مقام پر میں آپ کے پاس آؤں گا اتفاق سے وہ شخص پہلے اور دوسرے دن بھول گیا تیسرے دن آیا تب بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر موجود پایا آپؐ نے فرمایا اے جوان تو نے مجھے تو تنگ کر ڈالا تین روز سے میں تیرا یہاں منتظر رہتا ہوں اور یہ قصہ میں نے سورہ مریم کے ذیل میں تفسیر قرطبی میں بھی دیکھا ہے لیکن اس میں بیان کیا ہے کہ یہ نبوت کے قبل کا قصہ ہے بعض مفسرینؒ نے خدائے تعالیٰ کے قول اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ کے متعلق جو خدائے تعالیٰ نے اسمٰعیلؑ کی نسبت نقل فرمایا ہے بیان کیا ہے کہ کسی نے حضرت اسمٰعیلؑ سے کہا تھا کہ جب تک میں نہ آؤں آپ فلاں مقام پر بیٹھے رہیے اس کے بعد آپ سال بھر وہاں بیٹھے رہے تب وہ شخص آپ کے پاس آیا اور پھر کہہ گیا کہ جب تک میں نہ آؤں آپ اسی مقام پر رہیے گا۔ آپ پھر سال بھر وہیں بیٹھے رہے اسی طرح تین بار آپ کو پیش آیا پس خدائے تعالیٰ نے آپکی مدح میں بیان فرمایا کہ یقیناً آپ وعدے کے سچے تھے۔ اگر کہا جاوے کہ اسمٰعیلؑ کا خصوصیت کے ساتھ صادق الوعد ہونا کیوں بیان کیا حالانکہ تمام انبیاء علیہم السلام ایسے ہی تھے جواب یہ ہے کہ آپ نے بارہا بکثرت وعدے پورے کئے تھے کیونکہ آپ وفادار خاندان سے تھے چنانچہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ابراہیمؑ جنھوں نے وفاداری کی اور فضیلت امت میں جہاں آپکے مناقب مذکور ہیں اس کا بیان عنقریب آتا ہے وہاں مذکور ہے کہ میں نے یہ بروایت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ دیکھا ہے خضرؑ نے ان سے یہ کہا تھا امام نوویؒ نے روضہ میں

بیان کیا ہے کہ عہد کا پورا کرنا نہایت تاکیدی مستحب ہے اور وعدہ خلافی کرنا نہایت شدت کے ساتھ مکروہ ہے۔

حکایت: رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ اہل یمن میں سے ایک شخص حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے چلا کچھ لوگوں نے اس سے کہدیا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ سے سلام کہدینا جب مدینہ میں داخل ہوا تو پیغام پہونچانا بھول گیا پھر پیغام پہونچانے راستہ سے واپس آیا جب اُس سے فارغ ہوچکا تو اُس نے مکہ جانا چاہا دیکھا کہ قافلہ روانہ ہوچکا ہے تو پھر وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک پر لوٹ آیا اور سو گیا خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا' ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے ہاں کہا تھا اس کے بعد میری طرف ملتفت ہوکر کہا اے ابوالوفاء میں نے کہا یا رسول اللہ میری کنیت ابوالعباس ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابوالوفاء ہو اور میرا ہاتھ پکڑ کر جو اٹھایا تو میں جاگ اٹھا تب میں نے اپنے آپ کو مسجد حرام میں پایا پھر آٹھ روز تک مکہ میں مقیم رہا یہاں تک کہ حاجی لوگ آگئے۔ **حکایت:** عبداللہؓ بن مبارک سے مروی ہے کہ اُن کا ایک مجوسی سے مقابلہ ہو رہا تھا جب نماز کا وقت آیا تو ابن مبارک نے مجوسی سے کہا کہ مجھ سے عہد کر کہ جب تک میں نماز سے فارغ نہ ہولوں گا تو میرے ساتھ کوئی بُرا ارادہ نہ کرے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا جب آپ نماز سے فارغ ہوچکے اور غروب کا وقت پہونچا تو مجوسی ابن مبارکؓ سے کہنے لگا مجھ سے بھی عہد کیجئے تاکہ میں بھی اپنی عبادت سے فارغ ہو جاؤں پھر جب اس نے آفتاب کو سجدہ کیا تو یہ تلوار لے کر اُس پر جھپٹے فوراً ہاتف نے آواز دی جب تم عہد کرو تو عہد خدا پورا کیا کرو اس پر آپ واپس ہوئے جب مجوسی فارغ ہوچکا تو اُس نے پوچھا کیا بات ہے میری نسبت ارادہ کر کے پھر کیسے لوٹ گئے وہ بولے جب میں نے تجھے غیر خدا کو سجدہ کرتے دیکھا تو چاہا تھا کہ تجھے قتل کر ڈالوں اتنے میں ہاتف نے مجھے آواز دی کہ جب تم عہد کرو تو خدا کا عہد پورا کیا کرو یہ سُن کر وہ کہنے لگا آپ کا رب بھی کیا خوب رب ہے کہ اپنے دوست پر اپنے دشمن کے لئے عتاب فرماتا ہے اس کے بعد اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ **حکایت:** حجاج نے ایک شخص کو قتل کرنے کے لئے طلب کیا اس نے کہا اے امیر میرے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں مجھے اتنی مہلت دیجئے کہ میں انھیں واپس کردوں حجاج نے کہا بے ضمانت دار کے تم کو مہلت نہیں مل سکتی وہ شخص کسی ضمانت دار کی تلاش میں نکلا اُسے ایک صاحب جمال شخص ملا اس سے دریافت کیا کہ تیرا کیا نام ہے اس نے کہا عبدالکریم پھر کہنے لگا بندہ میں اپنے مولیٰ کے کرم کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہونا چاہیئے اس کے بعد حجاج کے ساتھ جو اسے قصہ پیش آیا تھا اس نے بیان کیا وہ بولا میں حجاج کے پاس تیرا ضامن بنوں گا اور اپنے نفس کے لئے میں اپنا نام نہ خراب کروں گا چنانچہ وہ ضامن ہوگیا اور وہ شخص اپنی امانتیں واپس کرنے گیا جب لوٹ کر آیا تو اُس نے دیکھا کہ حجاج نے ضامن کو طلب

کر کے قتل کا حکم دے دیا ہے ضامن نے کہا مجھے اتنی مہلت ملے کہ دو رکعتیں پڑھوں جب وہ پڑھ چکا تو اس نے کہا اے رب اس شخص کو میری جانب سے اس لئے اطمینان ہوا تھا کہ میں کریم کا بندہ ہوں اور آپ کریم ہیں جلاد نے چاہا تھا کہ تلوار کا ایک ہاتھ مارے اتنے میں دیکھا گیا کہ وہ شخص آ پہونچا جلاد نے اس سے پوچھا کہ تم قتل کی طرف کیسے لوٹ آئے اس نے جواب دیا کہ خدائے تعالیٰ کا قول ہے کہ تم میرا عہد پورا کرو میں تمھارا عہد پورا کروں گا مجھے پھر یہاں بلا لایا ہے اور عہد پورا کرنا ایمان سے ہے درمیں حیات ناپائدار کے لئے ایمان سے نہیں نکلتا اس پر حجاج نے دونوں کو معاف کر دیا۔ حکایت: کسی مرد صالح نے خدائے عزوجل سے عہد کیا کہ سوائے خدا کے کسی سے فریاد نہ کروں گا پھر حج کو گیا تو اتفاقاً ایک کنوئیں میں گر پڑا دو شخص اس کے پاس سے گذرے ایک نے کہا آؤ اس کنوئیں کو جو لوگوں کے راستہ میں ہے بند کر دیں اس پر اس نے چاہا تھا کہ دونوں سے فریاد کا خواہاں ہوں لیکن اُسے اپنا عہد یاد آگیا اس کے تھوڑے عرصہ کے بعد ایک درندہ آیا اور اس نے کنواں کھول کر اس کا ہاتھ پکڑ کر نکال لیا اس کے بعد اس نے سُنا کہ ہاتف کہہ رہا ہے جو مشکلات میں ہم سے ملتجی ہوتا ہے اور ہمارے غیر پر بھروسہ نہیں کرتا اور حالت غیبت میں عیب کے ساتھ ہم سے مناجات کرتا ہے ہم تلف ہونے کی حالت میں اُسے تلف ہونے سے نجات دیتے ہیں اور اسی معنی میں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ اذا لم یکن بینی و بینک مرسل ٭ فریح الصبا منی الیک رسول۔ حکایت: میں نے تفسیر علائی میں سورہ برات کے ذیل میں دیکھا ہے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ایک بار ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ نے فرمایا ہے جس شخص میں تین خصلتیں ہوں وہ منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک ہو اس میں ایک تہائی نفاق موجود ہے جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب امانت دار بنایا جائے تو بد دیانتی کرے تو ہمارا گمان ہے کہ ان سب سے یا بعض سے ہم لوگ نہ بچیں گے بلکہ ہم کیا بہتیرے لوگ نہ بچینگے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دئے اور فرمانے لگے تمھیں ان باتوں سے کیا کام میں نے تو ان باتوں میں منافقوں کی تخصیص بیان کی ہے میں نے یہ جو کہا ہے کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے اس سے اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ الآیۃ کے مضمون کی طرف اشارہ ہے تو کیا تم ایسے ہو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آپ نے فرمایا یہ تم پر صادق نہیں تم اس سے بری ہوا اور یہ جو میں نے کہا کہ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اس سے خدائے تعالیٰ کے قول وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ سے لیکر تین آیتوں کے آخر تک کے مضمون کی طرف اشارہ ہے کیا تم ایسے ہو ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلعم اگر خدا نے ہم سے کوئی عہد لیا ہو تو ہم ضرور پورا کریں گے آپ نے فرمایا یہ تم پر صادق نہیں تم اس سے بری ہوا اور یہ جو میں نے کہا ہے کہ جب امانت دار بنایا جائے تو بد دیانتی کرے اس سے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

لہ جب میرے اور تیرے درمیان کوئی قاصد نہ ہو۔ تو باد صبا میری طرف سے تیرے پاس قاصد ہو کر پہونچے گی ۱۲

دَابۃُ الْاَرْضِ کی طرف اشارہ ہے پس ہر مرد مومن اپنے ایمان پر امانت دار بنایا گیا ہے چنانچہ مومن توحید اور ظاہر ہر حالت میں غسل جنابت کرتا ہے کیا تم ایسے ہو ہم نے عرض کیا کہ ہاں یا نبی اللہ آپ نے فرمایا یہ تم پر صادق نہیں تم اس سے بری ہو۔ **حکایت**: یوسفؑ نے جب قید خانہ میں تھے یہ نذر کی تھی کہ اگر رہائی نصیب ہوئی تو فقیروں وغیرہ کی دعوت کریں گے لیکن جب رہا ہوئے تو اپنی نذر بھول گئے پھر جبرئیلؑ نے آپ کو یاد دلائی تو آپ نے ایک مادّیک کھانا تیار کرایا اور لوگوں کو جمع کیا چھوٹے بڑے سب جمع ہوئے جبرئیلؑ نے کہا اب بھی مقصود حاصل نہیں ہوا یوسفؑ نے پوچھا وہ کیا ہے انھوں نے کہا کھجور کی شاخوں کے جھونپڑے میں ایک اندھی بڑھیا رہ گئی ہے آپ نے اُسے کہلا بھیجا اس نے قاصد سے کہا کہ یوسفؑ سے کہو کہ خود میرے پاس تشریف لائیں اور زبان حال سے یہ شعر پڑھا۔

لَا تَبْعَثُوْا مَعَ النَّسِیْمِ رِسَالَۃً ۞ اِنِّیْ اَغَارُ مِنَ النَّسِیْمِ عَلَیْکُمْ

ترجمہ: بادنسیم کے ہاتھ پیغام نہ بھیجو۔ یقیناً تم پر بادنسیم سے مجھے غیرت آتی ہے۔ قاصد نے واپس آکر یوسفؑ کو اس کی اطلاع دی یوسف خود وہاں تشریف لے گئے اور کہنے لگے اری بڑھیا ہماری دعوت میں چل وہ بولی اب اری بڑھیا کہتے ہو وہ بات کہاں گئی جب یا سیّدتی کہہ کر پکارا کرتے تھے زمانۂ دراز تک ہم نے ناز و نعم میں تمھیں رکھا ہے اور تمھارے قدموں پر جواہرات نثار کئے ہیں یوسفؑ بولے یہ ناز و انداز کی باتیں کیسی ہیں اس نے کہا میں زلیخا ہوں یہ سن کر یوسف کا جی اس پر بھر آیا اور رو دیئے جب زلیخا آئی تو مجلس میں کوئی نہ رہا سوائے یوسفؑ کے جو اس کی خدمت کے لئے خود استادہ ہوئے پھر یوسفؑ نے اُسے خلعت پہنایا وہ بولی ہم ان چیزوں کے [illegible] رہ چکے ہیں جو میں چاہتی ہوں اگر آپ نہ کریں گے تو میں اپنے گھر واپس چلی جاؤں گی آپ نے پوچھا وہ کیا ہے اس نے کہا میری نگاہ ہو جائے اور جوانی مل جائے اور آپ میرے شوہر بن جائیں اتنے میں جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا ہم نے آپ کی وجہ سے اس پر کرم کیا اُسے نگاہ اور جوانی پھر عطا فرمائی اور آپ نکاح کر کے اس پر کرم کیجئے چنانچہ یوسفؑ نے اُسی دم زلیخا سے نکاح کر لیا۔ **حکایت**: زلیخا شاہزادی تھی اور اُس کے اور مصر کے مابین نصف ماہ کی مسافت حائل تھی ایک رات یوسفؑ کو اس نے خواب میں دیکھا اور ان کی محبت اس کے جی میں سما گئی اور رنگ متغیر ہو گیا اس کے باپ نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں ایک صورت دیکھی ہے اس نے کہا اگر مجھے اس کا مقام معلوم ہو تو میں تیرے لئے اس کی تلاش کروں پھر اس نے دوسرے سال دیکھا اور پوچھا اس کے حق کے طفیل سے بتلا جس نے تیری صورت بنائی ہے تو کون ہے انھوں نے کہا میں تیرے لئے ہوں میرے سوا کسی کو پسند نہ کرنا بیدار جو ہوئی تو اس کی عقل میں تغیر آ گیا تھا باپ نے اس کے بیڑیاں ڈال دیں ۱۲

پھر تیسرے سال انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ حق کے طفیل سے بتلا کہ تو کہاں ہے انھوں نے جواب دیا کہ مصر میں جب بیدار ہوئی تو اس کی عقل درست ہوگئی تھی اس نے اپنے باپ کو اطلاع دی اس نے اس کی بیڑیاں کھول دیں اور بادشاہ مصر کے پاس پیغام بھیجا کہ میری ایک لڑکی ہے اور بادشاہوں کے پیغام بھی اس کے پاس آتے ہیں لیکن وہ تم پر راغب ہے اس لئے تم بھیجا جو ہمیں چاہتی ہے ہم بھی اُسے چاہتے ہیں تب اس کے باپ نے ہزار لونڈیاں ہزار غلام ہزار اونٹ ہزار خچر اس کے جہیز میں ساتھ کرکے مصر روانہ کیا جب وہ مصر میں پہونچی تو بادشاہ نے اس سے نکاح کرلیا وہ بادشاہ کو دیکھکر بہت روئی اور اس نے اپنا منہ چھپالیا اور اپنی لونڈی سے کہنے لگی یہ وہ نہیں ہے جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا لونڈی بولی صبر کئے رہو پھر جب بادشاہ نے اُسے دیکھا تو اس پر فریفتہ ہوگیا لیکن جب بادشاہ اس کے ساتھ سونا چاہتا تھا تو خدا کی قدرت سے زلیخا کی صورت بن کر ایک پری بادشاہ کے پاس آجاتی تھی اسی طرح خدا نے زلیخا کو یوسفؑ کے لئے محفوظ رکھا چنانچہ یوسفؑ جب زلیخا کے پاس گئے تو باکرہ پایا جیسے خدا نے آسیہ بنت مزاحم کو فرعون سے محفوظ رکھا تھا اس لئے کہ یہ جنت میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہونے والی تھیں اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے آسیہؑ کو فرعون سے بچائے رکھا تو پھر خدائے تعالیٰ کے قول ثیبات وابکارا کے کیا معنے ہونگے کیونکہ ایک قول کے موافق ثیبات سے آسیہؑ اور ابکارا سے مریم مراد ہیں جواب یہ ہے کہ عورت ثیب کہلانے لگتی ہے جب اس کا نکاح ہو جائے اگرچہ اس سے صحبت نہ کی جائے اور اس کے اوپر ثیب کے احکام جاری ہوتے ہیں یا یہ نہیں دیکھتے ہو کہ اگر اس کا خاوند مرجائے تو اس پر عدت وفات واجب ہے اور عیسیٰؑ کا مریمؑ سے پیدا ہونا ان کی بکارت کے منافی نہیں اس لئے کہ وہ اُن کی ناف سے پیدا ہوئے تھے اور یہ عجیب وغریب بات ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ایک عورت کے بچہ ہوا اور اس پر غسل واجب نہیں ہوا اور وہ مریم ہیں۔

حکایت: ایک مرد صالح نے اپنے رب سے عہد کیا کہ میں دنیا کے زخارف پر نظر نہ ڈالوں گا اس کے بعد ایک روز سنار کے مکان پر گیا اور عہد بھول گیا اور اس کی ایک ٹیکہ پر نظر پڑی جو سونے سے آراستہ تھا اُسے نہایت پسند آیا جب وہ چلا گیا تو مالک کے پاس سے وہ گم ہوگیا مالک نے اس کو پکڑا اور کہا تو ہی لے گیا ہے اس کے بعد بادشاہ کے روبرو اُسے پہونچایا تو وہ قسم کھا گیا کہ میں نے نہیں لیا ہے جب اس کے کپڑے اُتارے تو اس کے کپڑے کے اندر سے نکلا بادشاہ نے اس کے لئے زدوکوب کا حکم دیا ہاتف نے آواز دی کہ خدا کے ولی کو نہ مارنا یہ موہوب ہے۔

فائدہ: میں نے صحیح بخاری[عہ] میں دیکھا ہے کہ عائشہؓ نے بیان کیا ہے گیارہ عورتیں بیٹھیں اور انھوں نے باہم

عہ یہ واقعہ صحیح بخاری میں نہیں بلکہ صحیح مسلم میں ہے۔ (حبیب الرحمٰن)

یہ عہد و پیمان کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات پوشیدہ نہ رکھینگی۔ پہلی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے دُبلے اُونٹ کا گوشت کسی دلدل والے پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا اور اس کی نرم زمین نہ ہو کہ کوئی اُس پر چڑھ سکے نہ ایسا فربہ گوشت ہی ہو کہ کھسک آئے مراد یہ ہے کہ وہ بخیل اور بدخلق ہے۔ دوسری نے کہا میں اپنے خاوند کی باتیں شائع نہیں کرتی مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھے چھوڑ نہ دے میں بیان کرنے آؤں گی تو ذرا ذرا بیان کر کے رکھدوں گی مراد یہ ہے کہ اس میں بکثرت عیب ہیں۔ تیسری نے کہا میرا خاوند دراز قد ہے اگر میں اُس کے باب میں بولوں تو مجھے طلاق ملجائے اور اگر چپ رہوں تو مجھے بیچ ادھر میں ڈال رکھے یعنے ایسا جیسے کہ کوئی بے خاوند والی ہو۔ چوتھی نے کہا میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح ہے کہ نہ اس میں گرمی ہے نہ سردی نہ خوف ہے نہ اُس سے جی اُکتاتا ہے غرض یہ ہے کہ خوبیوں سے آراستہ ہے اُس سے جی نہیں گھبراتا کیونکہ اُس میں کوئی ناگوار بات نہیں ہے اور انشاء اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے باب میں تہامہ کا بیان عنقریب آتا ہے۔ پانچویں نے کہا میرا خاوند اگر آتا ہے تو چیتا ہے یعنے نرم خوئی کرتا ہے اور اگر جاتا ہے تو شیر ہو جاتا ہے یعنے اُس کی ہیبت طاری ہوتی ہے جو گھر میں رکھ دیتا ہے پھر کبھی اُس کو نہیں پوچھتا ہے غرض یہ ہے کہ وہ کریم ہے اور سوتا بہت ہے کیونکہ چیتا زیادہ سونے کے ساتھ موصوف ہے اور شیر کے سے کام کرتا ہے اور وہ ایک درندہ جانور ہے کیونکہ گوشت مقوی بدن ہے اور عقل اور فہم کو بہت تیز کرتا ہے اور وہ امام مالکؒ کے نزدیک حلال ہے۔ چھٹی نے کہا میرا خاوند اگر کھانے پر آتا ہے تو بہت سا کھا جاتا ہے اور پینے پر آتا ہے تو سب پی جاتا ہے اور اگر کروٹ سے لیٹتا ہے تو لپیٹ جاتا ہے اور اپنا ہاتھ اپنے کپڑے کے نیچے نہیں داخل کرتا ہے کہ اُس کے بدن کا عیب معلوم ہو یہ اس کے حسنِ صحبت کی تعریف کرتی ہے اور بعض نے کہا اس کی مذمت کرتی ہے کہ گھر کے حالات کی خبر نہیں لیتا۔ ساتویں نے کہا میرا خاوند نامرد ہے۔ یعنے عنین ہے جس کی زوجہ کے لئے علماء نے اختیار ثابت کیا ہے اور احمق ہے احمق اُسے کہتے ہیں جو باوجود قباحت سے واقف ہونے کے بے موقع کام کرے اور بعض نے کہا ہے باوجود علم کے ضرر رساں کام کرے اور بعض نے کچھ اور معنے بیان کئے ہیں اس کو نوویؒ نے روضہ میں بیان کیا ہے۔ ہر بیماری اس کا علاج ہے یعنی تمام لوگوں کے عیب اُس میں جمع ہیں اُسے کچھ دریغ نہیں کہ سر پھاڑ ڈالے یا ہڈیاں چور کر دے یا کھوپڑی توڑ دے۔ آٹھویں نے کہا میرے خاوند کا بدن ٹٹولنے میں خرگوش کی طرح نرم معلوم ہوتا ہے اور اس سے زرنب کی خوشبو آتی ہے۔ نویں نے کہا کہ میرا خاوند بلند ستون والا یعنے اس کا مکان عالیشان ہے اس کی تلوار کا پرتلہ لنبا ہے یعنے دراز قد ہے راکھ کا اُس کے یہاں ڈھیر رہتا ہے یعنے لوگوں کی ضیافت میں بہت کچھ پکوایا کرتا ہے اور مکان ضیافت سے اُس کی جائے بود و باش قریب ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ ہر شئے کی ایک زکوٰۃ ہے اور مکان کی زکوٰۃ خانۂ ضیافت ہے۔ دسویں نے کہا میرا خاوند مالک ہے کیسا مالک کہ اس سے بہتر متصور نہیں اُس کے بکثرت اونٹ ہیں جو چرنے کم جاتے ہیں اور جب باجے کی آواز سنتے ہیں تو انھیں یقین ہو جاتا ہے کہ اب مارے

جائیں گے یعنی جہمانوں کے لئے ہم ذبح ہوں گے ۔ گیارھویں نے کہا میرا خاوند ابوذرع ہے ابوذرع کا کیا کہنا ہے اُس نے تو زلوروں سے میرے کان لاد کر جُھما جھما دیے اور میرے بازوؤں میں فربہی سے نِری چربی ہی چربی بھری اور مجھے ایسا خوش کیا کہ میں اپنے جی میں پھولی نہیں سماتی تھوڑی سی بکریوں والے غریب کنبہ سے مجھے لایا تھا اور اپنے یہاں لاکر مجھے ایسے گھر کا بنا دیا کہ جن کے یہاں گھوڑے اونٹ گائے اور کھیت سب ہی کچھ ہے اُس کے پاس مجھے کوئی بُرا نہیں کہتا اور سونے پر آتی ہوں تو شام سے صبح کر دیتی ہوں اور پینے پر آتی ہوں تو خوب جی بھر کے پی لیتی ہوں جہاں اس عورت کا مکان تھا وہاں پانی کم ملتا تھا ابوذرع کی ماں کیسی اچھی ماں ہے اس کے بدن میں موٹی موٹی ٹھیلیں پڑی ہیں اُس کا گھر کشادہ ہے ابوذرع کا بیٹا کیا خوب بیٹا ہے کھجور کی نرم نرم شاخوں کی بنی ہوئی اُس کی خوابگاہ ہے بکری کے بچے کے دست سے شکم سیر ہو جاتا ہے یعنی بہت تھوڑا کھاتا ہے ابوذرع کی بیٹی بھی کیسی اچھی بیٹی ہے اپنے ماں باپ کی فرماں بردار ہے اور موٹی تازی ہے (شافعیؒ کا قول ہے کہ میں نے کوئی موٹا عقل مند نہیں دیکھا) اور اپنے پڑوس کو غصہ دلاتی ہے یعنی ایسی حسین ہے کہ اس کی صورت دیکھ کر جلتی ہے ابوذرع کی لونڈی بھی کیا خوب لونڈی ہے ہمارے باتیں مشہور نہیں ہونے دیتی یعنی گھر کی بات دوسروں سے نہیں کہتی پھرتی اور نہ کھانے پینے کی چیزوں میں خیانت کرتی ہے اور ہمارے گھر کو خراب نہیں رکھتی یعنی کھانا نہیں خراب ہونے دیتی بلکہ عمدگی سے پکاتی اور کھانے خوب خوب کھلاتی ہے اور بعض نے کہا ہے مطلب یہ کہ گھر میں کوڑا نہیں رہنے دیتی اور بعض نے کہا ہے اُس کے بچے نہیں ہیں اور محب طبریؒ نے کہا ہے کہ کھانے کی چیزیں کونے کھترے میں چھپائے نہیں پھرتی پھر اُس نے بیان کیا کہ ایک روز ابوذرع کا کہیں جانا ہوا اور دودھ کی مشکیں جھلکتی جاتی تھیں اُسے ایک عورت ملی جسکے چیتے کیطرح دو بچے تھے جو اس کے پہلو میں اسکے انار کی مانند دونوں پستانوں سے کھیل رہے تھے تب اس نے مجھے طلاق دیدی اور اس سے نکاح کر لیا میں نے اس کے بعد ایک سردار سے نکاح کر لیا جو سبک سیر گھوڑے پر سوار ہوتا تھا اور نیزہ لے کر چلتا تھا شام کو میرے پاس بکثرت اونٹ لایا اور مجھے ہر قسم کی چیزوں کی ایک ایک جوڑی دی اور بولا اے ام ذرع کھا اور اپنے کنبہ والوں کو کھلا پھر اُس نے کہا اگر میں وہ تمام چیزیں جو اُس نے مجھے دی تھیں جمع کروں جب بھی ابوذرع کے ایک چھوٹے سے برتن کو نہیں پہونچ سکتیں۔ رافعیؒ نے کہا ہے کہ سرزمین یمن کے ایک قریہ میں ایام جاہلیت میں یہ لوگ رہتے تھے۔

حکایت ✤ وہب بن منبہؓ نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں سے ایک جوان ایک بار بیمار پڑا اُس کی ماں نے نذر کی کہ اگر خدا اسے شفا عنایت کرے گا تو میں دنیا سے سات روز کے لئے نکل جاؤنگی خدا نے اسے شفا عنایت فرمائی تو اُس نے قبر کھدوائی اور اپنے لڑکے سے کہنے لگی کہ میرے اوپر مٹی ڈال دے اور سات روز کے بعد مجھے نکال لینا پھر جب اُس کے لڑکے نے اُس پر مٹی ڈال دی اُس

ئی ماں کو اس کے اندر ایک باغ کا دروازہ نظر پڑا وہ اس کے اندر چلی گئی وہاں اس نے دو عورتیں دیکھیں ایک کے سر کے اوپر ایک پرندہ اپنے بازوں سے پنکھا جھل رہا ہے اور دوسری کے سر پر ایک پرندہ چونچیں مار رہا ہے اس عورت نے ان دونوں سے اس کا سبب پوچھا پہلی نے کہا میں دنیا سے ایسے حال میں آئی ہوں کہ میرا خاوند مجھ سے راضی تھا اور دوسری نے کہا میں دنیا سے ایسے حال میں آئی ہوں کہ میرا خاوند مجھ سے ناراض تھا تو جب لوٹ کر جانا تو میری طرف سے اس سے معافی مانگنا پھر سات روز کے بعد جو اس کے لڑکے نے اُسے نکالا تو اس نے اس عورت کے خاوند سے ماجرا بیان کیا اس نے معاف کر دیا پھر اس عورت نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہتی ہے کہ اب مجھے عذاب سے نجات مل گئی ۔ **حکایت** ؛ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس نے اپنی زوجہ اور تین لڑکیوں کو چھوڑا جب اُس عورت کی عدت گذر گئی تو اس نے نکاح کر لیا اور اس کے پاس شب باشی سے ایک رات قبل اس نے خواب میں اپنے پہلے خاوند کو دیکھا کہ وہ غمگین ہے اس نے خاوند سے اس کا سبب پوچھا اور کہنے لگی ہیں تجے ابھی بھولی نہیں ہوں وہ بولا اگر تو بھول نہ جاتی تو فلاں سے نکاح کیوں کرتی جب صبح ہوئی تو اس زمانہ کے نبی سے اس نے ماجرا بیان کیا اور کہا کہ اس سے مجھے طلاق دلا دیجئے اس نے طلاق دیدی پھر خدا نے وحی بھیجی کہ اس عورت سے کہہ دیجئے کہ جب تو نے اپنے خاوند سے وفاداری کا برتاؤ کیا تو جو کچھ اس سے ہماری درگاہ میں ملی و منتی ہو گئی تھی اس کے صلہ میں ہم نے بخشدی اور اس کے بدن پر جتنے بال ہیں ہر بال کے عوض اُسے ایک لونڈی خدمت کے لئے عنایت فرمائی اور جنت میں ہم اس کے خاوند سے اُسے ملا دیں گے ۔

لطیفہ ؛ میں نے مجمع الاحباب میں دیکھا ہے کہ ابوالدرداءؓ کی اہلیہ نے کہا اے اللہ ابوالدرداءؓ نے مجھے پیغام نکاح دے کر مجھسے نکاح کر لیا تھا اب میں انھیں پیغام دے کر آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ جنت میں میرا اُن سے نکاح کر دیجئے گا ابوالدرداءؓ بولے اگر تو یہ چاہتی ہے تو میرے بعد نکاح نہ کرنا جب ان کا انتقال ہو گیا تو معاویہؓ نے پیغام نکاح دیا وہ بولیں ابوالدرداءؓ کے ساتھ جنت میں نکاح کرنے کے سوا بشرطیکہ منظور خدا ہے میں کسی اور سے نکاح نہ کروں گی اور حذیفہؓ نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تو چاہتی ہے کہ جنت میں میری زوجہ ہو تو میرے بعد نکاح نہ کرنا کیونکہ عورت دنیا میں جو اس کا آخری خاوند ہو گا اسی کو ملے گی ۔ **فائدہ** ؛ معاذ بن جبلؓ نے بیان کیا ہے نکاح کئے ہوئے شخص کی نماز بلا نکاح والے کی نماز سے چالیس حصہ افضل ہے ابن عباسؓ نے فرمایا ہے نکاح کرو کیونکہ نکاح کے ساتھ ایک روز ہزار برس کی عبادت سے افضل ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا کیا تمھاری زوجہ ہے انھوں نے کہا نہیں آپ نے پوچھا لونڈی بھی نہیں انھوں نے عرض کیا لونڈی بھی نہیں آپ نے دریافت فرمایا تمھارے پاس مال ہے انھوں نے کہا ہاں میں مالدار ہوں فرمایا تو اخوان الشیاطین میں سے ہے اگر تو نصرانی ہوتا تو راست ہوتا یقیناً ہماری سنت نکاح کرنا ہے تم میں سے بُرے لوگ وہ ہیں جو مجرد رہتے ہیں اور تمھارے

مرُدوں میں سے بدتر وہ ہیں جو مجرد مرتے ہیں ۔

کتاب البرکۃ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے جو عیالداری کے خوف سے نکاح کو ترک کرے وہ ہم میں سے نہیں خدا اُس پر دو فرشتے مقرر فرمائیگا جو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیں گے کہ اے خدا کے رسول کی سنت کے ضائع کرنے والے قلت رزق کی بشارت سُن لے ۔ بشر حافیؒ کی وفات کے بعد کسی نے اُن سے خواب میں پوچھا کہ آپ سے خدا نے کیا معاملہ کیا انھوں نے کہا نکاح کرنے والوں کے محل سے میرے محل کم درجے کے ہیں مؤلف اپنے بعض شیوخ سے روایت کرکے کہتا ہے کہ یہ ان کے ایسے اہل ولایت لوگوں کے اعتبار سے ہے باقی رہا عام لوگوں کے اعتبار سے اس میں شک نہیں کہ ان کا محل اعلیٰ ہے ۔ شفا میں مذکور ہے کہ بہتیرے لوگوں نے اسے مکروہ کہا کہ کوئی خدا سے مجرد ہونے کی حالت میں ملے ہاں میں نے شرح مہذب میں دیکھا ہے کہ سفیان ثوریؒ نے ایک شخص سے پوچھا تو نے نکاح کیا ہے اُس نے کہا نہیں آپ نے کہا تو کیا جانے کہ کس عافیت میں ہے ۔

مسئلہ : امام احمدؒ کے نزدیک نکاح فرض کفایہ ہے اور شافعی کے نزدیک سنت ہے اور کبھی واجب ہو جاتا ہے مثلاً جب اپنی دو عورتوں میں سے ایک کو طلاق دیدے اور اس کی سوت کی باری میں کبھی جو اس کا حق ہو گیا ہے اُسے پورا نہ کرے تو اس پر نکاح کرنا واجب ہے تا کہ اس کا حق پورا پورا ادا ہوتا رہے اور نذر سے نکاح کرنا واجب نہیں ہوتا کیونکہ نذر الخیص چیزوں میں صحیح ہوتی ہے جن میں مکلف مستقل ہوتا ہے اور نکاح میں وہ مستقل نہیں کیونکہ وہ عورت کی رضامندی پر موقوف ہے اور فاسق کو ولایت نہیں ہے سوائے اس صورت کے کہ ولایت حاکم فاسق کی طرف منتقل ہو جائے جیسا کہ غزالیؒ کا فتویٰ ہے اور زوائد روضہ میں نوویؒ نے اسی کو اچھا سمجھا ہے اور کہا ہے کہ اسی پر عمل کرنا مناسب ہے اور اس کو ابن صلاح اور سبکیؒ نے بھی پسند کیا ہے ۔ **فائدہ** : حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کو پرہیزگاری کے بعد نیک بخت بی بی سے بہتر اور کوئی چیز دستیاب نہیں ہوئی اگر اُسے حکم کرتا ہے تو فرماں برداری کرتی ہے اگر اس کی طرف نظر کرتا ہے تو وہ خوش کر دیتی ہے اگر اُس پر قسم کھالیتا ہے تو وہ اس کی قسم پوری کر دکھاتی ہے اگر اس کی نظروں سے غائب ہوتا ہے تو اپنے نفس کو بچاتی اور اُس کے مال کی حفاظت کرتی رہتی ہے اس کو ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا منتفع ہونے کی چیز ہے اور دنیا میں منتفع ہونے کی چیزوں میں سے سب سے بہتر نیک بخت عورت ہے اس کو امام مسلمؒ نے روایت کیا ہے ۔ **لطیفہ** : ایک شخص نے موسیٰؑ سے کہا اے کلیم اللہ اپنے رب سے میرے لئے دعا فرمائیے کہ مجھے جلدی سے جنت عنایت فرمائیے خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ اچھا میں نے ایسا کر دیا کیونکہ میں نے اُسے حسین و جمیل اور اُس سے موافقت رکھنے والی عورت اسے عطا فرما دی ہے ۔

میں نے ذریعہ میں بخط مولف یعنے محمد بن عمادؒ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیکھا ہے

کہ تین شخص جب دعا کرتے ہیں تو خدا اُن کی دعا مقبول نہیں فرماتا ایک وہ شخص جس کی عورت بد خلق ہو اور وہ اُسے طلاق نہ دے دے اور ایک وہ شخص جو بے وقوف کو اپنا مال حوالے کرے اور ایک وہ شخص جس کا دوسرے پر قرض آتا ہو اور اُس پر کسی کو شاہد بنائے مؤلف کہتا ہے مطلب یہ ہے کہ خدا ان لوگوں پر جن کا ذکر ہوا اُن کی بد دعا نہیں سنتا کیونکہ انھوں نے خود شریعت کی مخالفت کی ہے اور اپنے اوپر خود ضرر گوارا کیا ہے۔ میں نے تفسیر سمر قندیؒ میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے داؤدؑ سے نکاح کے بارے میں مشورہ کیا آپ نے فرمایا میرے بیٹے سلیمانؑ سے مشورہ کرو جوان کی تلاش میں نکلا تو اُس نے دیکھا کہ وہ چھوٹے سے ہیں اور لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں اُس نے ان سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا طلائے سُرخ اور سیم سپید اختیار کرنا اور گھوڑے سے بچتے رہنا کہ کہیں مار نہ دے وہ اُن کی بات نہ سمجھا اور اگر اُس نے داؤدؑ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا طلائے احمر سے ناکتخدا عورت مراد ہے اور سیم سپید سے شوہر دیدہ اور گھوڑے سے بڑھیا مادہ مراد ہے جو بے اولاد ہو۔

مسئلہ: جب مرد کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس کے چہرہ اور انگلیوں سے کلائی تک اس کے ہاتھ دیکھ لینا سنت ہے بشرطیکہ وہ حرہ ہو اور لونڈی سے سوائے ستر باقی بدن دیکھ سکتا ہے اور عورت کے لئے بھی سنت ہے کہ جب نکاح کرنا چاہے تو مرد کو دیکھ لے۔ **موعظت**: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے کسی سے فرمایا کہ نکاح کرے اور طلاق نہ دینا کیونکہ خدائے تعالیٰ بن سنور کر پھرنے والے مردوں اور عورتوں کو مبغوض سمجھتا ہے۔ بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص کسی عورت اور اُس کے خاوند کے درمیان جدائی ڈال دے اُس پر دنیا اور آخرت میں خدا کی لعنت ہوتی ہے اور خدا اپنے وجہ کریم کا دیدار اُس پر حرام کر دیتا ہے۔ بروایت ابو ایوب انصاریؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کسی عورت اور اس کے خاوند کے درمیان جُدائی ڈالتا ہے خدا اُس کے اور جنت کے درمیان قیامت میں جدائی ڈالے رکھیگا اور انشاءاللہ باب خوف میں عنقریب آتا ہے کہ طلاق کبھی واجب کبھی مستحب کبھی مکروہ کبھی حرام ہوتی ہے۔ **حکایت**: امام جعفر صادقؒ سے مروی ہے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک مرد صالح تھا اس کی عورت خوبصورت تھی ایک جوان اُسے دیکھ کر عاشق ہو گیا اُس عورت نے اس جوان کو ایسی کنجی بتا دی کہ جب چاہے وہ اس کے پاس چلا آوے ایک روز اس کے خاوند نے اُس سے کہا مجھے تیری حالت اچھی نہیں معلوم ہوتی لہذا تجھے قسم کھانا چاہیئے کہ کوئی خیانت نہیں ہوئی اُس نے کہا اچھا پھر جب اسکا خاوند چلا گیا اور وہ جوان آیا تو اس نے یہ ماجرا اس سے بیان کیا اس نے کہا پھر اس سے خلاصی کی کیا صورت ہے وہ بولی گدھے کو کرایہ پر چلانے والوں کا سا لباس پہن کر اور ایک گدھا لے کر شہر کے دروازے پر کھڑے رہنا پھر جب اس کا خاوند آیا اور اُس نے قسم کھلانے کے لئے اُس باعظمت پہاڑ پر جس پر جا کر وہ لوگ قسم کھایا کرتے تھے اُسے لیجانا چاہا تو وہ اُس کے ہمراہ نکل کھڑی

ہوئی جب اُس نے اُس گدھے والے کو دیکھا تو کہنے لگی میں تو ضرور سوار ہو کر چلوں گی خاوند نے اُسے سوار کرادیا اور یہ سب پہاڑ پر چڑھنے لگے جب پہاڑ پر پہونچ گئے تو وہ خود گدھے پر سے گر پڑی اور اسکا کچھ بدن کھُل گیا پھر کہنے لگی خدا کی قسم سوا تیرے مجھے کسی نے نہیں دیکھا ہے مگر ہاں اس گدھے والے نے اس پر پہاڑ شدت سے مضطرب ہوا چنانچہ خدائے تعالیٰ کا قول وَاِنۡ کَانَ مَکۡرُھُمۡ لِتَزُوۡلَ مِنۡہُ الۡجِبَالُ میں اسی قسم کا ذکر ہے۔

موعظت: بروایت عمار بن یاسرؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی اپنے خاوند سے اپنی آبرو کے بارے میں خیانت کرتی ہے اُس اُمت کا آدھا عذاب اُس پر ہوگا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کا حق عورت ادا نہیں کر سکتی جب تک خاوند کا حق ادا نہ کرتی ہو۔ حادی القلوب الطاہرہ میں مذکور ہے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص اپنے گھر میں گیا تو اس نے دیکھا کہ اس کی عورت بلا اجازت کہیں چلی گئی جب واپس آئی تو اس نے اسے طلاق دیدی وہ اس بارے میں اُس سے کہنے لگی تو اُس نے جواب دیا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو عورت بلا اجازت اپنے خاوند کے گھر سے کہیں چلی جاتی ہے اُس پر ستر ہزار فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اور جس پر اتنی لعنتیں پڑی ہوں۔ وہ میرے گھر میں رہنے کے قابل نہیں ہے کہ اُس کی لعنتوں کی مصیبت میں کہیں میں نہ گرفتار ہو جاؤں اور دوسری حدیث میں ہے کہ جب عورت گھر سے نکلتی ہے اور اس کا خاوند ناپسند کرتا ہے تو آسمان میں جتنے فرشتے ہیں سب اُس پر لعنت کرتے ہیں۔

مسئلہ: روضہ میں بیان ہے اگر عورت اپنے خاوند کے غیبت میں اپنے باپ کی عیادت یا زیارت کے لئے جائے بشرطیکہ بطریق نشوز مخالفت کے نہ ہو تو اس کا نفقہ ساقط نہیں ہوتا۔ **لطیفہ**: جب خارجہ فزاری نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا تو اُس کو نصیحت کی کہ اے بیٹیا اب تم اُس آشیانہ سے جس میں گھُسی ہوئی تھیں نکلتی ہو اور ایسے بستر پر جاتی ہو جس کو تم پہچانتی نہیں ہو اور ایسے ہمدم کے پاس چلی ہو جسے کوئی تمھاری الفت نہیں ہے تم اس کے سامنے زمین بنی رہنا تو وہ تمھارے لئے آسمان بن جائیگا تم اس کا بچھونا بن جانا وہ تمھارا ستون اور سنبھالنے والا بن جائیگا تم اس کی لونڈی بنی رہنا وہ تمھارا غلام رہیگا تم ہر دم اس کے ساتھ ساتھ نہ پھرنا ورنہ اُسے تم سے عداوت ہو جائے گی اور اس سے دور دور بھی نہ رہنا نہیں تو وہ تمھیں بھول جائیگا اگر وہ تمھارے پاس آئے تو تم اُس کے پاس چلی جانا اگر وہ تم سے الگ رہنا چاہے تو اس سے اس وقت الگ رہنا اور اس کے ناک کان اور آنکھ کو بچائے رہنا کہ خوشبو کے سوا تم سے اُسے کچھ سونگھنے کا موقع نہ ملے اور سوائے اچھی بات کے تمھاری اور کوئی بات اُس کے کان میں نہ پڑے۔ اور جب کبھی اس کی نظر پڑے تو تمھیں حسن وجمال کے ساتھ دیکھے۔

حکایت: کسی مرد صالح نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا اس نے کہا ایک لونڈی بھی ہونا چاہئے

سے اگرچہ ان کا مکر ایسا ہو کہ اس سے پہاڑ ہل جائیں ۱۲

مرد پر یہ گراں گذرا ایک نیک بندہ نے اس شخص سے کہا میں تم دونوں کی خدمت کروں گا بشرطیکہ عورت مجھے کبھی دیکھے نہیں اُس شخص نے عورت سے کہا وہ بولی جب خدمت ہوگی تو مجھے دیکھنے کی ضرورت نہیں اس کے بعد ایک روز عورت کی ماں آئی اور اُس نے پوچھا خاوند صالح کے ساتھ تیری کیسی گذرتی ہے وہ بولی میرے لئے اُس نے ایک لونڈی رکھدی ہے جو میری خدمت کیا کرتی ہے اور میں نے اسے دیکھا نہیں ہے اور روز آدھی رات کو وہ عبادت کرنے کے لئے چلا جاتا ہے ماں بولی وہ جھوٹا ہے لونڈی کے پاس جاتا ہوگا جب رات ہوئی تو حسب عادت وہ نکلا اس کی بی بی بھی اس کے پیچھے ہولی تو اُس نے دیکھا جیسا اُس نے کہا تھا وہ عبادت ہی کر رہا تھا پھر عورت نے کہا آؤ لونڈی کو بھی دیکھ لوں تو معلوم ہوا کہ وہ غلام ہے نماز پڑھ رہا ہے اور حکم خدا سے چکی چل رہی ہے جب وہ تشہد کے لئے بیٹھتا ہے تو چکی میں دانے ڈال دیتا ہے یہ ماجرا دیکھ کر اس نے اپنی ماں کی تکذیب کی اور اس غلام اور اپنے خاوند کی خدمت کرنے لگی اس کو یافعیؒ نے روض الریاحین میں بیان کیا ہے ۔ **حکایت**: میں نے امام ثعلبیؒ کی عرائس میں بروایت وہبؒ بن منبہ دیکھا ہے کہ انبیاءؑ میں سے ایک شمعون نامی نبی تھے وہ اپنی قوم سے جہاد کرتے تھے اور انکو قتل کرکے اُن کا مال لیا کرتے تھے اور لوہے کی بیڑی میں بندھتے نہ تھے جب وہ لوگ اُن سے عاجز آگئے تو ان کی بی بی سے کہا اگر تو انھیں باندھ کر ہمیں دیدے تو ہم تجھے بہت کچھ مال دیں گے جب وہ سوئے تو اسؔ نے انھیں رسی سے باندھا جب وہ بیدار ہوئے تو ان کے ہاتھ پیروں سے رسّی گر پڑی انھوں نے بی بی سے دریافت کیا بی بی نے کہا میں آپ کی قوت دیکھتی تھی پھر بی بی نے لوہے سے جکڑ دیا جب وہ بیدار ہوئے تو وہ بھی اُن کے ہاتھ اور پیروں سے کھُل کر گر پڑا انھوں نے پھر سبب دریافت کیا تو بی بی نے وہی جواب دیا اس کے بعد پوچھا کہ دنیا میں کوئی چیز بھی ایسی ہے جس میں آپ بندھ جائیں انھوں نے کہا ہاں میرے بال ہیں جب وہ سوئے تو بالوں سے باندھ کر اُن کی قوم کے پاس انھیں بھیجدیا انھوں نے اُن کی بینی وگوش بریدہ کرکے اُن کی آنکھیں نکال لیں اس پر خدا نے اُن سب کو زمین میں دھنسا دیا اور خدا نے عورت پر بجلی گرادی اُن نبیؑ کو جیسے تھے ویسا ہی اچھا بنا دیا انھوں نے اپنی قوم سے ہزار ماہ تک جہاد کیا تھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تعجب ہوا تو خدائے تعالٰی نے سورۂ اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ نازل فرمائی ۔ **موعظت**: حضرت علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا ہے تمھارا بھید تمھاری قید میں ہے جب تم بول دیئے تو وہ دوسرے کی قید میں آگیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پوشیدہ رکھنے سے اپنی حاجت براری پر مدد لیا کرو ۔ عمرؓ بن عبد العزیز نے کہا ہے کہ دل بھیدوں کے ظروف ہیں اور لب اُن کے قفل ہیں اور زبانیں اُن کی کنجیاں ہیں اور منصور حکیم سے ہے کہ دانشوروں کے دل اسرار کے قلعے ہیں ابن ماوردی نے ادب الدنیا میں بیان کیا ہے کہ اسرار کا مخفی رکھنا کامیابی کا سب سے قوی ذریعہ ہے اور درستی کا دائمی سبب ہے ۔

حکایت ۔ نوحؑ کی عورت لوگوں کو انکی پیروی سے منع کر کے اُن سے خیانت کرتی تھی اور لوطؑ کی عورت بھی۔ تہذیب الاسماء واللغات میں مذکور ہے کہ لوطؑ ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے کیونکہ ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے لوط بن ہاران بن تارح اور تارح ابراہیمؑ کے والد تھے اور ان کی بی بی کا نام داعلہ تھا اُس نے جب اُن کے پاس فرشتے بے ریش جوانوں کی صورت بن کر آئے تھے تو اُن کی قوم کے لوگوں کو یہ خبر دے کر انھیں غمزدہ بنا دیا تھا۔ اگر کہا جاوے یہ کیونکر جائز ہوا کہ نبی کی بی بی کافرہ ہو لیکن زانیہ نہ ہو جواب یہ ہے کہ انبیاء کو خدا نے کفار کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ اُن کو بلائیں اور بیدار کریں اور اپنی طرف مائل کریں اس لئے ضرور ہوا کہ اُن میں ایسی کوئی چیز نہ ہو جو باعث نفرت ہو اور زنا سب سے بڑی نفرت انگیز شئے ہے بخلاف کفر کے کہ وہ اس کو موجب عار نہ سمجھتے تھے۔ علائی نے سورۂ ہود میں بیان کیا ہے کہ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ لوطؑ کے پاس نہایت خوبصورت بن کر آئے تھے اُن کی بی بی نے جا کر اپنی قوم کے لوگوں کو خبر کر دی تو وہ دوڑتے ہوئے آپہونچے انھیں فرشتوں کی نسبت اندیشہ ہوا کیونکہ اُس وقت تک انھیں پہچانا نہ تھا اور تنگ دل ہوئے (ضاق بہ ذرعا) عربی محاورہ ہے جس کے لفظی معنی ہاتھ سمٹ گئے اور مرادی معنے تنگدل ہوئے ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے اونٹ پر بوجھ زیادہ ہوتا ہے تو اُس کے اگلے دونوں پیر سمٹے رہتے ہیں لوطؑ بولے آج کا دن بڑا سخت ہے اور خدا تعالیٰ کا فرشتوں کو ارشاد ہو چکا تھا کہ انھیں ہلاک نہ کرنا جب تک لوطؑ ان پر چار بار شہادت نہ دیں پھر جب فرشتے بصورت مہمان اُن کے پاس آئے تو انھوں نے اُن سے کہا کیا تمھیں اس بستی کے حالات کی خبر نہ پہونچی تھی انھوں نے پوچھا کیا ہے لوطؑ نے فرمایا میں خدا کے نام سے شہادت دیتا ہوں کہ روئے زمین پر اس بستی میں سب سے برا کام ہوتا ہے اور اسی طرح چار بار فرمایا اور ہر بار جبرئیلؑ اپنے ساتھ کے فرشتوں سے کہتے جاتے تھے کہ شاہد رہنا پھر لوطؑ نے کہا اے میری قوم کے لوگو یہ میری بیٹیاں موجود ہیں یعنی کہو تو میں تمھارے ساتھ ان کا نکاح کر دوں اور بعضوں نے کہا ہے کہ بیٹیوں سے انھوں نے اپنی قوم کی عورتیں مراد لی تھیں کیونکہ نبی اپنی قوم کے لئے مانند باپ کے ہوتا ہے۔ علائی نے کہا ہے یہی صحیح ہے اور سنن ابو داؤد وغیرہ میں ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو تم لوگوں کے لئے والد کی طرح ہوں۔ نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ شفقت میں آپ باپ کے مانند ہیں اور بعض نے کہا ہے مراد یہ ہے کہ جس کی تمھیں ضرورت پیش آوے اُس کے پوچھنے میں تم مجھ سے شرماؤ نہیں پھر فرشتوں نے جو لوط کے پاس آئے تھے کہا کہ ہم آپ کے رب کے پیام رساں ہیں تو آپ نے دروازہ کھول دیا پھر جبرئیلؑ نے اُن کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تو وہ پھوٹ گئیں اور اُن کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ دیا تو خشک ہو کر رہ گئے اور یہ کہتے ہوئے واپس گئے کہ اے لوطؑ صبر کیجئے اور صبح طلوع ہونے دیجئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو آپ تھوڑی رات رہے سے نکال لے جائیے اور چاہیئے کہ تم لوگوں میں سے کوئی پھر کر نہ دیکھے سوائے آپ کی عورت کے۔ (ابن کثیر کی قراءت میں احد سے بدل کر بنا

پر امراۃ کی ت کو رفع ہے اور باقی لوگوں نے استثنار کی بنا پر اسے نصب پڑھا ہے اس لئے کہ جو مصیبت اُن لوگوں پر آئی ہے وہ اس پر بھی آنے والی ہے لوطؑ نے پوچھا اُن پر کب عذاب آئیگا ارشاد ہوا کہ یقیناً صبح اُن کے وعدہ کا وقت ہے کیا صبح قریب نہیں ہے پھر جب لوطؑ اپنے گھر والوں کو لے کر نکلے تو آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی پھر کر نہ دیکھے پھر جب انھیں عذاب کی آواز سُنائی دی تو اُن کی عورت نے پھر کر دیکھ لیا اور کہنے لگی ہائے میری قوم یہ کہنا تھا کہ پتھر ہوگئی اور ہر ماہ کے شروع میں اس پتھر سے خون حیض بہتا ہے پھر خدائے تعالیٰ کا جبرئیلؑ کو حکم ہوا اور انھوں نے لوطؑ کی بستیاں اپنے بازو پر اُٹھالیں حتیٰ کہ فرشتوں کو مرغ کی بانگ اور گدھوں کے چلانے کی آواز سُنائی دینے لگی نہ کوئی خفتہ بیدار ہوا اور نہ اُن کا کوئی برتن ٹوٹا اس کے بعد انھوں نے اُسے تہ وبالا کر دیا پھر اُن پر بستیوں کے اٹھانے سے پہلے ہی سجیل کے پتھر بھیجے بعض نے کہا ہے کہ سجیل آسمان میں ایک پہاڑ ہے اور بعض کا بیان ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک دریا ہے اور بعض نے کہا ہے سجیل پکی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں اور لفظ منضود سے پے در پے ایک پر ایک مراد ہے مسوّمۃ سے مقصود ہے کہ اُن پر سُرخ خط کے نشان لگے ہوئے تھے ابو صالحؒ کا بیان ہے کہ میں نے ام ہانی بنت ابی طالب کے پاس اُس میں سے ایک پتھر دیکھا تھا اور وہ پتھر ظالمین یعنی کفار مکہ سے دور نہیں ہیں۔ **لطیفہ**: علائیؒ نے سورۂ عنکبوت میں بیان کیا ہے کہ حکمت خداوندی کا مقتضا ہے کہ دنیا اور آخرت میں عذاب شہادت پر مرتب ہو پس جب لوطؑ کی شہادت عذاب کی موجب ہوئی تو اس امت کے لئے خدا کی خبر پر شہادت سعادت کا سبب بن جائے گی پہلی شہادت خدائے تعالیٰ کے قول اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الآیۃ میں ہے میں ہے اور دوسری شہادت خدائے تعالیٰ کے قول اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الآیۃ میں ہے تیسری شہادت لواطت سے تعزیر کی آیت میں ہے۔

موعظت: ایک بار عیسیٰؑ کا کسی سرزمین پر گذر ہوا آپ نے ایک شخص پر آگ مشتعل دیکھی جب آپ نے پانی لے کر جو اُسے بجھایا تو وہ آگ ایک بے ریش کا جوان بن گئی اور آدمی آگ بن گیا اور لڑکے پر وہ آگ شعلہ زن ہوگئی اُس سے انھیں تعجب ہوا اور خدا سے دعا کی پس خدا نے اس شخص کو گویا بنا دیا وہ کہنے لگا اے نبی اللہ میں نے اس لڑکے سے بُرا کام کیا تھا خدا نے مجھے آگ بنا دیا کہ کبھی میں اُس پر شعلہ زن ہوتا ہوں پھر مجھے خدا میری پہلی حالت پر کر دیتا ہے اور لڑکے کو آگ بنا دیتا ہے اور وہ مجھ پر شعلہ زن ہوتا ہے۔ اسی طرح قیامت تک رہے گا۔ **موعظت**: میں نے عیون المجالس میں بروایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہے کہ اگر لوطی تمام سمندروں کے پانی سے بھی غسل کرے جب بھی قیامت میں نجس ہی آئے گا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب مرد مرد کے اوپر آتا ہے تو عرش کانپنے لگتا ہے اور آسمان کہتے ہیں اے رب ہمیں اجازت ہو تو ہم اس پر پتھر برسادیں اور زمین کہتی ہے کہ اے رب مجھے حکم ہو تو میں اسے نگل جاؤں۔ ارشاد ہوتا ہے اسے رہنے دو یقیناً اُسے ہمارے سامنے کھڑا ہونا ہے ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ جب مرد مرد

پر سوار ہوتا ہے شیطان اس خوف سے بھاگ جاتا ہے کہ کہیں یہ لعنت اس پر نہ آپڑے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدائے تعالیٰ لوطی کو قبر میں مسخ کر کے سور بنا دیتا ہے اور روزانہ اس کے نتھنوں سے آگ گھستی ہے اور اس کے دُبر سے نکل جاتی ہے۔ سلیمانؑ نے ایک بار عفریت سے کہا کہ مجھے ابلیس کی خبر دے پھر آپ اس کے ہمراہ سمندر کی طرف روانہ ہوئے اور سطح آب کے اوپر ابلیس کو ایک فرش پر پایا اور اس سے پوچھا کہ بتلا خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض کون سا عمل ہے اور سب سے محبوب کونسا ہے۔ اس نے کہا سب سے زیادہ مبغوض لواطت ہے اے نبی اللہ اگر آپ تشریف نہ لائے ہوتے تو میں کبھی نہ بتلاتا اور انھوں نے کہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرے وہ ملعون ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتے ہوئے مر جائے وہ اپنی قبر میں صرف ایک ساعت ہی ٹھہرے گا کہ پھر خدا اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجیگا جو ابابیل کے مشابہ ہوگا وہ اس کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر قوم لوط کے شہر میں پھینکدے گا اور اس کی پیشانی پر لکھ دے گا خدا کی رحمت سے نا امید۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے قیامت میں کچھ لڑکے لائے جائیں گے جن کے سر نہ دارد ہوں گے خدائے تعالیٰ فرمائیگا تم کون ہو وہ کہیں گے ہم مظلوم ہیں ارشاد ہوگا تم پر کس نے ظلم کیا وہ جواب دیں گے ہمارے آباء اجداد دنیا میں عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جایا کرتے تھے اور ہم کو دبر میں ڈال دیا تھا خدائے تعالیٰ فرمائیگا ان کو دوزخ میں گھسیٹ کر ڈال دو اور ان کے چہروں پر لکھ دو خدا کی رحمت سے نا امید اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے مجھے سب سے زیادہ اپنی امت پر قوم لوط کے عمل کا خوف ہے۔

مسئلہ: لواطت کی حد، حد زنا کے مثل ہے شیخ عزالدین بن عبدالسلامؒ نے کہا ہے اگر ہم کسی کو ایک عورت سے زنا کرتے دیکھیں اور ایک شخص کو کسی لڑکے سے لواطت کرتے دیکھیں اور ہمیں صرف ایک کے چھڑانے کی قوت ہو تو ہم اُسی سے چھڑائیں گے جو لواطت کرتا ہے اگر کہا اے لوطی تو صورت یہ ہے کہ تہمت لگانے میں یہ صریح لفظ ہے جیسے کہ صاحب تنبیہ کو یقین ہے پس حد واجب ہوگی اگر کسی محصن سے اس نے کہا ہو، محصن وہ شخص عاقل بالغ مسلمان ہے جو نکاح صحیح کے ساتھ عورت سے صحبت کر چکا ہو اگرچہ صرف حشفہ ہی غائب ہوا ہو اور وہ ایسی وطی سے بھی عفت میں ہو جس سے حد واجب ہوتی ہے اگرچہ دبر ہی میں ہو لیکن نجویؒ نے کہا ہے کہ جب کوئی دبر میں وطی کرتا ہے تو صرف فاعل کی حصانت باطل ہو جاتی ہے کیونکہ احصان وطی فی الدبر سے حاصل نہیں ہوتا اسی وجہ سے اس سے حصانت باطل نہیں ہوتی۔ رافعیؒ نے کہا ہے کہ میرے گمان میں فاعل اور مفعول دونوں کی حصانت باطل ہو جاتی ہے کیونکہ دونوں پر حد واجب ہے۔

زوائد روضہ میں مذکور ہے میں کہتا ہوں دونوں کی حصانت کا باطل ہونا ہی راجح ہے اور جس نے حرمت کو جان

بوجہ کراپنی دبر پر خوشی سے کسی کو قادر کر دیا اس کی کونسی عفت رہگئی واللہ اعلم۔ روضہ میں باب الزنا میں مذکور ہے کہ جس کے ساتھ یہ فعل کیا جاوے وہ سنگسار نہیں کیا جائیگا بلکہ اُس کے کوڑے لگائے جائیں گے بشرطیکہ وہ محصن ہو علائی ؒ نے اپنے قواعد میں بیان کیا ہے کہ جس کے ساتھ رمضان میں دن کو فعل کیا جاوے اُس پر بلا خلاف کفارہ نہیں اگرچہ وہ روزہ سے ہو۔ روضہ میں باب الغسل میں بیان کیا ہے کہ لڑکے اور مجنون خود کسی کے دخول کریں یا اُن کے کوئی دخول کرے تو وہ جنب ہو جاتے ہیں پھر جو سن تمیز کو پہونچ گیا ہو تو اُس پر غسل واجب ہے اگر بچپن میں اُس نے غسل نہ کیا ہو اگر غسل کرلیا تھا تو صحیح ہے پھر بعد بلوغ کے اعادہ کی ضرورت نہیں خوبصورت بے ریش والے کو فرائض کے سیکھنے کے لئے بھی سفر سے روکیں گے اور اس کی طرف نظر کرنا یا اس کو شہوت سے چھونا حرام ہے اور امام احمد کے نزدیک اُس کے چھونے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اصحاب شافعی ؒ میں سے اصطخری نے بھی اس میں موافقت کی ہے ابن عماد نے اپنی کتاب تسہیل المقاصد میں اسے بیان کیا ہے اور بعض علماء نے اس کی قراءت سننے کو بھی منع کیا ہے۔ شرح مہذب میں مذکور ہے کہ جب اُس کی طرف نظر کرنا حرام ہے تو اُس کے ساتھ تنہائی میں رہنا بدرجۂ اولیٰ نہایت فحش اور فساد کے قریب تر ہوگا۔ عجیبہ میں نے قزوینی کی کتاب مفید العلوم اور مبید الہموم میں دیکھا ہے کہ دو جانور لوطی ہوتے ہیں گدھا اور خنزیر۔ ولی الدین تقی الدین الحصنی نے اپنی کتاب تنبیہ السالک میں بروایت بعض بیان کیا ہے کہ قوم لوطؑ نے گدھے اور خنزیر کو یہ فعل کرتے ہوئے دیکھ کر سیکھا ہے۔

حکایت: ایک مرد صالح بڑا غیرت مند تھا اور اس کی بی بی نہایت خوب صورت تھی اُس نے کسی وقت سفر کا ارادہ کیا اور اسکا ایک دُرہ تھا جو باتیں کرتا تھا اس نے اس سے کہا کہ جو کچھ بی بی کیا کرے مجھے بتلا دیا کر اُس نے کہا اچھا جب وہ سفر میں گیا تو اُس کی عورت اپنے دوست کو روزانہ بلا بھیجتی تھی اور درہ دیکھا کرتا تھا جب وہ شخص واپس آیا تو درہ نے اس سے کہہ دیا اُس نے اپنی بی بی کو شدت سے مارا وہ سمجھ گئی کہ یہ سب درہ کی کارروائی ہے اس کے بعد اُس نے لونڈی کو حکم دیا کہ کوٹھے پر جا کر چکی پیسے اور اُس کے پنجرے پر بوریا ڈال کر اوپر سے پانی چھڑک دیا اور آئینہ لے کر چراغ کی روشنی میں چمکاتی رہی اس طرح سے کہ اُس کا عکس دیوار اور پنجرے پر پڑتا تھا درہ کو گمان ہوا کہ بارش ہوئی ہے اور چکی کو بجلی کی کڑک اور آئینہ کی شعاع کو بجلی کی چمک سمجھا جب دن نکلا تو اپنے مالک سے کہنے لگا رات بارش بجلی اور گرج میں آپ کا کیا حال رہا وہ بولا یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ ہم گرمی کے دنوں میں ہیں عورت بولی اس کا جھوٹ دیکھو مجھ پر بھی اس نے اسی طرح افترا پردازی کی تھی اور تم سے لگا دیا تھا یہ دیکھ کر وہ اُس عورت سے راضی ہو گیا اور دونوں میں پھر میل ہو گیا پھر اُس نے درہ سے کہا تو کیسی افترا پردازیاں کیا کرتا ہے یہ سُن کر اس نے اپنے بدن کو اپنی چونچ سے نوچ ڈالا یہاں

تک کہ خون میں تر ہو گیا اور کہنے لگا مجھے فروخت کر ڈال اُس نے فروخت کر ڈالا۔ حکایت علائی نے تفسیر سورۂ نمل میں بیان کیا ہے کہ علیٰؑ نے ابلیس لعنت اللہ کو پانچ گدھے ہنکاتے دیکھا اور اُس سے پوچھا تو کہنے لگا یہ تجارت کے ہیں انھیں فروخت کرنا چاہتا ہوں آپ نے پوچھا وہ کیا ہیں وہ بولا۔ جور۔ کبر۔ حسد۔ خیانت۔ مکر۔ اب ان میں سے جور سلاطین کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں اور کبر کو دیہاتیوں یعنی گانْوں کے بڑے لوگوں کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں اور حسد کو قاریوں کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں اور خیانت کو تاجروں کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں اور مکر کو عورتوں کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ نیشاپوری نے سورۂ بقر میں بیان کیا ہے دنیا پانچ اشیاء سے آراستہ باغ ہے علما کے علم سے امُراء کے عدل سے عابدوں کی عبادت سے اور تاجروں کی امانت سے اور مخلوق کی خیر خواہی سے پھر ابلیس نے پانچ جھنڈے لاکر ان پانچوں کے سامنے قائم کر دیے چنانچہ حسد کو علم کے پاس لاکر قائم کیا اور جور کو عدل کے پاس لاکر قائم کیا اور ریا کو لاکر عبادت کے پاس قائم کیا اور خیانت کو امانت کے پاس لاکر قائم کیا اور دغابازی کو خیر خواہی کے پاس لاکر کھڑا کیا۔

فائدہ :۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دین خیر خواہی ہے، دین خیر خواہی ہے، دین خیر خواہی ہے اس کو ابو داؤدؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو دغابازی کرے وہ ہم سے نہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سچا تاجر قیامت میں عرش کے سایہ میں ہوگا اس کو اصبہانی وغیرہ نے روایت کیا ہے اور انشاء اللہ عدل کی فضیلت اور ظلم سے مجتنب رہنے کے بیان میں آتا ہے کہ حسد آسمان میں پہلا گناہ اور زمین میں پہلا گناہ ہے اور غیبت اور چغلخوری کی مذمت میں اس سے زیادہ بیان گذر چکا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت میں سب سے سخت عذاب امام جابر کو ہوگا اس کو طبریؒ نے روایت کیا ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ سلطان زمین میں خدا کا سایہ ہے ہر مظلوم اُس کے پاس آکر پناہ گزیں ہوتا ہے اس حدیث طویل کو ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مسلمانوں کے کسی کام کا والی ہو خدا اس کی حوائج میں نظر نہیں کرتا جب تک وہ لوگوں کے حوائج کی دیکھ بھال نہ رکھے اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے۔ فائدہ :۔ امام رازیؒ نے خدائے تعالیٰ کے قول اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا[1] کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس میں اُس کی طرف اشارہ ہے کہ اولیاء اللہ کی مدد ہوتی ہے اس لئے کہ وہ راہ خدا میں لڑتے ہیں اور دوسرے لوگ بے یار و یاور چھوڑ دیئے جاتے ہیں پھر کہا ہے مکر حیلہ بازی سے کسی کی حالت تباہ کرنے میں سعی کرنے کا نام ہے پھر خدائے تعالیٰ کے قول مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ[2]

---

[1] یقیناً شیطان کا مکر کمزور ہے ۱۲

اَلِیْمٌ سے اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ تک کے متعلق جو زلیخا سے نقل کر کے ذکر کیا گیا ہے یہ بیان کیا ہے کہ من جملہ زلیخا کی یوسفؑ کے ساتھ عظیم محبت کے ایک یہ امر ہے کہ اس نے یہ نہیں کہا کہ وہ قیدی بنا دئے جائیں بلکہ یہ کہا کہ قید کر دیے جائیں پس ایک دن یا ایک دن کے تھوڑے حصہ میں قید رہنا بھی کافی تھا اور منجملہ اس کے یہ ہے کہ عذاب پر قید خانہ کا ذکر مقدم کیا ہے کیونکہ محب کو اپنے محبوب کی اذیت گوارا نہیں ہوتی امام رازیؒ نے بیان کیا اگر کہا جاوے مردوں کا مکر تو عورتوں سے زیادہ ہوتا ہے پھر عورتوں کے مکر کو عظیم کیسے کہا ہم کہیں گے کہ عورتوں کے مکر سے ایسی باتوں میں عار پیدا ہوتا ہے اور مردوں کے مکر سے عار نہیں پیدا ہوتا۔

حکایت:- حجاج نے ایک عورت سے نکاح کیا اس کو حجاج کی طرف میلان نہ ہوا بلکہ اس نے خلیفہ سے کہلا بھیجا کہ آپ حکم دے کر حجاج سے مجھے طلاق دلا دیں اور خود مجھسے نکاح کر لیں اور حجاج میرے ہودج کو کھینچ کر لے چلے جب یہ سب کچھ ہو لیا اور ایک روز حجاج خلیفہ کے دسترخوان پر بیٹھا تو حجاج نے ایک لقمہ گوشت کا اپنے منہ میں رکھا پھر اس نے منہ سے نکال کر خلیفہ کے سامنے رکھدیا خلیفہ نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا اس لئے کہ آپ کو جھوٹا پسند ہے اس پر خلیفہ نے اس عورت کو طلاق دیدی اور اس سے صحبت نہ کی۔

حکایت:- ایک بار حارث اپنے اصحاب کے ہمراہ سیر کو نکلا ان میں سے ایک شخص واپس چلا تو حارث کا ایک کتا اس کے پیچھے ہو لیا وہ شخص حارث کی بی بی کے پاس پہونچا اور اس کے ساتھ اس نے برا کام کیا کتے نے اچھل کر دونوں کو مار ڈالا جب حارث آیا تو اس نے دونوں کو مردہ پایا اور یہ شعر پڑھا۔

فیا عجبا للخلیل یھتک حرمتی ۔ ویا عجبا للکلب کیف یصون ۔

حکایت:- بغداد میں ایک شخص کے پاس کتا تھا ایک روز اس کے ساتھ کہیں جاتا تھا اتفاق سے دشمنوں پر اس کا گذر ہوا دشمنوں نے اس شخص کو ایک گھر میں لے جا کر ایک کنوئیں میں مار کر ڈال دیا کتا اس گھر کے دروازے سے نہ ٹلا اس کے بعد ان لوگوں میں سے جو ایک شخص باہر نکلا تو کتا اس کے سر ہو گیا اس نے لوگوں سے چلا کر پناہ مانگی بمشکل تمام لوگوں نے اسے چھڑایا یہ خبر خلیفہ کو پہونچی تو اس نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ کتا اوروں کو چھوڑ کر تیرے ہی پیچھے پڑ گیا ہے مقتول کی ماں نے کہا میرے بیٹے کے دشمنوں میں سے یہ بھی ایک ہے اور عجب نہیں کہ اسی نے قتل کیا ہو اس کے بعد خلیفہ نے کتے کے چھوڑنے کا حکم دیا اور کتے کے پیچھے پیچھے بادشاہ کے فرمانبرداروں میں سے ایک جماعت گئی کتا اس کے گھر میں جا کر کنوئیں کے منہ پر کھڑا ہو گیا اور چلانے لگا یہ دیکھ کر اس شخص نے اقرار کر لیا کہ میں نے اور لوگوں کے ساتھ شریک ہو کر اسے مار ڈالا ہے پھر خلیفہ نے ان سب کو قصاص میں قتل کر ڈالا۔

فائدہ:- نوح علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے کہا اے رب آپ نے مجھے کشتی بنانے کا حکم فرمایا ہے میں

لہ مجھے دوست پر تعجب آتا ہے کہ وہ میری آبروریزی کرتا ہے اور کتے پر حیرت ہوتی ہے کہ دیکھو وہ کیسے بچاتا ہے ۱۲

دن بھر بناتا ہوں اور شب کو میری قوم اُسے خراب کر دیتی ہے ارشاد ہوا اپنی حفاظت کے لئے ایک کتا پال لیجئے انھوں نے ایک کتا پال لیا اس کے بعد جب لوگ اُن کا کام بگاڑنے آتے تھے تو وہ کتا چلانے لگتا تھا نوحؑ جاگ پڑتے تھے اور سب کو بھگا دیتے تھے پس نوحؑ نے سب سے اول حفاظت کے لئے کتا پالا بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ جس گھر میں تصویر یا کتا ہوتا ہے اُس میں فرشتوں کے نہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ تصویر میں خلق خداوندی کی مشابہت کی جاتی ہے اور کتا بکثرت نجاست کھاتا ہے اور اس سے بدبو آتی ہے اور اس وجہ سے کہ بعض کتا شیطان کہلاتا ہے اور وہ کالا کتا ہے پس اُس کا شکار جائز نہیں اور اگر نمازی کے سامنے سے گذر جائے تو امام احمدؒ کے نزدیک اُس کی نماز باطل ہو جاتی ہے اور خطابیؒ نے بیان کیا ہے کہ شکاری کتا یا حفاظت کا کتا اور وہ تصویر جو ذلت کے ساتھ ہو جیسے کہ فرش پر کی تصویر فرشتوں کے آنے سے مانع نہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ مطلقاً کتا یا تصویر مانع ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ جس گھر میں کتا ہو اُس میں فرشتوں کے نہ داخل ہونے کا سبب یہ بھی کہنا کچھ نامناسب نہیں کہ وہ ابلیس کے تھوک سے پیدا ہوا ہے جب آدمؑ کا خمیر بن رہا تھا تو شیطان لعنت اللہ نے اُس پر تھوک دیا فرشتوں نے اتنی مٹی نکال ڈالی چنانچہ وہ بنی آدم کی ناف کا مقام ہو گیا پھر خدائے تعالیٰ نے اُس مٹی سے جس میں ابلیس کا تھوک ملگیا تھا کتے کو پیدا کیا اس کو کتاب الحقائق میں بیان کیا ہے اور فرشتے اور شیطان یکجا اکھٹے نہیں ہوتے۔ مؤلف کہتا ہے جس گھر میں جنب ہوتا ہے اُس میں فرشتے نہیں داخل ہوتے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس گھر میں کتا یا تصویر یا جنب ہوتا ہے اُس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اُس کو ابو داؤدؒ نے روایت کیا ہے اور نسائیؒ کی روایت میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس گھر میں گھنگھرو ہوتے ہیں اُس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور جو اُس کے دُور کرنے پر قادر نہ ہو اُسے یہ کہنا چاہیئے۔ اے اللہ جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں میں اُس سے آپ کے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں آپ مجھے فرشتوں کی صحبت اور ان کی برکت سے محروم نہ کریں اور ابو داؤد کی روایت میں ہے جس جماعت میں جنب ہوتا ہے ان کی صحبت میں فرشتے نہیں ٹھہرتے۔

فائدہ: جس کو بواسیر ہو اور وہ چیتے کی کھال پر بیٹھا کرے تو نفع ہو اور اگر تھوڑی اُس کی کھال اپنے پاس رکھے تو لوگوں میں مہیب بن جائے اور جو کفتار کی چربی اپنے بدن میں مل کر چیتے کے پاس آئے تو اُس کی طرف اُٹھ کر چلنے کی اُسے قوت نہ رہے اور چیتے کا جب پیٹ بھر جاتا ہے تو تین روز تک پڑا سوتا رہتا ہے اور اس کے مرض کا علاج یہ ہے کہ چوہا کھائے اور غصہ کے وقت وہ اپنے کو سنبھال نہیں سکتا یہانتک کہ شدت غضب سے اُس کی یہ نوبت ہو جاتی ہے کہ اپنے آپ کو خود مار ڈالتا ہے اور سانپ کی اور اُس کی دوستی ہے۔ **لطیفہ**: طبرانیؒ نے یہ حدیث عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ موسیٰؑ نے خدائے تعالیٰ سے کہا اے رب مجھے بتلایئے کہ آپ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ آپ کو مکرم کون ہے ارشاد ہوا جو میری

مطلوب شئے کی طرف ایسی تیزی کرے جیسے چیتا اپنی خواہش پورا کرنے میں تیزی کرتا ہے اور جو میرے نیک بندوں سے ایسی الفت رکھتا ہو جیسے بچہ لوگوں سے اُلفت کرتا ہے اور جس کی یہ حالت ہو کہ جب میرے ممنوعات میں سے کسی میں دست اندازی کی جائے تو اُسے غصہ آئے۔

فائدہ :- صحیح بخاری میں عمرؓ کی روایت میں نے دیکھی ہے جو شخص سوائے شکاری کتے یا گلہ کی حفاظت کیلئے کتے کے اور کوئی کتا رکھتا ہے اُس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ روزانہ اُس کے عمل سے ایک قیراط کم ہو جاتا ہے سوائے حفاظت یا گلہ کے کتے کے اور دونوں روایتوں میں تطبیق یہ ہے کہ یہ کمی بیشی کتوں کی ایذا رسانی کے مختلف ہونے سے مختلف ہو جاتی ہے جس کے کتوں سے زیادہ نقصان پہونچتا ہو اس کے عمل سے دو قیراط کم ہو جاتے ہیں بعض نے کہا ہے کہ یہ مقامات کے اختلاف سے مختلف ہو جاتا ہے پس جو شہر میں رہتا ہو اُس کے دو قیراط کم ہو جاتے ہیں اور جو صحرا میں رہتا ہو اس کا ایک قیراط اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے قیراط کا بیان کیا تھا پھر زیادہ سختی فرمائی تو بڑھا کر دو قیراط ارشاد فرمائے۔ فائدہ :- امام سُبکیؒ نے کہا ہے کتوں کے متعدد ہونے سے قیراط بڑھتے نہیں جیسے کہ جب ایک بار برتن میں کئی کتے منہ ڈالدیں تو اُس کے پاک کرنے میں کتوں کی تعداد کا لحاظ کر کے نہ دھوئیں گے بلکہ جیسے ایک کتے کے منہ ڈالنے سے دھوتے ہیں اسی طرح دھوئیں گے یعنی صرف سات بار دھونا کافی ہے جیسے کہ ایک برتن میں اگر کتا دو بار یا زیادہ منہ ڈالتا اس وقت بھی سات بار دھونا کافی ہوتا۔ ابن عمادؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ قیاس صحیح نہیں اس لئے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ جو کوئی اپنے یہاں کتا رکھے عام ہے خواہ ایک ہو یا زیادہ اور نیز اس لئے کہ کلب نکرہ شرط کے تحت میں واقع ہے پس ہر کتے کو عام رہے گا بخلاف اُس حدیث کے جو برتن کے بارے میں وارد ہوئی ہے باوجودیکہ دوسرے مقام پر خود بیان کیا ہے کہ یہاں نکرہ سے ایک مراد لیا جائیگا یعنی کئی ایک کو شامل نہ ہوگا جیسا کہ سُبکی نے بیان کیا تھا اور اُس مسئلہ کے بہت سے نظائر ہیں منجملہ اُس کے یہ ہے کہ اگر کئی جنازوں پر ایک ہی دفعہ کوئی نماز پڑھے تو مردوں کی تعداد کے موافق ثواب کے قیراط ملتے ہیں۔ منجملہ اُس کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک ہے کہ جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرتا ہے اُس کو اتنا ہی اجر ملتا ہے اور اگر دو یا زیادہ مصیبت زدوں کی تعزیت کرتا ہے اس کو اتنا ہی زیادہ ثواب ملتا ہے منجملہ اس کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک ہے جو کسی کو قتل کرے اُس کو اُس کا اسباب مل جائیگا اگر دو یا زیادہ کو قتل کرے تو اُن کا بھی اسباب ملیگا اور آپ کے قول مبارک میں کہ جو کسی مردے کو نہلائے تو اُسے غسل کر لینا چاہیئے اور جو اُسے چھوئے اُسے وضو کر لینا چاہیئے کوئی اُس کا قائل نہیں کہ کئی مردے ہوں تو کئی بار غسل کرنا پڑے گا۔

مسئلہ:- کتے کے منہ ڈالنے کی وجہ سے سات بار دھونے میں یہ شرط ہے کہ ایک بار طاہر مٹی سے مل کر دھوئے اور پہلی بار مٹی سے ملنا بہتر ہے۔ **عجیبہ**:- اگر کتا حلال کیا جاوے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کا گوشت اور کھال طاہر ہو جاتی ہے اور کھانا حرام رہتا ہے اور بعض مالکیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ اس کا گوشت حلال ہے لیکن مکروہ ہے۔ **مسئلہ**:- امام نوویؒ نے روضہ میں بیان کیا ہے اگر کسی کے پاس بکری اور کتا ہو بشرطیکہ کٹ کھنا نہ ہو تو ایسے کتے کے لئے بکری کا اُسے ذبح کر ڈالنا لازم ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے بھی منجملہ مخلوق خدا کے اور گروہوں کے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں اُن کے مار ڈالنے کا حکم دیدیتا اس کو امام رازیؒ نے تفسیر سورۂ انعام میں بیان کیا ہے پس جو کتا کٹ کھنا نہ ہو اس کو مار ڈالنا روا نہیں مؤلفؒ کہتا ہے ایک چھوٹے سے مقدمہ میں جس کا میں نے اختلاف الاعلام فیما فی الکلب من الاحکام نام رکھا ہے کتے کے متعلق بسیط گفتگو کی ہے اور عقد الفرید میں میں نے دیکھا ہے کہ جب بھیڑیا کتیا کے ساتھ جفتی کھاتا ہے تو اُس سے سلوقی کتے پیدا ہوتے ہیں پس سلوقی کتوں کی اصل بھیڑیے سے ہے اس لئے زمینؒ سال زندہ رہتا ہے اور مادہ بارہ برس نزہتہ النفوس والافکار میں میں نے دیکھا ہے کہ سلوقی کتا یمن کے ایک قریہ سلوق کی طرف منسوب ہے۔ میں نے روض الریاحین میں دیکھا ہے کہ کتے میں چند عمدہ خصائل ہوتے ہیں۔ صالحین کی طرح بھوکا بہت رہتا ہے اور متوکلین کی طرح اُس کا کوئی مکان معروف نہیں ہوتا اور محبین کی طرح رات کو سوائے تھوڑی دیر کے سوتا نہیں اور جب مرجاتا ہے تو زاہدوں کی طرح کچھ چھوڑ کر نہیں مرتا اور مریدوں کی طرح اپنے مالک کو چھوڑتا نہیں اگرچہ وہ اُس پر سختی کرے اور متواضعین کی طرح زمین میں تھوڑی سی جگہ پر راضی ہو جاتا ہے۔ اور رضا جو لوگوں کی طرح جب اپنی جگہ سے ہنکا دیا جاتا ہے تو دوسری جگہ چلا جاتا ہے اور اگر مارا جائے اور پھر اُس کے سامنے ٹکڑا اڈال دیا جائے تو خاشعین کی طرح فوراً قبول کر لیتا ہے اور کینہ نہیں رکھتا اور جب کھانا آتا ہے تو مساکین کی طرح دور بیٹھا رہتا ہے۔

حکایت:- ایک بار عیسیٰؑ کا ایک اسحٰقؒ نامی شخص پر گذر ہوا جو ایک قبر کے پاس بیٹھا رو رہا تھا آپ نے اُس سے دریافت کیا تو کہنے لگا کہ یہ میری بی بی کی قبر ہے میرے چچا کی لڑکی تھی مجھے اس سے سخت محبت تھی اب مجھے اُس کی قبر سے جدا ہونے کی تاب نہیں آپ نے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ میں حکم خدا سے اُسے زندہ کردوں اُس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اے قبر والے حکم خدا سے اُٹھ تو ایک حبشی غلام آگ کی طرح شعلہ مارتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ کہتا تھا اُس نے کہا یہ اُس کی قبر نہیں ہے اور عورت کی قبر کی طرف اشارہ کیا آپ نے جو اُسے پکارا تو حکم خدا سے وہ نکل پڑی اس شخص نے اُسے لے لیا اور بڑا خوش ہوا بہت جاگنے کے باعث سے اُسے نیند آگئی اتنے میں بادشاہ کا بیٹا ادھر سے جو گذرا تو وہ اُسے پسند آگئی اور عورت نے بھی اُسے پسند کیا پھر اُس نے اُسے اپنے پیچھے سوار کر لیا اور لے کر چلا وہ شخص

نیب بیدا ہوا تو عورت کو نہ پایا اور اُس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا آخر کار بادشاہ کے بیٹے کے پاس اُسے پایا اور کہا کہ یہ میری بی بی ہے وہ بولی تو جھوٹا ہے میں تو بادشاہ کے بیٹے کی لونڈی ہوں اس کے بعد عیسیٰ کا ان پر گذر ہوا تو اُس شخص نے کہا یا روح اللہ یہ میری وہی بی بی ہے جس کو خدا نے آپ کے ہاتھ پر زندہ کیا تھا بادشاہ کا بیٹا بولا نہیں بلکہ یہ میری لونڈی ہے عیسیٰ نے اُس سے پوچھا کیا میں نے تجھے حکم خدا سے زندہ نہیں کیا ہے اُس نے کہا خدا کی قسم نہیں آپ نے فرمایا اچھا جو کچھ ہم نے تجھے دیا تھا ہمیں واپس کر دے یہ کہنا تھا کہ وہ مُردہ ہو کر گر پڑی پھر عیسیٰ نے فرمایا جو یہ چاہتا ہو کہ ایسے شخص کو دیکھے جو کافر مرا ہو پھر اُسے خدا نے زندہ کر دیا ہو اور دوبارہ مومن ہو کر مرا ہو وہ اُس حبشی غلام کو دیکھے اور جو چاہتا ہو کہ ایسی عورت کو دیکھے جو ایمان دار مری ہو پھر خدا نے اُسے زندہ کیا ہو اور کافر ہو کر مری ہو تو اس عورت کو دیکھے۔

لطیفہ:۔ ایک شخص نے ابن سیرینؒ سے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ فلاں عورت کو میں نے پیغام نکاح دیا ہے اور وہ پست قد اور بُری عورت ہے انھوں نے جواب دیا کہ جا اور اُس سے نکاح کرلے کیونکہ اُس کا مال بہت اور عمر کم ہے چنانچہ اُس نے اُس سے نکاح کرلیا وہ اُسی شب انتقال کر گئی اور اُسے میراث میں بہت کچھ مال ملا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عورت سے چار وجہوں سے نکاح کیا جاتا ہے اُس کے مال کے لئے اُس کے حسب کے لئے اس کے جمال کے لئے اور اس کے دین کے لئے پس دیندار عورت سے کامرانی حاصل کر تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ ابن عمادؒ نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ تو تونگر ہو جائے اور بعض نے کہا ہے دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے تو کامران ہو پس دو ہاتھ سے دنیا اور آخرت کی نعمت مراد ہے۔ ماوردی نے آداب دنیا و دین میں بیان کیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ تو دیندار عورت سے کامراں نہ ہو تو تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں اور بعض نے کہا یہ مبالغہ کے لئے ذکر کرتے ہیں اور اس سے بُرائی مراد لیتے ہیں اور ترغیب و ترہیب میں مذکور ہے کہ اس سے مراد دیندار عورت کے اختیار کرنے پر برانگیختہ اور آمادہ کرنا مقصود ہے اور بعض نے کہا کہ بددعا دی ہے اور بعض نے کہا ہے مال کی کثرت کی دعا دی ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی عورت سے عزت حاصل کرنے کے لئے نکاح کرتا ہے خدا اُس کی ذلت ہی بڑھا دیتا ہے اور جو کسی عورت سے اُس کے مال کی وجہ سے نکاح کرتا ہے تو خدا اُس کی محتاجی کو زیادہ کرتا ہے اور جو کوئی کسی عورت سے حسب کی وجہ سے نکاح کرتا ہے تو اُس کی فرومائگی کو خدا بڑھاتا دیتا ہے اور جو دین کی وجہ سے نکاح کرتا ہے اور اس کا مقصود سوائے اس کے کچھ نہ ہو کہ اس کی نظر نیچی رہے اور شرمگاہ محفوظ رہے یا صلۂ رحم ہو تو خدا عورت کو مرد کے لئے اور مرد کو عورت کے لئے بابرکت بنا دیتا ہے اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو خدا سے طاہر و مطہر ہو کر ملنا چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے اس کو ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے اور خوبصورت عورت کی فضیلت اس باب میں پہلے گذر چکی ہے اور قربانی کی فضیلت میں پہلے گذر چکا ہے کہ سفید رنگ کی

قربانی سیاست فضل ہے. حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ جو کلوٹی عورت کو طلاق دیدے اس کا مہر میرے ذمہ ہے اُس کو آپ نے گوری عورت کے ساتھ نکاح کی ترغیب کی غرض سے فرمایا ہے کتاب تحفۃ العروس ونزہتہ النفوس میں یہ مذکور ہے اور انشاءاللہ عنقریب آتا ہے کہ سفید رنگ کی گوہ سیاہ رنگ سے نافع تر ہے اور کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

فَلَا تَعْزُرَنَّكَ السَّوْدَاءُ فَتُوْدِعَهَا ؂ جَوَاهِرَ الصُّلْبِ فِي بَيْتٍ مِّنَ الْفَحْمِ[1]

أَوْدِعْ جَوَاهِرَكَ الْحَسْنَاءَ تَسُرُّبِهَا ؂ يَوْمَ الْفَخَارِ فَلَيْسَ النُّوْرُ كَالظُّلَمِ[2]

ہاں حدیث میں آیا ہے کہ خوبصورت عقیمہ عورت سے الگ رہو اور کلوٹی بچہ دینے والی عورت کو اختیار کر لیا کرو کیونکہ اور امتوں پر میں تمھاری کثرت سے فخر کروں گا ایک بار سلیمانؑ کا ہُدہُد پر گذر ہوا کہ وہ اپنی مادہ سے کہہ رہا تھا اگر یہ نہ ہوتا کہ تجھ سے یاد خدا کرنے والا بچہ پیدا ہوگا تو میں تجھ سے نکاح نہ کرتا۔ **فائدہ** ؛ باب کرم میں گذر چکا ہے کہ انفحہ ارنب یعنی پنیر مایہ خرگوش میں حمل ہے اور باب الادعا میں گذر چکا ہے کہ استخوان فیل کی بھی یہی خاصیت ہے اور جو شخص سورۂ آل عمران زعفران سے لکھ کر ایسی عورت کے گلے میں ڈال دے جو بچہ کی خواہش مند ہو تو حکم خدا سے حمل قرار پا جائے۔ **موعظت** ؛ ابن عمادؒ اور ابن یونسؒ وغیرہ نے فتویٰ دیا ہے کہ عورت کو مانع حمل دوا استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور اوائل احکام محب طبری میں ہے بعض اس طرف گئے ہیں کہ چالیس روز سے قبل کے نطفہ کی کوئی حرمت نہیں نہ اُس کو بچہ کا حکم ہوتا ہے نہ سقط کا اور بعض اس طرف گئے ہیں کہ اس کی بھی حرمت ہے اس کا فاسد کرنا یا رحم میں قرار پا جانے کے بعد اُس کے گرا دینے کا باعث بننا جائز نہیں اس کو ابن ملقن نے عجالہ میں بیان کیا ہے اور حاوی نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ عزل یعنی انزال کے وقت الگ ہو جانا مکروہ نہیں ہے کیونکہ جب لوگوں نے پوچھا تھا تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا اور ذہبیؒ نے کہا ہے کہ اگر دونوں متفق ہو جائیں تو عزل جائز ہے اور ابن ماجہؒ نے روایت کی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرہ سے عزل کرنے کی ممانعت فرمائی ہے **حکایت** ؛ ایک شکاری کسی بادشاہ کے پاس ایک مچھلی لے کر آیا اُس نے چار ہزار درم اُسے عطا کئے اس کی بیگم نے اُس سے کہا کہ تم نے اسراف کیا وہ بولا کہ اب میں اُس سے کیسے لوں اُس نے کہا کہ اس سے پوچھو کہ یہ مچھلی نر ہے یا مادہ جو وہ کہے خلاف اُس سے منگا ؤ بادشاہ نے شکاری سے پوچھا تو اُس نے جواب دیا کہ یہ خنثیٰ ہے نہ نر نہ مادہ بادشاہ ہنس دیا اور چار ہزار اور دیے جب اُس نے لئے تو ایک درم اُس کے ہاتھ سے گر پڑا اُس نے جھٹ اٹھا لیا بیگم نے کہا یہ بخیل ہے کچھ پانے کا مستحق نہیں بادشاہ نے اُس

---

[1] دیکھنا کہیں کلوٹی پر فریفتہ نہ ہو جانا تو پھر اپنے پشت کے جواہرات کوئلے کے مکان میں ودیعت رکھدو
[2] اپنے جواہر حسن وجمال والی کے سپرد کرو کہ فخر کے دن تمھیں مسرت نصیب ہو کیونکہ نور تاریکی کے مثل نہیں ہوا کرتا ۱۲ ۔

سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ میں اس کے اٹھانے کے لئے اس وجہ سے جھپٹا تھا کہ اس پر بادشاہ کا نام تھا اس پر بادشاہ نے چار ہزار اور دیئے اور منادی کرادی کہ اپنی عورت کی رائے کوئی نہ سُنے۔ عمرؓ نے فرمایا ہے کہ عورتوں کے خلاف کیا کرو کیونکہ اُن کے خلاف کرنے میں برکت ہوتی ہے اور حسنؓ نے فرمایا ہے جو اپنی عورت کی خواہش کی پیروی کرتا ہے خدا اُسے دوزخ میں سرنگوں گرادیتا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے عورتوں کی کوئی بات نہ مانو اور نہ ان کو کسی کام کی تدبیر کرنے دو کیونکہ اگر ان پر کسی شئی کی تدبیر چھوڑ دی جائے تو وہ ملک کو تباہ کردیں گی اور بادشاہ کی نافرمان بنیں گی ہم نے دیکھ لیا ہے کہ تنہائی میں ان کا کوئی دین نہیں رہتا اور شہوتوں کے بارہ میں اُن کی پرہیزگاری باقی نہیں رہتی اُن کو لذت آسان ہے اور ان میں حیرت بہت ہے جو ان میں صلح کار ہیں وہ بھی بیہودہ گو ہیں اور جو بدبخت ہیں وہ زناکار ہیں ان میں تین یہودیوں کی سی خصلتیں ہیں خود ظلم کرتی ہیں اور فریادی بنتی ہیں اور قسمیں کھاتی ہیں اور جھوٹی ہوتی ہیں اور رغبت ہوتے ہوئے بھی نہیں نہیں کرتی ہیں شریر عورتوں سے خدا کی پناہ مانگو اور نیک عورتوں سے بھی اندیشہ میں رہو اور نیز بروایت حضرت علیؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ برہنہ رکھنے سے عورتوں پر مدد چاہو کیونکہ جب برہنہ ہوتی ہے اپنے گھر میں گھسی رہتی ہے اور زکوٰۃ الاعضا کے بیان میں پہلے آچکا ہے اور عورتیں ضعف سے پیدا ہوئی ہیں پس اُن کے ضعف پر خاموشی سے غلبہ حاصل کرو۔

فائدہ: کسی مجموعہ میں میری نظر سے گذرا ہے کہ عورتیں کئی قسم کی ہیں بعض سور کے بعض بندر کے بعض کتے کے بعض خچر کے بعض بچھو کے بعض چوہے کے بعض پرندہ کے بعض لومڑی کے بعض بکری کے مانند ہوتی ہیں۔ پہلی قسم کی وہ ہے جو سوائے کھانے پینے کے کچھ جانتی نہ ہو۔ دوسری وہ ہے جو اپنے ہمسایوں کے سامنے تفاخر کرنے کے لئے رنگین لباس پہننے کی فکر میں لگی رہتی ہو۔ تیسری وہ ہے کہ جب اُس کا خاوند تونگر ہو تو اُس کا قرب چاہے اور جب وہ نادار ہو تو اُس پر حملہ کرنے کو تیار ہو اور اس کے روبرو چلائے چوتھی وہ ہے جو لڑاکا اور مخالفت پر آمادہ ہو۔ پانچویں وہ جو ہمسایوں کی چغلی کھاتی پھرے۔ چھٹی وہ جو چوٹٹی ہو۔ ساتویں جو گشت لگاتی پھرے۔ آٹھویں وہ ہے کہ جب اس کا خاوند غائب ہو تو گھر میں جو کچھ ہے اُسے چرائے اور جب وہ آجائے تو بیمار بن جائے اور جھگڑے کے دروازے کھول دے یہ بدبخت ہے۔ نویں مبارک ہے۔ فائدہ: احیاء میں مذکور ہے سات عورتوں سے نکاح نہ کرنا چاہیئے وہ یہ ہیں۔ حنانہ۔ انانہ۔ منانہ۔ کنانہ۔ حداقہ۔ شداقہ اور براقہ ابن عماد نے کہا حنانہ وہ ہے جس کا دوسرے خاوند سے بچہ ہو یا دوسرا خاوند ہو۔ انانہ وہ جو بہت واویلا کرتی ہو اور منانہ وہ جو اپنی دی ہوئی چیز کا خاوند پر احسان جتاتی ہو۔ اور حداقہ وہ جو اپنی نگاہ نہ روکتی ہو اور شداقہ وہ جو بہت بک بک کرتی ہو اور براقہ وہ جو زرق برق لباس کے پہننے کے اہتمام میں لگی رہتی ہو اور کنانہ وہ جو یہ کہا کرتی ہو کہ میرا خاوند ایسا تھا میرا باپ ایسا تھا ابوالدرداءؓ نے بیان کیا ہے کہ تمہاری عورتوں میں بہتر وہ ہے جو چھوٹے

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی آہستہ خرامی سے آئے اور تبختر کرتی ہوئی جائے اور اپنے گھر کو خیر اور دانہ سے بھر دے اور تمھاری عورتوں میں سب سے بُری وہ ہے جو مردوں پر دلیر اور خیر سے خالی ہو اور کھاتی بہت ہو۔ بروایت جابرؓ بن عبداللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا میں عورتوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنے کی تمھیں وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمھارے نزدیک بطور عاریت ہیں۔ اور تم نے خدا کی امانت میں لیا ہے اور خدا کے کلمہ سے اُن کی شرمگاہوں کو تم نے حلال کیا ہے اور مقداد بن محمد بکریؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خطبہ پڑھا خدا کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر ارشاد کیا کہ خدائے تعالیٰ تم کو عورتوں سے اچھی طرح پیش آنے کی وصیت فرماتا ہے اس کو تین بار فرمایا اور بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عورتوں سے اچھی طرح پیش آنے کی وصیت سُن لو کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلیوں میں سب سے ٹیڑھی پسلی اوپر کی ہوتی ہے اور وہ اُس کی زبان ہے اور بروایت ابن مسعودؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا کہ خوب صورت عقیمہ کو چھوڑ دو اور کلوٹی بچہ دینے والی کو اختیار کرو کیونکہ قیامت میں اور امتوں پر تمھاری کثرت سے فخر کروں گا۔ بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی کسی شخص نے کسی عورت کا حلال طور پر نکاح کرا دینے کی پیروی کرتا ہے تاکہ دونوں یکجا ہو جائیں خدا اس کو ہزار حورعین نصیب کرے گا کہ ایک ایک در و یاقوت کے محل میں ہوگی اور اس بارہ میں ہر ہر قدم پر جو اُس نے اٹھایا ہوگا اور ہر ہر کلمہ پر جو اُس نے کہا ہوگا اس کو ایک سال کی عبادت دن کے روزے اور رات کی شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

حکایت: تفسیر قرطبیؒ میں ہے کہ ایک بار عورتوں نے کہا یا رسول اللہ صلعم خدائے تعالیٰ نے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کا ذکر فرمایا ہے تو کیا عورتوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے اس پر خدائے تعالیٰ نے آیت اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الآیۃ اتاری ہے اور ہم نے صلاح الارواح میں بیان کیا ہے عورتوں کی فضیلت نماز اور روزہ کی وجہ سے حورعین پر ایسی ہے جیسے ابرہ کی استر پر ہوتی ہے اور ابن جوزیؒ نے ذکر کیا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے چالیس مردوں میں اور اتنی ہی عورتوں میں ابدال مقرر کئے ہیں جب کوئی اُن میں سے وفات پاتا ہے تو دوسرا اس کا قائم مقام ہو جاتا ہے اور فردوس میں بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے مروی دیکھا ہے کہ چالیس مرد اور چالیس عورتیں ابدال ہوتی ہیں جب اُن میں سے کوئی مرد وفات پاتا ہے تو خدا کسی مرد کو اس کا قائم مقام بنا دیتا ہے۔ جب کوئی عورت ان میں سے مرتی ہے تو خدا کسی عورت کو قائم مقام بنا دیتا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تقویٰ کے بعد کسی مومن کو صلاح کار بی بی سے بہتر فائدہ کسی شئے سے نہیں پہونچتا ہے اگر اُسے حکم دیتا ہے تو اطاعت کرتی ہے اگر اُس کی طرف نظر کرتا ہے تو اُسے مسرت بخشتی ہے اگر اُس پر قسم کھا بیٹھتا ہے تو

اس کو پورا کر دکھاتی ہے اور اگر اس سے غائب ہوتی ہے تو اس کے مال اور نفس کی حفاظت میں لگی رہتی ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سُن لو یقیناً اپنی اپنی عورتوں پر تمھارا حق ہے اور تمھاری عورتوں کا تم پر حق ہے۔ تمھارا حق اُن پر تو یہ ہے کہ تمھارے بستر پر کسی کو نہ پھٹکنے دیں جس کو تم گوارا نہیں کر سکتے اور جس کا آنا تمھیں ناپسند ہو اس کو تمھارے گھر میں نہ آنے دیں اور سُن لو اُن کا حق تم پر یہ ہے کہ اُن کے ساتھ خورد و نوش اور لباس کے معاملہ میں اچھی طرح پیش آؤ۔

مسئلہ:۔ پہلے آ چکا ہے کہ جو عورت قید ہو گئی ہو خواہ ظلماً ہی کیوں نہ ہو اس کا نفقہ اور لباس واجب نہیں ہے اور ایسے ہی اس کا نفقہ بھی واجب نہیں جو عدت وفات میں ہو اگرچہ حاملہ ہی کیوں نہ ہو اور جس حاملہ کو طلاق بائن دے دی گئی ہو اس کے لئے نفقہ اور لباس واجب ہے اور روز روز کا نفقہ دیتے رہنا واجب ہے لیکن ہاں اگر ایک دن سے زائد کا نفقہ کوئی دیدے تو مثل اجرت یا زکوٰۃ کے اس کی بھی مالک ہو جائے گی پس اگر وہ مر جائے یا خلع سے عورت کو جدا کر دے یا تین طلاقیں دیدے تو زائد نفقہ واپس لے سکتا ہے لیکن اس روز کا نفقہ واپس نہیں لے سکتا جس دن اُسے چھوڑا تھا یا وہ مر گئی تھی اور فجر کے طلوع ہوتے ہی اُسے مطالبہ کا حق ہے اگر ایک روز کا نفقہ لے چکی اور پھر اس کی مخالفت کی تو واپس لے سکتا ہے اگر شب کو مخالفت کرے اور دن کو فرمانبرداری رہے یا بالعکس کرے تو اس کو بھی طاعت کا نفقہ ملیگا اس میں رات یا دن چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں اور باب کرم میں پہلے گذر چکا ہے کہ عورت کے غسل جماع کے لئے پانی بہم پہنچانا مرد کے ذمہ ہے بشرطیکہ جماع کے پہلے سے عورت کو احتلام کی وجہ سے نہانے کی حاجت نہ ہو مثلاً اگر عورت کو احتلام ہوا پھر اس کے خاوند نے اس سے صحبت کی تو عورت کے غسل کے پانی کی قیمت ادا کرنا اس کے ذمہ واجب نہیں اور اگر عورت کو جاڑے یا گرمی کے کپڑے دیدے پھر وہ مر گئی یا اُسے چھوڑ دیا یا خاوند مر گیا تو کپڑے واپس نہ لئے جائیں گے اور ہر چھٹے مہینے اُسے کپڑے ملا کریں گے۔ فائدہ:۔ بروایت ابن مسعودؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب عورت اپنے شوہر کے کپڑے دھوتی ہے تو خدا اُس کے لئے دو ہزار نیکیاں تحریر فرماتا ہے اور اس کے دو ہزار گناہ معاف کر دیتا ہے اور جتنی چیزوں پر آفتاب طلوع ہوتا ہے وہ سب اس کے لئے استغفار کرتی ہیں اور اس کے دو ہزار درجے بلند کئے جاتے ہیں اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ عورت کے چرخے کی آواز تکبیر فی سبیل اللہ کے برابر ہے اور فی سبیل اللہ تکبیر کہنا آسمان اور زمین سے گراں تر ہے اور جو عورت اپنے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا اپنے شوہر کو پہنائی ہے اس کو ہر ہر تلنے اور بانے کے عوض لاکھ لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ ابو قتادہؓ نے کہا ہے کہ عورت کے چرخے کی آواز اور قرآن کا پڑھنا خدا کے نزدیک برابر ہے اور عورتوں کا جہاد چرخہ کاتنا ہے اور ابو اللیث سمرقندی نے بیان کیا ہے کہ جو عورت اپنی نماز میں خدا سے اپنے خاوند کے لئے دُعا نہیں مانگتی وہ مقبول نہیں ہوتی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے بندہ کا اپنی گھر والی کو نفقہ دینا میزان میں رکھا

جائیگا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے اہل و عیال کے لئے کچھ خریدتا ہے اور پھر خود اٹھاکر ان کے پاس پہونچاتا ہے تو اس کے ستر برس کے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے کوئی شئے خود اٹھاکر لانے لگے ایک شخص نے لینا چاہا تو آپ نے فرمایا جس کی چیز ہو وہ خود ہی اٹھاکر لے چلنے کا زیادہ مستحق ہے اور نماز کی فضیلت میں اس سے زیادہ بیان گذرچکا ہ

مسئلہ :۔ بڑا آدمی اگر کھانے وغیرہ کی چیز لاد کر بازار سے اپنے گھر لے جائے تو اس کی عدالت ساقط ہو جاتی ہے اور اس کی شہادت مردود ہوتی ہے یہ اس وقت ہے کہ جب حمال کی اُجرت دینے میں بخل کی وجہ سے ایسا کیا ہو اور اگر تواضعًا یا سلف صالحین کی پیروی کے طور پر کیا ہو تو عدالت ساقط نہیں ہوتی۔ فائدہ :۔ بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص بازار میں جاکر مسلمانوں کے لئے کچھ خریدے اور خود لے آئے اور مردوں کو چھوڑکر خاص عورتوں ہی کے لئے لایا ہو تو خدا اس کی طرف نظر کرتا ہے اور جس کی طرف خدا نظر کرتا ہے اُسے عذاب نہیں ہوتا اور دوسری حدیث میں ہے جو عورت کو خوش کرتا ہے گویا وہ خوف خدا سے رویا اور جو خوف خدا سے روتا ہے خدا اس کا بدن دوزخ پر حرام کردیتا ہے اور ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے جو عورت کو خوش کرتا ہے خدا حزنِ اکبر کے دن اسے خوش کرے گا۔ کتاب النورین فی اصلاح الدارین میں میں نے دیکھا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس گھر میں لڑکیاں ہوتی ہیں اُس گھر میں روزآنہ آسمان سے بارہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اس گھر سے فرشتوں کی زیارت بند نہیں ہوتی اور ہر شب و روز میں اُن کے ماں باپوں کے لئے سال بھر کی عبادت لکھی جاتی ہے اور انشاء اللہ اس سے زیادہ بیان اسی باب میں آگے آتا ہے،

حکایت :۔ یافعیؒ نے بیان کیا ہے کہ کسی مرد صالح نے ذکر کیا کہ کردستان کے لوگوں میں سے ایک نے مجھ سے ایک حکایت بیان کی ہے ایک شخص کی بی بی کے لڑکی پیدا ہوئی پھر لڑکی پیدا ہوئی پھر لڑکی پیدا ہوئی اس نے کہا اگر اب کی تیرے لڑکی ہوئی تو تجھ پر طلاق اور یہ کہہ کر جنگل چلا گیا جب وہ آیا تو طلاق کے خوف سے وہ عورت قبل وضع اس سے کہیں الگ چلی گئی وہاں اس کے لڑکی پیدا ہوئی وہ اسے ایک غار میں ڈال کر چلی آئی اور یہ ظاہر کیا کہ میرے پیٹ میں صرف ہوا تھی کچھ پیدا نہیں ہوا پھر چھ ماہ کے بعد جو کردستان کے لوگوں کے ساتھ اپنے خاوند کی ہمراہی میں واپس آئی تو اُسی غار پر گئی دیکھا کہ اس لڑکی کو ہرنی دودھ پلا رہی ہے یہ ماجرا اُس نے اپنے خاوند سے بیان کیا پھر جب وہ اُس لڑکی کو اٹھا لائی تو ہرنی رونے لگی اور دور سے دیکھتی رہی۔

مسئلہ :۔ اگر کسی نے اپنی بی بی سے کہا کہ اگر تیرے لڑکا پیدا ہوا تو تجھ پر ایک طلاق اور لڑکی پیدا ہو تو تجھ پر تین طلاقیں ہیں اور پھر اس کے دونوں پیدا ہوئے تو کوئی طلاق نہ پڑے گی اس کی نظیر یہ ہے کہ اگر مریض نے کہا کہ اگر تیرے حمل میں لڑکی ہو تو اس کے لئے میں نے سنو کی وصیت کی اور اگر لڑکا ہو

تو اس کے لئے دو تہائی کی وصیت کی اور دونوں پیدا ہوئے تو وصیت باطل ہو جائے گی۔ **موعظت**: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی دو عورتیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ عدل نہ کرے تو قیامت میں اس طرح آئے گا کہ آدھا بدن اس کا ساقط ہوگا۔ **مسئلہ**: رات کو سونے میں بیبیوں کے درمیان عدل واجب ہے پس رات کو جس کے پاس رہے دوسری کے پاس بلا ضرورت نہ جائے لیکن دن کو ٹھہرنے میں یا کھانے اور جماع میں برابری کرنا ضروری نہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عدل کرنے والے روز میزان پر خدا کے داہنی طرف ہوں گے اور خدا کے دونوں ہاتھ داہنے ہی ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو حکم کرنے میں اور اپنے اہل و عیال کے درمیان اور جو شئے ان کے سپرد ہوتی ہے اس میں عدل کرتے ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

حکایت: کوئی بادشاہ شکار کے لئے نکلا اس کو پیاس لگی تو ایک گاؤں میں گیا وہاں اس کی نگاہ ایک خوبصورت عورت پر پڑ گئی وہ اُسے پسند آئی اور اس نے اس سے بُرا کام کرنا چاہا اس عورت نے ایک کتاب نکال کر دکھلائی جس میں وہ سزا لکھی تھی جو خدا نے زانی کے لئے تیار کی ہے اس پر اس نے اسے چھوڑ دیا جب اس کا خاوند آیا تو اس ماجرے کی اس نے اُسے اطلاع کی اس نے اس خوف سے کہ شاید بادشاہ کی اس سے کوئی غرض ہو اُسے چھوڑ دیا اس نے اپنے گھر والوں سے کہا ان لوگوں نے بادشاہ کے پاس نالش کی اور یہ بیان کیا کہ اس شخص نے ہم سے ایک زمین کرایہ پر لی تھی نہ اس میں خود کاشت کرتا ہے نہ اُسے چھوڑتا ہے بادشاہ نے اس سے پوچھا تجھے اپنی زمین میں کاشت کرنے سے کس نے منع کیا ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے سنا ہے کہ اس میں ایک شیر گھس آیا تھا اس لئے مجھے اس کا خوف پیدا ہو گیا ہے بادشاہ اس قصہ کو سمجھ گیا اور اس نے کہا یقیناً تیری زمین پاک اور درست ہے اس میں کاشت کر خدا تجھے اس میں برکت دے گا کیونکہ اب شیر کو اس کی طرف اصلاً میلان نہ ہوگا۔ یزید بن میسرہؓ نے کہا ہے ایک بدکار عورت ہزار بدکار مردوں کے مانند ہوتی ہے اور صلاح کار عورت کے لئے سو صادقوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں۔ **حکایت**: بغداد میں ایک شخص نے اپنی چچا کی لڑکی سے نکاح کیا اور یہ عہد کیا کہ اس پر دوسرا نکاح نہ کروں گا ایک روز اس کی دکان پر ایک عورت آئی اور اس سے نکاح کی درخواست کی اس نے جو عہد اپنے چچا کی لڑکی سے کیا تھا بیان کر دیا وہ ہر ہفتہ میں ایک روز پر راضی ہو گئی پس اس نے اس سے نکاح کر لیا اور اسی حالت میں آٹھ ماہ گذر گئے اس وقت اس کے چچا کی لڑکی کچھ کھٹکی اور اس نے لونڈی کو بھیجا کہ دیکھ تو یہ کہاں جایا کرتا ہے چنانچہ وہ ایک گھر میں گیا اور اس کے ہمسایوں سے اس کا حال پوچھا پھر لونڈی نے جا کر اپنی سیدہ سے سب حال بیان کیا اس نے لونڈی سے کہا یہ کسی سے کہنا مت پھر جب وہ شخص مر گیا تو اس کے چچا کی لڑکی نے پانچسو اشرفیاں دے کر لونڈی کو اس کی اس بی بی کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ فلاں شخص کے متعلق خدا تجھے اجر عظیم دے اس نے آٹھ ہزار اشرفیاں چھوڑی ہیں سات ہزار اس کے بیٹے کی ہیں اور ایک ہزار میں

ہم دونوں شریک ہیں جب لونڈی یہ کام انجام دے چکی تو اُس نے اُس کو ایک پرچہ دیا اور کہا اس کے چچا کی لڑکی کو دیدینا اس میں لکھا تھا کہ وہ مہر سے بری الذمہ ہے اور اُس میں سے کچھ نہ لیا۔ **فائدہ** شافعیؒ نے کہا ہے کہ دنیا جنگل ہے اور بغداد اُس کا شہر ہے پھر اپنے بعض اصحاب سے کہا کہ کیا تم نے بغداد کو دیکھا ہے اُس نے کہا نہیں آپ نے کہا تو پھر تو نے لوگوں کو دیکھا ہی نہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ہے کہ بغداد کی سکونت اختیار کرنے میں تم میری پیروی نہ کرو۔ فضیلؒ نے کہا ہے بغداد ظالموں کا نشیمن ہے۔ امام نوویؒ کے تہذیب الاسماء واللغات میں ہے بعض نے کہا ہے کہ بغ باغ کا نام ہے اور داد ایک شخص کا نام ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بغ فارس میں ایک بُت کا نام ہے اور داد بمعنی دیا یعنی بت کو دیا۔ **مؤلف** کہتا ہے کہ میرے دل کو اُس سے بہت محبت ہے کیونکہ اس میں سادات کی قبریں ہیں خصوصًا سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا وہاں مزار ہے اور بغداد کا نام دارالسلام بھی ہے اور اُس میں ہزار ستھرے مجتمع تھے جو فتویٰ نویسی کرتے تھے۔

حکایت:۔ مؤلف کہتا ہے میں نے شرح مہذب میں دیکھا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ کی بی بی نے اُن کو ایک لونڈی کے پاس دیکھا تو چھُرا لے کر اُن پر لپکیں وہ بولے کیا جنب پر خدا نے قرآن کو حرام نہیں کیا ہے وہ بولیں کیوں نہیں ضرور کیا ہے پس انھوں نے ابیات مشہورہ پڑھیں۔ میں نے تحفۃ العروس ونزہۃ النفوس میں دیکھا ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے کچھ نہیں کیا ہے وہ بولیں اچھا کچھ قرآن پڑھو تب انھوں نے یہ اشعار پڑھے۔

وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْا كِتَابَهٗ[1] ؛ اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ

اَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا[2] ؛ بِهٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ

يَبِيْتُ يُجَافِيْ جَنْبَهٗ[3] عَنْ فِرَاشِهٖ ؛ اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِيْنَ الْمَضَاجِعُ

مسئلہ:۔ امام مالکؒ اور مدینہ کے دوسرے علماء اس طرف گئے ہیں کہ اگر زوجہ اپنے خاوند کو غیرت میں آکر تہمت لگائے تو اُس سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔ **حکایت**:۔ ذوالنون مصریؒ نے بیان کیا کہ میں نے جنگل میں ایک عورت کو دیکھ کر سلام کیا وہ بولی تمھارا کہاں سے آنا ہوا میں نے کہا ایسے حکیم کے پاس سے جس کی نظیر مفقود ہے اُس پر وہ چیخ اٹھی اور کہنے لگی تجھ پر افسوس ہے جب وہ انیس الغربا تھا تو اس سے جدا کیسے ہو گیا پس اُس کے رونے سے مجھے بھی رونا آ گیا وہ پوچھنے لگی تم کیوں روتے ہو میں نے کہا بیماری پر دوا لگ گئی اس لئے جلدی سے صحت حاصل ہو گئی وہ بولی اگر تم سچے ہو تو روتے کیوں ہو میں نے کہا کیا سچے نہیں روتے؟ وہ بولی نہیں میں نے کہا کیوں اُس نے کہا اس لئے کہ رونا دل کو آرام دیتا ہے اور عقلمندوں کے نزدیک نقص ہے میں نے

---

[1] اور ہم میں خدا کے رسول ہیں وہ خدا کی کتاب پڑھتے ہیں جب فجر کی پو پھٹتی ہے ۱۲ [2] آپ نے بعد گمراہی کے ہم کو ہدایت دکھلائی اس لئے ہمارے دلوں کو یقین ہے کہ بیشک جو کچھ آپ نے فرمایا ہے ضرور واقع ہوگا ۱۲ [3] رات بھر بستر سے اپنا پہلو نہیں لگاتے جب کہ مشرکین اپنی خوابگاہوں پر بار گراں بن کر پڑے رہتے ہیں ۱۲۔

اُس سے کہا مجھے کچھ تعلیم کر اُس نے کہا ہمیشہ اپنے مولیٰ کی خدمت میں لگا رہ کیونکہ اُس کے لئے ایک روز ہے جس میں وہ اپنے اولیاء کے لئے جلوہ افروز ہوگا اور دنیا میں اُن کو اُس نے ایسا پیالہ پلا دیا ہے کہ اس کے بعد انھیں کبھی تشنگی نہ معلوم ہوگی پھر وہ رو کر یہ کہنے لگی۔

اِذَا کَانَ دَآءُ الْعَبْدِ حُبَّ مَلِیْکِہٖ[1] ⁂ فَمَنْ دُوْنَہٗ یَرْجُوْ طَبِیْبًا مُّدَاوِیًا

حکایت: شیخ عبداللہ اسکندریؒ نے بیان کیا کہ ایک بار میں جنگل کو نکل گیا کہ شاید مجھے کوئی مرد یا عورت نظر آجاوے پس مجھے ایک لونڈی نظر پڑی میں نے اپنے جی میں کہا عورت کے ملنے سے تو کسی مرد سے میرا ملنا بہتر ہوتا وہ بولی اے عبداللہ تم مردوں سے ملنا چاہتے ہو اور ابھی تم عورتوں کے مقام تک بھی نہیں پہونچے ہو۔ میں نے کہا تیرا دعویٰ تو بہت بڑا ہے اس نے کہا دعویٰ بلا دلیل تو باطل ہوا کرتا ہے میں نے کہا تیری کیا دلیل ہے اس نے کہا وہ میرے لئے ویسا ہی ہے جیسا میں چاہتی ہوں اور میں اس کے لئے ویسی ہی ہوں جیسا وہ چاہتا ہے پھر اس نے پوچھا تو اس وقت کیا چاہتا ہے میں نے کہا بھنی ہوئی مچھلی اس نے کہا یہ تیرے ضعف یقین اور کمی مقام کی وجہ سے ہے تو نے شوق سے باز کیوں نہ چاہا کہ تو میری طرح پرواز کرتا یہ کہہ کر پھر ہوا پر پرواز کر گئی میں اس کے پیچھے دوڑا اور میں نے کہا اس کے حق کے طفیل سے جس نے تجھ پر نعمت نازل کی ہے ایک دعا کر کے مجھ پر منت نہ ہی کر اس نے کہا کہ تو تو سوائے مردوں کے اور کسی کو چاہتا ہی نہیں ہے ⁂ **حکایت**: میں نے فردوس العارفین میں دیکھا ہے عبداللہ بن زیدؒ نے بیان کیا کہ ایک بار میں بیت المقدس جانے کے لئے نکلا اور اتفاق سے راستہ بھول گیا اتنے میں ایک عورت ملی میں نے اس سے پوچھا اے بے چاری تو کیا راہ گم کردہ ہے وہ بولی جو اس کی معرفت رکھتا ہو وہ بیچارہ کیسے ہو سکتا ہے اور جو اس سے محبت رکھتا ہو وہ راہ گم کردہ کیسے بن سکتا ہے پھر اس نے کہا اچھا میری لکڑی کا سر پکڑ کر چلے آؤ میں تھوڑی دور چلا تھا کہ اتنے میں بیت المقدس آگیا میں حیرت زدہ ہوا اور میں نے کہا یہ کیا ماجرا ہے وہ بولی تمھاری زاہدوں کی سی چال تھی اور یہ عارفوں کی چال ہے زاہد چلتے ہیں اور عارف اُڑتے ہیں پھر بھلا چلنے والے اُڑنے والوں کو کہاں پا سکتے ہیں اس کے بعد میری نظروں سے غائب ہوگئی۔ **حکایت**: مالک بن دینارؒ کا بیان ہے کہ ایک بار میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک عورت اس طرح دعا کر رہی ہے میں آپ کے پاس دور دراز کی مشقت اٹھا کر آپ کے احسان کی امیدوار بن کر آئی ہوں پس اپنے احسانات میں سے کچھ مجھ پر احسان فرمائیے کہ غیر کی نیازمندی سے مجھے بے نیاز بنا دے لے وہ ذات جو احسان کرنے میں معروف ہے میں نے اس کی اطلاع ایوب سجستانیؒ سے کی اس کے بعد ہم دونوں اس کی فرودگاہ پر گئے اور اسے سلام کیا پھر ایوب سجستانی نے کہا اگر تو کسی شخص سے نکاح کر لیتی تو تیرے کاموں میں تجھے بہت کچھ مدد بھی دیتا وہ

[1] جب بندے کو اپنے مالک کی محبت کا مرض ہو گیا ہو تو پھر اس کے سوا کس چارہ گر طبیب سے وہ امید کرتا ہے

بولی ہاں اگر مالک بن دینار یا ایوب سجستانی ہوں تو مضائقہ نہیں میں بولا میں مالک بن دینار ہوں اور یہ ایوب سجستانی ہیں وہ بولی اف رے تم دونوں چلو ہٹو میں تو سمجھتی تھی کہ یاد خدا نے تم کو عورتوں کی گفت وشنید سے غافل کر دیا ہوگا یہ کہہ کر پھر اپنی نماز پر متوجہ ہو گئی ۔ **حکایت** ۔ ایک زاہد نے ایک عورت جوہرہ نامی سے نکاح کیا تھا ایک روز اُس سے کہنے لگی کیا جنت میں عورتیں زیورات وغیرہ سے آراستہ ہونگی اُس نے کہا ہاں یہ سُن کر اُسے غش آگیا اور گر پڑی جب ہوش ہوا تو اس نے اُس سے اس کا سبب پوچھا کہنے لگی مجھے آخرت کی محرومی سے خوف ہوا اُس عورت نے اپنی سابقہ ناز و نعم اور آسائش کی طرف اشارہ کیا پھر اُسے خوف ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حظِ اُخروی دنیا ہی میں مل گیا ہو اُس کے بعد اُسے کچھ خیمے استادہ خواب میں نظر پڑے اور اس نے پوچھا یہ کس کے لئے ہیں جواب ملا کہ تہجد گذاروں کے لئے پھر اُس کے بعد سوائے تھوڑی دیر کے رات کو سوتی نہ تھی اور یہ پڑھا کرتی تھی ۔

اَمَّا[١] الْخِيَامُ فَاِنَّهَا كَخِيَامِهِمْ ۔ وَاَرٰى نِسَاءَ الْحَيِّ غَيْرَ نِسَائِهَا

حکایت ۔ کسی زاہد نے ایک عابدہ عورت سے نکاح کیا تھا اتفاق سے وہ بیمار ہوا اور اس کے احباب میں سے بعض لوگ اُس کی عیادت کو آئے اور دروازہ پر اندر آنے کے انتظار میں بیٹھ گئے اُسی دم اس کا انتقال ہو گیا اُس عورت نے اس کو غسل دے کر کفن پہنایا اور تختہ پر لٹا کر لوگوں سے کہا اندر آجاؤ وہ اندر آئے اور اسے اٹھا کر اس کی قبر کی طرف لے کر چلے گئے ان کے جانے کے بعد دروازہ بند کر کے پھر وہ اپنی عبادت میں متوجہ ہو گئی ۔ شعر ۔

حَلَفْتُ[٢] يَمِيْنًا لَا اَلِفْتُ بِغَيْرِكُمْ ۔ وَاِنَّ فُؤَادِيْ لَا يُحِبُّ سِوَاكُمْ
سَقَانِي[٣] الْهَوٰى كَاسًا مِنَ الْحُبِّ مُتْرَعًا ۔ فَيَا لَيْتَهُ لَمَّا سَقَانِيْ سَقَاكُمْ
وَيَا[٤] لَيْتَ ذَاكَ الْحُبَّ يُقْسَمُ بَيْنَنَا ۔ وَدَاعِي الْهَوٰى لَمَّا دَعَانِيْ دَعَاكُمْ
فَنَحْيٰى[٥] جَمِيْعًا تَحْتَ ظِلِّ وِدَادِكُمْ ۔ وَتُعْطٰى اَمَانِيْ مِنْكُمْ وَنُعْطُوْا مُنَاكُمْ
وَاِنِّيْ[٦] لَآتِيْ اَرْضَكُمْ لَا لِحَاجَةٍ ۔ لَعَلِّيْ اَرَاكُمْ اَوْ اَرٰى مَنْ يَرَاكُمْ

---

١ خیمے تو انھیں کے خیموں کی طرح ہیں لیکن قبیلہ کی عورتیں ان کی سی نہیں معلوم ہوتیں ١٢ ٢ میں قسم کھا بیٹھتا ہوں کہ تمھارے غیر سے الفت نہ کروں گا ۔ اور یقیناً میرا دل سوا تمھارے کسی سے محبت کرنے ہی کیوں لگا ١٢ ٣ مجھے عشق نے لبریز پیالہ محبت کا پلا دیا ہے اے کاش جب مجھے اُس نے پیالہ پلایا تھا تمھیں بھی پلا دیا ہوتا ١٢ ٤ اے کاش یہ محبت ہم دونوں میں بٹ جاتی اور داعیِ عشق نے جب مجھے بلایا تھا تمھیں بھی بلا لیتا ۔

٥ پھر ہم سب تمھارے سایہ محبت میں زندگی بسر کرتے اور ہماری آرزوئیں تم سے بر آتیں اور تمھاری ہم سے ۔

٦ اور میں یقیناً تمھاری سرزمین پر کبھی نہ کبھی گذر کروں گا لیکن کسی حاجت کے لئے نہیں بلکہ اس امید میں کہ شاید تمھارا دیدار نصیب ہو جائے اُسی سے آنکھیں ٹھنڈی کر لوں جو تمھارے دیدار سے بہرہ ور ہو چکا ہے ۔

حکایت :- رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ عبیدہ کا بیان ہے کہ رابعہ تمام شب نماز میں مشغول رہا کرتی تھیں جب فجر طلوع ہونے کے قریب ہوتی تھی تو محراب میں ایک جھپکی سی لے لیتی تھیں اتنے میں صبح ہو جاتی تھی پھر گھبرا کر یہ کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوتی تھیں اے نفس تو کب تک سوتا رہیگا عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ ایسی نیند سوئیگا جس سے سوائے شور قیامت کے تجھے کوئی نہ جگائے گا مرتے دم تک اُن کی یہی عادت رہی میں نے اُن کی کرامتوں میں سے ایک یہ بھی دیکھی کہ وہ سو رہی تھیں کہ اتنے میں چور آیا اور اُن کے کپڑے لے کر چلا تو اُسے کہیں دروازہ ہی نہ ملا اتنے میں ہاتف نے آواز دی کہ اگر محب خوابیدہ ہے تو محبوب بیدار ہے کپڑے رکھدے اور دروازہ سے نکل جا جب اُن کا انتقال ہوا تو اُن سے کسی نے خواب میں پوچھا کہ خدا نے آپ سے کیا معاملہ کیا انھوں نے کہا مجھے بخشدیا اور جس جُبّہ کا تم نے مجھے کفن دیا تھا اُس کو عرش سے آویزاں کر دیا ہے فرشتے اُس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ ان کا ۱۳۵ھ ہجری میں بمقام قدس شریف انتقال ہوا تھا۔

حکایت :- طبریہ میں ایک عورت زینب نامی رہتی تھی ایک شب اُس پر نیند غالب ہوئی وہ سو گئی دیکھتی کیا ہے کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ صَلٰوتُكَ نُوْرٌ۔ وَالْعِبَادَةُ نُوْرٌ۔ فَقُوْمِيْ فَصَلِّيْ۔ وَالْعِبَادُ رُقُوْدٌ[1]۔ ایک روز وہ کہیں گئی تو اتفاق سے اُس کی اُنگلی کچل گئی بہت سے مرد اور عورتیں اُس کی مزاج پرسی کے لئے جمع ہوئیں۔ وہ بولیں لذت ثواب نے مجھے انگلی کے درد سے بے خبر کر دیا ہے خدا مجھے اور تمھیں اپنی رضامندی اور جو کچھ ہو چکا ہے اس سے معافی عطا فرمائے اچھا اٹھو ہم اُس کے کام میں لگیں جس کے پاس تک یہ راہ جاتی ہے۔

حکایت :- میں نے کتاب لوامع الانوار القلوب میں دیکھا ہے کسی کا بیان ہے کہ میں نے بازار سے ایک لونڈی خریدی جب اُسے گھر میں لے کر گیا مجھ سے کہنے لگی اے مولیٰ کیا آپ قرآن پڑھتے ہیں میں نے کہا ہاں وہ کہنے لگی اچھا پڑھیئے میں نے کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اُس پر کہنے لگی اے مولیٰ جب اس کی شنید میں یہ لذت ہے تو پھر لذت دید کا کیا پوچھنا ہے پھر جب رات ہوئی تو میں نے اُس کے سونے کے لئے بستر بچھایا تو کہنے لگی اے مولیٰ کیا آپ کو اپنے مولیٰ سے جو نہیں سوتا شرم نہیں آتی پھر نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی تو میں نے اُسے سجدہ میں کہتے سنا کہ آپ کو جو مجھ سے محبت ہے اس کے صدقہ میں آپ مجھے عذاب نہ دیجیئے گا میں نے اس سے کہا کہ یوں کہہ کہ جو محبت مجھے آپ کے ساتھ ہے اس کے صدقہ میں تو وہ بولی اس کی محبت ہماری محبت سے جو ہمیں اس کے ساتھ ہے بڑھ کر ہے اسی واسطے خدا نے لوگوں کے ساتھ اپنی محبت کو لوگوں کی محبت سے مقدم ذکر کیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے۔ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ بایزید بسطامیؒ سے اُس محبت کی لنسبت جو بندہ کو خدا سے ہے اور جو خدا کو بندہ سے ہے کسی نے دریافت کیا کہ ان دونوں میں عجیب کون سی ہے انھوں نے کہا خدا کی محبت بندہ سے زیادہ عجیب ہے کیونکہ خدا کو اس کی حاجت نہیں اور بندہ کی محبت خدا کے ساتھ اس لئے عجیب ہے کہ وہ خدا کو دیکھتا نہیں۔ حکایت :- رملہ میں ایک عورت آمنہؒ نامی تھی اُسے خبر پہونچی

---

[1] ایک نور تیری نماز ہے اور ایک نور عبادت پس اٹھ کر نماز پڑھ جب بندگان خدا پڑے سو رہے ہوں ۱۲۔

کہ بشر حافیؒ بیمار ہوگئے ہیں سُن کر اُن کی عیادت کے لئے نکلی پھر جب اُن کے پاس بغداد میں پہونچی تو امام احمدؒ عیادت کے لئے تشریف لائے تھے انھوں نے پوچھا یہ کون عورت ہے بشر حافی نے جواب دیا یہ آمنہ رملیہ ہے ۔ ہماری زیارت کو آئی ہے انھوں نے کہا ہمارے لئے اُن سے دعا کی درخواست کیجئے پس کہنے لگی اے اللہ بشر حافی اور احمد بن حنبلؒ دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں آپ انھیں پناہ دیجئے امام احمدؒ کہتے ہیں پھر ہیں نے اسی شب کو خواب میں ایک پرچہ کاغذ دیکھا جس میں لکھا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ تو ہم نے کر دیا اور ہمارے پاس مزید براں ہے ۔

حکایت :۔ عبداللہ واسطیؒ کہتے ہیں کہ میں نے عرفات میں ایک عورت کو دیکھا کہ یہ کہہ رہی ہے جس کو خدا ہدایت کرے اُس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے اُس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں پس مجھے معلوم ہوا کہ وہ راہ گم کردہ ہے پھر میں نے اُس سے پوچھا کہ اے نیک بخت تیرا کہاں سے آنا ہوا اُس نے کہا سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ[۱] لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا تب مجھے معلوم ہوا کہ بیت المقدس سے آئی ہے پھر میں نے کہا تیرا کس وجہ سے آنا ہوا ۔ وہ بولی وَلِلّٰہِ[۲] عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ۔ پھر میں نے پوچھا تیرا خاوند ہے اُس نے کہا وَلَا تَقۡفُ[۳] مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ۔ پھر میں نے پوچھا اونٹ پر سوار ہوگی اُس نے کہا وَمَا تَفۡعَلُوۡا[۴] مِنۡ خَیۡرٍ یَّعۡلَمۡہُ اللّٰہُ جب اُس نے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو بولی قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ[۵] یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ میں نے اُس کی طرف سے اپنا مُنہ پھیر لیا جب وہ سوار ہوچکی تو میں نے اُس کا نام پوچھا وہ بولی وَاذۡکُرۡ[۶] فِی الۡکِتٰبِ مَرۡیَمَ ۔ پھر میں نے پوچھا تیری اولاد ہے اُس نے کہا ۔ وَوَصّٰی[۷] بِہَاۤ اِبۡرٰہٖمُ بَنِیۡہِ مجھے معلوم ہوا کہ اُس کے اولاد ہے پھر میں نے پوچھا کہ اُن کے نام کیا ہیں اُس نے کہا کَلَّمَ[۸] اللّٰہُ مُوۡسٰی تَکۡلِیۡمًا ۔ وَاتَّخَذَ[۹] اللّٰہُ اِبۡرٰہِیۡمَ خَلِیۡلًا ۔ یٰدَاوٗدُ[۱۰] اِنَّا جَعَلۡنٰکَ خَلِیۡفَۃً فِی الۡاَرۡضِ ۔ میں نے پوچھا وہ کہاں ہیں کہ میں انھیں تلاش کروں اُس نے کہا وَعَلٰمٰتٍ[۱۱] وَبِالنَّجۡمِ ہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَ ۔ مجھے معلوم ہوا وہ قافلہ کے رہبر ہیں میں نے پوچھا اے مریم کچھ کھائے گی اس نے جواب دیا اِنِّیۡ[۱۲] نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا مجھے معلوم ہوا کہ وہ

---

[۱] وہ پاک ہے جو اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا ۔ [۲] خدا کے واسطے لوگوں کے ذمہ جس کو زادراہ کی استطاعت ہو بیت اللہ کا حج ہے [۳] اور اس بات کے درپے نہو جس سے بے خبر ہے ۱۲ [۴] اور تم جو بھلائی کرتے ہو خدا اُسے جانتا ہے ۱۲ [۵] مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں ذرا نیچی رکھا کریں

[۶] اور کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے ۔ [۷] اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اس کی وصیت کی ۱۲

[۸] اور خدا نے موسیٰ سے کلام کیا ۔ [۹] اور خدا نے ابراہیمؑ کو دوست بنایا [۱۰] اے داؤد ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ مقرر کیا ہے ۱۲ [۱۱] اور علامتیں اور ستاروں سے راستہ پہچانتے ہیں ۔

[۱۲] میں نے خدا کے لئے روزے کی نذر کی ہے ۔

روزہ دار ہے جب ہم اس کے لڑکوں کے پاس پہنچے تو وہ اسے دیکھ کر رونے لگے اور کہنے لگے یہ ہماری ماں ہے کہ تین دن سے گم تھی اور اس کی نذر یہ ہے کہ سوائے قرآن کے کوئی بات نہ کرے اس کے بعد وہ بولی ۔ فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اس کے بعد جو میں نے دیکھا تو وہ رو رہے تھے میں نے سبب پوچھا تو انھوں نے کہا کہ وہ حالت نزع میں ہے میں نے پاس جا کے اس سے کیفیت پوچھی اس نے جواب دیا وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ جب اس کا انتقال ہو گیا تو میں نے اسی شب کو اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا تو کہاں ہے اس نے کہا اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ خدا ایسی عورتوں سے رضامند ہے اور بحمد اللہ ایسی بہت ہیں اور میں نے ایسی عورتوں کا بقصد برکت حاصل کرنے کے تذکرہ کیا ہے اور ایسا ہی قصہ میری نظر سے کتاب لوامع انوار القلوب و جوامع اسرار المحبوب میں گذرا ہے ۔ اصمعی نے کہا ہے کہ میں نے بصرہ میں ایک مجنوں کو قرآن سے گفتگو کرتے دیکھا تھا میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے جواب دیا اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا میں نے پوچھا کہاں سے آنا ہوا اور کہاں کا ارادہ ہے اس نے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ میں نے پوچھا تیرے ساتھ کون ہے اس نے کہا ۔ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۔ میں نے پوچھا کیا تجھے زاد راہ کی حاجت ہے اس نے کہا وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ میں نے اس سے کہا مجھے کچھ نصیحت کر اس نے کہا وَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ **موعظت** ؛ ابن مسعودؓ نے کہا ہے کہ قیامت میں بندہ لایا جائیگا خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کیا تو نے فلاں کی امانت لوٹا دی تھی وہ کہیگا اے رب نہیں ارشاد ہوگا اچھا آج لوٹا دے وہ کہے گا اے رب اب دنیا تو جاتی رہی اور میرے پاس کچھ نہیں ہے ارشاد ہوگا میں تو تجھے بتاؤں گا پھر ایک فرشتے کو خدا کا حکم پہونچے گا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جاؤ جہنم میں اسے اس کی امانت دکھلا دے پھر اسے حکم ہوگا کہ اس میں اتر کر نکال لاؤ وہ جہنم میں ستر برس تک اترتا چلا جائے گا پھر لے کر اوپر چڑھے گا جب جہنم کے کنارہ پر پہونچیگا تو اس سے وہ شئے چھوٹ کر گر پڑے گی پھر ستر برس تک جہنم میں اترتا چلا جائیگا اسی طرح گرفتار رہے گا جب تک خدا کو منظور ہوگا ۔ **حکایت** ؛ کسی نے ایک شخص کے پاس بہت سا مال امانت رکھا تھا پھر وہ سفر کرنے گیا جب سفر سے واپس آیا تو جس کے پاس مال تھا وہ مر چکا تھا اور اس کا ایک بدکار لڑکا باقی رہ گیا تھا جس

۱؎ تم اپنوں میں سے کسی کو یہ چاندی لے کر شہر بھیجدو ۔ ۲؎ اور شدت موت حق کے ساتھ آپہونچی ۳؎ یقیناً پرہیزگار باغوں اور نہروں کے اندر شہنشاہ ذی قدرت کے پاس نشستگاہ صدق میں جاگزیں ہیں ۔

۴؎ آسمان اور زمین میں کوئی ایسا نہیں جو خدا کے پاس غلام بن کر حاضر ہونے والا نہ ہو ۔

۵؎ یقیناً ہم خدا کے لئے ہیں اور بلا شبہ اس کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں ۔

۶؎ تم جہاں کہیں ہو وہ خدا تمھارے ساتھ ہے ۷؎ اور آسمان ہی میں تمھاری روزی ہے اور وہ بھی جس شئے کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ۔ ۸؎ خدا سے جتنا ڈرنے کا حق ہے اتنا ڈرو ۔ ۱۲

نے اپنے باپ کا مال بدکاری میں اُڑا ڈالا تھا اُس شخص کو اپنے مال کا اندیشہ ہوا اُس نے اُس سے دریافت کیا وہ بولا کہ تیرا مال محفوظ ہے جب اُسے دیدیا تو اُس نے پوچھا کہ یہ تیرے پاس کیسے بچ گیا اُس نے کہا میں نے اپنا دین تو ضائع کیا ہی تھا میں نے کہا کہ امانت کو نہ ضائع کروں اُس پر اُس نے اس میں اُسے پانچ ہزار نکال دیئے وہ لڑکا گناہوں سے تائب ہوگیا دیکھو خدا نے حفظ امانت کی برکت سے اُسے کیسا متبرک بنا دیا۔

مسئلہ: جس کے پاس کسی کی امانت ہو تو اُس پر واجب ہے کہ کسی معتمد کو وصیت کرجائے اگر اُس کے سوا کوئی نہ جانتا ہو اور ادائے دین و نیز ظلماً جو کچھ وصول کیا ہو اُس کی واپسی کی وصیت کرجانا بھی مسنون ہے بشرطیکہ سردست اس کی ادائیگی سے عاجز ہو ورنہ فوراً ادا کردینا واجب ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو وصیت پر مرتا ہے تو ایک راہ اور طریقہ پر مرتا ہے پرہیزگاری اور شہادت پر مرتا ہے اور بخشا بخشایا ہو کر مرتا ہے اس کو ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے لپنے تمام مال کی وصیت نہ کرنا چاہیئے کہ ورثہ کے لئے کچھ بچے ہی نہیں ابن ابی حمزہؓ کی شرح بخاری میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے تم کو تہائی مال صدقہ میں دیا ہے مرتے وقت اُس کی وصیت کرجایا کرو۔ **حکایت**: جابر بن عبداللہؓ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ بڑی بڑی گائیں چھوٹی چھوٹی گایوں کو دوہ رہی ہیں اور منبروں پر بُت دیکھے جو اپنے منہ سے آگ کے شعلے نکال رہے ہیں اور خشک نہر پر سرسبز باغ دیکھے اور دیکھا کہ بیمار تندرستوں کی عیادت کرتے ہیں اور ایک دوسرا گھوڑا دیکھا کہ جو کھاتا ہے اور لید نہیں کرتا اور آسمان اور زمین کے درمیان ایک کپڑا لٹکا ہے جس کے سرے میں سب لٹک گئے اور دو پرندے دیکھے جو اپنے گھونسلے سے نکل بھاگے حضرت علیؓ نے فرمایا یہ جو تو نے دیکھا ہے کہ بڑی گائیں چھوٹی کو دوہتی ہیں یہ اُمرا ہیں جو لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور جو بت منبر پر تھے یہ وہ لوگ ہیں جو منبر پر جا بیٹھتے ہیں اور اُس کے اہل نہیں ہوتے اور خشک نہر پر کے سرسبز باغ وہ علما ہیں جن کا ظاہر علم سے آراستہ اور باطن ترک عمل سے خشک ہو رہا ہے اور جو مریض تندرستوں کی عیادت کرتے ہیں یہ وہ فقیر ہیں جو تونگروں کے پاس آمد و رفت رکھتے ہیں اور دوسرا گھوڑا وہ تونگر ہے جو کھاتا ہے اور شکر نہیں ادا کرتا اور آسمان و زمین کے درمیان لٹکا ہوا کپڑا اسلام ہے اور دو پرندے وفا اور امانت ہیں جو نکل کر پھر نہیں واپس آتے اور ابن جوزیؒ کے کلام میں میں نے دیکھا ہے کہ ایک نصرانی نے یہی خواب کچھ زیادتی کے ساتھ دیکھا تھا یعنی اُس نے یہ کہا میں نے دیکھا ہے کہ کچھ محل آسمان سے اُترتے چلے آتے ہیں اور اس کے اردگرد بندر اور سور ہیں اور مجھے کچھ پرندے آسمان سے زمین پر اُترتے نظر پڑے پھر وہ بغیر سر کے واپس گئے حضرت علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا محل سلطان ظالم ہے اور بندر اور سور اُس کے اعوان و انصار ہیں پرندے سے اسلام مراد ہے کہ اُس کا صرف نام ہی

نام رہ جائیگا اور شریعت آسمان کی طرف واپس جائے گی۔ **حکایت**: مکہ میں ایک فقیر رہتا تھا، اور اس کی ایک نیک نہاد بی بی تھی اسُ نے کہا کہ کچھ ہمارے پاس کھانے کو نہیں ہے وہ حرم میں گیا اور وہاں اسُ نے ایک تھیلی میں ہزار اشرفیاں پائیں وہ خوش ہوا اور انھیں اپنے گھر لے آیا اسُ کی بی بی نے کہا یہ حرم کا لقطہ ہے اس کا اعلان کرنا ضروری ہے چنانچہ وہ نکلا تو اسُ نے ایک شخص کو پکارتے سُنا کہ ہزار اشرفیوں کی تھیلی کس نے پائی ہے وہ بولا کہ میں نے پائی ہے اسُ نے جواب دیا کہ وہ تیری ہے اور نو ہزار اسُ کے ساتھ اور میں وہ کہنے لگا کیا مجھ سے تمسخر کرتے ہو اسُ نے کہا خدا کی قسم نہیں بلکہ مجھے عراق کے رہنے والے ایک شخص نے دس ہزار اشرفیاں دی تھیں اور کہا تھا کہ اس میں سے ہزار اشرفیاں حرم میں ڈال دینا پھر پکارنا اگر اس کا پانے والا واپس کرے تو سب اسُی کو دیدینا کیونکہ وہ امانت دار ہے اور امانت دار کھاتا بھی ہے اور خیرات بھی کرتا ہے پس اس کی امانت داری کی وجہ سے ہمارا صدقہ مقبول ہو جائیگا۔

مسئلہ: اگر ایام منیٰ میں بدی قلادہ پہنے ہوئے پایا جائے تو شافعیؒ کی تصریح ہے کہ اس کو پکڑ لے اور جب تک ایام منیٰ رہیں اسُ کا اعلان کرے اگر ذبح کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو اسُے ذبح کردے اور مستحب یہ ہے کہ حاکم کو اس کی اطلاع کرے تاکہ اسُ کے ذبح کرنے کا وہ حکم کردے اور جو شخص لقطہ پائے اور دوسرے سے کہے کہ مجھے ذرا یہ اٹھا دینا تو وہ اسُی کا ہوگا جس نے اُسے اٹھایا ہے نہ اسُ کے لئے جس نے اُسے پہلے دیکھا تھا اور جس کو اپنی امانت داری پر اعتماد ہو اسُ کے لئے لقطہ (یعنی گری پڑی چیز) اٹھا لینا مسنون ہے اور اعلان کرنا واجب ہے اور جو مال حقیر نہ ہو یعنی جس کے لئے مالک کو زیادہ افسوس نہیں ہوا کرتا اور نہ اس کی عرصہ تک تلاش کیجاتی ہے اس کا ایک سال تک اعلان کرنا کافی ہے اور جو مال ایسا نہ ہو اسُ کا ایک سال تک اعلان نہ کیا جائے بلکہ اتنی مدت تک کہ غالبًا گمان ہو جائے کہ مالک اس کی اب تلاش نہ کرتا ہوگا اور اس کے سوا جیسے گیہوں یا انگور کا دانہ اسُ کا بالکل اعلان نہ کرے۔ اگر اس کا مالک ملے تو پانے والا اسُ کا مالک نہ ہوگا جب تک یہ نہ کہے کہ میں مالک بن گیا یا ایسا ہی اور کوئی لفظ پھر اگر اسُ کا مالک معلوم ہو جائے تو اسُ کو مع زیادتی متصلہ کے دیدے لیکن زیادتی منفصلہ نہیں جیسے کہ بچہ اور اگر کسی نے اپنا اونٹ جو چلنے سے عاجز ہو گیا تھا چھوڑ دیا اور کسی دوسرے کا گذر ہوا اور اسُ نے اس کا علاج معالجہ کرکے اُسے اچھا کیا اور پھر مالک واپس آیا تو وہ امام احمدؒ کے نزدیک اسُی کا ہے اور شافعیؒ کا قول ہے کہ وہ اپنے مالک کی ملکیت میں اب بھی رہے گا اور جو کچھ علاج میں اسُ شخص کا صرف ہوا ہے وہ بھی لے نہیں سکتا۔

لطیفہ: بعض مفسرین نے خدائے تعالیٰ کے قول فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ کے متعلق ذکر کیا ہے کہ وہ چار پرندے یہ تھے۔ مرغ۔ کوا۔ مور اور بط اور ان چاروں کی تخصیص کی یہ وجہ ہے کہ انُ سے خیانت واقع ہوئی تھی چنانچہ مور نے آدمؑ سے خیانت کی تھی جب اسُ نے سانپ کو شیطان کے پاس

جانے کا حکم کیا تھا اور وہ جنت کے دروازے پر موجود تھا پھر وہ اس کو منہ میں بٹھا کر جنت میں لے گیا تھا اور بَط نے یونس علیہ السلام سے خیانت کی تھی کہ کدو کے درخت کو کاٹ ڈالا تھا اور مرغ نے الیاسؑ سے خیانت کی تھی جب وہ ان کے کپڑے چرا کر لے گیا تھا اور کوّے نے نوحؑ سے خیانت کی تھی کیونکہ وہ مردار خواری میں مشغول ہو گیا تھا جب اسے آپ نے یہ دیکھنے بھیجا تھا کہ پانی سے کوئی مقام خالی ہوا یا نہیں (ان باتوں کے صحیح طور پر ثابت ہونے میں کلام ہے)۔ لطیفہ: ابراہیمؑ کو پرندے ذبح کرنے کا اس لئے حکم ہوا تھا کہ پرند کی ہمت اوپر کی جانب اڑنے کے لئے ہوا کرتی ہے اور ابراہیمؑ کی ہمت بھی علو اور ملکوت کی جانب ارتفاع حاصل کرنے میں مشغول تھی لہذا خدائے تعالیٰ نے ان کا معجزہ ان کی ہمت کے موافق قرار دیا۔ ابن عمادؒ نے کہا ہے کہ پرندوں کے چار ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عناصر چار ہی ہیں اور توکل کی فضیلت میں اس کا دوسرا جواب گذر چکا ہے اور اس میں بجائے بَط کے کرگس مذکور ہے **فائدہ**: خدائے تعالیٰ نے جب جنت کو پیدا کیا تو منادی نے پکار کر کہا کہ دار البقا کا کون خریدار ہے فرشتوں نے پوچھا اس کی قیمت کیا ہے ارشاد ہوا کہ امانت کا بار اٹھانا انھوں نے کہا کہ ہم اس کے بار کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ آدمؑ بولے کہ میں اس کا خریدار بنتا ہوں ان سے پوچھا گیا کیا آپ اس کا بار اٹھالیں گے انھوں نے کہا ہاں آپ کی معرفت کے سہارے اور اگر میں عاجز رہا تو آپ کی مشیت سے پناہ گزیں ہوں گا اور آپ پناہ دینے والے ہیں ارشاد ہوا سچ کہا جو مجھ سے پناہ مانگتا ہے میں اسے پناہ دیتا ہوں پھر جب ان سے لغزش ہوئی تو انھوں نے کہا اے رب آپ نے فرمایا تھا جو مجھ سے پناہ کا خواستگار ہوتا ہے میں اسے پناہ دیتا ہوں لہذا میں آپ سے پناہ کا طلبگار ہوں میری دستگیری کیجئے پس جبرئیلؑ نے انھیں جنت کا مژدہ سنایا۔

حکایت: کوئی شخص ذوالنون مصریؒ کے پاس اسم اعظم سیکھنے آیا اور آپ کے پاس ڈیڑھ سال تک مقیم رہا پھر اس نے آپ کو قسم دلائی کہ مجھے سکھا دیجئے آپ نے اسے ایک برتن دیا جس پر سرپوش ڈھکا تھا اور کہا کہ اسے فلاں کے پاس لیجاؤ وہ لے چلا پھر اثنائے راہ میں اس نے اس کا سرپوش اٹھا کر دیکھا تو اس میں سے ایک چوہا اچھل کر نکل بھاگا وہ اس پر بہت غضبناک ہوا اور ذوالنونؒ کے پاس واپس آیا اور کہنے لگا آپ مجھ سے تمسخر کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہم نے تجھ کو ایک چوہے پر امین بنایا تھا تو تو نے خیانت کی پھر بھلا خدا کے اسم اعظم پر ہم تجھے کیسے امین سمجھیں۔ **حکایت**: خدائے تعالیٰ نے امانت کو ایک بڑے پتھر کی صورت پر پیدا کیا تھا پھر اسے آسمانوں اور زمین پر بطور اختیار لینے کے پیش کیا نہ بطور الزام دینے کے وہ اس سے ڈر گئے آدمؑ بولے اگر آپ کا ارشاد ہو تو میں اسے اٹھالوں چنانچہ آپ نے دونوں گھٹنوں کے برابر اٹھا کر پھر رکھدیا پھر دونوں کولھوں تک اسے اٹھایا پھر کندھے تک اٹھایا جب اسے رکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ اپنے مقام پر ٹھہر دو یہ آپ کی اور آپ کی اولاد کی

گردن میں قیامت تک رہے گی کیونکہ آپ نے اختیار سے اس کا بار اٹھایا ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ یہ امانت نماز، زکوٰۃ، حج، ناپ تول ہیں اور دوسروں نے غسل جنابت کو اور زیادہ کیا ہے۔ کیونکہ خدا سے پردہ میں رہنا غیر ممکن ہے اور غیر خدا سے پردہ میں رہنا تمام چیزوں میں ممکن ہے اور بعض نے کہا ہے کہ امانت شرمگاہ ہے کیونکہ انسان میں وہ سب سے پہلے پیدا ہوئی ہے اور آنکھ ایک امانت ہے زبان ایک امانت ہے پیٹ ایک امانت ہے بعض صحابہؓ نے کہا ہے کہ مسجد کے دروازہ پر ایک اعرابی آیا اور اپنی اونٹنی سے اُتر کر اندر آیا اور اس نے پوری نماز پڑھی اور خوب دعا مانگی پھر نکلا تو اُس نے اونٹنی کو نہ پایا کہنے لگا اے رب میں نے آپ کی امانت ادا کی میری امانت کہاں ہے وہ ٹھہرنے بھی نہ پایا تھا کہ ایک شخص آیا جس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا اور اس کی اونٹنی اس کے حوالہ کر دی ہمیں اس سے تعجب ہوا اس کو نیشاپوری نے سورۂ بقر کے متعلق ذکر کیا ہے۔ علائیؒ نے آل عمران میں طاؤس یمانی تابعیؒ سے نقل کیا ہے اور اُس نے کہا تھا اے رب یہ آپ کے ضمان میں ہے پھر جب کعبہ کے حرم سے نکلا تو اس کی اونٹنی نہ ملی اُس نے کہا اے رب یہ تو آپ کے پاس سے چوری ہوئی ہے اتنے میں دیکھتا کیا ہے کہ جبل ابی قبیس سے ایک شخص کہ جس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا اونٹنی کو کھینچتا ہوا اُترا چلا آتا ہے طاؤس کا بیان ہے کہ ہم نے اُس سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے اُس نے کہا کہ میرے پاس سرنگ گھوڑے پر ایک شخص آیا اور اُس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا اور کہنے لگا جا اُس کی اونٹنی واپس کر آ۔ احیاء میں مذکور ہے کہ جب انسان اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوتا ہے تو اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو طاہر نکلا ہے اور جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے امانت کی حفاظت کی ہے اور دنیا سے تو طاہر نکلا ہے جیسے کہ تو طاہر اُس میں داخل ہوا تھا **حکایت**: میں نے امام غزالیؒ کی کتاب رسائل الحاجات میں دیکھا ہے کہ سفیان ثوریؒ اور ایک شخص، کسی شخص سے علم حاصل کرتے تھے اور عالم کے قریب ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھا کرتے تھے اس دوسرے شخص نے جو سفیان ثوریؒ کے ساتھ پڑھتا تھا اُس گھر کی کنجی چرائی جس کی دیوار کے سایہ میں نشست رہتی تھی اور جو کچھ اس میں تھا لے لیا مکان والے نے سفیان ثوریؒ پر تہمت لگائی اور اُن کے سر ہو گیا وہ کہنے لگے اے اللہ آپ نے فرمایا ہے جب گواہ بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور سوائے آپ کے میرا کوئی گواہ نہیں اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ ایک شخص چلا آتا ہے کہ سفیان ثوریؒ کو چھوڑ دو کنجی اور مال میرے پاس ہے اُس سے اُس کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگا میں نے سُنا کہ کوئی کہنے والا ہوا میں سے کہتا ہے کہ کنجی واپس کر اور سفیانؒ کی گلو خلاصی کر ورنہ تو ہلاک ہو جائیگا۔ اگر کہا جائے کہ آدمؑ نے بار امانت کو کیسے اُٹھالیا جس کو آسمان اور زمین نہ اٹھا سکے جواب یہ ہے کہ آدمؑ نے جنت کی لذت چکھی اور اُس کے مشتاق بن گئے اس لئے اُسے اٹھالیا تاکہ پھر جنت میں جانا نصیب ہو اور بعض نے کہا ہے اس لئے امانت اٹھالی کہ ان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت تھی۔

لطائف - پہلا لطیفہ :- جب مومن نے بارِ امانت اٹھالیا تو خدا نے اُس پر دوزخ کو حرام کر دیا۔ جیسے کہ گدھے ایسے ذلیل پر ایمان کے ادنیٰ تعلق سے دنیا میں ذبح کئے جانے اور آگ کو حرام کر دیا کیونکہ وہ مومن کا اسباب اپنے اوپر لادتا ہے اور کافر جب امانت سے بھاگا تو خدا نے اُس پر دنیا میں قتل اور آخرت میں دوزخ کو مسلط کر دیا جیسے کہ حمارِ وحشی جب مومن سے بھاگا تو خدا نے اُس کا ذبح کرنا اور کھانا مباح کر دیا اور اہلی گدھے کے خواص میں سے ہے کہ اگر سیاہ گدھے کے سم سے گھر میں دھونی دی جائے تو سانپ مر جاتے ہیں اور کھانسی کے لئے اُس کا دُودھ عمدہ ہوتا ہے اسی طرح جملہ امراضِ صدر اور قروحِ مثانہ اور مجاری بول اور زحیر کو نافع ہے بشرطیکہ اس کا ایک اوقیہ دودھ پیا جائے اور جنگلی گدھے کے خواص میں سے یہ ہے کہ اُس کے پتہ کا آنکھ میں بطور سرمہ کے لگانا مقوی بصر ہے اور ظلمتِ چشم کو دور کر دیتا ہے اور اُس کا گوشت وجع مفاصل اور ریاح غلیظ کو نافع ہے اور اُس کے ناموں میں سے یحمور بھی ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ سو برس یا زیادہ زندہ رہتا ہے۔ دوسرا لطیفہ :- کسی نے قسم کھائی کہ گدھے پر نہ چڑھوں گا پھر جنگلی گدھے پر چڑھا تو حانث ہوگا یا نہیں اس میں دو قول ہیں۔ جو روضہ میں بلا کسی قول کی ترجیح کے مذکور ہیں لیکن ظاہر حانث نہ ہونا ہی ہے یا کسی نے قسم کھائی کہ گائے کا گوشت نہ کھاؤں گا پھر اُسنے نیل گائے کا گوشت کھالیا تو صحیح قول کے موافق حانث ہو جائیگا تیسرا لطیفہ :- جب لونڈی کو اپنے مالک کا حمل ٹھہر جائے تو اس کا بیچنا حرام ہو جاتا ہے اور اُس کی آزادی حتمی ولازمی ہو جاتی ہے ایسے ہی جب مومن بارِ امانت کا متحمل ہو گیا تو بطور فضل اور احسان کے خدائے عز وجل کی طرف سے اُس کا معذب ہونا ممتنع ہو جاتا ہے اور لونڈی کو جب اپنے مولیٰ کا حمل ٹھہر جائے تو اس کا رہن رکھنا یا ہبہ کرنا حرام ہو جاتا ہے اور اُس سے اُجرت پر کام کرانا اور بلا اس کے اذن کے اُس کا نکاح کر دینا جائز رہتا ہے لیکن اُس کی اولاد خواہ خاوند سے ہو یا زنا سے مولیٰ کے مرنے سے آزاد ہو جاتی ہے اور اگر قبل اس کے کہ مولیٰ سے حاملہ ہو اُس کا نکاح کر دیا تو اولاد لونڈی کی ہو گی مولیٰ کی ملک ہو گی اور اُسے اُس کا بیچنا جائز ہو گا چوتھا لطیفہ :- جب مچھلی یونس ؑ کو نگل گئی تو مچھلی کے نر نے اس کا قصد کیا اُس نے کہا کہ مجھ سے الگ رہ میرے پاس امانت ہے میں شہوت کی غرض سے اُسے ضائع نہ کروں گی پس اُس بناء پر حوت مادہ مچھلی کو کہتے ہیں جیسے کہ نملہ سلیمان ؑ سے بولی تھی جیسا کہ امام ابو حنیفہ ؒ نے قَالَتْ نَمْلَةٌ کے متعلق جواب دیا ہے۔ پانچواں لطیفہ :- میں نے کتاب الحقائق میں دیکھا ہے کہ خدا نے آدم ؑ کے سامنے مخلوقات کی صورتیں پیش کیں تاکہ کسی سے اُن کا جی لگے لیکن انھوں نے اعراض کیا کیونکہ وہ سب غیر جنس سے تھیں جب سوئے تو حوا کی صورت اُن کے سامنے پیش کی تو انھوں نے اُن کی طرف رغبت کی کیونکہ وہ ان کی جنس سے تھیں اسی وجہ سے قبل نکاح حرہ کے چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں کا دیکھ لینا جائز ہے جیسے کہ پہلے گذر چکا اور لونڈی کا ناف

سے لے کر گھٹنوں تک کے درمیان کا حصہ چھوڑ کر باقی دیکھنا جائز ہے پھر خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہوا
لے حوّا ہو جا وہ اُن کی بائیں پسلی سے بغیر اس کے کہ ان کو کچھ درد محسوس ہوتا پیدا ہو گئیں اور اگر یہ نہ
ہوتا تو مرد کو اپنی بی بی سے میلان نہ ہوتا پھر انھیں آدمؑ کی طرف بڑھ چلنے کا حکم ہوا اور اُن سے کہا کہ
میں نے اپنی برگزیدہ مخلوق سے تمھارا نکاح کر دیا جب آدمؑ بیدار ہوئے اور حواؑ پر اُن کی نظر پڑی تو انھوں
نے اپنی آنکھیں بند کر لیں چنانچہ اُن کے بیٹوں میں یہ عادت ہو گئی کہ جب دلہن اپنا جلوہ دکھلاتی ہے
تو آنکھیں بند کر لیا کرتی ہے فرشتوں نے آدمؑ سے پوچھا کیا آپ کو اِن سے محبت ہے وہ بولے ہاں پھر
حواؑ سے پوچھا تو بولیں نہیں حالانکہ اُن کے دل میں آدمؑ سے کہیں زیادہ محبت تھی جب خدائے تعالیٰ نے
حواؑ کو پیدا کیا تھا تو ہزار حوروں کے حسن و جمال سے انھیں آراستہ اور پیراستہ بنایا تھا اور اُن کو تخت
نشین کیا اور اُن کے پاس چار ہزار حوریں تھیں کہ اُن میں سے اگر ایک بھی دنیا کی طرف نظر کر لیتی تو آفتاب
و ماہتاب کی ضرورت باقی نہ رہتی اور اُن سب کی حواؑ کے سامنے ایسی حالت تھی جیسے چراغ آفتاب
کے سامنے ہو پھر آدمؑ نے اُن کے پاس جانا چاہا تو حکم ہوا کہ جب تک اُن کا مہر ادا نہ ہو یہ نہیں ہو سکتا
آدمؑ بولے جو کچھ جنت میں ہے میں نے سب کچھ انھیں دیا ارشاد ہوا کہ اُن کا مہر اس سے بھی زیادہ
ہے انھوں نے پوچھا وہ کیا ہے ارشاد ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آلہ وسلم پر دس بار درود بھیجے
اور بیان جمعہ میں اس سے زیادہ پہلے گذر چکا ہے اور بعض کا قول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ارشاد
فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ درخت عنایت کیا ہے لُسے اُن کے مہر میں دے دیجئے اور تم دونوں کے لئے
جنت میں جو کچھ ہے میں نے مباح کر دیا کیونکہ تم دونوں میرے گھر مہمان ہوا اور گیہوں کا درخت آپ
کی بی بی کا مہر ہے تم دونوں اس میں سے نہ کھانا پھر جب دونوں نے اس میں سے کھا لیا تو اُن کی
شرمگاہیں ایک دوسرے کو معلوم ہونے لگیں لیکن اور کسی کو معلوم نہ ہوتی تھیں کیونکہ اگر اوروں کو
معلوم ہوتیں تو یوں کہا جاتا کہ اُن دونوں کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں یہ نہ کہا جاتا کہ ایک دوسرے
کو معلوم ہونے لگیں پس آدمؑ ہند میں اور حواؑ جدہ میں اُتریں دونوں سخت روتے رہے جبرئیلؑ نے
آدمؑ سے پوچھا آپ کیوں روتے ہیں وہ بولے مجھے حواؑ کا بھی خیال آتا ہے کہ وہ زندہ بھی ہیں یا نہیں
جبرئیلؑ نے کہا ہاں وہ زندہ ہیں اور آپ سے بہتر حالت میں ہیں روزآنہ ایک مچھلی کھاتی ہیں پھر
انھوں نے پوچھا کہ اُن کو میری خبر بھی ہے جبرئیلؑ نے کہا ہاں اور خدا نے آپ کے لئے انھیں محفوظ رکھا ہے
پھر جب آدمؑ کو بھوک کی شدت ہوئی تو حواؑ کو بھول گئے جبرئیلؑ اُن کے پاس دو سُرخ رنگ کے بیل
اور تین دانے گیہوں کے لے آئے اور کہا کہ دو دانے آپ کے اور ایک دانہ حواؑ کا ہے چنانچہ اسی وقت
سے مرد کے لئے عورت کا دگنا حصہ مقرر ہو گیا اور ہر دانہ ایک ہزار آٹھ سو درہم کے برابر وزن میں
تھا اور چار گھڑی میں انھوں نے اُس کی کاشت کی کاٹا۔ پیسا اور روٹی پکائی قرطبیؒ کا بیان ہے کہ

خدائے تعالیٰ کے قول میں یہ جو ہے کہ کہیں تم کو شیطان جنت سے نہ نکال دے پھر تم شقاوت میں مبتلا ہو جاؤ اس سے یہی شقاوت مراد ہے کہ کھانے کے لئے زحمت اُٹھانی پڑی اسی وجہ سے یہ نہیں فرمایا کہ تم دونوں شقاوت میں مبتلا ہو جاؤ بلکہ صرف آدمؑ کو خطاب فرمایا۔ اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ زوجہ کے کھانے پینے پہننے اور مسکن کا خرچ خاوند ہی کے ذمہ ہے جب آدمؑ کھا کر آسودہ ہوئے تو خوب سوئے خواب میں حواؑ نظر پڑیں کہ کہہ رہی ہیں کہ آپ سوتے ہیں یا جاگتے ہیں یہ سُن کر آدمؑ بیدار ہو گئے اور زیادہ رونے لگے اور بزبان حال ان شعروں کا مضمون ادا کرنے لگے۔

كَتَبْتُ كِتَابًا لَوْ قَدَرْتُ صَبَابَةً[۱] ؛ بَصُرْتُ لِفَرْطِ الشَّوْقِ فِي طَيِّهِ نَشْرًا
وَمَا لِيَ مِنَ الشَّوْقِ الْمُبَرِّحِ نَحْوَكُمْ[۲] ؛ يَحِلُّ لَعَمْرِي اَنْ اُحِدَّ لَهُ قَدْرًا
عَلَى اَنَّنِي مِنْ كُلِّ اَرْضٍ بَعِيدَةٍ[۳] ؛ اَذُوْرُكُمْ لَيْلًا وَاهْجُرُكُمْ فَجْرًا
وَمَعْ ذَا وَذَا قَلْبِي لِفَرْطِ اِشْتِيَاقِهِ[۴] ؛ يَزِيْدُ بِذِكْرِكُمْ عَلَى حَرِّهِ حَرًّا
اَبِيْتُ قَرِيْرَ الْعَيْنِ اَرْعَى خَيَالَكُمْ[۵] ؛ وَتُصْبِحُ كَفِّي مِنْ لِقَائِكُمْ صُفْرًا
اِذَا اشْتَاقَتِ النَّفْسُ الْمَشُوْقَةُ نَحْوَكُمْ[۶] ؛ تَطُوْفُ بِجَنَابِكُمْ فَتَلْمَحُكُمْ شَزْرًا
فَلَيْتَ بِوَصْلٍ مِنْكُمْ فِي مَنَامِهَا[۷] ؛ فَيَا لَيْتَ ذَاكَ النَّوْمُ دَامَ لَهَا شَهْرًا

جبرئیلؑ نے آدمؑ سے کہا اے آدم آپ کو مژدہ ہو خدا نے آپ کو خواب میں حواؑ کو اور کسی لئے نہیں دکھلایا ہے بلکہ یہی ہے کہ اب مل بیٹھنے کا زمانہ قریب آپہونچا ہے تعلبی کا بیان ہے کہ خدا نے سو برس تک دونوں کو ایک دوسرے سے جدا رکھا اور ہر ایک دوسرے کی جستجو میں لگا رہتا تھا چونکہ دونوں مقام مزدلفہ کے قریب پہونچے تھے اس لئے اس کا نام مزدلفہ رکھدیا گیا اور عرفات پر دونوں ایک دوسرے سے ملے تھے اور پہچانا تھا اس لئے اس کا نام عرفات ہوا اور مقام منیٰ پر دونوں نے خیر کی تمنا کی تھی اس لئے اس کا نام منیٰ ہوا۔

---

[۱] میں نے نامہ لکھا ہے اگر مجھے قدرت ہوتی تو مارے بیتابی کے انتہائے شوق میں میں خود اس کی تہ میں لپٹ جاتا ۱۲ [۲] تمھاری طرف جو مجھے دل جلانے والا اشتیاق ہے اپنی جان کی قسم اگر کوئی اس کی حد مقرر کرے تو کرے لیکن وہ زیادہ ہی ہے ۱۲ [۳] علاوہ بریں میں تو ہر سرزمین دور دراز سے رات بھر تمھاری دید میں رہتا ہوں اور صبح ہوتے تمھارے ہجر میں مبتلا ہو جاتا ہوں ۱۲ [۴] یہ سب کچھ سہی لیکن غایت شوق میں تمھاری یاد سے سوزش فراق پر آتش شوق اور بڑھ جاتی ہے۔ [۵] رات بھر تو میں تمھاری خیالی صورت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیا کرتا ہوں صبح ہوتی ہے تو تمھاری دید وادید سے خالی ہاتھ رہ جاتا ہوں۔

[۶] جب میرا مشتاق جی تمھارے شوق میں بے چین ہوتا ہے تو تمھارے مسکن کا چکر لگاتا رہتا ہوں اور میری آنکھیں تمھیں ادھر ڈھونڈھتی پھرتی ہیں۔ [۷] میرا جی خواب میں تمھارے وصال سے بہرہ مند ہو جاتا ہے کیا اچھا ہوتا اگر ایسی نیند مہینہ مہینہ بھر برابر چلی جاتی۔

فائدہ :۔ پہلے گذر چکا ہے کہ مرد کو عورت کا دوگنا حصّہ ملتا ہے ابن عبد السلام نے کہا ہے چونکہ میراث بقدر حاجت ملا کرتی ہے اور اس میں شک نہیں کہ مرد کو دو ضرورتیں ہیں ایک اپنے لئے ایک اپنی بی بی کے لئے اور عورت کو صرف ایک ہی حاجت ہے لیکن اخیافی[1] بھائیوں میں اس قیاس کے خلاف عمل درآمد کیا گیا ہے کیونکہ ان میں مرد اور عورت سب تہائی مال میں شریک ہیں ۔ امام رازیؒ نے سورۂ نساء کے متعلق ابن عبد السلام کے قول کے موافق بیان کرنے کے بعد ذکر کیا ہے کہ یہ بات یاس لئے ہے کہ عورت کو شہوت زیادہ ہوتی ہے اور عقل کم ہوتی ہے اور ہمیشہ بے فکر رہتی ہے اسی وجہ سے اس کا حصہ مرد کے حصہ سے آدھا رہ گیا تاکہ ان حالتوں میں مال نہ کھپ جائے اور فساد عظیم برپا ہو جائے جیسے کہ کسی شاعر نے کہا ہے ۔

إِنَّ[2] الشَّبَابَ وَالْفَرَاغَ وَالْجِدَةَ ؛ مُفْسِدَةٌ لِلْمَرْءِ أَيَّ مُفْسِدِ

پھر حضرت جعفر صادقؓ سے منقول ہے کہ حوّا نے درخت کے تین دانے لئے تھے ایک خود کھایا تھا ایک رکھ چھوڑا تھا ایک آدمؑ کو دیا تھا پس اپنا حصہ انھوں نے آدمؑ کے حصہ کے برابر قرار دیا خدا نے اُن کے برعکس کر دیا اور ان کی لڑکیوں کا حصہ اُن کے لڑکوں سے آدھا قرار دیا ۔ امام رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس لئے مرد افضل اور اشرف ہے اور اُس کا ظہور اور اُس کی شہوت کامل ہے اسی واسطے مرد کثرت کے ساتھ موصوف ہیں نہ عورتیں خدائے تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ اُن دونوں سے خدا نے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور خدا سے ڈرو الآیۃ

---

[1] ماں شریک بھائی ۱۲ [2] یعنی جوانی اور بیفکری اور تونگری آدمی کے لئے کیا کچھ مفسدہ پردازی کی باعث ہوتی ہیں ۔

باب

زراعت کا بیان

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان میں کہ تم سات چیزوں سے پیدا ہوئے ہو اور سات چیزوں سے تمھیں روزی ملتی ہے بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کوئی مسلم ایسا نہیں جو کوئی درخت لگاتا ہو یا کاشت کرتا ہو پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا انسان یا جانور کھا جاتا ہو اور اُسے صدقہ کا ثواب نہ ملتا ہو۔ بروایت ابی ایوب انصاریؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی درخت لگاتا ہے تو اس درخت سے جتنے پھل پیدا ہوتے ہیں خدا اُسے اتنا ہی اجر دیتا ہے اس کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے۔ **فائدہ** جابر بن عبد اللہؓ کا بیان ہے کہ جو شخص بدھ کے دن کوئی درخت لگاتا ہے اور یہ پڑھتا ہے سُبْحَانَ الْبَاعِثُ الْوَارِثُ تو وہ بار آور ہوتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ زمین کی پوشیدہ چیزوں میں اپنی روزی تلاش کر قرطبیؒ نے کہا ہے یعنی کاشت کر اور درخت لگا کر ۔ پھر بیان کیا میں نے بعض معتمد لوگوں سے سُنا ہے کہ جو کاشتکار کاشت کرتے وقت پڑھے ۔ اَفَرَأَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ[1] پھر کہے بلکہ خدا ہی زراعت پیدا کرنے والا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ ارْزُقْنَا ثَمَرَهٗ وَاَذْهِبْ عَنَّا ضَرَرَهٗ وَاجْعَلْنَا عَلٰی نِعَمِكَ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ[2] تو خدائے تعالیٰ اُس کی کاشت سے تمام آفتیں دور رکھتا ہے ۔ قرطبیؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے زراعت پیدا کی بلکہ یہ کہے کہ میں نے زراعت کر دی کیونکہ زراعت پیدا کرنے والا خدا ہی ہے ہاں امام غزالیؒ نے اسمائے حسنیٰ کی شرح میں بیان کیا ہے کہ خدا کو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اے زارع یعنی کاشتکار نہ یہ کہ اے بندروں اور سوروں کے پیدا کرنے والے کیونکہ اس طرح کہنے میں ایک قسم کی تحقیر اور اہانت ہے ۔

---

[1] کیا تم نے اپنی کھیتی دیکھی کیا تم زراعت پیدا کرتے ہو یا ہم ہی زراعت پیدا کرنے والے ہیں ۱۲

[2] اے اللہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اور اس کا ثمرہ ہمیں نصیب کیجئے اور اُس کا ضرر ہم سے دور رکھیئے اور اپنی نعمتوں کا ہمیں شکرگزار بنائیے ۔ ۱۲

حکایت ؛ کسی بادشاہ کا ایک نہایت بڈھے شخص پر گذر ہوا جو درخت لگا رہا تھا اُس نے پوچھا کیا تجھے امید ہے کہ اپنے لگائے ہوئے درختوں میں سے تو کھائے گا اُس نے جواب دیا کہ ہمارے لئے درخت لگائے گئے تھے تو ہم نے کھایا اب ہم اوروں کے لئے لگائے جاتے ہیں وہ کھائیں گے اُس پر اُس کو ہزار روپے عنایت کئے وہ بڈھا ہنس دیا اُس نے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ ان درختوں کے ایسی جلدی ثمرہ حاصل ہونے سے مجھے تعجب آیا اُس نے ایک ہزار اور اُسے دیے وہ پھر ہنس دیا اُس نے دریافت کیا تو کہنے لگا درخت سال میں ایک بار پھلتے ہیں اور میرے درخت سال میں دو بار بار آور ہوئے اُس پر اُس نے ایک ہزار اور دیے اور اُسے چھوڑ کر چلا گیا۔ عبد اللہ بن سلامؓ نے بیان کیا کہ زمین میں درخت لگانا نہ چھوڑ اگرچہ دجال نکل آئے عثمانؓ بن عفان سے کہا گیا کہ آپ بڑھاپا آجانے کے بعد بھی درخت لگاتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اس لئے کہ قیامت قائم ہو اور میں نکوکاروں میں سے ہوں یہ بہتر ہے اس سے کہ قیامت مجھے ایسی حالت میں آئے کہ میں تباہ کاروں میں سے ہوں۔ **مسئلہ** ؛ اگر کوئی متوکلین کے لئے وصیت کر جائے تو کاشتکاروں پر صرف کیا جائے گا اگر کوئی کسی کو ہل اور دانے اس شرط پر زراعت کرنے کو دے کہ اُس کو تہائی غلہ ملے گا تو سب غلہ ہل دانے کا ہوگا اور کام کرنے والے کو اجر مثل ملے گا جیسا کہ ہمارے شیخ علامہ ابو حامد صفدریؒ نے فتویٰ دیا ہے۔

فوائد۔ پہلا فائدہ ؛ علائیؒ نے سورۂ یوسف کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ پر یہ نازل فرمایا کہ جو کاشت کار زراعت کرتا ہے خدا اُس پر ہزار فرشتے نازل فرماتا ہے جو اُس میں اور اُس کی کاشت میں برکت پہونچاتے ہیں اور جب وہ سیدھی ہوتی ہے تو خدا تین ہزار فرشتے نازل کرتا ہے جو اُس کے کلوں میں برکت پہونچاتے ہیں کیونکہ ایک ایک دانہ میں تین تین یا زیادہ بالیاں لگتی ہیں جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ اس درخت کو کہتے ہیں جس کی دو یا زیادہ جڑیں ہوتی ہیں پھر جب کاٹنے کا وقت آپہونچتا ہے تو خدا چھ ہزار فرشتوں کو نازل فرماتا ہے جو اُس کے دانہ میں برکت پہونچاتے ہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے روئے زمین پر سب سے مکرّم روئیدگی گیہوں ہے اِس لئے کہ خدا نے تمام آسمان اور زمین والوں کو اس کے کام میں لگا رکھا ہے **دوسرا فائدہ** ؛ خدائے تعالیٰ نے داؤدؑ پر زبور میں یہ نازل فرمایا یقیناً میں ہی خدا ہوں تمام چیزوں کا پروردگار ہوں میں نے دنیا کو پیدا کیا اور اس کے برقرار رہنے کا ذریعہ گیہوں اور جَو کو بنایا ہے اور میں نے ان دونوں سے زیادہ عزیز تر کوئی شئی نہیں پیدا کی جو کوئی ان میں سے کچھ خراب کرے میں اُس سے بری الذمہ ہوں عبد اللہ بن سلام سے مروی ہے۔ خدائے تعالیٰ نے گیہوں اور جَو کو پیدا کیا اور انھیں ہر برکت کی اصل قرار دیا ہے اور انھیں دونوں سے خدا زمین کو ٹل جانے سے ثابت رکھتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روٹی کی تعظیم کیا کرو کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اُس میں زمین اور آسمان کی برکتیں مسخر کر رکھی ہیں اُس پر پیالہ کو مت رکھو کیونکہ جس قوم نے اُس کی اہانت کی خدا نے ان کو گرسنگی کی بلا میں مبتلا کیا اور جو کوئی دسترخوان کی گری پڑی چیز اٹھا لیا کرے

خدا اُس کو بخش دیتا ہے اور اس کی یہ بھی کرامت ہے کہ روٹی آجانے کے بعد پھر سالن کا انتظار نہ کیا جائے حضرت علیؓ کو ایک لقمہ پڑا ملا آپ نے اپنے غلام کو اُس کی حفاظت کا حکم دیا غلام نے اُسے اٹھا کر کھا لیا آپ نے اُس سے کہا تو خدا کے واسطے آزاد ہے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لقمہ اُٹھا گرا اور جو کچھ اس میں لگ گیا ہو پونچھ کر کھا جاوے تو وہ اس کے پیٹ میں جا کر ٹھہرنے بھی نہیں پاتا کہ خدا اُسے بخش دیتا ہے میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ جس غلام کو خدا نے بخش دیا ہو میں اُس سے خدمت لوں اس کو وجوہُ مسفرہ عن التساع المغفرہ میں بیان کیا ہے اور دوسری کتابوں میں نے اسے بروایت عبداللہ بن عمرؓ دیکھا ہے۔ ابوایوب انصاریؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو کچھ دسترخوان سے گر پڑا تھا اُسے چنتے دیکھا تو آپ نے فرمایا تیرے لئے برکت ہو تجھ میں برکت ہو تجھ پر برکت ہو میں نے عرض کیا اور میرے سوا آپ نے فرمایا جو کوئی یہ کھانا کھائیگا جو تو نے کھایا ہے اُس کے لئے بھی وہ ہے جو میں نے تیرے لئے کہا اور جو شخص ایسا کرتا ہے خدا اُسے جذام اور برص اور فالج سے بچائے رکھتا ہے

تیسرا فائدہ: خدائے تعالیٰ نے ابراہیمؑ پر یہ نازل فرمایا کہ میں نے گیہوں اور جو کو پیدا کیا ہے اور اُن میں پورا پورا نفع پیدا کیا ہے پس اُس کے فساد سے اپنی قوم کو ڈراتے رہیئے کیونکہ اُس کا فساد بندوں سے بارانِ رحمت کو اٹھا دیتا ہے۔

چوتھا فائدہ: روئے زمین پر جو پہلی صنعت عمل میں لائی گئی وہ کاشتکاری کی صنعت ہے چنانچہ آدمؑ نے سب سے پہلے کاشت کی پھر آخر دن میں وہ تھک گئے تو حواؑ سے کہا جو باقی رہ گیا ہے تم بو ڈالو چنانچہ اُن کا بویا ہوا جو ہو گیا آدمؑ متعجب ہوئے اس کے بعد خدا نے آدمؑ کے پاس وحی بھیجی کہ چونکہ حواؑ نے دشمن ہمشیر یعنی شیطان کا کہنا مانا تھا اس لئے ہم نے گیہوں کو جو سے بدل دیا کعب احبارؓ کا بیان ہے کہ آدمؑ کے زمانہ میں گیہوں شتر مرغ کے انڈے کے برابر ہوتا تھا۔ **پانچواں فائدہ**: ابونعیمؒ نے طب نبوی میں بروایت حذیفہؓ نقل کیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ مجھے جبرئیلؑ نے ہریسہ کھلایا تو شب بیداری کے لئے میری پشت مضبوط ہو گئی اور میں نے قواعد علائیؒ میں دیکھا ہے اگر کسی نے غلام اس شرط پر فروخت کیا کہ وہ سوائے ہریسہ کے کچھ نہ کھائیگا تو رافعیؒ کے پاس مختار یہ ہے کہ بیع صحیح ہو جائے گی اور شرط لغو ہے۔ صاحب تتمہؒ سے منقول ہے کہ اگر کسی غیر لازم شے کے التزام کی شرط کی مثلاً نماز نفل کی تو وہ مفسد عقد ہے پھر اس کو میں نے روضہ میں اس کے بعد دیکھا ہے اور مذہب یہی ہے کہ دونوں مسئلوں میں بیع صحیح ہے اور یہ دونوں مسئلے اس صورت میں ہیں جب اس شرط پر بیع کی ہو کہ وہ نفل نماز پڑھا کرے گا یا اس کو ہریسہ کھلایا کرتا کیونکہ یہ ایسی اس کی شرط ہے جس میں کوئی غرض نہیں اس لئے بیع باطل نہ ہوگی اور یہ منہاج میں بھی مذکور ہے اور میں نے تفسیر قرطبیؒ میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے اپنے ساتھی کو ہریسہ کھانے کے لئے بلایا جب وہ کھا چکا تو وہ طشت اور رومال اس کے پاس لایا اور

کہنے لگا کہ مہمان کی یہ بھی خاطر میں داخل ہے کہ خود اُس کی خدمت کرے پھر خدا کے قول هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ کی تلاوت کی اور مجاہد نے بیان کیا ہے کہ ان کو مکرم اس لئے کہا کہ ابراہیم نے اُن کی خود خدمت کی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ خدا کے نزدیک مکرم تھے اور وہ میکائیل اور اسرافیل تھے اور بعض نے کہا کہ یہ سب نو تھے اور عجائب المخلوقات میں میں نے دیکھا ہے کہ بے خمیری روٹی بکثرت کھانا بہت سے امراض کو پیدا کرتا ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ اُس کے بعد سونٹھ یا لہسن کھائے۔ **چھٹا فائدہ**:۔ اس میں اختلاف ہوا ہے کہ غلہ کی زراعت مقدم ہے یا اور درخت لگانا ایک جماعت قائل ہے کہ غلّہ کی زراعت مقدم ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا[1] اور اس لئے کہ دانہ خوراک ہے اور درخت میں میوے ہوتے ہیں اور خوراک میوہ پر مقدم ہے اور اس لئے کہ خدا نے قرآن میں دانہ کو گٹھلی پر مقدم کیا ہے اور ایک جماعت قائل ہے کہ درخت لگانا مقدم ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ[2] **ساتواں فائدہ**:۔ خدائے تعالیٰ کا قول ہے۔ وَجَنّٰتٍ اَلْفَافًا۔ یعنی باغ جو ایک دوسرے پر لپٹے ہوئے ہوں جیسے کہ انگور ابونعیمؒ نے کہا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میووں میں سے انگور کو پسند فرماتے تھے اور وہ بدن کو تقویت بخشتا ہے اور دو دن کے بعد توڑا ہوا ایک روز کے بعد توڑے ہوئے سے زیادہ نافع ہوتا ہے اور سفید سیاہ سے زیادہ نافع ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک باغ میں گیا اور سوائے انگور سفید کے میں نے اُس میں تمام طرح کے میوے کھائے یہ خواب میں نے کسی سے ذکر کیا اُس نے کہا تمھیں سوائے علم فرائض کے اور سب علوم حاصل ہوں گے کیونکہ سفید انگور تمام انگوروں کا جوہر ہوتا ہے اور علم فرائض تمام علموں کا جوہر ہے۔ نزہتہ النفوس والافکار میں غلہ نباتات اور درختوں کے خواص کے بیان میں مذکور ہے میووں میں بادشاہ تین میوے ہیں۔ انگور انجیر اور خرمائے تر اور انگور خام کی چٹنی طبیعت مالش کرنے کو نافع ہے اور قے کو قطع کرتی ہے اور جوش صفرا کی مسکن ہے اور گرم بخار کو نافع ہے طبیعت میں قبض پیدا کرتی ہے اور پیاس کو دور کرتی ہے اور اس کی ترکیب یہ ہے انگور خام کا عرق آگ پر جوش کیا جائے یہاں تک کہ ایک تہائی رہ جائے پھر برابر کی شکر ڈال کر اور پکایا جائے کہ شربت کا قوام ہو جائے پھر اُتار کر رکھ لیا جائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے انگور کیا اچھی غذا ہے پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے مرض کو دور کرتا ہے۔ اور غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اور بلغم کو دور کرتا ہے رنگ کو صاف کرتا ہے اور منہ کی خوشبو کو پاکیزہ بناتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ مویز منقے کھانا لازم کر لو کہ وہ بیت کو زائل کرتا صورت کو حسین بناتا منہ کی خوشبو کو پاکیزہ کرتا اور فکر کو دور کرتا ہے

ف کیا آپ کو ابراہیم کے مہمانوں کی جن کے ساتھ اکرام کیا گیا تھا خبر پہونچی ہے [1] اور ہم نے بادلوں سے جھڑی لگا دینے والا پانی اُتارا ہے تا کہ اُس سے ہم دانہ اور سبزہ نکالیں [2] پھر ہم نے اُس سے باغ اور دانے اُگائے ۱۲

میں نے کتاب سرعۃ السلام ہادی الی دار السلام میں دیکھا ہے کہ شیطان انگور اور مویز منقے کے ایک ساتھ کھانے سے غضبناک ہوتا ہے اسی طرح اخروٹ سبز اور بادام سبز کو اخروٹ خشک اور بادام خشک کے ساتھ کھانے سے بھی اور میں نے کتاب زاد المسافر میں دیکھا ہے کہ مویز منقے کھانا جگر کے تمام امراض کو نافع ہے اور میں نے مفردات ابن بیطار میں دیکھا ہے کہ اگر مویز منقے باقلا یا چنے کے آٹے اور زیرہ کے ساتھ پیس کر انثیین کے ورم پر لگایا جائے تو درد کو فوراً ساکن کر دیتا ہے اور اگر مویز منقے مع تخم کھایا جاوے تو امعاء کے درد کو نافع ہے اور سرد مزاج والوں کو مویز منقے نافع ہے اور دبلے بدن والے کو پُر گوشت بناتا ہے اور نزہۃ النفوس والافکار میں میں نے دیکھا ہے کہ مویز منقے مع تخم معدہ جگر اور طحال کو نافع ہے اور حافظہ کو زیادہ کرتا ہے اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ جو اکیس عدد مویز سرخ کھایا کرے وہ اپنے بدن میں کوئی مرض نہ دیکھے گا ۔

آٹھواں فائدہ :۔ بروایت ابی ہریرۃؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نفاس والی عورت کے لئے میرے نزدیک خرمائے تر کے برابر کوئی شفا نہیں اور نہ شہد کے برابر مریض کے لئے کوئی شئ ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اپنی عورتوں کو حالت نفاس میں چھوارے کھلایا کرو کیونکہ جس عورت کی غذا حالت نفاس میں چھوارے رہتی ہے اس کا بچہ بردبار نکلتا ہے کیونکہ مریم کے جب عیسیٰؑ پیدا ہوئے تھے تو اُن کی یہی غذا تھی اگر خدا کے علم میں اُن کے لئے چھوارہ سے بہتر کوئی غذا ہوتی تو اُن کو وہی کھانے کو ملتی ۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے چھوارے کھانا قولنج سے امن میں رکھتا ہے اور بعض حکما کا قول ہے کہ روزانہ ایک درہم کے برابر صابون کھانا بھی قولنج سے امن میں رکھتا ہے ۔ ابن طرخانؒ نے طب نبوی میں بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ اپنی حاملہ عورتوں کو لبان کھلایا کرو اس سے خصی لبان ذکر مراد ہے پس اگر پیٹ میں لڑکا ہوگا تو ذکی پیدا ہوگا اور اگر لڑکی ہوگی تو خوش خصال ہوگی اور امام ذہبی کی طب نبوی میں ہے کہ حاملہ اگر کرفس کھاتی ہے تو اُس کا لڑکا ضعیف العقل ہو جاتا ہے ۔ اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ کرفس کھانا جنون اور جذام کو دُور کرتا ہے اور خارش پیدا کرتا ہے اور ذہن بڑھاتا ہے اور کتاب شرف المصطفےٰ میں ہے جو کرفس کھاتا ہے وہ دانت اور داڑھ کے درد سے امن کے ساتھ سوتا ہے ۔ اور نزہۃ النفوس میں ہے کہ شربت کرفس معدۂ بارد کو نافع ہے اور جس کو عسر البول ہو وہ دس درہم تخم کرفس لے کر ایک سو پچاس درہم پانی میں جوش کرے یہاں تک کہ ایک تہائی باقی رہ جائے اس کے بعد تگنی شکر ملا کر دوبارہ پکائے کہ اس کا جھاگ جاتا رہے اور اٹھار کھے کرفس کے بہت سے منافع ہیں انشاء اللہ اس امت کے فضائل میں مناقب خضرؑ کے بیان میں آتے ہیں ۔ نواں فائدہ :۔ ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو طباق بھر کر انجیر ہدیہ دیا آپ نے بھی تناول فرمائیں اور اصحاب سے بھی ارشاد فرمایا کہ کھاؤ اگر میں کہتا کہ جنت سے بے گٹھلی کا کوئی میوہ اُترا ہے تو میں کہتا کہ وہ انجیر ہے اس کو کھاؤ کیونکہ بواسیر کو دُور کرتی ہے اور نقرس کو نافع ہے اور کتاب العجائب میں ہے کہ نہار منہ انجیر خشک کھانے میں نہایت

نفع ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ تم بلس کھایا کرو وہ عروق جذام کا قاطع ہے سُن لو وہ انجیر ہے ابن طرخانؒ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ پکی انجیر چھیل کر کھانا خلط باطنی کو دور کرتا ہے اور بدن کو عمدہ غذا دیتا ہے۔ نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ عمدہ انجیر وہ ہے جو سپید ہو اور اس کی جلد نیلگوں ہو اور التزام کے ساتھ اس کو کھانا رنگ کو عمدہ بناتا ہے اور مجاری غذا کا مفتح ہے بشرطیکہ نہار منہ کھایا جاوے اور پختہ وشیریں کا اخروٹ اور بادام کے ساتھ کھانا عرق النسا اور درد لیشت کی نافع دواؤں میں سے ہے اور اُس کا شربت محسن لون مسمن بدن ہے باہ کو بڑھاتا ہے اور بواسیر کو نافع ہے طریقہ یہ ہے کہ انجیر خشک ایک اوقیہ اور مویز منقے چار اوقیہ ڈھائی اوقیہ پانی میں ڈال کر جوش کیا جائے پھر چھان کر بقدر کفایت شکر ڈال کر گھولیں اور دارچینی۔ خولنجان۔ دارفلفل۔ زنجبیل ایک پوٹلی میں ڈال کر دوبارہ پکالیں۔

قرطبیؒ نے سورہ اعراف کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ جب آدمؑ نے درخت میں سے کھالیا تھا اور اُن کا ستر ظاہر ہوگیا تو انھوں نے درخت کے پتوں سے بدن چھپانا چاہا سارے درخت سوائے انجیر کے درخت کے بھاگ کھڑے ہوئے انجیر نے اپنے پتے دیئے خدائے تعالیٰ نے اُس کا یہ بدلہ دیا کہ اُس کے ظاہر اور باطن میں یکساں شیرینی بخشی اور سال میں دو بار اُسے بارآور کیا۔ کتاب البرکۃ میں بروایت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مذکور ہے کہ انجیر کے ہر دانہ پر بسم اللہ القوی مکتوب ہے۔ **دسواں فائدہ**: عقبہ میں عامرؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ مبارک درخت یعنی زیتون کے تیل کو اپنے اوپر لازم کرلو اور اس کو دوا میں استعمال کیا کرو کیونکہ بواسیر کو اس سے صحت ہوتی ہے بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ زیتون کو کھاؤ اور اس کا تیل لگایا کرو کیونکہ اس میں ستر بیماریوں کی شفا ہے منجملہ اُن کے جذام ہے اور ذہبیؒ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ زیتون کا تیل لگانا بالوں اور بدن کو تقویت بخشتا ہے اور اس سے بڑھاپا دیر میں آتا ہے اور اس کا پینا زہروں کو نافع ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ نقراء کا تریاق ہے اور عاشوراکی فضیلت میں کچھ زیادتی کے ساتھ پہلے گذرچکا ہے اور عرائس میں ہے کہ آدمؑ کو درد کی شکایت ہوئی جبرئیلؑ اُن کے پاس درخت زیتون کو لائے اور اُن سے کہا کہ اس کا پھل لے کر نچوڑلیں کیونکہ اس میں سوائے موت کے ہر مرض کی شفا ہے۔

گیارھواں فائدہ: میں نے ابونعیمؒ کی طب نبوی میں دیکھا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی صحابیؓ کو بہی عنایت فرمائی اور ارشاد کیا اسے لو یہ دل کو تقویت دیتی ہے اور دہن کو خوش بودار بناتی ہے اور تندی کو دور کرتی ہے ذہبیؒ نے طب نبوی میں بروایت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے کہ بہی کھایا کرو کیونکہ قلب کو صاف کرتی ہے اور خدا نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا جس کو جنت کی بہی نہ کھلائی ہو اس سے اُن کی قوت چالیس شخصوں کے برابر ہوجاتی ہے اور فضیلت قرآن میں اس سے زیادہ بیان گذرچکا ہے اور بہی کا شربت اسہال کو نافع ہے اور معدہ اور جگر کو تقویت دیتا ہے

اور خلط صفراوی کا مانع ہے اُس کی ترکیب یہ ہے کہ بہی کو کچل کر عرق نکال لیا جائے اور جوش کر کے اُس کا پھینا نکال ڈالا جائے پھر تگنی شکر ڈال کر دوبارہ پکا لیا جائے اور رباب محبت میں انار کی فضیلت گذر چکی ہے اور سیب کا کھانا اور سونگھنا مقوی معدہ و قلب ہے اور اُس کے پھول کا سونگھنا مقوی دماغ ہے اور بسم اللہ کی فضیلت میں نرگس کے منافع گذر چکے ہیں۔

باب

خلقت کا بیان

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان میں کہ تم سات چیزوں سے پیدا ہوئے ہو یعنی نطفہ سے جو باپ کی پشت سے نکل کر آیا ہے مٹی سے یعنی اُس مخلوق سے جو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے وہ آدمؑ ہیں خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ ہم نے نطفہ کو خون بستہ بنا دیا پھر خون بستہ کو لوتھڑا کر دیا یعنی سفید نطفہ کو سُرخ رنگ کا بستہ خون بنایا پھر خون کو گوشت کا اتنا بڑا ٹکڑا یعنی بوٹی بنا دیا جس کو کھانے والا چاہے تو چبا جا دے پھر نطفہ کو ہڈی پٹھوں رگوں اور گوشت میں منقسم کر دیا۔

عمرو بن العاصؓ نے بیان کیا ہے جب نطفہ کو ماں کے پیٹ میں چالیس روز قرار پائے گذر جاتے ہیں تو ایک فرشتہ اُس کو خدا کے پاس اٹھا لیجاتا ہے اور عرض کرتا ہے اے احسن الخالقین اسے پیدا کیجئے پس خدا جو چاہتا ہے اُس کے بارہ میں حکم فرماتا ہے اس کے بعد وہ فرشتہ کو ل جاتا ہے پھر پوچھتا ہے یہ پورا ہوگا یا ناتمام گر پڑے گا اُس کو بتا دیا جاتا ہے پھر پوچھتا ہے کہ لڑکا یا لڑکی یہ بھی اُسے بتلا دیا جاتا ہے پھر پوچھتا ہے۔ اے رب یہ شقی ہے یا سعید یہ بھی اُسے بتلا دیا جاتا ہے پھر وہ پوچھتا ہے اے رب اس کی عمر دراز ہے یا کوتاہ یہ بھی اُسے بتلا دیا جاتا ہے پھر وہ کہتا ہے کہ اُس کی روزی مقرر کر دیجئے ارشاد ہوتا ہے کہ اس کی روزی اُس کی اجل کے اندازے سے ہے پھر وہ اپنی ماں کے پیٹ میں لوٹا دیا جاتا ہے پھر جب چھ روز ہو جاتے ہیں تو اُس کے درمیان میں ایک نقطہ سویدا ہوتا ہے وہ قلب ہوتا ہے اکثروں کا قول ہے کہ بچہ میں سب سے پہلے یہ پیدا ہوتا ہے۔

مسئلہ:۔ اس میں کیا حکمت ہے کہ خدائے تعالیٰ نے سب سے پہلے قلب کو پیدا کیا ہے جواب یہ ہے کہ وہ سب سے اشرف ہے اس لئے اوروں سے مقدم ہونے کا مستحق ہوا اگر کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ قلب ایک ہے اور دوسرے اعضا دو دو جیسے دو آنکھ دو کان دو پیر جواب یہ ہے کہ دونوں آنکھ اور دونوں

ہاتھ دونوں پیروں میں سے ہر ایک کی منفعت محسوسات اور مشاہدات میں بطور معاونت کے ہے اور اجتہاد قلب ہی سے ہوتا ہے پس اگر دو قلب ہوتے اور ان میں اجتہاد میں اختلاف ہوتا ہر ایک دوسرے کے خلاف سمجھتا تو باہم تناقض واقع ہو جاتا اور بعض کا قول ہے کہ سب سے پہلے خدا نے دماغ پیدا کیا ہے اور بعض نے کہا ہے جگر اور بعض نے ناف کو کہا ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ وہ شرمگاہ ہے پھر اس نقطہ کے اوپر کی طرف ایک نقطہ اور پڑتا ہے وہ دماغ ہے پھر ایک ایک نقطہ داہنے اور بائیں طرف پڑتا ہے وہ دونوں ہاتھ ہیں پھر یہ نقطے الگ الگ ہونے لگتے ہیں اور تین دن کے عرصہ میں اور خطوط ظاہر ہوتے ہیں پھر چھ روز کے بعد سب میں خون کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں پھر بارہ روز کے بعد تینوں اعضاء دل و دماغ ۔ جگر باہم ممتاز ہو جاتے ہیں اس طرح یہ سب ستائیس روز ہوئے پھر مونڈھوں سے سر ممتاز ہوتا ہے پھر دونوں ہاتھ اور پیر پسلیوں سے اور پیٹ پہلوؤں سے ممتاز ہو جاتے ہیں اور یہ نو دن میں پورا ہو جاتا ہے پھر اور چار دن میں بچہ واضح طور پر پہچان میں آنے لگتا ہے یہ کل چالیس دن ہوتے اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا کہ تم میں سے کسی کی خلقت اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس روز میں پوری ہوتی ہے کا مطلب ہے چنانچہ امام رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں پیروں کے بل بیٹھا رہتا ہے اس کی رانیں اس کے سینہ سے لگی رہتی ہیں اور سرین پر دونوں ہتھیلیاں دھرے رہتا ہے اور سر گھٹنوں پر رکھا ہوتا ہے اور دونوں آنکھیں دونوں کف دست کی پشت پر ہوتی ہیں اور ناک دونوں گھٹنوں کے بیچ میں اور اس کا چہرہ ماں کی پشت کی طرف ہوتا ہے گویا کہ حکم ملنے کا منتظر رہتا ہے ۔

مسئلہ : اگر اہل کتاب میں سے کوئی عورت جس کو کسی مسلمان سے حمل ٹھہرا ہو مر جائے تو ان کے اور مسلمانوں کے گورستان کے درمیان دفن کی جائے گی اور قبلہ کی طرف اس کی پشت کر دی جائے گی تاکہ جنین قبلہ رخ رہے اور اس کی نظیر وہ مسئلہ ہے کہ جب کوئی مسلمان کفار کے ساتھ مختلط ہو جائے تو سب کو غسل اور کفن دینا اور ان پر نماز پڑھنا واجب ہے اسی کے امام احمدؒ اور مالکؒ قائل ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ جب کفار زائد یا برابر ہوں ۔ مثلاً دو کافر اور ایک مسلمان یا دو مسلمان ہوں تو ان دونوں کو نہ غسل دیا جائیگا نہ ان کی نماز پڑھی جائے گی ماوردیؒ نے کہا ہے کہ سب ہمارے اور ان کے مقابر کے درمیان دفن کئے جائیں گے اور ایسا ہی اس وقت بھی ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے لڑکے کو کسی یہودن سے دودھ پلواتا ہو جس یہودن کا کسی یہودی سے بھی ایک بچہ ہو پھر مسلمان کچھ مدت کے لئے کہیں چلا گیا ہو اور جب واپس آیا ہو تو یہودن کی وفات ہو گئی ہو اور وہ اپنے لڑکے کو نہ پہچانتا ہو اس کے بعد ان دو لڑکوں میں سے ایک قبل مر جائے تو اسے غسل بھی دیا جائیگا اور نماز بھی پڑھی جائے گی اور دونوں مقبروں کے درمیان دفن کیا جائیگا اور اگر بعد بلوغ کے مرا تو اس کا کفن دینا جائز ہے نہ اس کی نماز پڑھنا کیوں کہ وہ یہودی یا مرتد ہے اور ان دونوں میں سے کسی کو نماز وغیرہ احکام اسلام کا کچھ حکم نہ کیا جائیگا جب تک کہ حال معلوم نہ ہو جائے ۔

فوائد ؛ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب نطفہ پر بیالیس روز گذر جاتے ہیں تو خدا اُس کے پاس ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اُس کی صورت بناتا ہے اور ایک حدیث میں ہے تم میں سے ہر کسی کی خلقت اپنی ماں کے پیٹ میں اس طرح پوری ہوتی ہے کہ چالیس روز نطفہ رہتا ہے چالیس روز خون بستہ پھر چالیس روز گوشت کا لوتھڑا پھر خدا فرشتہ کو بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے ۔ قرطبیؒ نے سورۂ حج کی تفسیر میں کہا ہے کہ یہ چار ماہ کی مدت ہوئی اور پانچویں ماہ کے پہلے دس روز میں اس میں روح پھونکدی جاتی ہے چنانچہ بلا اختلاف یہی اُس عورت کی عدت ہے جس کے شوہر کی وفات ہوگئی ہو پھر قرطبیؒ نے سورۂ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ کی تفسیر میں خدائے تعالیٰ کے قول اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ کے متعلق بیان کیا ہے کہ امشاج سے مراد مختلط ہے ۔ ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ پٹھے اور ہڈی اور قوت مرد کے نطفہ سے حاصل ہوتی ہے اور خون اور گوشت اور بال عورت کے پانی سے بہم پہونچتے ہیں ۔ قاضی ابوبکر ابن عربیؒ نے بیان کیا ہے کہ اگر مرد کا پانی پہلے نکلتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے تو سبقت کی وجہ سے لڑکا اور کثرت کی وجہ سے اپنے پدری قرابت مندوں کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی پہلے نکلے اور زیادہ ہو تو عورت کے پانی کی سبقت کی وجہ سے لڑکی ہوتی ہے اور کثرت کی وجہ سے مادری قرابت مندوں سے مشابہت ہوتی ہے لیکن اگر مرد کا پانی پہلے نکلے اور عورت کا پانی زیادہ ہو تو مرد کے پانی کے پہلے نکلنے کی وجہ سے ہوتا تو لڑکا ہی ہے لیکن عورت کے پانی کی زیادتی کے باعث مادری قرابت مندوں کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی پہلے نکلتا ہے اور مرد کا پانی زیادہ ہوتا ہے تو عورت کے پانی کے پہلے نکلنے کی وجہ سے لڑکی ہوتی ہے لیکن مرد کے پانی کی کثرت کی وجہ سے پدری قرابت مندوں کے مشابہ ہوتی ہے ۔ اور اس مدت میں خدائے تعالیٰ اس کی پرورش کرتا ہے ۔ اور پیٹ کی تاریکیوں میں اُس کے کام کی تدبیر کرتا ہے پیٹ میں تین تاریکیاں ہوتی ہیں ایک پیٹ کی تاریکی ایک رحم کی ایک مشیمہ کی تاریکی اور مشیمہ ایک جھلی ہوتی ہے جس میں بچہ رہتا ہے اور اس کو بغویؒ نے بیان کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے باپ کی پیٹھ ۔ رحم اور ماں کے پیٹ کی تاریکی مراد ہے اس کو صاحب کشافؒ نے بیان کیا ہے اور بعض نے کہا ہے رحم مشیمہ اور رات کی تاریکی مراد ہے ۔ **دوسرا فائدہ** ؛ وائلہ بن اسقع نے بیان کیا ہے عورتوں کی برکتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پہلے اُس کے لڑکی پیدا ہو اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا جب لڑکی پیدا کرنا چاہتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتہ زرد رنگ کے دُرو یاقوت کے تاج پہنے ہوئے بھیجتا ہے ایک اُس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھتا ہے اور دوسرا اُس کے پیروں پر اپنا ہاتھ رکھتا ہے اور دونوں کہتے ہیں ۔ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ضَعِيْفَةٌ خُلِقَتْ مِنْ ضَعِيْفٍ اَلْمُنْفِقُ عَلَيْكَ مُعَانٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔ بروایت جابرؓ بن عبداللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ۔ میری امت میں جو کوئی ایسا ہو جس کے لڑکی ہوا اور خدا کے حکم سے وہ ناراض نہ ہوا ہو تو اس کے پاس نور کی سیڑھی

ئہ خدا کے نام سے میرا اور تیرا رب اللہ ہے کمزور ہے ایک کمزور سے پیدا ہوئی تیرے اوپر خرچ کرنے والا قیامت تک مدد پاتا رہے گا ۔

لگا کر ایک فرشتہ جس کے دونوں بازو سبز ہوتے ہیں اور در و یاقوت سے آراستہ ہوتا ہے اُتر کر آتا ہے یہاں تک کہ اُس کے پاس برکت لاتا ہے اور اُس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ اور بدن پر اپنا بازو رکھکر کہتا ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ضَعِيْفَةٌ خَرَجَتْ مِنْ ضَعِيْفٍ وَالْقَيِّمُ عَلَيْكَ مُعَانٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اس کو حدادیؒ نے عیون المجالس میں نقل کیا ہے۔ قرطبیؒ نے بیان کیا کہ بعض نے خدائے تعالیٰ کے قول وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ سے مراد لڑکیاں لی ہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اُسے دُوزخ کا حکم ہوا اس کی لڑکیاں اُس کے چمٹ گئیں اور چلّانے لگیں اور کہنے لگیں اے ہمارے رب دنیا میں وہ ہمارے ساتھ احسان کیا کرتا تھا پس خدا نے اُس پر رحم کیا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ناتمام بچہ جو ساقط ہو جائے اُسے اپنے آگے پہلے سے بھیجدینا میں اسے اس سے زیادہ پسند کرتا ہوں کہ ایک سوار کو اپنے پیچھے چھوڑ جاؤں اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے ہزار سواروں سے جنھیں اپنے پیچھے چھوڑ جاؤں زیادہ پسند ہے۔ **تیسرا فائدہ**: مؤلفؒ کہتا ہے کہ میں نے طب کی ایک بڑی کتاب میں جو ایک مسلمان طبیب کے پاس تھی دیکھا ہے کہ حاملہ کے رنگ کا عمدہ ہو جانا حمل کے لڑکے ہونے پر دال ہے اور نیز داہنی جانب گرانی کا محسوس ہونا اور داہنی پستان کی نوک کا بڑا ہو جانا بھی لڑکے کی علامت ہے اسی طرح دودھ اگر گاڑھا نکلتا ہو تو لڑکا سمجھنا چاہیئے اگر دریافت کرنے میں کچھ دشواری معلوم ہو تو عورت کے دودھ کا ایک آدھ قطرہ آہستہ سے آئینہ پر ڈال دیا جائے اور اس کو دھوپ میں رکھ دیا جائے اگر دودھ پھیل جائے تو لڑکی کا حمل ہے ورنہ لڑکا ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِغَيْبِهٖ **چوتھا فائدہ**: خدا کی عجیب حکمت سے یہ بات ہے کہ اُس نے پہلے تو ہڈیوں کو بنیاد کے طور پر بنایا ہے اور اُس کو قوی اور مضبوط چھوٹا اور بڑا لنبا گول کھوکھرا اور ٹھوس چوڑا باریک پیدا کیا ہے اور یہ سب کچھ کمزور نطفہ سے بنایا ہے اور چونکہ بندہ کو حرکت کی حاجت تھی اُس کی ہڈیوں کو ملا کر ایک ہڈی نہیں بنا دیا بلکہ بہت سی ہڈیاں پیدا کی ہیں اور وہ سوائے اُن چھوٹی ہڈیوں کے جنسے اُنگلی کے جوڑ مستحکم کئے ہیں کل دو سو اڑتالیس ہڈیاں ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کے تین سو ساٹھ ۳۶۰ جوڑ پیدا ہوئے ہیں مختلف شکل کی پچپن ۵۵ ہڈیاں کل سر میں ہیں ایک دوسرے کو اس طرح جوڑا ہے کہ سر گول ہو گیا چھ کاسہ سر میں ہیں اور چار اوپر کے جبڑے میں اور دو نیچے کے جبڑے میں اور باقی بیس دانت ہیں کھانے پینے کے لئے چوڑے اور کاٹنے کے لئے تیز دانت ہیں۔ **پانچواں فائدہ**: خدائے تعالیٰ کی حکمت عجیبہ سے یہ بات ہے کہ گردن میں سات خول دار اور گول مہرے ہیں اور ان میں ایسے دباؤ دار اُبھار ہیں جس سے ایک دوسرے پر ٹھیک بیٹھ جائیں یہاں تک کہ سر کے نیچے کرسی کی صورت بن گئی ہے اور گردن کو پشت سے جوڑ دیا ہے اور گردن کی جڑ سے

ؔ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں محمد خدا کے رسول ہیں میرا اور تیرا رب اللہ ہے کمزور سے کمزور سے نکلی تیری پرورش اور پرداخت کرنے والا قیامت تک مدد پاتا رہیگا۔ ۱۲

ے کہ سرین کی ہڈی کی انتہا تک چوبیس مُہرے پُشت میں ہیں جوہری نے بیان کیا ہے کہ گردن کے پچھلے حصّہ کو قفا یعنی گدی کہتے ہیں پھر دیکھو کہ انسان میں پانچسو بیس عُضلے ہیں جن کی گوشت پٹھے اور جھلیوں سے ترکیب ہوتی ہے **چھٹا فائدہ** ؛ خدا کی حکمت عجیبہ سے یہ بات ہے کہ خدا نے مقام سماعت سر کی ہڈیوں کے درمیان ایک شگاف میں رکھا ہے اور سر سے الگ ایک نکلے ہوئے گوشت سے اُسے گھیر دیا ہے جسے کان کہتے ہیں اور اس میں ایسی تجویفات اور خم پیدا کئے ہیں جس میں کیڑا مکوڑا جلدی نہ گھس سکے بلکہ مقام سماعت تک پہونچنے سے پہلے ہی انسان اپنی غفلت سے متنبہ ہو جائے اور سماعت کی حفاظت کے لئے اس میں ایک قسم کی تلخ رطوبت ودیعت رکھی ہے اور کان آنکھ سے افضل ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے کسی نبی کو بہرا نہیں مبعوث کیا اور لوط کے نانی شعیبؑ نابینا تھے اسی وجہ سے اُن کی قوم کے لوگ انھیں کہتے تھے ہم اپنے درمیان آپ کو تو کمزور پاتے ہیں اور خطیب الانبیاء کہلاتے تھے کیونکہ اپنی قوم کے ساتھ شیریں کلامی سے پیش آتے تھے۔ **ساتواں فائدہ** ؛ خدا کی عجیب حکمت سے یہ بات ہے کہ خدا نے آنکھ کو سات طبقوں سے مرکب کیا ہے اگر ان میں سے ایک پردہ بھی جاتا رہے تو آنکھ دیکھنے سے بیکار ہو جائے اور اس میں چوبیس عُضلے پیدا کئے ہیں اور آنکھ کے تل میں سارے آسمانوں اور زمین کی صورت باوجود اُن کے اس قدر وسعت اور لمبے چوڑے ہونے کے ظاہر فرمائی ہے پھر پلکوں سے آراستہ کیا ہے تاکہ اس کی حفاظت اور صفائی ہوتی رہے اور اور مکھی اپنی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا کرتی ہے کیونکہ اُس کی پلکیں نہیں ہوتیں اور پلک کے بال سفید اس لئے نہیں پیدا کئے کہ اس سے نظر کمزور ہو جاتی۔

لطیفہ ؛ امام احمد بن حنبلؒ نے بیان کیا ہے کہ حاملہ کے ساتھ صحبت کرنے سے جنین کی سماعت اور بصارت میں زیادتی ہوتی ہے **آٹھواں فائدہ** ؛ خدائے تعالیٰ کی عجیب حکمت سے یہ بات ہے کہ خدا نے ناک کو وسط چہرہ میں بلند کیا ہے اور اس کی شکل حسین بنائی ہے اور اس میں قوت شم ودیعت رکھی ہے تاکہ غذائے قلب کو دریافت کرے اور وہ ہوا ہے اور غذائے بدن کا ادراک کرے اور وہ کھانوں کی خوشبوئیں ہیں۔ **نواں فائدہ** خدا کی ایک عجیب حکمت یہ بھی ہے کہ اُس نے مُنہ بنایا ہے اور اس کو دانتوں سے آراستہ کیا ہے اور ان کی نہایت خوبی سے صف بندی کی ہے اور رنگ سفید بنایا ہے اور اس میں زبان گویا اور دل کی باتوں کو بیان کرنے والی پیدا کی ہے اور کھانے اور کلام کی حفاظت کے لئے اس کے گرد دو ہونٹھ لگائے ہیں پھر تنگی اور کشادگی لمبائی اور کوتاہی کھرکھرے اور چکنے پن کے اعتبار سے مختلف شکل کا حنجرہ پیدا کیا ہے اسی وجہ سے آوازیں مختلف ہوتی ہیں ایک کی آواز دوسرے کی آواز سے نہیں ملتی اور لوگ ایک دوسرے سے اندھیرے میں آواز ہی سے پہچانے جاتے ہیں۔ **دسواں فائدہ** ؛ خدا کی ایک عجیب حکمت یہ بھی ہے کہ خدا نے دو لمبے لمبے ہاتھ پیدا کئے ہیں تاکہ اپنی مقصود شئی کی طرف بڑھا سکے اور چوڑی ہتھیلیاں اور پانچ اُنگلیاں بنائی ہیں اور ہر اُنگلی میں تین تین پوریں ہیں پھر چار انگلیاں ایک طرف اور انگوٹھا ایک طرف لگایا ہے تاکہ وہ سب کی طرف گھوم سکے جب انسان اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تو وہ طبق بن جاتا ہے کہ جو چاہے اُس پر رکھے اور جب سمیٹ

لیتا ہے تو مارنے کا ایک آلہ بن جاتا ہے اگر کسی قدر ملا لیتا ہے تو چمچہ کا کام دیتا ہے اگر اُسے پھیلا کر انگلیاں ملا لیتا ہے تو بیلچہ کا کام دینے لگتا ہے پھر کھجلانے اور باریک چیز اٹھانے کے لئے جو پوروں سے نہ اٹھیں ناخن سے انھیں آراستہ کیا ہے اور ہر انگلی میں پانچ ہڈیاں ہتھیلی میں دس کلائی میں دو ہڈیاں بنائی ہیں اس طرح ہر عضو میں ہیں اور ہر ہاتھ میں پانچ پانچ رگیں ہیں کہ ہر ایک سے چار چار رگیں اور پھوٹتی ہیں۔

گیارھواں فائدہ: خدا کی ایک عجیب حکمت یہ ہے کہ خدا نے پیٹ کو کھانے پینے کے تمام آلات کا جامع پیدا کیا ہے جیسے آنتیں۔ جگر۔ معدہ۔ طحال۔ پتہ۔ گردہ۔ مثانہ پھر معدہ کھانا پکنے کے لئے ہے جگر اُس کو خون بناتا ہے۔ طحال اس میں سے سودا کو جذب کر لیتی ہے پتہ صفرا کو جذب کر لیتا ہے گردے مائیت جذب کر کے مثانہ میں پہونچاتے ہیں اور مثانہ پیشاب کے جمع ہونے کا مقام ہے پھر جب کھانا خالص خون بن جاتا ہے تو اُسے رگیں لے لیتی ہیں اور وہ تین سو ساٹھ ہیں جن میں سے سب سے بڑی رگ نیاط کہلاتی ہے اور اُسے نہر بدن بھی کہتے ہیں جس سے سارے بدن میں خون پہونچتا ہے پھر اعضا میں سے ہر عضو کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے جو اُس کی تدبیر کرتا ہے اور اس کا کام درست کرتا ہے جیسے کہ گیہوں بغیر کسی صناع کے آٹا۔ خمیر اور روٹی نہیں بنتا ہے اور فرشتے ہیں جو تیرے اندر غذا کی درستی میں لگے رہتے ہیں اور تو غفلت میں پڑا رہتا ہے اور ان کو آسمان کے فرشتوں سے مدد پہونچتی ہے اور آسمان کے فرشتوں کو حاملین عرش سے اور حاملین عرش وغیرہ کو خدا سے مدد پہونچتی ہے پھر پشت کی ہڈیوں کو سینہ کی ہڈیوں سے اور شانہ کی ہڈیوں کو سرین کی ہڈیوں سے اور رانوں کی ہڈیوں سے ملایا ہے۔

بارھواں فائدہ: خدا کی عجیب حکمت یہ بھی ہے کہ اُس نے دونوں پنڈلیاں قائم کی ہیں ہر پنڈلی میں پچیس رگیں ہیں اور اُن دونوں میں دونوں قدم لگائے ہیں اور ہر ایک پیر میں بیالیس ہڈیاں ہیں جو ران کی ہڈی سے جڑا ہے اور ہر پنڈلی کے اوپر ایک ایک جوڑ پیدا کیا ہے اور وہ ران اور گھٹنے ہیں اور اُس میں دو ہڈیاں اور دو رگیں ہیں پھر ماں کے پیٹ میں غذا بچہ کی تھوڑی خون حیض سے ہوتی ہے اور تھوڑا جمع ہوتا رہتا ہے جو لڑکے کے ساتھ نکلتا ہے یہ خون نفاس ہے اور ایک تہائی فم معدہ تک بدن میں اوپر کو چڑھتا ہے جس کی وجہ سے حاملہ کو نئی نئی چیزوں کی خواہش پیدا ہوتی ہے پھر ماں کے پیٹ سے نکلنے کا راستہ اُس پر آسان کر دیا ہے پھر اُس کو شیر مادر کی غذا دی ہے جو گرمیوں میں ذرا ٹھنڈا اور جاڑوں میں گرم نکلتا ہے اور اُس کو پستان کا چوسنا الہام کیا ہے اور پستان کے سرے کو اُس کے منہ کے موافق بنایا ہے اور پستان کے سرے میں ایسے تنگ سوراخ بنائے ہیں کہ جس سے بغیر چوسے ہوئے دودھ نہ نکلے پھر جب وہ دو برس کا ہو جاتا ہے اس کو دودھ کافی نہیں ہوتا بلکہ ضرر کرتا ہے پس وہ کھانے کا محتاج ہوتا ہے پھر چونکہ کھانے میں کاٹنے اور چبانے اور پیسنے کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اُس کے سولہ داڑھیں نکل آتی ہیں آٹھ آٹھ ہر طرف اور چار نکیلے دانت اور چار کچلیاں اور چار رباعیات یعنی بیچ میں اوپر نیچے کے چار دانت اور چار ضواحک اور چونکہ چبانے میں پانی کی حاجت ہے زبان کے نیچے دو رگیں پیدا کی ہیں جن سے تھوک نکلا کرتا ہے چنانچہ خدا نے

تعالیٰ کے قول ثُمَّ اَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا اٰخَرَ سے اسی کی طرف اشارہ ہے پھر اس کو عقل و تمیز سے بہرہ ور کیا ہے جس سے وہ کامل ہوگیا اور قریب بلوغ کے جا پہونچا پھر جوان ہوا پھر ادھیڑ بنا پھر آگے بڑھاپے نے آلیا اور وہ بڈھا بن گیا شکر گزار ٹھہرا یا ناشکرا نکلا۔ **تیرھواں فائدہ**: امام نوویؒ نے روضہ میں بیان کیا ہے کہ جوان اور لڑکا اور نوجوان وہ ہے جو زیادہ سن کو نہ پہونچا ہو اور ادھیڑ وہ ہے جس کا سن تیس سے چالیس تک ہو اور بڈھا وہ ہے جو چالیس سے متجاوز ہو جائے اور بعض نے کہا ہے کہ جوان اور نوجوان وہ ہے جو بلوغ سے لے کر تیس برس تک کا ہو اور میں نے تنقیح مذہب امام احمد بن حنبلؒ میں دیکھا ہے کہ طفل وہ ہے جسے تمیز نہ ہو اور صبی و غلام وہ ہے جو بالغ نہ ہوا ہو اور شاب و فتی وہ ہے جو بلوغ سے لے کر تیس برس تک کا ہو اور کہل تیس سے پچاس تک رہتا ہے اور پھر ستر تک شیخ کہلاتا ہے۔

لطائف۔ پہلا لطیفہ: بعض حکما کا بیان ہے کہ لڑکا سات برس تک پھول رہتا ہے نو برس تک خادم اور پندرہ برس تک وزیر رہتا ہے پھر اس کے بعد دوست یا دشمن بن جاتا ہے عمرؓ کو کسی نے لڑکے کی بشارت دی آپ نے فرمایا کہ پھول ہے جسے میں قریب سے سونگھتا ہوں پھر وہ فرماں بردار لڑکا ہوگا یا ضرر رساں دشمن۔ **دوسرا لطیفہ**: آگاہ ہو کہ خدائے عزّوجل نے آدمؑ کو پانی مٹی آگ اور ہوا سے پیدا کیا ہے پس آنکھ آگ سے ہے اور سننے کی قوت ہوا سے ہے اور سونگھنے کی قوت پانی سے ہے اور چکھنے کی قوت مٹی سے اور اس میں برجوں کی تعداد کے موافق بارہ سوراخ بنائے ہیں ان میں سے سات سر میں ہیں ایک منہ دو نتھنے۔ دو آنکھیں دو کان اور باقی پانچ بدن میں ہیں دو چھاتیاں ناف اور پیشاب اور پاخانہ کا مقام اور خدا نے سات آسمان پیدا کئے ہیں اور لڑکے میں سات ایسے اعضا پیدا کئے ہیں کہ سجدہ انھیں پر درست ہوتا ہے ان میں سے ایک پیشانی ہے اور پیشانی کا شہ سر کی چھ گول ہڈیوں میں سے ایک ہڈی ہے اور اس میں دو رگیں ہیں جو اس کو سیراب کرتی ہیں اور دو ہاتھ دو گھٹنے اور دو قدم ہیں۔ **تیسرا لطیفہ**: خدائے تعالیٰ نے آسمان میں سات ممتاز سیارے پیدا کئے ہیں اور لڑکے میں سات لطیفے پیدا کئے ہیں۔ سماعت۔ بصارت۔ قوت ذائقہ۔ قوت شامہ گویائی عقل قوت لامسہ علماؒ نے بیان کیا ہے کہ ممسوس کا وضو نہیں ٹوٹتا مثال یہ ہے کہ کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کا ذکر پکڑ لیا اور دونوں باوضو تھے تو صرف پکڑنے والے کا وضو ٹوٹے گا لیکن لامس اور ملموس دونوں کا وضو ٹوٹ جاتا ہے مثلاً کسی شخص نے اپنی بی بی کو ہاتھ لگایا اور وہ دونوں باوضو تھے تو ان دونوں کا وضو ٹوٹ جائیگا کیونکہ مس خاص شرمگاہ چھونے کو کہتے ہیں اور لمس عام ہے۔ **چوتھا لطیفہ**: بچہ کی حرکتیں ستاروں کی حرکتوں کے مثل ہوتی ہیں پس اس کا پیدا ہونا ستارہ نکلنے کے مثل اور مرنا غروب کے مثل یہ باعتبار عالم علوی کے ہے لیکن باعتبار عالم سفلی اس کا بدن زمین کے مثل ہے اس کی ہڈیاں پہاڑوں کی طرح اس کا گودا معدنیات کی طرح اس کی رگیں نہروں کی طرح اسکا گوشت خاک کی طرح اسکے بال نباتات کی طرح اسکا چہرہ مشرق کی طرح اسکی پشت مغرب کی طرح اس کا داہنا جانب جنوب کی طرح اس کا بایاں جانب شمال کی طرح اس کی سانس ہوا کی طرح اس کا کلام رعد کی

ؔ پھر ہم نے اس کو دوسری مخلوق بنا دیا ۱۲

طرح اس کی ہنسی برق کی طرح اُس کا رونا بارش کی طرح اُس کا غصہ ابر کی طرح اس کا پسینہ سیلاب کی طرح اُسکا خواب موت کی طرح اس کی بیداری زندگی کی طرح اس کا بچپن موسم بہار کی طرح اس کی جوانی موسم گرما کی طرح اس کی کہولت خزاں کی طرح اس کی شیخوخت موسم سرما کی طرح ہے۔ **پانچواں لطیفہ**:۔ خدا تعالیٰ نے آفتاب کو چمک دار روشنی ماہتاب کو نور شب کو تاریکی ہوا کو لطافت پہاڑوں کو کثافت پانی کو رقت آمیز بنایا ہے پس نور کو فرشتوں کا حصہ اور چمک دار روشنی کو حور عین کا حصہ تاریکی کو زبانیہ یعنی دوزخ کے دربانوں کا حصہ اور رقت کو شیطانوں کا حصہ اور لطافت کو جن کا حصہ اور کثافت کو چوپایوں کا حصہ بنایا ہے پھر یہ سب بنی آدم میں جمع کر دیا ہے نور کو دونوں آنکھوں کا حصہ چمک دار روشنی کو چہرہ کا حصہ تاریکی کو بالوں کا حصہ لطافت کو روح کا حصہ کثافت کو ہڈیوں کا حصہ رقت کو دماغ کا حصہ بنایا ہے اور چونکہ خدا نے ایک ہی صورت میں ضدوں کو جمع کر دیا ہے اس لئے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ[1] سے اپنی مدح کی ہے۔

فوائد:۔ علاج بدن کے لئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اے خدا کے بندو دوا کیا کرو کیونکہ خدا نے کوئی بیماری نہیں رکھی جس کی دوا اور شفا مقرر کی ہو سوائے ایک بیماری کے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا بڑھاپا اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ شافعیؒ نے کہا ہے دو قسم کے لوگ ہیں جن سے لوگوں کو بے نیازی نہیں دین کے لئے علماء سے اور بدن کے لئے طبیبوں سے بعض کا قول ہے علم طب سب سے پہلے شیثؑ نے مقرر کیا اور بعض نے کہا ہے کہ ادریسؑ نے علم طب اور صنائع کو نکالا ہے ابن جوزیؒ نے کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ علم طب خدا کی وحی اور الہام سے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بہتیری باتیں حیوانات سے ماخوذ ہیں اور اس پر یہ امر دال ہے کہ بھیڑیا جب بیمار پڑتا ہے تو خدا اُس کے دل میں چوڑہ کھانے کا الہام کرتا ہے پھر وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور سانپ جب ابتدائے موسم گرما میں زمین سے نکلتا ہے تو وہ اندھا ہوتا ہے پھر کلونجی آنکھ میں لگاتا ہے پس خدا اُس کی پھر آنکھیں کر دیتا ہے اور بلی جب کوئی زہریلی چیز کھا جاتی ہے تو زیتون تلاش کرتی پھرتی ہے اگرچہ چراغ میں ہو اور جب کھا لیتی ہے تو صحت پا جاتی ہے اسی طرح اونٹ جب بیمار ہوتا ہے تو شجر بلوط کو کھا جاتا ہے سور جب بیمار ہوتا ہے تو کیکڑا کھاتا ہے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ[2]۔

پہلا فائدہ:۔ بروایت ابی ہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو بد خلق ہوتا ہے وہ اپنے نفس کو عذاب میں ڈالتا ہے اور جس کو فکر زیادہ رہتی ہے اس کا بدن بیمار ہو جاتا ہے جو لوگوں سے جھگڑتا ہے اس کی بزرگی جاتی رہتی ہے اور اس کی مروت دور ہو جاتی ہے بعض کا قول ہے جب خدا نے فکرمندی کو پیدا کیا اُس نے کہا اے رب میں کہاں ٹھہروں ارشاد ہوا میرے مومن بندے کے دل میں نیشاپوری

---

[1] پس خدا بہترین خالق بابرکت ہے۔ [2] پروردگار عالم بابرکت ہے ۱۲۔

نے خدائیتعالیٰ کے قول [۱] وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۔۔ کے متعلق بیان کیا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے دن کی ایک ساعت یعنی چاشت کی قسم کھائی پھر تمام رات کی قسم کھائی تاکہ اشارہ ہو جاوے کہ دنیا کے افکار بکثرت ہیں اس کے سرور سے بہت زیادہ ہیں کیونکہ دن خوشی کا وقت ہے پس اُس کے ایک حصّہ کی قسم کھائی اور رات تاریک ہوتی ہے جس کو افکار سے مشابہت ہے پس پوری رات کی قسم کھائی پھر کہا کہ خدائے تعالیٰ نے عرش کے بائیں جانب ایک بدلی پیدا کی ہے جس نے تین سو برس تک افکار اور احزان کی بارش کی پھر ایک سفید بدلی عرش کے داہنے جانب پیدا کی جس نے ایک ساعت تک خوشی کی بارش کی۔

دوسرا فائدہ: سر کی بیماریوں کے بیان میں انس رضؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درد سر کی وجہ سے سر مبارک میں پچھنے لگوائے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں جب درد ہوتا تو آپ سر میں مہندی لگاتے تھے اور باب العدل میں اس کے منافع عنقریب آتے ہیں جو چیزیں درد سر کو نافع ہیں ان میں سے اسبغول سرکے کے ساتھ ملا کر ضماد کرنا بھی ہے ایسے ہی خشک یا گلاب کا سونگھنا یا کھیرے اور ککڑی کا کھانا اور سونگھنا ہے یا سر کو بیری کی پتی یا سرکے سے آلودہ کرنا ہے اور سرکہ میں زیرہ ملا کر سونگھنا نزلہ کو نافع ہے بھوسی اگر جوش کر کے پتھر پر جو آگ سے گرم کر لیا گیا ہو رکھدی جائے اور اس پر سرکہ چھڑک کر اُس کا بخار لیا جائے تو درد سر کو نہایت نافع ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں شب معراج میں فرشتوں کی کسی جماعت پر نہ گذرا جس نے یہ نہ کہا ہو کہ اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم فرمائیے اور آپ سے کسی نے سر کے کسی مرض کی شکایت نہیں کی جس کو آپ نے پچھنے نہ بتلائے ہوں اور پیر کے مرض کی کسی نے شکایت نہیں کی کہ آپ نے مہندی نہ بتائی ہو اور درد سر کے لئے عصارہ حی عالم گل روغن کے ساتھ بھی سر میں لگانا نافع ہے اور اس کے عصارہ کا آنکھ میں لگانا آشوب چشم حار کو نافع ہے اور زاد المسافر میں ہے انیسون کی دھونی درد سر کو ساکن کر دیتی ہے اگر اس کی دھونی ناک سے لی جائے تو زکام کو تحلیل کرتی ہے آگاہ ہو کہ بدن کی درستی سر سے ہے کیونکہ وہ چاروں طبیعتوں پر منقسم ہے پس داہنی جانب صفرا کا مہیا کرنے والا ہے بایاں سودا کا مؤخر بلغم کا اور مقدم خون کا پس اگر داہنی طرف درد ہو تو صداع صفراوی ہے۔ اور اس کی علامت پیاس خشکی زبان یا نیند نہ پڑنا ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ روغن بنفشہ میں نمک ڈال کر قدموں میں ملا جاوے اور بغیر نمک کے سر میں بھی لگایا جائے اگر بائیں جانب درد ہو تو صداع سوداوی ہے اور اس کا علاج روغن کدو یا روغن بادام تلخ سر میں لگانا ہے اور اگر موخر سر میں درد ہو تو صداع بلغمی ہے اس کا علاج مولی کھا کر یا شہد کا شربت پی کر قے کرنا ہے اور اگر درد سر نہ ٹھہرتا ہو تو صداع دموی ہے اس کا علاج فصد ہے بشرطیکہ بخار یا ضعف نہ ہو اور زیادہ سردی اور گرمی کا زمانہ نہ ہو اور اگر گرمی یا سردی کا زمانہ ہو تو

---

[۱] قسم چاشت کی اور رات کی جب اندھیرا ہو۔

گٹے سے ایک بالشت اوپر پنڈلیوں میں پچھنے لگوانا چاہیئے اگر صداع خلط حار سے ہو جو فم معدہ میں مجتمع ہوگیا ہے جس کی علامت کرب غشی اور دل میں چبھن ہے اس کا علاج قے کرنا اور مسہلات استعمال کرنا ہے اور سینہ پر گلاب اور گل روغن ملنا چاہیئے پوست غار برگ سداب پانی اور سرکہ میں پکا کر ضماد کرنا شقیقہ کو نافع ہے انشاء اللہ اسی دم حکم خدا سے صحت ہو جائے۔ تیسرا فائدہ :- درد گوش کے لئے عصارہ برگ سداب، پوست انار کے ساتھ آگ پر پکا کر کان میں ٹپکانا نافع ہے اور اسی طرح درد گوش کے لئے روغن بادام تلخ یا شہد کے ساتھ عصارہ نعناع ٹپکانا مفید ہے اور اس کے علاوہ سرکہ کے ساتھ اور دوائیں بھی اس کے لئے ہیں جو مناقب عثمانؓ میں آتی ہیں۔ زاد المسافر میں بیان کیا ہے کہ کان عقل کا دروازہ ہے جس کی سماعت جاتی رہے اس کی فہم جاتی رہتی ہے اگر بلا کسی شے کے جو اس میں داخل ہوتی ہو اس میں درد معلوم ہو تو اس میں مولی کا عرق روغن بادام شیریں کے ہمراہ آگ پر کنکنا کر کے ڈالنا چاہیئے اور سماعت کے لئے نافع ترین دوا آب گندنا اور روغن گل کے ہمراہ عورت کا دودھ کانوں میں ڈالنا ہے اور اگر کوئی شے اس میں چلی گئی ہو تو سلائی میں سریش یا گوند لگا کر کان میں ڈالنا چاہیئے تا کہ اس میں چپٹ کر نکل آئے اور اگر نہ نکلے تو ناک میں مرچ ڈال کر نتھنے بند کر لو تو اس طرح چھینک آجائے گی اور حکم خدا سے وہ شے نکل جائے گی اگر اس میں ریم یا درد ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ ایک قیراط افیون اور دو حبہ کے برابر موم پگھلا کر تھوڑے روغن گل میں آمیز کر کے اس میں فتیلہ ڈبو کر کان میں رکھ لیا جائے۔ چوتھا فائدہ :- آنکھ میں سوائے آشوب چشم کے اگر کوئی اور مرض ہو تو عورت کے دودھ کے ساتھ زعفران ملا کر آنکھ میں لگانے سے دور ہو جاتا ہے یا یہ کیا جائے کہ زرد خربوزوں کے چھلکے یا اخروٹ کے چھلکے خشک کر کے پیس کر پیشانی پر لگا دیئے جائیں اور تاریکی و خارش چشم کے لئے یہ بھی نافع ہے کہ دار فلفل ایک درہم زعفران ایک درہم۔ سنبل الطیب نصف درہم۔ مازو تین درہم۔ فلفل ربع درہم۔ کافور نصف درہم۔ نوشادر نصف درہم لے کر سب کو باریک پیس لیا جائے اور پانی میں ملا کر آنکھ کے اندر اور باہر استعمال کیا جائے (ایک درہم ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے بقول راجح) سداب کا کھانا مقوی بصر ہے اور اس کا عصارہ عورت کے دودھ کے ساتھ آنکھ میں لگانا ظلمت بصر کو دور کرتا ہے اور ابو سعید خدریؓ نے کہا ہے کہ آنکھ کا علاج یہ ہے کہ اس کو چھونا چھوڑ دیا جائے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آشوب چشم کا علاج آب سرد کے ٹپکانے سے کیا ہے اور یہ آشوب چشم کا نہایت نافع علاج ہے اور روغن سداب بھی نافع ہے جیسے درد پشت وغیرہ کے لئے آگے آتا ہے زاد المسافر میں بیان کیا ہے کہ نمک اور پانی میں بکری کی کلیجی جوش کی جائے اور جس کو رتوندھی آتی ہو آنکھ کھول کر اپنا چہرہ جھکا کر اس کا بھپارہ لے بکری کی کلیجی بھوننے سے جو رطوبت نکلے وہ آنکھ میں لگائے تو حکم خدا سے یہ مرض دور ہو جائے۔ شافعیؒ نے کہا ہے میرا ایک ضعیف البصر غلام تھا میں نے بکری کی کلیجی کی فاضل رطوبت کو لے کر اس کی آنکھ میں لگایا تو اس کی بینائی قوی ہوگئی اور اس کی شکایت جاتی رہی اور کسی اور نے بیان کیا ہے کہ اگر عصارہ

شونیز آنکھ میں لگانے کی مداومت کی جائے تو مقوی بصر ہے اور ظلمت چشم کو دور کرتا ہے صحت چشم کا محافظ
ہے نزہتہ النفوس والافکار میں مذکور ہے آب کماۃ چشم کی صحیح ترین ادویہ میں سے ہے خصوصًا جب اثمد آنکھ
میں لگایا جائے کیونکہ وہ پلک کو تقویت بخشتا ہے روشنی بڑھاتا ہے اور نوازل کو دور کرتا ہے ابوہریرہ رضی نے بیان
کیا ہے جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ترکماۃ کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ وہ من ہے اور اس
کا پانی شفا ہے تو میں نے سات یا پانچ یا تین کماۃ لئے اور نچوڑ کر میں نے ایک چُندھی لونڈی کی آنکھ میں لگایا
تو حکم خدا سے وہ صحتیاب ہوگئی اور کحل ملائکہ کا لگانا سریع النفع ہے اور اس کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص
کو آشوب چشم ہوا جس سے اطباء عاجز آگئے اُسنے خواب میں فرشتوں کی ایک جماعت کو دیکھا جنھوں نے
اُس کے لئے ایک سرمہ تجویز کیا چنانچہ اس وجہ سے وہ سرمہ ملائکہ کی طرف منسوب ہے اُس کے اجزا یہ ہیں
انزروت پرورده دس درہم۔ نبات سفید تین درہم۔ شیشم ایک مثقال سب کو پیس کر سُرمہ لگایا جاوے
وہ آشوب چشم کے لئے بعد خشکی کے نافع ہے۔ **پانچواں فائدہ**: مناقب خضر میں عنقریب آتا ہے کہ صبر
نافع ہے اور مناقب خلفاء اربعہ میں عنقریب آتا ہے کہ گائے کا گرما گرم دوہا ہوا دودھ تین روز پیاپے پینا
چہرہ کی زردی کو دور کرتا ہے اور نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ اگر چہرہ کرسنہ کے آٹے سے دھویا جائے
تو رنگ عمدہ ہوجاتا ہے اور اگر شہد ملاکر چہرہ پر ملا جائے تو چھائیں اور چھیپ کو دور کرتا ہے۔ **چھٹا فائدہ**
مناقب عثمان رضی میں عنقریب آتا ہے کہ شہد سے بال لمبے اور خوش رنگ ہوتے ہیں کزبرۃ البیر جسے پرسیاوشاں
بھی کہتے ہیں اور سایہ دار مقام اور نمناک دیواروں میں ہوتا ہے اگر اُس کی راکھ زیتون اور سرکہ کے ساتھ
ملاکر لگائی جائے تو بال اُگ آئیں اور داء الثعلب کے اوپر لگانا بھی نافع ہے۔ **ساتواں فائدہ**: اگر
زیتون کا گوند دردناک داڑھ میں لگایا جائے تو اس کا درد جاتا رہے اسی طرح نمک یا سیاہ دانہ
لگانا بھی نافع ہے۔
مؤلف کہتا ہے اپنے بعض ساتھیوں پر داڑھ کے درد کے لئے میں نے تجربہ کیا ہے کہ لہسن چھیل کر آگ پر
رکھا جائے اور پھر گرما گرم داڑھ میں دبالیا جائے تو فورًا درد جاتا رہے اور پوست سنگ پشت سوختہ
دانت کے گندہ ہونے کو دور کرتا ہے عبداللہ بن رواحہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار میری داڑھ میں درد ہوا
میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت بیان کی آپ نے فرمایا میرے پاس آجاؤ قسم اُس کی جس کے
قبضہ میں میری جان ہے میں تمھارے لئے ایسی دعا کروں گا کہ کوئی مومن اس کو پڑھ کر دعا نہ کرے گا جس کی
بے چینی کو خدا دور نہ کردے پھر میرے رخسار پر دست مبارک رکھ کر آپ نے فرمایا [1] اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ
مَا یَجِدُ فُحْشَہٗ بِدَعْوَۃِ مُحَمَّدٍ صلعم پس خدا نے فورًا مجھے شفا عنایت فرمادی اور مناقب حضرت
عثمان رضی میں عنقریب آتا ہے جو چھینکنے والے پر حمد میں سبقت کرتا ہے خدا اس کو داڑھ کے درد سے عافیت میں

[1] اے اللہ جو کچھ بے حد برائی اسے ستاتی ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے بدولت اس سے دور کردے۔

رکھتا ہے اور نزہتہ النفوس والافکار میں مذکور ہے لک کے برابر داڑھ کے درد دانتوں کے درد کے دور کرنے اور اس کے گوشت گھر جانے کے بارہ میں کوئی شئ نہیں ہے چاہے اس سے کلی کرے یا باریک پیس کر دانتوں کی جڑوں میں لگائے جیسے کہ دار چینی عذبہ حصی لبان پھٹکری سب کو پیس کر دانتوں کی جڑوں میں لگاتے تو مفید ہے۔ **آٹھواں فائدہ:** حضرت انسؓ سے مروی ہے چار چیزوں کو چار وجہ سے بُرا مت سمجھو آشوب چشم کو بُرا مت سمجھو کیونکہ وہ نابینائی کی جڑ کو قطع کرتا ہے اور زکام کو بُرا مت سمجھو کیونکہ وہ جذام کی جڑ کو قطع کرتا ہے۔ اور کھانسی کو بُرا مت سمجھو کیونکہ وہ فالج کی جڑ کی قاطع ہے اور دمل کو بُرا مت سمجھو کیونکہ وہ برص کی جڑ کا قاطع ہے بعض حکما کا قول ہے معدہ میں جو تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ قے سے نکل جاتی ہے اور شکم میں جو تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ ہچکی سے دور ہو جاتی ہے اور آنکھ میں جو تکلیف دہ شئے پڑ جاتی ہے وہ آنکھ کے میل کے ساتھ نکل جاتی ہے اور کان میں جو تکلیف دہ شئ ہوتی ہے وہ کان کے میل کے ساتھ نکلجاتی ہے اور دماغ میں جو تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ ناک کی رطوبت کے ساتھ نکل جاتی ہے اور دل اور پھیپھڑے میں جو تکلیف دہ شے ہوتی ہے وہ سانس کے ساتھ دفع ہو جاتی ہے اور سینہ میں جو تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ کھانسی کے ساتھ دفع ہو جاتی ہے اور جگر میں جو تکلیف دہ شئ ہوتی ہے وہ پیشاب کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے اور پشت اور تمام اعضا میں جو تکلیف دہ شئ ہوتی ہے وہ منی کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے اور جو جلد اور گوشت میں تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ پسینہ کے ساتھ خارج ہوتی ہے اور حلق اور لہاۃ میں جو تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ تھوک کے ساتھ نکل جاتی ہے (سوتے ہوئے آدمی کے منہ سے جو لعاب نکلتا ہے اس پر گفتگو) علماؒ نے کہا ہے اگر یہ لعاب معدہ سے آتا ہو نجس ہے اور اس کی شناخت بدبو سے ہوتی ہے اور اگر لہاۃ سے (کوا) آتا ہو تو طاہر ہے اور اگر ہم اس کی نجاست کے قائل ہوں اور کوئی شخص اس میں عموماً مبتلا رہتا ہو تو ظاہر یہ ہے کہ اس کو معاف ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو بال ناک اور کان میں ہوتے ہیں وہ جذام سے امن کا باعث ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ناک کے بال مت اکھاڑو کیونکہ اس سے آکلہ (ناکڑا یعنی ناک کے اندر زخم) پیدا ہوتا ہے البتہ کتر دیا کرو۔ **نواں فائدہ:** باب برالوالدین میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اگر کیل آگ میں گرم کر کے دودھ میں بجھائی جائے اور اسے کوئی پئے تو اس کی کھانسی جڑ سے دور ہو جائے ذیل کے نسخے سے پرانی کھانسی اور ریاح غلیظ اور زہریلے جانوروں کے زہر کی بیخ کنی ہو جاتی ہے ایک اوقیہ لہسن دو اوقیہ گائے کے گھی میں ڈال کر آگ پر داغ کر لیا جائے پھر شہد کف گرفتہ میں نرم آنچ پر پکایا جائے کہ اس میں غلظت آ جائے پھر استعمال کرے۔ ملوخیہ اور بندق کا کھانا یا مصطگی کا پینا یا تین عدد بیضہ نیم برشت کا کھانا کھانسی کو نافع ہے ایک درہم کے دو تہائی حصے لبان ذکر پیس کر بیضہ میں ملا دے اور سوتے وقت تین شب استعمال کرے تو نئی اور پرانی کھانسی کو نفع بخش ہے لمون شہد کے ساتھ کھانا لڑکوں کی کھانسی کو زائل کرتا ہے۔

دسواں فائدہ :- استسقا کا علاج یہ ہے کہ انجیر کو میٹھے تیل میں ایک شبانہ روز تر رکھے پھر اس میں تخم حنظل یا برگ حنظل ملا دے اور حسب ضرورت مریض کو کھلائے اور باب کرم میں پہلے گذر چکا ہے کہ کبوتر کی بیٹ سرکہ میں ملا کر اگر صاحب استسقا کے بدن میں ملی جائے تو نہایت نفع کرتی ہے حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کمر میں گردے کی جڑ یا رگ ہوتی ہے اور جب اس میں جنبش ہوتی ہے اُس آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اور اُس کی دوا یہ ہے کہ پانی میں شہد جوش کر کے پیئے۔

گیارھواں فائدہ :- بیچش کے متعلق اس باب میں پہلے گذر چکا ہے کہ چھوارا اور صابون تو لنج سے بچاتے ہیں عزوت اور تخم حنظل ہموزن لے کر پیس لے اور بقدر کفایت شکر ملا کر آگ پر پکالے اور فتیلہ میں لگا کر سموا کرے تو تو لنج کو نفع بخش ہے۔ **بارھواں فائدہ** اگر خرنوب کچل کر آگ پر پکا کر کھائے یا پوست لیموں خشک کھائے تو بیچش دور ہو جاتی ہے۔ لیموں کا کھانا سرد بیماریوں کو جیسے کہ فالج کو نفع بخش ہے اور اس کے بہت سے فائدے ہیں جو عنقریب آتے ہیں بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ تم سنا اور کمون کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ ان دونوں میں سوائے موت کے ہر مرض کی شفا ہے۔ انسؓ نے بیان فرمایا ہے خدائے تعالیٰ نے درخت زعتر کو گویائی عنایت فرمائی اُس نے کہا اے نبی اللہ آپ مجھے لیجئے کیونکہ جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اُس کی قسم کہ خدا نے کوئی بیماری نہیں اُتاری جس کی دوا مجھ میں نہ ہو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میتھی سے شفا چاہا کرو نیز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو کچھ میتھی میں ہے اگر میری اُمت کو معلوم ہوتا تو اُس کو خریدتے اگرچہ اس کے برابر سونے کو ملتی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کلے دانہ میں سوائے موت کے ہر مرض کی شفا ہے۔

تیرھواں فائدہ :- زیرہ۔ نعناع اور کراویا[2] کا کھانا نفخ معدہ کو دور کرتا ہے اور سوزش معدہ کے لئے کشنیز سبز یا بے نمک کا تازہ پنیر یا اترج[3] کا کھانا بشرطیکہ ترش نہ ہو نافع ہے اور برودت معدہ کو اُبلا ہوا گندنا اور کراویا[4] کھانا دور کرتا ہے اگر ضعف معدہ ہو تو یہ نسخہ معین ہضم ہے ایک درہم مصطگی اور چھ درہم میٹھا تیل ملا کر نرم آنچ پر پکایا جائے جب مصطگی گھل جائے تو آگ سے اُتار کر ٹھنڈا کر لیا جائے تھوڑا سا اُس میں سے لے کر پیا جائے اور معدہ پر اس کی مالش کی جائے تو نہایت نافع ہے اور اسی طرح لیموں کا کھانا بھی مفید ہے کیونکہ وہ معدہ کے اخلاط ردیہ کی اصلاح کرتا ہے اور زہر کو زائل کرتا ہے جب بطریق دوا کے استعمال کیا جائے یعنے زیادہ مقدار نہ کھائی جائے اور نمک شور لیموں میں منافع مذکورہ ہیں اور وہ گردہ کے سدوں کا مفتح ہے۔ **چودھواں فائدہ** :- مناقب عثمانؓ میں عنقریب آتا ہے کہ سرکہ ورم طحال کو نافع ہے اور زعفران یا چقندر کا عصارہ یا مصطگی کا پینا یا کرفس یا آب رشاد کا شہد کے ساتھ پینا بھی طحال کو نافع ہے اور ابو نعیمؒ نے بیان کیا ہے کہ چھپکلی مار کر اگر طحال کے مقام پر لٹکا لیجائے تو جسقدر چھپکلی سوکھتی جائیگی طحال

---

[1] پودینہ کی ایک قسم ہے۔ [2] زیرۂ رومی [3] ایک قسم کا نیبو [4] زیرۂ رومی۔

بھی کم ہوتی جائے گی ۔ مؤلف رح کہتا ہے کہ نماز کے وقت جب نماز پڑھ چکے اُسے مار کر طحال کے مقام پر لٹکانا چاہیئے ۔ **پندرھواں فائدہ** :۔ قلوبؓ[1] کا کھانا مقوی قلب ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ بہی کا کھانا قلب کو مضبوط کرتا ہے اور ایسے ہی انڈے کی سفیدی اور مصطگی کا کھانا قلب کو مضبوط کرتا ہے ۔

مؤلف رح کہتا ہے کہ تقویٰ کی ملازمت بھی قلب کو مضبوط کرتی ہے اور اس کی دلیل ابی ہریرہؓ کی روایت ہے جو بخاری میں مذکور ہے وہ یہ ہے کہ یہودیوں کے قلوب سخت ہو جاتے ہیں تو وہ جزیہ نہیں دیتے اور یہ اُسوقت ہوتا ہے جب وہ حرمات خداوندی کی بے حرمتی کر کے معاصی کی کثرت میں مبتلا ہوتے ہیں اور قلب سلطان ہے اور تمام اعضا لشکر ہیں جب قلب پاکیزہ ہوتا ہے تو تمام لشکر پاکیزہ ہوتا ہے اور صحیح روایت میں ہے کہ سُن لو یقیناً بدن میں ایک لوتھڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو تمام بدن درست ہو جاتا ہے، اور جب وہ نادرست ہوتا ہے تو تمام بدن نادرست ہو جاتا ہے سُن لو کہ وہ دل ہے ۔ **سولھواں فائدہ** خفقان اگر صفراء کے باعث سے ہو تو انار ترش کھانا اس کو دور کر دیتا ہے اور اس کے اور منافع ہیں جو باب محبت میں پہلے گذر چکے ہیں اور اگر سوداء کی وجہ سے ہو تو ہلیلہ کابلی کا کھانا مفید ہے ۔

حادی القلوب الطاہرہ میں مذکور ہے کہ خلط صفرا گرم و خشک ہے گرم و خشک مزاج والے اعضا کی غذا کے لئے بدن کو اُس کی ضرورت ہے اور خلط سودا سرد و خشک ہے اس سے ہڈیوں کو نفع پہونچتا ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے ہڈیوں کو سرد و خشک پیدا کیا ہے اور گودا گرم تر ہے اگر گودے میں گرمی اور تری نہ ہوتی تو ہڈیوں کی خشکی اور سردی کو نقصان پہونچتا اگر ہڈیوں میں سردی اور خشکی نہ ہوتی تو گودا اپنی گرمی اور تری کی وجہ سے خراب ہو جاتا بلغم بدن کو تر رکھتا ہے اور خون اصلی خلط اور غذا حقیقی تمام بدن کے لئے ہے اور باقی اخلاط خون کے لئے مثل مصالح کے ہیں خون دو قسم کا ہوتا ہے خون لطیف اور وہ قلب کا خون ہے اور خون کثیف اور وہ جگر کا خون ہے اور بدن کے اعتبار سے خون کی حالت ایسی ہے جیسے بادشاہ اپنی رعیت کے لئے ہوتا ہے اس کے سکون اور بردباری کی حالت میں بدن درست رہتا ہے اور جب اُس میں تیزی آجاتی ہے تو وہ رعیت کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے اور یہاں رعیت بدن اور اعضا ہیں بعض صحابہؓ نے انسان کی اسطرح توصیف کی ہے کہ اس کی دونوں آنکھیں اُس کی رہنما ہیں اس کے دونوں کان ظرف ہیں اُس کی زبان ترجمان ہے اُس کے دونوں ہاتھ اُس کے بازو ہیں اُس کا جگر باعث رحمت ہے اس کا پھیپھڑا دم ہے اُس کی طحال ہنسی اور گردے مکر اور دونوں پیر قاصد ہیں ۔

سترھواں فائدہ :۔ پہلے گذر چکا ہے کہ ہریسہ کا کھانا پشت کو مضبوط کرتا ہے انڈے کو اُبال کر اُس کی زردی لے لی جائے پھر کسی برتن میں اُس کو پکا کر روغن نکال لیا جائے اور کسی نئے برتن میں رکھ لیا جائے اگر اس تیل کی درد پشت اور وجع مفاصل کے لئے مالش کی جائے تو حکم خدا سے نہایت نافع ہے تذکرہ سویدی ۔

---

[1] غورۂ خرمہ سرخ رنگ ۱۲ ۔

میں جو طب کی ایک نافع کتاب ہے مذکور ہے کہ درد پشت کے لئے کلونجی مقشر دو درہم اور زیرہ سفید دو درہم اور شہد خالص ایک اوقیہ ملا کر کھائے تو نہایت نافع ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ انجیر کا مغز بادام کے ساتھ کھانا درد پشت کے لئے نافع ہے اور پوست نارنج زرد تیل کے ساتھ کسی شیشہ میں اتوار کی صبح سے شروع کر کے دھوپ میں اکیس روز تک رکھیں تو اس کی مالش درد پشت کے لئے نہایت نفع بخش ہے روغن سداب کا حقنہ لینا درد پشت برودت گردہ اور قولنج کو نافع ہے۔

اٹھارواں فائدہ: عقل کی فضیلت کے بیان میں عنقریب آتا ہے کہ کدوئے خشک جلا کر پیس لے اور تیز سرکہ کے ساتھ ملا کر برص پر لگائے تو برص فوراً دور ہو جاتا ہے۔ کلونجی اگر پیس کر سرکہ کے ساتھ بہق (چھیپ یا جھائیں) پر لگائے تو دور ہو جاتا ہے یا بھیڑ کا ذبح کے وقت گرما گرم خون لے کر بہق پر لگانا اس کے رنگ کو تبدیل کر دیتا ہے۔ **انیسواں فائدہ**: اسی باب میں پہلے گذر چکا ہے کہ انگور خشک آرد باقلا اور زیرہ کے ساتھ پیس کر ورم انثیین پر لگانا اس کو دور کرتا ہے اور کشنیز سبز کا عصارہ پینا عسر البول کو مفید ہے۔

بیسواں فائدہ: پہلے بیان ہو چکا ہے کہ بہی یا سیب ترش آٹے میں ملفوف کر کے بھوبل میں پکا کر کھانا۔ یا کشنیز خشک بریان کا کھانا یا بکری کا تھوڑا دودھ پینا یا بیضہ نیمبرشت کھانا یہ سب انشاء اللہ اسہال کو نفع بخش ہیں اگرچہ اسہال دموی ہو اور کفتار کی چربی درد زانو کو نافع ہے۔

باب

خوف کا بیان

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْہُ اور بعض نے خدائے تعالیٰ کے قول مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ کے متعلق بیان کیا کہ اس سے بحر خوف اور بحر رجا کے قلب مومن میں ملنے کی طرف اشارہ ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص جو خدا کے خوف سے رویا ہوگا دوزخ میں ہرگز نہ جائیگا یہاں تک کہ تھن میں دودھ لوٹ آئے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گنہگار کے آنسو خدا کا غضب ٹھنڈا کر دیتے ہیں بروایت ابن عباسؓ وابی ہریرہؓ مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوف خدا سے جس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے تو میزان میں اُس کے آنسوؤں کا ایک ایک قطرہ احد کے پہاڑ کے برابر وزن رکھیگا اور اُس کو ہر ہر قطرہ کے عوض جنت میں چشمہ عنایت ہوگا جس کے دونوں کناروں پر شہر اور محل ہوں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے نہ کسی انسان کے دل میں اُس کا خیال گذرا ہوگا اگر کہا جاوے کہ رونے کو تو ابلیس لعنہ اللہ بھی رویا تھا اس کو رونے سے کیا فائدہ پہونچا حالانکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گنہگار کے آنسو خدا کا غصہ ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ آپ نے گنہگار کے آنسوؤں کی نسبت فرمایا ہے کافر کے آنسو کے متعلق نہیں کیونکہ گناہ زہر ہے اور آنسو اُس کا تریاق ہے۔

حکایت:۔ خدا نے ایک جانور پیدا کیا ہے وہ سانپ کے بل پر جاتا ہے اور اس کو خود نکال کر کھا لیتا ہے پھر زہر کی وجہ سے اُسے تکلیف ہوتی ہے اور رونے لگتا ہے آنسو کے نکلنے سے اُس کو شفا حاصل ہو جاتی ہے اور وہ جم کر تریاق خالص بن جاتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی ایماندار ایسا نہیں جس کی آنکھ سے خدا کے خوف سے آنسو نکلا ہو اگرچہ مکھی کے سر کے برابر ہو پھر اُس کے چہرہ پر ذرا سا لگ گیا ہو اور پھر بھی خدا دوزخ کو اُس پر حرام نہ کر دے اس کو ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے

لطیفہ:۔ بعض نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک خوبصورت جوان کو خواب میں دیکھا تو اُس سے پوچھا تو کون ہے وہ بولا میں تقویٰ ہوں پھر میں نے پوچھا تو رہتا کہاں ہے اُس نے جواب دیا ہر غمگین گریاں دل

ف۱ اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے کہ تم اُس سے ڈرو ۱۲

ہیں۔ اور میں نے ایک کالی عورت کو دیکھا اُس سے پوچھا تو کون ہے اُس نے جواب دیا میں ہنسی ہوں میں نے اُس سے پوچھا تو کہاں رہتی ہے اُس نے جواب دیا ہر خوش و خرم کے دل میں۔ حدیث میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت آئی ہے آپ نے فرمایا کہ میری امت کے اچھے لوگوں میں سے ایک گروہ کے لوگ ہیں جو خدا کی وسعت رحمت کی وجہ سے ظاہر میں ہنستے ہیں اور خدا کے عذاب کے خوف سے پوشیدگی میں روتے ہیں اُن کے بدن زمین میں ہیں اور اُن کے دل آسمان میں ہیں اُن کی روحیں دنیا میں ہیں اور اُن کی عقلیں آخرت میں ہیں سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہیں اور وسیلہ سے قرب حاصل کرتے ہیں۔ **فائدہ**: بروایت عائشہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب بندہ کے گناہ کثیر ہو جاتے ہیں اور کوئی ایسی شے نہیں ہوتی جو اُن کا کفارہ بن جائے تو خدا اس کو غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔ کسی شخص نے خواب دیکھا اُس سے پوچھا گیا کہ تو نے کیا دیکھا اُس نے جواب دیا کہ میں نے غم زدہ لوگوں کے مرتبہ سے بلند تر کسی کا مرتبہ نہیں دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر غم زدہ دل سے محبت رکھتا ہے بعض کا بیان ہے کہ اسی واسطے خدائے تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ غمگین نہ ہو جیئے اور یہ نہیں کہا کہ آپ خوف نہ کیجئے اور گھبرائیے نہیں کیونکہ ایمانداروں کو تو خوف ہوتا ہی ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے غمگین مت ہو خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا اور اُن پر غمگین نہ ہو جیئے (یعقوبؑ کے) اور اُن کی دونوں آنکھیں غم کی وجہ سے سپید پڑ گئیں اور گھبراہٹ تو کا فر کو ہوتی ہے خوف اور غم میں یہ فرق ہے کہ خوف ایسی شئے سے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہیں ہوئی اور غم اُس شئے سے ہوتا ہے جس کا وقوع ہو چکا اور موسیٰ کے ذکر میں اس کا بیان آگے آتا ہے۔ میں نے کتاب نزہتہ الناظرین میں دیکھا ہے بعض کا قول ہے کہ ایمان دار کے اعمال نامہ میں اکثر نیکیاں غم کی بدولت ہوں گی اور ہر شئے کی زکوٰۃ ہے اور عقل کی زکوٰۃ غم کی درازی ہے اور خدا جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کے دل میں نوحہ گر کو قائم کر دیتا ہے اور جب کسی سے ناراض ہوتا ہے تو اُس کے دل میں مزمار یعنی بانسری کو ٹھہرا دیتا ہے یعنی وہ خوشیاں مناتا ہے۔

فائدہ: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ كُلِّ شَیْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بَعْدَ كُلِّ شَیْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْقٰى رَبُّنَا وَيَفْنٰى كُلُّ شَیْءٍ پڑھتا ہے وہ فکر و غم سے عافیت میں رہتا ہے اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے اور میں نے تفسیر قرطبیؒ میں خدائے تعالیٰ کے قول اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ کے متعلق دیکھا ہے کہ جب سے یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوائے مسکرانے کے کبھی ہنستے نہ تھے جب یہ بات اہل صفہ نے سنی وہ بہت روئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رو دیئے اور فرمایا جو خدا کے خوف سے روئیگا وہ جہنم

ـه آنے والی یعنی قیامت قریب آپہونچی ۱۲ ـه کیا تم کو اس کلام یعنی کلام اللہ سے تعجب آتا ہے اور تم ہنستے ہو اور تم روتے نہیں ہو اور تم غافل ہو۔ ۱۲

میں نہ جائیگا اور گناہ پر اصرار کرنے والا جنت میں نہ جائیگا اور ترمذیؒ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ذوالکفل گناہ سے پرہیز نہ کرتے تھے اُن کے پاس ایک عورت آئی اُس کو ساٹھ اشرفیاں اس شرط پر دیں کہ وہ صحبت کرنے دے جب اُس کے پاس گئے تو وہ تھرا گئی اور رونے لگی انھوں نے پوچھا کیوں روتی ہے وہ بولی اس لئے کہ میں نے یہ فعل کبھی نہیں کیا ہے اور اب صرف حاجت نے مجھکو اس پر آمادہ کیا ہے وہ بولے خوف خدا سے اگر تیری یہ حالت ہے تو میں اس سے زیادہ لائق ہوں جا جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے لے جا اور خدا کی قسم اب سے کبھی گناہ نہ کروں گا چنانچہ اُسی شب اُن کا انتقال ہو گیا صبح کو ان کے دروازہ پر لکھا تھا کہ خدا نے ذوالکفل کو بخشدیا۔ قرطبیؒ نے سورۂ انبیاء کے متعلق اس کو بیان کیا ہے اگرچہ جمہور کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ قرطبیؒ نے کعب احبارؓ سے نقل کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک کافر بادشاہ تھا اُس کے پاس کسی مرد صالح کا گذر ہوا وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں اس شہر سے ہرگز باہر نہ جاؤں گا جب تک بادشاہ کو اسلام لانے کے لئے نہ کہہ لوں گا چنانچہ بادشاہ سے اسلام لانے کے لئے کہا بادشاہ نے جواب دیا اگر میں اسلام لے آؤں تو خدا کے پاس مجھے کیا ملے گا اُس نے کہا جنت بادشاہ نے کہا اس کا ضامن کون ہوگا وہ بولا میں اس پر بادشاہ مسلمان ہو گیا جب اس کا انتقال ہوا اُس کی قبر سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جس میں سبز رنگ کا رقعہ تھا اور اس میں بخط نور لکھا تھا کہ یقیناً خدا نے مجھے بخشدیا اور جنت میں داخل فرمایا اور میں فلاں کی ذمہ داری میں تھا اس پر لوگ اُس کے پاس دوڑے آئے اور مسلمان ہو گئے اور وہ سب کا ذمہ دار بن گیا چنانچہ اسی وجہ سے اُس شخص کا نام ذوالکفل رکھا گیا۔

حکایت: امام نسفیؒ نے اپنی کتاب زہر الریاض میں بیان کیا ہے قیامت کے روز ایک بہت گنہگار بندہ لایا جائیگا اور اُس کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا۔ اس کی آنکھ کا ایک بال عرض کریگا اے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے نبی ہیں انھوں نے کہا تھا جو خوف خدا سے روئیگا خدا اُس کا بدن دوزخ پر حرام کر دے گا ایک روز اس شخص کی آنکھ آپ کے خوف سے ڈبڈبا آئی تھی اور آپ کو سب سے زیادہ معلوم ہے پس اس کا آنسو مجھے بھی لگ گیا تھا جس کو آپ بھی خوب جانتے ہیں اگر آپ اُسے عذاب دیں تو اُس کی پلک سے مجھے اکھاڑ ڈالیے ارشاد ہوگا تو اُس کی بخشش کیوں نہیں چاہتا وہ کہیگا مجھے اے رب آپ کا خوف اور ڈر ہوا پس خدا اُس کو بخشدے گا اور جبرئیلؑ منادی کر دیں گے سن لو کہ فلاں کی ایک بال کی وجہ سے نجات ہوئی اور میں نے تفسیر قرطبیؒ میں سورۂ نجم کے متعلق دیکھا ہے کہ جبرئیلؑ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ایک شخص آپ کے پاس رو رہا تھا اُس نے پوچھا یہ کون ہیں آپ نے فرمایا جبرئیلؑ پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ ہم سوائے رونے کے بنی آدم کے تمام اعمال دیکھتے ہیں کیونکہ خدائے تعالیٰ ایک ایک آنسو سے آگ کے دریا کے دریا بجھا دیتا ہے میں نے ترغیب و ترہیب میں بیہقیؒ کی روایت سے دیکھا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خطبہ پڑھا آپ کے سامنے ایک شخص رونے لگا آپ نے فرمایا اگر آج تمھارے تمام ایمان دار موجود ہوتے جن کے گناہ پہاڑوں کے برابر ہوتے

آنکھ کا بال (۱)

تو اُس شخص کے رونے کی بدولت اُن کی بخشش ہو جاتی اور یہ اس لئے کہ فرشتے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ جو لوگ نہیں روئے ہیں اُن کے بارے میں رونے والوں کی شفاعت قبول فرمائیے اور ابو سلیمان دارانیؒ نے بیان کیا ہے کسی دل سے خوف دور ہوا نہیں کہ وہ خراب ہوا نہیں یعنی جب دل سے خوف دور ہو جاتا ہے تو وہ تباہی میں پڑ جاتا ہے۔ فضیلؒ نے کہا ہے جو ڈرتا ہے ہر بھلائی پر اس کا ڈر اس کا رہنما بن جاتا ہے اور بیان کیا ہے کہ جب تجھسے کوئی پوچھے کیا تم ڈرتے ہو (یعنی خدا سے) تو خاموش رہو کیونکہ اگر کہو گے ہاں تو جھوٹ ہوگا اور اگر کہو گے نہیں تو کفر ہو جائیگا۔

لطیفہ: بایزید بسطامیؒ کے پاس چار عارف آئے انھوں نے اُن کے سامنے ایک پیالہ شہد پیش کیا جس میں ایک بال پڑا ہوا تھا پہلے نے کہا عقل پیالہ سے زیادہ صاف ہے اور علم شہد سے زیادہ شیریں ہے اور صدق بال سے زیادہ باریک ہے۔ دوسرے نے کہا جنت پیالہ سے زیادہ صاف ہے اُس کی نعمتیں شہد سے زیادہ شیریں ہیں اور پلِ صراط بال سے زیادہ باریک ہے۔ تیسرے نے کہا ایماندار کا دل پیالہ سے زیادہ صاف ہے اور کلام اللہ شہد سے زیادہ شیریں ہے اور حق بال سے زیادہ باریک ہے۔ چوتھے نے کہا اسلام پیالہ سے زیادہ صاف ہے گوشۂ طاعت شہد سے زیادہ شیریں ہے پرہیزگاری بال سے زیادہ باریک ہے اور بایزیدؒ نے کہا کہ معرفت پیالہ سے زیادہ صاف ہے اور خدا کی محبت شہد سے زیادہ شیریں ہے اور اس کا خوف بال سے زیادہ باریک ہے لہٰذا شعیبؑ یہاں تک روئے کہ بینائی جاتی رہی پھر خدا نے اُن کو بینائی عطا فرمائی پھر اس قدر روئے کہ اُن کی بینائی جاتی رہی تو خدائے تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی حالانکہ خدا کو سب سے زیادہ معلوم ہے کہ اگر آپ کا رونا دوزخ کے خوف سے ہو تو میں آپ کو اُس سے امن دیتا ہوں اور اگر آپ کا رونا جنت کے شوق میں ہو تو میں جنت کو آپ کے لئے واجب کئے دیتا ہوں انھوں نے عرض کیا اے میرے رب نہ میں اس کی وجہ سے روتا ہوں نہ اس کی وجہ سے بلکہ میں تو صرف آپ کے شوق میں روتا ہوں خدا نے وحی بھیجی کہ اچھا تو پھر روئیے کیونکہ اس بیماری کا تو سوائے رونے کے کوئی علاج ہی نہیں۔ **موعظت**: اسرافیلؑ نے لوح محفوظ میں دیکھا کہ ایک بندہ خدا کی اسی ہزار برس تک عبادت کرتا ہے پھر خدا اس کی عبادت کو رد کر دیتا ہے اور اس کو ملعون بنا دیتا ہے۔ اسرافیلؑ اس خوف سے رو دیے کہ کہیں وہ بندہ میں ہی نہ ہوں فرشتوں نے اُن سے رونے کی وجہ دریافت کی انھوں نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا اس پر تمام فرشتے رو پڑے ہر ایک اس خوف سے کہ کہیں میں ہی وہ بندہ نہ ہوں پھر سب کہنے لگے آؤ عزرائیل کے پاس چلیں کیونکہ وہ مستجاب الدعوات ہے تاکہ وہ ہمارے لئے دعا کرے چنانچہ اُس کے پاس گئے اور اُس سے ماجرا بیان کیا اس نے کہا اے اللہ ان پر آپ غضب ناک نہ ہوں اُس نے اُن سب کے لئے تو دعا مانگی اور اپنے نفس کو بھول گیا کیونکہ اُس نے یوں دُعا نہ کی تھی کہ کہ اے اللہ ہم سب پر غضب نہ کیجئے اور بعض کا قول ہے کہ ابلیس نے جنت کے دروازہ پر دیکھا تھا کہ خدا کا ایک مقرب بندہ اس کو ایک حکم ہوتا ہے اور وہ بجا نہیں لاتا ابلیس نے کہا اے رب مجھے حکم ہو تو میں اُس

پر لعنت کروں چنانچہ ہزار برس تک خود ہی اپنے اوپر لعنت کرتا رہا پہلے آسمان پر اُس کا نام عابد تھا دوسرے پر راکع تیسرے پر ساجد چوتھے پر خاشع پانچویں پر قانت چھٹے پر مجتہد ساتویں پر زاہد پھر اس کے بعد اس کا نام ابلیس تھا کیونکہ وہ خدا کی رحمت سے ناامید ہوا احیا میں ہے عیسیٰؑ نے ارشاد کیا کہ اے حواریوں کی جماعت کے لوگو تم گناہوں سے ڈرتے ہو اور ہم اور نبی لوگ کفر سے ڈرتے ہیں کسی نبی کو برسوں گرسنگی. جوں اور برہنگی کی شکایت رہی خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کیا آپ کو یہ پسند نہیں آیا کہ میں نے آپ کے دل کو کفر سے معصوم و محفوظ بنادیا یہاں تک کہ آپ مجھ سے دنیا طلب کریں اس پر انھوں نے خاک لے کر اپنے سر پر ڈالی اور کہنے لگے اے رب میں راضی ہوں مجھے آپ کفر سے بچائے رکھیئے میں نے تفسیر قرطبیؒ میں سورۂ رعد کے متعلق بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہے اگر خدا میں معافی رحمت اور درگذر کرنے کی صفت نہ ہوتی تو کسی کو عیش گوارا نہ ہوتا اور اگر اُس میں عقاب وعید اور عذاب دینے کی صفت نہ ہوتی تو سب بھروسہ کر بیٹھتے ۔

حکایت :۔ ابلیس نے کہا اے رب آپ نے مجھے آدمؑ کی وجہ سے جنت سے نکال دیا ہے اور یقینی بات ہے کہ بغیر آپ کے مسلط کئے ہوئے میرا اُن پر قابو نہیں چل سکتا ارشاد ہوا اچھا تجھ کو اُن پر مسلط کردیا ابلیس نے کہا ذرا اور زیادہ اختیار دیجئے ارشاد ہوا کہ اپنے سوار اور پیادے لے کر اُن کو پکار لیں جتنے سوار اور پیادے گناہ میں ہوتے ہیں سب ابلیس کے سوار اور پیادے ہیں اور ارشاد ہوا اُن کے مالوں میں شریک ہو جا یعنی اُن سے گناہ میں خرچ کرانے اور ان کی اولاد میں شریک ہو جا یعنی صحبت کے وقت بسم اللہ نہ کہنے کی صورت میں اور بعض نے کہا وہ اولاد الزنا ہیں پھر ابلیس نے کہا اور اختیار دیجئے ارشاد ہوا کہ ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا کہ ویسے ہی تیرے یہاں پیدا نہ ہو پھر ابلیس نے کہا اور اختیار دیجئے ارشاد ہوا کہ ان کے سینے تیری قرارگاہ ہوں گے اور آدمؑ نے کہا اے رب آپ نے مجھ پر ابلیس کو مسلط فرمادیا میں آپ کی مدد کے بغیر اُس سے بچ نہیں سکتا ارشاد ہوا کہ آپ کی کوئی اولاد نہ پیدا ہوگی جس کی حفاظت کے لئے میں محافظ نہ مقرر کروں آدمؑ نے کہا اور کچھ عنایت فرمائیے ارشاد ہوا ایک نیکی کا دس گنا ثواب ملیگا پھر انھوں نے کہا اور کچھ عنایت فرمائیے ارشاد ہوا جب تک اُن کے بدن میں جان رہے گی میں اُن سے توبہ کو نہ چھینوں گا انھوں نے کہا اور کچھ عنایت فرمائیے ارشاد ہوا میں انھیں بخشدوں گا اور کچھ پروا۔ نہ کروں گا آدمؑ نے کہا بس بس مجھے کافی ہے۔ پھر ابلیس نے کہا اے رب آپ نے بنی آدم میں رسول بنائے ہیں اور ان پر کتابیں نازل فرمائی ہیں میرے رسول کون ہیں اور میری کتاب کیا ہے ارشاد ہوا کاہن لوگ تیرے رسول ہیں اور گودنا تیری کتاب ہے۔ پھر اس نے پوچھا میری حدیث کیا ہے ارشاد ہوا جھوٹ پھر اُس نے پوچھا میرا قرآن کیا ہے ارشاد ہوا شعر۔ پھر اس نے پوچھا میرا مؤذن کون ہے ارشاد ہوا باجا۔ اُس نے پوچھا میری مسجد کیا ہے ارشاد ہوا بازار میں اُس نے پوچھا میرا گھر کون ہے ارشاد ہوا حمام اُس نے پوچھا میرا کھانا کیا ہے ارشاد ہوا وہ شے جس پر خدا کا نام نہ لیا جائے اُس نے پوچھا میرے پینے کی کیا شے ہے ارشاد ہوا منشی چیزیں اور ایک روایت میں ہے اس نے پوچھا میرا شکار کیا ہے ارشاد ہوا عورتیں۔

مواعظ۔ پہلی موعظت :۔ بروایت جابرؓ بن عبداللہ مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابلیس

سے پوچھا تیرا اسم خواب کون ہے اُس نے کہا جو نشے میں ہو اور پوچھا تیرا اسم نشین کون ہے اُس نے کہا جو شخص نماز کو وقت سے موخر کر دیتا ہے اور پوچھا تیرا مہمان کون ہے اُس نے کہا چور پوچھا تیرا انیس کون ہے اُس نے کہا شاعر پوچھا تیرا رسول کون ہے۔ اس نے کہا کاہن اور ساحر اور پوچھا تیرا قرۃ العین کون ہے اُس نے کہا جو طلاق کی قسم کھائے اگرچہ سچا ہی ہو اور پوچھا تیرا حبیب کون ہے اُس نے کہا بے نمازی پوچھا تجھے سب سے زیادہ عزیز آدمی کون ہے۔ اس نے کہا جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو برا کہتا ہو۔ **دوسری موعظت :** طلاق کی زیادہ قسم کھانے میں قسم ٹوٹنے کا خوف ہے پس بچہ زنا سے پیدا ہوگا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جنت میں ولد الزنا عہ کی اولاد [illegible] نہ جائے گی اس کو منتخب میں ذکر کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ سات پشت تک یوں ہی شمار کیا عکرمہؓ نے کہا ہے جب ولد الزنا کی کثرت ہو جاتی ہے تو بارش کا قحط پڑتا ہے مؤلف کہتا ہے کہ یہ ولد الزنا کی سزا ہے تو خیال کر و زناکار کا کیا حال ہوگا۔ **تیسری موعظت :** اگر کسی عورت سے اس کو اجنبی سمجھ کر صحبت کرے پھر وہ اس کی بی بی نکلی تب بھی زانی کی طرح گنہگار ہوگا اور اس کو تعزیر کی جائے گی اور بعض علماء کے نزدیک بچہ اُس کا نہ قرار پائیگا اور بغوی کے نزدیک بچہ اسی کا ہوگا۔ اور یہی درست ہے اور زانی اپنے لڑکے کی میراث نہیں پا سکتا نہ ایسا لڑکا اپنے باپ کی جس کے نطفہ سے زنا سے وہ پیدا ہوا ہے۔

فائدہ : طلاق کبھی واجب ہو جاتی ہے جیسے کہ اُس صورت میں جب کسی نے اپنی بی بی سے مطلقاً صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی یا چار ماہ سے زیادہ کی قسم کھائی ہو اور یہ مدت گذر جائے تو اُس پر واجب ہے کہ یا تو صحبت کر کے رجوع کرے یا طلاق دیدے اگر وہ صحبت کرنے سے انکار کرتا ہے تو قاضی اس کو طلاق دیدے اس طرح سے کہ میں نے فلاں کی طرف سے فلاں عورت پر طلاق واقع کر دی اور صرف حشفہ کے غائب ہو جانے سے بھی صحبت ہو جاتی ہے اور اُس وقت بھی طلاق واجب ہوتی ہے کہ جب زوج اور زوجہ میں مخالفت ہو اور دونوں کے سرپنچ طلاق کو مناسب سمجھیں اگرچہ عورت حائضہ ہی ہو کیونکہ ایسی حالت میں قطع خصومت کی غرض سے طلاق واقع کرنا منع نہیں اور اس کی جانب سے طلاق واقع کرنے میں قاضی بھی اسی کے مثل ہے اس لئے منع نہ ہوگا کبھی طلاق مستحب ہوتی ہے جیسے کوئی دشمنی کی وجہ سے اُس کے حق ادا کرنے میں کوتاہی کرنے لگے یا عورت پارسا نہ ہو یا اُس سے محبت نہ رکھتی ہو اور کبھی طلاق مکروہ ہوتی ہے مثلاً جب عورت نیک بخت ہو کبھی حرام ہوتی ہے جیسے کہ جب اس کی باری میں اُس کے پاس سونے کے قبل اُسے طلاق دے یا حالت حیض میں بلا عوض طلاق دے اگرچہ وہ راضی ہو صحیح قول کے موافق کیونکہ حائضہ کو طلاق دینا حرام ہے سوائے چند صورتوں کے ایک یہ کہ عورت حاملہ ہو اور بعض نے کہا ہے کہ حاملہ کو حیض آتا ہے اور یہ صحیح ہے یا بالعوض اُسے طلاق دے یا قبل صحبت کرنے کے طلاق دے یا طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا تھا اور وہ شرط حالت حیض میں پائی گئی اور اس بارہ میں نفاس بھی حیض کے مانند ہے۔ **لطیفہ :** عبد اللہ بن ابی بکرؓ نے ایک عورت

عہ اس روایت کی صحت قابل غور ہے۔

سے جس سے انھیں محبت تھی نکاح کیا تھا ابوبکرؓ نے طلاق دیدینے کا حکم دیا انھوں نے طلاق دیدی پھر ابوبکرؓ نے اُن کو اپنی بی بی کی محبت میں اشعار ذیل پڑھتے سُنا۔

فَلَمْ اَرَ مِثْلِی طَلَّقَ الْیَوْمَ مِثْلَهَا ٭ وَلَا مِثْلُهَا فِی غَیْرِ جُرْمٍ مُطَلَّقِ
لَهَا خُلُقٌ جَزْلٌ وَحِلْمٌ وَمَنْصَبٌ ٭ وَخَلْقٌ سِوِیٌّ فِی الْحَیٰوةِ وَمُصَدَّقٌ

تو انھوں نے رجوع کر لینے کا حکم دیا جب اُن کا انتقال ہو گیا تو پھر اُس نیک عورت سے زبیرؓ نے نکاح کر لیا اُس نیک بی بی نے اسی شب کو مسجد جانے کی اجازت چاہی انھوں نے اجازت دیدی چنانچہ وہ نیک عورت مسجد کو چلی پھر آپ آگے جا کر اندھیرے مقام میں پہونچے اور اُس نیک عورت پر ہاتھ رکھدیا وہ لوٹ آئی آپ اُس سے پہلے گھر آپہونچے جب وہ آئی تو اُس سے لوٹ آنے کا سبب پوچھا وہ بولی ہم پہلے جایا کرتے تھے اور وہ لوگ انسان تھے اب آج کل انسانیت جاتی رہی باب برالوالدین میں پہلے گذر چکا ہے کہ اگر ماں عورت کو طلاق دینے کا اپنے بیٹے کو حکم دے تو سوائے دو مسئلوں کے اس کا حکم ماننا مستحب ہے۔

حکایت ٭ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میری خادمہ ایک لونڈی تھی ایک شب میں بیدار ہوئی اور میں نے پانی ڈھونڈھا کوزہ میں مجھے پانی نہ ملا میں نے لونڈی سے اس کا سبب پوچھا کہنے لگی میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ قیامت قائم ہے اور اپنے باپ کو دیکھا کہ شدت تشنگی سے فریاد کر رہا ہے اس نے مجھ سے پانی مانگا میں کوزہ کے پاس گئی اور اُس میں سے ایک گھونٹ اُسے دیدیا اتنے میں میں نے سُنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے یہ کون ہے جو شراب خور کو پانی پلاتا ہے اُس کے ہاتھ شل ہو جائیں میری آنکھ جو کھلی تو دیکھتی ہوں کہ میرے دونوں ہاتھ سوکھ کر رہ گئے ہیں۔ بروایت ابن عمرؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے جو شراب پیتا ہے چالیس روز تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر توبہ کر لیتا ہے تو خدا اُس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے اور اگر اُس نے دوبارہ پی تو پھر چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر اس نے پھر توبہ کر لی تو خدا اسکی توبہ قبول فرما لیتا ہے اگر وہ توبہ کرتا ہے تو خدا اسکی توبہ قبول نہیں فرماتا (یعنی گناہ کی نحوست کا اثر یہ ہوتا ہے کہ سچے دل سے توبہ کرتا ہی نہیں ہے جو قابل قبول ہو) اسکو ترمذیؒ نے روایت کیا ہے اور حاکمؒ نے کہا ہے یہ صحیح الاسناد ہے ونیز بروایت ابن عمرؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا شراب پر اس کے پینے والے پر پلانے والے پر حاضر ہونے والے اُس کے خریدنے والے و فروخت کرنے والے نچوڑنے والے نچڑوانے والے اُس کے اٹھانے والے اور جس کے لئے اٹھا کر لے جانے والے پر لعنت کرتا ہے۔ **حکایت** ٭ روض الاذکار میں مذکور ہے کسی مرد صالح کا بیان ہے میں نے چاندنی رات میں دس آدمیوں کو شراب پیتے دیکھا وہ جب جامع مسجد کے قریب پہونچے تو کہنے لگے آؤ نماز پڑھتے چلیں چنانچہ اُن میں سے ایک آگے بڑھا اور اپنی بائیں طرف والوں سے کہنے لگا برابر ہو جاؤ خدا تم پر رحمت نہ کرے اور داہنی طرف والوں سے کہنے لگا برابر ہو جاؤ خدا تم سے راضی نہ ہو پھر نماز کی

لہ میں نے اپنا ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اس کی ایسی عورت کو طلاق دیدی ہو اور نہ اس بیچاری کی طرح کسی کو بے گناہ طلاق ملی ہو گی ۱۲ سہ وہ پسندیدہ خو بردبار صاحب مرتبہ زندگی میں خوبرو اور راست باز ہے ۱۲۔

نیت باندھی اور اُلٹی سیدھی سورۂ فاتحہ پڑھی پھر یہ آیت پڑھی ۔ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَھْلَکَنِیَ اللّٰہُ وَمَنْ مَّعِیَ اور کہنے لگا ۔ فَلَقَدْ رَاَیْتَ الْاَرْضَ مَسَاخَتْ بِھِمْ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ لَھُمْ اَثَرٌ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جو شراب خور ہو اُس سے نکاح نہ کرو اگر بیمار پڑے تو اس کی عیادت نہ کرو سوائے اس شخص کے جو توریت انجیل اور قرآن میں ملعون ہے کوئی شراب نہیں پیتا جو شخص شرابخور کی حاجت روائی کرتا ہے وہ اسلام کے منہدم کرنے میں مدد کرتا ہے جو اُس کو ایک لقمہ کھلائیگا خدا اُس پر سانپ اور بچھو کو مسلط کرے گا اور جو اُس سے ہمنشینی رکھیگا قیامت کے روز خدا اُس کو اندھا اٹھائیگا کہ اس کی کوئی حجت نہ ہوگی ۔

فائدہ :۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدائیتعالیٰ کا ارشاد ہے جو باوجود قدرت کے شراب کا تارک رہتا ہے میں اُس کو خطیرۃ القدس سے سیراب کروں گا اور جو باوجود قدرت کے ریشمی لباس کا تارک رہتا ہے میں اُس کو خطیرۃ القدس میں پہناؤں گا اس کو بزارؒ نے اسناد حسن سے روایت کیا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کو یہ بات مسرت بخش ہو کہ خدا اس کو آخرت میں شراب پلائے تو چاہیے کہ دنیا میں اُس کا تارک بنا رہے اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں ۔ **موعظت** میں نے مدخل میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ جب بندہ نشہ آور شراب کے شیشہ میں پانی پیتا ہے تو وہ بھی اُس پر حرام ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شراب پئے گا خدا اُس کو جہنم کا گرم پانی پلائیگا اس کو بزارؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے کوئی بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی نہ پیے گا جس کو میں بجائے اُس کے جہنم کا آب گرم نہ پلاؤں اور ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ جب جام کا دَور چلتا ہے تو فرشتے اُن کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور اُن پر لعنت کرتے ہیں اور اُن کے شیاطین آکر موجود ہو جاتے ہیں ۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمیشہ شراب پینے والا جب مرے گا تو خدا سے بت پرستوں کی طرح ملے گا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شراب سے بچتے رہو کیونکہ وہ ہر شر کی کنجی ہے اس کو حاکمؒ نے روایت کیا ہے ۔ **مسئلہ** :۔ جو شخص شراب کے نشہ میں ہو اس پر قصاص اور قضا نماز واجب ہے اُس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے اُس کی بیع اور نکاح اور اُس کے تمام قولی و فعلی تصرفات خواہ اُس کے لئے نافع ہوں یا مضر سب صحیح ہیں یہ اس وقت ہے جب اُس کی حرمت کو جان بوجھ کر بلا ضرورت اپنے اختیار سے پی ہو اگر کسی کے گلے میں لقمہ پھنس گیا ہو اور سوائے شراب کے کوئی شئے اگرچہ پیشاب ہی کیوں نہ ہو دستیاب نہ ہو تو ایسی اندیشناک حالت میں شراب کے ذریعہ سے لقمہ کا گلے سے اُتار لینا واجب ہے یا دوا کے طور پر دوسری چیز کے ساتھ ملا کر پی لی ہو اور شراب خالص سے دوا کرنے کے سوا اور طور پر دوا کرنے میں حرمت حد واجب نہ ہوگی جیسا کہ اس کو روضہ میں بیان کیا ہے اور اس کی اصل یہ ہے جو منہاج میں مذکور ہے کہ حر کی حد چالیسؒ اور

لہ کہہ دیجئے بتاؤ اگر خدا مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کر دے ۱۲۰ ؎ میں نے دیکھا زمین دھنس گئی یہانتک کہ اُن کا نشان باقی نہ رہا ۔

غلام کی بیس کوڑے ہے اور اگر امام کی رائے میں اسی تک پہونچانا ہو تو جائز ہے اور زیادتی تعزیر ہے اور ابو حنیفہ نے فرمایا ہے شرابی کو تہمت لگانے والے کی بہ نسبت سختی سے مارنا چاہیئے۔

حکایت:- ایک شخص نے ابو حنیفہؒ سے کہا میں نے شراب پی تھی مجھے معلوم نہیں کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دی یا نہیں آپ نے فرمایا تیری بی بی تیری بی بی ہی رہے گی جب تک اُس کی طلاق نہ متحقق ہو جائے پھر اس نے سفیان ثوریؒ سے پوچھا انھوں نے فرمایا اُس سے رجعت کرلے اگر تو نے طلاق دی ہوگی تو رجعت ہو جائیگی اور نہ دی ہوگی تو تیرا کوئی ضرر نہیں پھر اُس نے شریک بن ابی عزہؒ سے پوچھا انھوں نے کہا اس کو طلاق دے کر رجعت کرلے پھر اُس نے زفرؒ سے پوچھا انھوں نے کہا حق امام ابو حنیفہؒ ہی کا قول ہے اور کہا میں تجھے ایک مثال بتلاتا ہوں ایک شخص کا کپڑا نجاست پر سے گذرا اور اُس کو نہیں معلوم کہ اُس میں نجاست لگی یا نہیں تو اُس کا کپڑا طاہر رہے گا سفیانؒ نے اُس کے غسل کا حکم دیا تو انھوں نے اُس کی طہارت اور بڑھادی اور شریک نے حکم دیا کہ اُس پر پیشاب کرکے دھو ڈال۔ **حکایت**:- آدمؑ نے انگور کا درخت لگایا ابلیس لعنہ اللہ نے اُس پر مور کو ذبح کیا جب اُس میں پتے نکلے تو اُس پر بندر کو ذبح کیا وہ بار آور ہوا تو اُس پر شیر کو ذبح کیا اور جب اس کے پھل انتہا کو پہونچے تو اُس پر خنزیر کو ذبح کیا اسی وجہ سے شراب پینے والے کا رنگ پہلے مور کی طرح ہوتا ہے پھر جب نشہ کی آمد آمد ہونے لگتی ہے تو بندر کی طرح تالیاں بجانے اور کھیل کود کی سوجھتی ہے اور جب نشہ غالب ہوتا ہے تو شیر کی طرح اُسے غصہ آتا ہے پھر سور کی طرح پڑکر سورہتا ہے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ نوحؑ نے انگور کا درخت لگایا وہ خشک ہوگیا ان پر یہ بات شاق گذری ابلیس نے اُن سے کہا کہ میں آپ کے لئے اس کی غور و پرداخت کروں گا چنانچہ اُس نے اس پر شیر۔ ریچھ۔ چیتے۔ نیولے۔ کتے۔ لومڑی اور مرغ کو ذبح کیا تو وہ پھر سبز ہوگیا اسی وجہ سے شراب پینے والا شیر کی طرح شجاع اور ریچھ کی طرح قوی اور چیتے کی طرح غضبناک اور نیولے کی طرح حدث کرنے والا اور لومڑی کی طرح چاپلوسی کرنے والا اور مرغ کی طرح چیخنے والا ہوتا ہے پس حضرت نوحؑ پر شراب حرام ہوگئی حضرت نوحؑ کا اسم مبارک عبد الجبار تھا اور بعض نے کہا ہے کہ آپ کا نام سکن تھا کیونکہ بعد حضرت آدمؑ کے لوگوں کو آپ سے سکون حاصل ہوا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ آپ کا نام یشکر تھا اور چونکہ آپ اپنی امت کے گناہوں کی وجہ سے نوحہ یعنی گریہ وزاری کیا کرتے تھے اس لئے نوحؑ نام پڑ گیا بقراط حکیم کا قول ہے کہ شراب سے دماغ۔ معدہ۔ ذہن کو نہایت شدید مضرت پہونچتی ہے اور جو شراب کی کثرت کرتا ہے وہ خوفناک امراض سے امن میں نہیں رہتا اور شراب خوری کی کثرت صرع۔ فالج۔ کم عقلی پیدا کرتی ہے اور مرگ ناگہانی کا باعث ہوتی ہے اور اُس کے نہار منہ پینے میں ضرر عظیم ہے اور کھانے کے بعد گرم مزاج والے کو ضرر پہونچتا ہے۔ **موعظت**:- امام احمدؒ اور ابو داؤدؒ نے روایت کی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور سستی پیدا کرنے والی شے سے منع فرمایا ہے نزہتہ النفوس والا نکار میں مذکور ہے کہ جب بھنگ معدہ میں پہونچتی ہے تو اُس سے ایک ایسا خراب قسم کا بخار اٹھتا ہے جو لوگ

عقل کو چھپا لیتا ہے پھر رگوں میں ہو کر بدن کے اوپر کے حصہ کی طرف جاتا ہے یہاں تک کہ دونوں آنکھوں میں پہونچتا ہے آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں اور اُس کا پینے والا کشادگی سے نکل کر تنگی میں جا پھنستا ہے تمام دوست اور احباب پر گراں گذرنے لگتا ہے شجاعت کے بعد اُسے ذلت نصیب ہوتی ہے اور صحت کے بعد بیماری جھیلتا ہے اور عبادت سے باز رہتا ہے اور سیادت سے درجہ سے گر جاتا ہے اور کسی نے اس کی مذمت میں کیا خوب کہا ہے۔

مَا لِلْحَشِيْشَةِ فَضْلٌ عِنْدَ اٰكِلِهَا ؛ لٰكِنَّهٗ غَيْرُ مُهْدِيٍّ اِلٰى رُشْدِهٖ[۱]

صَفْرَاءُ فِيْ وَجْهِهٖ خَضْرَاءُ فِيْ فَمِهٖ ؛ حَمْرَاءُ فِيْ عَيْنِهٖ سَوْدَاءُ فِيْ كَبِدِهٖ[۲]

حکایت: ذوالنون مصریؒ کا بیان ہے کہ میں سفر میں تھا میں نے دیکھا کہ ایک غار سے پانی نکل رہا ہے جس کا رنگ بدلا ہوا ہے میں اُس کے اندر گیا تو ابلیس کو روتا پایا میں نے پوچھا کیوں روتا ہے وہ بولا میرے سوا کیا کسی اور کو بھی رونا سزاوار ہے میں مقربین سے تھا اور اب مردود ہو گیا ہوں میں نے پوچھا تو نے خدا کی نافرمانی کیسے کی اُس نے کہا مجھے حکم کرنے میں خدا کی عنایت شامل نہ تھی پھر اُس نے خدا تعالیٰ کے قول بَدَا لَهُمْ مِنَ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ پڑھی اور ابلیس لعنہ اللہ کے اشعار ہیں۔

وَلِيْ كَبِدٌ مَقْرُوْحَةٌ مَنْ يَبِيْعُنِيْ ؛ بِهَا كَبِدٌ لَيْسَتْ بِذَاتِ قُرُوْحٍ

اَبَاهَا عَلَى النَّاسِ اَنْ يَشْتَرُوْنَهَا ؛ وَمَنْ يَشْتَرِيْ ذَا عِلَّةٍ بِصَحِيْحٍ[۳]

حکایت: ایک بار کا ذکر ہے کہ یحییٰ بن زکریاؑ نے ابلیس کو کسی وادی میں روتے دیکھا اور اُس سے رونے کا سبب پوچھا وہ بولا جس نے زمانۂ دراز تک اپنے رب کی عبادت کی ہو اور پھر اُس کی عبادت رائگاں ہو گئی ہو وہ کیسے نہ روئے انھوں نے کہا خلق کو بہکانے سے باز آ وہ بولا اے یحییٰؑ اگر میں اُن کو گمراہ کرتا ہوں تو بتلایئے مجھے کس نے گمراہ کیا انھوں نے کہا پھر اپنے رب کی طرف رجوع ہو جا اُس نے کہا اچھا تو پھر آپ ہی خدا سے میری سفارش کر دیجئے اس پر یحییٰؑ اپنی محراب میں گریہ وزاری کر کے کہنے لگے اے اللہ آپ کو مردود کا قصہ معلوم ہے اب وہ صلح کے دروازہ پر ایستادہ ہے کیا اس کی کوئی راہ ہے جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا خدا نے آپ کو سلام کہا ہے اور ارشاد فرمایا ہے آپ اپنے کام میں مصروف ہوں ورنہ جو معاملہ اُس کے ساتھ میں نے کیا ہے آپ کے ساتھ بھی کروں گا۔ پھر کسی روز اُس کو روتا دیکھا اُس سے سبب پوچھا تو کہنے لگا میں لاکھ برس تک دروازہ پر کھڑا رہا جواب آیا تیرے لئے کوئی راہ نہیں تجھسے توفیق دور ہو گئی ہے یحییٰؑ نے کہا اے رب آپ نے اس کی صلح کی درخواست قبول کیوں نہ فرمائی جبرئیلؑ نے کہا یہ منافقانہ روتا ہے موافقت کے لئے نہیں روتا اس سے کہیے کہ آدمؑ کی قبر کو سجدہ کرے انھوں نے

---

[۱] ایک بھنگ کے کھانے والے کو اُسے کچھ فضیلت نہیں حاصل ہوتی بلکہ وہ راہ ہدایت سے بھٹکا ہوا ہوتا ہے۔ [۲] حالت یہ ہوتی ہے کہ چہرے پر زردی چھائی ہے مُنہ سبز ہو کر رہ گیا ہے آنکھوں میں سُرخی موجود ہے اور جگر میں سودا بھرا ہے۔ ۱۲

[۳] میرا جگر گھائل ہے اُس کے عوض میں میرے ہاتھ کوئی ایسے جگر فروخت کرتا ہے جس میں زخم نہ ہوں مگر لوگوں نے اُس کی خریداری سے انکار کیا اور بھلا صحیح وسالم کے عوض مریض کا کون خریدار بنتا ہے ۱۲۔

یہ خبر اس کو دی وہ ہنسا اور کہنے لگا میں نے زندگی میں تو انھیں سجدہ کیا نہیں پھر بھلا مرنے کے بعد کیسے سجدہ کر سکتا ہوں۔

مسئلہ :۔ ابلیس نے چار طرح سے کفر کیا اول تو اس نے خدائے سبحانہ تعالیٰ کی جانب جور کو منسوب کیا چنانچہ اس نے کہا میں حضرت نبی آدمؑ سے بہتر ہوں آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور ان کو خاک سے۔ دوم یہ کہ اس نے ایک نبی کی تحقیر کی اور جو نبی کی تحقیر کرتا ہے وہ کافر ہوتا ہے۔ سوم یہ کہ اس نے اجماع کی مخالفت کی اور جو اجماع کے خلاف کرتا ہے وہ کافر ہوتا ہے چوتھے یہ کہ اس نے باوجود نص موجود ہونے کے قیاس کیا کیونکہ تصریحاً اسے سجدہ کا حکم ہوا تھا اور باوجود نص کے قیاس کرنا کفر ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے اول قیاس کرنے والا اور خطا کرنے والا ابلیس ہے چونکہ اس نے کہا تھا کہ آگ خاک سے بہتر ہے حالانکہ خاک آگ سے چار اعتبار سے بہتر ہے اول یہ کہ خاک کے جوہر میں رذالت۔ متانت۔ سکون و وقار۔ حلم۔ صبر۔ حیا۔ تواضع ہے اور یہی حضرت آدمؑ کو توبہ کی طرف داعی ہوا اور آگ کے جوہر میں تیزی۔ سبکی۔ بلندی اور اضطراب ہے اور یہی ابلیس کو ترک سجود تکبر اور توبہ نہ کرنے پر داعی ہوا دوم یہ کہ حدیث صاف کہہ رہی ہے کہ جنت کی مٹی مشک کی ہوگی اور جنت میں آگ نہیں ہے۔ سوم یہ کہ آگ سبب عذاب ہے اور مٹی سبب عذاب نہیں۔ چہارم یہ کہ مٹی آگ سے مستغنی ہے اور آگ کسی جگہ کی محتاج ہے اور اس کی جگہ مٹی ہے۔ قرطبیؒ نے کہا ہے ایک وجہ اور بھی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ مٹی مسجد اور طہور ہے اور آگ خوفناک اور باعث عذاب ہے۔

لطیفہ :۔ آدمؑ خشکی اور تری میں روئے اُن کے آنسو خشکی میں لونگ اور تری میں بلجش بن گئے کیونکہ وہ توبہ کے دروازہ سے اُترے تھے اور حواؑ خشکی اور تری میں روئیں خشکی میں اُن کے آنسو مہندی اور تری میں موتی بن گئے کیونکہ وہ رحمت کے دروازہ سے اُتری تھیں اور سانپ خشکی اور تری میں رویا تھا خشکی میں اس کے آنسو بچھو اور تری میں کیکڑا بن گئے کیونکہ وہ غضب کے دروازے سے اُترا تھا اور مور خشکی اور تری میں رویا خشکی میں اُس کے آنسو پسو اور تری میں جونک بن گئے کیونکہ وہ غضب کے دروازے سے اُترا تھا اور ابلیس خشکی اور تری میں رویا خشکی میں اس کے آنسو کانٹا اور تری میں گھڑیال بن گئے کیونکہ وہ لعنت کے دروازے سے اُترا تھا ایک راوی کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے کہ اگر تمام دنیا اور حضرت داؤدؑ کا رونا جمع کیا جائے تو حضرت نوحؑ کا رونا زیادہ ہوگا اگر تمام دنیا اور حضرت داؤدؑ اور حضرت نوحؑ کا رونا جمع کیا جائے تو حضرت آدمؑ کا رونا اُس سے بھی زیادہ ہوگا۔

حکایت :۔ خدائے تعالیٰ نے جب پُشت آدمؑ سے مخلوق نکال کر فرمایا کہ کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں اور سب نے کہا بیشک آپ ہمارے رب ہیں تو ان سب میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اول تھے۔ قرطبیؒ نے کہا ہے کہ یہ اُن لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ تمام اطفال جنت میں جائیں گے کلبی نے کہا ہے کہ خدائے تعالیٰ

نے مکا اور طائف کے مابین لپشت کو چھوا تھا اور سدیؒ نے کہا ہے آسمان دنیا میں جب کہ جنت سے اُترنے تھے ابن جریج کا بیان ہے کہ جو لوگ جنت کے لئے پیدا کئے گئے تھے وہ سپید نکلے تھے اور جو جہنم کے لئے پیدا کئے گئے تھے وہ سیاہ نکلے تھے۔ نسفیؒ نے کہا ہے پھر اُن سب کو اُن کے سجدہ کا حکم ہوا ایک گروہ نے سجدہ کیا اور ایک گروہ نے نہیں کیا پھر سجدہ کرنے والے بھی دو جماعت پر منقسم ہوگئے ایک جماعت کو سجدہ سے خوشی ہوئی اور دوسری جماعت کو ندامت چنانچہ پہلی جماعت کے لوگ زندگی میں بھی مسلمان رہے اور اسی حالت میں مرگئے اور جس جماعت کو ندامت ہوئی تھی وہ زندگی میں گو مسلمان رہے لیکن اس پر ان کا انتقال نہ ہوا اور جنھوں نے سجدہ نہیں کیا تھا ان کے بھی دو حصہ ہوگئے ایک حصہ کے لوگ سجدہ نہ کرنے پر نادم ہوئے وہ لوگ کافر زندہ رہے اور مسلمان مرے اور جو نادم بھی نہ ہوئے تھے وہ زندگی میں کافر رہے اور اسی حالت میں مرگئے۔ عجیبہ :۔ اہل کہف کی ہدایت کا یہ سبب ہوا کہ وہ لوگ اپنے بادشاہ دقیانوس کے سر کے پاس کھڑے ہوئے تھے اتنے میں پیچھے سے ایک بلی کودی اور وہ غافل تھا اس پر وہ ڈرگیا اور گھبرا اٹھا وہ لوگ کہنے لگے اگر یہ خدا ہوتا تو بلی سے نہ ڈرتا اسی وجہ سے خدائے تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن سے بھاگنے اور ڈرنے کی خبر دی ہے تاکہ کوئی اُن کی نسبت یہ نہ اعتقاد کرے کہ وہ خدا ہیں۔ **حکایت** :۔ ابن جوزیؒ نے کہا ہے کہ عمرؒ بن عبدالعزیز کی لونڈی نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں جہنم کی پشت پر پل صراط کو دیکھا پھر عبدالملک بن مروان لایا گیا وہ تھوڑی دور چل کر دوزخ میں جا گرا پھر اُس کا بیٹا سلیمان لایا گیا وہ بھی تھوڑی دور چل کر دوزخ میں گر پڑا پھر پکار ہوئی کہ عمرؒ بن عبدالعزیز کہاں ہے یہ سُن کر ان کو غش آگیا اور گر پڑے اس پر ان کی لونڈی اُن کے کان میں چلا چلا کر کہنے لگی ذرا سُنیے تو یقیناً میں نے دیکھا کہ آپ کو نجات حاصل ہوگئی عنقریب ہم اُن کی کچھ کرامت ذکر کریں گے

حکایت :۔ ابن جوزیؒ نے روح الارواح میں بیان کیا ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں مجھے ایک خبر پہونچی ایک بار کہ دو بھائی آپسمیں کچھ ذکر کرنے لگے اسی میں ہر ایک نے اپنے بھائی سے اپنا اپنا گناہ بیان کیا چنانچہ ایک نے کہا کہ ایک بار میں راستہ میں چلا جا رہا تھا ایک غلہ کی بالی پڑی ہوئی مجھے نظر پڑی اور راستے کے داہنے اور بائیں کھیت تھے میں نے ایک کھیت میں اٹھا کر ڈال دی اور شاید وہ دوسرے کھیت کی تھی اس لئے مجھے خوف ہے کہ کہیں مجھ سے خدائے تعالیٰ یہ نہ پوچھے کہ تو نے اُس کو دوسری جگہ کیوں ڈال دیا دوسرے نے کہا کہ میں نے خدا کے واسطے نماز بہت پڑھی ہے لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میں نے داہنا پیر بائیں پیر سے زیادہ کھڑا کیا ہے یا نہیں لہذا مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھ سے اس کی پرسش نہ ہو اُن کے باپ نے یہ گفتگو سُنی تو وہ کہنے لگا اگر اے اللہ یہ دونوں سچے ہوں تو اُن کی روحیں قبض کر لیجئے کہ اُن سے آپ کی نافرمانی نہ سرزد ہو خدا نے اُن دونوں کی روح قبض کر لی یہ خبر اُن کی ماں کو پہونچی وہ (خاوند سے) کہنے لگی کہ لوگوں کے سامنے تجھے اپنی اسی مقبول دعا پر فخر ہے اس کے بعد آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگی الٰہی میں اُس معاملہ کے طفیل سے جو میرے اور آپ کے درمیان ہے آپ سے درخواست کرتی ہوں کیا آپ نے مجھے میرے دونوں لڑکے نہیں دیئے تھے۔ اے

لڑکو تم دونوں چلے آؤ وہ دونوں حکم خدا سے زندہ ہوکر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حکایت :- رابعہؒ عدویہ کا ایک شخص پر گذر ہوا اُس کے پاس بھُنا ہوا حلوان تھا وہ بڑی دیر تک اُسے دیکھا کیں پھر رونے لگیں وہ شخص بولا شاید اس میں سے آپ کھانا چاہتی ہیں وہ بولیں میں نے اُس کی طرف کسی اور ارادہ سے نگاہ نہیں کی ہے بلکہ میں یہ دیکھتی ہوں کہ حیوانات آگ میں مُردہ ہوکر داخل ہوتے ہیں اور انسان اُس میں زندہ داخل ہوگا۔

مسئلہ :- اگر کسی نے قسم کھائی کہ بھُنی ہوئی سری نہ کھاؤں گا تو وہ بکری یا بھیڑی کے سوا اور کسی سری کو کھانے سے حانث نہ ہوگا یا قسم کھائی کہ اس حلوان کا گوشت نہ کھاؤں گا اور وہ بڑھ کر مینڈھا ہوگیا اور کھالیا تو حانث نہ ہوگا۔ اس کی نظیر یہ ہے اگر قسم کھائی کہ اس لڑکے سے نہ بولوں گا پھر جب وہ بڈھا ہوگیا، تو اُس سے بولا تو حانث نہ ہوگا یا یہ قسم کھائی کہ یہ گوشت نہ کھاؤں گا پھر اُس کو بھُنا ہوا کھالیا تو حانث ہوجائیگا اس کو روضہ میں ذکر کیا ہے نزہتہ النفوس والافکار میں مذکور ہے سب سے زیادہ نافع سری بھیڑی کی سری ہوتی ہے اُس کا کھانا کمزور بدن کو قوت بخشتا ہے اور وہ کثیر الغذا ہوتی ہے معدہ کو گرم کرتی ہے۔ فرزدقؒ نے ایک شخص سے کہا کہ جب گوشت خریدے سر اور پیٹ سے احتراز کیا کر کیونکہ انھیں دونوں میں بیماری ہوتی ہے اور دوسروں کا قول ہے کہ گوشت کا میوہ سر ہے اور سب سے عمدہ گوشت کلہ کا ہوتا ہے محمدؒ بن شہاب کا قول ہے کہ گوشت کھانا ستر قوت کو بڑھاتا ہے اور ابن عمرؒ سے نہ سفر میں گوشت چھوٹتا تھا نہ رمضان میں تاکہ عبادت پر قوت حاصل ہو علماء کا اس میں اختلاف ہوا ہے کہ گوشت اور روٹی میں سے افضل کون ہے ابن مفلحؒ نے کہا ہے کہ گوشت افضل ہے کیونکہ وہ جنتیوں کی خوراک ہوگی مؤلفؒ کا قول ہے کہ اس علت سے گوشت کی روٹی پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ جنتیوں کے کھانے کی اور چیزیں بھی ہیں بلکہ گوشت کی فضیلت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے ثابت ہوتی ہے کہ دنیا والوں اور جنتیوں کے کھانوں میں سے سب کا سردار گوشت ہے چنانچہ مناقب حضرت علیؓ کے بیان میں کسی قدر زیادتی کے ساتھ اس کا بیان عنقریب آتا ہے۔ فائدہ :- میں نے طبقات ابن سبکیؒ میں بروایت کرخیؒ محمد بن عبدالملک جن کی وفات ۳۲ھ ہجری میں ہوئی دیکھا ہے کہ اُس بھنے ہوئے گوشت کا کھانا منع ہے جو گرما گرم ڈھاک کر رکھدیا گیا ہو کہ اُس کے بخارات محتبس ہوگئے ہوں کیونکہ وہ زہر قاتل ہے اور یہ نماز صبح میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے اور کہتے تھے شافعیؒ کا قول ہے کہ جب کوئی حدیث صحیح طور پر ثابت ہو جائے تو وہ میرا مذہب ہے اور میرے نزدیک صحیح طور پر ثابت ہے بلا شک حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت کو ترک فرمادیا پھر میں نے ابو اسحٰق شیرازی کو خواب میں دیکھا اور اُن کو سلام کرنے کا ارادہ کیا انھوں نے مجھ سے منہ پھیرلیا میں نے پوچھا آپ نے مجھ سے منہ کیوں پھیرلیا انھوں نے کہا تم نے قنوت کیوں چھوڑدیا

ہیں نے حدیث بیان کی میری طرف منہ کر کے مسکرائے ابن سُبکیؒ کا قول ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس قنوت کو ترک فرمایا تھا جو رعل اور ذکوان پر بد دعا کیلئے پڑھا کرتے تھے ۔

حکایت :۔ ایک بار مالکؒ بن انبار بعد نماز عشا کے کسی ضرورت سے نکلے تو داہنے اور بائیں آسمان سے برف گرتے دیکھی اُس سے انھیں قیامت میں نامۂ اعمال کے اُڑ اُڑ کر ملنے کا خیال آیا چنانچہ طلوع آفتاب تک اسی کو سوچا کئے اور اپنی ضرورت بھول گئے ۔ ایک بار حضرت عائشہؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ لوگ قیامت میں اپنے اہل و عیال کو یاد رکھینگے آپ نے فرمایا تین موقعوں پر تو کوئی کسی کو یاد نہ رکھے گا نامۂ اعمال کے اُڑنے کے وقت میزان کھڑی ہونے کے وقت اور پل صراط پر گذرنے کے وقت ۔

لطیفہ :۔ خواب میں برف کھاتے دیکھنا کھانے والے کی اُس وقت کی روزی ہے اور بکثرت ہو تو اس کی تعبیر عذاب ہے کیونکہ وہ اُن آیات خداوندی میں سے ہے جو خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر ارسال فرمائی تھیں جس پر برف گرتی ہے وہ کسی فکر میں مبتلا ہوتا ہے ۔ حکایت :۔ میں نے کتاب عطر الالباب میں دیکھا ہے کہ کسی مرد صالح نے مکتب کے دروازہ پر ایک لڑکے کو روتا دیکھا اُس سے رونے کا سبب پوچھا اُس نے کہا میرے معلم نے تختی پر ایک سطر لکھی ہے جس نے مجھے رلا رکھا ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے اُس نے بعد بِسْمِ اللّٰہِ کے سورۃ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ تک پڑھی جس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو کثرت میں ایکدوسرے کے مقابل بننے نے غفلت میں رکھا یہاں تک کہ تھیں قبروں کی زیارت نصیب ہوگئی الگ ہٹو تمھیں آگے چلکر معلوم ہوا جاتا ہے پھر الگ ہٹو تمھیں آگے چل کر معلوم ہوا جاتا ہے لڑکا کہتا ہے دیکھئے تو ڈانٹ پر ڈانٹ ہے اور ڈرانے پر ڈراتا ہے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اُس مرد صالح نے اس سے کہا ابھی کیا ہے ذرا کل تک اپنا رونا روکے رہو کل اس سے بڑھکر تمھارے لئے لکھے گا یعنی لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ سے لے کر آخر تک جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یقیناً تم جہنم کو دیکھ لوگے اور ایسا دیکھ لوگے کہ تمھیں یکایک یقین آجائیگا پھر جو نعمتیں پائی تھیں اسدن تم سے اُن کی باز پرس ہوگی لڑکا بیچین ہوگیا اور مُردہ ہو کر گر پڑا اُس کا معلم جھپٹا اور کہنے لگا تو ہی نے لڑکے کی جان لی ہے اور اُس کے گھر والوں کو اطلاع کی وہ بادشاہ کے پاس مقدمہ لے گئے اور اُس سے قصہ بیان کیا بادشاہ نے کہا اُسے جانے دو اُس نے صلاحیت والے لڑکے کو سعادتمندوں کے مقام پر جلدی سے پہونچا دیا ہے ۔

حکایت :۔ منصور بن عمارؒ کا بیان ہے کہ میں نے ایک جوان کو خالفین نماز پڑھتے دیکھا جب وہ فارغ ہوا تو میں نے اُس سے کہا کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام لظیٰ ہے اور وہ کھوپری کی کھال تک اُڑا دیگی اور بعض نے کہا ہے کہ چہرہ کی خوبیوں کو اُڑا دے گی اس پر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا جب اُسے ہوش آیا تو کہنے لگا اور زیادہ کہو میں نے وہ آیت پڑھی جس کا مضمون یہ ہے اے ایمان والو اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اس پر وہ گر پڑا اور مر گیا میں نے اُس کے

سینہ پر لکھا ہوا دیکھا فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ پھر میں نے اُسے خواب میں دیکھا اور اُس کا حال پوچھا وہ تخت پر بیٹھا تھا اور اُس کے سر پر تاج رکھا تھا اُس نے کہا مجھے اہل بدر کا سا ثواب ملا ہے اور کچھ اور بھی مجھے دیا گیا ہے میں نے پوچھا کیوں اُس نے کہا اس لئے کہ وہ کفار کی تلواروں سے شہید ہوئے تھے اور میں خدائے جبار کی تلوار کا مارا ہوا ہوں۔ **موعظت** :۔ اس آیت میں جن پتھروں کا ذکر ہے وہ گندھک کے پتھر ہیں کیونکہ وہ سریع الاشتعال شدید الحرارۃ اور سخت بدبودار ہوتے ہیں۔ **فائدہ** :۔ اگر گندھک کچل کر سانپ یا بچھو کے کاٹے ہوئے پر لگائی جائے تو درد جاتا رہتا ہے یا آٹے میں ملا کر علک البطم میں مخلوط کر کے لگائے تب بھی یہی نفع ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ گندھک کے دھوئیں سے سانپ اور بچھو بھاگ جاتے ہیں اور گرانی گوش کو دور کرتا ہے اور اگر پانی میں پیس کر چھائیں پر لگایا جاوے تو اس کو بھی دور کر دیتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ گندھک کا چشمہ بہا کرتا ہے جب اس کا پانی جمتا ہے تو گندھک ہو جاتی ہے نووی نے کہا ہے کہ گندھک ظاہری معدن میں سے ہے کہ اُس کا کوئی احیاء یعنی تہ کی اصلاح کرنے سے مالک نہیں ہوتا اور نہ اُس کے سخت ہو جانے سے کسی کو اس میں اختصاص ثابت ہوتا ہے نہ بادشاہ کے جاگیردار بنا دینے سے بس اگر کمی دستیاب ہونے لگے تو پہلے پہونچنے والا بقدر حاجت لینے میں مقدم ہوگا اگر وہ زیادہ لینا چاہیگا تو روک دیا جائیگا غرض یہ کہ حقوق عامہ میں سے ہے۔

حکایت :۔ میں نے کتاب زجر القلوب میں دیکھا ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک بندہ تھا جس نے نافرمانی کی انتہا کر دی تھی اور سرکشی میں بہت بڑھا ہوا تھا خدا نے اُس پر فضل کیا اور اُسے توبہ کا خیال ہوا اپنی بی بی سے کہنے لگا کیا میرا کوئی دوست ہے جو ذرا میری سفارش کر دے وہ بولی کوئی نہیں وہ کہنے لگا میں خدا کی طرف متوجہ ہوں اور توبہ کرتا ہوں اُس نے کہا اُس کا ذکر نہ کر کیونکہ تو نے اپنے اور خدا کے مابین معاملہ بگاڑ دیا ہے اس پر وہ جنگل میں نکل گیا اور کہنے لگا اے آسمان تو میرا سفارشی بن جا اے زمین تو میری سفارش کر دے وہ یوں ہی کہتا رہا حتی کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا خدا نے ایک فرشتہ بھیجا جس نے اُس کو اٹھا کر بٹھایا اور اُس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور کہا تجھے خوشخبری ہو خدا نے تیری توبہ قبول کر لی اُس نے پوچھا خدا سے میری کس نے سفارش کی اُس نے جواب دیا تیرے خوف نے۔ **حکایت** :۔ ایک بار عبداللہ بن عمرؓ سفر کو نکلے اور اُن کی ہمراہی میں ان کے ساتھی تھے دسترخوان بچھایا گیا اتنے میں ایک چرواہے کا گذر ہوا ابن عمرؓ نے اس کو بلایا وہ بولا میں روزہ سے ہوں آپ نے کہا ایسی گرمی میں روزہ اور پھر تو بکریاں چراتا ہے اس نے کہا میں گذشتہ ایام کی تلافی کر رہا ہوں پھر آپ نے پوچھا کچھ بکریاں ہمارے ہاتھ بیچے گا اُس نے کہا یہ میرے مولیٰ کی ہیں آپ نے کہا اگر تو اس سے کہے کہ بھیڑیا کھا گیا تو تجھے کیا کہے گا اس پر وہ چرواہا یہ کہتا ہوا پیٹھ پھیر کر چلا یا خدا کہاں ہے خدا کہاں ہے خدا کہاں ہے اس پر حضرت ابن عمرؓ بھی کہتے رہے کہ چرواہا کہہ گیا کہ خدا کہاں ہے یہانتک کہ مدینہ میں آ پہونچے پھر اُس غلام کو دریافت کر کے خرید لیا اور اُسے آزاد کر دیا اور بکریاں خرید کر اسے ہبہ کر دیں اور

سلہ وہ پسندیدہ عیش میں یعنی بہشت بریں کے اندر ہے ۱۲۰

اس سے کہا تیری بات نے تجھے دنیا میں آزادی بخشی لہٰذا مجھے امید ہے کہ آخرت میں بھی تجھے رہائی دیگی۔
مؤلفؒ کہتا ہے حضرت ابن عمرؓ نے اُس سے یہ جو کہا تھا کہ تیرا مولیٰ تجھے کیا کہیگا اگر تو کہدے کہ بھیڑیا کھا گیا یہ محض امتحاناً تھا نہ یہ کہ آپنے اُسے جھوٹ بولنے کا حکم دیا۔ میں نے نزہت القلوب میں دیکھا ہے کہ کسی صدیق سے کوئی گناہ ہوگیا وہ سمندر پر گیا اور کہنے لگا اے سمندر و جن کی گہرائی دور تک چلی گئی ہے جن کی موجیں بکثرت ہیں مجھ سے ایک گناہ ہوگیا ہے تو کیا خدا سے تم مجھے ایک ساعت کے لئے چھپا لوگے سمندروں کو حکم خدا پہونچا کہ یہ جواب دیدیں کہ ہماری کوئی موج ایسی نہیں ہے جس پر ایک فرشتہ موجود نہ ہو پھر وہ پہاڑوں کے پاس گیا اور کہنے لگا اے اونچے اونچے پہاڑو مجھ سے ایک گناہ ہوگیا ہے کیا ایک ساعت کے لئے تم مجھے خدا سے چھپا لوگے پہاڑوں کو خدا کا حکم پہونچا کہ یہ جواب دیں کہ ہماری کوئی چٹان ایسی نہیں جس پر ایک فرشتہ موجود نہ ہو پھر وہ درختوں کے پاس آیا اور اُن سے بھی ایسا ہی پکار کر کہا درختوں نے بھی اُسے جواب دیا کہ ہمارا کوئی پتہ ایسا نہیں جس پر ایک فرشتہ نہ ہو تب وہ نکل کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے میرے خدا جس چیز سے چاہے مجھے عذاب دے لیجئے اور جو آپ چاہے میرے ساتھ کیجئے آواز آئی اے میرے پیارے تجھے جو میرا اتنا خوف ہوا اس کی جزا میں میں تجھے ضرور اپنی جنت میں سکونت پذیر بناؤں گا۔

حکایت: بشر حافیؒ کی بہن کہتی ہیں کہ ایک بار میں طلوع فجر کے بعد نکلی میں نے اپنے بھائی کو ایک پیر چوکھٹ پر رکھے ہوئے دیکھا اُن سے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگے میں اول شب سے بشر حافیؒ اور بشر مجوسی اور بشر یہودی کی نسبت سوچ میں ہوں کہ آخرت میں اُن میں سے نجات کون پائیگا۔ سہیل بن عبداللہ کا بیان ہے میں نے دیکھا گویا میں جنت میں داخل ہوگیا اُس میں مجھے تین سو نبی نظر پڑے میں نے اُن سے سوال کیا کہ دنیا میں آپ لوگ سب سے زیادہ کس شئے سے ڈرتے تھے وہ بولے سوء خاتمہ سے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غم کھانے سے روک دیتا ہے اور خوف گناہوں سے باز رکھتا ہے اور امید سے عبادت کی قوت حاصل ہوتی ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن دو خوف کے درمیان رہتا ہے ایک تو اجل جو گذر چکی اُسے نہیں معلوم کہ خدا اس کے متعلق کیا حکم نافذ فرمائیگا یعنی جو زمانہ گذشتہ اور آئندہ ہے اس کی نسبت نہیں معلوم کہ خدا کا کیا حکم ہوا یا ہوگا پس بندہ کو چاہیئے کہ اپنے نفس کے لئے اپنے نفس سے اور اپنی آخرت کے لئے اپنی دنیا سے ذخیرہ فراہم کر لے قسم اُس ذات کی کہ جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے موت کے بعد کسی کی رضا جوئی نہیں کی جائے گی اور نہ دنیا کے بعد سوائے جنت اور دوزخ کے کوئی گھر ہوگا۔ حکایت: میں نے سورۂ یوسفؑ کی تفسیر علائی میں دیکھا ہے کہ فضیل راہزنی کیا کرتے تھے ایک شب کا ذکر ہے کہ اپنے غلام کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے اتنے میں ایک قافلہ نمودار ہوا جب قافلہ کے لوگ اُن کے قریب پہونچے تو کہنے لگے ہم کیا کریں یہاں تو فضیل موجود ہیں اس پر قرآن کے تین قاریوں نے کہا کہ ہم اُن کی طرف تین تیر چلاتے ہیں اگر وہ لوٹ گئے تو خیر ورنہ ہم خود لوٹ چلیں گے چنانچہ

اُن میں سے ایک نے ایک تیر پھینکا اور آیت پڑھی جس کا مضمون یہ ہے کیا ابھی ایمانداروں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کے سامنے اُن کے دل پست ہو کر رہ جائیں اس پر فضیلؒ چیخ اُٹھے اور کہنے لگے میرے ایک تیر لگ گیا غلام اُن کے شکم میں تیر تلاش کرنے لگا لیکن اُسے کوئی تیر نہ ملا فضیلؒ نے اُس سے کہا مجھے خدائی تیر لگا ہے پھر دوسرے نے تیر پھینکا اور آیت پڑھی جس کا مضمون یہ ہے بس خدا کی طرف بھاگ چلو اِس میں شک نہیں کہ میں اُس سے تمھیں کھلم کھلا ڈرا رہا ہوں فضیلؒ پھر چیخ اٹھے اور کہنے لگے اے غلام مجھے خدائی تیر لگا پھر تیسرے نے ایک تیر چلایا اور آیت پڑھی جس کا مضمون یہ ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اس کے سامنے گردن رکھدو قبل اس کے کہ تمھارے پاس عذاب آپہونچے پھر تمھاری مدد نہ کیجا سکے اب کی مرتبہ بڑی زور سے چیخ ماری اور اپنے غلام اور ساتھیوں سے کہنے لگے آؤ لوٹ چلو میں نہایت پشیمان ہوں خدا کا خوف میرے دل میں گھس گیا ہے پھر مکہ شریف کا رُخ کیا اور اُدھر روانہ ہوئے اُن کو رشیدؒ نے دیکھا اور کہنے لگے اے فضیلؒ میں نے خواب دیکھا ہے کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ فضیلؒ کو اپنے رب کا خوف پیدا ہوا ہے اور اس کی خدمت و طاعت اختیار کی ہے اس پر فضیلؒ رو پڑے اور کہنے لگے اے رب کیا وہ بندہ نامراد رہ جائے گا جو چالیس سال سے بھاگا ہوا تھا فضیلؒ کا مکہ میں ۱۸۷؁ہجری میں انتقال ہوا ہے اور مکہ میں اُن کی قبر مشہور ہے لوگ زیارت کرتے ہیں۔ مؤلفؒ کہتا ہے میں نے ۸۸۴؁ھ میں رات کو اور دن کو اُس کی زیارت کی ہے ۔

فائدہ ٭ یحییٰ بن معاذ رازیؒ کا قول ہے جو مومن نیکی اور بدی کرے اور پھر نیکی کی قبولیت کا امیدوار ہو اور بدی سے باز پرس ہونے کا خوف کرے تو اُس کی بدی اس طرح امید و بیم کے درمیان گھر جاتی ہے جیسے دو شیروں کے درمیان ایک لومڑی آپھنسے ۔ مسئلہ ٭ امام غزالیؒ نے کہا ہے اگر کوئی سائل سوال کرے کہ خوف و رجا میں سے افضل کیا ہے تو یہ فاسد سوال ہے جیسے کوئی سوال کرے کہ روٹی افضل ہے یا پانی جواب یہ ہے کہ گرسنہ کے لئے روٹی افضل ہے اور تشنہ کے لئے پانی افضل ہے اور اگر گرسنگی اور تشنگی دونو ایک ساتھ ہوں تو جو غالب ہو اُسی کو ہم فضیلت دیں گے اور اگر دونوں برابر ہوں گی تو فضیلت میں برابری رہے گی اور یہی اختلاف امید و بیم میں ہے اگر بندہ پر امن غالب ہو تو خوف افضل ہے اور اگر رحمت خداوندی سے یاس غالب ہو تو امید افضل ہے صالح بن عبد الکریم نے کہا ہے کہ امید و بیم دونوں سوتے ہیں دریافت کیا گیا ان دونوں میں روشن ترکون ہے جواب دیا امید۔ یہ خبر ابو سلیمان دارانیؒ کو پہونچی وہ کہنے لگے تعجب ہے نماز۔ روزہ اور تمام اعمال صالحہ خوف کے شعبے ہیں انھوں نے اُن کے پاس لکھ بھیجا کہ خوف بے ادبی کی طرف رجوع ہوتا ہے اور امید مولیٰ کے کرم کی طرف راجع ہے نوویؒ نے کہا ہے کہ امید کی حدیثیں خوف کی حدیثوں سے زیادہ ہیں۔ فضیلؒ نے کہا ہے کہ محبت خوف سے افضل ہے کیا دیکھتے نہیں کہ تمھارے دو غلام ہوں ایک کو تم سے محبت ہو اور دوسرا تم سے ڈرتا ہو تو جس کو تم سے محبت ہوگی وہ تمھاری ہمیشہ

خیر خواہی کرے گا اور جس کو تمھارا خوف ہوگا وہ تمھاری موجودگی ہی میں خیر خواہی کرے گا۔ خدا نے سلیمانؑ کے پاس ایک فرشتہ بھیجا اس نے آکر کہا کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کسی حاجت کی ہم سے درخواست کیجئے آپ نے کہا میری حاجت یہ ہے کہ میرے دل میں اپنی محبت اور خشیت پیدا کر دیجئے خدائے تعالیٰ نے فرمایا اپنے عزت و جلال کی قسم میں اُسے ایسا ملک عطا کروں گا کہ اس کے بعد کسی کو شایاں نہ ہوگا۔

حکایت: سفیان ثوریؒ نے کہا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جبرئیل سے کہا کہ میرے قریب ہو جاؤ وہ قریب ہوئے اور پھر کھسک گئے پھر ارشاد ہوا مجھ سے قریب ہو جاؤ وہ قریب ہوئے اور پھر کھسک گئے پھر ارشاد ہوا مجھ سے قریب ہو جاؤ وہ قریب ہوئے اور پھر کھسک گئے ارشاد ہوا کیا میں نے تمھیں پناہ نہیں دی ہے کیا میں نے تمھیں رسول نہیں بنایا ہے انھوں نے کہا ہاں یہ سب کچھ ہے لیکن آپ کی عزت کی قسم آپ کی تدبیر خفی سے مجھے ڈر لگتا ہے ارشاد ہوا ایسے ہی رہو۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ کو دیکھا کہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے کہہ رہے ہیں الٰہی میرا نام نہ بدلیئے نہ میرا جسم دگرگوں کیجئے کیونکہ وصال کے بعد فراق نہایت سخت ہے اور قرب کے بعد جدائی نہایت دردناک ہے۔ **حکایت**: ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ عرب سے قاصد آئے اور ان میں ایک جوان بھی تھا وہ جوان بوڑھے لوگوں سے کہنے لگا آپ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں اور میں اسباب کا نگہبان ہوں پھر وہ جوان آکر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لپٹ گیا اور کہنے لگا میں دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں لوگ کہنے لگے ارے لڑکے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو چھوڑ دیجئے وہ بولا قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہرگز نہیں چھوڑوں گا جب تک مجھے پناہ نہ مل جائے گی چنانچہ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا کہ خدا نے اُسے پناہ دی۔ **موعظت**: بلعام بن باعوراء اور برصیصا عابد کا قصہ عقلمندوں کے لئے عبرت خیز ہے چنانچہ بلعام بن باعوراء چار سو برس تک خدا کی عبادت کرتا رہا پھر خدا کی تدبیر خفی نے اُسے آلیا اور اس کا مُنہ عبادت آفتاب کی طرف پھیر دیا اور فاتحہ کی فضیلت میں پہلے گذر چکا ہے کہ وہ ایک روز خدا کا شکر نہیں بجالایا اور دوسر یعنی برصیصا عابد نے سو برس تک خدا کی عبادت کی اور وہ مستجاب الدعوات تھا اس زمانہ کے بادشاہ نے اپنی لڑکی کو اس کے پاس بھیجا تاکہ اس کے لئے دعا کرے ابلیس نے اس سے کہا آج کی رات اُس کو اپنے پاس ہی رہنے دیجے جب رات ہوئی تو اس کے دل میں وسوسہ ڈالا یہاں تک کہ اس کے ساتھ زنا کر بیٹھا پھر اس سے ابلیس نے کہا اسے مار ڈال نہیں تو لوگوں میں تجھے رسوا کر دوں گا اس نے لڑکی کو مار ڈالا ابلیس نے یہ خبر بادشاہ سے جا لگائی بادشاہ نے سولی کا حکم دیا ابلیس پھر اس کے پاس پہونچا اور کہنے لگا تیرے ساتھ یہ کس نے کیا اس نے کہا تو نے

پھراس نے پوچھا تجھے کون رہائی دلائیگا اس نے کہا تو ابلیس نے کہا اچھا مجھے ایک سجدہ کرلے اس نے اشارہ سے اسے سجدہ کیا اور آخر کار کافر مرا خدا اپناہ میں رکھے ابو نصر سمرقندیؒ نے بیان کیا ہے ایک شخص نے خواب دیکھا کہ اُس کے ہاتھ میں سورۂ اخلاص لکھی ہے اور وہ زبان سے اُسے چاٹ رہا ہے پھر اسُ نے کسی معبّر سے پوچھا اسُ نے کہا اپنے دین کی حفاظت میں رہ پھر جہاد کے لئے نکلا اور دشمن نے اسے گرفتار کرلیا اور اس کے سامنے ایک خوبرو کنیز پیش کی اس پر وہ اپنے دین سے برگشتہ ہوگیا خدا اپناہ میں رکھے۔

بشارت ؛ مؤلفؒ کہتا ہے ایک معتبر شخص نے مجھے بیان کیا کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ خدا سے میری سفارش کیجئے کہ مجھے اسلام کے ساتھ وفات دے آپ نے بنظر غضب دیکھا اور فرمایا ایسا بھی ہوتا ہے کیا کریم ایک شئے دے کر پھر واپس بھی کرلے آپ نے تین بار یہی فرمایا. فائدہ. ترمذیؒ کا بیان ہے کہ میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا اے رب میں زوال ایمان سے خوف زدہ ہوں ارشاد ہوا کہ فجر کی سنت و فرض کے درمیان پڑھا کر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا مُحْیِیَ الْمَوْتٰی ۔

ف اے زندہ اے برقرار رہنے اور رکھنے والے اے جلال اور کرم والے آپ سے میری درخواست ہے کہ اپنی معرفت کے نور سے میرا دل زندہ کر دیجئے اے اللہ اے اللہ اے اللہ اے مردوں کے زندہ کرنے والے ۱۲ ۔

باب

توبہ کا بیان

خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا[1] حسن بصریؒ نے کہا ہے کہ توبۂ نصوح دلی ندامت اور زبان سے استغفار اور ہاتھ پیروں سے اُس فعل کے ترک کردینے اور بار دیگر اُس فعل کے نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرلینے کا نام ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جتنا پیاسے کو ٹھنڈے پانی کا پی لینا آسان ہے اُس سے بھی زیادہ توبہ کرنے والے کے نزدیک مرجانا آسان ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب بندہ گناہوں سے توبہ کرلیتا ہے تو خدا اُس کے محافظ فرشتوں سے اُس کے گناہ فراموش کرادیتا ہے تاکہ قیامت میں خدائے تعالیٰ سے وہ اس حالت میں ملے کہ اُس کے گناہ کا کوئی شاہد نہ رہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کو جس بندہ کا گناہ پر نادم ہونا معلوم ہوتا ہے اُسے قبل اس کے کہ مغفرت مانگے بخشدیتا ہے اس کو حاکمؒ نے روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ صحیح الاسناد ہے اگر کہا جائے خدائے تعالیٰ نے موت۔ قیامت اور وقت توبہ کو کیوں مخفی رکھا ہے جواب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے توبہ کے قبول ہونے کا بیان کردیا ہے اگر اس کا بیان بھی کردیا جاتا تو لوگ اُس وقت تک گناہ میں مبتلا رہتے اس طرح گویا ان کو گناہ کرنے کی اور ترغیب ہوتی اور یہ جائز نہیں اس کو علائیؒ نے سورۂ طٰہٰ میں ذکر کیا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا کے نزدیک بندہ گنہ گار کی آواز سے جو اے رب کہتا ہو زیادہ محبوب کوئی آواز نہیں خدا اُس کے جواب میں فرماتا ہے لبیک اے میرے بندے اے میرے فرشتو میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اُسے بخشدیا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش کے چار ہزار برس پہلے عرش کے گرد یہ لکھا تھا کہ یقیناً میں بہت بڑا بخشنے والا ہوں اُس کو جو توبہ کرے ایمان لائے نیک عمل کرے پھر ہدایت پر رہے۔

فائدہ: سُہیلؒ نے فرمایا ہے کہ جب بندہ نیکی کرکے کہتا ہے اے رب آپ ہی نے مجھے توفیق دی اور آپ ہی نے میری مدد کی تو خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تو فرماں بردار رہے تو نے قرب حاصل کیا اور اگر کہتا ہے میں نے عمل کیا تو خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں نے ہی تو قدرت دی ہے پھر اُس سے اعراض کرلیتا ہے اور جب کوئی بُرا کام کرتا ہے اور کہتا ہے اے رب میرے آپ ہی نے مقدر کیا تھا تو خدا اُس پر غضبناک ہوتا ہے اور فرماتا

---

[1] اے ایمان والو خدا کے سامنے خالص توبہ کرو ۱۲

ہے تو ہی نے نافرمانی کی ہے اور تو ہی نے بُرا کیا ہے اور اگر کہتا ہے اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا بُرا
کیا قصور کیا تو ارشاد ہوتا ہے میں نے مقدر کیا تھا اور میں نے حکم کیا اور میں ہی نے بخشدیا اور پردہ پوشی کی
ابن ملقن نے کتاب الحدائق میں اور زیادہ بیان کیا ہے کہ بندہ نے کہا اے اللہ آپ ہی نے امر فرمایا آپ ہی نے
حکم کیا ہاتف نے آواز دی یہ شرط الوہیت ہے عبودیت کے اعتراف کرنے کی شرط کہاں گئی اُس نے کہا اے اللہ
میں نے نافرمانی کی میں نے گناہ کیا ہاتف نے آواز دی میں نے بخشدیا میں نے پردہ پوشی کی میں صاحب تقویٰ اور
صاحب مغفرت ہوں موسیٰ نے کہا اے رب جب آپ کو کوئی فرماں بردار بلاتا ہے تو آپ اُس سے کیا کہتے ہیں ارشاد
ہوا میں کہتا ہوں لبیک پھر انھوں نے پوچھا جب زاہد کہتا ہے تب کیا فرماتے ہیں ارشاد ہوا میں لبیک کہتا ہوں
انھوں نے پوچھا جب روزہ دار کہتا ہے ارشاد ہوا میں لبیک کہتا ہوں انھوں نے کہا جب گنہ گار کہتا ہے ارشاد
ہوا میں کہتا ہوں لبیک لبیک لبیک اے موسیٰ اُن میں سے ہر ایک اپنے عمل پر بھروسا کرتا ہے اور گنہگار
میری رحمت پر بھروسہ کرتا ہے اور میں اُس بندہ کو نامراد نہیں رکھتا جو مجھ بھروسہ کرتا ہے کیونکہ میں نے کہا ہے جو
خدا پر بھروسہ کرتا ہے وہ اُسے کافی ہوتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک خدا اور اُس کے
فرشتے اُن لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتے ہیں۔

ھو عظمت :۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے موسیٰؑ نے کہا اے رب آپ پروردگار با عظمت ہیں اگر آپ چاہتے تو آپ
کی بخوبی اطاعت ہوتی اور اگر آپ چاہتے کہ آپ کی نافرمانی نہ کیجائے تو نہ کیجاتی اور آپ اس کو پسند کرتے
ہیں کہ آپ کی اطاعت کی جائے اور باوجود اس کے آپ کی نافرمانی ہوتی ہے اسے رب یہ کیا بات ہے خدائے
تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ جو کچھ میں کرتا ہوں مجھ سے اس کی نسبت باز پرس نہیں ہو سکتی اور اُن
سب سے باز پرس ہوگی اس کو قرطبیؒ نے سورۂ انبیا میں نقل کیا ہے پھر سورۂ اقتربت میں نقل کیا ہے کہ
ایک قوم کے لوگ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اعمال ہمارے سپرد ہیں اور اجلیں
دوسروں کے ہاتھ میں ہیں اس پر خدائیتعالیٰ نے وہ نازل فرمایا جس کا مضمون یہ ہے کہ یقیناً ہم نے ہر شئے کو
ایک انداز پر پیدا کیا ہے تب وہ کہنے لگے اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس نے خود ہی ہم پر گناہ مقدر
کئے ہیں اور ہم کو عذاب بھی دے گا آپ نے فرمایا تم لوگ خدا سے قیامت میں جھگڑنے والے لوگوں میں سے
ہوگے۔ ابن ماجہؒ کی روایت ہے خدائیتعالیٰ کی تقدیرات کو جھٹلانے والے اس امت کے مجوس ہیں اگر وہ
بیمار پڑیں اُن کی عیادت مت کرو اگر وہ مر جائیں تو مت جاؤ اگر تم اُن سے ملو تو انھیں سلام مت کرو حضرت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تقدیر پر ایمان لانا رنج و غم کو دور کر دیتا ہے اور میں نے سورۂ انعام
کی تفسیر رازی میں عبداللہ ابن عمرؓ کی روایت دیکھی ہے انھوں نے بیان فرمایا ہے کہ قدریوں پر ستر نبیوں
کی زبان سے لعنت پڑی ہے جب قیامت کا دن ہوگا ایک منادی ندا کرے گا کہ خدا سے جھگڑا کرنے والے
معتزلہ لوگ ہیں جو خدا کے ذمہ فرماں بردار کو ثواب عنایت کرنا اور نافرمان کو سزا دینا واجب قرار دیتے ہیں۔

پھر ایک حکایت بیان کی کہ ابوالحسن اشعریؒ ابو علیؒ جبائی معتزلی کے شاگرد تھے اپنے اُستاد کو ترک کر دیا اور اُن کے مذہب کو بھی خیرباد کہہ دیا بلکہ اُن کے مذہب پر اعتراض کیا کرتے تھے اس طرح سے باہم نفرت بہت بڑھ گئی۔ الحاصل ابو علیؒ نے ایک روز وعظ کہا اور ابوالحسن اشعری کنارے پر چھپ کر بیٹھ رہے اور ایک عورت کو سکھایا کہ ابو علیؒ سے یہ سوال کرے کہ ایک شخص کے تین لڑکے تھے ایک صالح دوسرا فاسق اور تیسرا نابالغ پھر سب کے سب مر گئے اے واعظ صاحب بتلایئے کہ ان کی کیا حالت ہو گی جواب دیا کہ صالح جنت میں اور فاسق دوزخ میں ہو گا اور نابالغ اہل اسلام میں شمار ہو گا اشعریؒ نے کہا اُن سے پوچھ کہ اگر نابالغ اپنے صالح بھائی کے پاس جانا چاہے تو جا سکیگا چنانچہ اُس نے پوچھا ابو علیؒ نے جواب دیا نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تیرا بھائی تو طاعت کر کے جنت میں گیا ہے پھر اشعریؒ نے سکھایا کہ اگر وہ نابالغ کہے کہ اے رب میرا کوئی گناہ نہیں مجھے تو آپ ہی نے قبل بلوغ موت دیدی تھی اگر آپ مجھے زندہ رکھتے تو میں بھی اپنے بھائی کی طرح طاعت بجالاتا اُس عورت نے پوچھا ابو علی نے جواب دیا کہ خدائے تعالیٰ نابالغ لڑکے سے فرمائیگا کہ اگر میں تیری نسبت ایسا جانتا تو تجھکو ضرور زندہ رکھتا لیکن مجھے تو یہ معلوم تھا کہ اگر تو زندہ رہتا تو کفر کرتا اور مستحق نار ہو جاتا اس لئے میں نے تیری مصلحت کی رعایت کی اشعریؒ نے کہا کہ اب اُن سے پوچھ کہ اگر اُس کا فاسق بھائی جہنم سے سر اٹھا کر کہہ اُٹھے کہ اے رب آپ نے میرے چھوٹے بھائی کی مصلحت کی تو رعایت فرمائی اور میری مصلحت کی رعایت نہ کی کہ آپ مجھے بھی صغر سنی میں قبل بلوغ کے موت دیدیتے اور میں دوزخ کا مستحق نہ ہونے پاتا ابو علیؒ سے اس کا جواب نہ بن پڑا پھر حاضرین کی طرف گھور کے دیکھا تو اشعریؒ کو پہچان لیا اور معلوم ہو گیا کہ انھیں کے یہ سوالات تھے پھر اس کے تھوڑی مدت بعد وفات پائی امام رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ اشعریؒ کے سوالات کا معتزلہ کے پاس کچھ جواب نہیں ہے لیکن اہل سنت کہہ سکتے ہیں کہ بندہ کی مجال نہیں کہ خدا سے یہ پوچھ سکے اے رب آپ نے ایسا کیوں کیا کیونکہ خدا سب کا مالک ہے اور مالک اپنے ملک میں جو کچھ تصرف کرتا ہے اُس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا اور بندوں سے جو مملوک ہیں بازپرس ہو گی۔

حکایت: ایک مرد صالح کا بیان ہے کہ میں سفر کر رہا تھا میں نے دریائے دجلہ کے کنارے پر دو کھجور کے درخت دیکھے ایک سرسبز تھا اُس میں تر کھجوریں لگی تھیں اور دوسرا خشک تھا پھر میں نے ایک پرندہ دیکھا جو تر کھجوریں خشک درخت کی طرف لا رہا ہے میں درخت پر چڑھ گیا دیکھتا کیا ہوں کہ ایک اندھے سانپ کو پرندہ تر کھجوریں لا کر کھلا رہا ہے میں نے کہا اے رب یہ سانپ ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہے اور آپ نے پرندہ مقرر کر دیا ہے جو اُس کی روزی اُس کو پہونچاتا ہے میں آپ کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہوں اور آپ نے مجھے راستے کے طے کرنے پر مقرر فرمایا ہے اتنے میں ہاتف نے آواز دی کہ میرا دروازہ قصد کرنے والوں کے لئے کھلا ہوا ہے اس پر میں نے اپنی تلوار توڑ ڈالی اور توبہ توبہ کہنے لگا جب میں اُن کے پاس آیا تو انھوں نے اس کی نسبت مجھ سے دریافت کیا میں نے کہا میں مردود تھا لیکن

اب صلح ہو گئی ہے وہ بولے تو ہم بھی تجھ سے مصالحت کریں گے پھر ہم نے اپنے کپڑے اُتار دئے اور مکہ معظمہ کی طرف نکل کھڑے ہوئے جب ہم گاؤں میں داخل ہوئے تو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک عورت کہہ رہی ہے کہ تم میں فلاں کردی تو نہیں ہے میں بول اُٹھا کہ ہاں میں ہوں اس نے کپڑے نکالے اور کہنے لگی یہ میرے لڑکے کے کپڑے ہیں میں نے انھیں خیرات کرنا چاہا تھا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ مجھ سے فرما رہے ہیں کہ یہ کپڑے فلاں کردی کو دے چنانچہ میں نے وہ سب کپڑے لے لئے اور اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیے اسی معنی میں لوگوں نے شعر کہے ہیں۔

مَا بَالُ قَلْبِكَ عَنْ هَوَانَا نَازِحُ ۞ هَلْ اَنْتَ فِي دَعْوَى الْمَحَبَّةِ مَازِحُ[1]
كَمْ ذَا تَحِنُّ لِغَيْرِنَا وَلِحُسْنِنَا ۞ فِي كُلِّ عَضْوٍ مِنْكَ نُوْرٌ لَائِحُ[2]
فَارْفَعْ حِجَابَ الْبُعْدِ عَنْكَ وَعِدْ لَنَا ۞ وَدَعِ الْبِعَادَ وَخَلِّنَا نَتَصَالَحُ[3]
وَاسْمَحْ بِنَفْسِكَ اِنْ اَرَدْتَ وِصَالَنَا ۞ وَلَئِنْ خَطَيْتَ بِنَا فَاِنَّكَ رَابِحُ[4]
وَاِذَا خَشِيْتَ اِسَاءَةً قَدَّمْتَهَا ۞ زُرْنَا فَاِنَّا لِلْمُسِيْءِ نُسَامِحُ[5]

حکایت: مالک بن دینار کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک قوم اپنی مسجد میں تھی ایک جوان آکر مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میرا ایسا شخص اس قابل نہیں کہ لوگوں کے ساتھ مسجد میں داخل ہو کیونکہ میں نے فلاں فلاں گناہ کئے ہیں اپنے نفس کو گناہوں کے باعث ناچیز سمجھتا تھا خدا تعالےٰ نے اُس زمانہ کے نبی کے پاس وحی بھیجی کہ یہ جوان صدیقوں میں سے ہے۔ **حکایت**: بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا گنہگار تھا آخر عمر میں غفلت سے چونکا اور اپنے گھر والوں سے کہنے لگا کیا کوئی ایسا ہے جو خدا سے میری سفارش کر دے انھوں نے کہا کوئی نہیں وہ جنگل کو نکل گیا اور زمین پر گر پڑا اور کہنے لگا اے اللہ آپ ہی میری بیماری اور میرا علاج جانتے ہیں میں آپ کے پاس خانہ برباد فقرا اور عمل دور از صلاح کے ساتھ حاضر ہوا ہوں اور مجھے کوئی نہیں ملا جو میری سفارش کرتا اور نہ پناہ گزیں ہونے کے قابل کوئی مقام ملا جو مجھے بچا لیتا لہٰذا میری درخواست ہے کہ جو معاملہ آپ کے کرم کو شایاں ہے میرے ساتھ کیجئے ہاتف نے آواز دی کریم مہربان کے دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے دیکھو اُس کے ساتھ وہ کیا معاملہ کرتا ہے ہم نے تیرے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا اور تیرے درجے بلند کر دیئے خبر میں وارد ہے جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے آسمان اور زمین کے درمیان ستر قندیلیں روشن کی جاتی ہیں اور منادی پکارتا ہے سن لو کہ بندہ نے اپنے مالک سے صلح کر لی ایک بار کا ذکر

---

[1] تیرے دل کا کیا حال ہے کہ ہماری محبت سے کنارہ کش ہوا جاتا ہے۔ کیا محبت کے دعوے میں تو نے دل لگی کی تھی ۱۲....

[2] تو غیروں کے اشتیاق میں کب تک رہے گا حالانکہ تیرے سر ہر عضو میں ہمارے حسن کی روشنی جلوہ افروز ہے [3] حجاب دوری اب ہم سے اٹھا دے اور ہم سے وعدہ کر اور فراق کو الگ کر اور ہمکو صلح کر لینے دے۔

[4] ۔ اگر تجھے ہمارا وصال مقصود ہے تو اپنی جان پر رحم کر اگر تو ہماری طرف گامزن ہوا تو تو یقیناً نفع میں رہے گا ۱۲ [5] اور جب تجھے اپنی قدیم خطا کاریوں سے خوف آئے تو تو ہم سے مل لے کیونکہ ہم یقیناً گنہگار سے نرمی پیش آیا کرتے ہیں۔

ہے کہ ایک مردِ صالح کا ایک چرواہے پر گذر ہوا جو بکریاں چرا رہا تھا اور بھیڑیئے اس کے ساتھ ساتھ تھے، وہ بولا بکری اور بھیڑیے میں کیسے صلح ہوگئی اُس نے جواب دیا جیسے کہ چرواہے نے اپنے خدا سے صلح کرلی ۔

فائدہ: میں نے تفسیر نیشاپوری میں حضرت عائشہؓ کی روایت دیکھی ہے انھوں نے بیان کیا کہ جب خدا کو منظور ہوا کہ آدمؑ کی توبہ قبول فرمائے تو آدمؑ نے خانۂ کعبہ کا سات بار طواف کیا اور اُس وقت وہ ایک سُرخ رنگ کا ٹیلہ ہو رہا تھا پھر دو رکعت نماز ادا کی اور کہنے لگے اے اللہ آپ میری مخفی اور ظاہر باتوں کو جانتے ہیں میری معذرت قبول فرمالیجئے آپ میری حاجت سے واقف ہیں میری درخواست پوری کیجئے اور جو کچھ میرے نفس میں ہے اُسے آپ جانتے ہیں میرے گناہوں کو بخش دیجئے اے اللہ میں آپ سے ایسا ایمان جو میرے دل سے جا ملے اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ سوائے اس چیز کے جو آپ نے میرے لئے لکھدی ہے کچھ اور مجھے نہ پہونچیگا اور جو کچھ آپ نے میری قسمت میں لکھا ہے اُس سے مجھے راضی کردیجئے خدائے تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی اے آدمؑ میں نے تمھارے گناہ بخشدیئے جو کوئی تمھاری اولاد میں سے میرے پاس تمھاری طرح دعا کرتا ہوا آئے گا میں اس کے گناہ بخش دوں گا اور اُس کے غم اور ہم کو دور کردوں گا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے سے فقر کو علیحدہ کردوں گا اور دنیا اُس کے پاس آئے گی اور وہ نہ چاہتا ہوگا نیشاپوریؒ نے بیان کیا ہے کہ اُس کا مقتضیٰ تو یہ ہے کہ توبہ بعد زمین پر اُتر آنے کے قبول ہوئی ہو حالانکہ صحیح یہ ہے کہ توبہ پہلے قبول ہوئی ہے چنانچہ اسی واسطے خدائے تعالیٰ نے اپنے قول قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا[1] میں دوبارہ اُترنے کا حکم فرمایا ہے اس لئے کہ آدمؑ اور حوا علیہما السلام نے جب درخت میں سے کھالیا تو خدائے تعالیٰ کا دونوں سے ارشاد ہوا۔ اِهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ[2] جب دونوں نے توبہ کی تو اُن کے دل میں آیا کہ اُتر جانے کا حکم توبہ سے اُٹھ گیا اُن دونوں کو ارشاد ہوا اُتر جاؤ تاکہ وہ جان لیں کہ خدا کا وہ حکم باقی ہے اور نیز اس لئے کہ وہ وعدہ پورا ہو جو خدائے تعالیٰ نے اپنے قول اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً[3] میں کیا تھا ۔

لطیفہ: مومن سے گناہ اس لئے سرزد ہوتا ہے کہ اُس کی روح کافر کی روح کے قریب پُشتِ آدمؑ میں رہی ہے اسی طرح کافر سے نیکی ہو جایا کرتی ہے کیونکہ اُس کی روح بھی مومن کی روح کے پاس رہ چکی ہے جب قیامت کا دن ہوگا خدائے تعالیٰ بساطِ حکمت بچھائیگا اور اُس پر اعمالِ بنی آدمؑ رکھیگا پھر ہوا چلے گی تو ہر عمل اپنی اپنی جنس کی طرف اُڑ جائیگا مومن کا گناہ کافر کے گناہ کی طرف اُڑ جائیگا اور کافر کی نیکی مومن کی نیکی کی طرف اُڑ جائے گی مومن اور کافر میں ہر ایک دوسرے کے مقام کا مالک ہو جائیگا اور اس لئے کہ مومن اور کافر میں سے ہر ایک کے لئے جنت میں بھی اور دوزخ میں بھی ایک ایک مقام مقرر ہوتا ہے پس جب مومن مرتا ہے تو جنت میں اپنے اور نیز کافر کے مقام کا وارث ہو جاتا ہے اس طرح اس کو دو مقام مل جاتے ہیں اسی طرح سے جب کافر

---

[1] ہم نے کہا تم سب اُس سے اُتر جاؤ [2] تم ایک دوسرے کے دشمن ہو ۔
[3] میں یقیناً زمین میں خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں ۔ ۱۲

مرتا ہے تو اپنے اور مومن کے مقام کا وارث ہو جاتا ہے پس اس کو بھی دو مقام جہنم میں ملتے ہیں اس کو نسفیؒ نے بیان کیا ہے اور ابن عمادؒ نے ذریعہ میں کہا ہے کہ کافر کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں ایک نیکیوں کا فرشتہ دوسرا برائیوں کا فرشتہ پھر کہا ہے کہ اگر کہا جائے کہ کافر کی تو کوئی نیکی ہوتی نہیں اس کے داہنے فرشتے کے ہونے سے کیا فائدہ ہے جواب یہ ہے کہ شاید وہ مسلمان ہو جائے تو اُس کی بھی نیکیاں شمار میں آجائیں اور دوسرا جواب یہ ہے کہ آخرت میں اس کی نیکیاں بھی اُس کے سامنے پیش کی جائیں گی لیکن اُس کو اُن کا ثواب نہ ملے گا اور یہ اس کیلئے حسرت کا باعث ہوگا اگر کہا جائے کہ محافظ فرشتے اُسے بھی جانتے ہیں جو بندہ زمانہ میں کرے گا چنانچہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ[۱] پس بندہ کے اُن کے ساتھ ساتھ رہنے کا کیا فائدہ ہے جواب یہ ہے کہ وہ گواہ ہیں اور گواہ کے لئے معائنہ کرنا ضروری ہے ۔ **مسئلہ** گناہ کبیرہ کی تعریف میں علماء کے مختلف اقوال ہیں جن کو ابو طالب مکیؒ نے جمع کیا ہے چنانچہ انھوں نے بیان کیا ہے کہ چار کبیرہ گناہ قلب کے متعلق ہیں گناہ پر اصرار کرنا۔ خدا کے ساتھ شرک کرنا خدا کی رحمت سے ناامید ہونا اور خدا کی تدبیر خفی سے بےخوف ہو جانا اور تین پیٹ کے متعلق ہیں شراب پینا مال یتیم کھانا سود کھانا اور دو شرمگاہ کے متعلق ہیں زنا کرنا اور لواطت کرنا اور دو ہاتھ کے متعلق ہیں چوری کرنا اور قتل کرنا اور ایک سارے بدن کے متعلق ہے والدین کو ستانا اور ایک پیر کے متعلق ہے جہاد سے بھاگنا اور چار زبان کے متعلق ہیں جھوٹی گواہی پارسا عورت پر تہمت لگانا۔ جادو کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا یعنی جس قسم میں قصداً جھوٹ بولا گیا ہو اور جھوٹی قسم کو یمین غموس اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ قسم کھانے والے کو دوزخ میں ڈبا دیتی ہے روضہ میں امام نوویؒ نے دو گناہ اور زیادہ کئے ہیں وہ جھوٹ جس سے ضرر پہونچے اور بلا عذر عورت کا اپنے خاوند سے بچتے پھرنا اور نہیں نہیں کرنا یعنی خاوند کو صحبت نہ کرنے دینا پھر کہا ہے کبیرہ کی تعریف میں کئی امور داخل ہیں ایک تو یہ کہ وہ حد کو واجب کرتا ہے دوسرے یہ کہ اُس کے کرنے والے کی نسبت تصریحاً کتاب میں یا سنت میں وعید آئی ہو اور وہ پہلے کی طرف زیادہ مائل ہے پھر بیان کیا ہے منجملہ صغائر کے نماز میں ہنسنا یا حمام یا تنہائی میں بلا ضرورت اپنے چھپانے کے قابل بدن کو کھول دینا یا قبلہ کی طرف مُنہ کر کے یا مسلمانوں کی راہ میں قضائے حاجت کو بیٹھنا یا کتا رکھنا ہے جس کا رکھنا ممنوع ہے ۔ دو نصیحتیں ۔ یمین غموس کا امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک کوئی کفارہ نہیں اور امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ تین روزہ رکھنا اس کا کفارہ ہے گرچہ ایک دن ہر ماہ میں کر کے رکھ لے اور کفارہ کے روزہ توڑنا جائز نہیں بخلاف دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزہ کے کفارہ روزہ سے ادا کرنا جب ہے کہ ان تین صورتوں میں سے ہر ایک سے عاجز ہو یعنی مسلمان غلام جس میں کوئی ایسا عیب نہ ہو جس کی وجہ سے کام کرنے یا کمانے سے عاجز ہو آزاد کرنا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا جسے عرف عام میں کپڑا پہنانا کہتے ہیں خالی خف یا موزہ وغیرہ کافی نہیں یا برابر دس مسکینوں کو کھانا کھلانا اور یہ آسان ہے ہر مسکین کو ایک مُد کھانا دینا

---

[۱] وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو ۱۲

اور وہ تین دمشقی اوقیہ کے برابر ہوتا ہے بشرطیکہ شہر کی غالب خوراک سے مسلم دانے دلے جائیں آٹا اور روٹی نہیں۔ **دوسری موعظت**: نوح علیہ السلام نے حکم دیا تھا کہ کشتی پر کوئی نر مادہ کے پاس نہ جائے اس کی کتے نے مخالفت کی بلی نے اس کی اطلاع کردی آپ نے بلایا تو وہ قسم کھا گیا پھر دوبارہ کتے نے یہی حرکت کی بلی نے دعا مانگی کہ کتا اسی حالت میں پھنسا رہے یہاں تک کہ نوحؑ اسے دیکھ لیں۔ چنانچہ یہ سزا قیامت تک کے لئے رہے گی اور وہ مسخ ہوگیا ہے اور اس کے مسخ ہوجانے کا سبب جھوٹی گواہی دینا ہے مؤلف کہتا ہے کہ میرے نزدیک کتے کا مسخ ہوجانا محل اعتراض ہے کیونکہ قرطبیؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت آدمؑ جب جنت سے اُترے تھے تو درندے ان کے درپے ہوئے اور اُن کے ساتھ کتا تھا اور قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ وہ بہ کشتی میں داخل ہونے سے بچتا تھا جبرئیلؑ اس کی دُم پکڑے رہے پس اُس کی دُم میں گانٹھ پڑ کر رہ گئی اور یہ مخالفت کا باعث ہے۔

فائدہ: کعب احبارؒ نے بیان کیا ہے کہ اگر یہ کلمات نہ ہوتے تو یہود مجھے گدھا بنا دیتے یعنی اپنے جادو سے ۱؎ **اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ۔** علائیؒ نے بروایت ابن عباسؓ نقل کیا ہے کہ جو سوتے وقت پڑھے۔ ۲؎ **قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ** تو اس کو کسی ساحر کا مکر ضرر نہ پہونچائے اور جس کسی کو جادو کیا گیا ہو اگر لکھ کر دیا جائے تو خدا اس کا جادو دور کردے۔ برماویؒ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے جو شخص اپنی اہلیہ کے ساتھ جماع کرنے سے بستہ کردیا گیا ہو اس کے لئے یہ ترکیب نہایت نافع ہے سات عدد بیری کے سبز پتے لیکر دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر کچلے اور پانی میں ملا کر اس پر آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر دم کردے بعدہ اس میں سے تین گھونٹ پی کر باقی سے نہا ڈالے مؤلف کا بیان ہے کہ بعض مشائخ سے یہ عمل منقول ہے کہ شیشہ کے گلاس میں جیسے کہ دمشق کے حماموں میں ہوتے ہیں شہد سے **وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ** لکھ کر اگر ایسا شخص جو اپنی اہلیہ کے پاس جانے سے بستہ کردیا گیا ہو پی لے تو فضل خدا سے اُسے شفا ہوجائے اور سحر کی طرح علم رمل بھی حرام ہے صحیح مسلم میں ہے جو شگون بتانے والے کے پاس جائے اور اس کو سچا جانے تو اس کی چالیس روز کی نماز نہیں مقبول ہوتی ہے اور دوسری کتاب میں ہے جب منکر و نکیر کسی مردہ کے پاس آتے ہیں جو کاہن کے پاس گیا ہو تو آپس میں ایک دوسرے

۱؎ میں خدا کے وجہ کریم کی پناہ مانگتا ہوں جس سے بڑی کوئی شی نہیں اور خدا کے کامل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک و بد نہیں بچ سکتا اور خدا کے اسمائے حسنیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اُن میں سے میں جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں ہر شئے کی بُرائی سے جو اس نے پیدا کی بنائی طیار کی۔ ۲؎ موسیٰؑ نے فرمایا جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے یقیناً خدا ابھی اُسے باطل کر دے گا اس میں شک نہیں کہ خدا فسادیوں کا کام درست نہیں ہونے دیتا۔

سے کہتا ہے مجھے اس سے کاہن کی بو معلوم ہوتی ہے وہ اس پر ایسے زور سے ایک پھونک مارتا ہے کہ وہ آگ کی طرح بھڑک اٹھتا ہے۔

حکایت: موسیٰؑ کے زمانہ میں ایک بندہ تھا جو توبہ پر جمتا نہ تھا خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ اس سے کہدیجئے کہ اپنی توبہ کو برباد نہ کرے اگر پھر گناہ کیا تو تجھکو سزا ملے گی اور تیری توبہ قبول نہ ہو گی۔ موسیٰؑ نے یہ پیغام اُسے پہونچا دیا کچھ دِنوں تک تو وہ صبر کئے رہا لیکن ایک دن پھر گناہ کر بیٹھا خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ اُس سے کہہ دیجئے میں اُس پر غضبناک ہوں موسیٰؑ نے یہ پیغام بھی اُسے پہونچا دیا وہ جنگل کو نکل گیا اور کہنے لگا یا الٰہی موسیٰ کے پاس آپ کا یہ پیغام پہونچا ہے کیا آپ کے عفو کے خزانے ختم ہو گئے یا میرے گناہ سے آپ کا کچھ نقصان ہو گیا یا آپ نے اپنے بندوں پر اب بخل کرنا اختیار کر لیا ہے اور آپ کے عفو کے سامنے کون سا بڑا گناہ ہو گا یہاں تک کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں تجھے نہ بخشوں گا اور آپ مجھے یہ کیسے نہ بخشیں گے۔ حالانکہ کرم آپ کے صفات میں سے ہے اور جب آپ اپنے بندوں کو ناامید کر دیں گے تو آپ کا امیدوار کون بنے گا اگر آپ ہی انھیں بھگا دیں گے تو آپ کی طرف آنے کا قصد کون کرے گا اے اللہ اگر آپ کی رحمت ختم ہو چکی ہو اور مجھے عذاب دینا ضروری ہی ہو تو آپ اپنے سارے بندوں کے گناہ مجھ پر ڈال دیجئے میں بیشک اُن پر سے اپنی جان قربان کر دوں گا خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ اس سے کہدیجئے کہ اگر تیرے گناہ آسمان کو چھپا بھی لیتے تب بھی میں تجھے بخش دیتا کیونکہ تو میرے کمال عفو اور رحمت کو پہچانتا ہے۔ **حکایت بغداد میں ایک شخص گنہگار تھا** اور اس کی ماں صالحہ تھی جب کبھی اُس سے کوئی گناہ ہو جاتا تھا تو وہ ایک کتاب میں لکھ لیا کرتا تھا ایک رات کا ذکر ہے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا وہ نکل کر دیکھتا کیا ہے کہ ایک خوبصورت عورت کھڑی ہے اس سے پوچھا تیری کیا حاجت ہے وہ بولی میرے پاس یتیم بچے ہیں تین دن سے انھوں نے کھایا نہیں ہے اس شخص نے کہا اچھا اندر چلی آ وہ عورت تاڑ گئی کہ اس کے جی میں کچھ برائی ہے کہنے لگی پناہ اس پر اس نے اُسے زبردستی کھینچنا شروع کیا وہ کہنے لگی اے مصیبت کے دور کرنے والے اس سے مجھے بچایئے پھر کہنے لگی اچھا میری ایک بات سُنو یہ کہہ کر اشعار ذیل پڑھنے لگی۔

اَلَا اَیُّهَا النَّاسُ لِیَوْمِ رَحِیْلِهٖ ؎ اَرَاکَ عَنِ الْمَوْتِ الْمُفَرِّقِ لَاهِیًا
اَلَمْ تَعْتَبِرْ بِالظَّاعِنِیْنَ اِلَی الْبِلٰی ؎ وَتَرْکِهِمُ الدُّنْیَا جَمِیْعًا کَمَا هِیَا
وَلَمْ یَخْرُجُوْا اِلَّا بِقُطْنٍ وَخِرْقَةٍ ؎ وَمَا عَمَرُوْا مِنْ مَنْزِلٍ کُلٌّ خَالِیًا

؎ اے اپنی کوچ کے دن کو فراموش کرنے والے جُدا کرنے والی موت سے مجھے تو تو غافل نظر آتا ہے ۱۲۔ ؎ کیا ان باتوں نے تجھے کچھ بھی پند آموزی نہیں کی کہ بہتیرے لوگ دنیا کہنگی کو سفر کر گئے اور تمام دنیا کو جس حالت میں تھی اُسی میں خیرباد کہہ کر چل دیئے ۱۲۔ ؎ انھیں دنیا سے سوائے تھوڑی سی روئی اور کپڑے کے کچھ بھی لے جانا نصیب نہ ہوا اور جو منزل انھوں نے آباد کی تھی وہ خالی ہو کر رہ گئی۔

وَاَنْتَ غَدًا اَوْ بَعْدَهٗ فِی جِوَارِہِمْ ⁂ وَحِیْدًا فَرِیْدًا فِی الْمَقَابِرِ ثَاوِیَا[1]

پھر وہ عورت رونے لگی اور بولی اے میرے رب میری فریاد کو پہونچ اور اس مرد سے مجھے بچا اس نے جب اس کی یہ بات سنی بہت رویا پھر وہ عورت کہنے لگی تجھے خدا کی قسم جب تیرے اور تیرے مالک کے مابین صلح ہوگئی تو اب مار کو نہ بھول اس پر اس نے عورت کو کچھ دیا اور بولا جا اپنے بچوں کو کھلا اور ان سے میرے لئے دعا کی درخواست کر کہ جو کچھ اس کتاب میں لکھا ہے وہ مٹ جائے اس نے کہا اچھا چنانچہ جب اس نے اپنے بچوں کے لئے کھانا تیار کیا تو ان سے اس کے لئے دعا کی درخواست کی وہ کہنے لگے جب تک ہم اس کے لئے دعا نہ کرلیں گے کھانا نہ کھائیں گے کیونکہ اجیر جب تک کام نہ کرلے اجرت کا مستحق نہیں ہوتا پھر وہ شخص اپنی ماں کے پاس گیا اور اس نے کتاب جا کر دیکھی تو اس کو سفید پایا اس میں کوئی گناہ نہ تھا یہ خبر اس نے اپنی ماں کو دی اس نے پوچھا اس کا کیا سبب ہے اس نے کہا ایک عورت مجھ سے اپنے بچوں کے لئے کھانا مانگنے آئی تھی اسی کے ہاتھ پر میری خدا سے صلح ہوگئی اس کے بعد اس نے وضو کیا اور کہنے لگا اے اللہ جیسے آپ نے میرے لکھے ہوئے گناہ مٹا دیئے مجھے اپنے پاس بلا لیجئے پھر سجدہ کیا اس کی ماں نے جو اسے حرکت دی تو دیکھتی کیا ہے کہ اس کا انتقال ہو چکا ہے۔

حکایت ⁂ بایزید بسطامیؒ کے زمانے میں ایک آراستہ مکان میں کوئی خوبصورت عورت رہتی تھی اور کسی کو روکتی نہ تھی جس کا جی چاہے چلا آئے ایک روز اس کے دروازہ پر بایزید جا بیٹھے کوئی اس کے پاس اس روز نہ آیا اس نے اپنی لونڈی سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے کہا دروازہ پر ایک مرد صالح بیٹھا ہے وہ بولی تو اسی کو آنے دے جب وہ اندر آئے تو پوچھنے لگی آپ کی کیا حاجت ہے انھوں نے فرمایا میرے ساتھ ایک رات سو رہ وہ بولی میری ایک رات کی دو سو اشرفیاں ہوتی ہیں انھوں نے جیب سے سو اشرفیاں نکالیں اس کے سوا اور ان کی جیب میں ایک درہم تک نہ تھا اس عورت نے جب سو اشرفیاں لے لیں تو پوچھنے لگی آپ کیا چاہتے ہیں انھوں نے فرمایا میرے کپڑے پہن کر میرے سامنے چار قدم چل اس نے ایسا ہی کیا اس کے بعد انھوں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے اللہ آپ نے اس کا ظاہر درست کیا ہے تو آپ ہی اس کا باطن بھی درست کر دیجئے اس کے بعد اس سے کہا میرے کپڑے اتار دے وہ بولی خدا کی پناہ میں خدا سے توبہ کر چکی ہوں جفا کے بعد صفائی وحشت کے بعد انس جدائی کے بعد وصال غضب کے بعد رضا میسر ہوئی ہے المختصر وہ اس عورت کو چھوڑ کر چل دیئے ایک مدت کے بعد بایزیدؒ نے اس کو خانۂ کعبہ کے گرد طواف کرتے ہوئے دیکھا اس نے انھیں بے وصل کے میوے کھلائے اس کے بعد غائب ہوگئی۔

لطیفہ ⁂ ابراہیمؑ کو اپنے صاحبزادے اسمٰعیلؑ کے ذبح کرنے کا اس لئے حکم ہوا تھا کہ انھوں نے کسی گنہ گار کو دیکھا تھا اور اس پر بد دعا کی تھی پھر دو تین بار ایسا ہی پیش آیا اور انھوں نے بد دعا کی اس

[1] اور تو بھی کل یا اس کے بعد کسی روز تن تنہا گورستان میں جا گڑیں ہو کر انہیں کی ہمسائیگی میں جا لگے گا۔

پر خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہوا بس کیجئے میرے بندوں پر آپ بد دعا نہ کیجئے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں اُن پر ماں باپ
مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہوں اگر وہ توبہ کریں گے تو میں اُن کی توبہ قبول کر لوں گا یا یہی ہو گا کہ اُن کی پشت
سے میری عبادت کرنے والے بندے پیدا ہوں گے پس جو میں نے چاہا ہے چاہا ہے آپ جب میرے بندوں کی
ہلاکت چاہتے ہیں تو میں بھی آپ سے چاہتا ہوں کہ ایک ایک کر کے آپ بھی اپنے لڑکوں کو ذبح کر ڈالئے اس کو شرح
حکم میں ابن عطاء اللہ نے بیان کیا ہے۔ **فائدہ** :۔ جب یوسفؑ چاہ سے نکلے تو ان کا نور کنعان کے پہاڑوں
پر نمایاں ہوا اس سے اُن کے بھائیوں کو اُن کا نکل آنا معلوم ہو گیا چنانچہ وہ اُن کے پاس پہونچے اور انھیں بیچا
کر فروخت کر ڈالا عکرمہؓ کا قول ہے کہ چالیس درہم کو اور ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بیس درہم کو اسی طرح گنہگار
جب پشیمانی سے روتا ہے تو اُس کے نور کی تابش عرش کے نیچے تک پہونچتی ہے فرشتے کہتے ہیں یہ کیسا نور ہے اُن کو
جواب ملتا ہے کہ یہ بندہ چاہ معصیت سے فضاء طاعت کی طرف نکل کر آیا ہے اور باب خوف میں ہم پہلے بیان
کر چکے ہیں کہ حواؑ کے آنسو جو ہیرن گئے تھے چنانچہ اسی طرح بازار جواہر میں گنہگار کے آنسو بھی جا کر قائم ہوتے
ہیں جب وہ خوف خدا سے گریہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اے میرے فرشتو میرے بندے کے آنسو
کی قیمت لگاؤ وہ عرض کرتے ہیں اُس کی قیمت یہ ہے کہ اس کی نیکیاں مقبول ہو جائیں ارشاد خداوندی ہوتا ہے
کہ اُس کی قیمت اس سے بھی زیادہ ہے وہ عرض کرتے ہیں اس کی قیمت یہ ہے کہ اس کے گناہ بخش دے جائیں۔
ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ اُس کی قیمت اس سے بھی زیادہ ہے پھر وہ عرض کرتے ہیں اس کی قیمت یہ ہے کہ آپ
اسے جنت عطا فرمائیں پھر ارشاد خداوندی ہوتا ہے اس کی قیمت اس سے بھی زیادہ ہے وہ کہتے ہیں اے ہمارے
رب ہم اُس کی قیمت کے اندازے سے عاجز ہیں اس وقت خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اُس کی قیمت
میرے وجہ کریم کا دیدار ہے۔

حکایت :۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو بیس برس تک بنرہ کاری میں مبتلا رہا تھا پھر ایک بار اس نے
آئینہ دیکھا تو داڑھی میں سفید بال نظر پڑے کہنے لگا الٰہی میں بیس سال تک نافرمان رہا ہوں اگر پھر میں آپ کی
طرف رجوع ہو جاؤں تو کیا آپ قبول فرمالیں گے آواز آئی تو ہم سے محبت کرتا تھا ہم تجھ سے محبت کرتے تھے تو نے
ہمیں چھوڑ دیا ہم نے تجھے چھوڑ دیا تو ہمارا نافرمان بنا ہم نے تجھے مہلت دی اگر تو ہماری طرف رجوع ہو جائیگا
ہم تجھے مقبول بنالیں گے سورۂ یوسف کی تفسیر علائی میں میری نظر سے گذرا ہے خدائے تعالیٰ نے صحف ابراہیمؑ میں
نازل فرمایا ہے خدائے عزیز حمید کی جانب سے گریزپا بندوں کو معلوم ہو کہ یہ تمکو میرا پیغام ہے چونکہ تم کو میں
نے نور علم اور تیزی فہم کے ساتھ مخصوص کیا ہے اولا یہ کہ میں تم کو عدم سے وجود میں لایا میں نے تمھاری آنکھیں بنائیں
تو تم بینا ہوئے تمھارے کان پیدا کئے تو تم سننے کے قابل ہوئے تم کو زبان دی تو تم گویا کہلائے تمھیں دل عنایت
کئے تو تم کو علم ملا عقل دی تو تم سمجھدار بنے تمھاری جانوں کو میں نے وحدانیت کا شاہد بنایا تو تم اس کے شاہد
ہوئے آنے کے وقت تم نے پشت پھیر لی اقرار کر کے تم منکر ہو گئے تم عہد شکنی کر کے غدار بنے المختصر یہ باتیں تھیں

خوف خدا سے آنسو گرنا
معقیمت

سفید بال

وحشت زدہ نہ بنائیں اگر تم رجوع ہو گے تو ہم بھی رجوع ہو جائیں گے اور زیادہ کرم کریں گے ہم نے پیدا کیا ہے پس جس سے لغزش ہو گی ہم درگذر کریں گے جو الگ ہوگا ہم اس سے ملیں گے جو توبہ کرے گا ہم قبول کریں گے جو فراموشی اختیار کرے گا ہم اس کی یاد رکھینگے جو تھوڑا عمل کرے گا اس کی ہم قدر دانی کریں گے ہم عطا کریں گے ہم دیں گے ہم بخشش کریں گے نرمی سے پیش آئیں گے معاف کریں گے درگذر کریں گے ہمارا کرم سب پر مبذول ہے ہمارا پردہ آویزاں ہے اے میرے بندے آسمان اور اس کی بلندی کی طرف نظر کر آفتاب اور اس کی شعاع کو دیکھ زمین اور اس کے اطراف کو اس کے دریاؤں اور موجوں کو اس کی فصلوں اور مختلف زمانوں کو جو کچھ ظاہر اور پوشیدہ ہے جو متحرک اور ساکن ہے جو قریب اور بعید ہے جو کچھ ہو چکا اور جو ہونے والا ہے جو کچھ تر و خشک ہے جو ٹھہرانے اور بیٹھنے والا ہے جو متحرک اور جامد ہے جو بیدار اور خوابیدہ ہے جو رکوع اور سجدہ میں ہے جو غائب یا حاضر ہے جو پوشیدہ یا عیاں ہے یہ سب کے سب میرے جلال کے شاہد ہیں میرے کمال کے مقر ہیں میرے ذکر کے اعلان کرنے والے ہیں میرے شکر سے غافل نہیں اے میرے بندے میں تو تیری یاد رکھتا ہوں اور تو مجھے فراموش کئے ہوئے ہے میں تیری پردہ پوشی کرتا ہوں اور تو میرا لحاظ نہیں کرتا اگر میں زمین کو حکم دوں تو اسی دم تجھے نگل جائے اگر دریاؤں کو حکم دوں تو تجھے غرق کر دیں لیکن میں اپنی قدرت سے تیرا حامی ہوں اور اپنی قوت سے تیرا مددگار ایک زمانہ مقرر اور مدت معین تک میں ٹال رہا ہوں پھر ناچار تجھے میرے پاس آنا پڑے گا اور میرے سامنے تجھے کھڑا ہونا ہوگا میں تیرے اعمال تیرے سامنے ایک ایک کرکے گن دوں گا اور تیرے کل افعال کی تجھے یاد دہانی کروں گا یہاں تک کہ جب تجھے اپنی تباہی کا یقین آجائیگا اور تو کہے گا اب لامحالہ دوزخی ہوا تو اپنی مغفرت تجھے عطا کروں گا اور اپنی رضامندی تجھے عنایت کروں گا تیرے گناہوں اور خطاؤں کو بخشدوں گا اور کہوں گا غمگین نہ ہو چنانچہ تیری وجہ سے میرا نام غفار ہے۔ اسی معنی کے اشعار ذیل پڑھنے والوں نے

أَتَعْرِضُ[1] عَنَّا وَالْجَنَابُ فَسِيحٌ ؛ وَتَهْرُبُ مِنَّا اِنَّ ذَا لَقَبِيحٌ

وَيَبْدُوْ[2] لَنَا مِنْ نَحْوِكَ الصَّدُّ وَالْجَفَا ؛ وَمِنْ نَحْوِنَا وُدٌّ لَدَيْكَ صَحِيحٌ

وَنَدْعُوْكَ[3] لِلْحُسْنٰى وَنَمْنَحُكَ الرِّضَا ؛ وَاَنْتَ لِاَسْبَابِ الْبِعَادِ جَمُوْحٌ

وَكَمْ[4] مَرَّةً جَاءَتْكَ مِنَّا رَسَائِلٌ ؛ وَفِيهَا خِطَابٌ لَوْ سَمِعْتَ فَصِيحٌ

فَيَا اَيُّهَا[5] الْغُصْنُ الرَّطِيبُ قَوَامُهٗ ؛ وَفِيهِ لَنَا سِرٌّ يُصَانُ وَرُوحٌ

---

[1] کیا تو ہم سے اعراض کرتا ہے حالانکہ ہماری درگاہ با وسعت ہے اور تو ہم سے بھاگا جاتا ہے یقیناً یہ بڑی بات ہے

[2] تیری طرف سے تو ہمارے لئے انکار اور جفا کاری کا ظہور ہوتا ہے اور ہماری جانب سے تیرے لئے خالص محبت کا [3] ہم تجھے بہتری کے لئے بلاتے ہیں اور تجھے اپنی رضامندی عطا کرتے ہیں اور تو دوری کے اسباب فراواں پر سوار ہو کر سرکشی پر آمادہ ہے۔

[4] ہمارے کتنے ہی نامہ بر تیرے پاس نامہ پر نامہ لائے ان میں اگر تیرے گوش شنوا ہوتے تو یہ خوش بیانی کی تقریر تھی

[5] اے تازگی آمیز شاخ اس میں ہمارا راز محفوظ اور روح موجود ہے ۱۲۔

اَلَیْکَ اَسْرَیْنَا بِالْوَادِ فَکُلُّ مَا یُعَدُّ قَبِیْحًا فَھُوَ مِنْکَ مَلِیْحٌ

عظۃ الاسباب میں مذکور ہے خدائے تعالیٰ نے کسی نبیؐ کے پاس وحی بھیجی کہ اے میرے نبی گنہ گاروں کے لئے بساطِ کرم بچھائیے اور خطاکاروں کے لئے میری رحمت کی وسعت کو پہونچائیے اور بھاگنے والوں کو میری طرف واپس لائیے اور طالبوں کو میری راہ بتلائیے اور نافرمانوں سے کہہ دیجئے کہ میں نے اُن کے لئے اپنے پاس بساطِ قبول بچھا رکھا ہے اور آسان تر اعمال ست میں انھیں اپنا مقرب بنالوں گا پھر میری مغفرت کے سامنے اُنکے گناہوں کی کیا حیثیت ہے اور اُن کی خطائیں میری وسعت رحمت کے قریب بھی نہیں پہونچ سکتیں اگر گناہ عظیم ہوں یا عیب بکثرت ہوں تو کیا ہوا میرے ابر کرم کا ایک قطرہ اُن کا ایک گناہ بھی باقی نہ رکھیگا اور میری رضامندی کی ایک نگاہ اُن کے کسی عیب کو نہ چھوڑے گی ۔ اے میرے نبی میرا یہ برتاؤ اُس کے ساتھ ہے جو مجھ سے روگرداں ہوجائے پھر بھلا اُس کے ساتھ میرا کیا معاملہ ہوگا جس کا دل مجھ سے پُر ہو میری اطاعت نے اسکے تمام اوقات کا احاطہ کرلیا ہو میرے معاملہ میں اس کی عمر گذر گئی ہو اے میرے نبی میری طرف قصد کرکے آنے والوں کو مژدہ ہو میری طرف چل کر آنے والوں کو بشارت ہو اُن کے دن روزے اور راتیں شب بیداری ہیں میں گفتگو میں اُن کی خبر رکھتا ہوں میرے فرشتے اُن کا مشاہدہ کرتے ہیں اور میری جنت اُن کی مشتاق ہے اُن کے دل میری معرفت کے خزانے ہیں وہ مجھ سے راز ونیاز کی باتیں کرنے کے ایسے مشتاق ہیں جیسے کبوتر کو اشتیاق ہوا کرتا ہے اور اور میرے لئے یتیموں کی طرح روتے ہیں اُن کی دردناک آواز میرے نزدیک فرشتوں کی تسبیح سے افضل ہے قسم اپنی عزت اور جلال کی میں انکو ایسی چیزیں دوں گا جو کسی آنکھ نے نہ دیکھی ہوں گی نہ کسی کان نے سُنی ہونگی اے میرے نبی مجھ سے بھاگنے والا کہاں بھاگ کر جائیگا یا گنہگار مجھ سے کہاں تک بھاگے گا کیا قیامت اُس کو یکجا نہ کردے گی اور میرے ہی پاس اُسے پھر پھرا کر آنا پڑے گا پھر میں ایسے جزا دینے والے کی طرح جو مخفی بھید جانتا ہو محاسبہ کروں گا اور اُس سے ایسی بازخواست کروں گا جیسی کوئی واقف کار بازخواست کرے جس سے دلوں کے بھید بھی پوشیدہ نہ رہ سکیں اپنی عزت اور جلال کی قسم کھاکر کہتا ہوں اگر میں چاہتا تو جو تھوک مُنہ میں ہوتا ہے اُسی سے اُس کا دم بند کردیتا اور وہ گھٹ کر ختم ہوجاتا یا جو کپڑے وہ پہنے تھا اُسی میں آگ لگا دیتا تو وہ جل کر خاک سیاہ ہوجاتا لیکن میں ایسے دن پر اُس کو ٹال رہا ہوں جس دن اُن کی ٹکٹکی بندھ کر رہ جائے گی اور کوئی عذر باقی نہ رہے گا میں نے طہارت القلوب میں بروایت فضیلؒ دیکھا ہے کہ انھوں نے جبل عرفات پر کسی شخص سے کہا بتلاؤ تو اگر اتنے سب لوگ کسی مالدار سے ایک دانگ مانگیں تو ان کو نہ دیگا اُس نے جواب دیا نہیں انھوں نے کہا تمھارے نزدیک ایک دانگ دو تہائی ہے خدا کے نزدیک مغفرت یقیناً اس سے بھی کم ہے اور باب محبت میں پہلے گذر چکا ہے کہ ایک دانگ دو تہائی درہم کے برابر ہوتا ہے ۔

فائدہ :- جب آدم اُترے تو اپنے گناہ پر بہت روئے اور کہنے لگے اے میرے رب اگر میں آپ کے سامنے توبہ

لے ہم نے تجھ سے اشارات محبت کئے ہیں - سچ تو یہ ہے کہ جو کچھ نازیبا سمجھا جاتا ہے وہ تجھ سے تو زیبا ہی ہوتا ہے ۱۲

کروں اور صلاح کار بن جاؤں تو کیا قبول فرمالیں گے خدائے تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی اے آدمؑ میں نے زمین اور آسمان پیدا کرنے کے پہلے ہی اپنے عرش پر لکھ رکھا ہے کہ یقیناً جو توبہ کرے میں اُس کو بہت بڑا بخشنے والا ہوں اے آدمؑ میں توبہ کرنے والوں کو خوش و خرم اور ہنستا ہوا اٹھاؤں گا اور اُن کی دعا مقبول ہوگی اور عنقریب پہلے گذر چکا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے آدمؑ کے اُترنے سے قبل ہی اُن کی توبہ قبول کرلی تھی امام غزالیؒ نے ذکر کیا ہے کہ جب بندہ گنہ گار ہوتا ہے اور ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے اے میرے رب تو تین مرتبہ تک تو فرشتے اُس کی آواز کو روک لیتے ہیں چوتھی بار خدائیتعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ کی آواز تم کب تک مجھ سے روکتے رہوگے اُسے یقین آگیا ہے کہ سوائے میرے اُس کا کوئی رب نہیں ہے جو گناہوں کو بخشدے میں تمھیں شاہد بناتا ہوں کہ میں نے اُسے بخشدیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے یقیناً قیامت میں خدائے تعالیٰ اتنی بخششیں فرمائے گا کہ ابلیس لعنہ اللہ بھی اس امید میں کہ شاید اس کی بخشش ہو جائے فخر کرکے اٹھیگا۔ **لطیفہ**: حناطیؒ کا بیان ہے ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں تاریکی ہیں اور اُن کے لئے پانچ چراغ ہیں گناہ تاریکی ہے اور اس کا چراغ توبہ ہے قبر تاریکی ہے اور اُس کا چراغ نماز ہے میزان تاریکی ہے اور اس کا چراغ لا الٰہ الا اللہ ہے قیامت تاریکی ہے اور اس کا چراغ عمل نیک ہے پل صراط تاریکی ہے اور اس کا چراغ یقین ہے۔

مسائل: شیطان کے مسلط کر دینے میں کیا حکمت ہے علائیؒ نے سورۂ یوسف کی تفسیر میں اس کا جواب دیا ہے کہ اس میں لطف عظیم ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ ہمارے گناہوں کو اس پر حوالہ کر دیگا چنانچہ خدائیتعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ[1] وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ[2] اور هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ[3] مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ[4]۔ نیشاپوریؒ نے مومن پر شیطان کے مسلط کرنے کی یہ حکمت بیان کی ہے کیونکہ جب وہ کسی سے گناہ کرادے گا اور وہ توبہ کرلے گا تو یہ امر شیطان پر زیادہ گراں ہوگا اس سے کہ گناہ کرنے پر نہ بہکاتا جیسے صیاد کے جال میں کوئی شکار پھنس کر نکل جائے تو زیادہ گراں گزرتا ہے بہ نسبت اس کے کہ جال میں پھنسا ہی نہ ہو۔ نیز یہ بیان کیا ہے کہ مومن کی حالت شیطان کے ساتھ ایسی ہے جیسے درخت پر کسی انسان کا گذر ہوا اور وہ اس سے ایک مسواک لیلے تو اس درخت کا مالک اُس سے جھگڑا نہ کرے گا کیونکہ دوسری شاخ پھر نکل آئے گی لیکن اگر کلہاڑا لے کر اُسے کاٹنا شروع کر دیگا تو وہ اُسے ضرور روکے گا اور جھگڑا کریگا پس گناہ مسواک کے مانند ہے جس کے بعد اور نیکی آجائے گی اور کفر کلہاڑی کے مانند ہے پس جب شیطان کسی کو کفر پر آمادہ کرنا چاہتا ہے تو خدا اُسے روک دیتا ہے۔

دوسرا مسئلہ: شیطان کے پیدا کرنے میں کیا حکمت ہے اس کے مختلف جواب ہیں بعض نے کہا ہے کہ

---

[1] پس آدمؑ اور حوا کو شیطان نے لغزش میں ڈالدیا [2] مجھے تو شیطان ہی نے اُس کی یاد بھلادی [3] یہ شیطان کا کام ہے [4] بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں میں عداوت ڈالدی ۱۲۔

خدانے چاہا کہ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور شیطان پر اُس کا وبال ڈالے پھر اُس کو دوچند عذاب دے نیز یہ کہ اگر آگ نہ ہوتی تو عود کی خوشبو نہ ظاہر ہوتی ایسے ہی اگر شیطان نہ ہوتا تو مومن کی فضیلت نہ ظاہر ہوتی یا یہ کہ اس طرح سے کہ سرے سے اُس کی مخالفت کر جائے اور یہ توفیق خداوندی سے میسر ہوتا ہے یا یہ کہ شیطانی وسوسہ سے باوجود موافقت تقدیر کے جو کچھ سرزد ہوگیا ہے اُس سے توبہ کرلینے سے نیز یہ کہ شہر کے لئے کوئی خاکروب بھی ہونا ضروری ہے جو کوڑا کرکٹ دور کیا کرے حتی کہ جس کے پاس مشک ہوتا ہے وہ بھی اس سے مستغنی نہیں پس قلب ایک شہر ہے اور نفس بدبودار شے ہے اس لئے خدائے تعالیٰ نے ابلیس کو خاکروب بنایا ہے نیز یہ کہ خدائے تعالیٰ باوجودیکہ مسلمانوں کی مدد پر قادر ہے کبھی ان کو شکست دیتا ہے تاکہ انھیں شہادت نصیب ہو اور کبھی فتح عنایت کرتا ہے تاکہ غنیمت ہاتھ آئے اسی طرح کبھی خدا شیطان پر انھیں غالب کرتا ہے تاکہ انھیں جنت دستیاب ہو اور کبھی شیطان کو اُن پر غالب کر دیتا ہے وہ ان کو شہوات میں مبتلا کرتا ہے پھر جب وہ تائب ہوجاتے ہیں تو اس طرح ان کو دنیا اور آخرت دونوں کی لذت حاصل ہوجاتی ہے ابن معاذ رضؓ نے کشف الاسرار میں بیان کیا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ابلیس کو تاریکی سے پیدا کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ لعنت سے جن لوگوں نے ابلیس کو فرشتوں میں سے شمار کیا ہے امام رازیؒ نے اُن کے رد کرنے کے لئے یہ کہا ہے کہ فرشتے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور امام نوویؒ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ فرشتوں میں سے تھا۔ قاضی عیاضؒ کا قول ہے وہ ابوالجن ہے جیسے کہ آدمؑ ابوالبشر ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جب ابلیس کی زوجہ کو پیدا کرنا چاہا تو اس پر غضب ڈال دیا اس سے ایک شعلہ نکلا پس خدائے تعالیٰ نے اُس سے اُس کی زوجہ رُسل کو پیدا کیا اور ابن عماد کا بیان ہے کہ ابلیس کی داہنی ران میں ذکر اور بائیں میں فرج ہے جن کو اُس کی اصلی صورت پر دیکھنا ممتنع ہے باب جمعہ میں پہلے گذر چکا ہے کہ چالیس مکلف جن ہوں تو جمعہ صحیح ہوجاتا ہے یا اُن میں سے بعض جن اور بعض انس ہوں بشرطیکہ جن اس وقت بنی آدم کی صورت پر ہوں۔ **تیسرا مسئلہ** :- اور اسماء کو چھوڑ کر اعوذ باللہ کہنے میں کیا حکمت ہے نیشاپوریؒ نے کہا ہے کہ جب عدو سخت ہوتا ہے تو تعداد کثیر کی حاجت پڑتی ہے اور یہ اسم تمام صفات کمال کا جامع ہے **چوتھا مسئلہ** :- اس میں کیا حکمت ہے کہ جبرئیلؑ وغیرہ فرشتوں کو چھوڑ کر شیطان سے بچنے کے لئے خدا کی پناہ مانگی جاتی ہے باوجودیکہ چھوٹے سے چھوٹا فرشتہ بھی اُس کے شر کے دفع کرنے کے لئے کافی ہے اور وہ اس سے نہایت ذلیل ہے کہ خدائے عظیم کے اسم مبارک کی پناہ مانگی جائے نیشاپوری نے کہا ہے گویا کہ خدائے تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ اے بندے میں نے تیری حفاظت کسی دوسرے کے سپرد نہیں کی بلکہ میں خود اس کا ذمہ دار ہوں۔ **پانچواں مسئلہ** :- اعوذ کو بسم اللہ کے ساتھ قرین کرنے میں کیا حکمت ہے نیشاپوریؒ نے کہا ہے اس لئے کہ بسم اللہ میں مومن کی شفا ہے اور استعاذہ میں شیطان کا سم ہے حدیث میں آیا ہے ابواب معاصی کو استعاذہ سے بند کیا کرو اور ابواب طاعت کو بسم اللہ سے

کھولا کرو۔ **چھٹا مسئلہ** ؛ حضرت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو موت دینے اور دشمن کے زندہ رکھنے میں کیا حکمت ہے جواب یہ ہے کہ دشمن خصومت کرنے والا ہے اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم شافع ہیں اور خدا تعالیٰ قاضی ہے اس لئے شفیع کو خصومت کرنے والے سے پہلے بھیج دیا تاکہ ہماری طرف سے دفع خصومت میں نائب بن جائیں امام نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ شیطان کو قیامت تک کی مہلت دینے میں اس کی عقوبت کی زیادتی اور اس کی معاصی کی کثرت مدنظر ہے۔

پھر روضہ میں بیان کیا ہے قاضی کو جن دو آدمیوں میں خصومت ہو اُن میں سے ایک سے دوسرے کی سفارش کرنا جائز ہے۔ نیشاپوریؒ نے کہا ہے جب خدا تعالیٰ نے ابلیس لعنہ اللہ کو مہلت دی تو کہنے لگا آپ کی عزت کی قسم جب تک بنی آدم کے بدن میں روح رہے گی میں اُن کے دل سے ہرگز نہ نکلوں گا خدائے تعالیٰ نے فرمایا جب تک اُن کے بدن میں روح رہے گی میں اُن سے توبہ کو نہ روکوں گا وہ بولا میں اُن سب کو ضرور بھگاؤں گا خدائے تعالیٰ نے فرمایا میں اُن کے گناہ دور کرتا رہوں گا وہ بولا میں اُن کے سامنے سے آؤں گا علائیؒ نے کہا ہے یعنی اُن کو آخرت بھلا دوں گا اور ان کے پیچھے سے آؤں گا یعنی اُن کے لئے دنیا کو آراستہ کر دکھاؤں گا اور اُن کی داہنی طرف سے آؤں گا یعنی حق سے انھیں باز رکھوں گا اور ان کے بائیں جانب سے آؤں گا یعنی باطل چیزیں ان کو آراستہ کرکے دکھاؤں گا۔ امام رازیؒ نے بیان کیا ہے جب اُس نے یہ بات کہی تو بنی آدم پر فرشتوں کے دل کڑھنے لگے خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ انسان کے لئے اوپر اور نیچے کا سمت باقی ہے جب پستی کے ساتھ دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائیگا یا عاجزی کے ساتھ اپنا چہرہ زمین پر رکھیگا تو میں اس کے ستر برس کے گناہ بخشدوں گا قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ ابن عباسؓ کا قول ہے جب تم میں سے کوئی ایک انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو یہ دعا میں اخلاص کہلاتا ہے اور جب اپنے دونوں ہاتھ سینہ کے برابر اٹھاتا ہے تو یہ دعا ہوتی ہے اور جب اُن کو بلند کر دیتا ہے یہاں تک کہ سر سے بھی اونچے ہو جاتے ہیں اور ہاتھوں کی پشت اس کے چہرہ کی طرف رہتی ہے تو یہ ابتہال یعنی زاری کرنا کہلاتا ہے تاتارخانیہ میں بروایت محمد بن حنفیہؒ مذکور ہے رغبت کے ساتھ دعا کرنا یہ ہے کہ اپنی ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف بلند کرے اور خوف کے ساتھ دعا کرنا یہ ہے کہ ہتھیلیوں کی پشت چہرہ کی طرف کرے اور تضرع کی دعا یہ ہے کہ خنصر (یعنی چھنگلیا) اور بنصر (یعنے اُس کے پاس کی انگلی) کو بند کرلے اور ابہام (یعنے انگوٹھے) اور وسطیٰ (یعنے بیچ کی انگلی) سے حلقہ بنالئے اور سبابہ یعنے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرے۔ احیاء میں ہے اپنے دونوں ہاتھوں کو بائیں جانب مائل رکھے کیونکہ قلب بائیں طرف ہوتا ہے جیسے کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والا اُس کو بائیں جانب کرکے طواف کرتا ہے اور باب الحج میں پہلے گذر چکا ہے اگر کہا جائے کہ اس ملعون کو یہ کہاں سے معلوم ہو گیا کہ اکثر لوگ ناشکرے ہوں گے کیونکہ اُس نے کہا تھا لَا تَجِدُ اَکْثَرَهُمْ شَاکِرِیْنَ[1] جواب یہ ہے کہ یا اُس نے لوح محفوظ میں دیکھ لیا تھا اور بعض کا قول ہے اُس نے ایسا گمان کیا تھا اور وہ

---

[1] آپ ان میں سے اکثروں کو شکر گذار نہ پائیں گے

ٹھیک اُتر آیا چنانچہ خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ۔ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ ۔[1]
جب اُس نے یہ کہا خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اُن کے لئے توبہ کا دروازہ کھول دوں گا ابلیس لعنۃ اللہ نے
کہا میں طول امل سے اُس کو بند رکھوں گا خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا تو میری مغفرت کو ان سے روک سکتا
ہے سفیان ثوریؒ نے خدائے تعالیٰ کے قول اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ[2] کے متعلق بیان کیا ہے
کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تجھے اس کی قدرت نہیں کہ تو ان سے گناہ سرزد کرادے جس کے معاف کرنے سے میں عاجز
ہو جاؤں ۔ **ساتواں مسئلہ** ۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ شیطان کی عداوت خاص کر انسان کے ساتھ ذکر کی گئی
ہے حالانکہ وہ خدا اور فرشتوں اور جنوں کا دشمن ہے جواب یہ ہے کہ اصل میں وہ بنی آدم کا دشمن ہے کیونکہ جب
اُس نے آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تو سمجھا کہ آدم ہی اُس کے ملعون بننے کا سبب واقع ہوئے ہیں اور اُس کا گمان یہ ہے
کہ وہ خدا سے عداوت نہیں رکھتا اور دلیل اس کی حضرت عمرؓ بن خطاب کا قول ہے کہ میں نے شیطان کو کمزور دیکھا
اُس سے اُس کا سبب پوچھا تو کہنے لگا خدا کے فراق کے خوف سے رہا اُس کا جنوں سے عداوت کرنا تو صرف اس
لئے ہے کہ وہ بنی آدم میں سے جو رسول ہوئے ہیں ان پر ایمان لائے ہیں سورۂ نحل کی تفسیر میں علائیؒ نے بیان کیا ہے
شیطان نے کہا اے میرے رب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے محب اور
شیطان سے دشمنی رکھتے ہیں لیکن پھر بھی وہ آپ کی نافرمانی کرکے میری اطاعت کرتے ہیں خدائے تعالیٰ نے ارشاد
فرمایا اُن کے دعوئے محبت کے باعث میں انھیں بخشدوں گا اگرچہ میری خدمت کی بجاآوری میں وہ قصوروار
ہوں اور ان کے اس دعوے کی وجہ سے کہ وہ تجھ سے عداوت رکھتے ہیں میں انھیں بخشدوں گا جب تک
وہ تیرے حکم پر عمل کرتے رہیں امام رازیؒ نے سورۂ براۃ کے ذیل میں خدائے تعالیٰ کے قول وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ
بْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْ قَبْلُ[3] کے متعلق بیان کیا ہے کہ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ یعنے جو پہلے کافر تھے ان سے مراد کفار عرب ہیں
جنھوں نے کہا تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ نصاریٰ نے بھی ویسی ہی بات کہی جیسے یہود
نے کہی تھی کیونکہ وہ کفر میں اُن سے پہلے ہوئے ہیں انھوں نے اپنے علما اور راہبوں کو خدا کو چھوڑ کر رب بنا رکھا
تھا یعنے اُن کی بات مانتے تھے اور خدا کے قول کو انھوں نے چھوڑ رکھا تھا عدی بن حاتم طائی نصرانی تھے جب مسلمان
ہوگئے تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ اپنے راہبوں اور عالموں کی عبادت تو نہ
کرتے تھے آپ نے فرمایا کیا جو کچھ خدائے تعالیٰ نے حلال کیا تھا اس کو حرام اور جو حرام کیا تھا اس کو حلال نہ
کرتے تھے انھوں نے عرض کیا ہاں ایسا تو کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی ان کی عبادت ہے احبا ت

---

[1] البتہ ابلیس نے اُن پر اپنا گمان سچا کیا تو وہ اس کے پیرو ہوگئے [2] یقیناً میرے بندوں پر تیرا بس نہ چلے گا ۔ ۲ ۔
[3] یہود نے کہا عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں یہ اُن کے مُنہ کی بات ہے جو لوگ
پہلے کافر ہو چکے ہیں انھیں کی طرح یہ ناشکرے کہتے ہیں ۔

علمائے یہود اور ان سے علمائے نصاریٰ مراد ہیں پس یہ لوگ اپنے علماء کی اطاعت کر کے کافر ہو گئے تھے اور فاسق شیطان کا مطیع ہوتا ہے پس اس کی تکفیر لازم تھی لیکن چونکہ فاسق شیطان کی تعظیم نہیں کرتا بلکہ اس پر لعنت کرتا ہے اس لئے اس سے کفر منتفی ہو گیا اگر کہا جاوے یہ کیوں کہا کہ یہ ان کے منہ کی بات ہے حالانکہ سب ہی منہ سے کہتے ہیں جواب یہ ہے کہ وہ ایسی بات ہے جس کی تائید کسی دلیل سے نہیں ہوتی بلکہ انھوں نے بے معنی طور پر ایک بات بک دی اور بعض نے کہا ہے کہ انسان کبھی کسی شئے کو اختیار کرتا ہے کرتا ہے اور زبان سے نہیں نکالتا اور یہود و نصاریٰ نے اس بات کو اختیار کیا اور زبان سے بھی کہہ ڈالا خدا بی بی اور بچہ سے منزہ ہے۔

موعظت :۔ جب آدمؑ کو درخت کی ممانعت کی گئی تو انھوں نے اسے اپنے تخت کے قریب ہی پایا۔ انھوں نے تخت کو اڑنے کا حکم دیا چنانچہ ان کا تخت ہزار برس تک جنت میں اڑتا رہا پھر جو اترا تب بھی وہ درخت قریب ہی پایا۔ انھوں نے عرض کیا اے رب آپ نے اس درخت سے مجھے منع فرمایا ہے اور اس کو میرے قریب کر دیا ہے ارشاد ہوا اگر میں گناہ کے قریب رحمت کو نہ رکھتا تو درخت کے نیچے تخت کو بھی نہ رکھتا جب آدمؑ اتر آئے تو جبرئیلؑ ان کے پاس دو سرخ رنگ کے بیل لائے انھوں نے ان سے کھیتی کی اور ان کو مارا بیلوں نے کہا آپ ہمیں مارتے کیوں ہیں آدمؑ نے فرمایا چونکہ تم نے میری نافرمانی کی انھوں نے کہا آپ کا رب آپ کو کیوں کر سزا نہ دے جب آپ نے درخت میں سے کچھ کھا لیا اس پر آدمؑ رو دیئے اور کہنے لگے لے رب میرے مجھے ہر شئے شرمندہ کرتی ہے یہاں تک کہ بیل بھی پس خدائے تعالیٰ نے ان کو قیامت تک کے لئے گونگا بنا دیا۔

بشارت :۔ آدمؑ نے کہا اے رب آپ نے مجھے جنت ہی میں کیوں نہ بخشدیا ارشاد ہوا کہ اگر میں آپ کو جنت میں بخشدیتا تو ایک آدمی کے بخشنے سے میرا کرم ظاہر نہ ہوتا میں نے چاہا کہ آپ دنیا میں جائیں اور ہزار در ہزار گنہگار میرے پاس لائیں اور میں سب کو بخشدوں یہاں تک کہ میرے کرم کا وجود بخوبی ظاہر ہو۔

حکایت :۔ دانیالؑ نبی طب سے واقفیت رکھتے تھے انھوں نے اپنے آپ کو ظاہر کرنا چاہا بادشاہ کے باورچی کو حکم دیا کہ کھانے میں ایک دانگ نمک زیادہ ڈال دیا کرے اس نے ایسا ہی کیا اس بادشاہ کی نظر کمزور ہو گئی بادشاہ نے دانیالؑ سے پوچھا انھوں نے فرمایا شاید باورچی نے کھانے میں نمک کی زیادتی کی ہو گی باورچی سے پوچھا تو اس نے کہا ہاں میں نے ایسا ہی کیا ہے اس سے وجہ پوچھی گئی تو اس نے صاف کہدیا کہ دانیالؑ نے مجھے حکم دیا تھا بادشاہ نے دانیالؑ سے وجہ پوچھی تو انھوں نے کہا اس لئے کہ آپ کو میرے علم کی حاجت نہ تھی میں نے چاہا کہ آپ کو اس کی حاجت ہو چنانچہ اسی طرح مولیٰ سبحانہٗ تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے خزانے ہیں گناہ کو اس لئے مقدر کیا ہے تاکہ مخلوق کو خدا کی رحمت کی حاجت ہو۔ **لطیفہ** حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا کیا خدا گنہگاروں پر رحم فرماتا ہے اس پر انھوں نے دو برتن طلب کئے ایک عمدہ تھا دوسرا برا پانی برسا تو دونوں بھر گئے آپ نے فرمایا خدا کی رحمت کا بھی یہی حال ہے کہ فرماں بردار اور نافرمان دونوں کو عام ہے حضرت داؤدؑ نے کہا یا الٰہی اپنے بندوں پر تو آپ کا بڑا کرم ہے ارشاد ہوا اے

داؤدؑ میں گنہگاروں کو گناہ سے بذریعہ عذاب کے نہیں باز رکھتا بلکہ بذریعہ احسان کے ان کو باز رکھتا ہوں تاکہ مجھ سے شرمائیں اور توبہ کرلیں اے داؤد میری یاد سے لذت حاصل کرنے والوں سے کہہ دیجئے کیا مجھ سے زیادہ کریم رب بھی کوئی تمہیں ملا ہے۔ خدائے تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی میرے دروازہ پر قیام کیجئے کیوں کہ میں لطف کرتا ہوں مجھ سے دعا مانگئے کیوں کہ میں قبول کرتا ہوں مجھ سے مناجات کیجئے کیوں کہ میں قریب ہوں میری صحبت اختیار کیجئے کیونکہ میں کریم ہوں۔ **حکایت** ابن ملقنؒ کی حدائق میں میری نظر سے گذرا ہے کہ ایک بار بنی اسرائیل قحط میں گرفتار ہوئے موسیٰؑ باران طلب کرنے کے لئے نکلے اس سے سوائے حرارت آفتاب کے اور کچھ نہ بڑھا اور آسمان بالکل ابر سے صاف ہوگیا انھوں نے عرض کیا اے رب اگر آپ کے نزدیک میری جاہ میں کمی آگئی ہو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جاہ کی بدولت ہمیں باران رحمت عطا فرمائیے خدائے تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ آپ کے جاہ اور مرتبہ میں کچھ کمی نہیں آئی ہے لیکن آپ کی جماعت میں ایک شخص چالیس برس کا ہے اور وہ میری نافرمانی کیا کرتا ہے اس وجہ سے میں نے بارش روک دی ہے موسیٰ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے کہنے لگے اے نافرمان جو چالیس برس کا ہوکر بھی اپنے رب کی نافرمانی کئے جاتا ہے میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو ہماری جماعت سے نکل جا اس نافرمان نے کہا اگر میں اٹھوں گا تو تمام بنی اسرائیل مجھے پہچان لیں گے پس اس نے گریبان میں اپنا منہ ڈال لیا اور کہنے لگا یا الٰہی میں آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں اس کے بعد ایسی بارش ہوئی گویا مشکوں کا منہ کھل گیا۔ موسیٰ نے کہا اے رب آپ نے کس کی بدولت ہمیں باران رحمت سے سیراب کیا ہے ارشاد ہوا اس نافرمان کی بدولت انھوں نے کہا اے رب میں بھی اسے دیکھوں مجھے بھی دکھا دیجئے ارشاد ہوا اے موسیٰؑ میں نے نافرمانی کی حالت میں تو اسے رسوا کیا نہیں پھر بھلا اب کیسے رسوا کروں حالانکہ وہ توبہ کرچکا ہے۔

میں نے عقائق الحقائق میں دیکھا ہے کہ عرش کے پایہ میں ہر بندہ کی صورت ہوتی ہے اور اس پر پردہ پڑا رہتا ہے جب کوئی فرماں برداری کا کام کرتا ہے تو پردہ اٹھ جاتا ہے فرشتے اُسے دیکھتے ہیں اور جب کوئی نافرمانی کرتا ہے تو پردہ گر پڑتا ہے پس فرشتے اُسے نہیں دیکھ سکتے میں نے احیاء العلوم میں دیکھا ہے کہ بندہ جس حالت میں ہوتا ہے اسی حالت کے موافق عرش میں اس کی صورت مثالی بن جاتی ہے جب وہ سکرات موت میں ہوتا ہے تو عرش میں سے اُسے اپنی صورت مکشوف ہوکر معلوم ہونے لگتی ہے پس کبھی اپنے کو نافرمانی کی حالت میں دیکھتا ہے تو اس پر ایسا خوف طاری ہوتا ہے جس کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا میں نے خدا تعالیٰ کے قول مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ[1] کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نیکیوں کے کاتب کو روزانہ بدل دیا کرتا ہے اور برائیوں کا کاتب وہی حاضر رہتا ہے اس کو تبدیل نہیں فرماتا چنانچہ اس قول میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ قیامت میں بندہ کی نیکیوں کے بکثرت گواہ آئیں گے اور برائیوں کا کاتب ایک ہی ہوگا خدائے تعالیٰ ارشاد

---

[1] کوئی بات اس کے منہ سے نہیں نکلنے پاتی جس کے لئے اس کے پاس ایک نگہبان تیار نہ ہو

فرمائیگا میں اتنی بڑی جماعت کو چھوڑ کر ایک کی نہیں مانتا ۔ **حکایت** :۔ بصرہ میں ایک جوان رہتا تھا جو خدا کا بڑا نافرمان تھا اور اس کی ماں اسے منع کیا کرتی تھی لیکن وہ باز نہ آتا تھا اور حسن بصری کی مجلس میں حاضر ہو کر اس سے جاکر کہا کرتی تھی کہ حسن بصری اس اس طرح فرماتے تھے الغرض جو وعظ ان کا سن کر جاتی تھی اسے ڈرایا کرتی تھی جب اس کی موت کا وقت آیا تو کہنے لگا اے ماں حسن بصریؒ کے پاس چل کر ان سے درخواست کر کہ میرے پاس تشریف لائیں اور مجھکو توبہ تلقین کریں چنانچہ وہ ان کے پاس گئی حسن بصریؒ نے فرمایا نہ میں اس کے پاس جاؤں گا نہ میں اس کی نماز پڑھوں گا وہ رنجیدہ ہو کر واپس آئی اور اپنے لڑکے کو آکر اس کی خبر کی لڑکے نے کہا اچھا جب میرا دم نکل جائے تو میرے گلے میں رسی ڈال کر گھر میں گھسیٹنا اور کہنا کہ جو خدا کی نافرمانی کرے اس کی یہی سزا ہے اور میری قبر گھر ہی میں بنانا تاکہ مجھ سے اور مردوں کو تکلیف نہ پہونچے جیسے کہ مجھ سے زندوں کو تکلیف پہونچتی رہتی ہے چنانچہ جب اس نے اس کے گلے میں رسی ڈالی تو اس نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے خدا کے ولی پر مہربانی کر پھر اس کو گھر ہی میں دفن کر دیا اتنے میں دیکھتی کیا ہے کہ کوئی دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے اس نے پوچھا کون ہے جواب ملا حسن بصری وہ کہنے لگے کہ میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا ہے مجھے ارشاد ہوا اے حسن تو میرے بندوں کو مجھ سے ناامید کرتا ہے اور میرے بندہ کے سامنے تو دروازہ بند کرتا ہے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں نے اسے بخشدیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا ۔ **حکایت** :۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی امت کے گناہوں کی وجہ سے متفکر ہو رہے تھے اتنے میں ایک پرندہ در و یاقوت سے آراستہ نظر پڑا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے اور اس کی خوشروئی سے تعجب ہوا پھر وہ ایک ریت کے جزیرہ کی طرف اڑ گیا اور اپنی چونچ میں اس میں سے کچھ اٹھاتا تھا اور اس کو دریا میں ڈال دیتا تھا پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو یہ خبر دی آپ نے پوچھا ریت کو چونچ سے اٹھا اٹھا کر دریا میں ڈالنے سے تو نے کیا ارادہ کیا تھا اس نے کہا کہ میں نے دریا کی موجوں کو پھیرنا چاہا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے اور آپ نے فرمایا تیری خوشروئی اور بدعقلی پر مجھے تعجب آتا ہے اس نے کہا خدا نے مجھکو فرشتہ پیدا کیا تھا آپ کے دل میں جو بات گذری تھی وہ جان کر مجھے مثال بنا کر بھیجا ہے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے آپ کی امت کے گناہ کی خدا کی رحمت کی وسعت کے سامنے اتنی ہستی ہوگی جتنی کہ ایک پرندہ ریت اٹھا اٹھا کر دریا میں ڈالتا ہو ۔

لطائف ۔ **پہلا لطیفہ** :۔ خدائے تعالیٰ نے قصہ ہدہد میں سلیمانؑ سے نقل کر کے فرمایا ہے کہ میں یقیناً اسے سخت عذاب دوں گا بعض نے کہا ہے یعنی اس کو اس کے جوڑے سے الگ کر دوں گا اور بعض نے کہا ہے اس کے پر نوچ ڈالوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا ورنہ میرے پاس کوئی ظاہر دلیل لائے ۔ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہنے لگے آپ کو خدائے تعالیٰ نے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ حصے چار ہیں عذاب کافروں کے لئے ذبح منافقوں کے لئے ۔ برہان فرمانبرداروں کے لئے اور معافی نافرمانوں کے لئے ۔ **دوسرا لطیفہ** :۔ خبر میں آیا ہے کہ جب انسانوں کے گناہ بکثرت

ہو جاتے ہیں تو حاملین عرش کو اس کا اُٹھانا گراں ہو جاتا ہے اس سے وہ جان لیتے ہیں پس پکارتے رہتے ہیں
اے کریم العفو یہاں تک کہ پھر عرش انھیں ہلکا معلوم ہونے لگتا ہے اور جب بندہ یا کریم کہتا ہے تو خدائے تعالیٰ
ارشاد فرماتا ہے تو نے میرا کیا کرم دیکھا حالانکہ تو دنیا کے قید خانہ میں ہے ذرا صبر کر جنت میں میرا کرم دیکھنا
تیسرا لطیفہ :۔ عیون المجالس میں بروایت انس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے کہ دنیا
ہزار برس کی مسافت ہے چھ سو برس سمندروں کی اور چار سو برس میدانوں کی مخلوق ہزار طرح کی ہے چھ سو
قسمیں سمندروں میں ہیں اور چار سو خشکی میں ہر رات کو سمندر کہتے ہیں۔ اے رب ہمیں اجازت ہو تو ہم
خطاکاروں کو غرق کر دیں خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ذرا ٹھہر و پس ٹھہر جاتے ہیں اور کہتے ہیں سبحان
الکریم الحلیم۔ چوتھا لطیفہ :۔ خطابی نے بروایت سہیل بن عبداللہ حضرت نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مومن عرش سے بھی زیادہ خدا کے قریب ہے کیونکہ عرش
اور خدا کے درمیان ایک حجاب ہے اور خدا اور مومن کے درمیان کوئی حجاب نہیں حضرت شبلی کا قول ہے کہ میرا
دل دنیا اور آخرت سے بہتر ہے کیونکہ دنیا تعجب کا مقام ہے اور آخرت میں جنت ہے اور میرا دل مقام معرفت
خداوندی ہے نسفی نے بیان کیا ہے کہ سب سے بڑا عطیہ معرفت ہے اور سب سے چھوٹی شئے میں اس کی گنجائش
ہے اور وہ قلب ہے اور رحمت سب سے زیادہ وسعت رکھنے والی شئے ہے پھر اس میں نافرمانی کی گنجائش کیسے
نہ ہوگی حالانکہ نافرمانی نہایت چھوٹی چیز ہے۔ پانچواں لطیفہ :۔ میں نے کتاب الحقائق میں دیکھا ہے کہ یوسف
نے مصر میں منادی کر دی تھی کہ مصر میں سوائے ہمارے کوئی غریبوں کے ہاتھ گیہوں فروخت نہ کرے تاکہ ان کے کرم
سے وہ لوگ مالا مال ہو جائیں اسی طرح سے خدائے تعالیٰ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں قیامت میں فرشتوں
سے ارشاد فرمائیگا کہ فرماں برداروں کا حساب کر لو لیکن تقصیر داروں کا حساب سوائے میرے کوئی نہ کریگا
نیز اس میں ہے کہ جب کوئی گنہگار بندہ مرتا ہے اور قیامت میں خدا لوگوں کی صف کی صف جمع کرے گا تو گنہگار
کو عالموں کی صف میں داخل کرے گا وہ اُسے بھگائیں گے پھر نمازیوں کی صف میں داخل کرے گا تو وہ بھی اُسے
بھگائیں گے وہ کہے گا وائے رسوائی میرے لئے سوائے دوزخ کے کہیں جانے کا ٹھکانہ نہیں ہے پس وہ خود دوزخ
کی طرف چلے گا مالک دیکھ کر اس سے پوچھیگا کہاں چلا وہ کہیگا دوزخ کو وہ پوچھیگا تو کس امت میں سے ہے
وہ کہے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے مالک کہیگا تو اسی امت میں جاہل وہ کہیگا میں اس کا مقام
نہیں جانتا وہ کہے گا وہ عرش کے نیچے ہے وہ روتا فریاد کرتا ہوا وہاں جائے گا
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے میں اپنی امت کی دیکھ بھال میں مشغول ہوں گا اس وقت ندا ہوگی اے وہ
جس کا کوئی شریک نہ ہو جس کا کوئی سفارشی نہ ہو میں اس پر رحم کروں گا پھر وہ جنت میں جائیگا خدائے
تعالیٰ ارشاد فرمائیگا جب اس کی امید لوگوں سے منقطع ہوگئی تو میری طرف رجوع ہوا اور اس نے مجھ پر
اعتماد کیا میں جواد ہوں جو میرا قصد کرتا ہے مجھے پالیتا ہے۔ چھٹا لطیفہ :۔ سورۂ سبحان کے متعلق میں نے

تفسیر قرطبیؒ میں دیکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے بیان فرمایا کہ میں نے کل قرآن پڑھا لیکن آیت قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ سے زیادہ امید دلانے والی اور عمدہ آیت میری نظر سے نہیں گذری کیونکہ بندے کے مشابہ عصیان کے سوا کچھ نہیں اور مولیٰ کے مشابہ غفران کے سوا کچھ نہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے تمام قرآن پڑھا لیکن آیت حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ سے بڑھکر کوئی زیادہ امید دلانے والی اور عمدہ آیت میں نے نہیں دیکھی کیونکہ گناہوں کا بخشنا توبہ کے قبول کرنے سے پہلے بیان کیا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے تمام قرآن پڑھا لیکن کوئی آیت خدائے تعالیٰ کے قول نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ سے زیادہ امید دلانے والی اور عمدہ آیت نہیں دیکھی اس سے بندوں کو آگاہ کر دیجئے مغفرت اور رحمت کو دردناک عذاب سے پہلے بیان کیا ہے اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے تمام قرآن پڑھا لیکن خدا کے قول قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا سے بڑھ کر امید دلانے والی اور عمدہ آیت نہیں دیکھی پھر قرطبیؒ نے کہا میں نے تمام قرآن پڑھا لیکن خدائے تعالیٰ کے قول اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ سے زیادہ عمدہ اور امید دلانے والی آیت نہیں دیکھی مؤلفؒ کہتا ہے کہ میں نے تمام قرآن پڑھا اور کوئی آیت خدائے تعالیٰ کے قول وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ سے بڑھ کر عمدہ اور امید دلانے والی آیت میں نے نہیں دیکھی اور جس آیت کو قرطبیؒ نے پڑھا ہے اس میں ظلم سے شرک مراد ہے جیساکہ صحیح بخاریؒ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے کہ مشرک کو اس کا عمل شرک سے نہیں نکالتا جیسے مومن کو اس کا گناہ ایمان سے نہیں نکالتا اس کو رازیؒ نے سورہ نسا میں نقل کیا ہے ۔ساتواں لطیفہ:۔ جب یعقوبؑ نے یوسفؑ کی قمیص پر خون دیکھا تو رو دیئے لیکن جب قمیص درست نظر آئی تو ہنسے کیونکہ اس سے انھیں معلوم ہوگیا کہ یوسفؑ صحیح و سالم ہیں اسی طرح جب فرشتے مومن کو گناہوں میں آلودہ دیکھتے ہیں تو رونے لگتے ہیں لیکن جب اس کا قلب توحید اور معرفت کیساتھ انھیں صحیح نظر آتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں احیاء میں ابن شریح سے روایت آئی ہے انھوں نے خواب دیکھا گویا قیامت

لـہ کہد یجئے ہر ایک اپنے اپنے طریق پر عمل کرتا ہے ۱۲ ـ کتاب کا اتارنا خدائے عزیز حلیم کی طرف سے ہے جو گناہ کا بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا ہے ۱۲ ـ میرے بندوں کو آگاہ کر دیجئے کہ میں یقیناً بڑا بخشنے والا اور مہربان ہوں اور بلاشک میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے ـ کہد یجئے اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو یقیناً خدا تمام گناہوں کو بخش دیگا۔

ـ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملایا اُن کے لئے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں ـ جو لوگ بت کی عبادت کرنے سے بچیں اور خدا کی طرف رجوع ہوں اُن کو بشارت ہے پس بشارت دیجئے میرے بندوں کو

قائم ہے اور خدائےتعالیٰ کا علماء سے تین بار ارشاد ہوا کیا تم نے اپنے علم کے موافق عمل کیا ہے اُن کا بیان ہے کہ ہیں بول اٹھا آپ نے تو یہ فرمایا تھا کہ خدا شرک کو نہیں بخشے گا اور اس کے سوا جس کے لئے چاہیگا بخشدیگا اور ہمارے نامۂ اعمال میں شرک نہیں اس پر ارشاد ہوا اچھا جاؤ میں نے تمھیں بخشدیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت میں میری اُمت کا ایک شخص لایا جائیگا جس کے گناہ ریگستان کی ریگ کے برابر ہوں گے خدا کے سامنے اُسے کھڑا کر کے اس سے کہا جائیگا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ جب اُسے لے چلیں گے تو پھر ادھر اُدھر دیکھیگا خدائےتعالیٰ ارشاد فرمائیگا ادھر اُدھر کیا دیکھتا ہے وہ عرض کرے گا اے رب میں دنیا سے چلا آیا تھا اور میری اُمید آپ سے منقطع نہ ہوئی تھی اور آپ نے مجھے دوزخ کا حکم دیدیا اب بھی میری امید آپ سے منقطع نہیں ہوئی خدائےتعالیٰ ارشاد فرمائیگا اپنی عزت وجلال کی قسم میرے بندہ کا یہ گمان نہ تھا لیکن میرے بندہ کا یہ دعوٰی ہے اے فرشتو میں تمھیں شاہد بناتا ہوں کہ میں نے اُس کا دعوٰی قبول کرلیا اور اس کی مغفرت کردی۔

مسئلہ: توبہ کے درست ہونے کی یہ شرط ہے کہ آدمی باز آجائے پشیمان ہو اور عزم کرے کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا اور اگر ظلماً کسی کا مال لے لیا ہو تو اسے واپس کردے اگر ظلماً کسی کا مال لے لیا تھا اور مرگیا تو اُس کے وارثوں کو دیدینا واجب ہے کیونکہ آخرت میں اُس سے مواخذہ ہوگا حنفیہؒ کی تاتارخانیہ میں مذکور ہے اور ایسے لوگ بہت ہیں اگر کوئی مرگیا اور دین چھوڑگیا اور ورثہ لینے والے تک نہ پہونچے تو آخرت میں اُن کو ثواب ملے گا اور آخرت میں پہلے شخص کو بھی خصومت کا استحقاق نہ ہوگا اس کو اکثر مشائخ نے ذکر کیا ہے اگر مدیون تنگدست ہوگیا اور وارث نے اُس کی تونگری کا انتظار کیا اور اُس نے توبہ کرلی تو اُس کی توبہ صحیح ہے ماوردیؒ نے کہا ہے اگر تنگدست ہی مرگیا تو امید ہے کہ خدا اُس کی طرف سے ادا کردے گا جیساکہ عدل کی فضیلت کے باب میں عنقریب آتا ہے اور صحت توبہ کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ گناہ پر قادر ہو کیونکہ مثلاً زنا سے اس لئے تائب بن گیا کہ بڑھاپے یا اور کسی وجہ سے قابل ہی نہ رہا تو اعتبار نہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ خدا کے واسطے توبہ کی ہو چنانچہ اپنا مال نافرمانی میں اُڑاتا تھا پھر نافرمانی کو بخل کی وجہ سے چھوڑ بیٹھا تو توبہ مقبول نہیں اس کو اسنویؒ نے مہمات میں بیان کیا ہے اور صحت توبہ کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ حاکم کے پاس جاکر اپنے کو رسوا ہی کرے بلکہ اُس پر خدا کی پردہ پوشی سے اپنے کو چھپانا واجب ہے اور نہ یہ ضرور ہے کہ اپنے اوپر حد قائم کرے کیونکہ حقوق اللہ میں توبہ کرنے والوں سے معافی بہت قریب ہے لیکن اگر حاکم تک مقدمہ پہونچایا جیسا ماعز رضی اللہ عنہ نے کیا تھا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر چار بار اپنی نسبت زنا کی شہادت دی تھی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سنگسار کردیا تھا یہ نہایت کمال کی بات ہے روضہ میں کہا ہے جو شخص زنا کا اقرار کر گذرے اُس کے لئے مسنون یہ ہے کہ اپنے اقرار سے رجوع کرے لیکن مظالم عباد میں اظہار اور مظلوم کو اپنا حق وصول کرنے دینا واجب ہے اس کے سوا اور گناہوں میں جیسے غیر محرم عورت

کو دیکھنا یا حالت جنابت میں مسجد میں بیٹھنا یا بے وضو قرآن چھونا یا شراب پینا یا باجے یا لہو کی باتیں سُننا پس مستحب ہے کہ ہر گناہ کے مناسب جو عمل نیک ہو بجالا کر اُس کا کفارہ کر دے جس کی طرف نظر کرنا حرام تھا اس کا گناہ قرآن کی طرف نظر کرنے سے دور ہو جاتا ہے اسی طرح آلات لہو کے سننے کا گناہ قرآن کے سننے سے حالت جنابت میں مسجد میں بیٹھنے کا گناہ اعتکاف کرنے سے شراب خواری کا گناہ حلال پینے کی چیز میں خیرات دینے سے دور ہو سکتا ہے یا مسلمانوں کی ایذا رسانی کا کفارہ اُن کے ساتھ احسان اور سلوک کرنے سے کرے قتل کا کفارہ غلام آزاد کرنے سے ادا کرے احیاء میں کہا ہے کہ قتل کا کفارہ غلام آزاد کرنے سے واجب ہے مگر جب عاجز ہو تو دو ماہ تک پیاپے روزے رکھے اگر مرض کی وجہ سے بھی کوئی روزہ چھوٹ جائے تو از سر نو روزے رکھنا واجب ہے لیکن حیض یا نفاس یا تمام دن بے ہوشی کی وجہ سے افطار کر لینا تتابع کا قاطع نہیں ہے ۔

فوائد - پہلا فائدہ :- سری سقطیؒ نے ایک شخص سے کہا کہ توبہ یہ ہے کہ تو اپنا گناہ نہ بھولے اُس شخص نے کہا نہیں بلکہ توبہ یہ ہے کہ اپنا گناہ بھول جائے اور جُنید بغدادیؒ کی رائے اسی کے موافق ہے کیونکہ صفائے محبت کی حالت میں جفا کا بیان کرنا جفا ہے اور ظاہر ہے کہ گناہ جفا اور توبہ صفائی ہے ۔

نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ جنیدؒ کے اصحاب میں سے ایک نے اُن سے کہا کہ مجھ سے ایک گناہ ہو گیا ہے آپ خدا سے دعا فرمایئے کہ میری بخشش ہو جائے جنیدؒ نے سُنا کہ ہاتف کہہ رہا ہے کہ جب اُس نے تیرے سامنے اپنا پردہ فاش کیا تو تو ہی اس کو بخش ۔ **دوسرا فائدہ** :- ابن مسعودؓ سے ایک شخص نے کہا کہ مجھ سے ایک گناہ ہو گیا ہے کہا تیرے لئے توبہ ہے پہلے تو اس سے انھوں نے منہ پھیر لیا پھر اُس کی طرف متوجہ ہوئے تو دیکھتے کیا ہیں کہ اُن کی دونوں آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں وہ سب کے سب بند ہوتے اور کُھلتے ہیں سوائے باب توبہ کے کہ اسی دروازہ پر ایک فرشتہ مقرر ہے اور وہ دروازہ قیامت تک بند نہ ہو گا پس رحمت خدا سے نا امید مت ہو بعض کا قول ہے کہ ابلیس اس لئے ہلاک ہوا کہ وہ توبہ کو واجب نہیں سمجھتا تھا اور نہ وہ اپنی خطا کا معترف ہوا اسی لئے اُس نے توبہ نہ کی بلکہ غرور کیا اور رحمت خدا سے نا امید ہو گیا اور آدمؑ کو سعادت نصیب ہوئی کیونکہ انھوں نے اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا اور توبہ کو ضروری سمجھا چنانچہ خدا کے سامنے توبہ کی ۔ تواضع سے پیش آئے اور رحمت خدا سے نا امید نہ ہوئے ۔ **تیسرا فائدہ** :- عبداللہؓ بن سلام نے بیان کیا کہ میں نبی مرسل یا کتاب منزل کے سوا کسی اور کی روایت تم سے نہ بیان کروں گا سنو بندہ جب گناہ کرتا ہے اس کے بعد اگر چشم زدن کے لئے بھی اس پر نادم ہو جاتا ہے تو اس سے چشم زدن سے بھی پہلے گناہ اُتر جاتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ گناہ کرتا ہے اور پھر اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہوتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسے آپؐ نے فرمایا گناہ اُن کے پیش نظر ہو جاتا ہے اور اُس سے تائب ہو کر گریز کرتا ہے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے غزالیؒ

نے کہا ہے کہ توبہ کرنا نور آدلب ہے کیونکہ خدائیتعالیٰ نے فرمایا ہے توبہ خدا پر انھیں کے لئے ہے جو نادانی سے بُرائی کر بیٹھتے ہیں پھر عنقریب ہی توبہ کر لیتے ہیں پس جب توبہ کرنے میں جلدی کرتا ہے تو اُس کا گناہ مٹ جاتا ہے جیسے کہ نجاست جب تک تر رہتی ہے آسانی سے دُور ہو جاتی ہے خدائیتعالیٰ کا ارشاد ہے بیشک نیکیاں بُرائیوں کو دور کرتی ہیں پس نیکی کے نور کے سامنے گناہ کی تاریکی کو طاقت نہیں ہے جیسے کہ صابون کی سفیدی کے سامنے میل کی کچھ حقیقت نہیں ہوتی امام رازیؒ نے کہا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے قول ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ میں قریب سے مراد موت کے آنے کا وقت ہے کیونکہ موت آنے والی ہے اور ہر آنے والی شئے قریب ہے اور جو شخص گناہ سے زمانۂ طویل کے بعد اور موت سے بہت عرصہ پہلے توبہ کرتا ہے وہ اُن لوگوں سے خارج ہے جن کی نسبت توبہ کا قبول کرنا خدا نے اپنے ذمّہ خصوصیت کیساتھ لیا ہے کیونکہ خدا نے اُن کی خصوصیت کے بیان کے موقع پر حرف اِنَّمَا استعمال کیا ہے جو حصر کے لئے ہے لیکن ایسا شخص خدا کے اُس قول میں داخل ہے جسکا مضمون ہے وہ لوگ ہیں خدا جن کی عنقریب توبہ قبول کرے گا اور ان دونوں میں بڑا فرق ہے اس موقع پر جہالت کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہوا ہے اکثر اس کے قائل ہیں کہ ہر وہ شخص جو گناہ کرتا ہے وہ جاہل اور نادان ہے کیونکہ اگر وہ ثواب و عقاب کے علم سے جو اُسے حاصل تھا کام لیتا تو گناہ پر پیشقدمی نہ کرتا اور پہلے گذر چکا ہے کہ گناہ تاریکی ہے اور اس کا چراغ توبہ ہے۔ حناطیؒ نے کہا ہے کہ موت تین قسم کی ہے ایک نفس کی موت اس کے بعد عفو کے کفن میں لپیٹ کر اور مغفرت کی خوشبو لگا کر اہل جنت کے مقابر میں دفن کیا جاتا ہے اور ایک روح کی موت ہے کہ فرقت کے کفن میں لپیٹ کر جُدائی کی خوشبو لگا کر مقابر وحشت میں دفن کیا جاتا ہے اور ایک قلب کی موت ہے کہ کفن ملامت میں لپیٹ کر اور ندامت کی خوشبو لگا کر مقابر عقوبت میں دفن کیا جاتا ہے پس جس کا نفس مر جاتا ہے اُس کی دنیا نابود ہو جاتی ہے اور جس کی روح مر جاتی ہے اُس کا مولیٰ اُسے نہیں ملتا اور جس کا قلب مر جاتا ہے اس کی آخرت نیست ہو جاتی ہے۔ **چوتھا فائدہ**: عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ایک بار میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں ایک انصاریؓ بیمار کے پاس گیا اور وہ سکرات موت میں مبتلا تھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا توبہ کر لیکن اُس کی زبان نے یاری نہ دی اُس نے آسمان کی طرف اپنی آنکھ پھیری اس پر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے آپ سے سبب پوچھا گیا تو فرمانے لگے جب اُس کی زبان قابو میں نہ رہی تو آسمان کی طرف اپنے دل سے اشارہ کیا اور نادم ہوا خدائے تعالیٰ نے فرمایا اے میرے فرشتو میرا بندہ زبان سے توبہ کرنے سے عاجز ہو گیا تھا لیکن وہ دل میں پشیمان ہوا میں تمھیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اُس کے گناہ بخشدیئے اگرچہ ریگستان کی ریگ کے برابر کیوں نہ ہوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ کی وفات کے وقت آپکے پاس جبرئیل آئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے جو اپنی موت سے ایک سال قبل توبہ کرلے گا اس کی توبہ مقبول ہو جائے گی آپ نے کہا اے جبرئیلؑ ایک سال میری امت کے لئے بہت ہے وہ غائب ہو گئے اور پھر واپس آکر کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ

جبرئیل کا آنا اور توبہ الی سال

کہ جو اپنی موت سے ایک ماہ پیشتر توبہ کرے گا اُس کی توبہ مقبول ہوگی آپ نے فرمایا اے جبرئیلؑ میری امت کے لئے ایک ماہ بہت ہے پھر وہ غائب ہوگئے اور واپس آکر کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا پروردگار آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے جو اپنی موت سے ایک جمعہ قبل توبہ کرے گا اُس کی توبہ مقبول ہوگی آپ نے فرمایا اے جبرئیلؑ میری اُمت کے لئے جمعہ بہت ہے وہ پھر غائب ہوگئے اور واپس آکر کہنے لگے اے محمد صلعم خدائے تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ جو اپنی موت سے ایک روز قبل توبہ کرے گا اس کی توبہ قبول ہوگی آپ نے فرمایا اے جبرئیلؑ میری امت کے لئے ایک دن بھی بہت ہے وہ غائب ہوگئے پھر واپس آکر کہنے لگے اے محمد خدائے تعالیٰ آپؐ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ جو اپنی موت سے ایک ساعت قبل توبہ کرے گا اُس کی توبہ قبول ہوگی آپؐ نے فرمایا اے جبرئیلؑ میری امت کے لئے ایک ساعت بہت ہے وہ غائب ہوگئے اور پھر واپس آکر کہنے لگے کہ آپؐ کا پروردگار آپ کو سلام فرماتا ہے ارشاد کرتا ہے کہ اگر ایک سال بہت ہے ایک ماہ بہت ہے ایک جمعہ بہت ہے ایک دن بہت ہے ایک ساعت بہت ہے تو جو اپنی موت کے ایک سال ایک ماہ ایک جمعہ ایک روز ایک ساعت پہلے بھی میری طرف رجوع نہ ہوئے یہاں تک کہ اس کی روح اس کے حلق میں آپہونچے اور زبان سے بولنا اور عذر خواہی کرنا اُسے ممکن نہ ہو لیکن وہ اپنے دل سے شرمندہ اور پشیمان ہو تو میں اُسے بخش دوں گا اور پروا نہ کروں گا اس کو نسفیؒ نے اپنی کتاب زہر الریاض میں ذکر کیا ہے۔ **پانچواں فائدہ** ٭ اگر کہا جائے اس میں کیا حکمت ہے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توبہ دل سے پشیمان ہونا ہے اور قوم موسیٰؑ کی توبہ اپنی جانوں کو قتل کرنا تھا جواب یہ ہے کہ موسیٰؑ کی امت نے ایمان کے لئے عیانی معجزہ طلب کیا تھا چنانچہ کہا تھا کھلم کھلا ہمیں خدا کو دکھلا دیجئے بس جب انہوں نے عیانی بات طلب کی تھی تو ان کی توبہ بھی عیانی قرار دی گئی اور وہ اپنی جانوں کو قتل کرنا ہے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیب پر ایمان لائی ہے اس لئے اُن کی توبہ دل سے رکھی گئی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا میں جو بندہ اپنے گناہ پر روتا ہے یہاں تک کہ اُس کے رخساروں پر اُس کے آنسو بہ آتے ہیں تو خدائے تعالیٰ دوزخ کو اُس کے رخساروں پر حرام کر دیتا ہے۔ **چھٹا فائدہ** ٭ بروایت عبادہ بنؓ صامت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو اپنی موت سے ایک سال قبل توبہ کرتا ہے خدا اُس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے پھر فرمایا جو اپنی موت کے ایک ماہ قبل توبہ کرتا ہے خدا اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے پھر فرمایا جمعہ بھی بہت ہے جو شخص اپنی موت سے ایک روز قبل توبہ کرتا ہے خدا اس کی توبہ قبول فرماتا ہے پھر فرمایا ایک روز بہت ہے جو اپنی موت کے ایک ساعت قبل توبہ کرتا ہے خدا اس کی توبہ قبول فرماتا ہے پھر فرمایا ایک ساعت بہت ہے جو شخص قبل اس کے کہ اُسے غرغرہ لگ جائے توبہ کرتا ہے اس کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ **ساتواں فائدہ** ٭ ابراہیم خلیل اللہؑ نے ایک بار آدمؑ کی بابت غور کیا اور عرض کیا اے رب آپ نے انھیں اپنے دست مبارک سے پیدا کیا پھر ایک لغزش سے اُن کی معصیت کی منادی کر دی اور جنت سے انھیں باہر کر دیا حالانکہ آپ نے خود ہی انھیں بلا عمل جنت میں سکونت پذیر بنایا تھا اور اُن میں اپنی روح پھونکی تھی اور

فرشتوں سے انھیں سجدہ کرایا تھا خدائے تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی اے ابراہیمؑ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حبیب کے لئے حبیب کی مخالفت ایک سخت بات ہے۔ **آٹھواں فائدہ**: جب آدمؑ سے نافرمانی ہوئی یعنی بھول کر درخت میں سے انھوں نے کچھ کھالیا تو اُن پر سوائے سونے چاندی کے جنت میں ہر شئے رونے لگے گی خدائے تعالےٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں کو کیا ہوا کہ تم دونوں آدمؑ پر نہیں روتے انھوں نے کہا جس نے آپ کے حکم کی مخالفت کی ہو اُس پر ہم کیسے روئیں خدائے تعالیٰ نے فرمایا اپنے عزت وجلال کی قسم میں تم دونوں کو ہر شئے کی قیمت بناؤں گا اور بنی آدم کو تمھارا خادم بناؤں گا ابن عباسؓ کا قول ہے کہ درہم اور دینار زمین میں خدا کی مہریں ہیں نہ کھاتی ہیں نہ پیتی ہیں اور جہاں چاہتے ہو اُن سے تمھاری حاجت پوری ہو جاتی ہے اور کعب الاحبارؓ نے کہا ہے کہ درہم اور دینار پر سب سے پہلے آدمؑ نے سکہّ بنایا اور کہا ہے کہ بغیر ان کے گذران ٹھیک نہیں ہو سکتی اس کو ثعلبی نے کتاب العرائس میں بیان کیا ہے اور ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ دَراہم دارُ ہَم یعنی دراہم ہم وغم کا گھر ہے اور دنانیر دارُ نار یعنے دنانیر آگ کا گھر ہے اور مالک بن دینارؓ نے کہا ہے کہ توریتؑ میں لکھا ہے جس دل میں درہم اور دینار کی محبت ہو اُس پر حق کہنا حرام ہوتا ہے۔

علاء بن زیاد نے کہا ہے کہ میں نے دنیا کو خواب میں دیکھا وہ ہر طرح کی زینت سے آراستہ تھی میں نے اس سے کہا خدا مجھے تجھ سے پناہ دے وہ بولی اگر تو نے یہ ارادہ کیا ہے کہ خدا تجھ کو مجھ سے پناہ میں رکھے تو درہم سے عداوت رکھ اور حسن بصریؒ نے کہا ہے جو کوئی درہم کی عزت کرتا ہے خدا اس کو ذلیل کرتا ہے۔ مؤلفؒ کہتا ہے میں نے بہتیرے لوگوں کو دیکھا جو مستحقوں کو درہم اور دینار کے دینے میں بخل کرتے تھے آخر خدا نے اُن پر ایسے کو مسلط کیا کہ جس نے بلا استحقاق اُن سے لے لیا۔ نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ زمین میں سونا پیدا کرنا خدا کا بھید ہے اُسے گھس کر پینا خفقان کو نافع ہے اور آنکھ میں لگانا مقوی بصر ہے اگر صرع والے گلے میں اُسے لٹکائے تو صرع دور ہو جائے اگر سونے کو آگ میں گرم کر کے سرکہ میں بجھائیں اور گندہ دہن کو پلائیں تو حکم خدا سے یہ عارضہ دور ہو جائے سونا اور چاندی سعادت اور شقاوت کے اسباب میں سے ہے خطابیؒ نے کہا ہے جب درہم اور دنانیر مسکوک ہوئے تو شیطان نے انھیں لے کر بوسہ دیا اور کہنے لگا جو تم دونوں سے محبت رکھیگا حقیقت میں وہ میرا غلام ہے یحییٰ بن معاذ رازیؒ نے کہا ہے کہ دراہم عقارب ہیں اگر تو اچھی طرح منتر نہ جانتا ہو تو تجھے قتل کر ڈالیں کہا گیا اس کا منتر کیا ہے جواب دیا حلال سے حاصل کرنا اور وجوہ خیر میں صرف کرنا امام نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں کہا ہے کہ درہم دال اور را کے کسرہ اور فتحہ دونوں سے آیا ہے اور درہام بھی ایک لغت ہے۔ **نواں فائدہ**: جب آدمؑ نے درخت میں سے کھالیا تو سوائے درخت عود کے سب درخت آپ سے بھاگنے لگے چنانچہ خدا نے اُس پر عتاب کیا اُس نے کہا اے رب مجھے معلوم ہوا کہ یہ عتاب ہے ارشاد ہوا کہ اپنی عزت اور جلال کی قسم میں اولاد آدمؑ کے نزدیک تجھے صامت قیمت بناؤں گا لیکن چونکہ تو نے ایسے کو پناہ دی ہے جو میرا نافرمان تھا اس لئے تجھسے بغیر آگ کے خوشبو نہ نکلے گی نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ عود ہندی

قسط کو کہتے ہیں اور ندبھی اسی کا نام ہے اگر پانی کے ساتھ پیا جائے تو درد جگر پیچش اور درد پہلو کو نافع ہے اور صداع بارد وشقیقہ کو دھونی لینا ناک میں ٹپکانا پینا ضماد کرنا سب نافع ہے اور دھونی لینے سے اور مقدم سر میں چھڑکنے سے نزلہ کو نفع ہوتا ہے اور منہ میں رکھ کر چبایا جائے تو تبخیر کا قاطع ہے۔ **دسواں فائدہ**:۔ اگر کہا جائے خدائے تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے بدن کو زمین پر کیسے حرام کر دیا جواب یہ ہے کہ مٹی دو پاک کرنے والی چیزوں میں سے ایک ہے اور نجاست کلبیہ سے پاک کرتی ہے اور گناہ سب سے بدتر نجاست ہے اس لئے مٹی سے طہارت حاصل کرنے کی ضرورت پڑی اس لئے زمین نبیوں کے سوا اوروں کے بدن کو کھا جاتی ہے کیونکہ وہ گناہ سے خواہ عمدًا یا سہوًا قبل نبوت اور بعد نبوت کے معصوم و محفوظ ہوتے ہیں۔ . . .
گیارھواں فائدہ:۔ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ ایک بار مجتمع ہوئے جبرئیلؑ نے کہا کیا خدا سے آپ کو تعجب آتا ہے کہ اس نے ایک مخلوق پیدا کی ہے اُن کو رزق دیا ہے اور وہ اس کی نافرمانی کرتے ہیں لیکن انھیں عذاب نہیں دیتا میکائیل نے کہا کچھ تعجب نہیں کیونکہ اُن کے اعمال سے خدا کا کچھ بڑھتا نہیں اور نہ گناہ کرنے سے خدا کا کچھ کم ہوتا ہے اس لئے کہ نہ طاعت سے خدا کو فائدہ پہونچتا ہے نہ معصیت سے کوئی ضرر پھر انھیں کیوں عذاب دے خدائے تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ میں ویسا ہی ہوں جیسا کہ میکائیل نے کہا ہے نہ ویسا جیسا کہ جبرئیلؑ نے کہا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک بار آسمان سے ایک فرشتہ کسی شخص کو عذاب دینے کے لئے اُترا اُس نے کہا میں خدائے کریم کی رو سے تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے عذاب نہ دے وہ اوپر چڑھ گیا اور دوسرا اُترا پھر اُس نے کہا میں خدائے کریم کی رو سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے عذاب نہ دے لیکن اس نے نہ مانا اور عذاب دیا جب وہ آسمان اور زمین کے درمیان میں پہونچا تو اس کے دونوں بازو جدا ہو گئے وہ متحیر رہ گیا اور کہنے لگا یہ مصیبت مجھے کیوں پہونچی آواز آئی کہ اُس نے میرے وجہ کریم کی طفیل سے تجھ سے درخواست کی تھی کہ مجھے عذاب نہ دے اور تو نے اس پر بھی اُسے عذاب دیا اگر میری وجہ کریم کے طفیل سے مجھ سے ساری مخلوق کی بخشش کی درخواست کرتا تو میں سب کو بخشدیتا . .
بارھواں فائدہ:۔ اس سے ہم باب کو ختم کر دیں گے خُدا ہمارا اور سب مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر کرے ایکبار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ کیا میں تمھیں ایک دعا نہ سکھا دوں کہ تم اُسے پڑھ کر دعا مانگا کرو اگر تمھارے اوپر پتھروں کے برابر تعداد میں گناہ ہوں جب بھی خدا انھیں بخشدے یہ پڑھا کرو۔ اَللّٰھُمَّ[1] لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ تَبَارَکْتَ سُبْحَانَکَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

---

[1] اے اللہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ حلم و کرم والے ہیں بابرکت ہیں پاک ہیں عرش عظیم کے پروردگار ہیں۔

باب

فضیلتِ عدل کا بیان

خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ[1] علامہ علائیؒ نے کہا ہے کہ عدل اپنی طرف سے انصاف کرنا ہے اور احسان اس کے ساتھ ہوتا ہے جو برائی سے پیش آئے فحشاء برے قول وفعل کو کہتے ہیں منکر وہ ہے جس کا پتہ شریعت اور سنت میں نہ لگے یعنی جس کی اجازت نہ ہو بغی کے معنی غیر پر ظلم وتعدی کے طریقہ سے دست درازی کرنا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے باغی پچھاڑا جاتا ہے بعض کتب میں ہے خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر بغاوت کرے تو خدا باغی پہاڑ کو ریزہ ریزہ کردے خدائےتعالیٰ نے فرمایا ہے پھر اس پر بغاوت کی جائے تو خدا اس کی ضرور مدد کرے گا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمھارے رب کا ارشاد ہے اپنے عزت وجلال کی قسم میں ظالم سے جلدی (یعنے دنیا ہی میں) انتقام لوں گا اور اس سے بھی انتقام لوں گا جو مظلوم کو دیکھے اس کی مدد پر قادر ہو اور پھر اس کی مدد نہ کرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ظلم قیامت میں تاریکیوں کا باعث ہوگا۔

حکایت: ابوحنیفہؒ سے منقول ہے کہ ایک روز وہ راستہ میں چلے جارہے تھے کسی لڑکے کے پیر پر اُن کا پیر پڑگیا وہ کہنے لگا اے ابوحنیفہؒ کیا آپ قیامت کے دن قصاص سے نہیں ڈرتے اس پر وہ بے ہوش ہوکر گر پڑے آپ کا قول ہے کہ ظلم کا انجام سوء خاتمہ ہوتا ہے۔ ابوحنیفہؒ کے لطیفوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک روز دعوت میں گئے جس میں سونے کے برتنوں میں کھانا رکھا تھا وہ برتنوں میں سے نکال نکال کر کسی شئے پر رکھنے لگے اور وہاں سے اٹھا اٹھا کر کھالیا تاکہ سونے کے برتنوں کا استعمال لازم نہ آئے۔ **مسئلہ**: شرح مہذب میں میں نے دیکھا ہے کہ سونے اور چاندی کے برتن سے وضو کرنا بلا اختلاف صحیح ہے نوویؒ نے کہا ہے کہ اگر اس سے اس طرح وضو کرے کہ برتن سے ہاتھ میں پانی لے کر پھر اُس عضو پر جس کی طہارت منظور ہو ڈال لے تو جائز ہے اگر برتن سے اُسی عضو پر پانی ڈالتا ہے جس کا دھونا منظور ہے تو ناجائز ہے اور جب پانی پینا چاہے تو ہاتھ میں پانی لے کر پھر پی لے۔ چاندی کے گلاب پاش کا استعمال بالاتفاق حرام ہے قاضی حسینؒ نے کہا ہے کہ اس کے جواز استعمال

---

[1] یقیناً خدا عدل اور احسان کرنے کا حکم فرماتا ہے۔

کا حیلہ یہ ہے کہ پہلے اُس سے پانی ہاتھ میں اُنڈیلے پھر داہنے ہاتھ میں لے کر استعمال کرے میں نے طبقات ابن سبکی میں دیکھا ہے کہ امام الحرمین قاضی حسینؒ نے جو فی الحقیقت مذہب کے جید عالم تھے اور وہ جرامت کے نام سے مشہور تھے بیان کیا تھا اور اُن کے پوتے حسن بن محمدؒ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ میں قسم کھا گیا ہوں کہ آپ کی طرح علم اور عفت میں کوئی دوسرا نہیں اگر ہو تو بی بی پر طلاق ہے اس پر انھوں نے سر جھکا لیا اور رونے لگے اور بولے کہ موت بھی لوگوں کے ساتھ ایسا ہی کرتی ہے تیری بیوی پر طلاق نہ پڑے گی۔ اُن کی ۴۶۲ھ میں وفات ہوئی ہے۔ **حکایت** :- ایک بار سوتے میں سلیمانؑ کے سینہ پر ایک چیونٹی چڑھ آئی آپ کو جب معلوم ہوا تو پکڑ کر آپ نے اُسے پھینک دیا وہ بولی اے نبی اللہ یہ کیسا حملہ تھا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کو ملک قادر وقہار کے سامنے کھڑا ہونا ہے جو مظلوم سے ظالم کا حق لے گا یہ سُن کر آپ کو غش آگیا جب ہوش ہوا تو آپ نے فرمایا اے چیونٹی مجھ سے درگذر کر اُس نے کہا میں بے تین شرطوں کے آپ سے درگذر نہ کروں گی وہ یہ ہیں کہ آپ کسی سائل کو واپس نہ کریں دنیا پر خوشی میں آکر نہ ہنسیں اور جو آپ سے فریاد کرے آپ کا جاہ و دبدبہ اُسے مانع نہ ہو آپ نے فرمایا اچھا تب اس چیونٹی نے معاف کر دیا **حکایت** :- اعوان سلطان میں سے ایک شخص نے صیاد سے ظلماً مچھلی لے لی جب اُسے تیار کر چکا اور چاہا کہ کھائے مچھلی نے منہ کھول کر نہایت زور سے اُس کی انگلی کاٹ لی وہ طبیب کے پاس گیا اُس نے کہا اپنی انگلی کاٹ ڈال اُس نے کاٹ ڈالی پھر درد ہتھیلی تک پھیل گیا طبیب نے کہا اس کو بھی کاٹ ڈال ورنہ کلائی تک اس کا اثر سرایت کر جائیگا وہ وہاں سے بھاگا اور ایک درخت کے نیچے جا کر سو رہا خواب میں کسی نے اُس سے کہا کہ صیاد کے پاس جا اور اُسے کچھ دے دلا کر راضی کر لے چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور ظلم سے تائب ہوا خدا نے اس کا ہاتھ جیسا تھا ویسا ہی کر دیا۔ **حکایت** عوارف المعارف میں بیان ہے کہ ایک بار ایک شخص نے موٹا جوتا پہنے ہوئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر اتفاق سے پیر رکھ دیا آپ نے فرمایا تم نے تو مجھے کچل دیا آپ کے ہاتھ میں کوڑا تھا آپ نے اُسے کوڑے سے ہٹا دیا اس شخص کا بیان ہے کہ میں رات بھر اپنے آپ کو ملامت کرتا رہا جب صبح ہوئی تو ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھیں بلایا ہے خدمت میں ڈرتے ڈرتے حاضر ہوا آپ نے فرمایا میں نے کل تمھیں کوڑے سے ہٹا دیا تھا لو یہ کوڑا ہے آج تم تیس بار مجھے مار لو میں نے سیرت ابن ہشامؒ میں دیکھا ہے کہ واقعہ بدر میں آپ نے اپنے اصحاب کی صف بندی کی، ۱۷ رمضان اور جمعہ کا روز تھا اور آپ دست مبارک میں ایک تیر لئے ہوئے تھے سواد بن غذیہؓ صف سے ذرا باہر تھے آپ نے تیر سے اُن کے شکم میں کونچا دیا اور فرمایا اے سواد برابر کھڑے ہو وہ بولے اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے تکلیف دی حالانکہ آپ عدل کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں مجھے بدلہ لینے دیجئے آپ نے اپنا شکم کھول دیا انھوں نے گلے سے لگا لیا اور آپ کے شکم مبارک پر بوسہ دیا آپ نے پوچھا تم نے یہ کیوں کیا انھوں نے عرض کیا جو کچھ در پیش ہے وہ آپ دیکھ ہی رہے ہیں میں نے چاہا کہ آخر وقت میں آپ کے جلد مبارک سے میری جلد مس کر لے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے دعائے خیر فرمائی

امام ابو حنیفہ

حکایت: ابو حنیفہؒ کا کسی مجوسی پر کچھ قرض آتا تھا آپ اُس سے تقاضا کرنے گئے آپ کے جوتہ میں نجاست لگ گئی آپ نے جھٹک دی وہ اُڑکر اُس کی دیوار پر جاگری امام صاحبؒ کو پس وپیش ہوا اور کہنے لگے اگر کھرچتا ہوں تو اس کی دیوار کی مٹی کم ہوئی جاتی ہے لیکن میں کی دیوار پر نجاست کو جو مجھ سے پڑگئی ہے چھوڑ بھی نہیں سکتا آخر آپ نے اُس کا دروازہ کھٹکھٹایا وہ باہر نکلا اور کہنے لگا اے امام المسلمینؒ مجھے مہلت دیجئے۔ آپ نے فرمایا میرے سبب سے تیری دیوار نجس ہوگئی ہے مجھے معاف کردے اُس نے پوچھا اے ابو حنیفہؒ کیا آپ میری دیوار پاک کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں وہ کہہ اُٹھا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ مسئلہ: اگر کسی کا کپڑا چھین لیا اور وہ اُس کے پاس نجس ہوگیا یا اسے نجس کردیا تو نہ تو اس کو پاک کرنا جائز ہے نہ مالک اُس کو اس پر مجبور کرسکتا ہے بلکہ اس کے ذمہ اس کی دھلائی اور کمی کا تاوان لگ دینا ہوگا اس کو اسنویؒ نے رافعی سے نقل کیا ہے۔

حکایت: ابراہیمؒ بن ادھم نے مکہ میں ایک شخص سے چھوارے خریدے اُس کے سامنے دو چھوارے پڑے تھے یہ سمجھ کر خریدے ہوئے چھواروں میں سے یہ بھی ہیں انھوں نے اٹھالئے پھر بیت المقدس کو روانہ ہوئے خواب میں اُن کو دو فرشتے نظر آئے ایک دوسرے سے پوچھتا تھا کون ہیں دوسرے نے جواب دیا کہ ابراہیمؒ بن ادہم زاہد خراسان ہیں لیکن ایک سال سے ان کی طاعت موقوف رکھی گئی ہے۔ کیونکہ مکہ میں انھوں نے دو چھوارے اُٹھائے تھے جب صبح ہوئی تو مکہ روانہ ہوئے یہاں جو پہونچے تو چھوارے فروخت کرنے والے کا انتقال ہوچکا تھا اس کے لڑکے سے درخواست کی کہ مجھے معاف کردے اُس نے معاف کردیا اس کے بعد وہ بیت المقدس واپس گئے پھر اُن دونوں فرشتوں کو خواب میں دیکھا ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا یہ ابراہیمؒ بن ادہم ہیں سال بھر سے جو ان کی طاعت موقوف رکھی گئی تھی خدا نے سب قبول فرمائی ابراہیمؒ خوشی کے مارے رو دیئے اس کے بعد ہر ساتویں روز حلال سے سوائے ایک بار کھانے کے اور کچھ نہ کھاتے تھے میں نے طبقات ابن سبکیؒ میں دیکھا ہے کہ حضرت شیخ احمد رفاعی دو تین روز کے بعد سوائے ایک لقمہ کے اور نہ کھاتے تھے اور اُن کا ورد یہ تھا کہ روزانہ ہزار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے ساتھ چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور یہ استغفار پڑھتے تھے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؏ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْرَفْتُ فِيْٓ اَمْرِيْ وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ۔ ۵۷۸ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ حکایت: بایزید بسطامیؒ نے بیان کیا کہ ایک بار موسم سرما میں جمعہ کے روز میں جامع مسجد جارہا تھا میرا پیر پھسلا تو میں نے ایک مجوسی کی دیوار

؏ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ پاک ہیں میں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے ہوں میں نے برائی کی اور اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے کام میں حد سے گذر گیا گناہوں کو آپ کے سوا کوئی نہ بخشے گا آپ بخشد یجئے اور میری توبہ قبول کیجئے۔ بیشک آپ ہی توبہ قبول کرنے والے اور نہایت مہربان ہیں اے زندہ اے برقرار رہنے اور رکھنے والے کوئی معبود نہیں مگر تو ہی ۔۱۲

پکڑلی اُس سے میں نے درخواست کی کہ مجھے معاف کردے اُس نے پوچھا کیا تمھارے دین میں اتنی احتیاط ہے میں نے کہا ہاں اُس نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ - میں نے طبقات ابن سبکیؒ میں دیکھا ہے کہ ابو اسحٰق شیرازیؒ ایک روز مسجد میں گئے تاکہ کچھ وہاں کھانا کھائیں اتفاق سے مسجد میں ایک دینار بھول گئے جب یاد آیا تو واپس آئے وہ ملگیا کہنے لگے شاید کسی دوسرے کا ہو یہ کہہ کر اُسے چھوڑ دیا اُن کے بعض اصحاب کا بیان ہے کہ ایک بار میں اُن کے ہمراہ جارہا تھا میں نے راہ میں ایک کتے کو دیکھ کر ڈانٹ دیا شیخؒ نے فرمایا رہنے دو راستہ ہمارے اور اس کے درمیان مشترک ہے شیخ ابو محمد عبداللہ بن محمد نصر کا بیان ہے کہ میں نے ماہ محرم ۴۶۸ھ میں شب جمعہ کو خواب دیکھا کہ شیخ ابو اسحٰق اپنے ساتھیوں سمیت تیسرے یا چوتھے آسمان پر اُڑ رہے ہیں وہاں اُن کو ایک فرشتہ ملا اُن سے کہنے لگا کہ خدائے سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں کو کیا پڑھایا کرتے ہیں انھوں نے جواب دیا صاحب شرع سے جو کچھ منقول ہے وہی پڑھاتا ہوں فرشتہ واپس گیا اور شیخ اپنے ساتھیوں سمیت اُڑ گئے پھر فرشتہ واپس آیا اور کہنے لگا خدائے تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے آپ اور آپ کے اصحاب حق پر ہیں اُن کو لے کر جنت میں داخل ہوجایئے - امام حسینؒ طبری کا بیان ہے کہ ایک بار کعبہ شریف سے میں نے ایک آواز سُنی کہ جو دین میں تنبیہ حاصل کرنا چاہتا ہو اسے چاہیئے کہ تنبیہ اختیار کرے ابن سبکیؒ کا بیان ہے کہ شیخ ابو اسحٰق شیرازیؒ کے پاس خشکی اور تری کی راہ سے فتاویٰ لائے جاتے تھے بحر فقہ کی موجوں میں تلاطم ہوتا تھا لیکن اُن کے پاس ورع تین اور طریق متقین کی پیروی کے ساتھ آکر قرار حاصل کرتی تھیں ۴۷۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا -

موعظت ؛ جیساکہ بستان العارفین میں ہے امام نوویؒ نے فرمایا ہے کہ ابوسلیمان دارانی سے کسی نے بعد وفات خواب میں پوچھا کہ خدائے تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا انھوں نے کہا کہ باب الصغیر پر ایک بڈھے کے بوجھ سے میں نے ایک لکڑی لے لی تھی سال بھر سے اُسی کے حساب میں گرفتار ہوں شبلیؒ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا کہ میرے ذمہ ایک شخص کا ایک درہم ہے اُس کی طرف سے ہزار درہم میں خیرات کرچکا ہوں لیکن پھر بھی اس سے بڑھ کر میرے دل پر کوئی چیز گراں نہیں ہے قشیریؒ نے بیان کیا ہے کہ ایک دانگ کے عوض سات سو نمازیں لے لی جائیں گی اور قرطبیؒ کو اس میں توقف ہوا ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے جو کوئی بُرائی کرے گا اس کو اس کے مثل سزا ملے گی - اور پہلے گذرچکا ہے کہ ایک دانگ دو تہائی درہم کے برابر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلعم آگاہ فرمایئے اگر میں راہِ خدا میں قتل ہوجاؤں تو کیا خدائے تعالیٰ میرے گناہوں کا کفارہ کردے گا آپ نے فرمایا ہاں بشرطیکہ تم بامید ثواب صابر رہو مگر دین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے قسم اُس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص راہ خدا میں قتل کیا جائے پھر وہ زندہ ہو اور پھر قتل کیا جائے پھر زندہ ہو اور پھر قتل کیا جائے اور اس پر دین یعنی کسی کا حق آتا ہو تو وہ جنت میں نہ داخل ہوگا - قرطبیؒ نے کہا ہے یہ اس کے بارہ میں ہے جو مرگیا ہو اور ادا کرنے پر قادر تھا اور وصیت بھی نہ کر گیا لیکن

جس نے کسی حق کام کے لئے قرض لیا ہو اور وہ تنگدست ہو کر مر گیا ہو تو امید ہے کہ خدائے سبحانہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اُس کی جانب سے ادا کر دے۔ چنانچہ بروایت ابوبکر صدیقؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا کہ قیامت میں دیندار کو خدائے تعالیٰ بلائیگا اور فرمائیگا اے ابن آدم تو نے لوگوں کے حقوق کس میں برباد کر دیئے کس میں اُن کے مال ضائع کر دیئے وہ عرض کرے گا اے رب میں نے تو برباد نہیں کئے لیکن ہاں مجھ سے جل گئے یا ڈوب گئے خدائے تعالیٰ ارشاد فرمائیگا تیری جانب سے ادا کرنے کا سب سے زیادہ میں حقدار ہوں پس اُس کی نیکیاں بُرائیوں پر غالب آجائیں گی اور اُس کو جنت کا حکم مل جائے گا بروایت ابی ہریرہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو دیندار ہو کر مر جائے اور خدا کو یہ معلوم ہو کہ یہ ادا کرنا چاہتا تھا تو اُس کو عذاب نہ دے گا نہ اُس سے باز پرس کرے گا۔ مؤلف کہتا ہے کہ صحیح بخاری میں اس کا ایک شاہد صحیح موجود ہے یعنی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت آئی ہے جو لوگوں کے مال لے اور اس کا ارادہ ادا کرنے کا ہو تو خدا اس کی طرف سے ادا کر دے گا یا اُس سے ادا کرا دے گا اور جو لوگوں کا مال لے اور تلف کرنا چاہتا ہو خدا اُسے ضائع کر دیگا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص کسی مدت تک کے لئے کسی کو دینار قرض دے تو اُس مدت تک ہر روز کے عوض اُسے صدقہ کا ثواب ملیگا اور جب وہ مدت آجائے گی تو ہر روز کے عوض دین کے برابر صدقہ کا ثواب اُسے ملیگا۔ **مسئلہ:** اگر کسی مدت تک کے لئے کسی کو دینار قرض دے تو اُس مدت تک ہر روز کے عوض اُسے صدقہ کا ثواب ملے گا اور جب مدت آجائے گی تو ہر روز کے عوض دین کے برابر صدقہ کا ثواب اسے ملیگا۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ابوامامہ کے پاس گئے تو اُن کو غمگین پایا اُن سے پوچھا غیر نماز کے وقت میں تم مسجد میں کیوں بیٹھے ہو انھوں نے عرض کیا اے نبی اللہ افکار اور قرض میں پھنسا ہوا ہوں آپ نے فرمایا میں تمھیں ایک دعا تعلیم کرتا ہوں اگر اُسے پڑھو گے تو تمھاری فکر دُور ہو جائے گی اور خدا تمھارا قرض ادا کرا دے گا انھوں نے کہا یا رسول اللہ ضرور تعلیم فرمایئے آپ نے فرمایا صبح وشام پڑھا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ[1] **دوسرا فائدہ:** حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دعا تعلیم فرمائی جسے عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے اگر تم میں سے کسی پر پہاڑ کے برابر بھی سونا قرض ہو اور یہ دعا پڑھ کر خدا سے دعا مانگے تو ادا ہو جائے اَللّٰھُمَّ فَارِجَ

---

[1] اے اللہ میں فکر اور غم سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور عاجزی اور سُستی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور بزدلی اور بخل سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور دین کے غلبہ اور لوگوں کے قہر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں ۱۲

[2] اے اللہ فکر کو دور کرنے والے اور غم کو ہٹانے والے بیچینوں کی دعا قبول کرنے والے دنیا اور آخرت کے مہربان اور رحم کرنے والے آپ ہی مجھپر رحم فرمائینگے پس اپنی رحمت سے مجھپر رحم کیجئے جو مجھے آپ کے ماسوا کی رحمت سے بے نیاز بنا دے ۱۲

اَللّٰھُمَّ وَکَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْکَ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میرے اوپر قرض تھا میں نے یہ دعا پڑھی خدا نے میرا قرض ادا کرا دیا کعب احبارؓ فرماتے ہیں خدا کی قسم یہ توریت میں ہے جو کوئی اس دعا کے وسیلہ سے دعا مانگتا ہے خدا اس کو قرض سے سبکدوش کرتا ہے اور دشمن سے بچاتا ہے **تیسرا فائدہ**:۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت پر نماز نہیں پڑھی کیونکہ وہ قرضدار تھا اتنے میں حضرت جبرئیلؑ اس کے قرض کے موافق دراہم لائے اور کہنے لگے اے محمد صلعم آپ اس پر نماز پڑھیئے وہ روزانہ سو بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرتا تھا۔ **چوتھا فائدہ**:۔ میں نے ابن ابی الدنیا کی کتاب الدعا میں بروایت معاذؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے آپ نے فرمایا جس پر قرض ہو اور وہ یہ دعا پڑھا کرے اَللّٰھُمَّ[1] مُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ وَرَبَّ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرِ وَالظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ اَسْئَلُکَ اَنْ تَفْتَحَ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاَنْ تَحُلَّ عُقَدَ لِیْ مِنْ دِیْنِیْ وَاَنْ تُؤَدِّیَ عَنِّیْ اَمَانَتِیْ اِلَیْکَ وَاِلٰی خَلْقِکَ تو خدا اس کا قرض ادا کر دیگا۔ **پانچواں فائدہ**:۔ میں نے روض الافکار میں دیکھا ہے فضیل ابن نضالہ نے بیان کیا کہ میں ایک بار قرضدار ہو گیا اور میں الحاح کے ساتھ پڑھا کرتا تھا یَا ذَا[2] الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِحُرْمَۃِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَقْضِ عَنِّیْ دِیْنِیْ کسی کہنے والے نے مجھ سے خواب میں کہا خدا کے وجہ کریم کے طفیل سے تو کب تک خدا سے الحاح کرتا رہے گا فلاں مقام پر جا اور وہاں سے اپنے قرض کے موافق لے لے ان کا بیان ہے کہ پھر میرے اصحاب میں سے ایک نے اس کو مجھ سے سیکھ لیا وہ پڑھا کرتا تھا یَا ذَا[3] الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَعْطِنِیْ صِحَّۃً فِیْ قُوَّۃٍ وَطُوْلَ عُمْرٍ فِیْ حُسْنِ عَمَلٍ وَّسَعَۃَ رِزْقٍ وَّلَا تُعَذِّبْنِیْ عَلَیْہِ بس خدا نے یہ تینوں باتیں عنایت کیں۔

حکایت:۔ بنی اسرائیل کے زمانہ میں تین قاضی تھے خدا نے ان کا امتحان کرنا چاہا اور دو فرشتوں کو ان کے پاس بھیجا ایک فرشتہ گھوڑی پر سوار تھا اور اس کا بچھیڑا اس کے ساتھ ساتھ تھا اور دوسرا گائے پر سوار تھا گائے والے نے بچھیڑے کو بلایا اور وہ اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا گھوڑی والے نے کہا کہ یہ بچھیڑا میری گھوڑی کا بچہ ہے دوسرا بولا نہیں بلکہ میری گائے کا بچہ ہے دونوں آپس میں جھگڑے اور ایک قاضی کے پاس گئے اس نے گائے والے کو وہ بچھیڑا رشوت لے کر دلا دیا اور یہ حکم کر دیا کہ یہ گائے کا بچہ ہے پھر دونوں دوسرے قاضی کے پاس گئے

---

[1] اے اللہ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم کے اتارنے والے اے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل کے رب اور تاریکیوں اور نور اور سایہ اور دھوپ کے رب میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے اور میرے قرض کی گرہ کھول دیجئے اور آپ کی اور آپ کے خلق کی جو امانت میرے پاس ہے اس کو مجھ سے ادا کرا دیجئے ۱۲۔
[2] اے ذا الجلال والاکرام اپنے وجہ کریم کی حرمت سے میرا دین ادا کرا دیجئے ۱۲ [3] اے ذا الجلال والاکرام مجھے تقویت کے ساتھ صحت عنایت کر اور حسن عمل کے ساتھ عمر دراز اور فراخی رزق عنایت کر اور اس پر مجھے عذاب نہ دے۔

اس نے بھی رشوت لے کر اسی کو دلادیا اور یہی کہا کہ گائے کا بچہ ہے پھر وہ تیسرے کے پاس گئے اس نے کہا میں حیض سے ہوں وہ دونوں بولے مرد کو حیض نہیں آتا قاضی نے کہا پھر بھلا گائے کے گھوڑی کا بچہ کیسے پیدا ہوسکتا ہے چنانچہ اسی بنا پر یہ قول مشہور ہے کہ دو قاضی جہنم میں اور ایک قاضی جنت میں ہے ۔ میں نے شیخ عارف باللہ تقی الدین حصینیؒ کی کتاب مقمع النفوس میں دیکھا ہے کہ ایک نکوکار قاضی کی موت کا وقت آپہونچا اور اُس کے زمانہ میں ایک کفن چور تھا جو قبر کھول کر کفن نکال لیا کرتا تھا اُس نے اُسے بُلا کر اپنے کفن کی قیمت دیدی تاکہ قبر نہ کھولے جب وہ دفن کر دیا گیا اُس نے قبر کھولی جوں ہی لحد کے قریب پہونچا اُس نے سُنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اس کے دونوں قدم سونگھ جواب آیا کہ اُن میں کوئی گناہ نہیں پھر کہا اس کی آنکھیں سونگھ پھر ایسا ہی جواب ملا یہاں تک کہ کہا گیا اس کے کان سونگھ جواب ملا اُس نے دو متخاصموں میں سے ایک کی بات پر زیادہ کان لگائے تھے اس پر ایک پھونک ماری تو وہ آگ کی طرح دہکنے لگا ثعلبیؒ کا بیان ہے ایک بار حضرت عیسیٰؑ کا ایک جماعت پر گذر ہوا جنھوں نے اپنی آنکھوں میں سلائیاں پھیر لی تھیں اُن سے اُس کا سبب پوچھا وہ بولے قضا کے انجام کے خوف سے آپ نے کہا تم لوگ دانشمند اور عالم ہو اپنی آنکھوں پر ہاتھ پھیرو اور کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انھوں نے ویسا ہی کیا اور انھیں نظر آنے لگا۔

موعظت :۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے قضا سپرد کی گئی یا قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا اس کو ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ وابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے صحیح الاسناد ہے بغیر چھری کے ذبح کئے جانے سے یہ اشارہ ہے کہ عذاب طویل ہوگا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہیں جو دس روز تک یا اس سے زیادہ حاکم رہے اور پھر بھی قیامت میں اُسے خدا کے پاس اس طرح نہ آنا پڑے کہ اُس کے ہاتھ اُس کی گردن سے جکڑے ہوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یقیناً قاضی کے ساتھ خدا رہتا ہے جب تک وہ جور نہیں کرتا جب جور کرتا ہے تو اس سے الگ ہوجاتا ہے ۔ اس کو ترمذیؒ اور حاکم نے روایت کیا ہے مگر حاکم نے کہا ہے کہ اُس سے خدا بیزار ہوجاتا ہے ۔

لطیفہ :۔ ایک بار لقمانؑ نے دوپہر دن کو خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ خدا آپ کو زمین میں خلیفہ مقرر کردے اور آپ لوگوں میں حق کے ساتھ حکم کیا کریں انھوں نے کہا اگر خدا مجھے اختیار دے گا تو میں عافیت کو پسند کروں گا اور بلا کو منظور نہ کروں گا اور اگر مجھ پر رکھ ہی دیگا تو بسر وچشم مان لوں گا فرشتوں نے پوچھا اے لقمان یہ کس لئے انھوں نے کہا اس لئے کہ حاکم مختلف مقامات میں جاتا ہے اور اُن کو مکدر کر دیتا ہے ہر جگہ اُسے ظلم سے سامنا رہتا ہے اگر اُس کی رائے صائب ہوئی تو نجات کے قابل ٹھیرتا ہے اور اگر خطا ہوگئی تو راہ جنت سے چوک جاتا ہے اور دنیا میں ذلیل بن کر رہنا شریف بن کر زندگی بسر کرنے سے بہتر ہے فرشتوں کو اُن کی شیریں زبانی نے متعجب کر دیا اس کے بعد خدا ئیتعالیٰ

نے اُن کو حکمت عطا فرمائی وہ بیدار ہوتے ہی حکمت کی باتیں کرنے لگے نبوت پر تو نہیں لیکن اُن کی ولایت اور حکمت پر علماء کا اتفاق ہے اور عکرمہؒ کا قول ہے کہ وہ نبی تھے۔ **مسئلہ**: قضا یعنی حاکم بننا فرض کفایہ ہے اگر کوئی اس کو بجالایا تو باقی لوگوں سے فرض ساقط ہوگیا اور اگر ایک ہی شخص پر حکومت آٹھہری تو اُس پر اُس کا طلب کرنا واجب ہے بشرطیکہ وہ قاضی بننے کے قابل ہو اور دوسرا نہ ہو اور قضا کے لئے متعین ہو جانے میں اطراف کا اعتبار ہے مثلاً دمشق میں رہنے والے کو اگر وہ قابل قاضی بننے کے ہے یہ لازم نہیں کہ اطراف صفد کا جاکر قاضی بنے روضہ میں مذکور ہے اگر قاضی بننا ایک جماعت پر آٹھہرے اور وہ باز رہیں تو سب گنہگار ہوں گے اور اُن میں سے کسی ایک کو امام مجبور کر سکتا ہے طبقات ابن سبکیؒ میں ہے کہ قاضی ابوالطیبؒ ناقل ہیں کہ قاضی بننا سنت ہے اور ابن رفعہؒ کہتے ہیں میرے گمان میں سوائے ان کے کسی دوسرے کا یہ قول نہیں ہے ان قاضی صاحب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا اے فقیہ یہ اس بات پر نازاں تھے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام فقیہ رکھا ہے اِن کا سن سو برس سے زیادہ ہوا ہے اور پھر بھی ان کے اعضا میں کچھ تغیر محسوس نہیں ہوتا تھا اُن سے اس کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے کہ میں نے کبھی اپنے کسی عضو سے خدا کی نافرمانی نہیں کی جہاں کہیں عراق والوں میں قاضی کا اطلاق کیا جائے تو قاضی ابوالطیبؒ مراد ہوتے ہیں اور اگر خراسان والوں میں اطلاق آئے اس سے قاضی حسینؒ مراد ہوتے ہیں اور اصولیوں کے نزدیک قاضی سے قاضی باقلانیؒ مقصود ہوتے ہیں قاضی ابوالطیبؒ کی جن کا نام طاہر بن عبداللہ تھا ۴۵۰ھ ہجری میں وفات ہوئی۔

مسئلہ: قاضی پر واجب ہے کہ فریقین مقدمہ کے اپنے پاس بُلانے اُن کے لئے کھڑے ہونے غرض تمام اکرام اور تعظیم کی باتوں میں برابری کا لحاظ رکھے یہاں تک کہ اگر ایک فریق سلام کرے تو اس کو جواب نہ دے جب تک دوسرا فریق بھی سلام نہ کرلے اور دونوں کو ایک ساتھ جواب دے اگر دوسرے سے سلام کرنے کے لئے کہے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں اور جب وہ سلام کرلے تو دونوں کو ایک ساتھ جواب دیدے اور ایک کو داہنے اور دوسرے کو بائیں جانب بٹھائے اور سامنے بٹھانا بہتر ہے اور مسلم کو کافر سے مرفوع رکھے اور جب قاضی کے پاس اہل مقدمہ کا ہجوم ہو تو جو پہلے آیا ہو اس کو مقدم رکھے لیکن پہلے آنے میں مدعی کا اعتبار ہے نہ مدعی علیہ کا اگر پہلے آنے والا معلوم نہ ہو یا سب ایک ساتھ آئیں تو اُن میں قرعہ ڈال لے لیکن پہلے آنے والے کو یا جس کے نام قرعہ نکلا ہو اس کو صرف ایک دعوٰی میں مقدم کر سکتا ہے اور جب تک قاضی کو فرصت نہ ہو اُس کا دوسرا دعوٰی موخر کیا جائیگا اسی طرح مفتی بھی پہلے آنے والے کا صرف ایک مسئلہ پہلے لکھدے گرسنگی یا تشنگی یا بے حد خوشی اور شدید غم یا دل تنگی کی حالت یا حاجت بول و براز کے وقت یا جب نیند آرہی ہو یا کھانا موجود ہونے کے وقت جب اُس کے کھانے کے لئے جی لگا ہو یا حالت غضب میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے اس میں اختلاف ہے کہ اگر خدا واسطے قاضی کو غصہ آیا ہو تو کیا اُس وقت بھی فیصلہ کرنا مکروہ

ہے۔ امام نووی اور رافعی نے غصّہ کو مطلق رہنے دیا ہے لیکن معتمد یہ ہے کہ مطلقاً یہ حکم نہیں ہے۔۔
فوائد۔ پہلا فائدہ :- امام فخرالدین رازیؒ نے کہا ہے کہ وہ راستہ جدھر سے شیطان آیا کرتا ہے تین ہیں، شہوت، غضب۔ اور ہوا پرستی۔ شہوت سے انسان اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور غضب سے دوسرے پر ظلم کرتا ہے اور ہوا پرستی سے اس کا ظلم درگاہ خداوندی تک پہنچتا ہے چنانچہ اسی واسطہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ظلم تین قسم کے ہیں ایک بخشا نہیں جاتا ایک ظلم چھوڑا نہیں جاتا اور ایک ظلم ایسا ہے جس کی نسبت خدا سے امید ہے کہ اسے چھوڑ دے جو ظلم بخشا نہیں جائیگا وہ شرک ہے اور جو ظلم چھوڑا نہیں جائیگا وہ بندگان خدا پر ظلم کرنا ہے اور جس ظلم کے متروک ہونے کی امید ہے وہ شہوت ہے پھر ان تینوں ظلموں کے کچھ کچھ نتائج ہیں بخل اور حرص شہوت کا نتیجہ ہے اور غرور خود بینی غضب کا نتیجہ ہے اور کفر و بدعت ہوا پرستی کا نتیجہ ہے اور جب بنی آدم میں یہ چھ چیزیں جمع ہو جاتی ہیں تو اُس سے ساتویں شے یعنی حسد پیدا ہو جاتا ہے اسی لئے خدائے تعالیٰ نے مجامع شرور انسانیہ کو حسد سے ختم کیا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ جیسے کہ مجامع خباثت شیطانیہ کو وسوسہ سے ختم کیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ پس بنی آدم میں حسد سے بدتر کوئی شئے نہیں بلکہ بعض کا قول ہے کہ حاسد ابلیس سے بھی بدتر ہے فرعون نے ابلیس سے کہا کہ تو مجھ سے اور اپنے سے بدتر بھی کسی کو جانتا ہے اُس نے جواب دیا حاسد کو جنانچہ آسمان میں سب سے پہلا گناہ یہی ہے اس لئے کہ ابلیس نے حضرت آدمؑ پر حسد کیا تھا اور زمین میں بھی پہلا گناہ یہی ہے کیونکہ قابیل نے ہابیل کو حسد کی وجہ سے قتل کر دیا تھا اصحاب شافعیؒ میں سے کرابیسیؒ کا قول ہے کہ ان سب برائیوں کی جڑ جدھر سے شیطان آتا ہے تین ہیں اور اُن کے نتیجے سات ہیں چنانچہ سورۂ فاتحہ کی سات آیتیں اُن کے مقابل ہیں اور فاتحہ کی اصل بسم اللہ ہے اُس میں تین نام ہیں تینوں تین برائیوں کے مقابل ہیں جو سب کی برائیوں کی جڑ ہیں پس جو شخص اُسے بکثرت پڑھا کرے گا انشاء اللہ خدا اُس سے یہ آفات قبیحہ دور رکھیگا۔
دوسرا فائدہ :- جعفر صادقؓ فرماتے ہیں جو شخص سورۂ فاتحہ کو چالیس بار پانی پر پڑھ کر بخار والے کے چہرہ پر چھڑکے تو خدا اُسے شفا عنایت فرمائے تیسرا فائدہ :- نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ قرص طباشیر تیسرے روز کے صفراوی بخار اور کھانسی اور پیاس کو نافع ہے ترکیب یہ ہے ترنجبین چار درہم زرورد (گلاب کا زیرہ) چھ درہم زعفران ایک درہم گوند دو درہم طباشیر دو درہم کتیرا دو درہم نشاستہ دو درہم سب کو باریک پیس کر لعاب اسبغول میں قرص بنالئے جائیں (ایک درہم ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے) اور قرص کافور بخار کو نافع ہے اور دل و جگر کو ٹھنڈک پہونچاتا ہے پیاس کا قاطع اور دق و سل کو مفید ہے ترکیب یہ ہے تخم خرفہ تین درہم تخم خس ساڑھے چار درہم تراشۂ خیار تراشۂ کدو۔ شیریں رب السوس ہر ایک دو درہم تخم کاسنی ایک درہم ترنجبین پانچ درہم زرورد طباشیر ہر ایک دو درہم کافور نصف درہم سب کو باریک پیس کر لعاب اسبغول میں ساڑھے چار ماشہ کے انداز کے قرص بنالئے جائیں۔

باب

ظلم کا بیان

ارشاد خداوندی ہے وَمَا اللّٰہُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ[۱] امام رازیؒ کا بیان ہے معتزلہ کہتے ہیں یا تو خدا کا یہ ارادہ ہوگا کہ وہ کسی پر ظلم نہ کرے یا کوئی کسی پر ظلم نہ کرے اگر پہلی بات ہو تو تمھارے قول کے موافق ٹھیک نہیں اُترتا کیونکہ تمھارا مذہب ہے اگر فرمانبردار پر خدا عذاب کرے تو یہ ظلم نہ ہوگا کیونکہ ظلم کے معنی ہیں دوسرے کی ملک میں تصرف کرنا اور یہاں خدائے تعالیٰ اپنی ملک میں تصرف کرتا ہے اور اگر دوسری صورت ہو تو تمھارے قول کے موافق وہ بھی باطل ہے کیونکہ سب کچھ خدا کے قضا و قدر کے موافق ہوتا ہے پس تمھارے (یعنی اہل سنت وجماعت کے) قول کے موافق اس آیت کے کوئی معنے ہی نہیں ہوتے ہم کہہ سکتے ہیں کیوں نہیں جائز ہے کہ دوسری ہی صورت مراد ہو وہ کہیں گے کہ یہاں ظلم کی نفی سے اپنی مدح کی ہے پس خدا سے ظلم صادر ہونا محال ہوگا ہم اس کے اُن کو دو جواب دے سکتے ہیں اول تو یہ کہ خدا نے اپنی نسبت غنودگی اور نیند کی بھی نفی کی ہے تو یہ بھی محال ہوں گے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر (بالفرض) خدائے تعالیٰ مطیع کو عذاب دے تو اسے پہونچتا ہے کیونکہ یہ اپنی ملک میں تصرف ہوگا لیکن خدا ایسا کرے گا نہیں اور اگر ایسا کرتا تو وہ درحقیقت ظلم نہ ہوتا اگرچہ صورت میں ظلم کے مشابہ ہوتا پس دو متشابہ چیزوں میں سے ایک کا نام لے کر دوسری چیز مراد لینا بقاعدۂ بلاغت حسن مجاز ہے میں نے قواعد ابن عبد السلامؒ میں دیکھا ہے کہ اگر کوئی مکلف شخص دو برابر درجہ کے مضطر دیکھے اور اس کے پاس ایک ہی روٹی ہو اور اگر وہ ایک کو کھلاتا ہے تو وہ ایک روز زندہ رہ سکتا ہے اور آدھی آدھی دونوں کو کھلاتا ہے تو آدھے دن زندگی ہوتی ہے ایسی حالت میں مختار ہے کہ اُن دونوں میں سے ایک کی تخصیص کرنا جائز نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ دوسرا خدا کا ولی ہو نیز اس لئے کہ خدائے سبحانہ وتعالیٰ نے عدل اور احسان کا حکم فرمایا ہے۔

حکایت: ایک بار شقیق بلخیؒ ہارون رشیدؒ کے پاس گئے انھوں نے کہا مجھے کچھ نصیحت کیجئے انھوں نے

---

[۱] خدا عالم والوں کے لئے ظلم نہیں چاہتا۔

کہا خدا تعالیٰ نے حضرت صدیقؓ کے مقام پر تجھے قائم کیا ہے لہٰذا تجھ سے صدق چاہتا ہے اور تجھ کو حضرت فاروقؓ کے مقام پر قائم کیا ہے لہٰذا تجھ سے چاہتا ہے کہ حق اور باطل میں فرق کرے اور تجھکو حضرت عثمانؓ کے مقام پر قائم کیا ہے لہٰذا چاہتا ہے کہ تو حیا کرے اور تجھ کو حضرت علیؓ کے مقام پر قائم کیا ہے لہٰذا چاہتا ہے کہ تو عدل اور علم سے کام لے اس نے کہا اور کچھ فرمائیے آپ نے کہا خدا تعالیٰ نے ایک گھر بنایا ہے جس کا نام جہنم ہے اور تجھے اس کا دربان مقرر کیا ہے کہ لوگوں کو اس سے باز رکھے اور مال اور تازیانہ اور تلوار سے تجھے مدد دی ہے اور ارشاد کیا ہے کہ اے مامور بندے ان تینوں چیزوں کے ذریعہ سے مخلوق کو اس گھر سے باز رکھ پس جو محتاج تیرے پاس آئے اسے مال دے جو نافرمانی کرے اس کی تازیانہ سے تادیب کر اور جو خون ناحق کرے اس سے تلوار سے قصاص لے اس نے کہا کچھ اور فرمائیے آپ نے کہا تو دریا ہے اور سب نہروں کے مانند ہیں اگر تو صاف رہیگا تو سب صاف رہیں گے اگر تو گدلا ہو جائیگا سب گدلے ہو جائیں گے۔ **حکایت**: نورالدین شہیدؒ دمشق میں گیند کھیلا کرتے تھے ایک بار انھوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ دوسرے سے کچھ کہہ رہا ہے اور ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے آپ نے اس کے پاس کسی کو بھیجا کہ اس سے دریافت کرے کہ تیری کیا ضرورت ہے اس نے کہا کہ بادشاہ عادل کے ساتھ ایک مقدمہ ہے اور یہ قاضی کا قاصد ہے تاکہ لیجا کر حاضر کرے اس کے بعد وہ ان کی طرف متوجہ ہوا لیکن اس کی جرأت نہ ہوئی کہ کچھ کہے آپ نے فرمایا کہو کچھ حرج نہیں اس نے جو کچھ اس سے کہا گیا تھا بیان کر دیا آپ نے ہاتھ سے بلا پھینکدیا اور کہنے لگے خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ایمان والوں کی بات تو یہ ہے کہ جب خدا اور رسول کی طرف ان کو بلایا جائے تاکہ ان کے درمیان حکم صادر ہو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور بجا لائے پس خدا اور رسول کا حکم سن کر میں بھی بجا لاتا ہوں پھر جب قاضی کے پاس پہونچے تو ان پر کچھ ثابت نہ ہوا قاضی اور گواہوں سے کہنے لگے میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ جس شئے کی بابت مجھ پر اس کا دعویٰ تھا اور وہ ثابت نہ ہوا میں نے اسے ہبہ کر دیا اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس میں اس کا کچھ حق نہیں ہے لیکن میں اس کے ساتھ حکم شریعت کی تعظیم کے لئے حاضر ہوا تھا ان کے دارالکشف کے بنانے کا جو زمانہ مصنف میں دارالسعادت کے نام سے مشہور تھا یہ باعث ہوا تھا کہ اسدالدین ان کے زمانہ کے بہت بڑے امیروں میں سے تھا اس کی اور اس کے اعوان کی بہت شکایتیں ہونے لگیں جب وہ مکان بن چکا تو اسدالدین نے اپنے اعوان سے کہا اگر تم میں سے کسی کی وجہ سے میں دارالکشف میں طلب کیا گیا تو اسے سولی ہی دے دوں گا اور جس کسی سے تم نے کچھ ناحق لیا ہو اسے دیدو نورالدین کا بیان ہے کہ ایک مدت گذر گئی اور میرے پاس اسدالدین کا کوئی شاکی نہیں آیا قاضی نے اس بات سے آگاہ کیا وہ سجدہ شکر بجالایا۔ ۵۶۵ھ ہجری میں مقام دمیاط میں فرنگی جا اترے اس نے اپنے لشکر کے دو حصے کر دیے ایک حصہ کو دمیاط کی طرف روانہ کیا اور دوسرے حصہ کو لے کر ان کے شہروں میں جا گھسا انھیں فوج سے خالی پایا جو ملا اسے مار ڈالا اور مال لے لیا اور ان کے شہروں کو تباہ کر دیا جب دمیاط سے فرنگیوں کے روانگی کی

رات آئی تو نورالدینؒ کے امام نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ نورالدینؒ سے اطلاع کردو کہ آج کی رات دمیاط سے فرنگی چلے گئے امام نے کہا اے میرے مولیٰ میری بات کو وہ سچ نہ جانے گا آپؐ نے فرمایا اُس سے علامت کے ساتھ کہہ کہ تو نے حارم کے ٹیلوں پر سجدہ کیا تھا اور کہا تھا اے رب اپنے دین کی مدد کر اور محمود کی مدد نہ کر اور محمود کتا ہوتا کون ہے کہ اس کی مدد کی جائے امام کا بیان ہے کہ جب میں بیدار ہوا میں نے اُسے اس کی اطلاع کی اور علامت بیان کی لیکن مارے شرم کے میں نے کتے کا لفظ نہیں کہا اُس نے کہا پوری پوری علامت بیان کر۔ حارم کا واقعہ ۵۵۹ھ میں واقع ہوا تھا فرنگیوں نے نورالدین پر چڑھائی کی وہ اُن کے مقابلہ کے لئے نکلا جب حارم کے ٹیلہ پر سب فوجیں جمع ہوئیں وہ اپنے لشکر سے جُدا ہو گیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر خاک میں لوٹا اور کہنے لگا اے رب اپنے دین کی مدد کر اور محمود کی وجہ سے اُن سے نصرت کو نہ روک اور محمود کتا ہوتا کون ہے جس کی مدد کی جائے خدا نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اس کو نصرت دی اور فرنگی لوگ کہتے تھے کہ ہم پر صرف دعا اور شب بیداری کی بدولت فتح پاتی ہے۔ روم کے بڑے لوگوں میں سے ایک شخص کو اُس نے گرفتار کر لیا اُس شخص نے اپنی رہائی کے لئے بہت کچھ مال پیش کیا اُس نے بے کر چھوڑ دیا جب یہ خبر مسلمانوں کو پہونچی تو اُن کو نہایت شاق گذرا اتفاق ایسا ہوا کہ وہ شخص اپنے شہر میں پہونچ کر مر گیا نورالدینؒ نے اپنے ساتھیوں سے اطلاع کی اور کہا دیکھو خدا نے مال بھی دلوایا اور دشمن بھی ہلاک ہو گیا اس کے بعد اسی مال سے اُس نے ایک شفاخانہ تعمیر کیا یہ اُس کی نیک نیتی کا ثمرہ تھا اور مشہور ہے کہ اُس کی قبر کے پاس دعا مقبول ہوتی ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ میں نے اس امر کا اس بادشاہ کی قبر کے پاس کئی مرتبہ تجربہ کیا ہے اور اس کو صحیح پایا اور عمر بن عبدالعزیز کے خلفا میں سے کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوا۔

حکایت: نافع کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر بن خطابؓ کو اکثر کہتے سنا کرتا تھا کاش میں اُسے جان لیتا جو میری اولاد میں ہو گا جس کے عدل سے زمین معمور ہو جائے گی اور اسلم نے بیان کیا ہے ایک بار کا ذکر ہے کہ میں حضرت عمرؓ بن خطاب کے ساتھ رات کو پہرا دے رہا تھا اور حضرت رات کو پہرا دیا کرتے تھے اتنے میں سنا کہ ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی ہے کہ دودھ میں پانی ملا دے وہ بولی اے ماں کیا عمرؓ بن خطاب نے یہ منادی نہیں کرا دی ہے کہ دودھ میں پانی نہ ملایا جائے اس نے کہا وہ ہمیں دیکھتے تھوڑے ہی ہیں وہ بولی ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ظاہر میں تو ہم اُن کی فرماں برداری کریں اور تنہائی میں نافرمانی نہیں جب صبح ہوئی حضرت عمرؓ نے اپنے صاحبزادوں یعنی عبداللہ اور عبیداللہ اور عاصم کو بلایا اور لڑکی کو اُن پر پیش کر کے کہا اگر تمھارے باپ کو کچھ حرکت ہوتی تو سب سے پہلے اس سے وہی عقد کرتے اس کے بعد عاصم نے اس سے نکاح کر لیا اُن کے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور اس لڑکی کے ایک لڑکی ہوئی جو عمرؓ بن عبدالعزیز کی والدہ بنیں۔ **لطیفہ**: بیہقی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص دودھ میں پانی ملا کر بیچا کرتا تھا ایک بار وہ سفر دریا کو روانہ ہوا اور اس کے ساتھ ایک بندر بھی تھا ایک تھیلی میں دودھ اور پانی کی مجموعی قیمت سے جو مال حاصل ہوا تھا رکھا تھا بندر اُس تھیلی کو لے کر جہاز کے اوپر چڑھ گیا اور ایک اشرفی سمندر میں

اور ایک جہاز میں پھینکنے لگا اور اس کا مالک دیکھ رہا تھا یہاں تک ہوا کہ اس نے آدھا مال سمندر میں پھینک دیا باب تقویٰ میں پہلے گذر چکا ہے کہ ایک نہایت ضعیف قول کی بنا پر شافعیؒ کے نزدیک اس کا کھانا جائز ہے اس کو قرطبیؒ نے نقل کیا ہے اور اس کا پالنا مکروہ ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بندر کو دیکھتے تھے تو خدا کو سجدہ کرتے تھے (خدا کی عجیب قدرت کو دیکھ کر) عجائب المخلوقات وغیرہ میں ہے کہ جو شخص دس روز تک صبح کو بندر کا منہ دیکھا کرے اس کو خوشی میسر ہو۔ مؤلف کہتا ہے کہ یہ قول مردود ہے کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر سجدۂ شکر ادا کرتے تھے کہ خدا نے محفوظ رکھا کیونکہ ایک قوم کی جس پر خدا کا غضب نازل ہوا تھا یہی صورت ہوگئی تھی اور نیز علماء نے اس کو پالنا مکروہ کہا ہے اور عجائب المخلوقات میں ہے کہ بحر چین کے بعض جزائر میں بھینس کی طرح کے بندر ہوتے ہیں جن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

حکایت: رباح بن عبیدہ کا بیان ہے کہ میں ایک بار عمرؒ بن عبدالعزیز کے ہمراہ نماز کے لئے نکلا میں نے دیکھا کہ ایک بڈھا ان سے باتیں کر رہا ہے میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں انھوں نے کہا حضرت خضر علیہ السلام ہیں مجھے یہ خبر دیتے ہیں کہ میں اس امت کا حاکم بنوں گا اور ان میں عدل کروں گا ان کی حکومت کے زمانے میں بکریوں کے چرواہے تک کہا کرتے تھے کہ یہ کون نیک بندہ ہے جو لوگوں پر مقرر ہوا ہے ان سے پوچھا گیا تم سے کس نے کہا وہ بولے کہ جب بادشاہ عادل ہوتا ہے تو بھیڑیے بکری سے دور رہتے ہیں اس کے کچھ دنوں بعد وہ کہنے لگے کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ بھیڑیا بکری کو کھا گیا اس کے ایک ماہ بعد عمرؓ بن عبدالعزیز کے انتقال کی خبر پہونچی۔

حکایت: حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز نے شاہ روم کے پاس ایک قاصد بھیجا کہ مسلمان قیدیوں کو رہا کر دے اور اپنے قیدی فدیہ میں لے لے ایک روز وہ قاصد شاہ روم کے پاس گیا تو اسے غمگین پایا سبب پوچھا تو اس نے بیان کیا کہ ایک مرد صالح کا انتقال ہوگیا ہے جس کی نسبت میرا گمان تھا کہ اگر مردوں کو کوئی زندہ کر سکتا ہے تو عمرؒ بن عبدالعزیز ہیں مجھے اس راہب سے ذرا بھی تعجب نہیں آتا جو دروازے بند کئے بیٹھا ہوا ور دنیا کو چھوڑ چکا ہو لیکن مجھے تعجب اس پر آتا ہے کہ جس کے قدموں کے نیچے دنیا ہو اور اسے چھوڑے ہوئے ہو ابو سلیمانؒ دارانی کا قول ہے کہ عمرؒ نہایت زاہد تھے اور اویس قرنی سے زہد میں بڑھے ہوئے تھے۔ **حکایت:** جب عمرؒ بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو انھوں نے اپنی زوجہ کو اختیار دیا کہ یا تو علیحدگی کر لو اور اگر میرے پاس رہنا ہو تو رہو لیکن میرے اور تمھارے درمیان اور کوئی بات نہ ہوگی۔ وہ بولیں اسی شرط پر میں آپ کے پاس رہوں گی چنانچہ ان کا انتقال ہوگیا لیکن جنابت یا احتلام کی وجہ سے کبھی غسل نہیں کیا قبل خلیفہ ہونے کے لباس فاخرہ پہنا کرتے تھے لیکن جب سے خلیفہ ہوئے صرف ایک قمیص اور ایک ازار اپنے پاس رکھی جن دونوں کی قیمت چودہ درہم تھی ان سے کسی نے کہا اگر آپ اپنے کھانے پینے کے لئے کوئی محافظ مقرر کر لیتے جیسا کہ خلفاء کیا کرتے ہیں تو بہتر تھا وہ بولے اے اللہ اگر آپ جانتے ہوں کہ میں سوائے روز قیامت کے کوئی خوف رکھتا ہوں تو آپ مجھے خوف سے بنا؟

نہ دیجیے ایک روز قیامت کا ذکر ہوا بہت روئے یہاں تک کہ غشی کی نوبت آگئی پھر ہنس پڑے اُن سے سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے میں نے قیامت کو دیکھا اور یہ کہ ایک منادی پکار رہا ہے حضرت ابوبکرؓ کہاں ہیں وہ لائے گئے اُن سے نہایت آسان حساب لیا گیا اور اُن کو جنت میں جانیکا حکم ہوگیا ہے پھر حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ بن ابی طالب کے ساتھ یہی معاملہ پیش آیا اس کے بعد پکار ہوئی عمرؒ بن عبدالعزیز کہاں ہے میں چہرہ کے بل گر پڑا میرے پاس دو فرشتے آئے مجھے خدا تعالیٰ کے سامنے لاکر کھڑا کیا مجھ سے نہایت آسان حساب لیا پھر مجھ پر مہربانی فرمائی میں دونوں فرشتوں کے ساتھ ہی تھا اتنے میں ایک مردار نظر پڑا میں نے پوچھا تو کون ہے وہ بولا حجاج میں نے پوچھا خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اُس نے کہا میں نے تو خدا کو سخت سزا دینے والا پایا لیکن موحدین کو جو انتظار ہوتا ہے اُسی انتظار میں ہوں۔ **فائدہ**: عمرؒ بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ میں نے زہریؒ کو خواب میں دیکھا اور اُن سے درخواست کی کہ کیا آپ کوئی دعا بتلائیں گے انھوں نے کہا پڑھا کرو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِيْ وَذُرِّيَّتِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ[1] عمرؒ بن عبدالعزیز کا ۱۰۱ھ ہجری میں بعمر اُنتالیس سال انتقال ہوا دو برس پانچ ماہ تک اُن کی خلافت رہی جب لوگ ان کی قبر پر کھڑے تھے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک پرچہ کاغذ اوپر سے گر پڑا اُسمیں لکھا تھا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَانٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ[2] اور توریت میں لکھا تھا کہ زمین عمرؒ بن عبدالعزیز پر چالیس برس روئے گی اُن کی زوجہ کا بیان ہے کہ ایک بار عمرؒ بن عبدالعزیز کا جی شہد کو چاہا میں نے اپنے غلام کو ڈاک کے گھوڑے پر دو دینار دے کر بھیجا وہ شہد خرید لایا جب میں نے اُن کے سامنے پیش کیا انھوں نے اُس میں سے کھایا اور پوچھا یہ کہاں سے تمھارے پاس آیا میں نے کہا کہ میں نے اپنا غلام اپنے غلام کو ڈاک کے گھوڑے پر بھیجا تھا وہ آپ کے لئے خرید لایا ہے انھوں نے اُسے فروخت کر ڈالا اور اصل مال مجھے دیکر باقی بیت المال میں لوٹا دیا پھر اپنے جی سے کہنے لگے اے عمرؒ تو نے اپنی خواہش کے لئے مسلمانوں کے گھوڑے کو تھکا ڈالا۔

حکایت: وہب بن منبہ کا بیان ہے کہ جب بخت نصر نے بیت المقدس کو برباد کیا اور توریت کو جلا ڈالا مال لوٹ لیا اور اس کا ملک سات سو سال کا تھا پھر مال و اسباب بیت المقدس سے ایک لاکھ ستر ہزار چھکڑوں پر لاد کرلے گیا سلیمانؑ نے اُس کو سونے۔ چاندی موتی یاقوت اور زمرد سے بنوایا تھا اس کو نوویؒ نے بیان کیا ہے اور بنی اسرائیل اور انبیاء کو قید کیا انھیں میں عزیرؑ بھی گرفتار ہوئے تھے انھوں نے چلا کر دعا مانگی اور کہا اے الٰہ آپ نے آسمانوں اور زمین کو اپنی مشیت سے پیدا کیا ہے پھر بنی اسرائیل کو ارض مقدسہ میں جاگزیں کیا اور اُن پر

---

[1] خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں میں نے خدائے زندہ پر توکل کیا جسے موت نہیں اے اللہ میں عافیت مانگتا ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے اور میری اولاد کو شیطان مردود سے پناہ دیجئے۔ ۱۰

[2] خدائے عزیز (غالب) کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کو نامۂ امان ملا ہے۔

اپنے اوران کے دشمن کو مسلط کیا اتنے میں اُن کے پاس فرشتہ آیا اور کہنے لگا اے عزیر کیا آپ چاہتے ہیں کہ قضائے خداوندی کا راز دریافت کریں انھوں نے کہا ہاں اُس نے کہا خدائے تعالیٰ نے مجھکو آپ کے پاس بھیجا ہے میں آپ سے چاہتا ہوں کہ آفتاب سے مجھے آپ ایک تھیلی بنادیں اور ایک مثقال ہوا تول دیں اور ایک کیل نور مجھے ناپ دیں اور کل گذشتہ کو میرے لئے واپس لائیں وہ بولے بھلا یہ کون کرسکتا ہے اس نے کہا اے عزیر وہ کرسکتا ہے جس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا کہ وہ کیا کرتا ہے جب آپ سے ایسی چیزوں سے سوال ہوا اور آپ اُسے نہ جانتے ہوں تو پھر اگر میں آپ سے کہوں کہ زمین کے نیچے کتنے چشمے ہیں اور سمندر میں کتنے قطرے ہیں اور خدا نے کتنے قطرے نازل فرمائے ہیں اور مردوں کی روحیں کتنی ہیں اور جنت کا راستہ کہاں ہے عزیر نے کہا اس میں سے مجھے کچھ معلوم نہیں اُس نے کہا جب آپ یہ نہیں جانتے حالانکہ آنکھ سے آپ مشاہدہ کررہے ہیں پھر بھلا آپ علم خداوندی کو جسے اُس نے اپنی خلق سے مخفی رکھا ہے کیسے جان سکتے ہیں اے عزیر آپ سمندروں سے پوچھئے کہ اُس کی موجیں کیسے چڑھتی اُترتی رہتی ہیں اور جب اپنی حد پر جا پہونچتی ہیں تو باگ قہر سے پھر اُلٹی لوٹتی ہیں بھلا بتلائیے تو اگر خشکی اور تری آپس میں جھگڑیں اور آپ کے پاس آئیں تو آپ اُن میں کیا فیصلہ کریں گے اگر خشکی کہے کہ مجھے اور جگہ چاہیئے میں سمندر میں بھی پہونچوں گی اور سمندر کہیں کہ ہمیں خشکی میں اور جگہ چاہیئے وہ بولے میں کہوں گا کہ خدا نے تم میں سے ہر ایک کی ایک حد مقرر کردی ہے کہ اُس سے کوئی بڑھ نہیں سکتا اُس نے کہا ہاں لیکن آپ نے اپنی نسبت یہ حکم کیوں نہیں کیا کیونکہ خدائے تعالیٰ نے بنی آدم کیلئے بھی ایک مدت مقرر کردی ہے اور ان کے لئے بھی حد ٹھہرادی ہے جہاں تک انھیں پہونچنا ضروری ہے

حکایت :- ایک بار موسیٰؑ نے کہا اے رب آپ مجھے اپنا عدل دکھلایئے ارشاد ہوا فلاں مقام پر جایئے وہ وہاں گئے انھوں نے ایک چشمہ اور ایک درخت دیکھا درخت کے نیچے چھپ کر بیٹھ رہے اتنے میں ایک سوار آیا اُس نے چشمہ کا پانی پیا اور ہزار اشرفیوں کی تھیلی بھول گیا اس کے بعد ایک لڑکا آیا اور اُسے لے کر چل دیا پھر ایک اندھا آیا اُس نے چشمہ سے وضو کیا۔ سوار کو اپنی تھیلی یاد آئی تو وہ واپس آیا اور اندھے سے اُس نے پوچھا وہ بولا مجھے تو نہیں ملی اُس نے اُس کو اتنا مارا کہ وہ مرگیا موسیٰؑ کو اس سے بڑا تعجب ہوا خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ لڑکے نے اپنا حق لیا تھا کیونکہ لڑکے کے والد سے سوار نے ہزار اشرفیاں لی تھیں اور اندھے نے سوار کے باپ کو مارا تھا پس ہر حقدار کا حق میں نے اس کے پاس پہونچادیا۔ **حکایت** :- علائیؒ نے سورۂ عنکبوت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ کسی عورت کا ایک نوکر تھا اُس عورت کے لڑکی پیدا ہوئی اُس نے نوکر سے آگ منگائی وہ نکلا تو اُسے دروازے پر ایک شخص ملا اُس نے پوچھا کہ عورت کے کیا پیدا ہوا اُس نے کہا ایک لڑکی وہ بولا یہ ہزار مردوں سے زنا کرلے گی پھر نوکر اس سے نکاح کریگا پھر مکڑی سے وہ مرجائے گی نوکر نے اندر آکر اِس لڑکی کو چھری سے چیر ڈالا اور بھاگ گیا ماں نے اُس کا علاج کیا یہاں تک کہ اُس نے صحت پائی پھر وہ نہایت حسین اور جمیل عورت نکلی اس نے مردوں سے زنا کرایا پھر دریا کے کنارے کنارے ایک بستی میں پہونچی نوکر کا بھی اُس بستی میں آنا ہوا اور وہ نکاح کا خواہشمند ہوا اُس سے کہا گیا یہاں ایک عورت بڑی خوبصورت ہے المختصر

جب وہ اُس سے نکاح کر چکا تو اُس نے اس عورت اور اُس کی لڑکی کا اُس سے تذکرہ کیا وہ بولی وہ لڑکی میں ہی ہوں اور بدکاری سے توبہ کر چکی ہوں اُس شخص نے کہا تو مکڑی کے ذریعہ مرے گی پھر اُس کے لئے ایک مضبوط محل بنایا ایک روز دیوار پر اُسے ایک مکڑی نظر آئی اُس نے اپنے ناخن سے اُسے مار ڈالا اُس کا زہر اُس کے ناخن کے نیچے سرایت کر گیا جس سے اُس کی اُنگلی ورم کر آئی اور مر گئی۔

فائدہ:۔ مکڑی نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور عبداللہ بن انیسؓ پر جالا تان دیا تھا ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ایک کافر کے قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا انھوں نے اُس کا سر کاٹ ڈالا اور ایک غار میں گھس رہے مکڑی نے اُن کے اوپر جالا تان دیا لوگ ان کی تلاش میں آئے لیکن اُن کو نہ دیکھ سکے اسی طرح زید بن عابدین بن حسین پر جالا تنا تھا جب اُن کو ننگا کر کے سولی پر چڑھا دیا تھا اور داؤد پر بھی مکڑی نے جالا تنا تھا جب جالوت اُن کی تلاش میں تھا اس کو قرطبیؒ نے بیان کیا ہے اور گھر میں مکڑی کا جالا لگا رہنے دینا محتاجی پیدا کرتا ہے اور اصطبل میں جالا لگا رہنے دینے سے جانور کمزور ہو جاتے ہیں اور اس کی اصل یہ ہے ایک جادوگرنی تھی خدا نے اُسے مسخ کر کے یہ صورت بنا دی ابن ملقنؒ نے عمدہ میں بیان کیا ہے کہ مکڑی کا مارنا مستحب ہے کیونکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکڑی کو مار ڈالو وہ شیطان ہوتی ہے۔ **موعظت**:۔ ایک بار حضرت داؤدؑ نے کہا اے رب کوئی دن ایسا نہیں جاتا جس میں آل داؤد میں سے کوئی نہ کوئی آپ کا روزہ نہ رکھتا ہو اور کوئی رات ایسی نہیں جاتی جس میں آل داؤد میں سے کوئی نہ کوئی شب بیداری نہ کرتا ہو ارشاد ہوا یہ اُن کی قوت کے باعث سے ہوگا یا تمھاری وجہ یا میری وجہ سے انھوں نے عرض کیا اے رب نہیں یہ آپ ہی کی وجہ سے ہے ارشاد ہوا اپنے عزت اور جلال کی قسم میں سال بھر تک تمھارے نفس کے حوالے رکھوں گا انہوں نے عرض کیا اپنی عزت کے صدقہ میں ایسا نہ کیجئے ارشاد ہوا اچھا ایک ماہ تک انھوں نے عرض کیا اپنی عزت کے صدقہ میں ایسا نہ کیجئے ارشاد ہوا اچھا ایک ہفتہ تک انھوں نے عرض کیا کہ اپنی عزت کے صدقہ میں ایسا نہ کیجئے ارشاد ہوا اچھا ایک روز تک انھوں نے عرض کیا اپنی عزت کے صدقہ سے ایسا نہ کیجئے ارشاد ہوا اچھا ایک لحظہ بھر ہی سہی اس پر وہ راضی ہو گئے اور انھوں نے اپنے اردگرد تیس ہزار جدال و قتال کرنے والے جمع کئے اور زبور کے تمام قاریوں کو اکٹھا کیا اتنے میں سونے کا ایک پرند اُن پر آگرا وہ اُس کے لینے کے لئے اسکے پیچھے ہو لئے اسی اثناء میں اُن کی نظر ایک عورت پر جا پڑی۔ آپ کو وہ پسند آئی چنانچہ آپ نے اُس کے خاوند کو جہاد میں بھیجدیا پھر ایک جگہ سے دوسری جگہ اس کو بھیجتے رہے تاکہ وہ مارا جائے جب وہ قتل ہو گیا تو آپ نے اُس عورت سے نکاح کر لیا اور وہ سلیمانؑ کی والدہ ہوئیں اس کے بعد خدا نے ان کے پاس دو فرشتے بھیجے جو فریادی بن کر آئے جب انھیں دیکھا کہ گھر میں آ گئے اور دروازہ سے نہ گھسے اُن سے خوف زدہ ہوئے وہ بولے ہم سے خوف نہ کیجئے ہم دونوں مستغیث ہیں ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے ۹۹ بھیڑیاں تھیں اور میرے پاس ایک بھیڑی تھی داؤدؑ پہلے ننانوے

عورتوں سے نکاح کر چکے تھے وہ بولے اس نے مجھ پر ظلم کیا جو تیری بھیڑی لے کر اپنی ننانوے بھیڑیوں میں شامل کر لی تب اُن دونوں نے جو معاملہ انھوں نے اُس عورت کے خاوند کے ساتھ کیا تھا بیان کیا اور ان کے پاس سے چلے گئے اُس وقت انہیں معلوم ہوا کہ یہ اُن کا امتحان تھا اس کے بعد وہ چالیس برس تک روتے رہے یہاں تک کہ اُن کے آنسوؤں سے سبزہ اُگ آیا خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ عورت کے خاوند پاس جایئے اور اس سے مباح کر دینے کی درخواست کیجئے آپ نے اُسے پکارا وہ بولا یہ کون ہے جس نے میری لذت میں خلل ڈالا وہ بولے میں داؤد ہوں میں نے تجھے قتل کے لئے پیش کر دیا تھا اُس نے جواب دیا اے داؤد آپ نے تو مجھے جنت پر پیش کر دیا تھا خدائے تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی میں عادل حاکم ہوں اُسے آگاہ کیجئے کہ آپ نے اُس کی زوجہ سے نکاح کر لیا ہے پھر آپ نے اُسے پکارا اُس نے کہا یہ کون ہے جو میری لذت میں رخنہ انداز ہوا آپ بولے میں داؤد ہوں اُس نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں کیا میں نے آپ کو مباح نہیں کر دیا ہے آپ نے کہا میں نے تیری زوجہ سے نکاح کر لیا ہے اس نے جواب دیا آپ نے دوبارہ پکارا پھر اُس نے جواب نہ دیا حضرت داؤد اپنے سر پر خاک جھونکنے لگے اور کہنے لگے داؤد کے لئے تباہی ہے جب ترازوئے عمل ایستادہ ہوگی خدائے تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ میں نے آپ کو بخشدیا انھوں نے عرض کیا آپ کیسے بخشتے دیتے ہیں حالانکہ میرے حقدار نے تو مجھے بخشا ہی نہیں ارشاد ہوا ہم اُسے راضی کر دیں گے اور آپ کو اس سے لے آئیں گے۔ **حکایت** :۔ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جس نے ایک عبادتخانہ میں زمانۂ طویل تک خدا کی عبادت کی تھی اور خدا نے اُس کے لئے انگور کا ایک درخت لگا دیا تھا جس میں سے روزانہ ایک خوشہ انگور کا توڑ کر کھایا کرتا تھا اور جب اُسے پیاس لگتی تھی تو ہاتھ پھیلا دیتا تھا اُس میں پانی آجاتا تھا ایک بار اُدھر سے ایک نہایت خوبصورت عورت کا گذر ہوا وہ بولی اے راہب اب رات ہوگئی ہے اور بستی دور ہے مجھے آج کی رات یہیں سو رہنے دے اس کے بعد جب اُس کے قریب پہونچی تو کپڑے اُتار کر ننگی ہوگئی اس نے اپنی نظر نیچی کر لی اُسے چھیڑنے لگی اس وقت اس کے جی میں کچھ اُس کی خواہش پیدا ہوئی وہ اپنے جی میں کہنے لگا کہ زانی کی پیشانی پر لکھا ہوتا ہے خدا کی رحمت سے نا اُمید اور دوزخ کی آگ سے اپنے کو ڈھونڈلیا لیکن جی نہ مانا تب اُس نے اپنے جی سے کہا کہ ادنیٰ درجہ کی آگ کا مزہ تو پہلے چکھ اور ایک چراغ تیل بھر کر موٹی سی بتی لگائی اور اپنی انگلی لو میں رکھدی دوزخ کے داروغہ مالک نے آگ کو آواز دی کہ کھا جا آگ نے ہاتھ سمیت اُس کی انگلی جلا دی اُس عورت نے وجد میں آکر ایک چیخ ماری اور اس کا دم نکل گیا تب راہب نے اُس عورت پر اس کا کپڑا ڈال کر اُسے چھپا دیا اور نماز پڑھنے لگا جب صبح ہوئی ابلیس نے شہر میں شور مچا دیا کہ دیکھو راہب نے فلانی عورت سے زنا کیا اور اُسے مار ڈالا بادشاہ مع لشکر کے اُس کے پاس سوار ہو کر جا پہونچا اور اُسے پکارا اُس نے جواب دیا اُس سے پوچھا کہ فلانی عورت کہاں ہے اُس نے کہا میرے پاس ہے بادشاہ نے کہا اُسے میرے پاس آنے دے راہب بولا وہ مر گئی ہے بادشاہ نے کہا تیرا زنا سے جی نہ بھرا یہاں تک کہ تو نے اُسے مار بھی ڈالا القصہ اسکو گرفتار کر کے لوہے کی زنجیروں میں جکڑ دیا اور اسکے سر پر آرہ چلایا جب اسکے سر پر

آرہ چلا تو اُس نے ایک آہ کھینچی خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے جبرئیل اُس سے کہد و حاملین عرش کو اور آسمان کے رہنے والوں کو تو نے رُلا دیا ہے اگر دوبارہ تیری آہ نکلی تو میں آسمانوں کو زمین پر گرا دوں گا وہ بامید ثواب صابر رہا اور انھیں کچھ حال نہ بتلایا خدا نے اُس مُردہ عورت کو گویا کر دیا وہ کہنے لگی کہ یہ بے چارہ مظلوم ہے خدا کی قسم اُس نے زنا نہیں کیا ہے اس کے ہاتھ کا جلنا اور سارا ماجرا بیان کیا جب انھوں نے اُس کا ہاتھ جلا ہوا دیکھا اس کے قتل کرنے پر بہت پشیمان ہوئے اور اُس راہب اور عورت کے لئے قبر کھودی تو اُس راہب کو مشک آلود پایا ایک منادی نے آسمان سے پکار کر کہا کہ ابھی ٹھیرو یہاں تک کہ فرشتے ان دونوں پر نماز پڑھ لیں اس کے بعد خدا نے اُن کے سامنے ایک پرچہ کاغذ گرا دیا جس میں لکھا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خدا کے پاس سے اُس کے بندہ کے پاس نامہ میں نے اپنے عرش کے نیچے منبر قائم کیا اور اپنے فرشتوں کو جمع کیا جبرئیل نے خطبہ پڑھا فرشتوں کو میں نے گواہ بنایا اور جنت کی پچاس ہزار عروس کو اُس کی زوجہ بنا دیا یہ اُس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ۔

باب

خلق اللہ کے ساتھ شفقت کرنا

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ[1] خاص کر یا لونڈیوں اور غلاموں پر احسان کرنے والوں سے ۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کے حق میں فرمایا ہے تمھارے بھائی ہیں خدا نے تمھیں عنایت کیا ہے خدا نے انھیں تمھارے ہاتھوں میں کر دیا ہے پس جس کا بھائی اُس کے ہاتھ میں ہو یعنی قبضہ میں ہو اُسے چاہیئے کہ جو خود کھائے اُسے کھلائے جو خود پیئے اُسے پلائے اور ایسے کام کی انھیں تکلیف نہ دو جو اُن سے ہو نہ سکے اور اگر انہیں سے تمھیں ایسا کام لینا ہے تو اُن کو اُس کام میں خود بھی مدد دو ۔

مسئلہ ۔ مکاتب کے سوا غلام کا کھانا سالن کپڑا اور دیگر مصارف مولیٰ کے ذمہ واجب ہیں غلام خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا اپاہج ہو یا تندرست رہن ہو یا نوکر، اس قدر اُسے دے جتنا کافی ہو جائے یعنی خوراک میں سے جو اس شہر میں اکثر غلام کھاتے پیتے ہوں اور اس کے کپڑوں میں صرف ستر کا چھپا دینا کافی نہیں سوائے

---

[1] اللہ احسان کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے ۱۲

اس صورت کے کہ حبشیوں کے ملک میں ہو اور اگر اُس کے کئی غلام ہوں تو سب میں مُساوات کا لحاظ رکھنا مستحب ہے سوائے لونڈیوں کے کیونکہ اُن میں خوب صورت کو دوسریوں پر ترجیح دیجا سکتی ہے مؤلف کہتا ہے خوب صورت لونڈی کو اوروں پر اس لئے ترجیح ہو سکتی ہے کہ اُس سے متمتع ہونا جائز ہے بخلاف غلاموں کے کیونکہ معمولی کام اور خدمت کریں گے اس لئے خوبصورت غلام کو دوسرے پر ترجیح نہ ہوگی اور باب امانت میں پہلے گذر چکا ہے کہ جو قوم لوط کا سا عمل کرے اسے کیا کچھ عذاب ہوگا اور پاکی[ع] حاصل کرنے کا پانی غلام کے لئے خریدنا مولیٰ کے ذمہ ہے اور زمانہ کے گذرنے سے نفقہ ساقط ہو جاتا ہے اگر مولیٰ خرچ دینے سے باز رہے تو قرض لینے کے بعد حاکم اس کا مال فروخت کر ڈالے بشرطیکہ فروخت کے قابل کوئی شئے موجود ہو اور اگر مولیٰ کے پاس مال نہ ہو تو اُسے حکم کرے کہ غلام کو یا تو فروخت کر ڈالے یا اُجرت پر اُس سے کام کرائے یا اسے آزاد کر دے اگر نہ مانے تو حاکم باختیار خود ایسا کرے اگر ممکن نہ ہو تو بیت المال سے اُسے خرچ دے۔ اگر بیت المال میں روپیہ نہ ہو تو غنی مسلمانوں کے ذمہ ہے اور جانور کو چارہ دینا یا چرائی پر چھوڑ دینا بشرطیکہ کافی ہو، مالک پر واجب ہے۔ اگر کوئی ایسا نہ کرے تو حاکم حکم دیگا کہ تو اس کو ذبح کر ڈال بشرطیکہ حلال جانور ہو یا فروخت کر ڈال اور اگر حلال نہ ہو تو اُسے فروخت کرادے اور جانور کا دودھ اتنا زیادہ نہ دوہے کہ اُس کے بچہ کو ضرر پہونچے اور شہد کی مکھی کے لئے تھوڑا شہد چھوڑ دے اگر کسی اور شئے پر اُس کی گذر نہ ہو سکتی ہو اور ریشم کے کیڑے کے لئے شہتوت کی پتی بہم پہونچانا اس پر واجب ہے اور اگر مالک ایسا نہ کرے تو حاکم اس کا مال فروخت کر ڈالے اور ریشم کے کیڑے دھوپ میں سکھا دینا جائز ہے جب اُن سے کام نکل چکے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو رحم نہیں کرتا اُس پر بھی رحم نہیں ہوتا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا خدا اس پر رحم نہیں کرتا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میں نے شب معراج میں سات محل دیکھے ہر دو محلوں میں اتنا فاصلہ تھا جتنا کہ مشرق اور مغرب میں ہو میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کے لئے ہیں جواب ملا جو اندھے کو سات قدم پکڑ کر لے چلے میں نے پوچھا کیا میں اپنی امت کو اُس کی خوشخبری سنا دوں جواب ملا ہاں اور اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ جو شخص آپ کی امت میں سے سات بار لا الٰہ الا اللہ پڑھیگا بیس حصہ زیادہ تمام دنیا سے اسے جنت میں ملیگا بروایت انسؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص اندھے کو چالیس قدم پکڑ کر لیجائے جنت اُس کے لئے واجب ہو جاتی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص اندھے کو چالیس ہاتھ یا پچاس ہاتھ پکڑ کر لے چلے خدا اُس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے بروایت ابی ہریرۃؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص اندھے کو مسجد یا اس کے گھر یا کسی اور کام کے لئے پکڑ کر لے چلے خدا اُس کے لئے ہر ہر قدم پر جو وہ رکھتا ہے یا اٹھاتا ہے ایک غلام کے آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے اور فرشتے اُس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ جدا نہیں ہوتا اور جو کسی اندھے کو اس کی ضرورت کے لئے لے چلتا ہے تاکہ اس کی حاجت براری کر دے خدا اُس کو دوزخ سے براءت عطا فرماتا ہے۔ نفاق سے براءت عطا فرماتا ہے

ع۔ جیسے آبدست وغیرہ ۱۲

اور جب تک واپس نہ آئے رحمت میں چلتا رہتا ہے ایک بار حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ جب تم کسی اندھے کو پکڑا کرے چلا کرو تو اس کا بایاں ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑ لیا کرو کیونکہ وہ صدقہ ہے بروایت ابن عمرؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو اندھے کو چالیس قدم پکڑا کو لے چلے خدا اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے. بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جب میں اپنے کسی بندہ کی دو آنکھیں لے لیتا ہوں تو جنت سے کم ثواب پر اس کے لئے راضی نہیں ہوتا عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلعم اگر ایک آنکھ جاتی رہی ہو آپؐ نے فرمایا اگرچہ ایک ہی آنکھ گئی ہو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے سب سے پہلے خدا اندھے کی طرف نظر کرے گا۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: بروایت ابن عمرؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا جب تمھیں بادشاہ یا کسی اور کا ڈر ہو تو یہ پڑھا کرو۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ[1] حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کسی صاحب سلطنت کے پاس جانے کا اتفاق ہو تو یہ پڑھ لیا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْزِمُ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ عَلٰی قَلْبِ فُلَانٍ وَّسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَيَدِهٖ وَلِسَانِهٖ حَتّٰی لَا يُجْرِیْ عَلَیَّ اِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَعَوَاقِبِ اَمْرِیْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ خَيْرَهٗ وَاصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّهٗ وَاكْفِنِيْهِ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ[2] تو بادشاہ تجھ سے کہیگا کہ تم میرے نزدیک اب ذی رتبہ اور امانت دار ہو۔

دوسرا فائدہ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کسی صاحب سلطنت کے پاس جائے یہ کہہ لے بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّیَ اللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو خدا اس کے شر سے اُسے محفوظ رکھیگا مؤلف کہتا ہے اگر اتنا اور پڑھ لے جو موسیٰؑ نے فرعون کے پاس جاتے وقت کہا تھا تو اور بہتر کیونکہ وہ اسی وقت کہنے کی دعا ہے كُنْتَ وَتَكُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ لَا تَمُوْتُ تَنَامُ الْعُيُوْنُ وَتَنْكَدِرُ النُّجُوْمُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ[3] **تیسرا فائدہ**: میں نے جدہ

---

[1] خدائے حلیم و کریم کے سوا کوئی معبود نہیں خدا پاک ہے جو ساتوں آسمانوں کا پروردگار ہے اور عرش عظیم کا پروردگار ہے خدائے پروردگار عالم کے لئے ساری تعریف زیبا ہے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ کے جوار میں رہنے والا باعزت ہے آپ کی ثنا بزرگ ہے [2] اے اللہ میں آپ کے اسم عظیم اعظم حی قیوم احد صمد سے فلاں کے دل پر۔ کان پر۔ آنکھ پر ہاتھ پر زبان پر عزیمت پڑھتا ہوں تاکہ مجھ پر سوائے ایسی چیز کے جو میرے دین دنیا اور انجام کار میں بہتر ہو کچھ نہ جاری ہو اے اللہ مجھے اس کی بھلائی نصیب کر اور اس کی برائی مجھ سے پھیر دے اور اس سے مجھے کافی ہو جا اے اللہ اے اللہ ۱۲ [3] آپ زندہ تھے اور رہیں گے اور ہیں نہ آپ کو موت ہے آنکھیں سوتی ہیں اور ستارے تیرگی میں آجاتے ہیں آپ زندہ ہیں برقرار ہیں نہ آپ کو اونگھ آتی ہے نہ نیند ۱۲

میں امام غزالیؒ کے رسائل الحاجات میں دیکھا ہے وہ کہتے ہیں بہتیرے اہل دل سے مجھے پہونچا ہے کہ جو سنت فجر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور اَلَمْ نَشْرَحْ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور اَلَمْ تَرَ کَیْفَ پڑھا کرے ہر ظالم اور دشمن کا ہاتھ اُس سے کوتاہ رہے گا پھر غزالیؒ کہتے ہیں کہ یہ صحیح ہے اس میں ذرا شک نہیں مؤلف کہتا ہے صحیح حدیث میں پہلی رکعت میں قُلْ یَآ اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کا پڑھنا وارد ہوا ہے اس لئے جو کچھ غزالیؒ نے کہا ہے اس کے ساتھ ان دونوں کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔ چوتھا فائدہ: توریت میں ہے کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں جو میری اطاعت کرتا ہے میں اُن کے دلوں کو اس پر باعث رحمت بنا دیتا ہوں اور جو میری نافرمانی کرتا ہے میں اُس پر باعث نقمت بنا دیتا ہوں بروایت ابی الدرداؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں بادشاہوں کے دل میرے قبضہ میں ہیں بندے جب میری فرماں برداری کرتے ہیں میں بادشاہوں کے دل رحمت اور مہربانی کے ساتھ اُن پر مائل کر دیتا ہوں اور بندے جب میری نافرمانی کرتے ہیں میں بادشاہوں کے دل اُن پر غضب اور عذاب کے ساتھ مائل کر دیتا ہوں وہ اُن کو بری طرح سے تکلیف دیتے ہیں پس تم بادشاہوں پر بددعا کرنے میں اپنے جی کو نہ لگاؤ بلکہ میری یاد اور مجھ سے زاری کرنے میں اپنا جی لگائے رہو میں بادشاہوں سے تمھیں کافی ہو جاؤں گا امام رازیؒ نے خدائے تعالیٰ کے قول یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ[1] کے متعلق کہا ہے مطلب یہ ہے کہ تمھاری سخت سے سخت ایذا رسانی کے خواہاں رہتے ہیں۔

حکایت ایک بار موسیٰؑ نے کہا اے رب مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ ارشاد ہوا میری خلق پر شفقت کیا کیجئے انھوں نے کہا بہت اچھا خدا نے چاہا کہ فرشتوں پر ان کی شفقت کا اظہار کرے خدا نے اُن کے پاس میکائیلؑ کو چھوٹی چڑیا کی صورت پر بھیجا اور جبرئیلؑ کو باز کی صورت پر چنانچہ موسیٰؑ کے پاس پہلے ایک چھوٹی چڑیا آئی اور کہنے لگی مجھے باز سے پناہ دیجئے آپ نے بچا لیا پھر باز آ پہونچا اور کہنے لگا اے موسیٰؑ مجھ سے ایک چڑیا بھاگ کر آئی ہے اور میں گرسنہ ہوں آپ نے پوچھا دفع گرسنگی کے سوا اور بھی تیری کچھ خواہش ہے اُس نے کہا نہیں آپ نے کہا میں سراسر گوشت ہوں اسنے کہا میں سوائے آپکی ران کے اور کہیں سے نہ کھاؤنگا آپنے کہا اچھا پھر اسنے کہا آپکے بازو سے آپنے کہا اچھا اُس نے کہا سوائے آپ کی دونوں آنکھوں کے اور کچھ نہ کھاؤں گا آپ نے فرمایا اچھا تب وہ کہنے لگا اے کلیم اللہ خدا کے فضل سے آپ میں کچھ خوبیاں ہیں میں جبرئیلؑ ہوں اور یہ پرندہ میکائیلؑ ہے خدا کو منظور ہوا کہ آپ کی شفقت کا فرشتوں پر اظہار فرمائے تاکہ اُن کے اُس قول کا جواب ہو جائے کیا آپ زمین میں ایسے کو مقرر کرتے ہیں جو اُس میں فساد برپا کریگا۔ **حکایت**: کسی صدیق نے ایک گائے ذبح کی اور اس کا بچہ اس کی طرف دیکھ رہا تھا خدا نے اس کے مقام سے اُسے گرا دیا اور اس کا قلب اس سے سلب کر لیا وہ سرگرداں ہو کر منہ اُٹھائے پھرنے لگا لڑکے اُس کے ساتھ کھیلا کرتے تھے ایک بار ایک طرف سے اُس کا گذر ہوا جہاں چڑیا کے بچے اپنے

[1] تمھیں بُری طرح ستاتے ہیں۔

گھونسلے سے گر پڑے تھے اُن پر ترس کھا کر انھیں اُس نے اٹھا کر پھر رکھدیا خدا نے اس کی قدردانی کی اور اُس کے صلے میں نبی بنا دیا میں نے عمرؓ بن خطاب کی روایت دیکھی ہے کہ انھوں نے ایک بار ایک لڑکے کو گوریّا چڑیا سے کھیلتے دیکھا چڑیا کو اُس سے خرید کر چھوڑ دیا جب آپ کا انتقال ہوگیا تو آپ کے اصحاب میں سے کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا آپ نے فرمایا جب میں قبر میں رکھا گیا تو دونوں فرشتوں سے مجھے خوف معلوم ہوا اتنے میں میں نے سُنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ میرے بندے کو خوف زدہ مت کرو کیونکہ اسُ نے دنیا میں ایک چڑیا پر رحم کھایا تھا اس لئے میں نے آخرت میں اسُ پر رحم کیا۔ **لطیفہ** ؛ عمرؓ بن خطاب نے ایک بار ایک شخص کے لئے جس کو حاکم بنایا تھا عہد نامہ لکھا ابھی تحریر ختم ہوئی تھی کہ اتنے میں ایک لڑکا آکر حضرت عمرؓ کی گود میں بیٹھ گیا آپ اسُ پر لُطف فرمانے لگے وہ شخص بول اٹھا اے امیر المومنین اس کے ایسے میرے دس اولاد ہیں میرے پاس کبھی اُن میں سے ایک بھی نہیں پھٹکنے پاتا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تحریر کو چاک کر ڈال جب اسُ کو اپنی اولاد پر کبھی رحم نہیں آیا تو یہ رعیت پر کیسے رحم کرے گا ایک بار حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو ایک ملک کا حاکم مقرر کیا وہ شخص جب روانہ ہوا تو خواب میں دیکھا کہ آفتاب اور ماہتاب آپس میں لڑ رہے ہیں وہ شخص واپس آیا اور اس نے حضرت عمرؓ سے اپنا خواب بیان کیا آپ نے اسُ سے پوچھا تو آفتاب کے ساتھ تھا یا ماہتاب کے ساتھ اس نے کہا ماہتاب کے ساتھ آپ نے اُسے معزول کر دیا کسی نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اس لئے کہ ماہتاب بادشاہ ظالم ہے اور آفتاب بادشاہ عادل ہے پس جب تو ظالم کے ساتھ رہا تو مجھے خوف ہوا کہ تو رعیت پر کہیں ظلم نہ کرے۔

موعظت ؛ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے جو بکری کو پچھاڑ کر اپنی چھری تیز کر رہا تھا فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ اس کو دو دو موت سے مارے اسُ کے پچھاڑنے کے پہلے ہی تو نے کیوں نہ چھری تیز کر لی اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے

ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ جب میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے اسُ پر بڑا ترس آتا ہے آپ نے فرمایا اگر تجھے اسُ پر رحم آتا ہے تو خدا بھی تجھ پر رحم کریگا اس کو حاکم نے روایت کر کے کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے نوویؒ نے بیان کیا ہے کہ ذبح کرنے سے پہلے جانور کو پانی دکھلا لینا دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرنا اور اس کے سامنے چھری تیز نہ کرنا مستحب ہے مؤلف کہتا ہے کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا ہے کہ مرغی ذبح کرنا چاہتے تھے تو اُسے الگ لے جاتے تھے۔ **فائدہ** ؛ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی اور پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کو کلیم کیوں بنایا ہے انھوں نے عرض کیا نہیں ارشاد ہوا آپ کو فلاں دن کا واقعہ یاد ہے جب آپ بکریاں چرایا کرتے تھے ایک بکری آپ سے بھاگی اور آپ اسُ کے پیچھے ایک وادی سے دوسری وادی میں جاتے تھے یہانتک

کہ آپ نے اُسے پکڑلیا لیکن آپ اُس پر ناراض نہ ہوئے انھوں نے کہا ہاں ارشاد ہوا اسی وجہ سے میں نے آپ کو کلیم بنالیا۔ **حکایت**: دمیریؒ نے حیوٰۃ الحیوان میں بیان کیا ہے کہ شبلیؒ سے خواب میں بعد وفات کسی نے پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا انھوں نے کہا کہ مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمھیں کیوں بخشدیا میں نے اپنے نماز روزہ کو ذکر کیا ارشاد ہوا کہ تمھیں فلاں روز کا واقعہ یاد ہے جب تم بغداد کے کوچہ میں جارہے تھے نہایت سردی کے دنوں میں تمھیں ایک بلی نظر پڑی تم نے اُسے اپنی پوستین میں رکھ لیا انھوں نے کہا ہاں ارشاد ہوا اسی وجہ سے میں نے تمھیں بخشدیا۔ **لطیفہ**، میں نے طبقات ابن سبکیؒ میں دیکھا ہے کہ شیخ احمد رفاعیؒ ایک بار جمعہ کے روز سورہے ایک بلی آکر آپ کی آستین پر سورہی۔ آپ نماز کے وقت بیدار ہوئے تو آپ نے اپنی آستین کاٹ ڈالی اور اُسے نہ اٹھایا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو بلی چلی گئی تھی آپ نے پھر اپنی آستین جوڑی بخاری میں ہے کہ ایک بار ایک شخص ایک کنوئیں پر تھا اتنے میں دیکھا کہ پیاس کے مارے کتا کیچڑ کھا رہا ہے اور زبان نکالے دیتا ہے انھوں نے اُسے پانی پلادیا اسی پر ان کی بخشش ہوگئی اور اس میں ایک عورت کا قصہ ہے کہ اس نے اپنا موزہ اُتار کر اس میں کتے کو پانی پلادیا تھا اسی پر اس کی بخشش ہوگئی تھی یا اسی طرح آپؐ نے فرمایا تھا۔ **مسئلہ**، حدیث کے روایت بالمعنیٰ کرنے میں کئی مذہب ہیں رازیؒ اور ترمذیؒ کے نزدیک صحیح مذہب جواز ہے اور دوسرا مذہب عدم جواز ہے اور تیسرا مذہب ماوردیؒ اور رویانیؒ کے قول کے موافق یہ ہے کہ صحابی کو روایت بالمعنیٰ جائز ہے دوسرے کو نہیں پھر ماوردیؒ نے کہا ہے کہ میرے خیال میں جسے الفاظ حدیث یاد ہوں اُسے جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔ **حکایت**: بنی اسرائیل میں ایک فاسق آدمی تھا جب وہ مرا تو بنی اسرائیل نے اُسے کنوئیں میں پھینکدیا خدا نے اُس زمانہ کے نبی کو حکم دیا کہ اس کو نکال کر غسل دیں اور اُس کی نماز پڑھیں چنانچہ وہ یہ حکم بجالائے پھر انھوں نے پوچھا اے رب یہ ایسے مرتبہ کا کیوں مستحق ہوگیا ارشاد ہوا کہ اُس نے ایک اندھے کتے کو پیاس کی وجہ سے زبان نکالے ہوئے دیکھا تھا پھر اپنا عمامہ لے کر اس کو کنوئیں میں ترکیا اور اسے پانی بلادیا قرطبیؒ نے خدائے تعالیٰ کے قول وَفِیٓ اَمۡوَالِہِمۡ حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ الخ کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ایک قول کے موافق اس سے زکوٰۃ مُراد ہے اور بعض کا قول ہے کہ اس سے سائل مراد ہے جو فاقہ کی وجہ سے لوگوں سے مانگتا پھرتا ہو اور محروم وہ شخص ہے جس کے مال پر کوئی مصیبت آپڑی ہو اور بعض کا قول ہے کہ اس سے کتا مراد ہے ایک بار عمرؓ بن عبدالعزیز کے پاس سے ایک کتا گذرا انھوں نے بکری کا دست اسے دیدیا اور کہنے لگے یہ محروم ہے بنی اسرائیل میں سے کسی کی روایت میں نے دیکھی ہے کہ اُس نے لڑکوں کو دیکھا کہ چڑیا کے پَر نوچ رہے ہیں لیکن اس نے انھیں ڈانٹا نہیں اس پر خدا نے اسے زمین میں دھنسادیا میں نے ابن ابی جمرہؒ کی شرح بخاری میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ کسی شہر میں حدود خداوندی میں سے کسی حد کا قائم کیا جانا اس سے بہتر ہے کہ تیس دن تک آسمان سے بارش ہوتی رہے اور ایک روایت میں ہے چالیس روز تک

حکایت:۔ رسالہ قشیریہ میں ہے کہ ابو سلیمان خواص نے بیان کیا کہ میں ایک روز گدھے پر سوار ہوا مکھیوں کی وجہ سے وہ اپنا سر جھکانے لگا میں نے اس کے سر پر مارا تو اس نے سر اٹھا لیا اور کہنے لگا ایسے ہی اپنے سر پر بھی مارو عمرؓ بن عبد العزیزؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کی توبہ کا کیا سبب ہوا انھوں نے کہا میں نے ایک بار ایک غلام کو مارا وہ کہنے لگا اس رات کو یاد کیجئے جس کی صبح کو قیامت ہوگی **حکایت**:۔ ایکبار جنگل میں کسی نبی کا گذر ہوا ان کو ایک درندہ ملا انھوں نے اس کے ایک طمانچہ مار دیا درندہ نے بھی ان کے اسی طرح طمانچہ مارا انھوں نے کہا اے رب میں آپ کا نبی ہوں اور یہ آپ کا کتا ہے خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی طمانچہ کے مقابلہ میں طمانچہ ہے اور ابتدا کرنے والا بڑا ظالم ہے امام رازیؒ نے خدا کے اسماء حسنیٰ کی شرح میں اس کو نقل کیا ہے میں نے سیرۃ ابن ہشام میں دیکھا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی حارثہ کے پاس سنہ ۱۰ھ میں بھیجا اور حکم کیا کہ ان سے قتال کرنے کے تین روز پیشتر اسلام لانے کے لئے کہیں اگر وہ نہ مانیں تو قتال کریں چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا وہ اسلام لے آئے اس کے بعد انھوں نے حسب ذیل عریضہ لکھ بھیجا بخدمت محمد رسول اللہ صلعم عریضہ منجانب خالد بن ولید۔ السَّلامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ میں اس خدا کا ثنا خواں ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا رسول اللہ صلعم اس کے بعد عرض ہے آپ نے فلاں کام کے سرانجام دہی کے لئے مجھے بنی حارثہ کے پاس بھیجا تھا وہ لوگ اسلام لے آئے ہیں میں ان میں مقیم ہوں انھیں اسلام کی تعلیم دیتا رہوں گا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انشاء اللہ کچھ اپنا ارشاد تحریر نہ فرمائیں گے والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بجواب اس کے حضرت رسول اللہ صلعم نے انھیں لکھ بھیجا بسم اللہ الرحمن الرحیم منجانب محمد رسول اللہ صلعم بنام خالد بن ولید سلام علیکم میں تمھاری طرف خدا کی ثنا خوانی کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے بعد معلوم ہو کہ تمھارا خط مع تمھارے قاصد کے پہونچا جو اس خبر پر مشعر ہے کہ بنی حارثہ قبل قتال کے اسلام لے آئے ہیں اور خدا نے تمھاری رہنمائی سے انھیں ہدایت کی ہے اچھا ان کو مژدہ سنا دو اور ڈرا دو اور چلے آؤ اور تمھارے ساتھ ان کا قاصد بھی آئے والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس کے بعد خالد بن ولیدؓ چلے آئے اور بنی حارثہ میں سے پانچ آدمی ان کے ہمراہ آئے انھوں نے حاضر ہو کر حضرت نبیؐ کو سلام کیا اور کلمہ شہادت پڑھا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور بلا شک میں خدا کا رسول ہوں پھر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم وہ لوگ ہو جب ڈانٹے جاؤ تو پیشقدمی کرتے ہو یہی چار بار فرمایا انھوں نے اس کا کچھ جواب نہ دیا پھر ان میں سے ایک شخص بولا ہاں یا رسول اللہ صلعم ہم لوگ ایسے ہی ہیں کہ جب ڈانٹے جائیں تو پیشقدمی کرتے ہیں اس نے بھی چار بار کہا آپ نے فرمایا اگر خالد مجھے یہ نہ لکھ بھیجتے کہ تم لوگ اسلام لے آئے ہو تو میں تمھارے سر تمھارے قدموں کے نیچے ڈال دیتا ان میں سے ایک شخص بولا سنئے خدا کی قسم نہ میں آپ کا ثنا خوان

ہوں نہ خالد کا آپ نے پوچھا تو پھر کس کے ثنا خواں ہو؟ لوگ بولے کہ تم خدا کے ثنا خواں ہیں جس نے اے رسول اللہ آپ کے ذریعہ سے ہماری رہنمائی کی آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا پھر آپ نے پوچھا جو تم سے قتال کرتا تھا تم جاہلیت میں اُس پر کس وجہ سے غالب آتے تھے انھوں نے کہا ہم مجتمع رہتے تھے الگ الگ نہ ہوتے تھے اور ظلم کی ابتدا کسی کے ساتھ نہ کرتے تھے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی اس کے بعد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف چار ماہ اور زندہ رہے۔ **حکایت**: عقائق الحقائق میں ہے کہ ایک درندے نے اہل کشتی کو برہم کر دیا نوح نے اس پر بد دعا کی خدا نے اُس کو بخار میں مبتلا کر دیا وہ کشتی کے گوشہ میں پڑ رہا اور کراہنے لگا حضرت نوح نے بڑی زور سے اس کے ایک طمانچہ مارا خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ میں حکم عادل ہوں اور یہ بھی میری ایک مخلوق ہے اور وہ بیمار ہے اپنی حالت کی شکایت کرتا ہے اور مجھے مریض کی شکایت سے محبت آتی ہے پس اُس کے پاس کھڑے ہو کر اس کی اصلاح کیجئے چنانچہ آپ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا خدا نے اسے تخفیف کر دی اگر شیر کو بخار نہ آتا ہوتا تو زمین میں اس کا ضرر بہت بڑھ جاتا۔ **لطیفہ**: سلیمانؑ نے جب ہُدہُد کو نہ پایا تو اُس کی طلب میں عقاب کو بھیجا وہ ہوا میں بلند ہوا اور نظر جو ڈالی تو دیکھا کہ یمن کی طرف سے وہ آرہا ہے وہ اُس پر ٹوٹ پڑا اُس نے کہا بطفیل اس ذات کے جس نے تجھے مجھ پر قوت دی ہے مجھ پر رحم کر اُس نے معاف کر دیا اور سلیمانؑ کے پاس لے آیا اور تواضع کی وجہ سے اپنے بازو گھسیٹتا تھا اس سے سلیمانؑ نے کہا میں اُسے سخت سزا دوں گا ہُدہُد نے کہا اے نبی اللہ خدا کے سامنے کھڑے ہونے کو یاد کیجئے پس آپ نے اسے معاف کر دیا **فائدہ**: اگر ہُدہُد کو ذبح کر کے گھر کے دروازہ پر لٹکا دیا جائے تو اُس گھر کے رہنے والے سحر اور نظر بد سے امن میں رہیں گے اور سداب کے ساتھ اسے بھون کر کھانا نسیان کو دفع کرتا ہے اور ایسے ہی اس کی زبان یا دل کا اگر بالکل گرم ذبح کے وقت نگل لینا دافع نسیان ہے اور مصیبت زدہ جو نسیان میں مبتلا ہو اگر اس کا گوشت کھائے اور اُس کا دماغ میٹھے تیل میں ملا کر ناک میں ٹپکائے تو صحت حاصل ہو اگر ابتدائے جذام میں اس کی آنکھیں گلے میں لٹکائے تو اُسے بڑھنے نہ دے اور جو شخص اُس کا پر اپنے پاس رکھے اُس کے دشمن مقہور رہیں اور اس کی حاجتیں پوری ہوں جس پر سحر ہوا ہو یا جو اپنی زوجہ کے پاس جانے سے بستہ کر دیا گیا ہو اگر اُس کی دھونی لے تو خدا اُس کو صحت عنایت فرمائے اس کے حلال ہونے میں جو اختلاف ہے وہ باب کرم میں پہلے گذر چکا ہے۔

حکایت: دمیریؒ نے حیٰوۃ الحیوان میں بیان کیا ہے کہ ایک بار موسیٰؑ ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے اُن کو ایک چیونٹی نے کاٹ کھایا آپ نے تمام چیونٹیوں کو جلا دیا خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی صرف ایک چیونٹی کو کیوں نہ جلایا اور اس کے پیشتر کہتے تھے اے رب آپ قوم کی قوم کو ایک شخص کے گناہ کی وجہ سے کیسے عذاب دیتے ہیں خدائے تعالیٰ نے اُن کو چیونٹیوں کے بارے میں انھیں دکھا دیا کہ سزا مطیع اور نافرمان دونوں کو شامل ہو جاتی ہے صحیح بخاری میں ہے کہ زینبؓ نے کہا تھا کہ کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے اور ہم میں نکوکار بھی ہیں

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہوتا ہے جب خیانت بڑھ جاتی ہے ایسے ہی دمیریؒ نے موسیٰؑ کے بارے میں بیان کیا ہے۔ ترغیب وترہیب میں ہے کہ وہ عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

فائدہ: علماء کا قول ہے کہ نبی کی شریعت میں چیونٹی کا جلانا جائز تھا۔ رافعیؒ کا قول ہے کہ جانور کا جلانا کبیرہ گناہ ہے اگر چیونٹی کے بل پر زیرہ پیس کر یا قطران یا زعترعہ یا زیتون کا تیل ڈال دے تو خدا کے حکم سے بھاگ جائیں اور پہلے گذر چکا ہے کہ چھوٹی چیونٹی کا جو سرخ رنگ ہوتی ہے مارنا جائز ہے اور ابن عباسؓ نے خدائے تعالیٰ کے قول اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍعہ کے متعلق کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ خدا چھوٹی چیونٹی کے سر کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔

حکایت: سلیمانؑ کے زمانہ میں کوئی صوفی کھانا کھا رہا تھا اس کے پاس کتا آیا اس نے اسے مارا جس کی وجہ سے اس کا پیر ٹوٹ گیا اس نے سلیمانؑ سے شکایت کی آپ نے اس سے قصاص طلب کیا وہ شخص بولا اے نبی اللہ اسے معاف کرنے دیجئے اور اسے میں روز دو روٹیاں دیا کروں گا اس نے نہ مانا صوفی نے اور زیادہ کیں اس نے نہ مانا پھر کتا کہنے لگا یا نبی اللہ میں اس سے ذرا سی چیز مانگتا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیا ہے اس نے کہا اپنے سر سے تصوف کو نکال ڈالے کیونکہ اسی نے مجھے دھوکے میں ڈالا تھا۔ **فائدہ**: کتاب العرائس میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا تم صوف کا لباس پہنا کرو قیامت میں اس سے تمھاری پہچان ہوگی کیونکہ صوف کی طرف نظر کرنا دل میں فکر پیدا کرتا ہے اور فکر حکمت پیدا کرتی ہے نفسیؒ کی زہر الریاض میں ہے کہ قوم قارون میں سے ایک شخص موسیٰؑ کی طرح پگڑی باندھا کرتا تھا اور اپنی انگلی پر صوف لپیٹا کرتا تھا۔ جب خدا نے ان لوگوں کو زمین میں دھنسایا تو اس کو سب سے مؤخر کیا کیونکہ وہ پگڑی باندھنے میں موسیٰؑ کی مشابہت کرتا تھا اور بسم اللہ کی فضیلت میں گذر چکا ہے کہ جو شخص تواضعاً ادنی لباس پہنتا ہے خدا اس کی آنکھوں میں نور اس کے دل میں نور زیادہ کرتا ہے۔ عوارف المعارف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اپنے دلوں میں صوف کے لباس سے نور حاصل کیا کرو کیونکہ وہ دنیا میں ذلت اور آخرت میں نور ہے۔ **لطیفہ**: شبلیؒ کا قول ہے کہ خدا نے تصوف کو چار شخصوں نے نکالا ہے مال کا خرچ کرنا حضرت ابوبکرؓ سے، پیوند لگا لباس پہننا حضرت عمرؓ سے، اور تواضع حضرت عثمانؓ سے اور توحید حضرت علیؓ سے، دمیریؒ نے کہا ہے کہ تصوف کرم پر مبنی ہے اور وہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو حاصل تھا اور رضا پر مبنی ہے اور وہ اسحٰق علیہ السلام کو حاصل تھا اور صبر پر مبنی ہے اور وہ ایوب علیہ السلام کو حاصل تھا اور اشارہ پر مبنی ہے اور وہ زکریا علیہ السلام کو حاصل تھا اور غربت پر مبنی ہے اور وہ یحییٰ علیہ السلام کو حاصل تھی اور ادنی لباس پہننے پر مبنی ہے اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کو حاصل تھا اور شجاعت پر مبنی ہے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی ابو یزید بسطامیؒ کا قول ہے کہ صوفی لوگ داہنے ہاتھ میں کتاب اللہ اور بائیں ہاتھ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ

عہ ایک قسم کا پودینہ ہے ۱۲ عہ یقیناً خدا چیونٹی کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔

وسلم کی سنت کو لئے رہتے ہیں اور ایک آنکھ سے جنت کو دوسری سے دوزخ کو دیکھا کرتے ہیں اور ایک قدم دنیا میں اور دوسرا آخرت میں رکھتے ہیں شبلیؒ کا قول ہے کہ صوفی وہ ہے جو صفائی قلب کے ساتھ صوف پہنے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پر چلے اور اس کے نزدیک دنیا پس پشت ہو۔

باب

مشائخ کی تعظیم اور بڑھاپے کی فضیلت

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کے جلال کے قائم رکھنے میں سے یہ بات بھی ہے کہ بوڑھے مسلمان کی تعظیم کی جائے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کوئی نبی ایسا نہ تھا جو میرے پاس شب معراج میں نہ آیا ہو اور اس نے مجھے سلام نہ کیا ہو سوائے ایک نبی کے جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا کہ اے محمدؐ ان کے پاس چلئے اور انھیں سلام کیجئے نہ اس وجہ سے کہ وہ آپ سے فضیلت میں زیادہ ہیں بلکہ ان کے بڑھاپے کی وجہ سے یہ نوح علیہ السلام شیخ المرسلین ہیں۔ اس کو نفسی نے نقل کیا ہے مؤلف کا بیان ہے کہ حناطیؒ نے کہا کہ سب سے پہلے ابراہیمؑ بوڑھے ہوئے اور عنقریب اس کا بیان آتا ہے پس نوحؑ اپنے سن کی زیادتی کے باعث شیخ المرسلین قرار پائے نہ بالوں کے سفید ہونے کے باعث ۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بڑھاپا موت کی پہلی منزل ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوتا ہے خدا فرماتا ہے میرے بندہ کو مرحبا ہو یہ اس کی صفت ہے جس کا ایک بال سفید ہو گیا ہو اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تیرے نامۂ اعمال کی سیاہی تیرے بڑھاپے کی سفیدی کو دیدی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں یہ اس کے لئے جو بڑھاپے کی حالت میں مرا ہو پھر بھلا جو جوان مر گیا ہو اس کی کیا حالت ہو گی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام امت کے لوگ قبر سے ایسی حالت میں اٹھیں گے کہ ملک الموت کے خوف سے اُن کے بال سفید پڑ گئے ہوں گے اور اس کی نظیر علم کی فضیلت کے بیان میں آتی ہے کہ میری تمام امت کے لوگ علما ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس کے لئے مژدہ ہے جس کی عمر طویل ہو اور اس کے عمل اچھے ہوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے جو سب سے اچھے ہیں تم کو بتلا دوں؟ تم میں سب سے اچھے لوگ وہ ہیں

جن کی عمر بہت بڑی ہو اور عمل نہایت اچھے ہوں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایماندار کی باقی عمر کی کوئی قیمت نہیں لگ سکتی وہ اپنی تباہ کاریوں کی اس میں اصلاح کر لیتا ہے ابن ابی جمرہ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ ایماندار کا راس المال اس کی عمر ہے اور اس کا نفع اس کے اعمال صالحہ ہیں۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں سے جو شخص اسی برس کو پہونچ جائیگا نہ اس سے کچھ تعرض ہوگا نہ حساب لیا جائے گا اور اس سے کہدیا جائیگا کہ جنت میں چلا جا حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری پوری سعادت طاعت خداوندی میں عمر دراز پانا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب مسلمان آدمی چالیس برس کو پہونچتا ہے تو خدا اُس سے تین چیزوں کو پھیر دیتا ہے جنون جذام برص کو اور جب پچاس کو پہنچتا ہے اُس کو گناہوں سے ہلکا کر دیتا ہے اور جب ساٹھ برس کو پہونچتا ہے تو خدا کی طرف رجوع ہونا اُسے عطا فرماتا ہے اور ستر برس کو پہونچتا ہے تو اُس سے خدا محبت کرتا ہے اور آسمان والے اُس سے محبت کرتے ہیں اور جب اسی برس کو پہونچتا ہے تو خدا اس کی نیکیاں قبول فرما لیتا ہے اور اس کے گناہوں سے درگذر کرتا ہے اور جب نوے برس کو پہونچتا ہے تو خدا اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور زمین میں خدا کا قیدی اور قیامت میں اپنے اہل بیت کا سفارشی ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے جب سو برس کو پہونچتا ہے تو زمین میں خدا کا حبیب نام پاتا ہے اور خدا پر حق ہے کہ اپنے حبیب کو عذاب نہ دے اور میں نے خدائے تعالیٰ کے قول مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا کی تفسیر میں دیکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تمھیں کیا ہوا ہے کہ خدا سے ثواب کی امید نہیں رکھتے اس کو عطا ابن ابی رباح نے بیان کیا ہے اور ابن عباسؓ اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ تمھیں کیا ہوا ہے کہ خدا کے عذاب سے نہیں ڈرتے اور بعض کا قول ہے کہ تمھیں کیا ہوا ہے کہ خدا کا حق نہیں پہچانتے اور بعض کا قول ہے تمھیں کیا ہوا ہے کہ تم خدا کی توحید کے قائل نہیں وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا یعنی تم کو خدا نے گوناگوں حالت پر تندرست بیمار مالدار محتاج پیدا کیا ہے اور بعض نے کہا ہے مراد یہ ہے کہ لڑکا جوان یا بڈھا بنایا ہے جب لڑکا سات برس کو پہونچتا ہے اور برے بھلے کو پہچانتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ بات کو سمجھتا ہے اور جواب دیتا ہے تو اُسے نماز کا حکم ہوتا ہے اور دس برس کی عمر میں نماز پر مارا جاتا ہے اور مارنا اور سکھانا ماں باپ پر واجب ہے اور پندرہ برس کی عمر میں وہ مکلف ہو جاتا ہے اُس پر قلم چلنے لگتا ہے اور اکیس برس کی عمر میں اس کا قلب بیدار ہو جاتا ہے اور اٹھائیس برس کی عمر میں اس کی عقل انتہا کو پہونچتی ہے اور تیس برس کی عمر میں اس کی قوت انتہا کو پہونچتی ہے اور چالیس برس کی عمر میں جنون جذام اور برص سے امن میں رہتا ہے اور پچاس برس کی عمر میں خدا کی طرف رجوع ہونا اس کو محبوب ہو جاتا ہے اور ساٹھ برس کی عمر میں اس کو فرشتے پہچاننے لگتے ہیں اور ستر برس کی عمر میں اس کے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں اور اسی برس کی عمر میں اُس کی برائیاں مٹ جاتی ہے اور نوے برس کی عمر میں خدا اُس کو دوزخ سے آزادی عنایت فرماتا ہے اور جب سو برس کو پہونچتا ہے اُس کے گھر کے ستر آدمیوں کی نسبت اس کی سفارش مقبول فرماتا ہے۔ خطابیؒ نے بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی روایت ذکر کی ہے سات برس کی عمر میں لڑکا تمیز کرنے لگتا ہے اور چودہ برس کی عمر میں اسے احتلام ہوتا ہے اور اکیس برس تک اس کی درازی پوری ہو جاتی ہے اور اٹھائیس برس میں اس کی عقل کامل ہو جاتی ہے پھر اس کے بعد اس کی عقل نہیں بڑھتی مگر کثرت تجارب سے۔

حکایت :- یحییٰ بن اکثم ؒ سے ان کے انتقال کے بعد کسی نے پوچھا کہ خدا نے آپ سے کیا معاملہ کیا انھوں نے کہا خدا نے مجھے اپنے سامنے لا کھڑا کیا اور مجھ سے فرمایا اے میرے شیخ یں نے کیا میں نے کیا میں نے عرض کیا آپ سے یہ حدیث تو مجھے نہیں پہونچی معمر رضؓ نے بروایت زہری رضؓ بروایت عروہؓ بروایت عائشہؓ بروایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بروایت جبرئیلؑ آپ سے نقل کر کے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے آپ کا ارشاد ہے کہ مجھے بڈھے کے عذاب دینے سے جو اسلام میں بڈھا ہوا ہو شرم آتی ہے خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ معمرؓ، زہریؓ، عروہؓ عائشہؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیلؑ نے سچ کہا اور میں نے بھی سچ کہا میں نے تجھے بخشدیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اسلام میں بڈھا ہوتا ہے خدا اس کے لئے نیکی لکھتا ہے اور اس کی خطا مٹا دیتا ہے اور اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے اس کو ابن حبان نے روایت کیا ہے اور خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی کہ میرے ایمان دار بندہ پر بڑھاپا میرے نور میں سے ایک قسم کا نور ہے اور میں اس سے بزرگ تر ہوں کہ اپنے نور کو اپنی آگ سے جلاؤں۔ حکایت :- محمد نیشاپوری کا بیان ہے کہ میں نے کسی کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ خدا نے تجھ سے کیا معاملہ کیا جواب دیا کہ مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا اے میرے شیخ تو بادشاہوں کے پاس سوار ہو ہو کر جاتا تھا اور ان سے دیتا لیتا تھا میں نے کہا اے رب دنیا مجھ پر مکدر رکھی اور میں عیال دار آدمی تھا مجھکو دوزخ میں لیجانے کا حکم ہوا میں نے کہا آپ سے مجھے یہ گمان نہ تھا ارشاد ہوا کہ پھر تیرا کیا گمان تھا میں نے کہا مجھ سے یحییٰ ؒ نے بروایت شعبہؓ بروایت قتادہؓ بروایت انسؓ بروایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بروایت جبرئیلؑ آپ سے یہ حدیث روایت کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ کا ارشاد ہے بندہ کا میرے ساتھ جو گمان ہوتا ہے اس کے موافق میں اس سے برتاؤ کرتا ہوں پس میرے ساتھ جو گمان چاہے رکھے ارشاد ہوا کہ یحییٰؒ نے سچ کہا شعبہؓ نے سچ کہا قتادہؓ نے سچ کہا انسؓ نے سچ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا جبرئیلؑ نے سچ کہا میں ہی نے یہ کہا ہے پھر مجھے خوش کر دیا اور ستر جوڑے مجھے پہنائے اور میرے سر پر تاج رکھا اور میری ہمراہی میں ولدان مخلد جنت کی طرف چلنے لگے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ تم میں سے کوئی بغیر خدا کے ساتھ نیک گمان کئے ہوئے نہ مرے کیونکہ خدا سے نیک گمان رکھنا جنت کی قیمت ہے اور ابن مسعودؓ نے بیان کیا ہے خدا کی قسم اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں خدا سے کوئی نیک گمان نہیں کرتا جس کو اس کے گمان کے موافق مل نہ جاتا ہو اس کو قرطبیؒ نے تذکرہ میں روایت کیا ہے میں نے ابن ابی جمرہؓ کی شرح بخاری میں دیکھا ہے کہ ایک مرد صالح خطیب تھا جب اس کا انتقال ہوا تو کسی نے اس سے پوچھا کہ قبر میں دونوں فرشتوں نے تجھ سے کیا معاملہ کیا اس نے کہا جب مجھ سے سوال کیا تو تھوڑی دیر جواب سے میں بچ رہا اتنے میں ایک

خوبرو جوان میرے پاس آیا اُس نے مجھے جواب سکھا دیا میں نے پوچھا تو کون ہے وہ بولا میں تیرا عمل ہوں میں نے پوچھا اتنی دیر کہاں لگائی اُس نے کہا تو خطبہ خوانی کی اُجرت بادشاہ سے لیا کرتا تھا میں نے کہا میں نے اُس میں سے کبھی کچھ کھایا نہیں بلکہ میں تقسیم کر دیا کرتا تھا اس نے کہا اگر تو کھا لیتا تو میں تیرے پاس نہ آتا بروایت ابی بکر صدیقؓ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اُس بدن پر جس نے حرام سے غذا پائی ہو خدا نے جنت حرام کر دی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا خدا اُس شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا جس کے شکم میں حرام ہو۔

فائدہ: ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیری اور میں خالی ہاتھ رہ گیا آپ نے فرمایا تو نے ملائکہ کی صلوٰۃ اور خلائق کی تسبیح کہاں چھوڑ دی انہی کی بدولت ان کو روزی ملتی ہے طلوع فجر سے لے کر نماز صبح تک سو بار پڑھا کر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تو دنیا تیرے پاس ذلیل ہو کر آئے گی اور ہر کلمہ سے خدا ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک تسبیح میں مشغول رہے گا اور تجھے ثواب ملیگا۔ **موعظت**: حسن بصریؒ نے فرمایا ہے روئے زمین پر لکھا ہے جو شخص دنیا سے محبت کرتا ہے خدا اُس سے ناراض ہوتا ہے اور جو اُس سے ناراض رہتا ہے خدا اس سے محبت کرتا ہے ابن عباسؓ نے فرمایا ہے دنیا تین قسم کی ہے ایک قسم ایمان داروں کی دنیا جو آخرت کی طرف جانے کا توشہ بناتے ہیں ایک قسم وہ ہے جس سے منافق زینت حاصل کرتے ہیں اور ایک قسم ہے جس سے کافر تمتع حاصل کرتے ہیں۔ حناطیؒ نے کہا ہے کہ زہد میں تین حرف ہیں زا سے ترک زینت ہا سے ترک ہوا و ہوس اور دال سے ترک دنیا مراد ہے۔

حکایت: ایک بار حضرت علیؓ نماز کے لئے نکلے دیکھا کہ ایک بڈھا آگے آگے جا رہا ہے آپ اس کے پیچھے پیچھے چلے اُس کے بڑھاپے کی تعظیم اور اس کی تکریم کے خیال سے اُس سے آگے نہ بڑھے جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے جبرئیلؑ نے آپ کی پشت پر اپنا بازو رکھ دیا آپ جب اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے جبرئیلؑ روک دیتے تھے یہاں تک کہ حضرت علیؓ آکر شریک ہو گئے لیکن یہ موضوع حدیث ہے۔ بروایت انسؓ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ بڈھے کے چہرے کی طرف صبح و شام نظر کرتا ہے اور فرماتا ہے تیرا سن زیادہ ہو گیا تیری ہڈیاں پتلی پڑ گئیں تیری کھال جھلی کی طرح باریک پڑ گئی تیری اجل قریب آپہونچی مجھ سے شرما کیونکہ مجھے تجھ سے شرم آتی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا سب سے پہلے جو شخص بڑھاپے سے گھبرایا ابراہیمؑ ہیں وہ کہنے لگے اے رب یہ کیسی بدنمائی ہے جس سے آپ نے اپنے خلیلؑ کو بدنما کر دیا ہے خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی یہ وقار کی چادر اور نور اسلام ہے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں نے اپنی خلق میں سے کسی کو جو اس کی شہادت دیتا ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ میرا کوئی شریک ہے یہ لباس نہیں پہنایا مگر قیامت میں اُس سے مجھے شرم آئے گی کہ اس کے لئے میزان کو قائم

کردوں یا اس کا نامۂ اعمال کھولوں یا اس کو دوزخ میں عذاب دوں انھوں نے کہا اے رب میرا وقار اور بڑھا دیجئے صبح ہوئی تو اُن کا سر اور ڈاڑھی ایسی ہوگئی جیسے سفید ثغامہ امام نوویؒ نے کہا ہے کہ ثغامہ بفتح ثا مثلثہ وتخفیف میم ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے پھل سفید رنگ کے ہوتے ہیں خطابیؒ نے کہا ہے کہ جب سارہ علیہا السلام سے سے اسحٰق پیدا ہوئے تو وہ ایک سو بیس برس کی تھیں اُن کی قوم کہنے لگی ان بڑھیا بڈھوں کو دیکھو تو کہیں لڑکا پڑا ہوا مل گیا ہے اس کو بیٹا بنا لیا ہے بھلا کہیں ایسی عمر والوں کے بچہ ہوتا ہے خدا نے اسحاق کو ابراہیمؑ سے بالکل مشابہ بنایا تھا پھر ابراہیم کو بڑھاپے سے ممتاز کر دیا اور یہ اس طرح ہوا کہ آسمان سے ایک کف دست کا ظہور ہوا اس کی دو انگلیوں میں ایک سفید بال تھا ابراہیمؑ سے وہ قریب ہوتا گیا یہاں تک کہ ابراہیم کے سر پر کسی نے اُسے ڈال دیا۔ **فائدہ**: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو کسی بڈھے کی تعظیم کرتا ہو مگر خدا ایسے کو مقرر کر دیتا ہے جو اس شخص کے بڑھاپے میں اس کی تعظیم کرے گا۔ ابن جوزیؒ نے منہاج القاصدین میں بیان کیا ہے کہ اس میں عمر دراز ہونے کی بشارت ہے اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی غنیہ میں مذکور ہے کہ جو بڑے مسلمانوں کی توقیر کرے اور اُن کے چھوٹوں پر رحم کرے وہ جنت میں میرا رفیق بنے گا۔

حکایت: سلیمانؒ جامع مسجد میں گئے ایک بوڑھے کو دیکھ کر پوچھا کیا تو موت سے محبت رکھتا ہے اُس نے کہا نہیں جوانی اپنے شر کے ساتھ گئی اور بڑھاپا اپنی بھلائی کے ساتھ آپہونچا ہاں میں نے احیاء میں بروایت ابن عباسؓ دیکھا ہے ساری بھلائی جوانی میں ہے خدا نے جس بندہ کو علم عطا کیا ہے جوانی میں عطا کیا ہے مؤلف کہتا ہے طبقات میں سبکیؒ نے جو روایت نقل کی ہے اس کے معارض نہیں کہ قفالؒ نے جوانی کے بعد بڑھاپے میں علم سیکھا ہے اور قفل سازی کے فن میں انھیں نہایت مہارت حاصل تھی یہاں تک کہ چار دانہ کے برابر وزن میں ایک قفل بنایا تھا پھر علم کے دریائے عمیق بن گئے۔ باریک معانی نکالتے تھے اور ایسے مرد میدان تھے کہ کوئی ان کے نشان قدم تک بلکہ اُن کی گرد کو بھی نہیں پہونچ سکتا سنہ ۴۱۷ھ ہجری میں ان کی وفات ہوئی ہے اُس وقت اُن کا نوے برس کا سن تھا ان کا نام عبداللہ بن احمد بن عبد تھا قفال کو جو بڑھاپے میں علم حاصل ہوگیا تھا یہ علم وہبی تھا خدا جس کو چاہتا ہے اس کو اس کے ساتھ خاص کرتا ہے۔ **لطیفہ**: امام شافعیؒ کا قول ہے کہ اپنا سن بتلانا مروت کے خلاف ہے اگر سن کم ہوگا تو لوگ حقیر سمجھیں گے اور اگر زیادہ ہوگا تو کہیں گے سٹھیا گیا ہے علائیؒ نے سورۂ یوسفؑ کے متعلق بیان کیا ہے کہ اپنی ضروریات کو بوڑھوں سے طلب کرنے کی بہ نسبت جوانوں سے طلب کرنا زیادہ آسان ہے کیونکہ یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا کہ تم پر کچھ عار اور زجر و توبیخ نہیں اور یعقوبؑ نے کہا تھا اب میں اپنے رب سے تمہارے لئے مغفرت مانگوں گا بعض نے کہا ہے کہ اس سے آخر شب اُن کی مراد تھی اور بعض نے کہا ہے شب جمعہ اور بعض نے کہا ہے کہ لیالی بیض یعنی تیرھویں چودھویں، پندرھویں شب کیوں کہ ان میں دعا مقبول ہوتی ہے ابن عباسؓ کا قول ہے کہ جب تجھے کسی سے

اپنی حاجت براری کی درخواست کرنا ہو تو شب کو یا اس کے پیچھے کی جانب سے اس سے نہ کہہ کیونکہ حیا آنکھوں میں ہے اور بعض علماء کا قول ہے کہ حاکم کے پاس کسی بوڑھے عالم کی جو رعیت کی مصلحتوں سے واقف ہو رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ بوڑھے کی نظر جوان کی نظر سے زیادہ پوری ہوتی ہے بعض فضلاء کا قول ہے ۔

اِنَّ الْاُمُوْرَ اِذَا الْاَحْدَاثُ دُبِّرَهَا ؛ دُوْنَ الشُّيُوْخِ تَرٰى فِيْ بَعْضِهَا خَلَلًا[1]

میں نے ماوردیؒ کی ادب الدنیا والدین میں دیکھا ہے کہ بڈھے وقار کے درخت اور خبروں کے چشمے ہیں اگر انھیں برائی میں دیکھیں گے تو روکیں گے اگر بھلائی میں دیکھیں گے تو مدد کریں گے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے بڈھا اپنی قوم میں ایسا ہوتا ہے جیسے نبی اپنی امت میں ۔ فائدہ : نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ جب قیامت ہوگی خدا کسی بڈھے کو جنت میں لے جانے کا حکم فرمائیگا اور اسکا نامۂ اعمال فرشتہ کے حوالے کردے گا اور فرمائے گا جب جنت کے دروازہ پر پہونچے تو اس کو اس کا نامۂ اعمال دیدینا جب فرشتہ ایسا کرے گا تو بڈھا فرشتہ سے کہیگا ذرا ٹھہر جا میں اسے پڑھ لوں گا وہ کہیگا مجھے اجازت نہیں پھر فرشتہ خدا سے اجازت لے گا اسے اجازت مل جائے گی وہ اسے کھول کردے گا اور بڈھا اُسے پڑھے گا اس میں بہت سے گناہ دیکھے گا اور پشیمان ہو کر کہے گا اتنے بہت سے گناہوں کے ہوتے ہوئے جنت میں میں کیسے جاؤں پھر خدا ہوا کو بھیجے گا جس سے اس کے ہاتھ سے نامۂ اعمال اڑ جائے گا اور اس کے دل پر ہوائے رحمت چلے گی جس سے گناہوں کی یاد اس کے دل سے نکل جائے گی گویا کہ اُس نے کچھ کیا ہی نہ تھا ۔ واللہ اعلم ۔

[1] جب بوڑھوں کے بغیر نوجوانوں نے کاموں کی تدبیر کی ہو تو [2] یقیناً کسی نہ کسی کام میں کچھ نہ کچھ خلل دیکھنے میں آتا ہی ہے ۱۲ ۔

باب

کنگھی کرنا اور خضاب لگانا

بروایت انسؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے سب سے پہلے مہندی کا خضاب حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ نے لگایا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب ایمان دار ایسی حالت میں کہ اُس کے مہندی کا خضاب لگا ہو قبر میں داخل ہوتا ہے اور منکر ونکیر آکر اُس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے تیرا نبی کون ہے تو منکر ونکیر سے کہتا ہے اس ایماندار پر نرمی کر کیا تو نور ایمان دیکھتا نہیں بروایت حضرت علی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے نورنے کے بعد مہندی لگانا جذام سے امن میں رکھتا ہے اور حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جس کے سَر اور ڈاڑھی کے بال بالکل سفید تھے آپ نے اُس سے پوچھا کیا تو مسلمان نہیں ہے اس نے جواب دیا ہوں۔ کیوں نہیں آپ نے فرمایا تو خضاب لگایا کر۔ بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مہندی کا خضاب لگایا کرو کیونکہ اس میں خوشبو آتی ہے اور ماندگی کو تسکین ہوتی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کہ خضاب لگایا کرو کیونکہ فرشتے ایمان دار کے خضاب لگانے سے خوش ہوتے ہیں اور ربیع الابرار میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا مہندی لگایا کرو کیونکہ وہ اسلام کا خضاب ہے نظر کو صاف کرتا ہے دردِ سَر کو دور کرتا ہے اور ماندگی کو سکون بخشتا ہے۔

لقطۃ المنافع میں ہے ابو حنیفہؒ نے کہا ہے کہ راہِ خدا میں ایک درہم خرچ کرنا سات سو درہم کے برابر ہے اور داڑھی کے خضاب میں ایک درہم خرچ کرنا سات ہزار درہم کے برابر ہے اور دوسروں نے کہا ہے کہ جب کسی بچہ کو چیچک شروع ہو اور اُس کے دونوں پیروں کے تلووں میں مہندی لگادی جائے تو آنکھیں چیچک سے امن میں رہتی ہیں۔ ذہبیؒ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ یہ مجرب ہے۔ مؤلف کہتا ہے میں نے اپنے بچوں پر اس کا بارہا تجربہ کیا ہے اور خدا کے فضل سے اس کو ایسا ہی پایا۔ ذہبیؒ کا قول ہے کہ مہندی کا درخت خدا کو اور درختوں سے زیادہ پسند ہے ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک بار ایک عورت بغیر مہندی لگائے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے آئی آپ نے اس سے بیعت نہ کی جب تک وہ مہندی نہ لگا آئی میں ار تحفۃ العروس اور نزہتہ النفوس میں اس کو روایت کیا ہے۔

کی علامت یہ ہے کہ بخار شدید ہو آنکھیں سُرخ ہوں اور ناک بہتی ہو بالغ آدمی کے لئے اس کا علاج فصد لینا ہے اور بچہ کے پچھنے لگانا اور آنکھوں میں دہینے کا عرق یا انار کے گودے کا عرق ڈالنا چاہیئے اور ناک کے اندر سرکہ میں صندل سان کر لگا دینا چاہیئے اگر بچہ دودھ پیتا ہو تو اس کی ماں کو سرد چیزیں کھلانا چاہیئے اور باب محبت میں اس سے زیادہ بیان گذر چکا ہے۔ **مسئلہ** ؛ عورتوں کو مہندی لگانا مستحب ہے اور کبھی واجب ہو جاتا ہے مثلاً جب خاوند نے اپنی زوجہ کے لئے مہندی کا سامان مہیا کر دیا ہو اور عدت وفات میں جتنا بدن کھلا رہتا ہے اس میں مہندی لگانا حرام ہے اور جس کو تین طلاقیں دیگئی ہوں یا اُس سے خلع کیا گیا ہو اس کے لئے مہندی کو ترک کرنا مستحب ہے اور بعض کا قول ہے کہ واجب ہے اور جس کو قبل صحبت کے ایک طلاق بائن وغیرہ دی گئی ہو اُس کے لئے مکروہ نہیں کیونکہ اُس پر عدت نہیں ہوتی رہا سیاہ خضاب لگانا یا بعض انگلیوں کے سروں میں خضاب لگانا یا نقش کرنا یہ سب حرام ہے مگر اس کے خاوند یا مولی کی اجازت ہو تو چنداں حرج نہیں۔ قرطبیؒ نے سورۂ عنکبوت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ قوم لوط کی صفات میں سے یہ بھی تھا کہ انگلیوں کے سروں میں خضاب لگایا کرتے تھے اور مکحولؒ نے علک گوند کو چبانا اور بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھنا اس موقع پر اور زیادہ کیا ہے اور مرد کو ہاتھوں یا پیروں میں مہندی لگانا حرام ہے مگر ہاں کوئی ضرورت مثل مرض وغیرہ کے آپڑے تو مضائقہ نہیں شرح مہذب میں ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو سیاہ خضاب لگائیگا قیامت میں خدا اُس کو روسیاہ کریگا اور بغویؒ اور غزالیؒ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور الیسا ہی اوروں کا قول ہے اور شرح مہذب میں ہے کہ صحیح یہ ہے کہ حرام ہے سوائے جہاد کے اور بعض اطبا کا قول ہے آدھا مثقال حنا کا پینا قولنج کو نافع ہے۔

فائدہ ؛ ابی ابن کعبؓ نے بروایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ جو شخص روزانہ رات کو اپنے سر اور داڑھی میں کنگھی کرتا ہے وہ طرح طرح کی بلاؤں سے عافیت میں رہتا ہے اور اس کی عمر دراز ہوتی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو اپنی آبرو پر کنگھی پھیر لیا کرے وہ وبا سے امن میں رہتا ہے حضرت علیؓ نے بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ کنگھی کیا کرو کیونکہ اُس سے فقر دور ہوتا ہے اور جو صبح کو کنگھی کرتا ہے وہ شام تک امن میں رہتا ہے کیونکہ داڑھی مردوں کی زینت اور چہرہ کی خوش نمائی ہے۔ **مسئلہ** ؛ احیاء میں ہے کہ خدا کے کچھ فرشتے ہیں جو اپنی قسم میں کہا کرتے ہیں اُس ذات کی قسم جس نے بنی آدم کو داڑھی سے زینت بخشی پھر کہا کہ امام نوویؒ نے بیان کیا ہے اگر کسی نے درخت غصب کیا اُس کے پتے جھڑ کر گر پڑے اور پھر پتے نکلے تو اس کو پہلے پتوں کی قیمت دینا لازم ہوگا اور اگر کسی لونڈی کو غصب کر لیا اور اس کے بال کاٹ ڈالے اور پھر اُس کے نئے بال نکل آئے تو اُس پر کچھ واجب نہیں۔ کتاب الطلاق میں مذکور ہے اگر کوئی کہے تجھ پر اتنی طلاقیں جتنے ابلیس کے بدن پر بال ہیں تو اس کہنے سے کوئی طلاق نہ پڑے گی اور مختار یہ ہے کہ ایک طلاق پڑ جائے گی۔ **لطیفہ** ؛ میں نے عیون المجالس میں دیکھا ہے کہ حسینؓ بن علیؓ نے ایک شخص کو کرسی پر

دیکھا جو کہہ رہا تھا عرش سے نیچے جو کچھ ہے مجھ سے پوچھ لو آپؐ نے فرمایا دعویٰ تو بڑا لمبا چوڑا کیا ہے پھر آپ نے اس سے کہا اے مدعی بھلا بتلا تو سہی تیرے داڑھی میں بال طاق ہیں یا جفت وہ چپ ہو کر رہ گیا اور کہنے لگا اے ابن رسول اللہ مجھے تعلیم دیجئے آپؐ نے کہا جفت ہیں کیونکہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم نے ہر شئے کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔ پس تمام مخلوقات جفت ہیں اور طاق صرف خدائے تعالیٰ ہے۔ **فائدہ**۔ دمیریؒ کہا ہے کہ جو شخص بغیر پانی کے اپنی داڑھی میں کنگھی کرتا ہے اس کی فکر بڑھتی ہے اور اگر پانی سے کرتا ہے تو فکر کم ہوتی ہے اور جو یکشنبہ کے روز کنگھی کرتا ہے خدا اس کا نشاط زیادہ کرتا ہے دوشنبہ کے روز کرتا ہے۔ تو اس کی حاجت برآری ہوتی ہے سہ شنبہ کے روز کرتا ہے تو خدا اس کو زیادہ آسانی عنایت فرماتا ہے چہارشنبہ کو کرتا ہے تو خدا اسے نعمت زیادہ دیتا ہے اگر پنجشنبہ کو کرتا ہے تو خدا اس کی نیکیاں زیادہ کرتا ہے اگر جمعہ کو کرتا ہے تو خدا اس کی خوشی افزوں کرتا ہے اگر شنبہ کے روز کرتا ہے تو اس کے دل کو قبیح باتوں سے پاک کرتا ہے جو کھڑے ہو کر کنگھی کرتا ہے دین اس پر سوار رہتا ہے جو بیٹھ کر کنگھی کرتا ہے اس کا دین جاتا رہتا ہے میں نے شرح مہذب میں بروایت بعض صحابہؓ دیکھا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے اس کو نسائی نے باسناد صحیح روایت کیا ہے اور حدیث میں ہے آدمی کی سعادت میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی داڑھی کم ہو اس کو ابن عباسؓ نے روایت کیا ہے کلاباذیؒ نے مفتاح معانی الاخبار میں بیان کیا ہے کہ خود بینی شقاوت ہے اور داڑھی کے کم ہونے میں خود بینی چھوٹتی ہے اس لئے سعادت کے حصول کا سبب ہو گیا۔

لطیفہ:۔ بوڑھا اگر خواب میں بڑھاپے کو دیکھے تو باعث وقار ہے اور اگر لڑکا دیکھے تو باعث فکر ہے اور عورت کا خواب میں بڑھاپا دیکھنا اس کے خاوند کے فاسق ہونے کی علامت ہے اور اگر وہ مرد صالح ہو تو اس پر سوت لائے اور خواب میں سفید بالوں کو اکھیڑتے ہوئے دیکھنا اس کی علامت ہے کہ وہ بوڑھوں کی تعظیم نہیں کرتا اور بیداری میں یہ فعل مکروہ ہے شرح مہذب میں ہے اگر کہا جائے کہ حرام ہے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ صحیح طور پر اس سے ممانعت آئی ہے ترغیب و ترہیب میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے آپؐ نے فرمایا سفید بالوں کو مت اکھاڑا کرو کیونکہ وہ قیامت میں نور ہوں گے جو بڈھا ہو جائے اس کی وجہ سے خدا اس کے لئے نیکی تحریر فرماتا ہے اور خطا کو مٹا دیتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے اس کو ابن حبانؓ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کا ایک بال سفید ہوا اس کی تعظیم کرنا چاہئے اس کو ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے حنفیہؒ کی کتاب تاتارخانیہ میں ہے سوائے زینت کے یوں اس کا اکھیڑنا مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ** غلام کے بالوں کا بے وقت سفید ہو جانا عیب ہے جس کی وجہ سے وہ واپس کیا جا سکتا ہے اس کو روضہ میں بیان کیا ہے اور نیز بروایت متون اسی سے منقول ہے بڈھا جوان عورت کا کفو نہیں ہے اور وہ قابل رد ہے اگر جوان کو غصب کیا اور وہ بڈھا ہو گیا یا بے داڑھی والے کو غصب کیا تھا اور اس کے داڑھی نکل آئی تو نقصان کا ضامن ہو گا۔

باب

عقل کی فضیلت

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ یعنی جس کو دل ہو اور ارشاد فرمایا ہے ھَلْ فِیْ ذَالِکَ قَسَمٌ لِذِی حِجر یعنی عقلمند کے لئے اس میں حصہ ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ آدمی نمازی روزہ دار حاجی اور مجاہد ہوتا ہے لیکن اُس کو اس کے عقل کے موافق اس کی جزا ملے گی بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ہر شئے کا ایک آلہ ہوتا ہے اور ایمان دار کا آلہ عقل ہے اور ہر شئے کی ایک سواری ہے اور ایمان دار کی سواری عقل ہے اور ہر شئے کا ایک ستون ہے اور ایمان دار کا ستون عقل ہے اور ہر قوم کی ایک غایت ہے اور ایمان داری کی غایت عقل ہے اور ہر قوم کا ایک راعی ہے اور عابدین کی راعی عقل ہے اور ہر تاجر کی ایک پونجی ہے اور مجتہدین کی پونجی عقل ہے اور ہر گھر کا کوئی منتظم ہے اور صدیقین کے گھروں کی مہتمم عقل ہے ہر ویرانہ کے لئے آبادی ہے اور آخرت کی آبادی عقل سے لطیفہ :۔ قتادہؒ نے بیان کیا ہے آدمی تین قسم کے ہیں مرد اور وہ دانشمند ہے اور آدھا آدمی اور وہ وہ بجز ہے جو عقلمندوں سے مشورہ کرلیا کرے اور لاشئے اور وہ وہ شخص ہے جسے نہ عقل ہو اور نہ عقلمندوں سے مشورہ کرے۔ نوویؒ نے بستان العارفین میں بیان کیا ہے خدا کی عطیات میں سے سب سے بہتر عقل اور سب سے بدتر جہل ہے۔ **فائدہ** :۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے خدا نے عقل کو نور مکنون سے پیدا کیا ہے اور اس کے لئے علم کو نفس اور فہم کو روح اور زہد کو سر اور حیا کو آنکھ اور حکمت کو زبان اور خبر کو کان رافت اور مہربانی کو دل اور رحمت کو سینہ اور صبر کو اس کا شکم بنایا ہے پھر اس سے کہا گیا کہ کلام کر اس نے کہا اُس خدا کو حمد شایاں ہے جس نے اپنی عزت کے سامنے ہر شئے کو خوار و ذلیل رکھا ہے ارشاد خداوندی ہوا اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے کوئی خلق ایسی نہیں پیدا کی جو میرے نزدیک تجھ سے زیادہ عزیز ہو اور تجھے اسی مخلوق میں جاگزین کروں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیاری ہو گی۔

لہ یقیناً اس میں اس کے لئے نصیحت ہے جسکے دل ہو سلہ کیا اس میں عقلمند کا حصہ ہے ۱۲

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا ہے عقل ایک غیبی طائر ہے بغیر دام عنایت کے جس کا شکار نہیں ہوسکتا جوہر نگار صفات والا نورانی ذات والا جبرئیل تیرا دل ہے جو تیرے بالا تر آسمان سے تیرے اندرونی سر کے پاس وحی لے کر اترتا ہے تیرے رب کے پاس سے غیب کے تحفے لے کر تیرے پاس حاضر ہوتا ہے پس تیری کثیف صفت کو لطافت آمیز کردیتا ہے اور تیرے صدف علم کو جوہر انگیز بنا دیتا ہے اور میزان عدل اور زبان فضل اور شرع کرم اور معدن حلم اور عمود فکر اور زبان ذکر اور ترجمان سر اور رہنمائے فہم ہے۔ **لطیفہ**: عقل ایک جوہر ہے اور غصہ اس کو کھو دیتا ہے دین ایک جوہر ہے اور حسد اسے کھو دیتا ہے حیا ایک جوہر ہے اور طمع اسے کھو دیتی ہے عمل نیک ایک جوہر ہے اور غیبت اسے کھو دیتی ہے ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے کہا پیٹھ پھیر اس نے پیٹھ پھیری پھر اس سے کہا سامنے منہ کر اس نے سامنے منہ کیا پھر ارشاد ہوا اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ حسین کوئی مخلوق نہیں پیدا کی اور میں اسی مخلوق کو تیری سواری بناؤں گا جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہوگی تجھی سے لوں گا اور تجھی سے عطا کروں گا تجھی سے عذاب دوں گا پس صاف نظر آرہا ہے کہ عاقل لوگوں میں پیارا ہوتا ہے اگرچہ اُن کے ساتھ کوئی بھلائی نہ کرے اور جب خدا نے جہل کو پیدا کیا اس سے کہا ادھر منہ کر اس نے پیٹھ پھیر لی پھر اس سے کہا پیٹھ پھیر اس نے منہ سامنے کر لیا ارشاد ہوا اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے کوئی مخلوق ایسی نہیں پیدا کی ہے جو تجھ سے زیادہ مجھے ناگوار خاطر ہوا ور میں تیری سواری ایسے ہی لوگوں کو بناؤں گا جو مجھے سب سے ناگوار ہوں گے پس دیکھتے ہی ہو کہ جاہل سے لوگوں کو عداوت ہوتی ہے اگرچہ اُن سے اُس نے کوئی برائی نہ کی ہو۔

مسئلہ: جہل کسی شئے کو خلاف واقع سمجھنے کا نام ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک جہل مرکب ہے جیسے مجسمہ فرقہ کا اعتقاد کہ نعوذ باللہ خدا جسم ہے یا معتزلہ کا اعتقاد کہ خدا آخرت میں دیکھنے کو نہ ملے گا اور ایک جہل بسیط ہے جیسے زمین کے نیچے کی چیزوں کو ہمارا نہ جاننا یا سمندر کے اندر کے جانوروں سے آگاہی نہ رکھنا جنیدؒ نے بیان فرمایا ہے کہ جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اُس سے پوچھا کہ میں کون ہوں اُس نے سکوت کیا پھر نور وحدانیت کا اُس کے سرمہ لگایا تب اُس نے کھل کر کہنا شروع کیا آپ خدا ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ایک بار حضرت عائشہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ دنیا میں لوگوں کو ایک دوسرے پر کس وجہ سے فضیلت حاصل ہوتی ہے آپؐ نے فرمایا عقل سے حضرت عائشہؓ نے پوچھا اور آخرت میں آپ نے فرمایا عقل سے پھر حضرت عائشہؓ نے پوچھا کیا یہ نہیں ہے کہ عمل کے موافق سب کو جزا ملے گی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ہی تو عمل کیا ہوگا جتنی خدا نے انھیں عقل عطا فرمائی ہوگی پس جس قدر انھیں عقل ملی ہوگی اتنے ہی اُن کے عمل ہوں گے اور اپنے اپنے اعمال کے موافق انھیں جزا ملے گی۔ **فائدہ**: ذہبیؒ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ کدو کھایا کرو کیونکہ اُس سے عقل بڑھتی ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ وہ سینہ کو صاف کرتا ہے نرم کرتا ہے دل کو جلا دیتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ہانڈی پکایا

کر دو تو اس میں کدو زیادہ ڈال دیا کرو کیونکہ وہ دل غمگین کو مضبوط کرتا ہے۔ باب امانت میں پہلے کدو پچکا ہے جو حاملہ عورت کرفس کھائے گی اس کا بچہ ضعیف العقل پیدا ہوگا بخار والوں کے لئے کدو سب سے عمدہ غذا ہے اور کھانسی کو نفع بخشتا ہے، نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ اس کے زیتوں سے کلی کی جائے تو درد سر حار کو نافع ہوتا ہے اگر اُسے خشک کر کے جلایا جائے اور سرکہ میں ملا کر برص پر لگایا جائے تو اسے دور کرتا ہے اگر سرکہ کے ہمراہ ککڑی کی طرح اس کا آب شورہ بنایا جائے تو تپ مطبق لازم کو مفید ہے اس کا روغن بارد رطب ہے مالیخولیا اور برسام کو مفید ہوتا ہے تھوڑا سا سرکہ ملا کر خواہ سر میں ملا جائے یا ناک میں ٹپکایا جائے اور درد سر حار کو پینے اور ناک میں ٹپکانے سے نفع ہوتا ہے اور بدن کی ہر قسم کی گرمی کو نفع بخش ہے ترکیب یہ ہے کہ کدو کو چھیل کر اس کا عرق نچوڑ لیا جائے چار حصہ یہ عرق اور ایک حصہ میٹھا تیل ملا کر نرم آنچ پر پکایا جائے قرطبیؒ نے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ کدو جنت کا پھل ہے اور جا ہے جس طرح سے کھائے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور اس کی فضیلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا اگر خشک کر کے گھر میں اُس کی دھونی دی جائے تو مکھیاں بھاگ جائیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ جو کدو کو مسور کی دال کے ساتھ کھاتا ہے اس کا دل رقیق ہو جاتا ہے اور اس کے بہت سے منافع ہیں۔

حکایت:- ابن مبارکؒ سے کسی نے پوچھا انسان کو سب سے بہتر کیا شئے عطا ہوئی ہے انھوں نے کہا عقل اُس نے کہا اگر عقل نہ ہو تو انھوں نے فرمایا ادب خوب اُس نے کہا اگر نہ ہو انہوں نے فرمایا سکوت طویل اُس نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو انھوں نے کہا ہر مرد ذی صلاح کا جس سے مشورہ لیا کرے اُس نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو۔ انھوں نے کہا تو پھر موت جو بلا تاخیر آپہونچے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو استخارہ کرتا ہے وہ نامراد نہیں رہتا اور جو مشورہ کرتا ہے وہ پشیمان نہیں ہوتا آدمؑ نے اپنی اولاد کو مشورہ کرنے کی بھی وصیت کی تھی اور کہا تھا اگر میں فرشتوں سے درخت کے کھانے کے متعلق مشورہ کرتا تو وہ مجھے ضرور نہ کھانے کا مشورہ دیتے اور اپنی زوجہ کی رائے کو نہ سنتے استخارہ کی حدیث بخاری وغیرہ میں مشہور ہے۔

فائدہ:- نماز استخارہ سنت ہے پہلی رکعت میں فاتحہ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری میں فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھے اس کو نوویؒ نے روضہ میں بیان کیا ہے اور نفیس کے مختصر المناسک میں مذکور ہے کہ دوسری رکعت میں تین بار سورۂ اخلاص پڑھے اور قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ بعض مشائخ کے نزدیک مختار یہ ہے کہ پہلی رکعت میں وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ الخ اور دوسری رکعت میں وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا۔ سے لے کر ضَلَالًا مُّبِينًا تک پڑھے اور سلام کے بعد استخارہ کی مشہور دعا پڑھے اور دعائے استخارہ یہ ہے[1] اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ

[1] اے اللہ میں تو آپ کے علم سے طالب خیر ہوں اور آپ کی قدرت سے قدرت کا خواہاں اور آپ کے فضل عظیم سے خواستگار ہوں کیونکہ یقیناً آپ قادر ہیں اور مجھے قدرت نہیں اور آپ جانتے ہیں بقیہ برصفحہ ۱۴۸

تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ یا کہے عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ اور اپنی حاجت بیان کرے، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا ہے کہ پھر کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِلْمَ الْغَیْبِ عِنْدَكَ وَهُوَ مَحْجُوْبٌ عَنِّیْ وَلَا اَعْلَمُ مَا اَخْتَارُہٗ لِنَفْسِیْ لٰكِنْ اَنْتَ الْمُخْتَارُ لِیْ فَقَدْ فَوَّضْتُ اِلَیْكَ مَقَالِیْدَ اَمْرِیْ وَرَجَوْتُكَ لِفَاقَتِیْ وَفَقْرِیْ فَاَرْشِدْ لِیْ اِلٰی اَحَبِّ الْاُمُوْرِ اِلَیْكَ وَاَرْجَاهَا عِنْدَكَ وَاَحْمَدُهَا عَاقِبَةً فَاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَتَحْكُمُ مَا تُرِیْدُ. احیاء میں مذکور ہے جس کو چار چیزیں عطا ہوئی ہوں وہ چار چیزوں سے محروم نہ رہے گا جس کو توبہ عطا ہوئی ہو وہ قبول سے محروم نہ رہیگا اور جسے استخارہ عطا ہو وہ اختیار سے محروم نہ رہے گا اور جسے مشورہ عنایت ہو وہ صواب سے محروم نہ رہے گا اور جسے دعا عطا ہو وہ قبولیت سے محروم نہ رہے گا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے انسؓ سے فرمایا اے انسؓ جب تم کسی کام کا قصد کیا کرو تو اپنے رب سے سات بار استخارہ کرلیا کرو پھر جس طرف تمہارا دل جاتا ہو اسی طرف نظر کرو کیونکہ اس میں خیر ہوتی ہے اس کو ابن سنیؒ نے روایت کیا ہے اگر نماز کی قدرت نہ ہو تو دعا ہی سے استخارہ کرلے۔ **موعظت**: جو شخص کسی سے مشورہ لے یا نصیحت کا خواہاں ہو اور وہ اس سے بنت کرے اور ناصواب امر بتلائے وہ خدا اور رسول کا گنہ گار ہوگا اس لئے سوائے عقلمندوں اور امانت داروں کے کسی سے مشورہ نہ کرے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دین یہ ہے کہ خدا رسول۔ ائمہ مسلمین۔ اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی جائے اور کچھ زیادتی کے ساتھ پہلے گذر چکا ہے اور یہ بیان ہوچکا ہے کہ مراد صلاح کار سے مشورہ لے کیونکہ اس کی صلاح کاری

متعلقہ صفحہ ۱۵۳ اور مجھے علم نہیں اور آپ غیب کو خوب جانتے ہیں اے اللہ اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام میرے دین میں میری دنیا میں میری معاش میں میرے انجام کار میں بہتر ہے یا کہے میرے موجودہ یا آئندہ کام میں پس اُسے میرے لئے مقدر کردیجئے اور اس کو میرے لئے آسان کردیجئے اور اس میں برکت عنایت کیجئے اور اگر آپ جانتے ہوں کہ یہ کام میرے لئے میرے دین میں میری دنیا میں میرے معاش میں میرے انجام کار میں یا کہے میرے موجودہ اور آئندہ کام میں بُرا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے باز رکھیئے اور جہاں کہیں خیر ہو میرے لئے ٹھہرا دیجئے پھر مجھے اس سے رضامند کردیجئے ۱۲۔

سے اے اللہ یقیناً آپ کو علم غیب ہے اور وہ مجھ سے پوشیدہ ہے اور میں نہیں جانتا کہ میں اپنے لئے کیا اختیار کروں لہذا آپ میرے مختار بن جایئے میں نے اپنے کام کی کنجیاں آپ کو سونپ دیں اور اپنے فقر و فاقہ کے لئے آپ سے امیدوار ہوں پس جو شئے آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کی طرف اور جس شئے میں آپ کے نزدیک زیادہ امید ہو اور جس کا انجام نہایت محمود ہو اس کی طرف میری رہنمائی کیجئے بلاشک آپ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں اور جو ارادہ کرتے ہیں حکم کرتے ہیں ۱۲۔

خیانت سے اُسے باز رکھے گی۔ **لطیفہ**: ایک بار لقمانؑ سفر سے آئے انھیں ان کا لڑکا ملا آپ نے اس سے پوچھا میرا باپ کس حال میں ہے اُس نے کہا ان کی وفات ہوگئی وہ بولے میں اپنے کام کا مالک ہوگیا پھر پوچھا میری ماں کیسی ہے اس نے کہا اُن کی بھی وفات ہوگئی بولے میری فکر دور ہوئی پوچھا میری عورت کیسی ہے اُس نے کہا مرگئی بولے میرا فراش نیا ہوا پھر پوچھا میری بہن کیسی ہے کہا مرگئی بولے میرا پردہ ڈھک گیا پھر پوچھا میرا بھائی کیسا ہے اُس نے کہا انتقال ہوگیا بولے میری پیٹھ ٹوٹ گئی قتادہؓ نے کہا ہے سب سے بڑی مصیبت دین کی مصیبت ہے پھر موت ہے اور باپ کی موت سے پُشت شکستہ ہوجاتی ہے اور بیٹے کی موت سے دل میں شگاف پڑجاتا ہے اور بھائی کی موت سے بازو شکستہ ہوجاتا ہے اور زوجہ کا مرنا تو دم بھر کا غم ہے مؤلف کہتا ہے شاید یہ بُری زوجہ کی نسبت کہا ہو، دمیری کی شرح منہاج میں حضرت حسنؒ کی روایت ہے کہ آدمی کی اس کی زوجہ کی نسبت تعزیت نہ کرنا ادب کی بات ہے۔ **حکایت**: کسی بادشاہ نے فصد لینے کے لئے نائی کو بلایا بادشاہ کے چچازاد بھائی نے اُسے دیکھ کر پوچھا کہاں چلا نائی نے کہا فلاں بادشاہ کی فصد کھولنے اس نے کہا ایسے مقام پر فصد کھولنا جس میں اس کی جان نکل جائے اور میں تجھے ہزار دینار دوں گا جب وہ بادشاہ کے پاس پہونچا تو عقل کی مدد سے اپنے کام کے انجام کار کیلئے سوچنے لگا بادشاہ نے فکر کا سبب پوچھا اسنے صاف بیان کردیا بادشاہ نے اسے دس ہزار دینار عطا کئے اور اپنے چچازاد بھائی کی گردن ماردی۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: ایک بار حضرت عمرؓ۔ ابوہریرہؓ اور ابی بن کعبؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھنے لگے اے رسول اللہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والا شخص کون ہے آپ نے فرمایا دانشمند انھوں نے پوچھا سب سے افضل کون شخص ہے آپؐ نے فرمایا دانشمند انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ شخص دانشمند نہیں ہے جس میں کمال مروت ہو اس کی خوش بیانی ظاہر ہو اُس کے ہاتھ سخاوت میں کشادہ ہوں آپ نے فرمایا یہ سب متاع دنیا ہے عاقل وہ ہے جو پرہیزگار ہو خدا سے ڈرے اور گناہوں سے باز رہے۔ **دوسرا فائدہ**: قرطبیؒ نے سورۂ تبارک کی تفسیر میں کہا ہے کہ کافر کو عقل نہیں ہوتی بلکہ وہ ذہین ہوتا ہے اور سورۂ نمل میں بیان کیا ہے علماء کا اس امر میں اختلاف نہیں کہ تمام حیوانات میں عقل وفہم ہوتی ہے۔ شافعیؒ کا قول ہے سب سے عقلمند پرندہ کبوتر ہوتا ہے۔ **تیسرا فائدہ**: عقل عقال ناقہ سے مشتق ہے جس کے معنی بندھن کے ہیں جیسے ناقہ کو اس کا بندھن جانے سے روکتا ہے اسی طرح عقل ہلاکت سے باز رکھتی ہے اگر کسی نے سب سے عقلمند لوگوں کے لئے وصیت کی تو زاہدوں پر صرف کیا جائیگا اور اگر مسلمانوں میں سب سے زیادہ جاہل فرقہ کے لئے وصیت کی تو رافضیوں پر صرف ہوگا اس کو روضہ میں بیان کیا ہے اگر سید الناس کے لئے وصیت کی تو خلیفہ پر صرف ہوگا اس کو ماوردیؒ نے بیان کیا ہے۔

عوارف المعارف میں مذکور ہے کہ عقل کے ہزار نام میں ہر نام کے شروع میں ترک دنیا ہے اور کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ اِذَا اَكْمَلَ الرَّحْمٰنُ لِلْمَرْءِ عَقْلَهُ ؛ فَقَدْ كَمُلَتْ اَخْلَاقُهُ وَ مَارِبُهُ

وَاَفْضَلُ قِسْمِ اللّٰہِ لِلْمَرْءِ عَقْلُہٗ ÷ وَلَیْسَ مِنَ الْاَشْیَاءِ شَیٌٔ یُّقَارِبُہٗ

چوتھا فائدہ :- بعض کا قول ہے جب آدمؑ اُترے تو انکے پاس دین ، مروت اور عقل لے کر جبرئیلؑ آئے اور کہا خدا نے آپ کو اختیار دیا ہے کہ اس میں سے کوئی ایک لے لیجئے انھوں نے عقل کو پسند کر لیا جبرئیلؑ نے دین اور مروت سے کہا تم دونوں اوپر چڑھ جاؤ وہ بولے خدا نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم عقل کے ساتھ رہیں وہ جہاں کہیں ہو اور باب علم میں عنقریب آتا ہے کہ عقل اور علم دونوں رفیق ہیں جو ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوتے ۔ پانچواں فائدہ :- علائی نے تفسیر سورۂ یوسفؑ میں بروایت ابن عباسؓ بیان کیا ہے کہ خدا نے عقل کو ہزار حصہ کر کے پیدا کیا اور بندوں میں اُسے تقسیم کر دیا پس نوسو ننانوے حصہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمائے اور ایک حصہ تمام مخلوق کو دیا پھر ایک حصہ کے دس حصّے کئے نو حصے اور انبیا اور اولیا کو بخشے اور ایک تمام خلق کو دیا پھر اُس ایک حصّہ کے دس حصّے کئے نو مردوں کو مرحمت فرمائے اور ایک حصّہ عورتوں کو دیا۔ کعب احبار سے منقول ہے خدا نے عقل کو پیدا کر کے اس کے ہزار حصّے کئے آدمؑ اور اُن کی اولاد کو ایک حصہ دیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نوسو ننانوے حصّے مرحمت فرمائے آپ نے اپنی عقل سے دنیا میں زہد کو اختیار فرمایا۔ چھٹا فائدہ :- عقل عزیزی کے بیان میں اور یہ وہ ہے جس کو خدا نے بندہ میں پیدا کیا ہے جس کے مقابلہ میں دیت لازم آتی ہے اور مسلمان مرد آزاد کی دیت عقل کو نقصان پہونچانے کی صورت میں سو اونٹ ہیں اور عورت کی پچاس اور ذمی کی دیت مسلمان کی ایک تہائی دیت کے برابر ہے اور ذمیہ کی دیت مسلمان عورت کی ایک تہائی دیت کی برابر ہے اور غلام کی دیت اس انداز پر لگائی جائے گی کہ جتنی اسُ کی قیمت گھٹ گئی ہوگی اور اگر عقل مکتسب ہو تو مسلمان مرد اور مسلمان عورت اور ذمی کو غلام فرض کر کے انداز کیا جائیگا مثال یہ ہے کہ زید نے مثلاً ایک مسلمان مرد کے سر پر مارا اور اس کی عقل مکتسب جاتی رہی تو ہم کہیں گے اگر یہ شخص غلام ہوتا اور اس کی عقل مکتسب کی ہزار قیمت ہوتی اور عقل مکتسب کے زائل ہونے سے مثلاً وہ نوسو کا رہ گیا تو ہم مارنے والے سے سو اونٹ لیں گے۔ ساتواں فائدہ :- علمائے نے عقل کے مقام اور صفت میں اختلاف کیا ہے شافعیؒ کا قول ہے وہ دل میں ایک نور ہے جو کم وبیش ہوا کرتا ہی اور ابوحنیفہؒ اور اکثر اطبار کا قول ہے کہ وہ دماغ میں ہے اور اس امر میں امام احمدؒ بھی موافق ہیں اور احیاء میں ہے کہ فرشتوں نے کہا اے رب آپ نے عرش سے بڑی بھی کوئی چیز پیدا کی ہے ارشاد ہوا ہاں عقل فرشتوں نے پوچھا اس کا رتبہ کہاں تک پہونچا ہے ارشاد ہوا دور تک اسُ کے علم کا احاطہ نہیں ہوسکتا کیا ریگستان کی ریگ کا شمار تمھیں معلوم ہے انھوں نے کہا نہیں ارشاد ہوا میں نے عقل کی ریگستان کی ریگ کی اتنی مختلف قسمیں پیدا کی

ؔ جب خدائے مہربان کسی آدمی کی عقل کامل کر دیتا ہے تو اس کے اخلاق اور حاجات سب مکمل ہو جاتے ہیں۔ آدمی کے لئے خدا کا دیا ہوا سب سے افضل حصہ عقل ہے اور کوئی شئ اسُ کے قریب بھی نہیں پہونچتی ۔ ۱۲

ہیں بعض لوگوں کو میں نے ایک دانہ یا تین یا چار دانے عطا کئے ہیں اور بعض کو اس کا وسق یا اُس سے بھی زیادہ عنایت کیا ہے اور اسی میں ہے کہ عقل منبع ہے اس کا مطلع اور بنیاد علم ہے اور علم بہ نسبت عقل کے ایسا ہے جیسے پھل بہ نسبت درخت کے اور روشنی بہ نسبت آفتاب کے آٹھواں فائدہ :۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع چار مد کا نووی نے فتاوی میں کہا ہے کہ مد دمشقی ایک رطل ایک اوقیہ اور پانچ سُبع اُقیہ کے برابر ہوتا ہے، ابن ملقن نے عمدہ میں بیان کیا ہے رطل دمشقی چھ سو درہم کے برابر ہے علامہ بدرالدین قاضی مشہبہ نے شرح التنبیہ میں بیان کیا ہے کہ اہل حساب کے نزدیک درہم بارہ قیراط اور چھ دانگ اور ایک دانگ دو قیراط کا اور ایک قیراط دو طسوج کا اور ایک طسوج دو حبہ کا اور ایک حبہ دو بیسیہ کا اہل بغداد کے نزدیک ہوتا ہے اور اہل شام کے نزدیک ایک قیراط چوبیسویں حصہ کا ہوتا ہے اور ایک حبہ تہائی قیراط کا -

باب

علم اور اہل علم کی فضیلت

خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ[1] اور ارشاد فرمایا ہے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً[2] ایک تفسیر کے اعتبار سے حسنۂ دنیاوی سے علم، اور حسنۂ اُخروی سے جنت مراد ہے اس کو حسین نے بیان کیا ہے۔ علائی نے اپنے قواعد میں بیان کیا ہے کہ ابن عیینہ نے کہا خدا نے کسی کو نبوت کے بعد علم سے افضل کوئی شئی نہیں دی خدائے تعالیٰ کے قول وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ کی ایک یہ بھی تفسیر کی ہے جو مجھے جہل سے موت دیتا ہے علم سے زندگی بخشتا ہے اور ارشاد فرمایا اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ[3] سہیل بن عبداللہ نے قول خدائے تعالیٰ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ[4] کی تفسیر میں کہا ہے کہ ظالم سے جاہل اور مقتصد سے متعلم اور سابق بالخیرات سے عالم مراد ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے ساتھ خدا بہتری

---

[1] کہہ دیجئے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں ۱۲ [2] اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی عطا کیجئے - [3] خدا کے بندوں میں سے خدا سے ڈرتے تو علما ہی ہیں ۱۲ - [4] پس بعض اُن میں اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض میانہ رو اور بعض نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ۔ ۱۲

چاہتا ہے اُس کو دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کو خدا علم عنایت فرماتا ہے اس کو خدا جنت بخشتا ہے۔ بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا کہ عرش کے نیچے مُشک اذفر کا بنا ہوا خدا کا شہر آباد ہے اُس کے دروازہ پر ایک فرشتہ روزآنہ منادی کرتا ہے سُن لو کہ جس نے عالم کی زیارت کی اُس نے انبیا کی زیارت کی جس نے انبیا کی زیارت کی اُس نے اپنے رب کی زیارت کی اور جس نے اپنے رب کی زیارت کی اُس کے لئے جنت ہے یہ فردوس میں مذکور ہے اور تنبیہ الغافلین میں بروایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مذکور ہے جس نے عالم کی زیارت کی گویا اُس نے میری زیارت کی اور جس نے عالم سے مصافحہ کیا گویا اُس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور جس نے کسی عالم کی ہمنشینی کی گویا اُس نے میری ہمنشینی کی اور جس نے دنیا میں میری ہمنشینی کی خدا اس کو قیامت کے روز جنت میں میرا ہمنشیں بنائے گا۔

میں نے طبقات ابن سبکیؒ میں دیکھا ہے کہ ابو محمد جوینیؒ قنوت صبح میں یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ لا تعقنا عَنِ الْعِلْمِ لعائقٍ وَلا تمنعنا عنه بمانع اگر کسی نبی کا آنا پھر ممکن ہوتا تو جوینیؒ اس قابل تھے ان کا نام عبداللہ بن یوسف تھا ۴۳۸ھ ہجری میں اُن کی وفات ہوئی حافظ ابو صالحؒ کا بیان ہے کہ میں نے اُن کو غسل دیا تھا اور کفن پہنایا تھا اور میں نے اُن کا داہنا ہاتھ بغل تک دیکھا چاند کے رنگ کا تھا۔ اور انھوں نے بیان کیا کہ ایک بار میں نے ابراہیم خلیل اللہ کو خواب میں دیکھا میں نے ان کے قدموں کو بوسہ دینا چاہا مجھے اس سے منع کیا تو میں نے اُن کے پس پشت کو بوسہ دیا میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ برکت میرے پیچھے رہے گی۔ ابن سبکیؒ کہتے ہیں ایسی اور کیا برکت ہوسکتی ہے کہ اُن کے صاحبزادے امام الحرمین اور تمام عرب اور عجم کے علی الاطلاق امام ہوئے۔ ابو اسحٰقؒ شیرازی اُن کو خطاب کر کے کہتے ہیں اے اہل مشرق و مغرب کو فائدہ پہونچانے والے آپ کے علم سے اگلے پچھلے مستفید ہوئے مؤلف نے اپنے بعض شیوخ کی روایت سے سُنا ہے کہ ان کے علم سے تو اگلے پچھلے سب منتفع ہوئے کیونکہ انھوں نے ان کے کلام کی توجیہ کی اور اس کو صواب پر محمول کیا ابو قاسم قشیریؒ کا بیان ہے اگر امام الحرمین نبوت کا دعوٰی کرتے تو اپنے کلام کے سامنے معجزہ سے مستغنی کر دیتے ان کا نام عبدالملکؒ تھا ۴۷۸ھ ہجری میں اُن کا انتقال ہوا اور نیشا پور میں اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے اور اُن کی وفات کے وقت کسی کہنے والے نے حسب ذیل کہا تھا۔

قُلُوْبُ الْعَالِمِیْنَ عَلَی الْمَعَالِیْ ÷ وَاَیَّامُ الْوَرٰی شِبْہُ اللَّیَالِیْ

وَاَمْسٰی غُصْنُ اَھْلِ الْفَضْلِ اِذْ وَیٰ ÷ وَقَدْ مَاتَ الْاِمَامُ اَبُوالْمَعَالِیْ

تفتازانیؒ کی شرح عقائد میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت میں نے دیکھی ہے کہ جب کسی عالم یا طالب علم

لہ اے اللہ کسی مانع کی وجہ سے مجھے علم سے باز نہ رکھ اور کسی مانع کی وجہ سے مجھے اُس سے نہ روک ۱۲ ۔ ۲ء علم والوں کے دل بلندیوں پر ہیں اور خلق کے دن رات کے مشابہ ہیں۔ اور اہل فضل کی شاخ پژمردہ ہوگئی اور امام ابوالمعالی کی وفات ہوگئی ۱۲۔

کا گذر کسی قریہ پر ہوتا ہے تو چالیس روز تک خدا وہاں کے مقبرہ سے عذاب کو اٹھا لیتا ہے اور ربیع الابرار میں میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ خدا نے آسمان کو تین چیزوں سے زینت بخشی ہے آفتاب سے ماہتاب سے اور ستاروں سے اور زمین کو تین چیزوں سے زینت بخشی ہے۔ علما سے بارش سے اور سلطان عادل سے۔

میں نے نسفیؒ کی زہر الریاض میں دیکھا ہے کہ اہل طاعت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے آبخورے لیں گے مگر اہل علم کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے چلو بھر بھر کر مرحمت فرمائیں گے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تھوڑا علم رکھنے والا بکثرت عبادت کرنے والے سے بہتر ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم سیکھو کیونکہ اس کا خدا کے لئے سیکھنا خشیت پیدا کرتا ہے اور اس کی طلب عبادت ہے اور اس کا مذاکرہ تسبیح ہے اور اس سے بحث کرنا جہاد اور نہ جاننے والے کو اس کا سکھانا صدقہ ہے اور اہل پر اس کو صرف کرنا باعث قربت ہے کیونکہ اس سے حلال وحرام کا پتہ چلتا ہے اور اہل جنت کی راہ کا وہ منارہ ہے اور وحشت کی حالت میں اس سے انس ہوتا اور غربت میں وہ ساتھ دیتا ہے اور تنہائی میں باتیں کرنے والا بن جاتا ہے اور خوشی میں راہبر اور سختی میں مددگار ہوتا ہے اور دشمن کیلئے ہتھیار اور دوستوں میں زینت کا باعث ہوتا ہے خدا اس سے قوموں کو رفعت نصیب کرتا ہے پھر ان کو بھلائی کا نگہبان اور امام بنا دیتا ہے کہ ان کے آثار کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کے افعال کا اقتدا ہوتا ہے اور ان کی رائے پر انتہا ہوتی ہے فرشتے اُن کی دوستی سے رغبت رکھتے ہیں اور بازوؤں سے انھیں سہلاتے ہیں ہر خشک وتر اور دریا مچھلیاں اس کے کیڑے مکوڑے اور خشکی کے درندے اور چرندے سب کے سب اس کے لئے استغفار کرتے ہیں کیونکہ علم جہل سے دلوں کو زندگی بخشتا ہے اور تاریکی سے آنکھوں کے لئے چراغ کا کام کرتا ہے اور علم کا درس تدریس کرنا شب بیداری کے برابر ہے اس سے صلۂ رحم ہوتا ہے اور حرام وحلال کی شناخت حاصل ہوتی ہے علم امام ہے اور عمل اس کا تابع ہے اس کا نیک بختوں کو الہام ہوتا ہے اور بدبخت اس سے محروم رہتے ہیں۔ میں نے تفسیر رازی اور ابن ملقنؒ کی نسخ الحدائق میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے عالم یا طالب علم یا سننے والا یا محبت کرنے والا بھی اس کے سوا پانچواں مت بن نہیں تو ہلاک ہو جائے گا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ علم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت اور ہزار مریض کی عیادت اور ہزار جنازوں میں شریک ہونے سے افضل ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ اور قرآن پڑھنے سے آپؐ نے فرمایا کیا قرآن پڑھنا بغیر علم کے کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کسی کے ہاتھ سے عالم سہارا لے خدا اس کو ہر قدم پر غلام آزاد کرنے کا ثواب عنایت کرتا ہے اور جو عالم کے سر کو بوسہ دیتا ہے ہر بال کے عوض اس کو ایک نیکی ملتی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ہر شب وروز میں ایک ہزار نو سو ننانوے رحمتیں علما اور طالب علموں کے لئے ہیں اور باقی اور لوگوں کے لئے ایک رحمت ہے حضرت نبی صلیؐ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کی موت اس حالت میں آجائے کہ علم کی طلب میں مشغول ہو تو اس کے اور انبیاء کے درمیان سوائے درجۂ نبوت کے اور کچھ حائل نہ ہوگا اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے۔ عیون المجالس میں ہے کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ سے صاحب علم کی نسبت دریافت کیا انھوں نے کہا کہ دنیا اور آخرت میں آپ کی امت کے چراغ ہیں اُسے بشارت ہو جو انھیں پہچانے اور اُن سے محبت رکھے اور اُس کے لئے تباہی ہے جو اُن کے پہچاننے سے انکار کرے اور اُن سے دشمنی رکھے۔ ابن عماد کی کتاب الذریعہ میں ہے خدا طالب علم کی روزی کا کفیل ہے اور جب دنیا سے عالم جاتا ہے تو اس کی ایسی مثال ہے جیسے قندیل تاریک گھر سے نکل جائے۔ نجم الدین نسفیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ کے متعلق بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے علم کی قسم کھائی ہے جب کہ مر جائے۔

حکایت:- میں نے عیون المجالس میں ابراہیم بن محمد شافعیؒ کی روایت دیکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ میں کون سا علم سیکھوں انھوں نے کہا شعر تو بلند کو پست اور کمینہ کو بلند کر دیتا ہے اور نحو کی انتہا کو جب کوئی پہونچ جاتا ہے تو مودب ہو جاتا ہے اور جب کوئی قرآن کی انتہا کو پہونچ جاتا ہے تو معلم بن جاتا ہے اور فقہ سید العلوم ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طالب علم کے کام سے راضی ہو کر اُس کے لئے فرشتے اپنے باز و رکھ دیتے ہیں۔ **حکایت**:- مکہ شریف میں میں نے امام نوویؒ کی بستان العارفین میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے یہ حدیث سن کر اپنے جوتوں میں لوہے کی کیلیں لگائیں اور کہنے لگا میں چاہتا ہوں کہ فرشتوں کے پَر اس سے کچل دوں اُس کے پیروں میں زخم ہو گئے اور اسی میں کسی کی روایت مذکور ہے کہ ایک شخص کسی محدث کے پاس جایا کرتا تھا ایک آدمی استہزاء کے طور پر کہنے لگا کہ اپنے قدم اٹھا لو کہیں فرشتوں کے بازو نہ توڑ ڈالنا وہ اپنی جگہ سے ہٹنے بھی نہ پایا تھا کہ اس کے دونوں پَیر خشک ہو گئے۔

لطیفہ:- عیون المجالس میں مذکور ہے کہ علم میں تین حرف ہیں، ع و لام و میم، عین علو سے ہے اور لام لطائف سے اور میم مُلک سے ہے پس عین صاحب علم کو علیین تک لیجاتا ہے لام اُس کو لطیف بنا دیتا ہے اور میم بندوں کا اُسے بادشاہ کر دیتا ہے اور عالم کو عین کی برکت سے عزت اور تمکین عطا ہوتی ہے اور لام کی برکت سے لطافت اور میم کی برکت سے محبت اور ہدایت و مہابت۔ **فائدہ**:- ابن عباسؓ کا قول ہے سلیمانؑ کو علم مال اور ملک میں اختیار دیا گیا انھوں نے علم کو اختیار کر لیا تو خدا تعالیٰ نے ان کو مال اور ملک بھی اُس کے ساتھ عنایت فرمایا ابن عباسؓ زید بن حارثہؓ کی رکاب پکڑ کر کہتے تھے ہمیں علماء کے ساتھ اسی طرح پیش آنے کا حکم ہے زید اُن کے ہاتھ پکڑ کر چوم لیتے تھے اور کہتے تھے آل بیتؓ سے ہمیں اسی معاملہ کا حکم ہوا ہے۔ **موعظت**:- عیسیٰؑ بن مریمؑ نے فرمایا ہے جو شخص علم حاصل کر کے عمل نہ کرے وہ اُس عورت کے مثل ہے جس نے چھپ کر زنا کیا ہو اور حاملہ ہو گئی ہو پھر حمل کے ظاہر ہونے سے رسوا ہوئی ہو ایسے ہی جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا قیامت میں خدا اس کو رسوا کرے گا مالک بن دینارؒ کا قول ہے کہ جب عالم اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تو اس کے قدم کو لغزش

ہو جاتی ہے اور دلوں سے اس کی نصیحت ایسی زائل ہو جاتی ہے جیسے چکنے پتھر سے پانی گر جاتا ہے اوزاعیؒ کا قول ہے لوا دکسی نے کفار کے مردوں کی بدبوئیت شکایت کی خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ علما بے عمل کے سوا شکم اس سے بھی زیادہ بدبودار ہیں۔ **حکایت**: میں نے روض الانکار میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے سات سو فرسخ کا سفر اس لئے اختیار کیا تھا کہ چھ باتیں دریافت کرے اول یہ کہ آسمانوں اور زمین سے بھاری کیا شئے ہے جواب ملا کہ جو شخص بری ہو اس پر بہتان باندھنا دوم زمین سے زیادہ کیا شئے وسیع ہے جواب ملا حق سوم سمندر سے زیادہ کیا شئے غنی ہے۔ جواب ملا وہ قلب جو قناعت سے غنی ہو۔ چہارم برف سے زیادہ ٹھنڈی کیا شئے ہے جواب ملا دوست سے حاجت چاہنا جب وہ حاجت براری نہ کرے۔ پنجم پتھر سے زیادہ سخت کیا ہے جواب ملا کافر کا دل ششم یتیم سے زیادہ ذلیل کون ہے جواب ملا چغلخور جب مقابلہ پر آئے۔

فائدہ: بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا کہ بلاشک خدا اس کے فرشتے اور تمام آسمان اور زمین والے اور سمندر کی مچھلیاں لوگوں کو بھلائی سکھلانے والے پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ترمذیؒ نے بھی ایسی ہی روایت بیان کی ہے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبرئیلؑ نے مجھے بتلایا کہ تمام لوگوں پر طالب علم کی اتنی فضیلت ہے جتنی ابوبکرؓ کی میری تمام امت پر فضیلت ہے اور جتنی کہ جبرئیلؑ کی تمام فرشتوں پر بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص چاہتا ہو کہ خدا کی دوزخ سے رہائی یافتہ لوگوں کو دیکھے تو اسے طالب علموں کو دیکھنا چاہیئے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جو کوئی طالب علم کسی عالم کے دروازہ پر آمد و رفت رکھتا ہے ہر ہر قدم پر اس کے لئے ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہے اور ہر ہر قدم کے بدلہ میں جنت میں اس کے لئے ایک شہر آباد ہوتا ہے اور وہ زمین پر چلتا ہے اور زمین اس کے لئے استغفار کرتی ہے بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے ایک بار فرمایا اے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرمایئے عرض کیا گیا آپؐ کے خلفاء کون ہیں ارشاد فرمایا جو لوگ میرے بعد آئیں گے میری حدیثیں روایت کریں گے انھیں لوگوں کو سکھائیں گے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو جمعہ کے روز حدیث میں خوض کرتا ہے گویا کہ اس نے ستر ہزار غلام آزاد کئے اور گویا کہ ہزار دینار خیرات دیئے اور گویا کہ چالیس ہزار حج کئے اور وہ خدا کی رضامندی اور مغفرت اور عفو میں رہتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے قدم طلب علم میں خاک آلودہ ہوئے ہوں خدا اس کے بدن کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے اور اس کے دونوں فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اگر طلب علم میں مرتا ہے تو شہید مرتا ہے اور اس کی قبر باغہائے جنت سے ایک باغ ہوتی ہے خدا اس کی قبر کو اتنا وسیع کر دیتا ہے جہاں تک کہ نظر جاتی ہے اور اس کے ہمسایہ کے چالیس قبریں داہنے اور چالیس قبریں بائیں اور چالیس قبریں اس کے پیچھے اور چالیس قبریں اس کے سامنے سب کی سب روشن ہو جاتی ہیں۔ طبرانیؒ نے اوسط میں روایت کی ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی موت آجائے اور طلب علم کرتا ہے تو اس کے اور انبیا کے درمیان میں سوائے درجۂ نبوت کے اور کچھ حائل نہ ہوگا عیون المجالس میں میں نے دیکھا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ سے صاحب علم کی نسبت دریافت کیا تو انھوں نے کہا وہ آپ کی امت کے چراغ ہیں جو اُن کو پہچانے اور اُن سے محبت رکھے اُسے خوشخبری ہو اور جو اُن کی شناسائی سے انکار کرے اور اُن سے دشمنی رکھے اُس کے لئے تباہی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو علم حاصل کرے اور علم میں متواضع ہو اور خدا کے بندوں کو خدا کے پاس کی چیز کا ارادہ کرکے سکھلائے جنت میں اُس سے افضل ثواب پانے والا نظر نہ آئیگا اور نہ اُس سے مرتبہ میں کوئی بڑا ہوگا اور جنت میں کوئی منزل اور کوئی درجہ ایسا نہ ہوگا جس میں اُسے حظ وافر نہ ملے اور اس کی منزل شرافت میں سب سے زائد نہ ہو۔

مسئلہ ۔ علائیؒ نے بیان کیا ہے کہ یوسفؑ کے قصہ کا نام احسن القصص اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے یعقوبؑ پر چند احسان کئے تھے اُن کو بینائی پھر عطا فرمائی اور بعد مدت ان کے صاحبزادہ یوسفؑ کو اُن سے ملایا اس کا بیان عاشوراء کے بیان میں گذر چکا ہے اور اُن کے بیٹوں پر احسان کیا اسطرح کہ اُن کی توبہ قبول کی یوسفؑ پر علم اور ملک عنایت کرکے احسان کیا اور بعض نے کہا ہے اس لئے کہ اُس کی ابتدا میں محبت کا ذکر ہے اور درمیان میں محنت کا اور انتہا میں عصمت کا اور بعض نے کہا ہے اس لئے کہ اُس میں لوگوں میں سے سب زیادہ خوبرو اور باجمال شخص کا تذکرہ ہے۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ یوسفؑ شب کو قمر اور دن کو شمس اور صبح کو ستارہ تھے اور بعض نے کہا ہے کہ اس کے اول میں یوسفؑ کے خواب کا ذکر ہے کہ اے میرے والد میں نے گیارہ ستارے دیکھے ہیں اور اس کے درمیان میں بھی خواب کا ذکر ہے کہ اُن کے ساتھ زندان میں دو اور جوان بھی داخل ہوئے ایک نے بیان کیا کہ میں اپنے کو دیکھتا ہوں کہ شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرا بولا میں اپنے کو دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اُس میں سے کھا رہے ہیں اور بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لے آؤ میں اپنے لئے اُسے برگزیدہ بنالوں اور اس نے کہا کہ میں نے سات موٹی گائیں دیکھی ہیں آخر قصہ تک ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یوسفؑ کے قصہ کو احسن القصص کیوں کہا گیا ارشاد فرمایا اس لئے کہ اس کا بیان کرنے والا یعنی خدا احسن القائلین ہے اور جن کی خبر کا بیان ہے یعنی یوسف نہایت حسین تھے ایک بار حضرت عائشہؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے رسول اللہ یوسفؑ زیادہ حسین تھے یا آپ زیادہ حسین ہیں آپ نے فرمایا وہ صورت میں احسن تھے اور میں خلق میں احسن ہوں انھوں نے کہا آپ لوگوں کو اس سے کیوں آگاہ نہیں فرما دیتے آپ نے فرمایا اگر میں نے نہیں کہا تو کیا ہوا خدا تعالےٰ نے میرے پاس وحی بھیجی ہے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ[1]

لطیفہ ۔ ایک شخص نے ابن سیرینؒ سے کہا میں نے دیکھا ہے گویا کبوتر چنبیلی کو کھاتا ہے انھوں نے کہا کبوتر سے موت مراد ہے اور چنبیلی علماء ہیں چنانچہ اُسی روز بیس عالموں کا انتقال ہو گیا اور بعض کا قول ہے کہ چنبیلی کا سونگھنا مقوی قلب ہے اور درد سر بارد اور نزلات باردہ کو نافع ہے اور اگر چھائیں پر لگائی جائے تو اس کی دافع ہے ایک بار

---

[1] یقیناً آپ خلق عظیم پر ہیں ۱۲

ایک شخص نے ابن سیرینؒ سے بیان کیا کہ میں نے دیکھا ہے گویا میں خنزیر کے گلے میں موتی ٹکا رہا ہوں ابن سیرینؒ نے اس سے کہا تم نا اہلوں کو علم سکھاتے ہو ابن ماجہؒ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہلوں کو علم سکھانے والا ایسا ہے جیسے کوئی خنزیر کے گلے میں جواہر موتی اور سونے کا ہار پہنائے ایک دوسرے شخص نے کہا میں نے دیکھا ہے گویا میں زیتون کے پھل میں زیتون کا تیل ڈال رہا ہوں انھوں نے کہا تو اپنی ماں سے نکاح کرے گا اور ویسا ہی ہوا جیسا انھوں نے کہا تھا اور صورت یہ ہوئی کہ اس نے روم سے ایک عورت خریدی جس کو اس نے لونڈی بنا لیا تھا اور وہ اس کی ماں تھی ایک بار ابو حنیفہؒ نے اس شخص کی نسبت دریافت کرا بھیجا جسنے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو کھودتے دیکھا تھا۔ ابن سیرینؒ نے کہا وہ شخص اپنے زمانہ میں علم میں سب سے زیادہ ہوگا اور یہ خواب ابو حنیفہؒ نے خود ہی دیکھا تھا۔ علائی نے خدا تعالیٰ کے قول لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ[1] کے متعلق بیان کیا ہے کہ یہ نہی بطور وحی خداوندی کے نہ تھی بلکہ یعقوبؑ کا اجتہاد تھا اور اس میں اس پر رد ہے جو ابو حنیفہؒ پر اہل الرائے ہونے کا طعن کرتا ہے کیونکہ اس بارہ میں ان پر طعن کرنا ہے ایسا ہی جیسے یعقوبؑ پر اس بارہ میں طعن کرنا روض الافکار میں ہے کسی نے بیان کیا کہ میں ابو حنیفہؒ کے قول پر انکار کیا کرتا تھا تو میرے ہاتھ میں زخم ہو گیا ایک روز میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو حنیفہؒ کے قول کی نسبت دریافت کیا آپ نے فرمایا ان کا قول لقمانؑ کے قول کے مشابہ ہے مگر اس میں کچھ زیادتی ہوئی ہے۔ قرطبیؒ کا بیان ہے کہ لقمان حضرت ایوبؑ کے بھانجے تھے اور بعض نے کہا ہے ان کی خالہ کے لڑکے تھے سو برس زندہ رہے اور عدل کی فضیلت میں علماء کے اتفاق کا ذکر گذر چکا ہے کہ وہ ولی تھے نبی نہ تھے اور عکرمہؒ اور شعبیؒ نے بیان کیا ہے کہ وہ نبی تھے ان کا رنگ گندم گوں تھا خدا نے ان کو حکمت عطا فرمائی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ بہت فکر کرنے والے عمدہ یقین رکھنے والے بندے تھے خدا سے محبت رکھتے تھے خدا نے بھی ان سے محبت کی اور ان کو حکمت عنایت کر کے ان پر احسان کیا کسی شخص کا لقمانؑ پر گذر ہوا اور لوگ ان کے گرد جمع تھے اس نے کہا کیا آپ بنی فلاں کے غلام نہیں تھے آپ نے کہا ہاں تھا پھر اس نے کہا کیا آپ فلاں کی بکریاں نہیں چرایا کرتے تھے آپ نے کہا ہاں اس نے پوچھا پھر آپ اس رتبہ پر کیسے پہونچ گئے آپ نے فرمایا سچ بولنے اور سوائے گفتگو کی ضرورت کے وقت کے دیر تک خاموش رہنے سے اور باب مذکور میں پہلے گذر چکا ہے کسی نے آپ سے خواب میں کہا کیا آپ بادشاہ اور خلیفہ ہونا چاہتے ہیں آپ نے عافیت کو اختیار کیا اور خواب سے بیدار ہوئے تو کلام حکمت کرنے لگے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آخر زمانہ میں ایک شخص ہوگا جو نعمانؒ ابن ثابت کہلائیگا اور وہ حکمت کی باتیں کرے گا اور اس کی کنیت ابو حنیفہؒ ہوگی۔ خدا اس کے ہاتھوں سے دین اور سنت کو زندہ کریگا۔

فائدہ :- امام اعظم ابو حنیفہؒ کا بیان ہے کہ میں نے رب العزت کو ننانوے بار خواب میں دیکھا پھر میں نے کہا اگر میں پورے سو بار دیکھوں گا تو دریافت کروں گا کہ قیامت میں خلائق کو کس شئی سے نجات ملے گی چنانچہ میں نے

[1] اپنے بھائیوں سے اپنا خواب نہ بیان کرنا ۱۲۔

پھر دیکھا میں خدا تعالیٰ کے سامنے بیٹھ گیا اور میں نے عرض کیا اے رب آپ کی سلطنت باعزت اور آپ کی شان عظیم ہے میں آپ کے طفیل سے آپ سے دریافت کرتا ہوں آپ نے مجھے یہ نہیں بتلایا کہ قیامت میں خلائق کو کس شئی سے نجات ملے گی ارشاد ہوا اے ابوحنیفہؒ جو اپنے بستر پر آتے وقت اور اٹھتے وقت پڑھا کرے سُبْحَانَ الْاَبَدِیُّ الْاَبَدُ[1] سُبْحَانَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ سُبْحَانَ الْفَرْدُ الصَّمَدُ سُبْحَانَ رَافِعُ السَّمَآءِ بِغَیْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی الْمَآءِ فَجَمَدَ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ وَاَحْصَاهَا عَدَدًا سُبْحَانَ مَنْ قَسَّمَ الرِّزْقَ وَلَمْ یَنْسَ اَحَدًا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۔ کتاب الصلوٰۃ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت پہلے گذر چکی ہے کہ جو شخص خواب سے بیدار ہونے کے وقت پڑھا کرے۔ سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ تو گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے جیسے سانپ کینچل سے۔ اس کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے علائیؒ نے کہا ہے کہ خدا کے قول لَا تَقْصُصْ رُؤْیَاكَ[2] میں اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یعقوبؑ خواب کی تعبیر سے واقفیت رکھتے تھے اور نبوت کی ایک یہ بھی شرط ہے کہ تعبیر سے آگاہی ہو۔ انسؓ نے کہا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے قول کَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ[3] میں اجتہاد اور رائے کے جواز کی دلیل ہے کیونکہ یعقوبؑ نے اجتہاد سے اور اس خواب سے استنباط کر کے جو یوسفؑ نے دیکھا تھا کہا تھا پس کتاب اور سنت سے استنباط کرنا اولیٰ ہے اور اس میں مسلمانوں کو بشارت ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اجتباء بصیغہ مضارع کو جو یعقوبؑ کی زبان پر جاری ہوا تھا سچ کر دکھایا اور اس کے معنی تھے کہ تجھ کو برگزیدہ بنائے گا تو اس وعدہ کو جو خدا نے مسلمانوں سے بصیغہ ماضی کیا ہے جس کے معنی ہیں تمہیں برگزیدہ بنا لیا اولیٰ ہے اور پورے ہونے کے زیادہ لائق ہے یوسفؑ کو برگزیدہ کرنے کے فوائد میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ زلیخا کو بڑھاپے اور زوال حسن کے بعد خوبصورتی اور جوانی ملی کہ ایسی عورتوں سے چند روزہ فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا کے اپنے بندوں کو برگزیدہ بنانے کے فوائد میں سے یہ امر ہے کہ ان کی بڈھی عورتوں کو خوبصورت جوان بنا دے گا کہ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ ان سے متمتع ہوتے رہیں گے اور یوسفؑ کی برگزیدگی کے فوائد میں سے یہ امر ہے کہ دارالندامۃ میں چوبیس برس کی غربت کے بعد اپنے پدر بزرگوار کے دیدار سے انھیں بہرہ مند کیا اسی طرح اپنے بندوں کو برگزیدہ بنانے کا خدا یہ ثمرہ عنایت کرے گا کہ ان کو اپنے دیدار سے دارالکرامۃ میں ہمیشہ کے لئے شرف یاب بنائے گا خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ[4]۔

---

[1] خدا ہمیشہ ہمیشہ رہنے والا پاک ہے خدائے واحد احد پاک ہے خدائے یکتا بے نیاز پاک ہے بغیر ستون کے آسمان کو بلند کرنے والا پاک ہے پانی پر جس نے زمین کو بچھایا پھر وہ بستہ ہوگئی وہ پاک ہے جس نے خلق کو پیدا کیا اور دور یکا شمار کر لیا وہ پاک ہے جس نے روزی تقسیم کی اور کسی کو فراموش نہ کیا وہ پاک ہے جس نے نہ اپنی زوجہ بنائی نہ بچہ۔ وہ پاک ہے نہ جس کے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ۱۲ [2] اپنا خواب نہ بیان کرنا ۱۲ [3] ایسے ہی تیرا رب تجھے برگزیدہ کرے گا۔

[4] اُس دن کتنے ہی تازگی آمیز چہرے اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے ۱۲

فوائد۔ پہلا فائدہ ؛ نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آدمؑ کو تمام مخلوق کے اسماء سکھائے تھے اس سے انھیں ریاست اور فرشتوں کا مسجود ہونا ہاتھ آیا اور سلیمانؑ کو پرندوں کی زبان سکھائی تو سلطنت ملی ہدہد کو پانی کی مقام کا علم سکھایا تھا اس سے اُسے زندان سے نجات ملی پس گویا خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے مومن تجھکو میں نے توحید سیکھنی ہے تو کیا تجھے جنت نہ ملے گی۔ دوسرا فائدہ ؛ آسمان پر دو فرشتوں میں مناظرہ ہوا ایک نے کہا آسمان زمین سے بہتر ہے کیونکہ اس میں عرش ہے دوسرا بولا زمین آسمان سے بہتر ہے کیونکہ اُس میں کعبہ ہے دونوں نے جبرئیلؑ کے پاس آکر فیصلہ چاہا انھوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے نہ کعبہ کو بقا کے لئے پیدا کیا ہے نہ عرش کو سہارا لینے کے لئے خدا تھا اور نہ عرش تھا نہ آسمان نہ زمین نہ کعبہ اتنے میں میکائیلؑ آئے اور کہنے لگے تمھیں مژدہ ہو تمھارے نام امت محمدیؐ کے علماء کے زمرہ میں درج کر لئے گئے اس پر دونوں فرشتے قیامت کے لئے سجدہ میں مشغول ہو گئے جب قیامت ہوگی تو منادی پکار کر کہے گا تم دونوں اپنے سر اٹھالو قیامت قائم ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے تمھارے سجدوں کا ثواب امت محمدیہ کے علماء کے لئے لکھدیا فرشتے عرض کریں گے اے رب ہم اپنی اطاعت کا ثواب امت محمدیہ کے علماء کے لئے پیش کرتے ہیں خدا تعالیٰ ارشاد فرمائیگا اے رضوان فرشتوں کی عبادت کا ثواب امت محمدیہ کے علماء کے لئے لکھدیا فرشتے عرض کرینگے اے رب ہم اپنی اطاعت کا ثواب علماء امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علماء کے لئے پیش کرتے ہیں خدا تعالیٰ ارشاد فرمائیگا اے رضوان فرشتوں کی عبادت کا ثواب علماء امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تقسیم کر دے اور ایسے ہی جنت ان میں بانٹ دے رضوان کہے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ علماء کو جمع کیجئے آپ فرمائیں گے میری امت کے تمام لوگ علماء ہیں خدا تعالیٰ ارشاد فرمائیگا سچ کہا جس نے میری وحدانیت کی شہادت دی وہ عالم ہے پھر پڑھا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الاٰیۃ۔ تیسرا فائدہ ؛ غلائیؒ کا بیان ہے یوسفؑ کے بھائیوں نے اُن پر اس لئے حسد کیا تھا کہ فی الحال اُن کے علم پر یوسفؑ غالب تھے لیکن پھر مآل کار میں بھائیوں کا علم ان کو صلاح کی طرف داعی ہوا خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَتَكُونُوا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صَالِحِیْنَ[۱] یعنی توبہ کر لینا اور پھر کبھی گناہ نہ کرنا بعض علماء نے کہا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ابلیس کو سجدہ نہ کرنا سکھایا جب کہ فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا کیونکہ اُس کی قسمت میں پہلے ہی شقاوت ٹھہر چکی تھی اگر یہ نہ ہوتا تو سب سے پہلے وہ سجدہ کرتا پس علم ایک نور ہے خدا اپنے خزائن سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے اگر کہا جائے یہ کیسی بات ہے کہ ابراہیمؑ سے جب خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اسلام لا تو انھوں نے اس کے جواب میں کہا کہ میں اسلام لایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ارشاد ہوا کہ جان لیجئے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو آپ نے فرمایا میں نے جان لیا اور میں اسلام لایا نہ فرمایا جواب یہ ہے کہ آپ کی طرف سے خدا تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ رسول کے پاس جو کچھ اُن کے رب کے پاس سے اترا ہے اُس پر وہ ایمان لا چکے ہیں اور ایمان علم ہی کا نام ہے اور حق تعالیٰ کا آپ کی طرف سے جواب دیدینا ابراہیمؑ کے خود جواب دینے سے زیادہ با عظمت ہے بعض نے خدا تعالیٰ کے قول اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا[۲]۔ کے متعلق بیان کیا ہے کہ پانی سے علم اور اودیہ سے قلوب مراد ہیں۔ علیئیؒ نے بیان کیا کہ حکمت

---

[۱] اس کے بعد تم صلاح کار قوم بن جانا۔ [۲] آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر اسی انداز سے وادی بہ پڑیں۔

سوائے اس دل کے جو مٹی کے مثل ہو اور کسی جگہ نہیں اُگا کرتی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے فقہ ایمان ہے اور حکمت یمانیہ ہے۔ **چوتھا فائدہ**: مدینہ کے سات فقہاء ہیں عروہ بن زبیرؓ و قاسم بن محمدؓ بن ابی بکر و سعید بن مسیب بنابر مشہور مُسَیَّب بفتح یاء ہے اور اُن کے صاحبزادہ سعید اس کے فتح کو ناپسند کرتے تھے اور وہ صحابی ہیں انھوں نے سات حدیثیں روایت کی ہیں یہ منجملہ اُن لوگوں کے ہیں جنھوں نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی اور سائب بن یزید بھی صحابی ہیں جنھوں نے پانچ حدیثیں روایت کی ہیں چوتھے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہؓ بن مسعود ہیں پانچویں خارجہ بن زید بن ثابتؓ قرشی صحابی ہیں زید نے بہتر حدیثیں روایت کی ہیں رہے زیدؓ بن حارثہ اور ان کے صاحبزادہ اسامہؓ ان دونوں کا باب الدعا میں ذکر پہلے گذر چکا ہے چھٹے سلیمانؓ بن یسارؓ ہیں ساتویں بقول بعض سالمؓ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب اور بقول بعض ابوبکرؓ بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام اور حارث اور سلمہ دونوں ہشام کے بیٹے بھائی بھائی ہیں اور ان کے بھائی عمرو بن ہشام ہیں اور وہ ابوجہل ہے۔

حکایت: ایک بار حضرت عمرؓ بن خطاب نے کعبؓ احبار سے فرمایا کہ ہمیں اخلاق کا حال سناؤ کہ خدا نے انھیں کیسا پیدا کیا ہے انھوں نے کہا خدا نے اخلاق کو پیدا کر کے تقسیم کر دیا ہے پھر شقاوت سے پوچھا تو کہاں رہنا پسند کرتی ہے اُس نے کہا جنگل میں صبر نے کہا اور میں تیرے ساتھ ہوں پھر فقر سے کہا تو کہاں رہنا چاہتا ہے اُس نے کہا حجاز میں قناعت بولی اور میں تیرے ساتھ ہوں پھر غنا سے پوچھا تو کہاں رہنا پسند کرتی ہے وہ بولی مصر میں ذلت نے کہا اور میں تیرے ساتھ ہوں پھر علم سے پوچھا تو کہاں رہنا پسند کرتا ہے اُس نے کہا عراق میں عقل نے کہا اور میں تیرے ساتھ ہوں پھر بخل سے کہا تو کہاں رہنا پسند کرتا ہے اُس نے کہا مغرب میں بدخلقی نے کہا اور میں تیرے ہمراہ ہوں پھر حسد سے پوچھا تو کہاں رہنا پسند کرتا ہے اُس نے کہا شام میں شر نے کہا اور میں تیرے ساتھ ہوں۔

لطیفہ: ایک بار ابوحنیفہؒ امام مالکؒ کے درس میں حاضر ہوئے انھوں نے آپ کو پہچانا نہیں امام مالکؒ نے اپنے اصحاب سے ایک سوال کیا ابوحنیفہؒ نے اُس کا جواب دیدیا انھوں نے پوچھا یہ شخص کہاں سے آیا کہا عراق سے انھوں نے فرمایا نفاق اور شقاق کے شہر والوں میں سے پھر آپ نے پوچھا کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں تھوڑا قرآن پڑھوں انھوں نے فرمایا ہاں آپ نے پڑھا۔ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ امام مالکؒ بول اٹھے خدا نے یوں نہیں فرمایا ہے ابوحنیفہؒ نے کہا پھر کیسے فرمایا ہے انھوں نے کہا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ۔ آپ کہنے لگے خدا کا شکر ہے کہ آپ نے اپنے نفس پر حکم کیا اور اپنی جگہ سے اچھل پڑے جب انھوں نے آپ کو پہچانا تو آپ کے ساتھ خاطر اور اکرام سے پیش آئے امام رازیؒ نے کہا ہے مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ سے مراد یہ ہے کہ نفاق پر ثابت اور جمے رہے سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ یعنی ہم انھیں دنیا میں امراض سے اور آخرت میں آگ سے عذاب دیں گے اور بعض کا قول ہے پہلے عذاب دیں گے اور بعض کا قول ہے پہلے عذاب سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کے روز بر سر منبر فرمانا ہے اے فلاں نکل تو منافق ہے اور عذاب ثانی سے عذاب قبر مراد ہے خدا ہمیں پناہ میں رکھے۔ **فائدہ**: ایکبار

ابو یوسفؒ بیمار پڑے ابو حنیفہؒ نے فرمایا اگر یہ شخص مر جائیگا تو علم کثیر جاتا رہیگا جب خدا تعالیٰ نے انھیں صحت عطا فرمائی اور ابو حنیفہؒ کا قول انھیں پہونچا تو اُن سے کنارہ کش رہے گویا ابو حنیفہؒ سے مستغنی ہو گئے ہیں ابو حنیفہ کو معلوم ہو گیا اور ایک شخص سے آپ نے کہا کہ ابو یوسفؒ سے جاکر دریافت کر کہ اُس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جس نے دھوبی کو اپنے کپڑے ایک درہم دھلائی کے عوض دھلنے دیے ہوں پھر جب وہ کپڑے مانگنے گیا ہو تو دھوبی منکر ہو گیا ہو اور پھر اُس نے اقرار کر لیا ہو اب دھوبی کو اُجرت ملے گی یا نہیں اگر وہ ہاں کہیں گے تب بھی خطا ہے اور اگر نہیں کہیں گے تب بھی خطا ہے کیونکہ درست یہ ہے کہ اگر قبل انکار کے وہ دھو چکا ہو تو اُجرت کا مستحق ہے اور اگر بعد انکار کے دھوئے ہوں تو نہیں اور ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ شافعیؒ کے نزدیک بھی یہی حکم ہے۔ امام نوویؒ کی منہاج میں ہے اگر کسی نے دھوبی کو دھونے کے لئے کپڑے دیے یا درزی کو سینے کے لئے دیے اُس نے دھو دیے یا سی دیئے اور اُجرت کا کچھ ذکر نہ ہوا تو کچھ اُجرت نہ ملیگی۔

مسئلہ: اگر عالم اور جاہل دونوں گرفتار ہو جائیں اور ہم صرف ایک کو رہا کرا سکتے ہوں تو جاہل کو رہائی دلانا چاہیئے کیونکہ ہمیں جاہل سے خوف ہے کہ کہیں فتنہ میں نہ پڑ جائے بخلاف عالم کے اگر ایک عامی آدمی اور عالم حمام میں جائیں اور ستر چھپانے کا ایک ہی کپڑا ہو تو عالم زیادہ مستحق ہے تاکہ عامی عالم کی ستر کو نہ دیکھے اور عالم کی نظر اُس کے علم سے رُکی رہے گی۔

باب

شام میں سکونت رکھنا

بروایت حضرت علیؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شام میں وفات پائے وہ قبر کے ضغطہ سے اور پُل صراط پر گذرنے سے امن میں رہتا ہے یہ تحفۃ الحبیب فی مازاد علی الترغیب والترہیب میں مذکور ہے۔ عبداللہ بن خولہ سے مروی ہے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے آپ کوئی شہر پسند فرمائیے جسمیں رہا کروں اگر میں جانتا کہ آپ باقی رہیں گے تو میں آپ کے قرب پر کسی شئے کو ترجیح نہ دیتا آپ نے فرمایا شام کی سکونت اختیار کرو لیکن جب آپ کو شام سے میری نفرت معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ شام کے حق میں خدا تعالیٰ کا کیا ارشاد ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے شام میرے شہروں میں سے

تو برگزیدہ ہے تجھ میں اپنے بہتر بندوں کو داخل کروں گا اور خدا تعالیٰ شام اور اہل شام کا کفیل ہے بروایت ابو قلابہؓ حضرت نبی صلعم سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا فرشتوں نے عمود کتاب اٹھا کر شام میں رکھ دیا اس کی تعبیر میں نے یہ دی ہے کہ جب فتنہ واقع ہوں گے تو ایمان شام میں رہے گا حضرت عمرؓ نے کہا اے کعب تم حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ میں کیوں نہیں چلے جاتے ہو انھوں نے کہا میں نے خدا کی کتاب منزل میں پایا ہے کہ زمین شام میں خدا کا خزانہ ہے اور اس میں اس کے بندوں میں سے خزانے ہیں۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں ایک سفید عمود دیکھا گویا کہ وہ موتی ہے اس کو فرشتے اٹھاتے ہوئے ہیں میں نے پوچھا تم کیا اٹھائے ہو وہ بولے عمود کتاب، ہمیں حکم ہوا ہے کہ اس کو شام میں رکھیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب شام ہلاک ہو جائے تو میری امت میں خیر نہیں کعب احبارؓ نے بیان کیا ہے کہ اور زمین چالیس سال پہلے شام سے برباد ہو جائے گی۔ بروایت زیدؓ بن ثابتؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے شام کو خوش خبری ہو اس پر رحمت کے فرشتے اپنے بازو پھیلائے رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے خدائے رحمٰن اس پر اپنی رحمت پھیلائے ہوئے ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے شام زمین میں خدا کا کوڑا ہے اپنی زمین میں جس سے خدا چاہتا ہے اس سے انتقام لیتا ہے اور اس کے منافقوں کا اس کے مومنوں پر غالب آنا حرام ہے اور وہ بغیر ہم و غم کے نہ مریں گے۔ ابو الدرداؓ کی حدیث میں ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مسلمانوں کے مجمع ایک زمین میں ہیں جسے غوطہ کہتے ہیں اس میں ایک شہر ہے جو دمشق کہلاتا ہے اس دن مسلمانوں کے لئے بہترین منزل ہوگا حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

فائدہ: سفیانؒ ثوری نے کہا ہے دمشق کی مسجد میں ایک نماز تیس ہزار نماز کے برابر ہے عمروؒ بن مہاجر انصاری کا بیان ہے کہ ولیدؒ بن عبد الملک نے جامع مسجد کی تعمیر میں چار سو صندوق صرف کئے تھے ہر صندوق میں اٹھائیس لاکھ دینار تھے اور ستر ہزار تو سامنے کے حصہ میں چاندی سے مینا کاری میں صرف ہو گئے اور اس میں بارہ ہزار سنگ مرمر کے ستون تھے اور اس کی تعمیر سنہ ۸۶ ہجری میں شروع ہو کر سنہ ۹۶ ہجری میں مکمل ہوئی علائیؒ نے سورہ رعد میں بیان کیا ہے اس میں اختلاف ہوا ہے کہ دمشق کی کس نے بنیاد ڈالی بعض کا قول ہے کہ نوحؑ نے جب آپ کشتی سے نکلے تھے اور بعض کا قول ہے کہ ذوالقرنین نے جب وہ مشرق سے واپس ہوا اور مصر کی گھاٹی پر پہونچا تو انوار بلند ہوتے ہوئے اسے نظر آئے اور دیکھا کہ نہریں ضائع پڑی ہیں اس نے اپنے دمشق نامی غلام کو شہر آباد کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس نے آباد کیا اور اسی کے نام پر اس کا نام دمشق پڑ گیا اور بعض کا قول ہے سلیمانؑ کے حکم سے دو شیطانوں نے اسے بنایا تھا ایک کا نام برید تھا اور دوسرے کا جیروت چنانچہ انھیں دونوں کے نام سے اس کے دروازے باب البرید اور باب جیروت آج تک مشہور ہیں اور باب کیسان حضرت معاویہؓ کے غلام کیسان کی طرف منسوب ہے اور بعض کا قول ہے کہ دمشق کی بناء

ساتوں سیاروں کے نام پر پڑی ہے پس ثابتی دروازہ آفتاب کے نام پر توبی دروازہ زہرہ کے نام پر دروازہ سلامت ماہتاب کے نام پر دروازہ فرادیس عطارد کے نام پر دروازہ جابیہ مریخ کے نام پر دروازہ صغیر مشتری کے نام پر اور دروازہ فرج زحل کے نام پر ہے وہبؒ کا قول ہے کہ سب سے پہلے دمشق کو ابراہیمؑ کے غلام نے آباد کیا تھا جسے نمرود نے آپ کو دیا تھا جب کہ آپ آگ سے صحیح وسالم نکل آئے ابن خلکانؒ نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے نمرود ذال معجمہ سے ہے اور زاعیؒ کا بیان ہے کہ حسان بن عطیہ کے قول کے موافق کوئی جابر حضرت لوطؑ کو مع اُن کے گھر والوں کے گرفتار کر کے اُس قریہ میں لایا تھا جو غوطہ دمشق میں برزہ کے نام سے مشہور ہے اور وہاں ایک مسجد بنائی تھی۔

فوائد :۔ زہری کا قول ہے کہ برزہ میں جو شخص مقام ابراہیمؑ میں چار رکعت پڑھتا ہے وہ گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے گویا آج اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوا اور خدا سے جو کچھ مانگتا ہے اُسے عطا ہوتا ہے دوسرا فائدہ مکحول تابعیؒ کہتے ہیں کہ میں نے کعب احبارؓ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ مغارۃ الدم حاجات اور عطیات خداوندی کا مقام ہے کیونکہ اس مقام میں مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔ ابن عباسؓ نے بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے آپ نے فرمایا کاش میں دمشق نامی شہر کے مقام غوطہ میں ہوتا تاکہ مقامات انبیاء پر جاتا جہاں کہ آدمؑ کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا اور میں خدا سے اپنی قوم کی ہلاکت کی درخواست کرتا ہوں کیونکہ یہ ظالم لوگ ہیں اس کے بعد جبرئیلؑ آئے اور آپ سے غار حراء میں تشریف لیجانے کے لئے کہا۔ **تیسرا فائدہ** :۔ بعض کا قول ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں مغارۃ الدم میں ہوں اتنے میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ عمرؓ اور ہابیل ابن آدم نظر پڑے میں نے کہا واحد صمد اور اپنے والد آدمؑ کے حق کے طفیل میں کہتا ہوں کہ میرا ہی خون ہے میں نے خدا سے درخواست کی ہے کہ ہر نبی اور صدیق اور ایماندار کے لئے اسے موقع فریادرسی بنادیجئے خدا نے اُسے قبول فرمالیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے یہ اکراماً اور احساناً کیا ہے میں ہر پنجشنبہ کو مع اپنے دونوں یاروں اور ہابیل کے یہاں آکر نماز پڑھا کرتا ہوں۔ **چوتھا فائدہ** زہریؒ نے بیان کیا ہے اگر لوگوں کو جو فضیلت مغارۃ الدم میں ہے معلوم ہوتی تو بغیر یہاں آئے ان کا کھانا پینا نہ ہضم ہوتا ابن عباسؓ فرماتے ہیں جبل قیسوں میں موضع الدم اس مقام شریف میں ہے جہاں عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی تھی اگر میں وہاں ہوتا تو خدا سے اپنے لئے مغفرت چاہتا پس جس کسی کا وہاں جانا ہو نماز اور دعا میں کوتاہی نہ کرے۔ **پانچواں فائدہ** :۔ کعب احبارؓ نے ایک شخص سے اُس کا شہر پوچھا اُس نے کہا دمشق انھوں نے کہا تو اُن لوگوں میں سے ہے جو جنت میں سبز پوش کے نام سے پہچانے جائیں گے۔

مؤلفؒ کہتا ہے۔ سبز لباس کے ساتھ اہل دمشق کی خصوصیت اس وجہ سے ہے کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ پھر ایک بار کعب احبارؓ نے ایک شخص سے پوچھا کہاں مکان ہے اُس نے کہا شام انھوں نے کہا شاید تو اُن لوگوں میں سے کہ اُن کے شہیدوں

کی ستر ستر آدمیوں کے لئے سفارش مقبول ہوگی اُس نے کہا وہ کون ہیں انھوں نے کہا حمص والے اُس نے کہا نہیں انھوں نے اُس سے کہا شاید تو اُن لوگوں میں سے ہے جو جنت میں سبز پوش کے نام سے معروف ہوں گے اُس نے پوچھا وہ کون ہیں انھوں نے کہا دمشق کے لوگ اُس نے کہا نہیں انھوں نے کہا شاید تو اُن لوگوں میں سے جو قیامت کے روز خدا کے عرش کے سایہ میں ہوں گے اُس نے پوچھا وہ کون ہیں انھوں نے کہا اُرْدُن کے لوگ اُس نے کہا نہیں انھوں نے کہا شاید تو ان لوگوں میں سے ہے جن کی طرف خدا روزانہ دوبار نظر کرتا ہے اُس نے پوچھا وہ کون ہیں انھوں نے کہا فلسطین کے لوگ اُس نے کہا ہاں بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے مکہ آیت شرف اور مدینہ معدن دین اور کوفہ مجمع السلام اور بصرہ فخر عابدین اور شام معدن ابرار اور سند دار ابلیس اور مصر آشیانہ ابلیس جائے بنا؟ اور قرارگاہ ابلیس ہے بروایت ابن عمرؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا ابلیس عراق میں گیا اور اپنی حاجت پوری کی پھر شام میں گیا اور اپنی حاجت پوری کرنا چاہی تو وہاں سے لوگوں نے اُسے ہنکا دیا پھر مصر میں گیا وہاں اُس نے انڈے دیئے بچے نکالے۔ اسکو طبرانیؒ نے روایت کیا واللہ اعلم۔ **چھٹا فائدہ**: شام میں دس ہزار اعیان داخل ہوئے جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے تھے اُس کی حد عریش سے فرات تک ہے اور حمص میں سات سو صحابیؓ داخل ہوئے اور ابتدا میں فضل میں دمشق سے زیادہ اُس کی شہرت تھی اور ایک ضعیف حدیث میں ہے کہ یہ جنت کا شہر ہے اُرْدُن کا نام یہ اس لئے ہوا کہ اُس کی ہوا نہایت گراں ہے اور وہ بیت المقدس کے قریب ہے اس امت مرحومہ کے آخر باب میں اس کا بیان آگے کرنا ہے بصرہ کی بنیاد حضرت عمرؓ کی خلافت میں پڑی اور اٹھارہ برس میں لوگوں نے اس میں سکونت اختیار کی کوفہ دار الفضل اور ایک مشہور شہر ہے گول ہونے کی وجہ سے اُس کا یہ نام پڑا اور مصر مشہور بستی ہے اُس کی خوبیوں میں سے یہ ہے کہ ساحرین فرعون ایک لحظہ میں اسلام لے آئے تھے اور عراق کا یہ نام اس لئے پڑا کہ اُس کی زمین ہموار ہے اُس میں نہ پہاڑ ہیں نہ وادی۔ واللہ اعلم۔

سیّد الاوّلین والآخرین سیّدنا حضرت محمد صلیّ اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم کے مناقب کا بیان

حضور اقدس احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں سنتے ہیں دیکھتے ہیں خدا میرے اور تمھارے دل کو آپ کی محبت سے مالامال کر دے اور آپ کے خاص لوگوں میں سے بھائی آگاہ ہو کہ یہ دریائے ناپیدا کنار ہے اور بارش بے پایاں ہے لیکن میں آپ کے تھوڑے اوصاف بیان کرتا ہوں شاید خداوند تعالیٰ آپ کے جھنڈے کے سایہ میں ہمیں اٹھائے اور اسی کو قیامت کے دن ذخیرہ بنائے اور نیز ایفائے وعدہ کے خیال سے جو میں نے پہلے کیا ہے شفا میں ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا طریق پوچھا آپ نے فرمایا معرفت میرا راس المال ہے عقل میرے دین کی اصل ہے محبت میری بنیاد ہے۔ شوق میرا مرکب ہے ذکر میرا ہمدم ہے خدا پر بھروسا کرنا میرا خزانہ ہے غم میرا رفیق ہے علم میرا ہتھیار ہے صبر میری چادر ہے رضا میری غنیمت ہے فقر میرا فخر ہے زہد میری حرفت ہے یقین میری قوت ہے صدق میرا حقیقی بھائی ہے طاعت میرا حسب ہے جہاد میرا خلق ہے نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور اپنے رب کی یاد میں رہنا میرے دل کا ثمرہ ہے امت کے لئے میرا غم ہے اپنے رب کا مجھے شوق ہے۔ امام نوویؒ نے روضہ میں بیان کیا ہے کہ ابن خیرونؒ خصائص میں گفتگو کرنے سے منع کرتے ہیں امام بلقینیؒ تدریب میں کہتے ہیں کہ ابن خیرونؒ نے خصائص میں اپنے اجتہاد سے گفتگو کرنے کو منع کیا ہے نہ مطلقاً پھر نوویؒ نے کہا ہے صحیح یہ ہے کہ یہ یقیناً جائز ہے بلکہ مستحب ہے اگر کوئی وجوب کا قائل ہو تب بھی کوئی بعید نہیں خناطیؒ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس نبیوں کی قوت عطا ہوئی تھی اور حضرت علیؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی گردن پر چڑھا کر اٹھانا چاہا تا کہ آپ کعبہ کی چھت پر چڑھ جائیں لیکن حضرت علیؓ عاجز رہے پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اپنے دست مبارک پر اٹھا لیا حضرت علیؓ کہتے ہیں اگر میں چاہتا تو آپؐ کی قوت سے دوسرے آسمان پر چڑھ جاتا نفسی کا بیان ہے کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سر برکت سے اور آپؐ کے دونوں چشم حیا سے آپ کے دونوں گوش غیرت سے آپؐ کی زبان ذکر سے آپ کے دونوں لب تسبیح سے اور آپ کا چہرہ رضا سے آپ کا سینہ اخلاص سے آپ کا قلب رحمت سے آپ کا فواد شفقت سے آپ کے دونوں کف دست کرم سے آپؐ کے موئے مبارک سبزہ جنت سے آپ کا لعاب دہن

شہد سے آپؐ کا گوشت مشک سے آپ کے استخواں کافور سے آپؐ کے دندان شریف برکت سے آپؐ کے دونوں پائے مبارک رضا سے دونوں بازو قوت سے بنائے جب خدائے تعالیٰ نے آپ کو ان صفات سے مکمل کر دیا تو اس امت کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور ارشاد فرمایا یہ تمھارے پاس میرا ہدیہ ہے اس کی قدر پہچانو اور تعظیم کرو۔

فائدہ :- خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ زبور کی فاتحہ کا خلاصہ یہ ہے کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں آسمان جن اشیاء پر سایہ فگن ہے ان سب سے بہتر ہیں روشن ہیں چہرہ سپید دست و پا والے لوگوں کے راہبر ہیں۔ پرہیزگاروں کے پیشوا عابدوں کے نور شہروں کے فصل بہار معدن خیر ہیں امت مرحومہ کی طرف مبعوث ہونے والے ہیں بے وسیلہ لوگوں کے شفیع ہیں اُن کے زمانہ میں رحمت نازل ہوگی ان کے دوست اُن کے دنیا سے مفارقت کے وقت سہارا لگائے ہوگی اُن کی قبر باغہائے جنت میں سے ایک باغ ہے۔ **حکایت** ابن عباسؓ فرماتے ہیں ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں کچھ لوگ آپس میں باتیں کرنے بیٹھے کسی نے کہا مجھے یہ بات نہایت پسند ہے کہ خدا نے ابراہیمؑ کو خلیل بنایا دوسرے نے کہا مجھے یہ بات نہایت پسند ہے کہ عیسیٰؑ خدا کے کلمہ اور روح ہیں اتنے میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل آئے اور آپ نے اُن کی باتیں سن لیں آپ نے فرمایا ابراہیمؑ خلیل ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور وہ ایسے ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں اور فخر نہیں کرتا اور میں لوائے حمد کو اٹھانے والا ہوں اور فخر نہیں کرتا اور قیامت میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت ہوگی اور فخر نہیں کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے جنت کے دروازہ کی کنڈی ہلاؤں گا اور فخر نہیں کرتا ہوں پھر خدائے تعالیٰ میرے لئے جنت کو کھول دے گا میرے ساتھ ایماندار فقراءؑ کو اُس میں داخل کرے گا میں فخر نہیں کرتا ہوں اور میں اولین اور آخرین میں سے سب سے زیادہ کرامت رکھتا ہوں

فائدہ :- میں نے احیاء میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے آپ نے دعا فرمائی اے اللہ مجھے فقیر کر کے وفات دیجئے غنی بنا کر نہیں اور مسکینوں کے زمرہ میں میرا حشر کیجئے اور اغنیاء کے زمرہ میں میرا حشر نہ کیجئے۔ حضرت عیسیٰؑ کا قول ہے فقر دنیا میں مشقت اور آخرت میں مسرت ہے اور توانگری دنیا میں مسرت اور آخرت میں مشقت ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء توانگروں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے اور دنیا میں رغبت کرنے والا فقیر چالیس برس پہلے جائیگا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس امت میں سب سے بہتر گروہ فقراء ہیں اور جنت میں نہایت جلد جا کر آرام کرنے والے ضعفاء ہیں اس میں علماء کا اختلاف ہوا کہ فقیر افضل ہے یا غنی بعض کا قول ہے فقیر افضل ہے بعض کا قول ہے غنی افضل ہے لیکن غنی شکر گذار حقیر صبر کرنے والے سے افضل ہے اور غنی وہ ہے جو نصاب زکوٰۃ کا مالک ہو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے عیال کا غم دوزخ سے پردہ ہے اور خالق کی طاعت عذاب سے امان ہے طاعت پر صبر کرنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے اور موت کا غم گناہوں کا کفارہ ہے۔ **موعظت** :- حناطیؒ نے بعض حکماء کی روایت

بیان کی ہے کہ دنیا رب العالمین کا کشت زار ہے اور لوگ اُس کی زراعت ہیں اور ملک الموت اس کے کاٹنے والے قبریں اُس کی روندن اور جنت اور دوزخ اُس کی پیداوار ہیں۔

حکایت :- یافعیؒ کا بیان ہے انسؓ نے فرمایا فقراء نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قاصد بھیجا اُس نے عرض کیا اے رسول اللہ میں آپ کے پاس فقراء کا قاصد بن کر آیا ہوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھکو مرحبا ہو اور جن کے پاس سے تو آیا ہے اُن کو مرحبا ہو تو ایسے لوگوں کے پاس سے آیا ہے جن سے مجھے محبت ہے اُس نے عرض کیا فقراء آپ سے کہتے ہیں ساری خیر تو اغنیاء لے گئے وہ حج کرتے ہیں اور ہم حج نہیں کرسکتے اور جب بیمار پڑتے ہیں تو اپنا زائد مال اپنے لئے ذخیرہ بنانے کے لئے بھیجدیتے ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء سے میری جانب سے کہدے کہ جو بامید ثواب صبر کرے گا اُسے تین ایسی باتیں عنایت ہوں گی جو اغنیاً کے لئے نہیں ہیں اول یہ کہ جنت میں یاقوت سرخ کے بالاخانے ہیں جنتی اُن کی طرف اس طرح دیکھیں گے جیسے دنیا کے لوگ آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہیں اُن میں سوائے نبی فقیر یا ایماندار فقیر یا شہید فقیر کے کوئی داخل نہ ہوگا دوم یہ کہ میری امت فقراء اغنیاء سے نصف یوم پیشتر جنت میں جائیں گے اور نصف یوم پانچ سو برس کے برابر ہے سوم یہ کہ اگر غنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پڑھتا ہے اور فقیر بھی پڑھتا ہے تب بھی غنی فقیر کے رتبہ کو نہیں پہونچ سکتا اگر اُس کے ساتھ دس ہزار درہم اور خرچ کرے اُن کا قاصد واپس آیا اور اُس نے آکر فقراء کو اس کی خبر دی وہ کہنے لگے اے رب ہم راضی ہیں۔ ہم راضی ہیں۔ یحیٰی بن معاذؒ کا قول ہے کہ فقراء کی محبت ہر نبی کے اخلاق میں سے ہے اور اُن کی ہم نشینی صالحوں کی علامت ہے اور ان سے بھاگنا غافلوں کی علامت ہے میں نے کتاب شرف المصطفٰے میں دیکھا ہے خدا نے موسٰیؑ کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسٰیؑ میری ثنا خوانی کیجئے میں نے احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان آوری سے آپ پر سنت نبی کی ہے اپنی عزت اور جلال کی قسم اگر احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان آوری کو آپ قبول نہ کرتے تو آپ کو میرے مکان میں میری ہمسائگی نصیب نہ ہوتی اور نہ آپ میری جنت میں عیش کرتے اے موسٰیؑ تمام رسولوں میں سے جو کوئی احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیگا میں اُس کی نیکیاں اُس پر رد کردوں گا اور اپنے نور ہدایت کو اُس سے نکال لوں گا۔ اے موسٰیؑ جو کچھ آپ اپنے لئے پسند کریں احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی پسند کیجئے اور اُن کی امت کے لئے اُس شئی کو پسند کیجئے جو آپ اپنی امت کے لئے پسند کرتے ہیں اور اپنے اور اپنی امت کے لئے ان کی شفاعت میں سے حصہ لیجئے۔ ابن جوزیؒ نے ذکر کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص میری رضا جوئی میں رہتا ہے اور مجھے آپ کی رضامندی منظور خاطر ہے۔ نسفیؒ کا بیان ہے کہ ایک بار موسٰیؑ نے کہا اے رب میں آپ کا کلیم ہوں اور محمد حبیب ہیں۔ کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے ارشاد ہوا کلیم اپنے مولیٰ کی رضا کے موافق عمل کرتا ہے اور حبیب کی رضا کے موافق اُس کا مولیٰ کام کرتا ہے۔ کلیم خدا سے محبت کرتا ہے اور حبیب سے خدا خود محبت کرتا ہے۔ کلیم طور سینا پر جاتا ہے اور خدا سے مناجات کرتا ہے

اور حبیب اپنے بستر پر آرام کرتا ہے اور جبرئیلؑ اُس کو چشم زدن میں ایسے مقام پر جا پہونچاتے ہیں جہاں کسی مخلوق کی رسائی نہ ہوئی تھی۔

مسئلہ: اگر کہا جائے آپ کا یہ فضل و شرف ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میرے لئے زمین شگافتہ ہوگی پھر موسیٰؑ کیسے آپؐ سے پہلے عرش تک جا پہونچیں گے جواب یہ ہے کہ موسیٰؑ سے چونکہ خدائے تعالیٰ نے آخرت میں دیدار دکھانے کا وعدہ فرمایا ہے وہ دیدار کے لئے بعجلت اُٹھ کھڑے ہونگے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰؑ کی طرح سوزش دیدار نہ ہوگی کیونکہ آپ کو دنیا میں خدائے تعالیٰ کا دیدار میسّر ہو چکا ہے مؤلف کہتا ہے اس جواب میں دو خلجان ہیں ایک تو یہ کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب معرفت میں اوروں سے زیادہ کامل اور پورا ہے اور معرفت کے انداز سے محبت ہوتی ہے اور جس قدر زیادہ محبت ہوتی ہے اتنا ہی زیادہ شوقِ لقا ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جس کو جمال الوہیت اور کمال ربوبیت کا مشاہدہ میسّر ہو چکا ہو اُس کا شوق زیادہ عظیم ہوگا اور اُس کو اشد درجہ کا اشتیاق ہوگا بہ نسبت اس کے جسے ہنوز دیدار میسّر نہ ہوا ہو بعض نے کہا ہے کہ لقا سے شوق سرد پڑ جاتا ہے اور اشتیاق بڑھ جاتا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہول قیامت کے دغدغہ سے مامون ہو کر شفاعت کے لئے آمادہ ہو کر اُٹھینگے۔ بخلاف موسیٰؑ یا اور لوگوں کے کہ وہ نَفْسِی نَفْسِی کہتے ہوں گے اس لئے کسی اور طرف اُن کو التفات نہ ہوگا۔ قرطبیؒ نے خدائے تعالیٰ کے قول وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى[1] کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کو جنت میں مروارید سپید کے ہزار محل عنایت فرمائے ہیں جس کی خاک مشک کی ہے اور ہر محل میں اسقدر نعمتیں ہیں جتنی کہ آپ کے شایان ہیں صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کا قول ابراہیمؑ سے حکایت کرکے پڑھا فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ الآیۃ اور عیسیٰؑ سے حکایت کر کے پڑھا اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ الآیۃ اور اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ کہہ کر آپ رونے لگے خدا تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیلؑ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور کہو ہم آپ کو آپ کی امت کے متعلق رضامند کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہ رہنے دیں گے۔ نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک یہودی کو اپنے لئے انگوٹھی بنانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اُس پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ منقش کر دے جب وہ بنا کر لایا تو اُس پر محمد رسول اللہ بھی لکھا ہوا نظر آیا اتنے میں جبرئیلؑ آئے اور کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ نے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے آپ نے وہ نام لکھوایا تھا جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھا اور میں نے وہ نام لکھ دیا جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

حکایت: ابن عباسؓ کا بیان ہے ایک یہودی توریت دیکھ رہا تھا اُس نے چار مقام پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک دیکھا اور اُسے اُس نے چھیل ڈالا دوسرے دن جب دیکھنے لگا تو آپ کا اسم مبارک آٹھ مقام پر اُسے ملا اُس نے اُسے بھی چھیل ڈالا پھر تیسرے روز جب دیکھنے لگا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

---

[1] عنقریب آپ کا رب آپ کو عطا فرمائیگا تو آپ راضی ہو جائیں گے۔

اسم مبارک اس نے بارہ مقام پر پایا شام سے وہ مدینہ کو روانہ ہوا یہاں پہونچا تو معلوم ہوا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوچکا ہے حضرت علیؓ سے کہنے لگا کہ مجھکو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس شریف دکھا دیجئے آپ نے نکال کر دیدیا اس نے سونگھا قبر شریف کے پاس کھڑا ہوا اور اسلام لے آیا اور کہنے لگا اے اللہ اگر آپ نے میرا اسلام قبول فرمالیا ہو تو میری روح جلد قبض کر لیجئے چنانچہ وہ اُسی وقت گر پڑا اور مر گیا حضرت علیؓ نے اُسے غسل وغیرہ دے کر بقیع میں دفن کر دیا۔ وہبؒ بن منبہ کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو سو برس تک خدا کی نافرمانی میں مبتلا رہا تھا جب اُس کا انتقال ہوا تو بنی اسرائیل نے اُسے گھورے پر پھینکدیا خدا نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ اُس کو غسل دیجئے کفن پہنایئے اور بنی اسرائیل کو لے کر اُس کی نماز پڑھیئے کیونکہ ایک روز وہ توریت پڑھ رہا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف آیا تو اُس نے اُسے بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا اور آپ پر درود بھیجا اس لئے میں نے اس کے گناہ بخشدیئے اور حور کو اس کی زوجہ بنا دیا۔ **حکایت** میں نے شفا میں دیکھا ہے کہ ایک بار بھیڑیئے نے ایک بکری کو پکڑا چرواہے نے اس سے چھین لی بھیڑیا بولا تو خدا سے خوف نہیں کھاتا تو میرے اور میرے رزق کے درمیان حائل ہوگیا چرواہے نے کہا عجب بات ہے کہ بھیڑیا آدمیوں کی طرح بولتا ہے بھیڑیے نے کہا تجھسے تو اور بھی تعجب ہے کہ تو بکریاں چراتا ہے اور ایسے نبی کو تو نے چھوڑ رکھا ہے جن سے زیادہ عظیم القدر نبی خدا نے کبھی نہیں پیدا کیا اُن کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور جنت کے اشرف لوگ اُن کے اصحاب کے قتال کو دیکھتے ہیں اور میرے اور اُن کے درمیان فقط اُسی گھاٹی کا فاصلہ ہے اس کے بعد ہی تو اُن کے لشکر میں جا پہونچیگا اُس نے کہا پھر میری بکریاں کون چرائیگا بھیڑیئے نے کہا جب تک تو واپس نہ آئیگا میں چراتا رہوں گا اُس نے بکریاں بھیڑیے کے سپرد کر دیں اور خود چل دیا جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس نے دیکھا ایمان لے آیا آپ نے فرمایا اب اپنی بکریوں کے پاس واپس جا اس نے واپس جا کر بھیڑیے کے لئے ایک بکری ذبح کی بعض کا قول ہے کہ یہ چرواہے سلمہؓ بن اکوع تھے اور ان کے اسلام لانے کا یہ سبب ہوگیا۔ امام نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ سلمہؓ نے ستہتر حدیثیں روایت کی ہیں اور تین بار بیعت کی پہلے لوگوں سے درمیانی لوگوں سے اور آخر کے لوگوں سے۔ اور ۷۴ھ ہجری میں اُن کا انتقال ہوا ہے اُس وقت اُن کی عمر اسّی برس کی تھی اور اُن کے والد کا نام سنانؓ بن عبداللہ تھا اُم سلمہؓ فرماتی ہیں ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحرا میں تھے ایک ہرنی نے آپ کو پکارا یا رسول اللہ آپ نے دریافت فرمایا تیری کیا حاجت ہے وہ کہنے لگی کہ اس اعرابی نے مجھے شکار کر لیا ہے اور اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں آپ مجھے چھوڑ دیجئے تو میں انھیں دودھ پلا آؤں آپ نے فرمایا تو ایسا ہی کرے گی اُس نے کہا ہاں آپ نے اُسے کھولدیا وہ گئی اور پھر چلی آئی اتنے میں اعرابی جاگ پڑا اور پوچھنے لگا یا رسول اللہ کیا آپ کا کچھ کام ہے آپ نے فرمایا اس ہرنی کو چھوڑ دے اُس نے اُسے چھوڑ دیا وہ صحرا میں دوڑتی ہوئی چلی گئی اور پڑھتی جاتی تھی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ میں نے شفا کے سوا کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ اس نے یہ ماجرا اپنے

بچوں سے بیان کیا اور کہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ضامن ہوئے ہیں اس پر بچوں نے کہا تیرا ارادہ ہمیر حرام ہے جبتک تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس نہ چلی جائے کعبؓ احبار کا بیان ہے کہ خدا نے توریت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان فرمایا ہے چنانچہ اس میں ارشاد ہوا ہے کہ محمدؐ میرے بندے میرے رسولؐ ہیں نہ سخت ہیں نہ سنگدل تمام خلق کریم ہیں اُن کو عطا کروں گا اور سکینہ کو اُن کا لباس اور نکوکاری کو اُن کا شعار اور تقویٰ کو اُن کا ضمیر اور صدق کو اُن کی طبیعت بناؤں گا عفو اور احسان کو اُن کی عادت اور عدل کو اُن کی سیرت اور حق کو اُن کی شریعت اسلام کو اُن کی ملت انکی امت کو بہترین امت بنا کر لوگوں کے لئے نکالوں گا۔ **حکایت** ؛ ایک بار ابوجہل نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ میرے گھر میں جو بڑا پتھر ہے اُس سے طاؤس نکال دیجئے تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا آپ نے خدا سے دعا کی پتھر سے حاملہ عورت کی طرح دردناک آواز آنے لگی پھر پتھر پھٹ گیا اور اُس میں سے ایک طاؤس نکل آیا اُس کا سینہ سونے کا تھا سر زبرجد کا دونوں بازو یاقوت کے دونوں پیر جواہر کے تھے جب ابوجہل نے اسے دیکھا تو ایمان نہ لایا اور منکر ہی رہا ایک روز آپؐ سے پوچھنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمان زیادہ قوی ہے یا زمین آپ نے فرمایا آسمان پھر پوچھنے لگا آپ کا رب زیادہ قوی ہے یا بڑا پتھر آپ نے فرمایا میرے پروردگار کی قدرت کہنے لگا آپ خدا سے کہئے کہ اُس پتھر سے ایک پرند نکال دے جو منہ میں ایک کتاب لئے ہو جس میں آپ کے صدق کی شہادت موجود ہو تو میں آپ کی تصدیق کرلوں جبرئیلؑ اُترے اور انھوں نے آپؐ سے کہا کہ پتھر کی طرف اشارہ کیجئے آپؐ نے اشارہ کیا اشارہ کا کرنا تھا کہ پتھر پھٹ گیا اور اس میں سے ایک پرند نکل آیا اُس کے منہ میں ایک ورق تھا۔ جس پر لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ امت گنہگار ہے اور پروردگار غفار ہے تب کہنے لگا آپ ساحرین فرعون سے بھی زیادہ ساحر ہیں آپ نے فرمایا تو فرعون سے بھی زیادہ بری طرح سے مارا جائیگا جب بدر کا دن ہوا جبرئیلؑ نے کہا بدر دریائے فرعون کے مثل ہے فرعون اور اُس کی قوم پانی میں ہلاک ہوئی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی قوم کے لوگ ریگستان میں چلتے تھے اور ریگ میں اُن کے پیر دھنسے جاتے تھے اس سے اُن کی قوت ضعیف ہوگئی جنابت اور تشنگی میں مبتلا ہوگئے خدا تعالیٰ نے اُن کے اوپر بارش نازل فرمائی اُن کے قدموں کے نیچے ریگ سخت ہوگئی جنابت سے انھوں نے غسل کرلیا پانی پیا پھر پانی بہ کر اُدھر پہونچا جدھر ابوجہل مع اپنی گروہ کے تھا اُن کے پیر کیچڑ میں دھنسنے لگے اور خدا نے انھیں ہلاک کر دیا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے آسمان سے تم پر پانی نازل فرماتا ہے تاکہ تمھیں پاک کردے اور شیطان کی پلیدی تم سے دور کردے اور تمھارے دل مضبوط کر دے اور اُس سے تمھارے قدم جما دے۔

نیشاپوریؒ نے سورۂ اقراء کے متعلق بیان کیا ہے کہ جب سورۂ رحمٰن نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا رؤسائے قریش کے سامنے اسے کون پڑھیگا ابن مسعودؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اُن کے سامنے پڑھوں گا جب ابن مسعودؓ نے جا کر اُن کے سامنے پڑھا ابوجہل لعنہ اللہ نے انھیں تھپڑ مارا جس سے

ان کا کان پھٹ گیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غمگین ہوئے اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ جبرئیلؑ ہنس رہے ہیں آپؐ نے دریافت فرمایا ہنستے کیوں ہو وہ بولے بدر کے روز آپ کو عنقریب معلوم ہو جائے گا جب بدر کا روز آیا تو ابن مسعودؓ قتال سے فراغت کے بعد حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد کی فضیلت سے محروم رہا آپ نے فرمایا جاؤ تلاش کرو جس کسی میں جان باقی ہو اُسے قتل کر ڈالو تمھیں ایک شہید کا ثواب مل جائیگا انھوں نے تلاش کی تو ابوجہل کو پایا وہ بولا اپنے صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر کہدے کہ وہ زندگی اور مرگ دونوں حالت میں مجھے ساری مخلوق سے زیادہ مبغوض ہیں اس پر ابن مسعودؓ نے اُس کا سر کاٹ ڈالا اور اسے اٹھانے کا ارادہ کیا لیکن نہ اٹھا سکے آخر کار کان چیر کر اُس میں رسی ڈالی اور گھسیٹ کر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اسوقت جبرئیلؑ ہنس رہے تھے پھر جبرئیلؑ نے کہا.

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کے مقابل میں کان ہو گیا اور سر زیادہ رہا پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے آگاہ کیا جو ابوجہل نے کہا تھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا فرعون موسیٰؑ کے فرعون سے بھی سخت تھا کیونکہ فرعون نے اپنی موت کے وقت کہا تھا میں ایمان لے آیا کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور اس کی سرکشی موت کے وقت اور زیادہ ہو گئی اور ابن مسعودؓ اس کو اُٹھا اس وجہ سے نہ سکے تھے کہ وہ کتا تھا اور کتے کو اٹھا کر نہیں لیجایا کرتے بلکہ وہ گھسیٹا ہی جاتا ہے اگر کہا جائے خدائے تعالیٰ نے ابی جہل کی سرکشی کو تو اپنے قول کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی سے مؤکد کر دیا چنانچہ اُس کا یہ حال تھا کہ وہ حد سے گذر جاتا تھا پروردگار کے سامنے غرور کرتا تھا جب اس کے پاس مال زیادہ ہو جاتا تھا تو اپنے کپڑے اور کھانا اور زیادہ کر لیتا تھا لیکن کیا وجہ کہ خدا تعالیٰ نے فرعون کی سرکشی کو مؤکد نہیں کیا بلکہ ارشاد فرمایا اِنَّهٗ طَغٰی[۲] جواب یہ ہے کہ فرعون موسیٰؑ کو صرف اپنی زبان سے ستایا کرتا تھا اور ابوجہل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زبان سے اور ہاتھ سے بھی ایذا پہونچاتا تھا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ فرعون سے موسیٰؑ کے ساتھ کچھ احسان بھی ہوا تھا کیونکہ اُس نے آپ کی صغر سنی میں پرورش کی تھی اور ابوجہل نے صغر سنی سے لے کر آخر دم تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں عمر گذاری تھی اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حبیب آنکھ کے مثل ہوتا ہے اور کلیم ہاتھ کے مثل اور عاقل اپنی آنکھ کے متعلق ہاتھ سے زیادہ خوفناک رہتا ہے بلکہ آنکھ سے دفع آفت کے لئے ہاتھ کو کام میں لاتا ہے اسی واسطے فرعون کی سرکشی سے زیادہ ابوجہل کی سرکشی میں مبالغہ کیا گیا. نیشاپوریؒ نے اپنی کتاب میں ایک فائدہ بیان کیا ہے عکرمہؓ بن ابی جہل حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے شدید عداوت رکھتے تھے پھر خدا نے فتح کے تھوڑے عرصہ بعد اسلام سے ان پر احسان کیا پھر تو ان کی یہ حالت تھی کہ راہ خدا میں لڑتے تھے اور نیزوں پر اپنی جان کو ڈال دیتے تھے اُن کا سینہ اور چہرہ زخمی ہو ہو جاتا تھا کسی نے ان سے کہا اپنے نفس پر ذرا نرمی کیجئے کہنے لگے میں لات اور عزیٰ کی نصرت میں اپنی جان

---

[۱] کبھی نہیں انسان ضرور سرکشی کرے گا ۱۲ [۲] بیشک وہ سرکش بنا ۱۲ .

کھیایا کرتا تھا اب میں خدا اور رسولؐ کے لئے اپنی جان قربان کرتا ہوں۔ لات اور عزیٰ دو بت تھے اُن کی عرب کے لوگ عبادت کیا کرتے تھے خدا کے ناموں سے مشتق کرکے اُن کے نام رکھ لئے تھے چنانچہ اللہ سے لات اور عزیز سے عزیٰ مشتق کیا تھا ابن مسعودؓ و دیگر قراء نے اس کو تا کی تشدید سے پڑھا ہے کیونکہ وہ ایک شخص تھا جو گھی میں ستولت کرکے حاجیوں کو کھلایا کرتا تھا جب وہ مرگیا تو لوگ اُس کی قبر پوجنے لگے۔ مجاہد کا قول ہے کہ عزیٰ ایک درخت تھا جس کی وہ لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالدؓ بن ولید کو بھیج کر اُسے کٹوا ڈالا اُسے کاٹتے وقت خالدؓ بن ولید یہ کہتے تھے۔

یا عُزّ کُفْرَانَکِ لَا سُبْحَانَکِ ۞ اِنِّیْ رَاَیْتُ اللّٰہَ قَدْ اَھَانَکِ

اور تیسرے کا نام ابن کثیر کی قراءت کے موافق مناءۃ تھا جس کی بھی وہ لوگ عبادت کرتے تھے اور کہتے تھے یہ بت خدا کی بیٹیاں ہیں حالانکہ جب کوئی انھیں لڑکی کے پیدا ہونے کی بشارت سناتا تھا تو بُرا مانتے تھے خدا تعالیٰ نے اُن پر انکار کرکے فرمایا کیا تمھارے تو لڑکا ہوا اور اس کی لڑکی یہ بڑی بھونڈی تقسیم ہے (ابن کثیر نے ضیزی کو ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے)

حکایت :- قرطبیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے ابوجہل اور اس کے ساتھ والے مراد ہیں یہ لوگ اپنے قافلہ کے چھڑانے کیلئے شراب اور خطا کی لونڈیاں لے کر نکلے تھے ابھی وہ راستہ ہی میں تھے کہ خفاف کنانی نے اپنے بیٹے کو بدیہ دے کر اُن کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا اگر تم چاہو تو میں مردوں کو تمھاری مدد کے لئے بھیجوں اور اگر تم چاہو تو میں خود اپنی قوم کو لیکر آجاؤں ابوجہل نے اُس سے کہلا بھیجا اور وہ اس کا دوست تھا کہ اگر ہم خدا سے قتال کرتے ہیں جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے ہیں تو ہمیں کچھ طاقت نہیں اور اگر ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قتال کرتے ہیں تو ہم کو اُن پر قوت حاصل ہے پھر خدا نے جبرئیلؑ کو پانچ ہزار فرشتوں کے ساتھ اور اسی طرح میکائیلؑ کو بھیجا اور شیطان اس کے پاس اپنا شیطانی لشکر لے کر جا پہونچا اور وہ سراقہ کی شکل پر تھا مشرکوں سے کہنے لگا کہ آج کے روز انسانوں میں سے تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور میں تمھارا پشت پناہ ہوں جب لوگوں نے صف باندھی ابوجہل بولا ہم میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہو اُس کی مدد کرا تنے میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی لے کر جبرئیلؑ کے کہنے سے ان لوگوں کے مُنہ میں جھونک دی وہ ان کی آنکھوں اور منہ میں جاکر لگی وہ لوگ اُلٹے پیروں بھاگ کھڑے ہوئے پھر جبرئیلؑ ابلیس کی طرف متوجہ ہوئے اس وقت اُس کا ہاتھ ایک کافر کے ہاتھ میں تھا اس کے ہاتھ سے انھوں نے اسے گھسیٹ لیا وہ کہنے لگا اے سراقہ کیا تم نے نہیں کہا تھا کہ تم ہمارے پشت پناہ ہو ہم کو مدد دو گے ہماری نصرت کرو گے ابلیس بولا مجھے تو وہ چیزیں نظر آتی ہیں جو تم نہیں دیکھ سکتے مجھے تو خدا

---

۱ اے عزیٰ تجھ سے کفر کرتا ہوں تیری تسبیح نہیں پڑھتا یقیناً میں دیکھ رہا ہوں کہ خدا نے تجھے ذلیل کر ڈالا ۱۲ ۲ ایسے مت ہو جیسے وہ لوگ تھے جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے لوگوں کو دکھلانے کے نکلے تھے ۱۲۔

سے ڈرلگتا ہے یہ جھوٹ کہدیا تھا لیکن اُسے یہ معلوم تھا کہ اُس کا بس نہیں چلے گا اور بعض کا قول ہے کہ اُس کو یہ ڈر ہوا کہ یوم بدر کہیں وہ روز نہ ہو جس دن تک کی خدا نے اسے مہلت دی ہے المختصر وہ لوگ کچھ مقتول ہو کر کچھ قید ہو کر ہلاک ہوئے چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے اگر آپ انھیں جنگ میں پائیے یعنی جنگ میں آپ کو اُن کے قتل یا قید کر لینے پر قدرت ہو تو اُن سے اُن کے بعد والوں کے بھی کان کھڑے کر دیجیے یعنی ان کو ایسی سزا دیجئے اور ان کے ساتھ ایسی طرح پیش آئیے کہ اُن کے بعد آنے والے بھی سہم جائیں۔ حکایت: علائی نے بیان کیا ہے کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے گرد نماز پڑھ رہے تھے ابوجہل بولا ہے کوئی ہے جو جا کر اُن کی نماز کو تباہ کر دے اس پر عقبہ بن ابی معیط اٹھ کھڑا ہوا خون اور لید لے کر آپؐ پر ڈال دی آپؐ نے ابوطالب سے کہا اے چچا کیا آپ نہیں دیکھتے کہ میرے ساتھ کیا ہوتا ہے وہ اپنی تلوار لے کر ان کے ساتھ ہو لئے اور ساری قوم کے چہروں کو لتھاڑ دیا پھر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ[1] پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اُس کی خبر دی اور ابوطالب نے یہ اشعار پڑھے۔

وَاللّٰهِ لَنْ يَّصِلُوْا اِلَيْكَ بِجَمْعِهِمْ ÷ حَتّٰى اُوَسَّدَ فِي التُّرَابِ دَفِيْنَا[2]
فَاصْدَعْ بِاَمْرِكَ مَا عَلَيْكَ غَضَاضَةٌ ÷ اَبْشِرْ بِذَاكَ وَقُرَّ مِنْكَ عُيُوْنَا[3]
وَدَعَوْتَنِيْ وَزَعَمْتَ اِنَّكَ نَاصِحِيْ ÷ وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَكُنْتَ ثَمَّ اَمِيْنَا
لَوْلَا الْمَلَامَةُ اَوْ حِذَارُ مَسَبَّةٍ ÷ لَوَجَدْتَنِيْ سَمْحًا بِذَاكَ مُبِيْنَا

عجیبہ: خدا کے کام میں تعجب ہی کیا ہے میں نے کتاب شرف المصطفیٰ میں دیکھا ہے کہ تُبَّع اول اپنے شہروں سے لشکر کثیر کے ساتھ دنیا کو دیکھنے کے لئے نکلا اور اس کے ساتھ حکما کی ایک جماعت بھی تھی جب وہ مکہ میں پہونچا تو وہاں کے لوگوں نے اس کی طرف التفات نہ کیا وہ اس پر غضبناک ہوا اُس نے ارادہ ٹھان لیا کہ کعبہ کو منہدم کر دوں گا مردوں کو قتل کر ڈالوں گا اور مال لے لوں گا اور عورتوں کو گرفتار کر لے جاؤں گا اس کے بعد اس کے کان اور ناک سے نہایت بدبودار پانی نکلنا شروع ہوا اُس نے حکما سے اس کے متعلق دریافت کیا وہ بولے کہ ہم دنیاوی امراض کا علاج کرتے ہیں آسمانی امراض کا علاج نہیں کرتے جب رات ہوئی تو ان میں سے ایک حکیم نے کہا بادشاہ اگر اپنا ارادہ ظاہر کر دے تو میں اس کا علاج کر دوں اُس نے بھی ارادہ بتلا دیا اُس نے کہا اس ارادہ سے باز آ اُس نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہو گیا پانی بہنا بالکل بند ہو گیا اُسی دم وہ ایمان لایا اور کعبہ پر اُس نے پردہ لٹکایا چنانچہ سب سے پہلے کعبہ پر اُسی نے پردہ لٹکایا تھا پھر

[1] وہ اُس سے روکتے ہیں اور اس سے دور رہتے ہیں [2] خدا کی قسم باوجود اپنے جتھے کے تیرے پاس تک نہ پہونچ سکیں گے. جب تک کہ میں زمین میں گڑ نہ جاؤں پس اپنی بات کھلم کھلا کہدے تیری ذلت نہیں ہو سکتی اس کی خوشخبری سن اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لے تو نے مجھے بلایا ہے اور تو کہتا ہے کہ تو میرا ناصح ہے اور بقسم تو سچا اور پھر میرا امانت دار بھی ہے اگر مجھے ملامت اور لوگوں کے بُرا بھلا کہنے کا ڈر نہ ہوتا تو تو مجھے کھلم کھلا اس بات کے سامنے فروتن بنتے دیکھ لیتا۔

یثرب یعنی مدینہ کی طرف روانہ ہوا اور اس کے چشمہ پر اُترا حکماء نے بالاتفاق وہاں اقامت گزیں ہونے کی اسے رائے دی یہ خبر وہاں کے بادشاہ کو پہونچی اس نے اس سرزمین کا حال دریافت کیا حکماء نے کہا کہ اس سرزمین میں آئندہ خیر کثیر کا ظہور ہوگا یہاں نبی آخر الزماں جن کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہاں سکونت گزیں ہوں گے ہر چند کہ اُن کی پیدائش گاہ مکہ ہے لیکن وہ ہجرت کر کے یہاں تشریف لائیں گے اس کے بعد اس نے چارسو مکانات آپ کے لئے تعمیر کرائے اور ایک عریضہ لکھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر اور آپؐ کے رب پر ایمان لایا اور میں آپ کے دین پر ہوں اگر میں آپ کو پاؤں گا تو یہ میری عین مراد ہے اور اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو قیامت میں آپ میری شفاعت کیجئے کیونکہ میں آپ کی اگلی امت میں ہوں اور یہ عریضہ لکھ کر اس نے اس حکیم کو دیدیا جس نے اس کا ارادہ دریافت کیا تھا اور خود ہند کو چلا آیا چنانچہ وہ عریضہ اُس حکیم کے پاس پھر اس کی اولاد کے پاس پھر اس کی اولاد کی اولاد کے پاس محفوظ رہتا ہوا ابو ایوبؓ انصاری تک چلا آیا جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور ابو ایوبؓ انصاری کے مکان پر فروکش ہوئے انھوں نے وہ عریضہ نکال کر خدمت میں پیش کیا حضرت علیؓ نے اسے پڑھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ پھر انھوں نے وہ عریضہ کی تاریخ تحریر دیکھی اور حضرت کی تشریف آوری سے ملایا تو ایک سال کا زمانہ ہوا تھا۔

دو فائدے۔ پہلا فائدہ: مخضرمین میں سے نہ تھا کیونکہ مخضرم وہ شخص کہلاتا ہے جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایمان لایا ہو اور آپؐ کے دیدار سے مشرف نہ ہوا ہو جیسے کہ اویسؓ قرنی اور ابو مسلمؓ خولانی تھے اور صحابی اُسے کہتے ہیں جو مومن سن تمیز کو پہونچ گیا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عالم شہادت میں ملا ہو اگرچہ آپ کی وفات کے بعد قبل دفن ہی کے کیوں نہ ہو پس جبرئیلؑ صحابی نہیں کیونکہ وہ بشر نہ تھے اور جس نے آپؐ کو خواب میں دیکھا ہو وہ بھی صحابی نہیں ہے کیونکہ اُس نے عالم شہادت میں آپ کو نہیں دیکھا اور تابعی وہ ہے جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ملا ہو عیسیٰؑ کے دیکھنے والوں کی نسبت جب کہ بعد پہلی بار کے دوبارہ آپ کا نزول ہوگا تردد اور احتمال ہے اور پہلی بار آپ کا نزول سات روز آسمان پر رہنے کے بعد ایک صالحہ عورت کی وجہ سے ہوا تھا جس کا نام مریم تھا اور انطاکیہ کے ایک گاؤں میں رہتی تھی اور اُسے استحاضہ کی بیماری تھی عیسیٰؑ پر اُس کی شدت سے رونے اور غم کرنے کی خبر سے خدا نے آپ کو آگاہ کیا وہ آپ کے پیچھے سے آئی اور اُس نے اپنا ہاتھ آپ کی پشت پر رکھ دیا عیسیٰؑ نے فرمایا مجھے ایک بیماری والے نے اچھی نیت سے ہاتھ لگایا ہے اُس کے بعد خدا نے اُس کا مرض دور کر دیا پھر خدائے تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو بیت المقدس سے شب قدر میں آسمان پر اٹھا لیا۔ خدا نے آپ پر عنایت کئے اور لباس نور پہنایا اور کھانے اور پینے کی لذت کو آپ سے منقطع کر دیا آپ انسی ملکی سماوی ارضی بن گئے یعنی زمین پر رہنے والے انسان ہو کر آسمان پر فرشتوں میں جا ملے پس آپ فرشتوں کے ساتھ عرش کے گرد اُڑا کرتے ہیں۔ **دوسرا فائدہ**: اب مدینہ منورہ کو یثرب کہنا مکروہ ہے

کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مدینہ کو یثرب کہے کہ لئے خدا سے استغفار کرنا چاہیئے وہ طابہ ہے اس کو ابن عازب رضہ نے روایت کیا ہے وجوہ مسفرہ عن التساع المخفرت میں مذکور ہے برماوی نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ مدینہ شریف کو یثرب کہنا مکروہ ہے کیونکہ یہ تثریب سے مشتق ہے جسکے معنی ملامت کرنے عار دلانے اور جھڑکنے کے ہیں۔ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ قوم عمالقہ میں سے یثرب ایک شخص کا نام تھا وہ اس سرزمین پر اُترا تھا چنانچہ اسی کے نام سے اس مقام کا نام یثرب پڑ گیا۔ حکایت ؛ خداتعالیٰ نے جب مکہ فتح کر دیا تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کافرہ عورت کی دیوار سے اپنی پشت ٹیک کر بیٹھے اُس نے تمام روزن بند کر لئے تھے اور دروازے بند کر رکھے تھے کہ کہیں آپ کی بات اور آپ کی آواز اُسے نہ سنائی دی جائے جبرئیلؑ نازل ہوئے اور انھوں نے آپؐ کو اُس کی دیوار کے سایہ میں رہنے سے منع کیا اور کہا کہ آپ اُس عورت کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ مبغوض ہیں پھر آسمان پر چڑھ گئے اس کے بعد پھر اُتر آئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پروردگار نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اگرچہ یہ عورت کافرہ ہے لیکن آپ کی عزت وجاہ میں زیادہ بزرگی ہے پس آپ کے اُس کے دیوار کے سایہ میں رہنے کی وجہ سے ہم نے اُس کی خطاؤں اور اس کے گناہوں کو بخشدیا آسمان کے دروازے اور اس کے دل کے دروازے ہم نے کھول دیئے اس کے بعد عورت نے فوراً جھپٹ کر دروازے کھولے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم چومنے لگی یہ کتاب الحقائق میں مذکور ہے۔

میں نے کتاب الزہر الفائح میں دیکھا ہے ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ کے پاس سے ایک مشرکہ عورت دودھ سے کچھ کم کا بچہ لئے ہوئے نکلی جب آپ کے پاس سے گذری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہایت ترش رو ہوئی لڑکے نے اُسے جھٹکا دیا اور دودھ پینا چھوڑ کر کہنے لگا اے اپنی جان پر ظلم کرنے والی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے منہ بناتی ہے پھر کہنے لگا اے رسول اللہ صلعم اے خدا کو سب سے زیادہ عزیز آپ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ میں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہوں اُس نے جواب دیا کہ یہ بات مجھے میرے پروردگار نے بتائی ہے جبرئیلؑ نے کہا لڑکا سچ کہتا ہے پھر کہنے لگا یا نبی اللہ آپ خدا سے دعا کریں کہ جنت میں میں آپ کا خادم بن جاؤں آپ نے دعا فرمائی وہ اسی دم مرگیا اسی دم اس کی ماں بول اٹھی حق آیا اور باطل مٹ گیا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یا رسول اللہ جو کچھ آپ کی شان میں مجھ سے کوتاہی ہوئی ہے اُس پر حسرت ہے آپ نے فرمایا تو نے جو کچھ زمانہ جاہلیت میں کیا تھا اسلام نے سب منہدم کر دیا میں ہوا میں فرشتوں کے پاس تیرے کفن اور خوشبو کو دیکھ رہا ہوں چنانچہ اس کے بعد وہ بھی فی الفور مرگئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز پڑھی روض الافکار میں میری نظر سے گذرا ہے کہ ایک بار ایک عورت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سننے کے لئے نکلی اُسے ایک جوان نے دیکھ کر پوچھا کہ کہاں چلیں وہ بولی حضرت نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کی گفتگو سننے اُس نے پوچھا کیا تجھے اُن سے محبت ہے اُس نے کہا ہاں وہ بولا انھیں حق کے طفیل سے ذرا اپنی نقاب اٹھادے تو میں ایک نگاہ تیرا چہرہ دیکھ لوں اُس نے مان لیا پھر جاکر اپنے خاوند سے یہ ماجرا بیان کیا اُس نے تنور سلگایا اور کہا کہ انھیں کے حق کے طفیل سے تنور میں تو کود پڑ وہ کود پڑی پھر اُس نے جاکر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی آپ نے فرمایا جا اور اُسے کھول وہ لوٹ کر آیا تو دیکھتا ہے کہ وہ صحیح و سالم ہے اور پسینہ پسینہ ہو رہی ہے میں نے خدائے تعالیٰ کے قول يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ یہ آیت یمن کے بارہ ہزار آدمیوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہے وہ مکہ میں حج کے لئے آئے تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دعوت اسلام دی انھوں نے کہا ہم کوئی علامت چاہتے ہیں آپ نے ایک درخت کی شاخ لے کر ہُبل بت پر رکھکر اُس سے دیبا کے کپڑے اُتارنے کے بعد اُس سے پوچھا اے ہُبل میں کون ہوں وہ زبان فصیح سے گویا ہوا آپ خدا کے رسولؐ ہیں اسپر وہ سب سجدہ میں گر پڑے اور پکار پکار کر کلمہ پڑھنے لگے مؤلف کہتا ہے کہ ہُبل ایک بُت کا نام تھا جو مکہ میں آج کل باب السلام کا چوکھٹ بنا ہوا ہے میں بارہا اندر جاتے وقت اُسی پر اپنے جوتے اُتارا کرتا تھا اور باہر نکلتے وقت اُسی پر رکھ کر پہنتا تھا میں نے خدائے تعالیٰ کے قول فِيْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى کے متعلق دیکھا ہے کہ پانی کی نہر موسیٰؑ کے لئے ہوگئی اور دودھ کی نہر سلیمانؑ کے لئے اور شراب کی نہر عیسیٰؑ کے لئے اور شہد کی نہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوگی پس جس طرح شہد کو تمام شیریں چیزوں پر شرف حاصل ہے ایسے ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء پر فضیلت ہے آپؐ کے معجزات میں سے یہ ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا تھا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور اس سے نیچے یہاں تک کہ اہل مکہ کو جبل حرا ایسا معلوم ہوا جیسے دو شعلوں کے درمیان ہے پہاڑ ہو آپ نے فرمایا شاہد بن جاؤ اور وہ اس وقت منیٰ میں تھے۔

ایک بار آپؐ نے دعا کی خیبر میں حضرت علیؓ کے لئے آفتاب لوٹ آیا چنانچہ غروب ہو جانے کے بعد پھر طلوع ہوا[۱] اور باب زہد میں توکل کے ذیل میں یہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے اور آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جاری ہوا اور خشک لکڑی[۲] آپ کے شوق میں نالہ زن ہوئی پھر زمین پھاڑتی ہوئی آپ کے پاس حاضر ہوئی آپ نے اُسے چپٹا لیا پھر اُسے اپنی جگہ پر واپس جانے کا حکم فرمایا پہلے اس کے اس سے آپ یہ کہہ چکے کہ اگر تو چاہے تو تجھے پھر اُسی باغ میں لوٹا دوں جس میں تو تھی تیرے جڑیں نکل آئیں تیرا لور ادرخت بن جائے تجھ میں ازسر نو برگ و ثمر نکل آئے اور اگر تو چاہے تو تجھے جنت میں لگادوں اولیاء اللہ تیرا پھل کھایا کریں اس کے بعد جو آپ نے متوجہ ہو کر اُس کی باتیں سُنیں تو یہ آواز آرہی تھی بلکہ آپ مجھے جنت میں لگا دیں کہ اولیاء اللہ مجھسے کھایا کریں اور میں اپنی جگہ برقرار رہوں بوسیدہ اور فرسودہ نہ ہوں چنانچہ جتنے لوگ قریب تھے سب نے سُنا پھر حضرت

---

[۱] یہ واقعہ موضوع ہے۔ حبیب۔ [۲] خشک لکڑی نہ تھی بلکہ یہ ایک درخت کا واقعہ ہے۔ حبیب۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیری خواہش کے موافق کر دیا اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اُس نے دار الفنا پر دار البقار کو ترجیح دی اور اختیار کر لیا۔ ایک معجزہ آپؐ کا یہ ہے کہ ایک بار اُسی روز کا پیدا شدہ بچہ آپ کے پاس لایا گیا اس سے آپؐ نے پوچھا میں کون ہوں اُس نے کہا آپ رسول اللہؐ ہیں۔ انسؓ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی کنکریاں لے لیں وہ آپ کے دست مبارک میں تسبیح پڑھنے لگیں۔ آپ کے سامنے کھانے نے تسبیح پڑھی آپ کی رسالت کی جمادات نے گواہی دی ایسے ہی چوپائے بھی گویا ہو گئے۔ ایک بار جابر بن عبداللہ نے اپنی زوجہ سے جا کر کہا مجھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے گرسنگی کے آثار نمایاں معلوم ہوتے ہیں تمھارے پاس کچھ ہے وہ بولیں ایک صاع جو پڑے ہوئے ہیں اور ایک بکری کا بچہ ہے چنانچہ انھوں نے خود بکری کا بچہ ذبح کیا اُن کے دو لڑکے تھے ایک دوسرے سے کہنے لگا آؤ تمھیں دکھاؤں ابا جان نے جیسے بکری کا بچہ ذبح کیا تھا اس کے بعد اپنے بھائی کو اُس نے ذبح کر ڈالا اور بھاگا تو آگ میں گر پڑا اور جل گیا اس نیکبخت عورت نے اُن دونوں کو ایک کوٹھری میں چھپا دیا اور کھانے کی تیاری میں مشغول ہو گئی اتنے میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے اصحاب کے تشریف فرما ہوئے اور جابرؓ سے پوچھنے لگے تمھارے بچے کہاں ہیں بلاؤ کہ میں اُن کو اپنے ساتھ کھانا کھلاؤں وہ اپنی زوجہ کے پاس گئے اُن کی زوجہ نے سارا ماجرا بیان کر دیا انھوں نے جا کر کوٹھری کے دروازے جو کھولے تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ دونوں زندہ ہیں وہ دونوں کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے آپؐ نے فرمایا جو کچھ ان پر گذرا ہے جبرئیلؑ نے مجھ سے آن کر بیان کر دیا ہے۔

حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ میں نکلے جس درخت۔ ڈھیلے یا پہاڑ پر آپ کا گذر ہوا اُس نے السلام علیک یا رسول اللہ کہا۔

حکایت ؛ تمیم داریؓ کا بیان ہے کہ ایک بار ایک اونٹ آ کر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا آپ نے اُس سے فرمایا خاموش رہ اگر تو سچا ہے تو تجھ پر تیرا صدق ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو تجھ پر تیرا کذب ہے باوجودیکہ خدا نے ہمارے پناہ گیر کو امن میں رکھا ہے ہم لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ کیا کہتا ہے آپؐ نے فرمایا اس کے گھر والے اسے حلال کرنا چاہتے ہیں اُن سے یہ بھاگ آیا ہے اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ اونٹ کا مالک آیا کہا اونٹ کے مالک آ پہونچے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی بڑی شکایت ہے انھوں نے پوچھا یہ کیا کہتا ہے آپؐ نے فرمایا وہ کہتا ہے کہ برسوں تمھاری پناہ میں رہ کر اُس نے پرورش پائی ہے تم اُس پر لادا کرتے تھے جب وہ بڈھا ہوا تو تم جلدی کر کے اُسے ذبح کئے ڈالتے ہو انھوں نے کہا ہاں ہوا تو ایسا ہی ہے آپ نے فرمایا اس مملوک صالح کو اپنے مالکوں سے کیا جز املنا چاہیئے انھوں نے کہا ہم نہ اسے اب فروخت کریں گے اور نہ ذبح کریں گے آپؐ نے فرمایا تم جھوٹے ہو اُس نے تم سے فریاد کی تھی تم نے اُس کی فریاد نہ سُنی میں تم سے اُس پر رحم کرنے کا زیادہ مستحق ہوں اس کے بعد آپ نے سو درہم کو اُن سے خرید لیا فرمانے لگے اے اونٹ چل دے تو لوجہ اللہ آزاد

ے اس واقعہ کو محدثین نے موضوع کہا ہے۔

ہے وہ بلبلانے لگا آپؐ نے فرمایا آمین پھر بلبلایا آپ نے کہا آمین پھر بلبلایا آپؐ نے کہا آمین پھر بلبلایا تو آپؐ رونے لگے ہم لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ اُس نے کیا کہا آپؐ نے فرمایا اُس نے کہا اے نبی اللہ اسلام اور قرآن کی جانب سے خدا آپ کو جزائے خیر دے میں نے کہا آمین پھر اُس نے کہا خدا قیامت میں آپ کی اُمت کو خوف سے سکون عنایت کرے جیسے آپؐ نے مجھے میرے خوف سے تسکین بخشی ہے میں نے کہا آمین پھر اُس نے کہا خدا آپ کی امت کا خون محفوظ رکھے جیسے آپؐ نے میرے خون کی حفاظت کی ہے میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا خدا آپ کی امت میں آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرائے میں رو دیا کیوں کہ ان چیزوں کی میں نے خدا سے درخواست کی تھی خدا نے اور چیزیں تو مجھے عنایت فرمائیں لیکن آخری بات قبول نہ کی مجھے جبرئیلؑ نے خبر دی ہے کہ تلوار سے میری امت فنا ہوگی جو کچھ ہونے والا ہے اس پر قلم چل چکا ہے بعض نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول مبارک کی نسبت کہ یہ پہاڑ یعنی اُحد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں یہ بیان کیا ہے کہ آپ جب مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے اوپر بت دھرے تھے جبل اُحد کا ہر بُت آپ کی رسالت کی شہادت کے ساتھ گویا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہت بڑا معجزہ قرآن شریف ہے باطل نہ جس کے سامنے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے یعنی اس میں کچھ کمی بیشی نہ ہوگی اُس نے اپنی فصاحت و بلاغت سے ہر فصیح و بلیغ کو عاجز کر دیا کیوں نہ ہو آخر خدائے حکیم و حمید کے پاس سے اُترا ہوا کلام ہے۔ حکایت :۔ سیرۃ بن ہشام میں ہے کہ ابو یاسرؓ بن احطب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذر ہوا اس وقت آپؐ پڑھ رہے تھے الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ[1] اُس نے اپنے بھائی یحییٰ بن احطب سے کہا اُس نے آپ سے پوچھا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کے پاس جبرئیلؑ الٓمٓ لائے ہیں آپؐ نے فرمایا ہاں اُس نے کہا الف کا ایک لام کے تیس میم کے چالیس اس کے بعد اپنی قوم سے کہنے لگا کیا تم ایسے کے دین میں داخل ہوتے ہو جو صرف اکہتر برس رہے گا پھر کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ کچھ اور بھی ہے آپؐ نے فرمایا ہاں المص اس نے کہا یہ زیادہ طویل اور گراں ہے الف کا ایک لام کے تیس اور میم کے چالیس را کے دوسو پھر کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بات تو سمجھ میں نہیں آتی نہ معلوم آپ کو تھوڑی مدت ملی ہے یا بہت چنانچہ خدا تعالیٰ کے قول فِيهِ[2] اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ میں اس کا بیان ہے کہ بعض آیات متشابہات میں داخل ہیں میں نے شفا میں دیکھا ہے خدائے تعالیٰ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر نئی توریت اُتارتا ہوں جس سے نابینا آنکھیں بھرے کان اور مستور دل کھل جائیں گے اس میں علم کے چشمے۔ حکمت کے فہمید کے طریقے اور قلوب کے لئے بہار موجود ہے اور نئی توریت سے مراد یہ ہے کہ نئی اُتری ہوئی کتاب یعنی قرآن شریف بخلاف کتب سابقہ کے کیونکہ وہ پہلے ہو چکی ہیں اور کیوں نہ ہو

[1] یہ کتاب ہے اس میں ذرا شبہ نہیں پرہیز گاروں کے لئے ہدایت ہے ۱۲ [2] اس میں محکم آیتیں ہیں وہ اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہ ہیں۔ ۱۲ ۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں اور آپ کی کتاب بھی کتب آسمانی میں سے آخری کتاب ہے ایک آپ کا معجزہ یہ ہے کہ آپ کی رسالت ہر مکلف کو عام ہے یہاں تک کہ بقول بعض آپ کی رسالت ملائکہ کو بھی شامل ہے اور یہ کہ آپ کی شریعت سے تمام شریعتیں منسوخ ہوگئیں اور یہ کہ خدا تعالیٰ نے رعب سے آپ کو نصرت دی یہاں تک کہ ایک ماہ کی راہ سے اس کا اثر پہونچتا تھا اور ایک جگہ آیا ہے کہ ایک بار ابوجہل نے کسی شخص سے ایک اونٹ خریدا اور اس سے حیلہ وحوالہ کرنے لگا اس نے قریش کو یہ خبر دی انھوں نے استہزاءً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ بتا دیا اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی حالت بیان کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ روانہ ہوئے اور ابوجہل کے دروازہ پر آکر کھٹکھٹایا ابوجہل نکل آیا آپؐ نے فرمایا اس کا حق اسے دیدے اس نے فوراً دیدیا پھر کسی نے اس سے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگا مجھے آپ کے سر پر ایک اژدہا نظر پڑا تھا اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے نگل جاتا اور یہ کہ خدا نے آپؐ کیلئے مال غنیمت حلال کیا تھا اور تمام روئے زمین کو آپ کے لئے مسجد اور اس کی مٹی کو مُطہّر بنا دیا آپ کو مقام محمود عطا فرمایا یعنی تمام اہل موقف کی شفاعت عنایت کی جیسا کہ آپ کی امت کی فضیلت کے بیان میں عنقریب آتا ہے اور جو اس شیریں چشمہ سے کسی قدر سیرابی حاصل کرنا چاہتا ہے اُسے شفاء قاضی عیاضؒ اور شمائل ترمذی اور خصائص ابن ملقنؒ وغیرہ کو دیکھنا چاہیئے اور یہ سب مل کر بھی اُس کے سو حصوں میں سے ایک حصہ کو بھی نہیں پہونچتے جتنا کہ خدائے تعالیٰ کے قول وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ سے معلوم ہوتا ہے۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں جس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی وہ سعادت اندوز ہوا اور جو آپؐ پر ایمان لے آیا وہ دنیا میں دھنسنے اور مسخ ہوجانے سے بچ گیا اس لئے کہ آپ تمام لوگوں کے لئے رحمت ہیں اور نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ آپ آخرت میں بھی تمام لوگوں کے لیے باعث رحمت رہیں گے جب تک کہ آپ کا لواء موقف میں بلند رہے گا اور خدائے تعالیٰ کا قول وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى[1] وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا سے کیا کچھ آپ کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور صاحب البردہ نے آپؐ کی شان میں کیا خوب کہا ہے۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ[2] ÷ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ
فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ ÷ وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ
دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمْ ÷ وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمْ

---

[1] آئندہ آپ کا رب آپؐ کو عطا فرمائیگا تو آپ راضی ہوجائیں گے اور آپ بیشک خلق عظیم پر ہیں اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا۔ اور آپ پر خدا کا بڑا فضل ہوا۔ [2] حضرت محمد دونوں جہان کے اور جن وانس کے۔ اور دونوں فریق عرب وعجم کے سردار ہیں۔ صورت اور خلق میں تمام انبیاء سے فوقیت رکھتے ہیں۔ تمام انبیاء علم اور کرم میں آپ کے قریب بھی نہیں پہونچے۔ نصاریٰ نے اپنے نبی کی نسبت جو دعویٰ کیا ہے اُسے چھوڑ۔ اور جو مدح تو آپ کی چاہے وہ کہہ اور حکم کر۔

وَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِهٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ ÷ وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِهٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِظَمٖ

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ ÷ وَاَنَّهٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمٖ

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً ÷ تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ ÷ لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحَمٖ

یَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ ÷ سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمٖ

وَلَنْ یَّضِیْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِیْ ÷ اِذَا الْكَرِیْمُ تَحَلّٰی بِاسْمِ مُنْتَقِمٖ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا ÷ وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمٖ[1]

لطیفہ ÷ ایک بار ایک یہودی عمر بن خطابؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بیان کیجئے۔ آپ نے کہا اس بات کو بلالؓ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اس نے ان سے پوچھا وہ کہنے لگے حضرت فاطمہؓ مجھ سے زیادہ جانتی ہیں ان سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں حضرت علی مجھ سے زیادہ جانتے ہیں ان سے پوچھا تو کہنے لگے تو مجھ سے متاع دنیا باوجودیکہ قلیل ہے بیان کر وہ نہ بیان کر سکا آپ نے فرمایا پھر بھلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عظیمہ کیسے بیان کر سکتا ہوں اس کو نیشا پوری نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے

---

[1] آپ کی ذات کی طرف جو شرف چاہے نسبت کر۔ اور آپ کی قدر کی طرف جو عظمت چاہے منسوب کر۔ آپ کی نسبت علم کی انتہائے رسائی یہ ہے کہ آپ بشر ہیں اور آپ ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔ آپ کے بلانے سے درخت سجدہ کرتے ہوئے چلے آئے۔ (تعجب یہ کہ) بلا قدم اپنی ساق پر چل کر آپ کے پاس آگئے۔ وہ حبیب ہیں جن کی شفاعت کی ہر زحمت آمیز خوف کے وقت امید ہے۔ اے اکرم الخلق میرا کون ہے سوائے آپ کے جس کی عام مصیبت کے وقت پناہ لوں۔ اے رسول اللہ آپ کے جاہ میں مجھ سے کچھ تنگی نہیں ہوگی۔ جب کریم منتقم کے نام سے مزین ہوا ہو۔ دنیا اور اس کی سوت آخرت آپ کی بخشش میں سے ہے۔ اور لوح وقلم کا علم آپ کے علوم میں سے ہے ۱۲۔ یعنی لوح قلم کا علم اللہ کے سوائے کسی کو نہیں۔

باب

میلادُالنّبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا بیان

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ[1]۔ امام رازیؒ نے بیان کیا ہے عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ سے مراد ہے کہ جو تمھیں ناپسند ہے وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شاق ہے اور بعض کا قول ہے کہ تمھاری گمراہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شاق ہے۔ علائیؒ کا قول ہے کہ حضرت عمرؓ مصحف میں جب تک دو آدمیوں کی گواہی گذار نہ لیتے تھے کسی آیت کو ثابت نہ رکھتے تھے۔ خزیمہؓ بن ثابت انصاری یہ آیت لائے تو عمرؓ نے فرمایا میں تم سے اس آیت پر بینہ نہیں طلب کرتا۔ قرطبیؒ نے کہا ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے بعد پینتیس۳۵ روز اور زندہ رہے تھے۔ علائیؒ کا بیان ہے کہ ایک بار شبلیؒ ابوبکرؓ بن مجاہد کے پاس آئے انھوں نے کھڑے ہو کر اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کسی نے ان سے اس کا سبب پوچھا وہ بولے میں نے خواب میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ شبلیؒ پر یہ عنایت فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہاں یہ نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ سے آخر سورۃ تک پڑھا کرتے ہیں اُس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرتے ہیں خدا کا شکر ہے جس نے تدبیر کی حکم فرمایا حکمتیں ظاہر کیں اور جو کچھ اُس کے علم قدیم کی لوح میں امتوں کی نسبت قرار پا چکا ہے اس کو قلم سے معرض تحریر میں لایا۔ صورتیں بنائیں سب کو پیدا کیا ہر طرح کا بندوبست کیا کشائش کی۔ انعام دیا روزی عطا فرمائی خلق میں رزق تقسیم کیا جہان پیدا کیا زمانہ کی تدبیر کی انسان کو وہ علم سکھائے جو اسے نہ معلوم تھے اور لطف فرما کر اس کی تعلیم کی طرف توجہ کی۔ اس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کیسا ہے اور کہاں ہے زمان اور مکان سب سے پہلے سے ہے اور قدیم سے

---

[1] تمھارے پاس تم میں سے ایک رسول آیا ہے تمھارا مشقت میں پڑنا اسے گراں ہے وہ تم پر حریص ہے مسلمانوں پر نہایت مہربان رحم والا ہے ۱۲۔

جیسا تھا ویسا ہی ہے بندہ کے پیدا کرنے اور اُس کی جان کو شکل زیبا عنایت فرمانے میں اُس کی عجیب عظمت ظاہر ہوتی ہے اور اپنی صنعت میں ہمیشہ اُس نے حکمت سے کام لیا ہے اُس نے اُس کی پلکیں نکالیں پورین برابر کیں اسے زبان گویا بخشی ترجمان کی صدا اُسے سنائی باد نسیم سے وہ دم لیتا ہے آب و خاک آتش و ہوا سے اُس کی ترکیب دی ہر ایک اپنی ضد کو ایسا لازم ہو گیا جیسے کسی کا قرضخواہ اُس کا پیچھا نہ چھوڑے پھر اتنی بڑی قدردانی کے بعد اس کو تاریکہائے گور میں جا پہونچایا کہ وہ استخواں بوسیدہ بن گیا پھر جب صور پھونکا جائیگا جتنے گور میں اقامت گزیں ہوں گے تاریکی گور سے نکل پڑیں گے پھر اپنے رب کا جو فرماں بردار اور اس کے احکام کو بجا لانے والا ہوگا اُسے وہ اپنا قربِ عنایت کریگا اور نعمتیں عطا فرمائیگا اور جس نے وحدانیت کا انکار کیا ہوگا اور اُس کے در طاعت سے گریز کرتا رہا ہوگا اُسے دُوری میں مبتلا کرے گا اور جحیم میں داخل کر دے گا تسبیح خوانی اُس خدائے علیم کے لئے ہے جو اپنے ملک میں قدیم ہے اور اپنی سلطنت میں باعظمت ہے اپنے بندوں پر نہایت مہربان اور رحم آور ہے میں شہادت دیتا ہوں کہ خدائے وحدہٗ لاشریک لہ کے سوا کوئی معبود نہیں نہ اس کی کوئی ضد ہے نہ ہمسر نہ اس کے کوئی مثل ہے نہ عدیل نہ اُس کے زوجہ ہے نہ بچہ نہ والد ہے نہ اس کا کوئی ناصر نہ کوئی موافقت کرنے والا ہے نہ معارض و معاند اور میری یہ شہادت ایسی ہے جس سے نعیم مقیم کا امیدوار ہوں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندہ ہیں رسول ہیں حبیب ہیں خلیل ہیں امین ہیں راہبر ہیں جنھیں خدا نے آیات باہرہ اور معجزات ظاہرہ سے خصوصیت بخشی ہے اور آپ کو اپنے درود خوانوں کے لئے دار آخرت میں شفیع بنایا ہے اور آپ کے حق میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لحاظ سے ارشاد فرمایا ہے اس میں شک نہیں کہ خدا اور اس کے فرشتے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایماندارو تم بھی اُن پر درود و سلام بھیجا کرو خدا نے آپ کو جمال کا تاجدار اور لباس کمال سے آراستہ کیا ہے اشرف خصال سے آپ کو زینت بخشی ہے اگر تو آپ کی مانگ کا حال پوچھے تو چراغ روشن ٹھہرے گی آپ کا فضل کثیر قرار پائیگا اور آپ کے موئے مبارک شب تار معلوم ہوں گے آپ کی چشم کلاں فراخ اور سیاہ نظر آئے گی ابرو مثل نون کے اور بینی مانند الف کے دہن سراسر میم معلوم ہوگا آپ کا روئے مبارک بدر کامل حسن میں پورا ہے آپ کا سینہ سلیم قلب رحیم خلق عظیم ہے پشت پر مہر نبوت لگی ہے آپ کے کف دست سے بہتیرے نادار مالدار بن گئے اور قدم مبارک خدا کی طاعت میں ہمیشہ پیش قدم رہے اور آپ کی اصل کا پوچھنا ہی کیا ہے نہایت شریف و کریم ہے اے اللہ اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب و ازواج پر درود و سلام بھیجیے۔

حضرت علیؑ نے بیان فرمایا ہے کہ جب خدا نے زمین کے پھیلانے اور آسمان کے بلند کرنے کے قبل خلقت کو مقدر کرنے اور مخلوقات کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا اُس وقت خدا اپنے ملکوت میں منفرد اور جبروت میں یکتا تھا پھر اُس کے نور سے ایک نور تاباں ہویدا ہوا پھر وہ نور انھیں مخفی صورتوں میں مجتمع ہو گیا اور صورت محمدیؐ کے موافق بن گیا۔ خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تو ہی مختار و منتخب ہے تیرے ہی پاس میرا نور اور میری ہدایت

کے کنوز ودیعت رہیں گے تیرے ہی وجہ سے میں زمین کو پھیلاؤں گا اور آسمان کو بلند کروں گا ثواب و عذاب جنت دوزخ کو پیدا کروں گا۔ پھر خدا نے مخلوقات کو اپنے غیب میں اور اپنے غیب کو اپنے علم مکنون میں مخفی رکھا پھر عوالم یعنی آسمان زمین پہاڑ دریا ہوا آگ کو قائم کیا اور زمانہ کو پھیلایا اور نور محمدیؐ کو اپنی توحید کا قرین بنایا۔ حضرت علیؑ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کس چیز سے پیدا ہوئے ہیں آپ نے فرمایا خدا نے میرے پاس جب وحی بھیجی۔ تو میں نے عرض کیا اے رب آپ نے مجھے کس شئی سے پیدا کیا ہے خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اپنی عزت وجلال کی قسم اگر آپ نہ ہوتے تو میں زمین اور آسمان کو نہ پیدا کرتا میں نے پوچھا اے رب آپ نے مجھے کس شئی سے پیدا کیا ہے ارشاد فرمایا اپنی عزت وجلال کی قسم اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی جنت اور دوزخ کو نہ پیدا کرتا میں نے پوچھا اے رب آپ نے مجھے کس شئی سے پیدا کیا ہے ارشاد فرمایا اے محمدؐ میں نے اپنے نور کی سپیدی کی صفائی کی طرف نگاہ کی جس کو میں نے اپنی قدرت سے پیدا کیا تھا اور اس میں اپنی حکمت ودیعت رکھی تھی اور میں نے اس میں اپنی عظمت کے ساتھ اور شرف کا اضافہ کیا تھا پھر اس سے میں نے ایک حصہ نکال لیا اور اس کے تین حصے کئے پہلے حصہ سے آپ کو اور آپؐ کے اہل بیت کو پیدا کیا اور آپ کے اصحاب وازواج کو دوسرے حصہ سے پیدا کیا اور آپ سے محبت رکھنے والوں کو تیسرے حصہ سے پیدا کیا جب روز قیامت ہوگا اس نور کو اپنے نور کی طرف لوٹا دوں گا آپ کو آپ کے اہلبیت کو آپ کے اصحاب کو آپ سے محبت رکھنے والوں کو اپنی جنت میں داخل کروں گا لہذا میری جانب سے انھیں آپ یہ خبر سنا دیجئے۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب خدا کو مخلوقات کو پیدا کرنا زمین کا پست اور آسمانوں کا بلند کرنا منظور ہوا اپنے نور سے ایک مٹھی لی پھر ارشاد فرمایا تو میرا حبیب محمدؐ بن جا پھر وہ نور آدم کے پیدا ہونے کے پانچ سو برس پہلے عرش کا طواف کرنے لگا اور بول اٹھا الحمد للہ خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں نے تیرا نام اسی لئے محمدؐ رکھا ہے پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے حضرت آدمؑ کے نور کو پیدا کیا اور آدمؑ کی مٹی سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن پیدا کیا پھر نور محمدیؐ کو حضرت آدمؑ کی پشت میں سکونت گزیں کیا چنانچہ فرشتے ان کے پیچھے صف باندھ کر اس نور کے دیکھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے حضرت آدمؑ نے کہا اے رب میرے پیچھے فرشتے کیوں کھڑے رہا کرتے ہیں خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو دیکھتے ہیں انھوں نے کہا اس کو میری پیشانی میں رکھدیجئے۔ خدا نے اس نور کو نقل کرکے آدمؑ کی پیشانی میں رکھدیا پھر فرشتے انکے سامنے کھڑے ہونے لگے پھر انھوں نے کہا اے رب اسے ایسے مقام پر رکھدیجئے جہاں میں بھی اسے دیکھا کروں خدا نے اس نور کو ان کے کلمہ کی انگلی میں رکھدیا آدمؑ نے اسے اٹھا کر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا میں کہتا ہوں یہ اصل تشہد ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام مسبحہ (کلمہ کی انگلی) رکھا گیا کیونکہ خدا کی وحدانیت کی طرف اس سے ارشارہ کیا جاتا ہے اور اس لئے کہ اس کی رگ دل سے ملی ہوئی ہے پھر انھوں نے پوچھا اے رب کیا اس نور میں سے کچھ باقی ہے فرمایا آپ کے اصحاب کا نور انھوں نے کہا اس کو میری

باقی انگلیوں میں رکھدیجئے چنانچہ خداتعالی نے حضرت ابوبکرؓ کے نور کو بیچ کی انگلی میں حضرت عمرؓ کے نور کو اُس کے بعد والی انگلی میں اور حضرت عثمانؓ کے نور کو چھنگلیا میں اور حضرت علیؓ کے نور کو انگوٹھے میں رکھدیا جب آدمؑ زمین پر اُترے تو سب نور اُن کی پشت میں منتقل ہوگئے پھر جب خدا نے آدمؑ کو عرفات پر حواؑ سے ملایا تو اُن کے پاس جنت کی ایک نہر بھیجی آدمؑ نے اُس میں غسل کیا اور حواؑ سے صحبت کی وہ سارے نور منتقل ہوکر حواؑ میں چلے آئے پھر نور محمدی ہمیشہ ایک پشت سے دوسری پشت میں اور ایک شکم طاہر سے دوسرے شکم طاہر میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ ابراہیمؑ کی پشت میں پہونچا پس خدا نے آپ کو افضل معاون اور اکرم مغارس سے ایک درخت کی طرح نکالا جس کی روشنی چمکتی تھی اس کی اصل زمین میں ثابت ہے اور اُس کی شاخ آسمان میں پہونچی ہے اُس کی اصل اصیل ہے اس کی شاخ طویل ہے اُس کا لگانے والا رب جلیل ہے اس کے سینچنے والے ابراہیم خلیلؑ ہیں اس کے خادم امین جبرئیلؑ ہیں اس کے بارآور کرنے والے اسمٰعیل ہیں پھر نعمت کے نگہبان نے شجر محبت کا قصد کیا اُس سے ایک دانہ نکالا پہلے اسے دریائے رحمت میں غوطہ دیا تب وہ فرمان [1] وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کیساتھ برآمد ہوا پھر اس کو دریائے رضا میں غوطہ دیا تو خلعت [2] وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى کے ساتھ برآمد ہوا پھر دریائے کرامت میں اُسے غوطہ دیا تو فرمان [3] وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ کے ساتھ برآمد ہوا پھر دریائے قربت میں اُسے غوطہ دیا تو فرمان فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کے ساتھ برآمد ہوا پھر اس دانہ کے لئے زمین تقدس آمیز جو ہر طرح کی نجاست سے بری ہو پسند فرمائی پھر شجرۂ مبارک زیتون اُگایا جو نہ شرقی ہے نہ غربی نہ یہودی ہے نہ نصرانی وہ شجرہ نور ہے اس کی اصل نور ہے اس کی فرع نور ہے نورٌ علیٰ نور ہے پس پشت خلیل اُس کا نادی اور پشت اسمٰعیلؑ اس کے لئے جانب وادی قرار پایا خلیل سے اُس کی شاخ کو سیرابی پہونچی اور اُس کا عمود اسمٰعیلؑ سے سرسبز ہوا اور اُس کی سعادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل ہوئی جب اس کی اصل قوی اور ثابت ہوئی اس کی فرع ابھری اور اُگی اُس کی شاخیں پراگندہ ہوئیں اور پراگندہ ہوکر گوناگوں بنگئیں حق اس کا پھول اور صدق اس کا پھل تقویٰ اُس کی شاخیں ہدایت اس کے عرش میں لٹکے ہوئے خوشہ ہوئے جو انھیں مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہے گا سلامت رہے گا اور جو اُس سے پیچھے ہٹے گا وہ پشیمان ہوگا پھر وہ نور ایک پشت سے دوسرے میں منتقل ہوتا ہوا عبدالمطلب تک پہونچا انھوں نے خواب دیکھا گویا اُن کی پشت سے ایک زنجیر نکل کر کنارہ آسمان سے جا ملی پھر لوٹ کر ایک سبز درخت بن گئی اور ایک بڈھے کو دیکھا کہ اس کی شاخ میں لٹک گیا اس سے پوچھا تو کون ہے اُس نے جواب دیا نوحؑ. عبدالمطلب نے چاہا کہ اُس میں یا کہا اُس کی کسی شاخ میں لٹک جائیں اُن سے کسی نے کہا یہ تمھیں نصیب نہیں ہے پھر جب انھوں نے نکاح کیا تو اُن کے عبدالعزیٰ پیدا ہوا اور یہی ابولہب ہے پھر ابوطالب مسمیٰ بہ عبدمناف اس کے بعد عباسؓ پھر عبداللہؓ پھر حمزہؓ پیدا ہوئے یہ حضرت

[1] ہم نے تو آپ کو عالم والوں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے ـ [2] آپ کا رب عنقریب آپ کو عطا فرمائیگا تو آپ راضی ہو جائیں گے [3] اور جو رسولؐ کی اطاعت کرتا ہے اُس نے خدا کی اطاعت کی ۱۲ ۔

کے چچا اور رضاعی بھائی بھی ہیں اُن کو ثویبہ ابولہب کی لونڈی نے دودھ پلایا تھا علمائے شام کو عبداللہ کا پتہ لگ گیا کیونکہ اُن کی کتابوں میں تھا کہ جب یحییٰؑ کے جبہ سے خون کے قطرے ٹپکیں گے تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کی ولادت ہوگی جب عبداللہ بڑے ہوئے تو اُن لوگوں نے آپ کو قتل کرنا چاہا خدا نے اُن کے مقابلہ کے لئے فرشتے بھیجدیے جنھوں نے سب کو قتل کر ڈالا حضرت وہب حضرت آمنہؓ کے والد ایک پہاڑ کی چوٹی پر سے عبداللہ کی یہ کرامت دیکھ رہے تھے انھوں نے آمنہ کی ماں برہ سے جو عبدالعزیٰ کی بیٹی تھیں یہ ماجرا بیان کیا اور کہنے لگے کیا تمھاری رائے میں آتا ہے کہ آمنہ کا نکاح عبداللہ سے کر دیا جائے وہ بولیں ہاں پھر دونوں عبدالمطلب کے پاس جن کا نام شیبۃ الحمد ہے گئے اور آمنہ کے ساتھ عبداللہ کا نکاح کرنے کے لئے اُن کو پیغام دیا چنانچہ ماہ رجب میں شب جمعہ کو حضرت عبداللہ نے بی بی آمنہ سے نکاح کیا اور اسی شب وہ نور ان میں منتقل ہوگیا۔

شیخ عارف ولی اللہ تقی الدین حصینیؒ کا بیان ہے کہ حضرت آمنہ نے اپنے چچا وہیب کے کنار میں پرورش پائی تھی چنانچہ عبدالمطلب اپنے بیٹے عبداللہ کو لے کر انھیں کے پاس گئے اور اُن کا نکاح آمنہ سے کر دیا پھر عبدالمطلب نے اُسی مجلس میں ہالہ بنت وہیب کو پیغام نکاح دیا اور ان کے ساتھ خود نکاح کر لیا اِس طرح عبدالمطلب اور اُن کے صاحبزادہ عبداللہ کا نکاح ایک ہی شب میں ہوا کتاب شرف المصطفےٰ میں ہے کہ ہالہ حمزہؓ اور صفیہؓ کی ماں ہیں۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ اُس شب کو قریش کے تمام جانور بولنے لگے اور کہتے تھے کہ رب کعبہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر میں آگئے وہ امان دنیا اور چراغ اہل دنیا ہیں ابلیس جبل ابی قبیس پر چیخنے لگا تمام شیاطین اُس کے پاس جمع ہوگئے اور ابلیس سے پوچھنے لگے تجھ پر کیا مصیبت پڑی وہ بولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر میں قرار پذیر ہوگئے ہیں خدا ان کو تیغ براں کے ساتھ بھیجیگا وہ دینوں میں تغیر برپا کر دیں گے بتوں کو توڑ ڈالیں گے۔ روض الافکار میں بروایت سہلؒ بیان کیا ہے کہ جب خدا نے شکم مادر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنا چاہا رضوان داروغہ بہشت کو حکم دیا کہ اُس شب کو فردوس کے دروازے کھول دیے اور منادی کو حکم دے کہ تمام آسمان اور زمینوں میں ندا کر دے کہ نور مکنون مخزون آج کی شب شکم مادر میں قرار پذیر ہوا ہے۔ حسانؓ بن ثابت کا بیان ہے کہ میں سات برس کا لڑکا تھا دیکھتا کیا ہوں کہ مدینہ میں ایک یہودی پکارتا پھرتا ہے اے یہودیو آج کی شب ستارۂ محمدیؐ طلوع ہوگیا مدح حبیب میں کسی دانشمند کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

نَسِیْمَ الصَّبَا اَهْلًا وَّ سَهْلًا وَّمَرْحَبًا ۞ قَدِمْتَ فَاَقْدَمْتَ السُّرُوْرَ اِلَى الرُّبَا
وَجَدَّدْتَ فِيْ كُلِّ الْقُلُوْبِ مَسَرَّةً ۞ وَنَشْرُكَ اَضْحٰى فِي الْوُجُوْدِ مُطَيَّبَا

له اے باد صبا مرحبا خیر مقدم ہو۔ تو آئی اور تو نے سرور کو ٹیلوں پر آگے بھیج دیا اور ہر ہر دل میں تو نے نئے سرے سے مسرت پھونکدی۔ اور ہستی میں تیری خوشبو مہک اٹھی۔

مَتیٰ اَنْظُرُ الْاَعْلَامَ بِالسَّعْدِ قَدْ بَدَتْ ۞ وَیُصْبِحُ قَلْبِیْ فِیْ حِمَاهِ مُقَرَّبَا
فَقَدْ زَمْزَمَ الْحَادِیْ بِذِکْرِ مُحَمَّدٍ ۞ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ لِلشَّفَاعَۃِ مُجْتَبیٰ
رَسُوْلٌ عَظِیْمٌ مُصْطَفیً ذُوْ مَھَابَۃٍ ۞ لَہُ اللّٰہُ بِالذِّکْرِ الْمُرَفَّعِ قَدْ حَبَا
فَلَوْلَاہُ مَا سَارَ الْحَجِیْجُ بِمَکَّۃٍ ۞ وَلَا حَنَّ مُشْتَاقٌ لِنَجْدٍ وَلَا صَبَا

آمنہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے یہ پتہ نہ لگا کہ میرے شکم میں میرا بیٹا محمدؐ ہے اور میں حاملہ ہوں کیونکہ مجھے کچھ بار آور گرانی مثل دیگر حاملہ عورتوں کے نہ معلوم ہوئی البتہ ایام ماہواری بند ہو گئے تھے اور زمانہ حمل میں مجھے ایک ایسا نور نظر پڑا جس سے مجھے سرزمین شام میں مقام بصریٰ کے محل نظر آنے لگے ماہِ اول میں مجھے ایک دراز قد شخص نظر پڑا وہ مجھ سے کہتا تھا تجھے مژدہ ہو سید المرسلین تیرے حمل میں ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں وہ بولے اُن کے باپ آدمؑ ماہِ دوم میں مجھ سے کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو تیرے حمل میں سید الاولین والآخرین ہیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں وہ بولے شیث علیہ السلام ہیں ماہ سوم میں مجھ سے کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو تیرے حمل میں نبی کریم ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں وہ بولے نوحؑ۔ ماہ چہارم میں کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو تیرے حمل میں سید شریف اور نبی عفیف ہیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں بولے ادریسؑ ماہ پنجم میں کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو تیرے حمل میں سید البشر ہیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں بولے ہودؑ۔ ماہ ششم میں کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو نبی ہاشمی تیرے حمل میں ہیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں بولے ابراہیمؑ۔ ماہ ہفتم میں کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو تیرے حمل میں حبیب رب العالمین ہیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں بولے اسمٰعیلؑ اور اُسی میں ہے کہ ایوان کسریٰ شق ہو گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے اور ایک معتمد شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ اب تک (زمانہ مصنف تک) وہ بغداد میں موجود ہے اور ماہ ہشتم میں کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو تیرے حمل میں خاتم النبیین ہیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں بولے موسیٰؑ اور اسی میں ہے کہ فارس کی آگ گل ہو گئی اور ماہ نہم میں کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے حمل میں ہیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں بولے عیسیٰؑ اور اسی میں ہے کہ کسریٰ کے سر سے تاج گر پڑا بعض کا قول ہے کہ چوتھے ماہ میں آپ کے والد ماجد عبد اللہؓ کا انتقال ہو گیا اور مدینہ شریف میں دفن ہوئے اُس وقت اُن کا پچیس برس کا سن تھا پانچ اونٹ ایک گلہ بکریوں کا اور ایک لونڈی ام ایمن جن کا نام برکۃ تھا چھوڑ کر فوت ہوئے تھے۔ ام ایمنؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی بنگئیں جب حضرت عبد اللہ کا انتقال ہوا فرشتوں نے جناب باری عزاسمہ میں عرض کیا اے رب آپ کا نبیؐ یتیم رہ گیا خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اُس کا ولی حافظ و ناصر ہوں۔ آمنہؓ کہتی ہیں جب آپ کی شب ولادت

۱؎ میں سعادت مندی کے نشان کب نمایاں دیکھوں گا۔ اور اس کے جی میں میرا دل مقرب ہو جائیگا۔ یاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نغمہ سرا نوا سنجی کر رہا ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (ادرم شفاعت کے لئے برگزیدہ کر لئے گئے ہیں۔ وہ رسول باعظمت برگزیدہ اور بارعب ہیں۔ خدا نے انھیں ذکر بلند عطا فرمایا ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو مکہ میں حاجی نہ جاتے۔ اور نہ نجد کا کوئی مشتاق ہو کر نالے کرتا نہ شیفتہ ہوتا۔ ۱۲

ہوئی (یعنی شب دوشنبہ صبح کا وقت تھا اور بقول بعض شب جمعہ تھی) میں نے دیکھا آسمان سے ایک جماعت اُتری ان کے پاس تین سپید علَم تھے چنانچہ ایک علم انھوں نے خانۂ کعبہ کی چھت پر دوسرا علَم میرے گھر کی چھت پر اور تیسرا علَم بیت المقدس کی چھت پر نصب کر دیا اور آسمان کے ستارے میرے گھر سے ایسے قریب ہو گئے تھے کہ میں کہنے لگی میرے سر پر گر پڑیں گے دنیا نور سے بھر گئی آسمان کے دروازے کھل گئے پھر میرے مکان کے اوپر بہت سے پرندے آکر ٹھہر گئے ان کی چونچ زبرجد کی اور باز و یاقوت کے تھے میں نے دیکھا کہ آسمان اور زمین کے مابین دیبا کا فرش لگا ہوا ہے اور مجھے ہوا میں کچھ مرد نظر پڑے جو اپنے ہاتھوں میں چاندی کا آفتابہ لئے ہوئے تھے اس میں سونے کی زنجیریں لگی تھیں مجھے پیاس معلوم ہوئی میں نے ایک آفتابہ سے لے کر پانی پی لیا میں اپنی فکر میں مبتلا تھی تنہائی سے میرا جی گھبرانے لگا اتنے میں دیکھتی کیا ہوں کہ عورتوں کی ایک جماعت میرے پاس آپہونچی کہ جن سے زیادہ خوبصورت عورتیں میرے دیکھنے میں نہ آئی تھیں انھیں کے ہمراہی میں آسیہ فرعون کی بی بی تھیں اور دوسری قابلہ تھیں۔

لیکن شفا میں بروایت شفا والدہ عبدالرحمنؓ بن عوف مذکور ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر سے میرے ہاتھ پر آپہونچے تھے اور آپ نے آواز نکالی، حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کوئی کہنے والا کہتا تھا خدا تجھ پر رحم کرے اور مشرق سے لے کر مغرب تک جو کچھ تھا میرے لئے روشن ہو گیا پھر مجھ پر درد زہ کی شدت ہوئی تو مجھے ایک نہایت عظیم الجثہ اور خوبصورت پرندہ نظر پڑا اس نے اپنے بازو میرے شکم سے ملے اس کے بعد میرا بیٹا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سیدھا پیدا ہوا یعنی پیروں کے بل آپ پیدا ہوئے سرنگوں پیدا نہیں ہوئے اس میں اشارہ ہے کہ آپ ہمیشہ حدود خدا میں قائم رہیں گے پھر خوش بیانی کے ساتھ آپ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین۔ **مسئلہ**: آپ کی ولادت کے وقت قیام کرنا اس میں کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ بدعت حسنہ ہے اور ایک جماعت کا فتویٰ ہے کہ ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا مستحب اور ایک جماعت قائل ہے کہ جب آپ کا ذکر ہو تو درود پڑھنا واجب ہے اور یہ آپ کا اکرام اور آپ کی تعظیم اور اکرام ہر مسلمان پر واجب ہے اور اس میں شک نہیں کہ ولادت کے وقت آپ کے لئے قیام کرنا تعظیم اور اکرام کے قبیل سے ہے (اس سے یہ شبہ نہ کرنا چاہیئے کہ ذکر ولادت کے وقت قیام واجب ہے کیونکہ کوئی اس کا قائل نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ فی نفسہ آپ کی تعظیم خواہ ذکر ولادت کا وقت ہو یا آپ کے اور حالات بیان ہو رہے ہوں آپ کی تعظیم واجب ہے چنانچہ شریعت کی جانب سے آپ کی تعظیم کے لئے آپ کے ذکر کے وقت درود پڑھنا واجب قرار پاچکا ہے خواہ کم سے کم ایک ہی بار ہو اب رہا اس کے علاوہ اور تعظیم کے طریقے مثل قیام وغیرہ کے چونکہ من جانب شرع بخصوصہ مامور نہیں لہذا کسی کے پاس واجب بھی نہیں البتہ فی نفسہ جائز ہوں گے اور بعض قیام عند ذکر الولادۃ کے استحباب کے قائل ہو گئے ہیں لیکن یہ جب ہی تک ہے کہ کوئی محذور شرعی لازم نہ آئے ورنہ حکم بدل جائیگا اسی بنا پر بعض علما قیام کرتے ہیں اور بعض باوجود

جواز کے قائل ہونے کے بمصلحت شرعی مثل صیانت عقیدہ وجوب وغیرہ جس کا عوام سے بلکہ بعض خواص سے بعض مواقع پر احتمال قوی ہے خود بھی احتراز کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی ادائے وجوب کی طرح پابندی کرنے سے منع کرتے ہیں ۱۲ مترجم

مولف ذوق شوق میں اگر لوٹیہ کہتا ہے قسم اس کی جس نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے اگر میں سر کے بل کھڑا ہو سکتا تو اسی طرح کھڑا ہوتا اور اس طرح خدا کا قرب حاصل کرتا کسی نے کیا خوب کہا ہے ۔

وَلَدَ الْحَبِيبُ وَخَدُّهُ مُتَوَرِّدُ ٭ وَالنُّورُ مِنْ وَجَنَاتِهِ يَتَوَقَّدُ
وَلَدَ الْمُتَوَّجُ بِالْكَرَامَةِ وَالْبَهَا ٭ اَلطَّاهِرُ الشِّيَمُ الْكَرِيمُ السَّيِّدُ
جِبْرِيلُ وَافَى عِنْدَ ذَالِكَ اُمَّهُ ٭ فِي ذِي طَيْرٍ وَالْمَلَائِكُ تَشْهَدُ
بِجَنَاحِهِ مَا زَالَ يَمْسَحُ بَطْنَهَا ٭ فَبَدَا النَّبِيُّ الْهَاشِمِيُّ مُحَمَّدُ
قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ بِاَسْرِهَا ٭ وُلِدَ الْحَبِيبُ وَمِثْلُهُ لَا يُولَدُ
يَا عَاشِقِيْنَ تَوَلَّهُوْا فِي حُسْنِهِ ٭ هٰذَا هُوَ الْحَسَنُ الْجَلِيلُ الْمُفْرَدُ

عکرمہؒ کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ بروایت اپنے والد عباسؓ اور وہ بروایت اپنے والد عبدالمطلب بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے بریدہ ناف پیدا ہوئے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ساتویں روز عبدالمطلب نے آپ کا ختنہ کر دیا تھا بعض ائمہ کا قول ہے کہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے لیکن حاکم کہتے ہیں کہ پہلی روایت کے موافق روایات متواترہ ہیں اس کو شیخ الاسلام تقی الدین حصبیؒ نے نقل کیا ہے ۔ میں نے طبقات ابن سبکیؒ میں دیکھا بعض صالحین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پوچھا یا رسول اللہؐ مجھے یہ روایت پہونچی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں شاہ عادل کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں اور میں نے حاکم سے پوچھا تو انھوں نے کہا یہ جھوٹ ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کہا آپ نے فرمایا ابوعبداللہ نے سچ کہا یہ جلیل القدر امام اور حافظ تھے ان کی امامت اور جلالت پر اتفاق ہے ان کا نام محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ ہے ۴۰۵ھ ہجری میں ان کا انتقال ہوا وفات کے بعد کسی نے انھیں خواب میں دیکھا وہ کہتے تھے کہ حدیث کے لکھنے میں نجات ہے میں نے شرح مہذب میں دیکھا ہے کہ حاکم اہل حدیث کے نزدیک تصحیح حدیث کے متعلق تساہل کرنے میں مشہور ہے ۔ **مسئلہ** ٭ زوائد روضہ میں صحیح یہ ہے کہ عقیقہ کے لئے یوم ولادت ساتویں روز کے حساب لگانے میں شمار کر لیا جائے اور ختنہ کے لئے یوم ولادت ساتویں روز کے حساب میں نہ شمار کیا جائے اور

؎ حبیبؐ کی ولادت ہوئی اور اسکے رخسارے گلگوں ہیں اور اس کے رخساروں سے نور تاباں ہے رونق اور کرامت کا تاجدار پیدا ہوا پاکیزہ خصال کریم سردار پیدا ہوا جبرئیلؑ اس وقت اُس کی ماں سے پرندہ بن کر ملے اور فرشتے حاضر ہوئے جبرئیلؑ ان کے شکم سے اپنے بازو ملتے تھے پھر بنی ہاشم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نمودار ہوئے آسمان کے تمام فرشتے بول اٹھے حبیب پیدا ہوا اور کوئی دوسرا ایسا نہ پیدا ہوگا اے عاشقوں اس کے حسن کے شیفتہ بن جاؤ یہی جلال والے یکتا خوبرو ہیں ۔

شرح مسلم میں اس کا حساب کیا جانا صحیح قرار دیا گیا ہے جیسا کہ روضہ اور اس کی اصل اور شرح مہذب میں مسئلہ عقیقہ کے بیان میں اسی کو مرجح کہا ہے اور فرق ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ کھانا کھلانے میں جلدی کرنا بہتر ہے اس لئے عقیقہ میں یوم ولادت کو سات دن کے حساب میں لے لیں گے اور ختنہ کے لئے یوم ولادت کو سات روز میں نہ شمار کریں گے تاکہ لڑکا ذرا اور قوی ہو جائے۔

فائدہ: انبیاء کی ایک جماعت ختنہ کردہ شدہ پیدا ہوئی منجملہ اُن کے آدمؑ۔ شیثؑ۔ ادریسؑ۔ نوحؑ لوطؑ۔ یوسفؑ۔ موسیٰؑ۔ شعیبؑ۔ سلیمانؑ۔ یحییٰؑ۔ عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہیں سب سے پہلے مردوں میں ابراہیم اور عورتوں میں ہاجرہ کا ختنہ ہوا ہے۔ جیسا کہ امت مرحومہ کی فضیلت کے بیان میں عنقریب آتا ہے اور مناقب حسینؓ میں ختنہ کا حکم آتا ہے آمنہؓ فرماتی ہیں جب آپؐ پیدا ہو چکے تو میں نے دیکھا آپؐ کا چہرہ چاند کی طرح تھا کوئی شخص آپ کو لے گیا اور تھوڑی دیر تک آپ غائب رہے اتنے میں دیکھتی کیا ہوں کہ وہ آپ کو واپس لایا اور کہنے لگا یہ تمام مشارق اور مغارب کی سیر کر آئے اور ابھی یہ اپنے باپ آدمؑ کے پاس تھے انھوں نے اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اے میرے حبیبؐ آپ کو مژدہ ہو اولین اور آخرین میں جتنے بچے پیدا ہوئے ہیں آپ سب کے سردار ہیں پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ اے عزیز دنیا اور اے شرف آخرت جو آپ کی سی بات کہے گا اور آپ کی شہادت دیگا قیامت میں آپ کے لوا کے نیچے اُس کا حشر ہوگا ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رضوان داروغہ جنت نے ہی آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت لگائی تھی عبد المطلبؓ کا بیان ہے کہ میں اُس شب کو کعبہ کا طواف کر رہا تھا اتنے میں کعبہ جھک گیا اور مقام کی جانب سجدہ میں گر پڑا اُس کے سارے بت گر پڑے اور کہنے لگے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سن لو اب مجھے وہ پاک کر دیں گے۔ میرے رب نے مجھے مشرکین کی نجاست سے پاک کر دیا اور میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے سن لو آمنہؓ کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور اُن پر ابر رحمت اُنڈل پڑا پھر میں آمنہؓ کے گھر آیا تو دیکھتا کیا ہوں کہ اُن کے حجرہ پر ابر سایہ افگن ہے میں اپنی آنکھیں ملنے لگا اور کہتا تھا کہ میں سوتا ہوں یا جاگتا ہوں پھر میں نے پکارا اے آمنہؓ دروازے کھول اُنھوں نے دروازے کھولے معلوم ہوا کہ مشک اذفر مہک رہا ہے میں نے پوچھا کیا خبر ہے وہ بولیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں میں نے کہا مجھے دیکھنے دے انھوں نے کہا وہ گھر میں ہیں۔ میں نے اندر جانا چاہا تو ایک شخص تلوار لئے ہوئے نکل آیا اور کہنے لگا ٹھہر جا پہلے فرشتے زیارت کر لیں اسی معنی میں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

بِاللّٰہِ یَا حَادِیًا بِالْاَبْرَقَیْنِ سَرٰی ✽ اِنْ جِئْتَ سَلْعًا فَسَلْ عَنْ جِیْرَۃِ الْعَلَمِ
وَاقْصُدْ قِبَابُ قُبَادٍ اِنْزِلْ بِکَاظِمِہٖ ✽ وَاقْرِ السَّلَامَ عَلٰی عَرَبٍ بِذِیْ سَلَمٍ

ل خدا کے لئے اے نغمہ سرائی کرنے والے جو ابرقین میں بوقت شب پہونچا ہے۔ اگر مدینہ کے سلع پہاڑ پر جائے تو جیرۃ العلم کی نسبت پوچھنا۔ اور قبا کے خیموں کا قصد کرنا اور مقام کاظمہ میں۔ اُترنا اور ذی سلم کے عرب کو سلام کہنا۔

فِی مُنْحَنٰی اَضْلُعِی نَارًا بُغْضِی وَقَدَتْ[۱] : فَبِتُّ اَجْرَعُ دَمْعِی مِنْ فِرَاقِهِمِ
اِذَا رَاَیْتَ عُرَیْبًا بِالْحِمٰی سَکَنَتْ : طُوَیْلِعًا بِاللِّوٰی عَرِّجْ بِرَبْعِهِمِ
فَلِی بِرَامَةِ رِیْمٌ رُمْتُهُ زَمَنًا : وَفِی تِهَامَةَ حِبِّی غَیْرُ مُتَّهَمِ
مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الْفَتْحِ الْمُبِیْنِ نَعَمْ : وَکَمْ لَهُ نَبَأٌ فِی نُوْنَ وَالْقَلَمِ
خَیْرُ النَّبِیِّیْنَ تَالِیْهِمْ وَسَابِقُهُمْ : مَنْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَالْمُوْفِی بِعَهْدِهِمِ
حَبِیْبُ رَبِّ الْعُلٰی مِفْتَاحُ رَحْمَتِهِ : رَسُوْلُهُ الْمُجْتَبٰی ذُو الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ
مَنْ شَقَّ اِیْوَانَ کِسْرٰی یَوْمَ مَوْلِدِهٖ : وَالنَّارُ قَدْ خَمَدَتْ فِی شِدَّةِ الضَّرَمِ
مَنْ خَاطَبَ الْقَمَرَ الْبَاهِی فَشُقَّ لَهُ : وَیَوْمَ بَدْرٍ بِاَمْلَاکِ السَّمَاءِ حُمِیَ
وَلَا یُرٰی ظِلُّهُ اِذَا مَا مَشٰی وَلَهُ : ظِلُّ الْغَمَامِ اِذَا حَرُّ الْوَطِیْسِ حَمِیَ
مَنْ ذَا الَّذِی کَانَ اِنْ نَامَتْ نَوَاظِرُهُ[۲] : فَقَلْبُهُ الطَّاهِرُ الْاَوْصَافِ لَمْ یَنَمِ
مَنْ ذَا الَّذِی صَحِبَتْ فِی وَسْطِ رَاحَتِهِ : صُمُّ الْحَصٰی وَاَهْلُ الشِّرْکِ فِی صَمَمِ
سِوٰی مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ مِنْ مُضَرٍ : اَلطَّاهِرُ الشِّیَمِ ابْنُ الطَّاهِرِ الشِّیَمِ
سُقْیًا لِرَوْضَتِهِ کَمْ قَدْ حَوَتْ شَرَفًا : اَدْنَاهُ مَنْ حَلَّهَا یَشْفِی مِنَ السَّقَمِ
یَا سَیِّدَ الرُّسُلِ یَا ذُخْرِی وَمُعْتَمَدِی : وَمُسْعِفِی بِنَوَالٍ غَیْرِ مُنْحَسِمِ

---

۱ میری خمیدہ پسلیوں میں غصے کی آگ سلگ رہی ہے، اُن کے فراق میں میں نے اپنے اشک کے گھونٹ پی پی کر رات گذاری ہے۔ جب تو حمی میں کچھ عرب کے لوگوں کو دیکھے۔ جو مقام لوی کے تالاب طویلع پر ساکن ہوں تو اُن کی منزل پر ٹھہر جانا۔ پس مقام رامہ میں میرا ایک آہوئے سپید ہے جس کا میں ایک زمانہ سے قصد کرتا ہوں اور تہامہ میں میرا محبوب غیر متہم ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب فتح مبیں ہیں۔۔ اور نون والقلم میں اُن کی کتنی ہی خبریں ہیں۔ بہترین انبیا سب سے پیچھے آئے اور سب سے آگے ہیں۔ جو صدق لائے ہیں اور اُن کے عہد پورے کرنے والے ہیں، رب علی کے محبوب اس کی رحمت کی کلید۔ اُس کے برگزیدہ رسول صاحب جود و کرم۔ جن کی ولادت کے روز کسریٰ کا محل شق ہوگیا۔ اور شدت سے بھڑکتی ہوئی آگ بجھ گئی جس نے قمر تاباں کو خطاب کر کے کہا تو وہ شق ہوگیا۔ اور بدر کے روز آسمانی فرشتوں نے اس کی حمایت کی۔ جب چلتے تھے تو ان کا سایہ نظر نہ آتا تھا۔ جب گرمی کی شدت ہوتی تھی تو اُن پر ابر سایہ افگن رہتا تھا۔

۲ کون ہے جس کی اگر آنکھیں سوتی ہوں۔ تو پاکیزہ صفت قلب نہ سوتا ہو۔ کون ہے جس کی ہتھیلی میں کنکریاں تسبیح پڑھیں۔ اور مشرکوں کے کان پر جوں نہ مرے۔ سوا مضر میں سے محمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ جو پاکیزہ خصال ہیں اور پاکیزہ خصال کے بیٹے ہیں۔ آپ کا روضہ سیراب ہو وہ کیسے ہیں شرف کو حاوی ہے۔ ادنیٰ یہ ہے کہ جو وہاں اترتا ہے مرض سے شفا پاتا ہے۔ اے رسولوں کے سردار اے میرے ذخیرے اور معتمد۔ اور بخشش غیر منقطع سے میری حاجت براری کرنے والے۔

مَاخَابَ مِنْ جَاهِكَ الْعَالِي وَسِيلَةً ؛ اِنَّ فَضْلَكَ فَضْلٌ غَيْرُ مُنْفَصِمٍ

لَكَ الْوَسِيلَةُ فِي الْقُرْآنِ قَدْ ثَبَتَتْ ؛ فَكَيْفَ يُنْكِرُهَا قَوْمٌ بِجَهْلِهِمْ

اَللّٰهُ قَالَ وَلَوْ جَاؤُكَ اِذْ ظَلَمُوْا ؛ وَاسْتَغْفَرُوا وَجَدُوا الرَّحْمٰنَ ذَا كَرَمٍ

هٰذَا صَرِيْحٌ لِمَنْ صَحَّتْ بَصِيْرَتُهٗ ؛ مَاوَيْلُ مَنْ كَانَ عَنْ نَهْجِ الصَّوَابِ عَمِيْ

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کا بیان

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عرب میں کوئی قبیلہ ایسا نہیں ہے جس میں آپ کا نسب نہ پہونچتا ہو ابن عمرؓ بروایت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو چن لیا ان میں سے بنی آدم کو چن لیا اُن میں سے عرب کو چن لیا اُن میں سے بنی ہاشم کو چن لیا اُن میں سے مجھ کو چن لیا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آدمؑ کی پیدائش کے دو ہزار برس قبل قریش خدا کے سامنے نور تھے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے جب بنی آدمؑ کو پیدا کیا تو باپ کے لحاظ سے مجھ کو سب سے اچھا بنایا پھر جب قبائل کو پیدا کیا تو قبیلہ کے لحاظ سے مجھ کو سب سے اچھا بنایا پھر جب اُن کے گھر بنائے تو مجھ کو گھر کے لحاظ سے سب سے اچھے گھر میں پیدا کیا اسی واسطے ابن عباسؓ اور فاطمہؓ کی قراءت میں لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفَسِكُمْ میں اَنْفَسِكُمْ ساتھ فتح فا کے آیا ہے جس کے معنے یہ ہیں تمھارے پاس تو تم میں سے افضل اور اشرف لوگوں میں سے رسول آئے ہیں وہ محمد بن عبد اللہ (اُن کی ماں کا نام فاطمہ ہے) بن عبد المطلب

لہ آپ کا جاہ عالی جس کا وسیلہ ہو وہ نامراد نہیں رہ سکتا۔ آپ کا فضل ایسا فضل ہے جس کو انقطاع نہیں۔ قرآن میں آپ کا وسیلہ ثابت ہو چکا ہے ۱۲ سلہ پھر کوئی قوم اپنی نادانی سے اس کا کیسے انکار کر سکتی ہے۔ خدا نے کہا ہے اگر آپ کے پاس جب وہ ظلم کریں آئیں۔ اور مغفرت چاہیں تو خدائے رحمٰن کو کریم کرنے والا پائیں گے۔ جس کی بصیرت صحیح ہو اُس کے لئے یہ صریح ہے جو راہ صواب سے نابینا ہو اُس کے لئے تباہی ہے ۱۲

(اوران کی ماں کا نام سلمیٰ ہے) بن ہاشم (اوران کی ماں کا نام عاتکہ ہے) بن عبدمناف (اوران کی ماں کا نام بھی عاتکہ ہے) بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہیں اور آخر باب ج میں گذر چکا ہے کہ ایک جماعت نے اپنے لڑکوں کا اس امید میں محمد نام رکھا تھا کہ شاید وہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں امام نووی ؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے قاضی ابوبکرؓ بن عربی نے بروایت بعض صوفیہ نقل کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار نام ہیں اُن میں سے ابوالقاسم بھی ہے۔

کعب احبارؓ کا بیان ہے کہ اہل جنت کے نزدیک آپ کا نام عبدالکریم ہے اور اہل جہنم کے نزدیک عبدالجبار اور حاملین عرش کے نزدیک عبدالمجید اور عام فرشتوں کے نزدیک عبدالحمید اور انبیاء کے نزدیک عبدالوہاب اور شیاطین کے نزدیک عبدالقہار اور جنوں کے نزدیک عبدالرحیم اور پہاڑوں میں عبدالخالق اور خشکی میں عبدالقادر اور تری میں عبدالمہیمن اور سانپوں کے نزدیک عبدالقدوس اور کیڑے مکوڑوں کے نزدیک عبدالغیاث اور پرندوں کے نزدیک عبدالغفار اور ایمانداروں کے نزدیک احمد و محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین. کتاب الحقائق میں مذکور ہے کہ جس رات کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آگ بجھ گئی اس میں یہ اشارہ ہے کہ آپ کی امت پر آگ بجھی رہے گی اور جس رات کو عیسیٰؑ پیدا ہوئے آگ مشتعل ہو گئی اس میں اشارہ ہے کہ جنھوں نے خدا کو چھوڑ کر انھیں خدا بنایا تھا وہ آگ میں جلیں گے اصحابِ فیل کی آمد کے پچاس سال بعد آپ کی مکہ میں ولادت ہوئی ہے۔ عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے فیلبان کو اندھا دیکھا ہے لوگوں سے مانگ مانگ کر اپنی بسر کرتا تھا۔

باب

آپؐ کی رضاعت کا بیان

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں منادی رحمٰن نے ندا کی کہ اے خلق یہ محمد بن عبداللہؐ ہیں اُس پستان کو بشارت ہو جو آپ کو دودھ پلائے پرندے بول اُٹھے اے ہمارے خدا ہم انھیں اپنے آشیانہ میں اُٹھا کر لے جائیں گے اور زمین کی ایک سے ایک پاکیزہ چیزیں انھیں کھلائیں گے ابر کہنے لگا اے ہمارے خدا ہم انھیں زمین پر مشرق سے لے کر مغرب تک لئے پھریں گے اور نہایت خوبی سے اُن کی پرورش کریں گے فرشتے کہنے لگے اے ہمارے خدا اُن کی پرورش کے ہم زیادہ مستحق ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا حلیمہؓ سعدیہ کے ہاتھ سے یہ کام ہم لیں گے۔ کتاب شرف المصطفٰے میں ہے کہ حلیمہؓ نہایت تنگی میں مبتلا تھیں اور بکثرت الحمد للہ پڑھا کرتی تھیں خدا کو جب منظور ہوا کہ یہ سعادت اُن کو نصیب ہو اُن کے شہر میں قحط ڈال دیا وہ گھاس پات کھاتی رہیں پھر اُن کے لڑکا پیدا ہوا ابھی سات دن بھی نہ گذرے تھے کہ ان کو بہت ہی کم کھانے کو ملا گرسنگی کی تکلیف میں مبتلا تھیں پھر انھوں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر ایک نہر میں لیجا کر انھیں غوطہ دیا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں تھی اور کہنے لگا اے حلیمہؓ پی میں نے خوب پی لیا پھر پوچھنے لگا تو پہچانتی ہے میں کون ہوں وہ بولیں نہیں اُس نے کہا میں تیرا شکر ہوں جو تو تکلیف اور آرام کی حالت میں کیا کرتی تھی اے حلیمہؓ مکہ جا وہاں تیری روزی میں کشائش ہوگی اور اپنا یہ حال کسی سے کہنا نہیں اسے پوشیدہ رکھنا حلیمہؓ بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد میری آنکھ کھُل گئی دیکھتی کیا ہوں کہ میں نہایت خوبصورت عورت ہوں اور دودھ کی وجہ سے میں اپنی پستانوں کو سنبھال نہیں سکتی عورتوں کو میری اس حالت سے سخت تعجب ہوا پھر ایک روز ہم کچھ ساگ پات کی تلاش میں نکلے تو ہم نے سُنا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ مکہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اُسے بشارت ہو جو اُسے دودھ پلائے عورتوں نے جو یہ سُنا تو وہ واپس آئیں اور انھوں نے اپنے خاوندوں سے بیان کیا اور مکہ روانہ ہو گئیں وہ سب دس عورتیں تھیں میں ایک کمزور گدھے پر سوار ہو کر اُن کے ساتھ چلی ابھی میں راستہ ہی میں تھی اتنے میں دیکھتی کیا ہوں کہ ایک شخص درخت سے حربہ لئے نکلا اور اُس نے میرے گدھے کے کونچ دیا اور کہنے لگا حضرت النبی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ پلائی کو جلدی لے جا اس کے بعد ہم قوم سے آگے نکل گئے اور مکہ میں جا پہونچے پھر اور عورتوں کو شیر خوار بچے مجھ سے پہلے مل گئے۔

کتاب العقائق میں ہے اس لئے کہ اُن کے دودھ بہت تھا پھر عبدالمطلب نے مجھے دیکھا میں نے اُن سے شیر خوار بچہ کی نسبت دریافت کیا وہ کہنے لگے میرے پاس ایک یتیم لڑکا ہے کوئی عورت ایسی نہیں رہی جس پر وہ پیش نہ کیا گیا ہو لیکن اپنی بدبختی کی وجہ سے اُس کے لینے سے سب نے انکار کیا جب یہ معلوم ہوا کہ اُس کے باپ کو خدا نے وفات دے دی ہے وہ بولیں میں اُن کے حسن و جمال سے راضی ہوں اور اُن سے ملنے کے سوا مجھے اور کوئی رغبت نہیں انھوں نے مجھے میرا نام پوچھا میں نے کہا حلیمہ سعدیہ وہ بولے حلم اور سعادت میں ہمیشہ کی عزت ہے اس کے بعد مجھے حضرت آمنہ رضؓ کے گھر لے گئے میں نے دیکھا کہ آپ صؐ سو رہے ہیں میں نے اپنا ہاتھ آپ صؐ کے سینہ مبارک پر رکھدیا آپ صؐ نے آنکھیں کھول دیں اُن سے ایسا نور نکلا جو آسمان کے ابر تک جا پہونچا پھر میں نے آپ کو اپنی داہنی پستان پینے کو دی آپ نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا پھر میں نے بائیں پستان آپ کو دی آپ نے نہ لی یہ آپ کا عدل اور انصاف ہے کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ آپ کا دودھ میں شریک ہے جب حلیمہ رضؓ نے آپ کی ماں سے آپ کو لیا تو کہنے لگیں۔ "

أُعِيذُهُ بِاللّٰهِ ذِي الْجَلَالِ ÷ مِنْ شَرِّ مَا مَرَّ عَلَى الْجِبَالِ

حَتّٰى أَرَاهُ كَامِلَ الْخِلَالِ ÷ وَيَفْعَلُ الْخَيْرَ مَعَ الْمَوَالِي

وَغَيْرِهِمْ مِنْ حَشْوَةِ الرِّجَالِ

پھر آپ کی والدہ آپ کو رخصت کرنے نکلیں اور بزبان حال یہ اشعار پڑھتی تھیں۔

كَيْفَ السَّبِيلُ وَقَدْ شَطَّتْ بِنَا الدَّارُ ÷ أَمْ كَيْفَ أَصْبِرُ وَالْأَحْبَابُ قَدْ سَارُوا

وَمَنْزِلُ الْأُنْسِ أَضْحٰى بَعْدَ سَاكِنِهِ ÷ مُسْتَوْحِشًا حِيْنَ غَابَتْ عَنْهُ أَقْمَارُ

مَا كَانَ أَحْسَنَنَا وَالدَّارُ تَجْمَعُنَا ÷ وَالْعَيْشُ مُتَّصِلٌ وَالْوَصْلُ مِدْرَارُ

يَا سَاكِنِيْنَ بِقَلْبِيْ أَيْنَمَا حَلُّوْا ÷ وَرَاحِلِيْنَ بِقَلْبِيْ أَيْنَمَا سَارُوْا

غِبْتُمْ فَأَظْلَمَتِ الدُّنْيَا بِغَيْبَتِكُمْ ÷ وَضَاقَ مِنْ بَعْدِكُمْ رَحْبٌ وَأَقْطَارُ

لَيْتَ الْغُرَابَ الَّذِيْ نَادٰى بِفُرْقَتِكُمْ ÷ عَادٍ مِنَ الرِّيْشِ لَا تَحْوِيْهِ أَوْكَارُ

بَعْدًا لِنَعِيْمٍ بَعْدَنَا عَنْ مَنَازِلِنَا ÷ وَبَعْدُ أَحْبَابِنَا شَطَّتْ بِنَا الدَّارُ

لہ میں خدائے ذی الجلال کی اُس چیز کے شر سے جو پہاڑوں پر گذرا اُسے سپرد کرتی ہوں یہانتک کہ میں کامل خصال والا سمجھتی ہوں وہ اپنے غلاموں کیساتھ اور دوسرے ادنیٰ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں۔ اب راہ کیسے ملے حالانکہ گھر مجھ سے دور ہوگیا۔ یا مجھے کیسے صبر آئے اور میرے پیارے چلے گئے۔ وہ منزل جس میں جی لگتا تھا اپنے سکونت رکھنے والے کے بعد جب اُس سے ماہتاب روانہ ہوگئے وحشتناک بنگئی ہے۔ ہم کیا اچھی حالت میں تھے جب سے گھر میں جمع تھے۔ اور عیش ملا ہوا تھا اور پیاپے وصل حاصل ہوتا تھا۔ اے میرے دل میں سکونت رکھنے والو کہیں جاؤ۔ اور جہاں جاؤ میرے دل کو اپنے ساتھ لیجانے والو۔ تم چلے گئے تو تمھارے جانے سے دنیا تاریک ہوگئی۔ اور تمھارے بعد سارے وسعت اور اطراف تنگ ہوکر رہ گئے۔ کاش وہ کوا جس نے تمھارے فراق کی صدا لگائی۔ بے پر ہو جائے اُسے آشیانہ رہنے کو نہ ملے۔ حصول نعمت کے بعد ہم اپنے منازل سے دور ہوگئے۔ اور دوستوں کا گھر ہم سے جدا ہوگیا۔

حلیمہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب میں نے آپ کو آپنے سامنے اپنے گدھے پر بیٹھایا اُس نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور تین بار سجدہ کیا پھر میری گدھی ایسی چلی جیسے عمدہ گھوڑا چلے اس پر عورتیں بولیں اے حلیمہؓ کیا تیری یہ وہی گدھی نہیں ہے تیری تو عجیب شان معلوم ہوتی ہے اتنے میں وہی گدھی بول اٹھی تم سب غفلت میں ہو میری پشت پر راکب براق سوار ہے حلیمہؓ کہتی ہیں کہ ابھی راستہ ہی میں تھے اتنے میں چالیس نصرانی ملے جو آپس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے جاتے تھے اور اُن کے پاس زہر کی بجھی ہوئی تلواریں تھیں ان میں سے بڑے شخص نے جب آپ کو دیکھا بول اٹھا تمھارا بُرا ہو لو یہی لڑکا ہے مار ڈالو یہی وہ ہے جسے تم ڈھونڈھتے ہو میں نے کہا ہائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر آپ نے آنکھیں کھول دیں اور آسمان کی طرف نگاہ کی اتنے میں آسمان سے ایک آگ اُتری اور اس نے سب کو جلا دیا میرا خاوند بولا اس لڑکے کی تو بڑی شان معلوم ہوتی ہے آئندہ چل کر اسکے کام بڑے عالیشان ہوں گے پھر جب ہم اپنے قبیلہ میں داخل ہوئے تو وادی کو ہر شہری اور دیہاتی کے لئے سرسبز و شاداب پایا خدا نے ہمیں دودھ با فراط دیا ہمارے کھیت خوب ہوئے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میں اتنا بڑھتے تھے جتنا اور لڑکے ایک ماہ میں اور ایک ماہ میں اتنا بڑھتے تھے جتنا اور لڑکے سال بھر میں جب آپ دو برس کے ہوئے اور بقول بعض زیادہ تو حلیمہؓ آپ کو لے کر آپ کی والدہ آمنہؓ سے ملاقات کرنے آئیں اور آپ کی جو ظاہری برکتیں دیکھی تھیں اُن سے بیان کیں انھوں نے کہا انھیں ابھی اپنے ساتھ ہی واپس لے جاؤ مجھے مکہ کی وباء کا اندیشہ ہے۔ آپ کی ولادت کے تیسرے سال ابوبکرؓ پیدا ہوئے اور چوتھے برس آپ نے پوچھا اے ماں میرے بھائی دن کو محلہ میں نظر نہیں آتے کہاں جاتے ہیں میں نے کہا وہ بکریاں چرانے جاتے ہیں، جو خدا نے آپ کی برکت سے مجھے عنایت فرمائی ہیں آپ نے کہا اُن کے ساتھ چراگاہ میں ہمیں بھی جانے دو اور آپ نے مجھے قسمیں دلائیں جب دوسرا دن ہوا آپ نے کمر باندھی عصا ہاتھ میں لیا اور تھوڑا سا کھانا ساتھ لیا اسی معنی میں کسی نے کیا خوب اشعار کہے ہیں۔ اشعار۔

یَا غَنَامَهُ سَارَ الْحَبِیْبُ اِلَی الْمَرْعٰی[1] ؛ فَیَا حُسْنَهُ رَاعٍ فُؤَادِیْ لَهُ یَرْعٰی
فَمَا اَحْسَنَ الْاَغْنَامُ وَهُوَ تَسُوْقُهَا ؛ لَقَدْ اَنِسَ الصَّحْرَاءَ وَقَدْ اَوْحَشَ الرَّبْعَا
جَمِیْلٌ عَلٰی مَعْنٰی مَحَاسِنَ وَجْهِهٖ ؛ کَاَنَّ بُدُوْرَ الْهَمِّ قَدْ طُبِعَتْ طَبْعًا
اَقُوْلُ لَهٗ اِذْ سَادَ فِی الْبَرِّ مَاشِیًا ؛ وَاَغْنَامُهٗ مِنْ حَوْلِهٖ تَطْلُبُ الرَّتْعَا[2]
عُیُوْنُكَ یَا رَاعِیَ الْحِمٰی قَتَلَتْ بِهَا ؛ فَقَوْمٌ بِهَا قَتْلٰی وَقَوْمٌ بِهَا صَرْعٰی

[1] حبیب اپنی بکریاں لے کر چراگاہ کو چلا۔ پس بلے وہ جس کا حسن راعی ہے میرا دل اس کی تاک میں رہتا ہے۔ کیسی اچھی بکریاں ہیں جنھیں وہ ہنکاتے لئے جاتا ہے۔ اُسے صحرا سے اُنس ہوا ہے اور منزل سے متوحش ہو گیا۔ حقیقت میں اُس کے چہرہ کی خوبیاں باجمال ہیں گویا کہ بدر بنائے گئے ہیں۔ میں اُس سے کہتا ہوں جب وہ خشکی میں چلتا ہے ۱۲

[2] اور اس کے گرد اس کی بکریاں چرنے کی تلاش میں پھرتی ہیں۔ اے حمی کے راعی تیری آنکھوں نے ہمیں تو مار ڈالا۔ بس کوئی قوم اُس سے قتل ہو گئی ہے اور کوئی قوم پچھڑی پڑی ہے۔

وَحَزْتُ جَمَالًا خَيْرَ الْخَلْقِ وَصْفُهُ ÷ وَسِرًّا خَفِيًّا اَنْبَتَ الْعُشْبَ وَالْمَرْعٰی
فَلَوْلَاكَ يَا رَاعِیَ الْحِمٰی مَا تَشَوَّقَتْ ÷ قُلُوْبٌ اِلٰی وَادِی الْعَقِيْقِ وَلَا الْجَزْعٰی
حَبِيْبِیْ طَبِيْبِیْ اَنْتَ رَاعِیْ قُلُوْبِنَا ÷ فَلَوْلَاكَ يَا مُخْتَارُ مَا ذُكِرَ الْمَسْعٰی

حلیمہؓ کہتی ہیں اُس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام دن غائب رہے جب شام قریب پہونچی تو ہم چراگاہ کے راستہ پر آپ سے ملنے کے لئے نکل کر گئے اتنے میں دیکھا کہ آپ سامنے سے چلے آتے ہیں اور رانوا آپ کے آگے ہیں اور بکریاں آپ سے لپٹی جاتی ہیں گویا آپ سے پناہ مانگ رہی ہیں ایک بکری کو آپ کے بھائی ضمرہ نے مارا تھا جس سے اُس کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی وہ آپ سے پناہ مانگتی تھی گویا آپ سے شکایت کرتی تھی آپ نے اپنے دست مبارک سے اُس کی ٹانگ پکڑلی تو اُس کا درد جاتا رہا گویا تھا ہی نہیں پھر حلیمہؓ نے اپنے لڑکے ضمرہؓ سے پوچھا کہ تونے اپنے قرشی بھائی کو کیسا پایا اُس نے کہا اے ماں پتھر۔ ڈھیلے ۔ نرم زمین ۔ پہاڑ درخت ۔ وحشی جانور ۔ پرندہ غرض جس شے پر آپ کا گذر ہوا اُس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور جہاں آپؐ کا قدم پڑتا تھا وہاں سبزہ جم آتا تھا۔ ابن ابی جمرہؒ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے یہانتک کہ جس جانور پر آپ سوار ہوتے اُس کا قدم بھی جہاں پڑتا سبزہ جم آتا اور جب ہم کسی کنوئیں سے پانی بھرتے تھے اُس کے اوپر سے پانی اُبلنے لگتا تھا ایک بار ہم ایک وادی میں داخل ہوئے جس میں وحشی جانور بکثرت تھے اتنے میں دیکھا کہ ایک بڑا بھاری شیر چلا آرہا ہے اور ہم پر اُچھل کر حملہ کرنا چاہتا ہے لیکن جوں ہی اُس نے ہمارے بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آگے بڑھا آپ کے سامنے لیست ہوگیا اور زمین پر گر پڑا اور خوش بیانی سے کہنے لگا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ آپؐ نے آگے بڑھ کر کچھ اُس کے کان میں کہہ دیا وہ شیر دوڑتا ہوا چلا گیا۔ حلیمہؓ نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے اپنے گھر والوں سے اُسے پوشیدہ رکھنا کسی سے کہنا نہیں پھر بکریاں دودھ سے بھری ہوئی آپ سے لپٹی جاتی تھیں اور ایسی معلوم ہوتی تھیں گویا دلہن ہیں ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بھائیوں کے ہمراہ حسب عادت جایا کرتے تھے اور وہ جب لوٹ کر آتے آپ کے معجزات باہرہ اور آیات بینہ دیکھتے ہوئے آتے پھر ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ کا بھائی دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے ماں میرا قرشی بھائی قتل ہوگیا قوم کے سب لوگ نکل کھڑے ہوئے اور میں آگے آگے تھی ہم نے آپ کو دیکھا کہ ایک بڑے پتھر کے اوپر کھڑے ہوئے مسکرا رہے ہیں میں نے پوچھا بیٹا تیرا کیا حال ہے آپ نے کہا تین آدمی میرے پاس آئے انھوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اُس سے شیطان کا حصہ نکال ڈالا اور میرے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت لگائی ۔ علائیؒ کا بیان ہے کہ باطن مہر میں لکھا تھا اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْكَ لَہٗ ۔ اور ظاہر میں تھا جہاں چاہے متوجہ ہو تیری نصرت ہوگی اور گولی کی طرح

؎ تونے جمال حاصل کیا ہے جس کے وصف نے خلق کو حیران کردیا ۔ اور سِر خفی حاصل کیا ہے جس نے سبزہ اُگایا اور چراگاہ کو سبزہ زار بنادیا ۔ اے راعی حمی اگر تو نہ ہوتا ۔ تو دلوں کو نہ وادی عقیق کا شوق ہوتا نہ جرعی کا ۔ اے میرے حبیب اے میرے چارہ گر تو ہمارے دلوں کا راعی ہے ۔ اے مختار اگر تو نہ ہوتا تو مقام سعی کا کوئی ذکر بھی نہ کرتا ۔ ١٢

گوشت اُبھرا ہوا تھا اور صحیح مسلم میں ہے کبوتر کے بیضہ کے مانند تھا اور جامع ترمذی میں ہے سیب کی طرح تھا عائشہؓ کا قول ہے کہ چھوٹے انجیر کے مثل تھا لیکن آپؐ کی وفات کے بعد میں نے اُسے ٹٹولا تو مجھے کچھ بھی نہ ملا۔

فائدہ: سُبکیؒ نے بیان کیا ہے کہ خدا نے انسان کے دلوں میں خون کی ایسی پھٹکی پیدا کی ہے جو القائے شیطانی کو قبول کر لینے کی قابلیت رکھتی ہے چنانچہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب سے وہ زائل کر دی گئی۔ حلیمہؓ کہتی ہیں۔ پانچویں سال میں آپ کو لے کر آپ کی ماں کے پاس آئی انھوں نے پوچھا ابھی کیوں لے آئیں تم تو اپنے پاس رکھنے کی بڑی حریص تھیں انھوں نے کہا میں نے اُن کی خدمت ادا کر دی اور ان کا قصد پوشیدہ رکھا آپ کی والدہ نے فرمایا تمھیں اس پر شیطان کا خوف ہوگا انھوں نے کہا ہاں وہ بولیں ہرگز نہیں خدا کی قسم شیطان کو اس پر کوئی راہ نہیں اچھا ہمیں چھوڑ دے جاؤ اور اپنے گھر کی راہ لو حلیمہؓ چلی آئیں اور بزبان حال یہ اشعار پڑھتی تھیں۔

دَعُوْنِیْ عَلَى الْاَحْبَابِ اَبْكِیْ وَاَنْدُبُ ؛ فَفِی الْقَلْبِ مِنْ نَارِ الْفِرَاقِ تَلَهُّبُ[1]
وَلَا تَعْتِبُوْنِیْ اِنْ جَرَتْ اَدْمُعِیْ دَمًا ؛ فَلَيْسَ نَصْبٌ فَارَقَ الْاِلْفَ مُعْتَبُ
لَقَدْ جَرَحَ التَّفْرِيْقُ قَلْبِیْ بِنَبْلِهٖ ؛ فَمِنْ دَمِهَا دَمْعِیْ عَلَى الْخَدِّ تَسْكُبُ
اَاَحْبَابَنَا مَا بِاخْتِيَارِیْ فِرَاقُكُمْ ؛ وَلٰكِنْ قَضَاءُ اللّٰهِ مَا مِنْهُ مَهْرَبُ
وَمَا كَانَ ظَنِّیْ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَنَا ؛ وَسُرْعَةُ هٰذَا الْبَيْنِ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ
اَحُوْلُ بِطَرْفِیْ بَعْدَكُمْ فِیْ دِيَارِكُمْ ؛ فَاَرْجِعُ وَالنِّيْرَانُ فِی الْقَلْبِ تَلْهَبُ

پھر حلیمہؓ بعد نبوت آئیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی بڑی مدارات اور تعظیم کی پھر حضرت عمرؓ کی خلافت میں آئیں وہ دونوں بھی تعظیم اور خاطر سے پیش آئے اس کو شفا میں ذکر کیا ہے جب آپؐ چھ برس کے تھے آپؐ کی والدہ ماجدہ آمنہؓ کا مکہ اور مدینہ کے مابین انتقال ہوگیا اور مکہ میں دفن ہوئیں اور جب آٹھ برس کے ہوئے آپ کے دادا عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا جب آپ کا بارہ برس کا سن ہوا اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ ملک شام تشریف لیگئے وہاں بحیرا راہب نے آپ کو دیکھا اور پچیس برس کے سن میں آپ حضرت خدیجہؓ کے لئے بغرض تجارت ملک شام گئے اور پھر اُن سے آپ نے نکاح کیا اور اُن کے مناقب میں اس کا بیان آتا ہے چالیس برس کے سن میں خدائے تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعلمین بنا کر رسالت عنایت فرمائی اور افق سعادت سے آپ کا ستارہ نمودار ہوا رسالت سے آپ کو شرح صدر عطا ہوا شہادتین میں آپ کا ذکر بلند ہوا اور آپ کو خدائے تعالیٰ نے مقام اعلیٰ پر

[1] مجھے چھوڑ دو احباب پر رو پیٹ لوں۔ آتش فراق دل میں شعلہ زن ہے۔ اگر میں اشک خونین بہاؤں تو مجھے عتاب نہ کرو۔ جس عاشق کا یار جدا ہو گیا ہے اس پر عتاب نہیں ہوا کرتا۔ تیر فراق نے میرا دل زخمی کر ڈالا۔ اُس کے خون سے میرے اشک رخسارہ پر جاری ہیں۔ اے ہمارے دوستو تمھارا فراق میرے اختیار میں نہیں ہے۔ لیکن قضائے خداوندی سے گریز کرنا ناممکن ہے۔ میرا گمان یہ تھا کہ ہمیں جدائی نصیب ہوگی۔ اور نہ یہ گمان تھا کہ ایسی جلدی سے فراق نصیب ہوگا۔ تمھارے بعد تمھارے دیار میں نظر گھما گھما کر دیکھتا ہوں۔ اور واپس ہوتا ہوں اس حالت میں کہ دل میں آتش شعلہ زن ہوتی ہے ۱۲۔

پہونچایا چنانچہ دو کمان کا فاصلہ بلکہ اُس سے بھی کم رہ گیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا تھا قد میانہ تھا آپ سے خوشبو آیا کرتی تھی آپ پاکیزہ اسم اور پاکیزہ جسم تھے بدن شریف عنبر سے زیادہ خوشبودار اور مشک اذفر سے زیادہ مہکتا تھا شیاطین اور ملائکہ آپ کو نظر آتے تھے شدید تاریکی میں روشنی ہی کی طرح دیکھتے تھے آپ کے جوامع کلم منقول ہو کر ہم لوگوں تک پہونچے ہیں اور آپؐ کے عجائبات حکمت شہرۂ آفاق ہیں اُن کے معانی کے چشمے جاری ہیں آپ کے الفاظ سلک گہر کی طرح منتظم ہیں آپ کو خدا نے اپنے خزانہ کے عجائب وغرائب اشیاء پر اطلاع بخشی ہے اور اپنی عجائب سلطان اور ملکوت کا آپ کو شاہد بنایا ہے اپنی کبریاء اور جبروت کی عظمت کا آپ کو ناظر منفرد بنایا ہے اور اپنا الطاف خفی آپ کے شامل حال کیا ہے اور آپ کو ایسا قرب عنایت فرمایا ہے جو بلا کیف ہے اور بساط تلطف وتانیس آپ کے لئے بچھایا ہے اہل تسبیح وتقدیس کے ایسے مقربوں پر آپ کو بلندی عطا کی ہے آپ کے معجزات قاطع اور طرح طرح کی کرامات کے جامع ہیں کلمات ناطقہ اور آیات خارقہ عادات کے حاوی ہیں آپ جہاں تشریف لیجاتے تھے آپ کے اوپر ابر سایہ انداز رہتا تھا اور آفتاب کا سایہ جیسے جیسے آپ پھرتے جاتے تھے آپ کے ساتھ پھرتا جاتا تھا۔

کسی روز آپؐ اطراف مکہ میں تشریف لے گئے جو حجر یا شجر آپ کے سامنے آیا اُس نے آپ کو خطاب کر کے سلام کیا اور جب سے جبرئیلؑ رسالت عظمیٰ آپ کے پاس لائے جس شجر یا حجر پر آپ کا گذر ہوتا تھا آپؐ کو سلام کرتا تھا اور در و دیوار آپؐ کی دعا میں آمین کہتے تھے۔ تمام شجر و حجر جب اُن کے مقابل آپ کا گذر ہوتا آپ کو سجدہ کرتے کسی وقت آپؐ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور کوئی شئی آڑ کرنے کے لئے آپ کو نظر نہ آئی اتنے میں ایک درخت دوسرے سے آکر مل گیا اور آپؐ کے بدن شریف کے پاس دونوں ایک دوسرے سے ملے رہے پھر دونوں الگ الگ ہو گئے اور اسامہؓ بن زید آپؐ کے ساتھ آپ سے باتیں کرتے جاتے تھے آپؐ نے اُنھیں حکم دیا کہ چند شجر و حجر کو بُلا لائیں تاکہ وہ آڑ اور ستر کا کام دیں چنانچہ کچھ کھجور کے درخت ایک دوسرے کے قریب آکر باہم مل گئے اور حجر ایک دوسرے پر جم کر آپ کے پس پشت ٹیلہ کی شکل پر ہو گئے جب آپ اُن کے منافع سے قضائے حاجت کر چکے تو آپ کے اشارہ سے اپنی اپنی جگہ واپس چلے گئے اور آپؐ ناقہ عضبا کا آپؐ سے کلام کرنا ایک مشہور بات ہے اور گیاہ سبز کا آپ کی اونٹنی کے پاس جھپٹ کر آ پہونچنا اور وحشی جانوروں کا اُس سے کنارہ کش ہو جانا کتابوں میں مسطور ہے علاوہ بریں آپ کی وفات کے بعد اُس نے کچھ کھایا پیا نہیں یہاں تک کہ وہ بھی فوت ہو گئی اور فتح مکہ کے دن وہاں کے کبوتر آپ کے اوپر سایہ کئے ہوئے تھے اور کسی عید میں اونٹ آپؐ کے پاس چلے آئے تھے تاکہ آپ ذبح کریں اور جس شب کو آپ غار میں جاگزیں ہوئے تھے خدا نے ایک درخت کو اُگا دیا اور مکڑی نے جالا تن دیا جو کفار سے آپ کے لئے آڑ بن گیا اور اونٹ نے آپ کے سامنے بیٹھ کر ذبح سے آپ کے پناہ مانگی۔ اور ہرنی نے شکاری سے بھاگ کر آپ سے پناہ لی اور آپ سے درخواست کی کہ آپ کھول دیں تاکہ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر چلی آئے آپؐ نے اُس کے واپس آنے کی

شکاری سے ضمانت کی چنانچہ اُسے کھول دیا اُس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور پھر واپس آکر اپنا وعدہ پورا کر دکھایا شکاری نے اس کے آنے کے بعد اُسے پھر باندھ دیا لیکن آپ کے ارشاد کے موافق اُسے چھوڑ کر اُس پر احسان کیا۔ اور یوم خندق میں ابن حکمؓ کی پنڈلی شکست ہوگئی تھی۔ آپؐ نے لعاب دہن لگا دیا تو یہ حالت ہوگئی کہ گویا اُن کو کچھ تکلیف تھی ہی نہیں۔ ایک بار حضرت علیؓ کو کسی مرض کی شکایت ہوئی آپ نے اپنے پائے مبارک سے انھیں مارا تو اس کی وجہ سے وہ مرض پھر کبھی نہ ہوا اور ابو طلحہؓ کے گھوڑے باوجود دوسرے گھوڑوں سے پیچھے رہ جایا کرتا تھا آپ سوار ہوئے پھر تو آپ کی برکت سے اُس کی یہ حالت ہوگئی کہ سبقت لے جانے والے تیز رفتار گھوڑے بھی اُسے نہ پا سکتے تھے ایک بار ابوجہل نے کسی صحابیؓ کا ہاتھ کاٹ ڈالا آپ نے ملا کر لعاب دہن لگا دیا اُن کو شفا ہوگئی اور آپ کے معجزات میں سے آپؐ کا کالایا ہوا قرآن مجید ہے جو خدائے حکیم حمید کے پاس سے آپ کے اوپر نازل ہوا ہے جس نے اپنی خوش اسلوب تالیف سے عقلوں کو بستہ کر دیا اور اپنے کلمات کے متناسب ہونے کی وجہ سے ہر کلام پر سبقت حاصل کی ہے اور اپنی خوش بیانی کے آگے عرب کی بلاغت کو گونگا بنا دیا اور اپنی تیغ اعجاز و ایجاز سے اُن کی گردن اُڑا دی خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے معارف وافرہ جمع کر دیے اور آپ کو دنیا اور آخرت کے مصالح پر اطلاع بخشی یہ آپ کے تھوڑے سے معجزات ہیں اور آپ کی روشن آیات کی ایک جھلک ہے یا آپ کی کرامتوں کے صبح و شام آمد و رفت رکھنے والے ابر کا ایک ٹکڑا ہے خدا کی جانب سے ازکی صلوٰت وانمے سلام اور مشرین تحیات آپ کے اوپر اور آپ کی آل واصحاب پر اور مہاجرین اور انصار پر قیامت تک ہوں۔

باب

سیّد الاوّلین والاخرین سیّدنا محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم

پر

دَرودُ وسَلام بھیجنے کی فضیلت

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا[1]۔ شرح مہذب میں ہے کہ اس آیت کے پڑھنے کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کہنا مستحب ہے روضہ میں ہے کہ جب خطیب اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ پڑھے تو سامعین کو آپ کے اوپر چلا کر درود پڑھنا جائز ہے ۔ روض الافکار میں مذکور ہے کسی نے بیان کیا کہ یمن میں ایک شخص اندھا کوڑھی گونگا اپاہج دیکھا اس کا حال پوچھا لوگوں نے کہا کہ یہ بڑی خوش آوازی سے قرآن پڑھتا تھا اس نے ایک روز اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِیٍّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پڑھا یعنی بجائے یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کے یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِیٍّ پڑھا جب سے اس مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہے ابن عباسؓ کا قول ہے کہ غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سوائے تبعًا درود بھیجنے کے جائز نہیں اور سفیان ثوریؒ نے کہا ہے کہ آپؐ کے غیر پر درود بھیجنا مکروہ ہے ۔ مالکؒ کہتے ہیں غیر انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام پر درود بھیجنا میرے نزدیک مکروہ ہے ۔ شفا میں کہا ہے کہ عامہ اہل علم کا غیر نبیؐ پر درود بھیجنے کا جواز پر اتفاق ہے پھر بیان کیا ہے لیکن محققین کا مذہب وہ ہے جس کے مالک سفیانؓ اور ابن عباسؓ قائل ہیں اور میں بھی اسی کی طرف مائل ہوں صرف درود بھیجنا سلام نہ بھیجنا یا سلام بھیجنا اور درود نہ بھیجنا مکروہ ہے بلکہ درود و سلام دونوں ایک ساتھ بھیجنا چاہیئے چنانچہ کہا جائے صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر کے اوپر بالتبع درود بھیجے اور اس طرح صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کو یہ پسند ہو کہ پورے پورے پیمانہ سے ناپے تو جب اہل بیت پر درود بھیجے تو اسے کہنا چاہیئے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

[1] یقیناً خدا اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! ان پر درود و سلام بھیجا کرو ۱۲

مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَہْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ حسن بصری کہتے ہیں جو چاہتا ہو کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے لبالب پیالہ پیئے اُسے کہنا چاہیئے اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَہْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْہَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَہُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت دوزخ سے براءت ہے اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پل صراط پر کا گذارہ ہے اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنا عذاب سے امان ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو میرے اصحاب میرے خسر یا داماد اور دوستوں کے بارہ میں میری نگہداشت رکھو ایسا ہرگز نہ ہو کہ اُن میں سے کوئی تم سے کسی ظلم کا مطالبہ کرے کیونکہ یہ ایسا ظلم ہے کہ فردائے قیامت میں اس کی آمرزش نہ ہوگی۔

فائدہ:۔ میں نے روضہ اور شرح مہذب میں دیکھا ہے کہ آپؐ کے آل بنی ہاشم اور بنو المطلب ہیں اور بعض کا قول ہے کہ آپ کی اولاد جو آپ کی طرف نسبت رکھتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ قیامت تک جتنے آپ کے اہل دین اور اتباع ہیں سب آل میں داخل ہیں۔ ازہری نے بیان کیا ہے کہ یہ اقرب الی الصواب ہے۔ قرطبیؒ نے بروایت ابن عباسؓ بیان کیا ہے کہ آل فقط آپؐ کے ازواجؓ ہیں شفاء میں ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آلِ محمدؐ کون ہیں آپؐ نے فرمایا کہ ہر پرہیزگار۔

دو مسئلے۔ پہلا مسئلہ:۔ اگر کہا جائے پروردگار نے تو ہم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے اور ہم کہتے ہیں اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اس طرح پر ہم نے ارشاد کی تو تعمیل نہ کی پھر کیسے کہنا چاہیئے جواب یہ ہے کہ میں نے تنبیہ الغافلین میں دیکھا ہے یوں کہے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَشْہَدُکَ وَاَشْہَدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ اِنِّیْ اُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور بعض کا قول ہے یوں کہے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ اَنْتَ وَمَلٰٓئِکَتُکَ عَلَیْہِ اور عیون المجالس میں میں نے دیکھا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمیل کچیل سے طاہر ہیں اور خدائے تعالیٰ بھی طاہر اور منزہ ہے پس ہم طاہر سے طاہر پر اپنی طرف سے درود بھیجنے کی درخواست کرتے ہیں کیونکہ ہم گناہوں میں آلودہ ہو رہے ہیں اس طرح رب العالمین سے درود طاہر کی طاہر پر درود ہوگی۔ مؤلفؒ کہتا ہے میرے نزدیک یہ ہے کہ جب بندہ کہتا ہے اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو مقصود حاصل ہو جاتا ہے اور اسی کا حکم ہے کیونکہ آدمیوں کی طرف سے صلوٰۃ تضرع اور دعا کا نام ہے چنانچہ امر بالصلوٰۃ سے یہی مقصود ہے لیکن خدا کی طرف سے صلوٰۃ لامحالہ حضرت کے لئے زیادتی ہے اور آپؐ کے درجات عالی میں زیادتی ممکن ہے اور آمرزش گناہوں کے لئے خدا کی طرف توجہ کرنا مطلوب ہے جس طرح سے ہو اور اس میں شک نہیں کہ ہمارا خدائے تعالیٰ سے آپ کے علو درجات اور زیادہ مراتب کی درخواست کرنا انشاء اللہ ہمارے گناہوں کی آمرزش کے اعظم وسائل سے ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اصحابؓ سے

فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہا کرو یا مور بہ کی بجا آوری کی جس کا پہلے بیان گذر چکا ہے تاکید و تقویت ہے۔ دوسرا مسئلہ :۔ اس کی کیا حکمت ہے کہ آیت شریف میں سلام کو لفظ تسلیم لاکر موکد کیا ہے اور صلوٰۃ کو نہیں وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کی تاکید پہلے خدا اور فرشتوں کے ذکر کرنے سے ہو چکی ہے اس لئے سلام کو اس طرح موکد کر دیا اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ جب صلوٰۃ مقدم کی گئی تو تقدم سے ایک رتبہ اس کو حاصل ہو چکا اس کے بعد سلام کو مصدر تسلیم لاکر موکد کرنا نہایت خوب ٹھیرا اور صلوٰۃ کی خدا تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف نسبت کی گئی نہ سلام کی اس لئے کہ وہ تسلیم اور انقیاد سے ہے اور اس کی نسبت خدا اور فرشتوں کی طرف درست نہیں۔ القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الشفیع میں بیان کیا ہے ابن عباسؓ فرماتے ہیں آیت کے معنی ہیں کہ خدا اور فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت بھیجتے ہیں بعض کا قول ہے کہ خدا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے آپ کے لئے دعا کرتے ہیں بعض کا قول ہے خدا کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صلوٰۃ شرف بخشنا اور آپ کی بزرگی زیادہ کرنا ہے اور غیر نبی کے لئے رحمت ہے۔ میں نے القول البدیع میں بروایت علیؓ بن ابی طالب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے آپ نے فرمایا جس نے حجۃ الاسلام کیا پھر اُس کے بعد غزوہ کیا تو اُس کا غزوہ چار سو حج کے برابر لکھا جاتا ہے پس جو لوگ جہاد پر قادر نہ تھے وہ شکستہ دل ہو گئے خدا نے آپ کے پاس وحی بھیج کہ جو شخص آپؐ کے اوپر درود بھیجیگا اُس کی درود چار سو غزوہ کے برابر لکھی جائے گی اور ہر غزوہ چار سو حج کے برابر ہوگا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جنت میں ایک درخت پیدا کیا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا اور انار سے چھوٹا مکھن سے زیادہ نرم شہد سے زیادہ شیریں مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتا ہے۔ اس کی شاخیں مروارید تر کی اس کا تنہ سونے کا اس کے پتے زبرجد کے ہیں سوائے اُن لوگوں کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجا کریں اور کوئی اُس میں سے نہ کھائے گا میں نے تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب والترہیب میں بروایت جابرؓ بن عبد اللہ دیکھا وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے لوگوں نے اُس کے اوپر اونٹ کے چرانے کی شہادت دی آپؐ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا وہ شخص اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلٰوتِكَ شَیْءٌ پڑھتا ہوا پیٹھ پھیر کر چل دیا، اتنے میں اونٹ بول اٹھا اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ میرے چرانے سے بری ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے جو اُس شخص کو میرے پاس لے آئے لوگ اُسے لے آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں ابھی تو نے کیا کہا تھا اُس نے حال بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا اسی وجہ سے میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے کہ مدینہ کے کوچہ پھاڑتے ہوئے چلے آتے تھے یہانتک کہ میرے اور تیرے درمیان حائل ہو گئے پھر آپ نے فرمایا تو پل صراط پر اس طرح وارد ہوگا کہ تیرا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن ہوگا۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب تم میں سے کسی کے کان میں آواز

پیدا ہو تو چاہیئے مجھے یاد کرلے اور میرے اوپر درود بھیجے اور ایک روایت میں ہے چاہیئے کہ کہے۔ ذَکَرَنِیَ اللّٰہُ مَنْ ذَکَرَنِیْ بِخَیْرٍ۔[1]

حکایت:۔ میں نے ابو حامد قزوینی کی کتاب مفید العلوم ومبید الهموم میں دیکھا ہے کہ ایک شخص اپنے لڑکے کو لے کر سفر کو گیا راستہ میں باپ کا انتقال ہوگیا اور اُس کا خنزیر کا سا سر ہوگیا لڑکا رویا اور اُس نے خدا کے سامنے تضرع وزاری کی اتنے میں اُسے نیند آگئی اور کسی نے اُس سے خواب میں کہا تیرا باپ سود خوار تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی شفاعت کی کیونکہ اُس نے جب کبھی حضرت کا ذکر سُنا آپ پر درود بھیجا لہٰذا ہم نے اُسے پھر اُس کی پہلی صورت پر کر دیا۔ **موعظت**:۔ بروایت ابو ہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا شب معراج میں میں نے اپنے سر پر رعد صواعق اور برق کی آواز سُنی اور کچھ لوگ دیکھے جن کے پیٹ اُن کے سامنے گھڑوں کی طرح نکلے ہوئے ہیں اُن کے اندر سانپ ہیں جو پیٹ کے اوپر سے نظر آتے ہیں میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون ہیں انھوں نے کہا سُود خوار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عدل زمین میں میزان خداوندی ہے جو اس کو اختیار کرتا ہے وہ اُسے جنت میں پہونچا دیتا ہے اور جو اُسے ترک کرتا ہے اُسے دوزخ میں پہونچا دیتا ہے۔ **لطیفہ**:۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں چار حرف ہیں۔ میم اولیٰ میم منت ہے۔ گویا خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنی امت پر انھیں دوزخ سے رہائی دلا کر احسان کیجئے اور حا محبت سے ہے اپنی امت کے دل میں میری محبت پیدا کیجئے اور میم ثانیہ میم مغفرت ہے اپنی امت کو بخشد یجئے اور دال دوام دین سے ہے کہ دین اسلام اُن سے کبھی نہ نکلے اور بعض نے کہا ہے آپ کا اسم شریف محمدؐ ہے اس کی برکت سے آپ کی امت کے گناہ محو کر دیے گئے اور آپ کا اسم شریف احمد ہے اس سے دوزخ سے اُن کی حمایت ہوئی۔ **حکایت**:۔ حافظ ابو نعیمؒ کا بیان ہے کہ سفیانؒ ثوری نے ہم سے بیان کیا کہ میں کہیں جا رہا تھا اتنے میں میں نے ایک جوان کو دیکھا جو بغیر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کے نہ قدم اُٹھاتا تھا نہ رکھتا تھا میں نے اس سے پوچھا کیا علم کے ساتھ تو یہ کہتا ہے اُس نے کہا تو کون ہے میں نے کہا سفیان ثوریؒ وہ بولا سفیان عراق میں نے کہا ہاں اُس نے پوچھا کیا تو نے خدا کو پہچانا میں نے کہا ہاں اُس نے پوچھا اُسے کیسا پہچانا ہے میں نے کہا وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور شکم مادر میں بچہ کی صورت بناتا ہے اُس نے کہا جو خدا کے پہچاننے کا حق ہے تو نے اُسے نہیں پہچانا میں نے پوچھا تو نے اُسے کیسا پہچانا ہے اُس نے کہا میں نے پختہ قصد کیا اُس نے میرا قصد فسخ کر دیا میں نے پکا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ گھٹا دیا اس سے میں نے پہچان لیا کہ میرا کوئی مدبر ہے جو میری تدبیر کرتا ہے میں نے پوچھا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے پڑھا کرتا ہے اُس نے کہا میں اپنی ماں کو لے کر حج کے لئے نکلا میری ماں مکہ میں ٹھہر گئی اُس کا پیٹ پھول گیا۔

[1] خدا اس کی یاد کرتا ہے جو میرا ذکر خیر کرتا ہے ۱۲۔

اور چہرہ سیاہ پڑگیا اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میری ماں گناہوں کی مرتکب ہوئی ہے میں نے خدا کی طرف اپنا ہاتھ اٹھایا اتنے میں دیکھا کہ تہامہ کی جانب سے ایک ابر نمودار ہوا اور ایک شخص جو سفید کپڑے پہنے تھا آ موجود ہوا اُس نے اس کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا وہ سپید ہوگیا پھر پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم جاتا رہا میں نے پوچھا آپ کون ہیں جنھوں نے میری اور میری ماں کی مصیبت دور کی اُس شخص نے فرمایا تیرا نبی محمدؐ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا بغیر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کہے ہوئے قدم نہ اٹھایا کر۔

فائدہ ۔ طبقات ابن سبکیؒ میں ہے ابونعیمؒ کا نام احمدؒ بن عبداللہ بن احمد بن اسحٰق ہے یہ صوفی اور فقہ و تصوف کے جامع ہیں اور حفظ میں انتہائی درجہ انھیں حاصل تھا اور وہ حافظ دنیا تھے اصحاب حدیث کا بیان ہے کہ ابونعیمؓ چودہ برس رہے کہ شرق اور غرب میں اُن کی نظیر نہ تھی ۴۳۰؁ ہجری میں بعمر نوے سال انتقال کیا۔ امام نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے تہامہ بکسر تا ہر اُس زمین کا نام ہے جو بلاد حجاز میں نجد سے اُتر کر واقع ہے اور مکہ بھی تہامہ میں ہے اس کو صاحب مطالع نے بیان کیا ہے اپنی ہوا کے تغیر کے باعث اُس کا یہ نام ہوا۔ نجد یمامہ کے عمل میں ہے اور جدہ کعبہ کے بائیں جانب حجاز کے مغرب میں ہے اور نجد جرس اور اطراف کوفہ کے درمیان کی زمین ہے۔ **حکایت** ۔ کسی کا بیان ہے کہ میں ایک ظالم بادشاہ سے بھاگ کر جنگل کو چلا گیا اور زمین میں میں نے ایک خط کھینچا اور اُس کا نام قبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا اور ہزار بار آپ پر درود بھیجا اور میں نے کہا اے رب میں نے صاحب اس قبر کو آپ کے پاس شفیع ٹھہرایا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت سے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے مجھے امن دے اتنے میں ہاتف نے آواز دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خوب شفیع ہیں اگرچہ مسافت بعید ہے لیکن وہ کرامت اور منزلت میں قریب ہیں جا ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا پھر وہ بادشاہ کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ مرچکا ہے۔

فائدہ ۔ بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص چھینکے اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ[1] عَلٰی كُلِّ حَالٍ مَّا كَانَ مِنْ حَالٍ وَّصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ ۔ تو خدا اُس کے بائیں نتھنے سے ایک پرند نکالے گا جو مکھی سے بڑا اور ٹڈی سے چھوٹا ہوگا اور وہ عرش کے گرد اپنے بازو ہلاتا رہے گا اور کہتا رہے گا اے اللہ میرے کہنے والے کو بخش دے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے عمرؓ خدا کا ایک فرشتہ ہے اس کو تمام خلائق کے برابر کان عطا ہوئے ہیں جب میری وفات ہوجائے گی اُسوقت سے قیامت تک میری قبر پر وہ کھڑا رہے گا۔ میری امت میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو مجھ پر درود بھیجے اور وہ مجھسے اُس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر نہ بیان کرے اور یہ نہ کہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اوپر فلاں بن فلاں اس اسطرح درود بھیجتا ہے پھر خدائے تعالیٰ اس درود بھیجنے والے پر ایک ایک کے عوض دس دس

[1] ہر حال میں چاہے کوئی حال ہو خدا کا شکر ہے ۔ ۱۲

رحمتیں نازل فرمائیگا اس کو طبرانیؒ نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے خدا اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں اس کو امام احمدؒ نے اسنادِ حسن سے روایت کیا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو میرے اوپر جمعہ کے روز ایک بار درود بھیجتا ہے خدا اور اس کے فرشتے اس پر دس لاکھ درود بھیجتے ہیں اور اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی دس لاکھ خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔ اس کو روض الافکار میں ذکر کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود بھیجتا ہے خدائے تعالیٰ اس پر سو بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے خدا اس پر ہزار بار درود بھیجتا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نفاق اور دوزخ سے براءت لکھ دیتا ہے اور قیامت میں اس کو شہداء کے ساتھ سکونت گزیں کریگا اس کو طبرانیؒ نے اوسط اور صغیر میں روایت کیا ہے۔ صحابہؓ کی ایک جماعت سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اے صاحب عزت رفیع اور کرم منیع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے اور ابو بکرؓ کے درمیان بٹھایا ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ اسے میرے اور اپنے درمیان بٹھاتے ہیں حالانکہ میرے علم میں روئے زمین پر آپ کو مجھ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں ہے آپ نے فرمایا مجھے جبرئیلؑ نے خبر دی ہے کہ وہ مجھ پر ایسے درود بھیجتا ہے کہ اس سے پہلے مجھپر کسی نے نہیں بھیجی ہے انھوں نے پوچھا وہ کیسے کہتا ہے آپ نے فرمایا وہ کہتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے اس درود کے ثواب سے آگاہ کیجئے آپ نے فرمایا اگر تمام سمندر روشنائی اور تمام درخت قلم اور تمام فرشتے لکھنے والے بن جائیں تو روشنائی فنا ہو جائے اور قلم ٹوٹ جائیں تب بھی اس درود کے ثواب کو نہ پہونچیں۔ اس کو ابن ملقنؒ نے حدائق میں بھی ذکر کیا ہے مگر انھوں نے کہا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُّصَلِّىْ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ الَّذِىْ مِنْ نُّوْرِهِ الْاَنْوَارُ وَالشَّرْقُ بِشُعَاعِ وَجْهِهِ الْاَقْطَارُ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ بَيْتِهِ الْاَبْرَارِ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا جو مجھ پر درود بھیجتا ہے خدا کے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور جس پر خدا کے فرشتے درود بھیجتے ہیں خدا خود اس پر درود بھیجتا ہے اور جس پر خدا درود بھیجتا ہے ساتوں آسمان ساتوں زمین ساتوں سمندر درخت سبزہ پرندے درندے چرندے غرض کوئی شئی ایسی نہیں رہتی جو آپ پر درود نہ بھیجتی ہو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو منادی پکار کر کہتا ہے خدا اس کے عوض میں تجھ پر دس بار درود بھیجے سارے دنیا والے اسے سن کر کہتے

ہیں اُس کے عوض میں خدا تجھ پر سو بار درود بھیجے اس کو دوسرے آسمان والے سنتے ہیں وہ کہتے ہیں خدا اُس کے عوض میں تجھ پر دو سو بار درود بھیجے اس کو تیسرے آسمان والے سنتے ہیں وہ کہتے ہیں خدا اس کے عوض میں تجھ پر ہزار بار درود بھیجے چوتھے آسمان والے اُسے سُن کر کہتے ہیں اس کے عوض میں خدا تجھ پر دو ہزار بار درود بھیجے اس کو پانچویں آسمان والے سُن کر کہتے ہیں اس کے عوض میں خدا تجھ پر چار ہزار بار درود بھیجے اس کو چھٹے آسمان والے سُن کر کہتے ہیں اس کے عوض میں خدا تجھ پر چھ ہزار بار درود بھیجے اس کو ساتویں آسمان والے سُن کر کہتے ہیں اس کے عوض میں خدا تجھ پر سات ہزار بار درود بھیجے ۔ خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اِس بندہ کا ثواب عطا کرنا میرے ذمہ ہے جیسے اُس نے میرے نبی پر درود بھیجا ہے ۔ اور خوشی جی سے ان کی تعظیم کی ہے مجھ پر حق ہے کہ میں اس کے کل گناہ بخش دوں ۔

بروایت ابی ہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو بندہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجتا ہے خدا اُس کے لئے ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو چشم زدن سے بھی جلد تر اُس درود کو پہونچاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں آپ کے اوپر درود وسلام بھیجتا ہے آپ فرماتے ہیں اُس کو میری طرف سے دس بار درود پہونچا دے اور اس سے کہدے کہ اگر ان دس میں سے ایک درود بھی تیرے پاس ہوگا تو جنت میں داخل ہو جائیگا یعنی میرے ساتھ جیسے کلمہ اور بیچ کی انگلی کا ساتھ ہوتا ہے پھر فرشتہ چڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ عرش تک جا پہونچتا ہے پھر کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجا ہے خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے میری طرف سے اُسے دس بار درود پہونچا دو اور اُس سے کہدو اگر ان دس میں سے تیرے پاس ایک درود بھی ہوگا تو تجھے کبھی آگ نہ چھوئیگی پھر ارشاد ہوتا ہے کہ میرے نبی پر میرے بندہ کی درود کی تعظیم کرو اور اس کو اعلیٰ علیین میں رکھو پھر خدا اس کے درود کے ہر ہر حرف کے عوض ایک فرشتہ پیدا کرے گا جس کے تین سو ساٹھ سر ہوں گے ہر سر میں تین سو ساٹھ چہرے ہوں گے اور ہر چہرے میں تین سو ساٹھ منہ ہوں گے اور ہر منہ میں تین سو ساٹھ زبانیں ہوں گی جو خدا کی تسبیح میں مشغول رہیں گی اور اس کا ثواب اُس شخص کے لئے لکھا جائیگا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب تم خدا سے کوئی حاجت مانگو تو مجھ پر پہلے درود بھیج لو کیونکہ خدائے تعالیٰ اس سے اکرم ہے کہ اُس سے دو حاجتیں مانگی جائیں اور ایک پوری کرے اور دوسری پوری نہ کرے ۔ براءؓ بن عازب کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دعا آسمان پر جانے سے رکی رہتی ہے یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے ۔ عباسؓ بن عبدالمطلب سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بنظر تعمق دیکھا آپ نے فرمایا اے چچا کیا آپ کی کچھ حاجت ہے میں نے کہا ہاں جب حلیمہؓ آپؐ کو دودھ پلاتی تھیں اور آپ چالیسؒ روز کے تھے میں نے آپ کو دیکھا کہ

آپ چاند سے باتیں کرتے ہیں اور چاند آپ سے کرتا ہے ایسی لغت میں جس کو میں نہیں سمجھا۔ آپ نے فرمایا اے چچا جو پٹی میرے بندھی ہوئی تھی میرے داہنے جانب گرٹی میں نے رونا چاہا چاند نے کہا روئیے گا نہیں کیونکہ اگر آپ کے آنسوؤں کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکے گا تو خدا زمین پر آسمان کو الٹ دے گا۔ عباسؓ تالیاں بجانے لگے آپ نے فرمایا اے چچا آپ سے اور بیان کروں میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا جو پٹی میرے بندھی ہوئی تھی میرے بائیں جانب گرٹی میں نے رونا چاہا چاند نے کہا اے حبیب اللہ آپ روئیے گا نہیں کیونکہ اگر آپ کے آنسوؤں کا ایک قطرہ زمین پر گر پڑے گا تو قیامت تک زمین سے کبھی سبزہ نہ نکلے گا پس میں اپنی امت پر شفقت کر کے چپ رہا اس پر عباس تالیاں بجانے لگے میں نے پوچھا آپ تو چالیس ہی روز کے تھے کیا آپ کو معلوم تھا آپ نے فرمایا اے چچا اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں لوح محفوظ پر قلم کے چلنے کی آواز سنتا تھا حالانکہ میں ابھی تاریکی شکم میں تھا پھر آپ نے فرمایا اے چچا کیا اور بیان کروں میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں عرش کے سامنے آفتاب و ماہتاب کے سجدہ کرنے کی آواز سنتا تھا حالانکہ ابھی تاریکی شکم میں تھا پھر آپ نے فرمایا اے چچا کیا آپ سے اور بیان کروں میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی مبعوث کئے ہیں اُن میں سے کسی نبی کو اپنا نبی ہونا جب تک کہ وہ اپنی پوری قوت یعنی چالیسؔ سال کو نہ پہونچ گئے نہ معلوم ہوا سوائے عیسیٰؑ کے کیونکہ جب وہ شکم مادر سے اُترے انھوں نے کہا یقیناً میں خدا کا بندہ ہوں خدا نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور سوائے آپ کے بھتیجے کے اس سے آپ نے نفس کو مراد لیا پھر آپ نے فرمایا اے چچا کیا اور آپ سے بیان کروں میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا جب میں شب دوشنبہ کو پیدا ہوا خدا نے ساتوں آسمانوں میں سات پہاڑ پیدا کئے اور اُن کو اتنے فرشتوں سے بھر دیا جن کا شمار سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا وہ قیامت تک خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اُن کی تسبیح و تقدیس کا ثواب اُس بندہ کو ملیگا جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس کے اعضا میرے اوپر درود پڑھنے کیلئے جنبش میں آجائیں شوارد الملح و موارد مخ میں یہ مذکور ہے اور یہ موضوع حدیث ہے۔

دوسری کتاب میں ہے حلیمہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں اپنے کسی کام میں تھی اتنے میں مجھے گنگھناہٹ سُنائی دی میں نے دیکھا تو معلوم ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پلنگ کے قبہ کے اوپر چاند موجود ہے اور آپ اپنی اُنگلی سے اُس کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں اور جدھر آپ اشارہ کرتے ہیں اُدھر ہی چاند پھر جاتا ہے۔ مولفؒ کہتا ہے یہ بات خدا کی قدرت کے سامنے ممکن ہے۔ آپ کے معجزات آپ کے صغر سنی اور کبر سنی میں اتنے ہوئے ہیں کہ شمار سے باہر ہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو میرے اوپر چلا کر درود پڑھتا ہے ہر پتھر۔ ڈھیلے تر خشک چیزیں اُس کی شاہد بن جاتی ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا خدا نے دو فرشتے مجھ پر مقرر کر دیے ہیں جس بندہ کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو دونوں

کہتے ہیں خدا تیری مغفرت کرے پھر خدا اور فرشتے آمین کہتے ہیں اور جس بندہ کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو فرشتے بغیر یہ کہے نہیں مانتے کہ خدا تیری مغفرت نہ کرے پھر خدا اور فرشتے آمین کہتے ہیں، بروایت ابوذرؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کیا تمھیں ہیں ابخل الناس سے آگاہ نہ کردوں لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ ابخل الناس ہے میں نے شفا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے آپؐ نے فرمایا بخیل پورا بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور مجھ پر درود نہ بھیجے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی قوم ایسی نہیں جو کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے مگر اُن پر حسرت باقی رہے گی اگرچہ جنت میں وہ چلے جائیں یعنی جب مجھپر درود پڑھنے والے کا ثواب دیکھیں گے اور ایک روایت میں ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور مجھ پر درود نہ بھیجے وہ راہ جنت سے چوک گیا اور ایک روایت میں ہے جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ راہ جنت کو بھول گیا۔ میں نے رسالہ قشیریہ میں ابن عباسؓ کی روایت دیکھی ہے وہ بیان کرتے ہیں خدا نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ میں نے آپ میں دس ہزار (گنا) قوت سمع پیدا کردی یہاں تک کہ آپ نے میرا کلام سُن لیا اور دس ہزار[1] زبانیں عطا کیں یہاں تک کہ آپ نے میری بات کا جواب دیا اور آپ مجھے سب سے زیادہ محبوب اُسی وقت ہوں گے جب آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجیں گے اور دوسری کتاب میں ہے کہ خدا نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ سے اس سے زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا کہ آپ کا کلام آپ کی زبان کے قریب ہے آپ کی روح آپ کے بدن کے قریب ہے آپ کا نور بینائی آپ کی آنکھ کے قریب ہے اور یہ آپ کو قیامت میں تشنگی نہ معلوم ہو انھوں نے کہا ہاں ارشاد ہوا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجا کیجئے میں نے الملاذ والاعتصام بالصلوۃ علی محمد والسلام میں دیکھا ہے کہ موسیٰؑ نے اپنا عصا دریا میں مارا وہ جدا نہ ہوا پھر خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی اے موسیٰؑ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر درود بھیجئے چنانچہ انھوں نے درود پڑھ کر جو عصا مارا تو دریا حکم خدا سے الگ الگ ہو گیا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو مجھپر درود بھیجتا ہے خدا اُس کے لئے عافیت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

میں نے تفسیر قرطبیؒ میں سورۂ احزاب کے متعلق دیکھا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری وفات ہو جائے تو تم میں سے جو کوئی مجھ پر سلام بھیجیگا جبرئیلؑ کے ساتھ اس کا سلام میرے پاس آئے گا وہ کہیگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بن فلاں آپ کو سلام کہتا ہے میں کہوں گا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سورۂ رعد میں بیان کیا ہے ایک بار حضرت عثمانؓ نے کہا یا رسول اللہؐ بندہ کے ساتھ کئے فرشتے ہوتے ہیں آپ نے فرمایا ایک فرشتہ داہنے ایک فرشتہ تیرے بائیں ایک فرشتہ تیرے سامنے ایک فرشتہ

---

[1] یعنی دس ہزار گنا قوت بیانی۔

تیرے پیچھے ایک فرشتہ تیری پیشانی پر رہتا ہے جب تو تواضع کرتا ہے خدا تجھکو رفعت عنایت فرماتا ہے اور جب تو خدا کو اپنی جبروت دکھائیگا تو تجھے چور چور کر ڈالے گا اور دو فرشتے تیرے دونوں لب پر رہتے ہیں جو اور کسی چیز کی نہیں صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تیری درود کی محافظت کرتے ہیں ایک فرشتہ تیرے منہ میں رہتا ہے جو سانپ کو تیرے مُنہ میں نہیں گھُسنے دیتا اور دو فرشتے تیری آنکھوں پر رہتے ہیں یہ دس فرشتے ہر آدمی کے ساتھ رہتے ہیں اور پیدائش انسان کے باب میں اس سے زیادہ بیان گذر چکا ہے۔

جبرئیلؑ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے جب مجھے پیدا کیا دس ہزار برس تک میں ٹھہرا رہا مجھے نہ معلوم ہوا کہ میں کیا کروں پھر مجھے پکارا اے جبرئیلؑ تب مجھے معلوم ہوا کہ میرا نام جبرئیلؑ ہے۔ میں نے کہا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ[1] ارشاد فرمایا میری تقدیس بیان کر میں دس ہزار برس تک خدا کی تقدیس میں مصروف رہا پھر مجھ سے ارشاد فرمایا میری بزرگی بیان کر میں دس ہزار برس تک خدا کی بزرگی بیان کرنے میں مصروف رہا پھر مجھ سے ارشاد فرمایا میری حمد کر میں نے دس ہزار برس تک حمد بیان کی پھر دس ہزار برس تک ساق عرش کو میرے لئے کھُلا رکھا میں نے ایک سطر لکھی ہوئی دیکھی پھر مجھے اُسے سمجھایا تو معلوم ہوا کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے میں نے عرض کیا اے رب محمد رسول اللہ کون ہیں فرمایا اے جبرئیلؑ اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو میں جنت کو پیدا کرتا نہ دوزخ کو نہ آفتاب کو نہ ماہتاب کو اے جبرئیلؑ محمدؐ پر درود بھیج میں دس ہزار برس تک آپ کے اوپر درود بھیجتا رہا۔

حکایت: کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ میں ایک بار ایام بہار میں نکلا میں نے کہا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَزْھَارِ وَالثِّمَارِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْبِحَارِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ رَمْلِ الْقِفَارِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِی الْبَرَارِیْ وَالْبِحَارِ[2] اتنے میں ہاتف نے مجھے آواز دی کہ جو کچھ تو نے کہا ہے اس کے ثواب لکھنے میں تو حافظین اعمال کو آخر دہر و اعمار تک تو نے تھکا ڈالا اور کریم باری کی جناب سے تو جنات عدن کا مستوجب ہو گیا پس دار عقبیٰ کیا خوب ہے۔ کسی شخص کو ایک مریض کے پاس جانے کا اتفاق ہوا اُس نے اُس سے کہا تو نے موت کی تلخی کو کیسا پایا اُس نے جواب دیا مجھے کچھ بھی نہیں معلوم ہوئی کیونکہ علماء کو یہ کہتے سُنا تھا کہ جو محمد صلی اللہ علیہ پر بکثرت درود بھیجا کرے گا خدا اس کو موت کی تلخی سے امن میں رکھیگا۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: مقاتلؒ کا بیان ہے کہ خدائے تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اُس کے سر پر چوٹی ہے جو عرش کو محیط ہے اس کا کوئی بال ایسا نہیں جس پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

---

[1] حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں [2] اے اللہ محمد صلعم پر درخت کے پتوں کے برابر درود بھیجے اور محمد صلعم پر پھولوں اور پھلوں کے شمار کے برابر درود بھیجے اور محمد صلعم پر دریاؤں کے قطروں کے برابر درود بھیجے اور محمد صلعم پر میدانوں کے ریگ کے برابر درود بھیجے اور محمد صلعم پر بر و بحر میں جو کچھ ہے اُس کے شمار کے موافق درود بھیجے۔

لکھا نہ ہوا اور جب بندہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے کوئی بال ایسا نہیں رہتا جو اُس کے لئے استغفار نہ کرتا ہو۔ دوسرا فائدہ :۔ کسی مرد صالح کا پیشاب بند ہو گیا اُس نے خواب میں شیخ عارف شہاب الدین بن اسلان کو دیکھا جو فقہ کے علم اور زہد میں شیخ تھے اور اُن سے یہ شکایت بیان کی انھوں نے پوچھا تو نے تریاق مجرب کو کہاں چھوڑ دیا۔ کہہ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ۔ جب وہ بیدار ہوا تو اُس نے اسی کی کثرت کی خدا نے اُسے آرام کر دیا۔ تیسرا فائدہ باب دعا میں پہلے گذر چکا ہے کہ دودھ کے ساتھ موئی کا استعمال کرنا اس مرض کو نافع ہے اور کزبرۃ البئر اور اس کا عصارہ بھی مفید ہے اور تخم شلجم مع اُس کی بیخ کے مفتت حصاۃ ہے اور باب زہد میں گذر چکا ہے کہ سیاہی کا کانٹا بھی اس مرض کو مفید ہے کسی عارف کا بیان ہے کہ میں ایک بار جہاز پر تھا ہوائے تند چلنے لگی اور ہم لوگ ڈوبنے لگے اس وقت میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا اُن سے کہدے کہ یہ پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ جب میں بیدار ہوا تو ہم سب نے یہ پڑھنا شروع کیا خدا کے حکم سے ہوا ٹھہر گئی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میرے اوپر بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ اس سے مشکلیں حل ہوتی ہیں اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب پنجشنبہ کا روز ہوتا ہے خدا فرشتوں کو بھیجتا ہے جو چاندی کے صحیفے اور سونے کے قلم لئے ہوتے ہیں اور اُن لوگوں کا نام لکھتے ہیں جو پنجشنبہ اور شب جمعہ میں مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہیں بروایت انس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اپنے بچوں کو سال بھر تک رونے کے اوپر مت مارا کرو کیونکہ چار ماہ تک

ک اے اللہ روحوں میں سے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر درود وسلام بھیجئے اور دلوں میں سے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر درود وسلام بھیجئے اور بدنوں میں سے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن پر درود وسلام بھیجئے اور قبروں میں سے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر درود وسلام بھیجئے۔ ک اے اللہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی درود بھیجئے کہ جس سے تمام خوفوں اور آفتوں سے ہمیں نجات دیجئے اور اس سے ہماری تمام حاجتیں پوری کیجئے اور اور تمام گناہوں سے ہمیں پاک کیجئے اور سب سے بلند درجوں پر ہم کو رفعت عنایت کیجئے اور دنیا میں اور مرنے کے بعد جتنی بھلائیاں ہیں سب کی انتہا پر اُس کی بدولت ہمیں پہونچایئے۔ ۱۲۔

اُن کا رونا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہوتا ہے اور چار ماہ تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور چار ماہ تک اپنے والدین کے لئے دعا کرنا ہوتا ہے۔ حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے روز مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے قیامت میں وہ اس طرح آئیگا کہ اس کے ساتھ ایک نور ہوگا اگر وہ نور خلق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو گھیر لے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روز جمعہ اور شب جمعہ کو مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ سوائے روز جمعہ اور شب جمعہ کے تمام دنوں میں فرشتے تمھاری درود میرے پاس پہونچاتے ہیں اور ان دونوں دنوں میں تمھارے درود میں خود اپنے کان سے سنتا ہوں اس کو سمرقندیؒ نے تنبیہ الغافلین میں بیان کیا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اپنی زندگی میں مجھ پر بکثرت درود بھیجتا ہے خدا تمام مخلوقات کو حکم فرماتا ہے کہ اُس کی وفات کے بعد اُس کے لئے استغفار کیا کریں۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے روز عصر کے بعد اسّی بار پڑھتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ خدا اُس کے اسّی برس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھتا ہے قبل اس کے کہ وہ کھڑا ہو خدا اُس کو بخشدیتا ہے اور اگر کھڑے ہو کر پڑھتا ہے تو قبل اس کے کہ وہ بیٹھے خدا اس کو بخش دیتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت کے روز ایک قوم کو جنت کی طرف جانے کا حکم ہوگا وہ راستہ سے خطا کر جائیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ یہ کون آپ نے فرمایا انھوں نے میرا نام سُنا ہوگا اور مجھ پر درود نہ پڑھا ہوگا۔ **پانچواں فائدہ**:۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو گلابِ سُرخ سونگھے اور مجھ پر درود نہ بھیجے اُس نے مجھ پر جفا کی بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا نے گلابِ سُرخ کو اپنی بہا و رونق سے پیدا کیا ہے اور اُس کو اپنے انبیا کے لئے خوشبو کو سونگھنا چاہے اُسے چاہیئے کہ گلابِ سُرخ کو دیکھے میں نے کلاباذیؒ کی مفتاح معانی الاخبار میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ جو میری خوشبو سونگھنا چاہے اُسے گلابِ سُرخ سونگھنا چاہیئے۔ **چھٹا فائدہ**:۔ اصحاب طب کا قول ہے گلابِ سُرخ سونگھنا اصحاب صفرا کو نافع اور اعضائے باطنی کا مقوی ہے بخار اور درد سرحار کو تسکین دیتا ہے جو چالیس عدد گلاب کے پھول ایک اوقیہ آٹے میں سانے اور ایک اوقیہ رب خروب میں ملکر کھالے تو اعتدال کے ساتھ دست آجائیں گلاب کا پینا خوش آواز بناتا ہے قلب اور معدہ کو تقویت دیتا ہے اور قرص گلاب مقوی معدہ و جگر ہے اور عرصہ کے بخار کو نافع ہے ترکیب یہ ہے اصل السوس چار درہم زہرۂ گلاب چھ درہم سنبل تین درہم باریک پیسیں اور عرق کاسنی کے ساتھ ملا کر ایک ایک مثقال کے قرص بنالیں (درہم = ۳۔ ماشہ۔ مثقال = ۴۔ ماشہ) گلاب کا شہد میں بنایا ہوا گلقند معدہ کو بلغم اور رطوبات سے صاف کرتا ہے اور جس معدہ میں رطوبت ہو

سکنجبین کے ساتھ یہ گلقند اُس کے لئے مناسب ہے بشرطیکہ نہار مُنہ پیا جائے اور گرم پانی کے ساتھ استعمال کیا جائے اور گلاب کا گلقند معدہ اور جگر بارد کا مقوی ہے اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک حصہ گلاب کے پھول تین حصہ شہد میں ملا کر آگ پر پکالیں اور اگر شکر کے ساتھ بنانا چاہیں تو ایک رطل گلاب کے پھول کو تین رطل شکر میں ملکر دو ماہ تک دھوپ میں رکھیں اور ہر تیسرے دن ہاتھ سے ملا کریں اطبا کے نزدیک ایک رطل دس درہم کے برابر ہے۔ اس کی خوراک بیس درہم ہے۔ نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ اگر تم چاہو کہ گلاب کی خوشبو بڑھ جائے اُس کے لگانے کے زمانہ میں تھوڑا لہسن اس کے ساتھ ڈالدو اور اگر چاہتے ہو کہ جلد بار آور ہو تو جاڑے میں گرم پانی سے اُسے سینچو اُس کے درخت لگانے کا وقت پندرہ ماہ شباط ہے۔ **مسئلہ** اگر کسی نے قسم کھائی کہ گلاب نہ سونگھے گا پھر اس نے خشک پھول سونگھے تو حانث ہوگا یا نہیں اس میں دو[2] وجہیں بغیر ترجیح کے روضہ اور تاج میں مذکور ہیں۔

لطیفہ ؛ میں نے کتاب شرعۃ الاسلام میں دیکھا ہے کہ چاول کھانے کے وقت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود پڑھنا مستحب ہے کیونکہ وہ جنت میں جوہر تھا خدا نے اُس میں نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ودیعت رکھا تھا جب نور اُس میں سے نکل گیا تو چور چور ہو کر دانہ بن گیا حضرت علیؓ نے بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا ہے کہ خدا نے جتنی چیزیں زمین سے پیدا کی ہیں سب میں شفا بھی ہے اور بیماری بھی سوائے چاول کے کیونکہ یہ شفا ہے بیماری نہیں ہے۔ حضرت علیؓ نے خدا تعالیٰ کے قول فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا[2،3] کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ چاول ہے اور کتاب البرکۃ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ چاول کھایا کرو کیونکہ وہ باعث برکت ہے۔ **لطیفہ** ؛ مؤلفؒ کا بیان ہے میں نے اپنے والد کو بیان کرتے سُنا کہ ایک بار میں نے ایک شخص سے کہا آؤ یہ مبارک مسور کھائیں اُس نے جواب دیا نہیں آپ مجھے منحوس چاول کھلائیے طبقات ابن سُبکیؒ میں مذکور ہے کہ ابوالفرج رزاز چاول نہ کھاتے تھے کیونکہ اُس کی کاشت میں بکثرت پانی کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے انھیں خوف تھا کہ شاید چاول والے نے کسی پر پانی کے لئے ظلم کیا ہو اور یہ اُن کا ورع تھا اُن کا نام عبدالرحمنؒ ہے انھوں نے قاضی حسین سے علم فقہ حاصل کیا تھا۔ سنہ ۴۹۴ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

فائدہ ؛ منازل الانوار میں ہے کہ جبرئیلؑ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک قبہ عنایت فرمایا ہے اُس کا عرض تین سو سال کا ہے بادہائے کرامت اس کو محیط ہیں اُس میں سوائے اُس شخص کے جو آپ کے اوپر بکثرت درود پڑھتا ہے کوئی داخل نہ ہوگا۔ **ساتواں فائدہ** ؛ جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح و شام اَللّٰهُمَّ[3] رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی

---

[1] ایک رومی مہینہ کا نام ہے [2] پس چاہیئے کہ دیکھے کہ ان میں سے کون سا سب سے زیادہ پاکیزہ کھانے والا ہے [3] اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب محمدؐ پر اور اُن کی آل پر درود بھیجیے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جزا دیجیے جس کے وہ لائق ہوں۔

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلَہٗ پڑھتا ہے ہزار صبح تک کاتبین اعمال کو تھکا ڈالتا ہے اس کو طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے۔ ایک بار ابی بن کعبؓ نے کہا یا رسول اللہ میں آپؐ کے اوپر بکثرت درود بھیجا کرتا ہوں تو میں کس قدر درود آپ پر بھیجا کروں آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کروگے تمھارے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی آپ نے فرمایا تو اب تمھارے ہموم کی کفایت ہو جائے گی اور تمھارے گناہ بخشدیے جائیں گے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کی تصحیح کی ہے ترغیب میں کہا ہے کہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اپنی دعا میں سے کس قدر آپ کے اوپر درود پڑھنا مقرر کر لوں ۔

آٹھواں فائدہ ؛ ابی بن کعبؓ نے ایک سو چوہتر حدیثیں روایت کی ہیں اور ابیؓ بن عمارہ بھی صحابی ہیں اور سوائے ان کے کسی کا نام عمارہ بکسر عین نہیں ہے یہ تہذیب الاسماء میں مذکور ہے ۔ **حکایت** ؛ شہر بلخ میں ایک شخص بڑا مالدار تھا اور اس کے دو بیٹے تھے جب اس کا انتقال ہوا آدھا آدھا ترکہ تقسیم کر لیا ترکہ میں انھیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین موئے مبارک بھی ملے ہر ایک نے ایک ایک لے لیا اور ایک موئے لطیف باقی رہ گیا بڑے نے کہا ہم اسے کاٹ لیں گے چھوٹے نے کہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے خیال سے ہم اسے نہ کاٹیں گے بڑا بولا اچھا کیا یہ سب موئے مبارک لے کر تو جتنی میراث کا مستحق ہوا ہے دنیا گوارا کر لیگا اس نے کہا ہاں عرض چھوٹے نے آپ کے تینوں موئے مبارک لے لئے اور بڑے نے تمام مال لے لیا کچھ مدت کے بعد اس کا سارا مال جاتا رہا اور وہ فقیر ہو گیا اس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اپنی حالت کی شکایت کی آپ نے فرمایا اے بے نصیب تو نے میرے بالوں سے بے رغبتی کی اور دنیا کو ان پر ترجیح دی تیرے بھائی نے انھیں لیا ہے وہ جب انھیں دیکھتا ہے مجھپر درود پڑھتا ہے ۔ چنانچہ خدائے تعالیٰ نے اسے سعادت دارین عطا فرمائی ہے وہ بیدار ہو کر اپنے بھائی کے پاس آیا اور اس کے خدام میں داخل ہو گیا مؤلف کہتا ہے کہ میں نے مکہ شریف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک دیکھا ہے خدا کا اس کی نعمتوں پر شکر کرتا ہوں ۔ **حکایت** ؛ کسی مرد صالح کا بیان ہے میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی ایک تعداد معین اپنے ذمہ مقرر کر لی تھی کسی شب کو میں نے آپ کو دیکھا آپؐ نے فرمایا اپنے اس منہ کو لا جس سے تو مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرتا ہے کہ میں اسے چوم لوں میں نے آپ سے شرما کر ذرا اپنا چہرہ گھما لیا آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا میں بیدار ہوا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا گھر مشک کی خوشبو سے مہک رہا ہے ۔

فائدہ ؛ ابن ابی ملیکہؓ نے بروایت ابن جریح حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس کے یہاں حمل ہوا اور وہ پختہ ارادہ کرے کہ میں اس کا نام محمد رکھوں گا تو خدا اسے لڑکا عطا فرمائیگا اور جس گھر میں محمد نامی کوئی شخص ہوتا ہے خدا اس میں برکت کرتا ہے یعنی جس کی زوجہ حاملہ ہو اور وہ ارادہ کرے کہ جو بچہ حمل میں ہے اس کا نام محمد رکھوں گا خدا اس کو بیٹا عنایت فرمائیگا ۔ جلیلہؓ بنت عبد الجلیل نے عرض کیا یا رسول اللہ

میں ایسی عورت ہوں کہ میرے بچے زندہ نہیں رہتے آپ نے فرمایا خدا سے نذر کرکہ تو اُس کا نام محمد رکھے گی اُس نے ایسا ہی کیا خدا کے فضل سے اُس کا بچہ زندہ رہا اور اس نے غنیمت حاصل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو اس کی تعظیم کیا کرو اُس کی نشستگاہ کشادہ رکھو اور اُس سے مُنہ مت بگاڑو۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کوئی قوم ایسی نہیں جو مشورہ کے لئے جمع ہو اور اُس میں کوئی شخص محمد نامی بھی ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں مگر اُن میں بے برکتی ہوتی ہے میں نے کتاب البرکۃ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے آپ کا ارشاد ہے کہ جس گھر میں میرا نام ہو اُس میں تنگدستی نہ آئے گی اور اس میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے کہ جب گھر میں کوئی ایسا شخص ہوتا ہے جس کا نام محمد ہو تو اُس میں خیر کی کثرت ہوتی ہے۔ **حکایت**: کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ میرا ایک ہمسایہ اپنے نفس پر بہت اسراف کیا کرتا تھا یعنی بڑا گنہگار تھا میں اُسے توبہ کرنے کی ہدایت کیا کرتا تھا لیکن اُس نے نہ مانا جب اس کا انتقال ہوا تو میں نے اُسے جنت میں دیکھا اُس سے پوچھا یہ مرتبہ تو نے کس وجہ سے پایا اُس نے کہا میں ایک محدث کے پاس گیا میں نے سُنا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بآواز بلند درود پڑھتا ہے اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے میں آپؐ کے اوپر بآواز بلند درود پڑھنے لگا اور لوگ بھی زور زور سے پڑھنے لگے پھر خدا نے ہم سب کو بخشدیا میں نے مورد عذب میں دیکھا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں میرے اوپر چلا چلا کر درود پڑھتا ہے آسمانہائے بلند میں فرشتے ہنس ہنس کر اُس پر درود پڑھتے ہیں۔ میں نے امام نودیؒ کے اذکار میں دیکھا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بآواز بلند درود پڑھنا مستحب ہے خطیب بغدادیؒ وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے۔ شبلیؒ نے کہا ہے کہ میرے ایک ہمسایہ کا انتقال ہوا میں نے اُسے خواب میں دیکھا اور اس کا حال پوچھا اُس نے کہا دونوں فرشتے (منکر ونکیر) کے سوال کے وقت میری زبان بند ہو گئی تھی۔ میں نے اپنے جی میں کہا کیا میں مسلمان نہیں مرا ہوں اتنے ہی میں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھے جواب سکھا دیا میں نے اُس سے پوچھا تو کون ہے اُس نے کہا میں فرشتہ ہوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تیرے بکثرت درود پڑھنے سے میں پیدا ہوا ہوں میں نے ابن ملقنؒ کی حدائق میں دیکھا ہے کہ کسی سے خواب میں پوچھا گیا کہ خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اُس نے کہا جب میں خدا کے سامنے کھڑا ہوا خدا نے فرشتوں کو حکم دیا انھوں نے میرے گناہ اور میرا درود پڑھنا جو میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا شمار کیا تو درود کو میرے گناہوں سے زیادہ پایا اور مجھے جنت میں داخل کر دیا۔

فائدہ: ابوالدرداءؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس بار صبح اور دس بار شام کو میرے اوپر درود پڑھا کرے گا قیامت کے روز میری شفاعت اُس کو نصیب ہو گی اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے میں نے الملاذ والاعتصام بالصلوٰۃ علی النبی والسلام میں بروایت حضرت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہے آپ نے فرمایا خدا نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے اس کا سر عرش کے نیچے اور پیر ساتویں زمین کے ہیں اس کے اسی ہزار بازو ہیں ہر بازو میں اسی ہزار پر ہیں ہر پر کے نیچے اسی ہزار روئیں ہیں اور ہر روئیں کے نیچے ایک زبان ہے جو خدا کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہتی ہے اور درود پڑھنے والے کے لئے استغفار کیا کرتی ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے جو شخص تین بار روزانہ اور ہر جمعہ کو سو بار صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَمَلَائِکَتُہٗ وَاَنْبِیَائُہٗ وَرُسُلُہٗ وَجَمِیْعُ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ پڑھا کرے تو اس نے آپ کے اوپر تمام خلائق کی درود پڑھی اور قیامت میں آپ کے زمرہ میں اٹھیگا اور آپ کا ہاتھ پکڑے رہیگا یہاں تک کہ آپ اسے جنت میں داخل کر دیں گے۔ **حکایت** :۔ ایک روز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگل کو تشریف لے گئے ایک صیاد کو دیکھا کہ اس نے ایک ہرنی کا شکار کیا ہے ہرنی نے کہا اے نبی اللہ اس سے فرمایئے کہ مجھے رہا کر دے تاکہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آؤں اور اگر میں واپس نہ آؤں تو اس شخص سے بھی بدتر ہوں جس کے پاس آپ کا ذکر ہو اور آپ پر درود نہ پڑھے پھر آپ نے شکاری سے ہرنی کی ضمانت کر لی اس نے اسے چھوڑ دیا وہ اپنے بچوں کے پاس گئی اور ان سے ماجرا بیان کیا اس کے بچوں نے اس سے کہا تیرا دودھ ہم پر حرام ہے جب تک کہ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانت کو نہ پورا کرے اس کے بعد وہ شکاری کے پاس واپس آئی اس نے اُسے رہا کر دیا اور اسلام لے آیا۔ **حکایت** :۔ کسی کا بیان ہے کہ ایک روز میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس تھا اتنے میں ایک ہرنی آکر حرم کے اندر چلی گئی یہاں تک کہ آپ کی قبر کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور سر سے اس نے اشارہ کیا گویا حضرت کو سلام کرتی ہے پھر اپنے پیچھے کو لوٹی اور قبر شریف کی طرف اس نے پیٹھ نہ کی اس میں شک نہیں کہ یہ ہرنی بھی اسی ہرنی کی نسل سے ہوگی جس کو آپ نے رہائی دلائی تھی۔

فائدہ :۔ ابن عباسؓ صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کر کے بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار فرماتے سنا جو میرے اوپر ایک بار درود بھیجتا ہے خدا اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود بھیجتا ہے خدا اس پر سو بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے خدا اس پر ہزار بار درود بھیجتا ہے جو مجھ پر ہزار بار درود بھیجتا ہے جنت کے دروازے پر اس کا شانہ میرے شانہ سے رگڑ کھائیگا۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا بیان ہے کہ ایک بار میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا آپ نے طویل سجدہ کیا میں نے اس کا سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا جبرئیلؑ نے آکر مجھ سے کہا ہے کہ آپ کے اوپر جو کوئی ایک بار درود بھیجتا ہے اس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ **حکایت** :۔ ذکر ہے کہ ایک شخص پر ایک جماعت نے اونٹ کی چوری کی شہادت دی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیدیا اتنے میں جبرئیلؑ آئے اور اس کی معافی کا حکم دے گئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا

تو نے کس وجہ سے نجات پائی اس نے کہا آپ کے اوپر سو بار روزانہ درود پڑھنے کی وجہ سے آپ نے فرمایا تو نے عذاب دنیا اور عذاب آخرت سے نجات پائی کسی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ سے عرض کیا اے رسول اللہ فلاں شخص نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کیا آپ نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے روز میرے اوپر سو بار درود پڑھیگا اسی برس کے گناہ بخشے جائیں گے آپ نے فرمایا سچ کہا واللہ اعلم بروایت حذیفہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا میرے اوپر شنبہ کے روز درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ اس روز مجھے یہودی بکثرت برا بھلا کہتے ہیں پس جو شخص اس روز مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے اس نے اپنے نفس کو دوزخ سے آزاد کر لیا اور قیامت کے روز اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو گئی اور جس سے اسے محبت ہو گی اس کے بارہ میں اس کی شفاعت قیامت کے روز مقبول ہو گی ۔ میں نے الملا ذوالاعتصام میں بروایت حذیفہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے آپ نے فرمایا تم یکشنبہ کے روز روم کی مخالفت کرنا اپنے اوپر لازم کر لو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان کی مخالفت کیسے کریں آپ نے فرمایا وہ لوگ اپنے گرجا میں جاتے ہیں اپنے بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور مجھے برا بھلا کہتے ہیں پس جو شخص یکشنبہ کے روز صبح کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک بیٹھا رہے پھر جو سورت خدا اسے یاد دلائے اس سے دو رکعت نماز پڑھے پھر سات بار مجھپر درود پڑھ کر اپنے والدین کے لئے اور اپنے لئے اور مومنین کے لئے استغفار کرے خدا اس کی اور اس کی والدین کی مغفرت کر دیگا ۔ اور جو دعا کرے گا خدا اس کو قبول فرمائیگا اگر وہ خیر طلب کرے گا تو اسے عطا فرمائیگا ۔ بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے خدا مجھے پھر روح عنایت کرتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں ۔ امام سبکیؒ کا بیان ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہو چکے تو خدا آپ کی روح کو لوٹا دیتا ہے تاکہ جو آپ کو سلام کرے آپ اس کو سلام کا جواب دیں اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ معنوی طور پر لوٹاتا ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح شریف جناب الٰہی میں مشغول ہے جب کوئی آپ پر سلام کرتا ہے تو آپ کی روح اس عالم کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور سلام کا جواب دیتی ہے امام بلقینیؒ سے کسی نے عرش کے نیچے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کرنے کی کیفیت پوچھی کہ وہ طہارت کے ساتھ ہوتا ہے انھوں نے کہا ہاں غسل کئے ہوئے شخص کی جس قدر طہارت ہوتی ہے اس طہارت کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں آپ کی طہارت باطل نہیں ہوئی اور دنیا کے جمعہ کے برابر اس سجدہ کی مقدار ہوتی ہے امام احمدؒ نے اپنی مسند میں اس کی تصریح کی ہے ۔ **مسئلہ** ؛ اگر کسی نے قسم کھائی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے افضل درود پڑھوں گا پس تشہد میں جو درود ہے اس کے پڑھنے سے پار ہو جائیگا قسم اتر جائے گی اگر کہا جائے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو درود بھیجی گئی ہے اس کو اس درود سے تشبیہ دیگئی ہے جو ابراہیمؑ پر بھیجی ہے حالانکہ مشبہ مشبہ بہ سے کم ہے بعض نے جواب دیا

ہے کہ ابراہیمؑ سے آپ کی فضیلت کے معلوم ہونے کے قبل یہ کہا گیا تھا۔ صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے کہا اے خیر البریّہ آپ نے فرمایا یہ ابراہیمؑ ہیں بعض کا قول ہے کہ آپ نے یہ تواضعًا فرما دیا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ تشبیہ اصل درود کو درود سے دیگئی ہے نہ مرتبہ کو مرتبہ سے جیسے کہ خدا تعالیٰ کے قول یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ[1] میں ہے اس میں اصل روزے کی تشبیہ مقصود ہے نہ وقت کی اور نہ معین روزوں کی بعض نے کہا ہے کہ یہ تشبیہ علیٰ آلِ محمد کے متعلق ہے ابن دقیق عیدؒ نے اس پر گرفت کی ہے کہ غیر نبی اُن کے مساوی نہیں ہو سکتے۔ ابن عبد السلامؒ نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لئے جو مجموعہ حاصل ہوا ہے اس کو اس کے ساتھ تشبیہ دیگئی ہے جو حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آل کو حاصل ہوا ہے پس آلِ ابراہیمؑ کو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عطیہ حاصل ہوگا بعد اس کے کہ ابراہیمؑ سے جو فاضل بچیگا اُس سے زیادہ اُن کی آل کو مل چکا ہوگا یہ القول البدیع فی فضل الصّلوٰۃ علی الشفیع میں مذکور ہے۔

فائدہ: دمیریؒ نے شرح منہاج میں بیان کیا ہے کہ کسی نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وہ درود سکھا دیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو آپ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَاءَتْ قَلْبُہٗ مِنْ جَلَالِکَ وَعَیْنُہٗ مِنْ جَمَالِکَ وَاُذُنُہٗ مِنْ لَذِیْذِ خِطَابِکَ فَاَصْبَحَ فَرْحَانًا مَسْرُوْرًا مُؤَیَّدًا مَنْصُوْرًا مُتَوَجًّا مُتَحَبُّوْرًا پڑھا کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا قول ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹانے والا ہوتا ہے جتنا کہ سرد پانی آگ کو بجھاتا ہے اور آپ پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور بعض نے کہا ہے کہ آزاد کرنا دوزخ سے آزادی کے مقابل ہوتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا خدا کی جانب سے درود و سلام کے مقابل ہے اور ایک جماعت کا قول ہے کہ جب آپ کا ذکر ہو آپ کے اوپر درود بھیجنا واجب ہے پس عالم آپ کے ذکر کرنے والے اور آپ کے اوپر درود پڑھنے والے سے خالی نہیں رہتا کیونکہ خدا تعالیٰ کا قول اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ہے اس میں یُصَلُّوْنَ مضارع ہے اور مضارع دوام کو مقتضی ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ **لطیفہ:** مؤلف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور قرآن کی طرح آپ کے اوپر درود پڑھتا چلا جاتا تھا اور آپ مسکرا رہے تھے۔

---

[1] اے ایمان دارو تمھارے اوپر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔

باب

خدا کے قول سُبْحٰانَ الَّذِیٓ اَسْرٰی الآیۃ کے متعلق

اول کتاب میں پہلے گذر چکا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُبْحٰانَ الَّذِی کی تفسیر پوچھی گئی آپ نے فرمایا یہ خدائے سبحانہ وتعالیٰ کی ہر بُرائی سے تنزیہ ہے اور اس کے اصل معنی دوری کے ہیں پس سبحان اللہ کے معنی یہ ہوئے کہ ہر نامناسب شئے سے خدا کو دوری حاصل ہے پس یہ خدا کا ایسا ذکر ہے جو غیر کے قابل نہیں۔ ایک بار ابراہیمؑ نے پوچھا اے رب جو آپ کا تسبیح خوان ہو اس کی کیا جزا ہے خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی اس کی تاویل سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بندوں پر کوئی صبح ایسی نہیں ہوتی جس میں چلانے والا چلا کر یہ نہ کہتا ہو کہ اے لوگو ملک قدوس کی تسبیح خوانی کرو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نور کے پہاڑ پر خدا کا ایک نور کا سمندر ہے جس کے گرد نور کے فرشتے ہیں وہ اپنے ہاتھوں میں نور کے حربے لئے ہوئے ہیں اور اس سمندر کے گرد پھرتے ہیں اور پڑھا کرتے ہیں سُبْحٰانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحٰانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰانَ الْحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ جو اس کو روزانہ ایک بار یا ہر مہینہ میں ایک بار یا ہر سال میں ایک بار یا وہ تمام عمر میں ایک بار پڑھیگا خدا اُس کے گناہ بخشدیگا اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں یا ریگ عالج کے برابر ہوں یا وہ لڑائی سے بھاگ گیا ہو

فائدہ: امام نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے سبوح اور قدوس میں سین اور با اور قاف کا پیش افصح ہے اور سبوح کے معنی ہیں کہ الوہیت کو جو چیزیں شایان نہیں ان سب سے بَری اور قُدُّوسٌ کے معنے مطہر و پاکیزہ کے ہیں اور بعض نے کہا ہے مبارک جوہری نے بیان کیا ہے کہ سُبُّوحٌ خدا کی صفت ہے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ خود خدائے تعالیٰ اُسبّوحُ ہے اور اس میں سَبُّوحًا وَقَدُّوسًا بھی پڑھتے ہیں یعنی سُبُّوحٌ اور قُدُّوسٌ کی عبادت کرتا ہوں اور سبوح کا ذکر کرتا ہوں۔ حدیث میں ہے کہ موسیٰؑ نے ایک شب صبح تک خدا کی عبادت کی اس سے اُن میں عجب آگیا خدا کو منظور ہوا کہ ان کو یہ دکھا دیں چنانچہ کنارہ دریا پر اُن کا گذر ہوا دیکھتے کیا ہیں کہ ایک مینڈھک کہہ رہا ہے اے موسیٰؑ شب گذشتہ کی عبادت سے آپ کو عجب پیدا ہوا اور میں چار سو برس

لہ اے اور ملکوت والا پاک ہے عزت اور جبروت والا پاک ہے وہ زندہ جسے کبھی موت نہیں پاک ہے منزّہ پاک فرشتوں اور روح کا پروردگار ۱۲ ۔

سے عبادت کر رہا ہوں خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہوں آپ نے پوچھا مجھے اُس کا واسطہ جس نے تجھے گویا کیا ہے بتلا تیری تسبیح کیا ہے وہ بولا میں سُبْحَانَ مَنْ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي الْبِحَارِ سُبْحَانَ مَنْ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي الْاَرْضِ الْقِفَارِ سُبْحَانَ مَنْ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي رُءُوْسِ الْجِبَالِ سُبْحَانَ مَنْ يُسَبِّحُ لَهٗ بِكُلِّ شَفَةٍ وَّلِسَانٍ ۔ پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس تسبیح کو روزانہ یا ہر ماہ میں ایک بار یا ہر سال میں ایک بار پڑھیگا خدا اُس کے لئے اتنا ثواب لکھیگا گویا اولاد اسمٰعیلؑ میں سے ہزار جان کو اُس نے آزاد کیا یا ہزار حج مبرور کئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اگر امیر کو معلوم ہوتا جو کچھ ذکر اللہ میں ہے تو اپنی امارت کو چھوڑ دیتا اور اگر تاجر جانتا کہ ذکر اللہ میں کیا ہے تو تجارت کو ترک کر دیتا اگر ایک تسبیح کا ثواب تمام اہل زمین کو تقسیم کر دیا جائے تو ہر واحد کو دنیا کا دس گنا ثواب پہونچے ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کو یہ پسند ہو کہ اُس کی عمر میں تاخیر ہو یعنے اُس کی عمر دراز ہو اور اپنے دشمن پر نصرت حاصل کرے اور اس کی روزی فراخ ہو اور بُری موت سے محفوظ رہے اُسے صبح و شام سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ ۔ پڑھا کرے انسؓ کا بیان ہے کہ جو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہتا ہے خدا اُس کے لئے جنت میں سونے کے ہزار درخت لگاتا ہے پھل لگا کی پستان کی طرح ہوتے ہیں مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیریں ہوتے ہیں اُن میں سے جب کبھی وہ کچھ لیگا وہ جیسے تھے ویسے ہی پھر ہو جائیں گے ۔ و

وہبؓ کا بیان ہے جو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھتا ہے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے سچ کہا سبحانی وبحمدی اگر بندہ مجھسے سوال کرے جو اُس کا سوال ہو اُسے عطا کروں اور اگر وہ سکوت اختیار کرے تو اُسے بیشمار مغفرت دوں ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے خدا تعالےٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے اُس کی دو آنکھیں دو بازو دو لب دو زبانیں ہوتی ہیں فرشتوں کے ساتھ اُڑتا پھرتا ہے اور قیامت تک اپنے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے ۔ کعبؓ کا قول ہے جو سبحان اللہ وبحمدہ تین بار پڑھتا ہے جنت میں خدا اُس کے لئے تین شہر آباد کرتا ہے ہر ہر شہر میں وہ وہ چیزیں ہونگی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سُنی کسی بشر کے دل پر گذری ہوں گی قولہ تعالیٰ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ ؎ اپنی طرف تعظیم اور تشریف کے لئے اضافت کی ہے ۔ علائی نے بیان کیا علماء کا قول ہے کہ اگر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس

؎ وہ پاک ہے جس کے دریاؤں والے تسبیح خوانی کرتے ہیں وہ پاک ہے جس کی چٹیل میدانوں والے تسبیح خوانی کرتے ہیں وہ پاک ہے کہ پہاڑوں کی چوٹی پر رہنے والے جس کی تسبیح خوانی کرتے ہیں وہ پاک ہے جس کی ہر لب و زبان سے تسبیح خوانی ہوتی ہے ۱۲ ؎ اپنے بندہ کو رات کو لے گیا ۔ ۱۲

سے زیادہ شرف رکھنے والا کوئی نام ہوتا اس درگاہ عالی میں خدا آپ کو اُسی نام سے یاد فرماتا۔ قشیریؒ کا قول ہے
جب خدا تعالیٰ نے اپنی درگاہ عالی کی طرف آپ کو اٹھایا تو اسم عبودیت کو آپ کے لئے امت امیہ کی تواضع کی
غرض سے لازم کر دیا اور دوسروں نے کہا ہے جب آپؐ درجات عالیہ کو پہونچے خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی اے
محمدؐ آپ کو میرے پاس کس وجہ سے شرف حاصل ہوا آپؐ نے کہا آپ کی طرف عبودیت کی نسبت رکھنے کی وجہ
سے پھر خدائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اہل اشارہ کا قول ہے کہ جب خدا تعالیٰ عیسیٰؑ کو آسمان کی طرف
شب کو لے گیا تو نصاریٰ نے کہا وہ خدا کا بیٹا ہے پس خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی امت پر رحم فرما کر
اس سے منزہ رکھا چنانچہ فرمایا بِعَبْدِہٖ تاکہ کہیں آپ کی امت بھی نصاریٰ کی طرح نہ کہنے لگے۔
علائی نے سورۂ مریم میں بیان کیا ہے قتادہؓ کا قول ہے کہ جب خدا نے عیسیٰؑ کو آسمان کی طرف اُٹھا لیا
تو آپ کی قوم کے چار عالم جمع ہوئے لوگوں نے پہلے سے پوچھا تو عیسیٰؑ کی نسبت کیا کہتا ہے اس نے کہا وہ خدا
ہے زمین پر اُترا تھا جو کچھ پیدا کرنا تھا پیدا کیا پھر آسمان کی طرف اُٹھ گیا قوم اُس کے درپے ہوئی اور تینوں نے
اُسے جھٹلایا پھر انھوں نے دوسرے سے پوچھا کہ تو عیسیٰ کی نسبت کیا کہتا ہے وہ بولا وہ آلہ ہے اس کی ماں آلہ
ہے اور خدا آلہ ہے قوم نے اس کا اتباع کیا اور باقی دونوں عالموں نے اس کی تکذیب کی پھر اُن لوگوں نے تیسرے
سے پوچھا کہ تو عیسیٰؑ کی نسبت کیا کہتا ہے اُس نے کہا وہ خدا کا بیٹا ہے قوم نے اُس کا اتباع کیا اور چوتھے نے اُس
کو جھٹلایا بلکہ چوتھے نے کہا عیسیٰؑ خدا کا بندہ ہے اور اس کا رسول ہے وہ آپس میں جھگڑنے لگے چوتھا عالم
بولا کیا تم کو معلوم ہے کہ عیسیٰؑ کھاتے پیتے تھے وہ بولے ہاں اُس نے کہا تم جانتے ہو کہ خدا نہیں کھاتا پیتا وہ بولے
ہاں پھر اُس نے کہا تم جانتے ہو کہ عیسیٰؑ سوتے تھے انھوں نے کہا ہاں اُس نے کہا تم کو معلوم ہے کہ خدا نہیں سوتا
ہے پھر چوتھا عالم اُن سب پر غالب آیا۔ **حکایت** :- جب حبشیوں پر اپنے بادشاہ نجاشی کا ایمان لانا ظاہر
ہوا تو انھوں نے اُس پر چڑھائی کی اُس نے ایک کاغذ پر لکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ و عیسیٰ عبد اللہ و رسولہٗ
اور اُن پر چڑھائی کی جب اُس نے اُن کی کثرت دیکھی تو اُن سے پوچھا تم مجھ سے کیوں ناراض ہوتے ہو وہ بولے تو
کہتا ہے عیسیٰؑ خدا کا بندہ ہے اُس نے پوچھا پھر تم عیسیٰؑ کی نسبت کیا کہتے ہو انھوں نے کہا وہ خدا کا بیٹا ہے،
اُس شئی پر ہاتھ مار کر جس میں کہ کاغذ رکھا تھا کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ حق ہے وہ سمجھے کہ بادشاہ نے ہماری
موافقت کی ہے اور اس سے راضی ہو گئے۔ کتاب البرکۃ میں ہے کہ جو اپنے گھر میں کسی حبشی یا حبشن کو داخل
کرے خدا اُس کے گھر میں برکت داخل کرتا ہے۔ **حکایت** :- کسی کا بیان ہے کہ میں حج کے لئے نکلا تو میں
نے ایک شخص کو دیکھا اُس سے پوچھا تو کون ہے وہ بولا نصرانی ہیں نے پوچھا تیرا کیا نام ہے اُس نے کہا عبد المسیح
پھر جب ہم حرم مکہ کے قریب پہونچے میں نے اُس سے کہا اے عبد المسیح تو مکہ میں داخل ہونے سے ممنوع ہے وہ
مجھ سے پیچھے رہ گیا میں طواف کر رہا تھا اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ وہ بھی کعبہ کا طواف کر رہا ہے میں نے اُس سے
کہا تو اپنے قصہ سے مجھے آگاہ کر اس نے کہا جب سے میری آنکھ کعبہ پر پڑی تو جتنے دین مخالف اسلام تھے سب

مجھ سے مضمحل ہو گئے۔ ابن جوزیؒ نے کہا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قول سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ سے عظمت عطا کی اور بعبدہٖ کہدیا تاکہ آپ اپنے نزدیک اپنے کو چھوٹا سمجھیں اگر کہا جائے کہ خدانے آپ کے نزول کے وقت نہیں بلکہ آپ کے عروج کے وقت اپنی تسبیح کی اور یا کی بیان کی یہ کیسی بات ہے جواب یہ ہے اس لئے کہ کثیف شئے کا اوپر چڑھنا اس کے اترنے سے زیادہ عجیب ہے اور بعض کا قول ہے اس لئے کہ عروج کی حالت میں آپ کا مقصد حق تھا اور نزول کی حالت میں آپ کا مقصد خلق اور بعض نے کہا ہے اگر عروج کے وقت تسبیح کا ذکر کیا ہے اور یا کی بیان کی ہے تو آپ کے نزول کی قسم کھائی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے۔ وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی۔ نسفیؒ نے خدائے تعالیٰ کے قول وَاَنَّہٗ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی کے متعلق بیان کیا ہے کہ اضحک سے مراد آسمان کو اس کی طرف آپ کے عروج سے ہنسایا اور آپ کے نزول سے اُسے رُلایا اور بعض نے کہا ہے مطلب یہ ہے کہ آپ کی ولادت سے زمین کو ہنسایا اور آپ کی وفات سے زمین کو رلایا اور خدائے تعالیٰ کے قول وَالضُّحٰی کے متعلق کہا ہے کہ اس سے وہ دن مراد ہے جس میں خدانے موسیٰؑ سے کلام کیا تھا اور وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی سے مراد ہے رات کی قسم جب وہ تاریک ہوا اور بعض کا قول ہے جب ساکن ہوا اور بعض کا قول ہے جب اُس کی تاریکی برابر ہو جائے اور قرار لے اور بعض نے کہا ہے کہ شب معراج مراد ہے۔ بغویؒ نے خدائے تعالیٰ کے قول وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی۔ کے متعلق بیان کیا ہے مطلب یہ ہے کہ ثریا جب غائب ہو جائے اور اس کے طلوع ہونے سے زمین سے آفتیں اُٹھ جاتی ہیں اور بعض کا قول ہے کہ النجم سے قرآن مراد ہے کیونکہ وہ بیس برس میں نجم نجم اور حصہ حصہ کر کے نازل ہوا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ النجم وہ نبات ہے جس میں ساق نہ ہو یعنی جس کی بیل پھیلتی ہوا اور اُس کے جھکنے اور مائل ہونے سے اُس کا زمین پر پھیلنا اور بڑا رہنا مراد ہے اور اسی کے موافق خدائے تعالیٰ کا قول ہے۔ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِ[1] اور ان دونوں کے سجدہ کرنے سے اُن کے سایہ کا سجدہ کرنا مراد ہے جیسا کہ خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰہِ[2]۔ اگر کہا جائے آپ کے نزول کی کیسی قسم کھائی اور عروج کی نہیں جواب یہ ہے اس لئے کہ آپ عروج کے وقت مدعی نہیں تھے اور نزول کے وقت مدعی تھے اس لئے خدانے آپ کے سچے ہونے کی قسم کھائی کیونکہ دعوی میں بینہ یا قسم کی احتیاج ہوتی ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ کبھی دعوی میں قسم اور بینہ کی احتیاج ہوتی ہے اور یہ چند مسائل میں ہے ایک یہ کہ اگر کوئی لڑکے یا مجنوں یا غائب پر یا مال کا کسی میت پر دعوی کرے تو اس کے لئے بینہ اور قسم کی ضرورت ہے (شافعیؒ کے نزدیک) ابن عمادؒ کے کتاب ذریعہ میں چند دوسرے مسائل بھی ہیں اگر کہا جائے آپ کو نزول کے وقت تو اور لوگوں کی طرف نسبت کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے۔ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی[3] اور سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ میں اپنی طرف مضاعف کیا ہے

[1] بیل اور درخت دونوں سجدہ کرتے ہیں ۱۲ [2] اس کا سایہ داہنے اور بائیں خدا کو سجدہ کرتے ہوئے جھکتا ہے
[3] تمھارا صاحب گمراہ ہوا نہ بھٹکا ۱۲۔

بعض نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ عروج کے وقت آپ کا مقصد حق تھا اور نزول کے وقت آپ کا مقصد خلق تھا اور بعض نے کہا ہے تاکہ یہ گمان نہ ہو کہ بندہ اور اس کے رب میں کوئی مناسبت ہے تو عیسیٰؑ کی امت کی طرح آپ کی امت بھی ہلاک ہو جاتی ۔

لطیفہ ؛ میں نے سورۂ کہف کے متعلق تفسیر رازی میں دیکھا ہے ۔ خدا نے اسرا کے[1] وقت اپنی تسبیح بیان کی ہے اور کتاب میں نازل کرنے کے وقت اپنی حمد کی ہے کیونکہ اسرا یعنی معراج میں جانا آپ کے کمال کے درجات میں سے اول درجہ ہے اور کتابوں کا نازل ہونا آپ کے کمال کا آخر درجہ ہے پس آپ کو شب معراج میں لیجانا اس کو مقتضی ہے کہ آپ کو کمال حاصل ہوا اور کتابوں کا اُتارنا مقتضی ہے کہ آپ دوسری یعنی ارواح بشری کی تکمیل کریں اور اس میں شک نہیں کہ یہ دوسری صورت اکمل ہے کیونکہ بندہ کا مطلب سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ خود عالم ہو اور دوسرے کو تعلیم دے پس مقامِ تسبیح ابتدا ہے اور مقامِ تحمید انتہا یا اس لئے کہ معراج میں جانے کے منافع آپ کی ذات کے ساتھ خاص ہیں اور کتاب عزیز کے منافع عام ہیں اور منافع عامہ منافع خاصہ سے افضل ہوتے ہیں اور خدائے تعالیٰ کے قول لیلا کا اسرا کے بعد آنا باوجودیکہ اسرا کے معنی رات کو لیجانے کے ہیں بغرض تاکید کے ہے اور یہ بنا بر ظرفیت کے منصوب ہے یہ اعراب بہتر نہیں کیونکہ اسرا بعض شب میں ہے اور بعض نے کہا ہے کہ خدا آپ کو رات کو لے گیا نہ دن کو کیونکہ ایمان بالغیب ایمان بالشہادۃ سے اقویٰ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بادشاہ کی درگاہ میں سوائے اس کے خاص لوگوں کے اور کوئی مدعو نہیں ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر ہیں اور بدر رات ہی کو ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ رات کو لے جانے کی وجہ ہے کہ آپ خدا کے قول فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ سے شکستہ خاطر ہو گئے تھے خدا نے اُس میں آپؐ کو عروج عنایت کر کے اُس کی تلافی کر دی اور بعض نے کہا ہے اسی لیے کہ رات جنت سے پیدا ہوئی ہے اور دن دوزخ سے اور یہ اس طرح کہ جب جبرئیلؑ جنت میں گئے تو اُس میں ایک سیاہ قطعہ پایا اُس کو حکم خدا سے نکال لائے خدا نے اُس سے رات پیدا کی پھر جبرئیلؑ دوزخ کے اندر گئے اس میں ایک سفید قطعہ پایا خدا کے حکم سے اُسے نکال لائے اُس سے خدا نے دن پیدا کیا۔ **حکایت** ؛ دن نے رات پر فخر کیا کہ مجھ میں تین نمازیں اور روز جمعہ کی ساعت قبولیت ہے اس کا بیان اس کے باب اور صیامِ رمضان میں گذر چکا ہے دن نے کہا اے رات تجھ میں غفلت اور خواب ہے اور مجھ میں بیداری ہے اور اس میں شک نہیں کہ تجھ میں سکون ہے اور مجھ میں حرکت ہے اور حرکت میں کیا کچھ برکت ہوتی ہے اور مجھ میں روشن آفتاب نکلتا ہے اس لئے مجھ کو تجھ پر فخر حاصل ہے رات نے کہا اگر تجھکو اپنے آفتاب سے فخر ہے تو میرے آفتاب اہل حضور اہل تہجد اہل فکر کے دل ہیں تجھے خلوت اور صفا کے وقت شراب محبین کی بھی خبر ہے تجھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی خبر ہے تجھے خدا کے قول وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ کی بھی خبر ہے

[1] یعنی معراج میں لے جانے کے ذکر کے وقت ۔

تجھے یہ بھی خبر ہے مجھکو تجھ سے پہلے پیدا کیا ہے تجھے شب قدر کی بھی خبر ہے جس میں عطیات ہیں تجھے اس قول خداوندی کی بھی خبر ہے جو حدیث قدسی میں آیا ہے کہ ہر رات کے آخر میں خدا فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے کوئی توبہ کرنے والا ہے تجھے خدائے تعالیٰ کے قول یَاۤاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً کی بھی خبر ہے تجھے خدا کے قول سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی بھی خبر ہے اگر کہا جائے اس کی کیا وجہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کو چراغ فرمایا ہے اور آفتاب یا ماہتاب نہیں فرمایا چنانچہ ارشاد ہے یَاۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔[1] بعض نے اس کا جواب دیا ہے کہ خدا نے آفتاب کو بھی چراغ کہا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّھَّاجًا[2] پس اسم عام سے خدا نے آپ کو یاد کیا کیونکہ ہر وہ شئی جس سے روشنی حاصل کیجاتی ہے چراغ کہلاتی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ آفتاب دور ہے اور آپ ہر قصد کرنے والے کے قریب ہیں اور بعض نے کہا ہے اس لئے کہ دیکھنے والا جب لگی نظر سے آفتاب کو دیکھتا ہے اُسے ضعف بصر ہو جاتا ہے بخلاف چراغ کے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جب بنظر غور کوئی دیکھے تو اس کی بصارت زیادہ ہو۔ اور بعض نے کہا ہے اس لئے کہ چراغ فقرا اور ضعفا کے آلات میں سے ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ متکبر ہیں نہ جابر ان وجوہات کو ابن جوزیؒ نے ذکر کیا ہے۔ مؤلف کہتا ہے ایک جواب میرے پاس ہے وہ یہ کہ خدا کو چھوڑ کر آفتاب کی عبادت ہوئی ہے بخلاف چراغ کے کیونکہ کہیں منقول نہیں کہ کسی نے بخصوصہ اس کو سجدہ کیا ہو اور کوئی اس کا قائل نہیں ہوا کہ یہ میرا رب ہے بخلاف آفتاب کے پس جیسے خدا نے آپ کی ذات شریف کو پاکیزہ بنایا ہے ایسے ہی آپ کے اسمائے حسنیٰ کو پاکیزہ رکھا ہے اور کتاب البرکۃ میں ہے جب چراغ آپؐ کے پاس آتا تھا تو فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔[3]

ابن عمادؒ نے بیان کیا ہے کہ چراغ پانچ ہیں ایک چراغ دل میں ہوتا ہے وہ معرفت ہے ایک چراغ دنیا میں ہے وہ آگ ہے ایک چراغ آسمان پر ہے وہ آفتاب ہے اور ایک چراغ جنت میں ہے وہ عمرؓ بن خطاب ہیں جیسا کہ آپ کے مناقب میں آگے آتا ہے اور ایک چراغ دین میں ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور خدائے تعالیٰ نے سِرَاجًا مُّنِیْرًا فرمایا سِرَاجًا مُّضِیْئًا نہیں فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ ضیا سے تاریکی دور ہو جاتی ہے اور نور ان دونوں کو دور کر دیتا ہے اور اگر ہم جواب اول کے قائل ہوں اور وہ یہ کہ آفتاب بھی چراغ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی چراغ ہیں تو وجہ تشبیہ یہ ہوگی کہ آفتاب کے پائے جانے سے روزہ دار پر کھانا حرام ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب سے یہ حلال ہوتا ہے اسی طرح جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے جانے سے مومن پر دوزخ حرام ہو جاتی ہے اور آپ کی محبت کے نہ ہونے سے دوزخ حلال ہو جاتی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ کو معراج رات ہی

[1] اے نبی ہم نے آپ کو شاہد اور بشارت دہندہ اور ڈرانے والا اور خدا کی طرف حکم خدا سے بلانے والا اور روشن چراغ بنایا ہے [2] ہم نے چراغ روشن بنایا۔ [3] اے اللہ قیامت تک ہمارے نور کو پورا رکھیے ۱۲

کہ اس وجہ سے ہوئی کہ وہ دن سے افضل ہے کیونکہ پیدائش میں دن سے مقدم ہے اس کے ابن عباسؓ وغیرہ قائل ہیں کیونکہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاٰیَةٌ[له] لَّهُمُ الَّیْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ مجاہدؒ اور عکرمہؒ کا قول ہے کہ پہلے دن پیدا ہوا ہے کیونکہ وہ روشنی ہے اور روشنی تاریکی پر مقدم ہے اور باب جمعہ میں قتادہؒ کی روایت اس کے خلاف گذر چکی ہے اور بعض نے کہا ہے رات کو معراج اس لئے ہوئی ہے تاکہ ثنویہ کا قول کہ دن خالق خیر ہے اور رات خالق شر ہے رد ہو جائے پس خدائے تعالیٰ نے رات کو کرامت احباب بنایا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ خیر و شر خدا کی قدرت میں ہے۔ خدائے تعالیٰ کے قول مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کے متعلق انسؓ کا قول ہے کہ اس سے کعبہ مراد ہے اور بعض کا قول ہے کہ اس سے فاختہ بنت ابی طالب کا مکان ہے ہے جو ام ہانی کے نام سے مشہور ہے اور خدائے تعالیٰ کے قول اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی سے بیت المقدس مراد ہے اس کا نام اقصیٰ اسوجہ سے رکھا گیا ہے یہ مکہ سے بعید ہے اور مقدس کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بتوں سے پاک اور مقدس ہے اور نیز اس لئے کہ اس میں گناہوں سے طہارت حاصل ہوتی ہے۔

صحیح بخاری میں ہے پوچھا گیا کہ کونسی مسجد سب سے اول بنائی گئی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد حرام ابوذرؓ نے پوچھا پھر کون آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ وہ کہتے ہیں میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنی مدت کا فاصلہ ہے آپ نے فرمایا چالیس برس کا اگر کہا جائے کعبہ سب سے پہلا مکان ہے جو لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا ہے اور اقصیٰ کو داؤدؑ نے بنایا ہے اور ان دونوں میں چالیس برس سے زیادہ مدت ہے بعض نے جواب دیا ہے شاید وہ بنایا گیا ہو اور ویران ہو گیا ہو پھر داؤدؑ نے اس کی عمارت از سر نو بنائی ہو ان کے ابراہیمؑ کے درمیان گیارہ اجداد گذرے ہیں یعنی گیارہ پشت کا فاصلہ ہے اور اُن کے بیت المقدس بنانے کا یہ سبب ہوا تھا کہ خدا نے داؤدؑ کے پاس وحی بھیجی کہ جب میں نے ابراہیم کو اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دیا اور انھوں نے صبر کیا تو میں نے اُن سے وعدہ کیا تھا کہ اُن کی اولاد کی کثرت کروں گا یہاں تک کہ آسمان کے تاروں کے برابر ہو جائیں گے اور میں نے قسم کھائی تھی کہ اُن کو ایک بلا میں مبتلا کروں گا جس سے اُن کی تعداد گھٹ جائیگی وہ تین برس کا قحط ہوگا یا اُن کے دشمن کو اُن پر تین ماہ تک مسلط رکھوں گا یا تین روز تک کی موت ہوگی داؤدؑ نے اس سے انھیں آگاہ کر دیا وہ بولے قحط اور دشمن کی تو ہم میں تاب نہیں ہے لیکن موت سے چارہ نہیں ہے پھر انھیں حکم ہوا کہ اچھا موت کا سامان کر و انھوں نے غسل کیا اور کفن پہن لیا چنانچہ ایک شب و روز میں اُن میں کتنے ہی ہزار مر گئے جب دوسرا دن ہوا داؤدؑ نے تضرع و زاری کی اور عرض کیا سر کہ ترش ہوا ہے اور بنی اسرائیل سخت سمجھتے ہیں یعنی گناہ کو مجھ سے اور عذاب اُن پر ہے اور آپ کی لغزش یہ تھی کہ آپ کو اپنی نوج کی کثرت سے عجب ہوا تھا یہانتک کہ ہر شب کو تینتیس ہزار آپ کی حفاظت کرتے تھے پس خدا نے اُن سے طاعون کو اٹھا لیا داؤدؑ نے اُن سے کہا خدا نے تم پر رحم کیا ہے اُس کی مسجد بناؤ چنانچہ آپ اپنی پشت پر پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے خدا نے

له ایک نشانی رات ہے اُس سے ہم دن کو اتار لیتے ہیں۔

اُن کے پاس وحی بھیجی کہ یہ مقدس گھر ہوگا اور اس کی عمارت آپ کے لڑکے سلیمان کے ہاتھ پر تمام ہوگی جب داؤدؑ کا انتقال ہوگیا تو سلیمانؑ نے اُس کی تعمیر شروع کی پس جن پتھر اور جواہر تراشتے تھے آپ کو تراشنے کی آواز ناگوار معلوم ہوئی آپ نے فرمایا اگر تم بغیر آواز کے اسے تراش سکتے ہو تو تراشو انھوں نے کہا ایک عفریت بغیر آواز کے تراشنے کی تدبیر جانتا ہے آپ نے اُسے بُلایا جب وہ آیا تو کہنے لگا اے نبی اللہ میں نے راستہ میں چند چیزیں دیکھیں اُن سے مجھے ہنسی معلوم ہوئی میں نے ایک شخص کو دریا پر دیکھا کہ اپنے خچر کو اُس نے پانی پلایا پھر اپنے گھڑے کو بھر کر گھڑے کے کڑے میں خچر کو باندھ دیا خچر کا بھاگنا تھا کہ گھڑا ٹوٹ گیا مجھے اس سے ہنسی معلوم ہوئی کیونکہ اُس نے گمان کیا تھا کہ گھڑا خچر کو روکے رہیگا اور ایک شخص کو میں نے ایک موچی کے پاس دیکھا کہ اُس سے اپنا خف بنوا رہا تھا اور اُس سے یہ شرط کی تھی کہ چالیس برس رہیگا مجھے اس سے ہنسی معلوم ہوئی کہ وہ ملک الموت کے نازل ہونے سے غافل تھا اور ایک کاہنہ عورت کو دیکھا کہ لوگوں کو آسمان کی خبریں بتلاتی تھی اور اس کے بچھونے کے نیچے سونا تھا جس کو ایک مدّت سے کسی شخص نے دفن کر دیا تھا اُسے اس کی خبر نہ تھی اور میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُسے ایک بیماری ہوگئی اُس نے پیاز کھالی اور حکم خدا سے اُسے شفا حاصل ہوگئی وہ طبیب بن گیا ہر بیمار کو وہ پیاز کھانا بتلایا کرتا تھا اور وہ مضر ہے یہاں تک کہ اُس کا ضرر دماغ تک پہونچتا ہے اور لہسن کو میں نے دیکھا کہ ناپ ناپ کر بکتا ہے حالانکہ وہ نہایت نافع دوا ہے اور میں نے مرچ کو وزن سے بکتے دیکھا ہے حالانکہ وہ زہر قاتل ہے اور فضل عاشورا میں اس کے منافع پہلے گذر چکے ہیں اور میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ خدا کا ذکر کرتے ہیں اُن میں سے بعض جاتے رہے اور دوسرے آئے اُن پر رحمت نازل ہوئی اور جو پہلے تھے انھیں نہ ملی سلیمانؑ نے اُس سے پوچھا کیا تو بغیر آواز کے پتھر تراشنا جانتا ہے اُس نے کہا میں ایسا پتھر جانتا ہوں جس سے بغیر آواز کے تراشنا آسان ہے لیکن اُس کی معدن مجھے نہیں معلوم اتنا میں جانتا ہوں کہ عقاب اُس سے واقف ہے آپ اُس کے بچوں کو پتھر کے صندوق میں بند کر دیں انھوں نے ایسا ہی کیا عقاب غائب ہوگیا اور ایک پتھر لے آیا جس کو اُس نے پتھر کے صندوق پر رکھا اس سے اُس میں سوراخ ہوگیا پھر سلیمانؑ نے پرندوں کی ایک جماعت کو اس پتھر کی معدن پر بھیجا اور پھر وہ بغیر آواز کے پتھر اور جواہر تراشنے لگے ۔ کلبیؒ کا بیان ہے کہ سلیمانؑ جب بیت المقدس کے بنانے سے فارغ ہوئے خدا تعالیٰ نے ان کے لئے دو درخت اُگائے ایک سے سونا اُگتا تھا اور دوسرے سے چاندی پس ہر ایک سے روزانہ دو سو رطل لے لیتے تھے اس طرح ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی لگا کر مسجد کا فرش بنایا ۔

فائدہ: مکحولؒ نے بیان کیا ہے کہ جو مسجد اقصیٰ میں نماز کے لئے داخل ہوا اور اُس میں پانچ فرض پڑھے تو گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے گویا آج شکم مادر سے پیدا ہوا جو بیت المقدس کا شوق کر کے اس کی زیارت کریگا جنت میں تمام انبیاء اُس کی زیارت کریں گے ۔ کعب احبارؓ کا قول ہے جو بیت المقدس میں انتقال کرے گا وہ پُل صراط پر سے برق خاطف کی طرح گذر جائیگا اور بھی انھوں نے بیان کیا ہے کہ خدا کا ایک دروازہ سمائے دنیا

میں بیت المقدس کی طرف کھلا ہوا ہے اُس سے روزانہ ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں جو بیت المقدس میں جاتا ہے اور اس میں نماز پڑھتا ہے اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو ثواب سمجھ کر بیت المقدس کی زیارت کرے خدا اُس کو ہزار شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ مقاتلؒ کا بیان ہے جو شخص اپنے بھائی سے کہے کہ ہمیں بیت المقدس لے چل تو خدا دونوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ کعب احبارؒ کا بیان ہے۔ بیت المقدس میں ایک روز ہزار ماہ کے مثل ہے اور ایک ماہ ہزار سال کے مثل اور ایک سال دو ہزار سال کے مثل اور اس میں ایک نیکی ہزار نیکیوں کے برابر ہے اور ایک گناہ ہزار گناہوں کے برابر ہے جسکا اس میں انتقال ہو گویا اُس نے آسمان میں وفات پائی اور جو اُس کے گرد مرا گویا اُسی میں مرا عطاء خراسانی کا قول ہے کہ صخرہ کے قبہ کی بلندی چالیس میل کی تھی اور پہلے گذر چکا ہے کہ ایک میل چار ہزار قدم کا ہوتا ہے اور قبہ کے اوپر سونے کا ایک آہو برہ بنا ہے اُس کی آنکھوں میں ایک جوہر جڑا ہے رات کو اس کی روشنی میں بلقار کی عورتیں سوت کاتا کرتی ہیں خدا کا قول اَلَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ یعنی نہروں اور درختوں سے اس کے گرد ہم نے برکت رکھی ہے اور بعض کا قول ہے اُس کو مبارک اس لئے کہا کہ انبیاء کی قرارگاہ انوار کے اُترنے کی جگہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کا قبلہ ہے اور قیامت میں لوگ وہیں جمع کئے جائیں گے اور بیت المقدس کو مقدس اس لئے کہا کہ اس میں گناہوں سے پاکی حاصل ہوتی ہے اور اس لئے کہ شیریں پانی کا چشمہ بیت المقدس کے صخرہ کے نیچے سے نکلا ہے۔ وہبؒ کا بیان ہے کہ خدا نے صخرہ بیت المقدس کی طرف وحی بھیجی کہ تجھ پر میں اپنا عرش رکھونگا اور تیرے ہی پاس اپنی خلق کو جمع کروں گا اور تجھی میں میری جنت و دوزخ ہے اور تجھ میں سے دودھ۔ شہد اور شراب کی نہریں جاری کروں گا اُسے خوشخبری ہو جو تیری زیارت کرے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ خدائے تعالیٰ صخرۂ بیت المقدس کو سپید مونگا آسمان و زمین کے برابر عرض رکھنے والا بنا دیگا پھر اُس پر اپنے عرش اور میزان کو رکھیگا۔ بروایت عبادہؓ بن صامت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے صخرہ بیت المقدس جنت کے ایک نخل پر ہے اور نخل جنت کی ایک نہر پر اور اس نہر پر آسیہؓ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران بیٹھی ہوئی قیامت تک جنتیوں کے زیور گوندھتی رہیں گی اس کو ثعلبیؒ نے عرائس میں ذکر کیا ہے۔

فائدہ: میں نے طبقات ابن سبکیؒ میں دیکھا ہے ثعلبی یا ثعالبی لقب ہے نسب نہیں ہے علم قرآن میں یہ اپنے زمانہ میں یکتا تھے قشیریؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے خواب میں رب العزت کو دیکھا اور میں خدا سے خطاب کرتا تھا اور خدا مجھ سے پھر خدائے سبحانہ نے فرمایا ایک مرد صالح متوجہ ہوا ہے میں نے پھر کر جو دیکھا تو امام ثعالبیؒ تھے اور ان کے دعا کے یہ شعر ہیں۔ وَاِنِّیْ لَاَدْعُو اللّٰہَ وَالْاَمْرُ ضَیِّقٌ ٭ عَلَیَّ فَمَا یَنْفَکُّ اَنْ یَّتَفَرَّجَا ٭ وَرُبَّ فَتًی قَدْ سُدَّتْ عَلَیْہِ وُجُوْھُہٗ ٭ اَصَابَ لَھَا فِیْ دَعْوَۃِ اللّٰہِ مَخْرَجًا ٭ ان کا نام احمد بن محمد بن

لہ اور میں خدا کو پکارتا ہوں اور مجھ پر کام مشکل ہوتا ہے پس مجھکو کشائش نافع نہ ہوگی بہتیرے جوان کی راہیں خراب ہو گئی تھیں خدا کے ملانے میں اُن کے لئے مخرج نکل آیا۔

ابراہیم نیشاپوری ہے ان کا ۴۲۷ھ ہجری میں انتقال ہوا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب سلیمانؑ بیت المقدس کے بنانے سے فارغ ہوئے خدا سے تین چیزیں مانگیں ایسا حکم جوائن کے حکم سے ملے۔ وہ اُن کو عطا ہو گیا اور ایسا ملک مانگا جو آپ کے بعد کسی کو زیبا نہ ہو یہ بھی آپ کو عطا ہوا اور یہ مانگا کہ ان کے پاس کوئی نہ آوے جو ان کو نہ اٹھا وے سوائے نماز کے اُسی میں ہے کہ اُن کو خطا سے اس طرح نکالا گویا آج شکم مادر سے پیدا ہوئے ہیں اس کو نسائیؒ اور ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے امید ہے کہ تیسری شئے بھی انھیں عطا ہو گئی ہو۔ سلیمانؑ نے بعد کلام طویل کے کہا اے اللہ جو اس گھر میں داخل ہو اس کے لئے میں آپ سے پانچ چیزوں کی درخواست کرتا ہوں یہ کہ اس میں جو گنہگار داخل ہو جس کو سوائے توبہ کے کسی شئے نے نہ اٹھایا ہو اس کی توبہ قبول کر لیجائے اور اس کے گناہ بخشد یے جائیں اور یہ کہ جو کوئی خوف زدہ اس میں داخل ہو سوائے طلب امن کے کسی شئی نے اسے نہ برانگیختہ کیا ہو اس کو امن عنایت ہو اور اس کی مغفرت ہو جائے اور یہ کہ جو قحط زدہ اس میں داخل ہو اُس سے آپ نظر نہ پھیریں جب تک اُس سے وہ نکل نہ جائے اے اللہ اگر آپ نے میری دعا قبول فرمائی ہو اور میری درخواست منظور کر لی ہو تو اس کی علامت یہ قرار دیجیے کہ میری قربانی کو قبول کر لیجیے آسمان سے ایک آگ اتری اس نے مشرق سے مغرب تک تباہ کر ڈالا پھر اُس میں سے ایک گردن بڑھی اور وہ قربانی کو اٹھا کر آسمان پر لے گئی۔ حسن بصریؒ کا قول ہے جو بیت المقدس میں ایک درہم خیرات کرتا ہے دوزخ سے یہ اس کا فدیہ بن جاتا ہے اور جو اُس میں ایک روٹی خیرات کرتا ہے وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا اُس نے زمین کے پہاڑوں کے برابر سونا خیرات کیا۔ زیدؓ سے مروی ہے کہ بیت المقدس کی کنجی سلیمانؑ کے پاس تھی وہ کھڑے ہوئے تاکہ اُسے کھولیں آپ کے اوپر یہ دشوار ہوا انھوں نے جن و انس کی مدد لی اُن سب کو بھی مشکل ہوا اتنے میں ایک بڑا بڈھا اُن کے پاس آیا اس نے کہا میں آپ کو چند کلمات سکھائے دیتا ہوں جو آپ کے والد داؤدؑ مصیبت کے وقت بڑھا کرتے تھے اور خدا اُن کی مصیبت کو دور کر دیا کرتا تھا انھوں نے کہا اچھا اُس نے کہا پڑھیے۔ اَللّٰھُمَّ بِنُوْرِكَ اِھْتَدَیْتُ وَبِفَضْلِكَ اِسْتَغْنَیْتُ وَبِكَ اَصْبَحْتُ وَاَمْسَیْتُ ذُنُوْبِیْ کَثِیْرَۃٌ بَیْنَ یَدَیْكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ۔ جب سلیمانؑ نے یہ پڑھا دروازہ کھل گیا۔

فائدہ: بروایت جابرؓ بن عبداللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جبرئیلؑ مجھ سے کہہ گئے ہیں کہ قیامت کے روز خدا مجھ سے خطاب فرمائیگا پھر ارشاد کرے گا اے جبرئیلؑ کیا وجہ ہے کہ میں فلاں کو دوزخیوں کی صف میں دیکھتا ہوں میں عرض کروں گا اے رب ہم نے اُس کی کوئی نیکی نہ پائی۔

لہ اے اللہ آپ کے نور سے میں نے ہدایت پائی اور آپ کے فضل سے میں مستغنی ہوا اور آپ کے ساتھ میں صبح وشام کرتا ہوں میرے گناہ آپ کے سامنے بہت ہیں میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں آپ سے توبہ کرتا ہوں اے شفقت کرنے والے اے احسان کرنے والے۔

خدائے تعالیٰ ارشاد فرمائیگا میں نے اُس کو دنیا میں یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ کہتے سُنا ہے اُس سے پوچھیگا پھر ارشاد کریگا کیا خدا کے سوا اور بھی کوئی حنّان و منّان ہے پھر دوزخیوں کی صفوں سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر جنتیوں کی صف میں لے کے داخل کردے گا حضرت علیؓ کا قول ہے حنّان وہ ہے جو اپنے سے اعراض کرنے والے پر متوجہ ہو اور منّان وہ ہے جو سوال کے قبل ابتداً بخشش کرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب مجھے کسی کام نے۔ بے چین کیا جبرئیلؑ کی شبیہ میرے سامنے اور مجھ سے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہئے [۱] تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا۔ کیونکہ کبھی کسی نے ان کلمات کو نہیں کہا جس کا خدا نے دنیا اور آخرت میں غم دور نہ کردیا ہو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی شئے بے چین کرتی تھی آپ پڑھتے تھے [۲] یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِكَ اَسْتَغِیْثُ اس کو ترمذیؒ نے روایت کیا ہے۔ عمر شیبانی سے مروی ہے کہ جبتک بیت المقدس پر سات دیواریں نہ اُٹھ لینگی قیامت نہ قائم ہوگی ایک دیوار سونے کی ایک دیوار چاندی کی ایک دیوار یاقوت کی ایک دیوار زمرد کی ایک دیوار موتی کی ایک دیوار نور کی ایک دیوار ابر کی وہ کہیں گے لے متردہ ہو جو تیرے اندر سجدہ میں اپنی پیشانی رکھے اور بعض نے کہا ہے کہ سلیمانؑ نے اس میں ایک گھر بنایا اور اُس کی دیواروں میں گچ کی لیس کی جب کوئی مرد صالح اُس میں داخل ہوتا دیوار پر اُس کا سایہ سپید پڑتا اور جب کوئی بدکار اُس میں داخل ہوتا اُس کا سایہ دیوار پر سیاہ پڑتا اس طرح بہت سے لوگ گناہوں سے باز آگئے۔ وہبؒ کا بیان ہے صخرہ سے باب سامی کے قریب سنگ مرمر لگا ہوا ہے وہ جنت کے دروازے پر ہے اور اُس پر دعا مقبول ہوتی ہے اور یہ دروازہ دروازۂ جنت کے نام سے معروف ہے۔ یہ روایت عطیہؓ بن قیس حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جنت میں میری امت کا ایک شخص اپنے پیروں پر پیادہ چل کر داخل ہوگا اور وہ زندہ ہوگا جب خلافت عمرؓ کا زمانہ ہوا بنی تمیم کا ایک شخص مع اپنے اصحاب کے بیت المقدس گیا اُس نے کنوئیں میں ڈول ڈالا تاکہ پانی بھرے ڈول کٹ کر گر پڑا وہ اُتر گیا اس کو جنت کی طرف ایک دروازہ کھلا ہوا ملا وہ اُس میں چلا گیا اور درخت سے ایک پتہ توڑ لایا پھر کنوئیں میں نکل آیا اور اُوپر چڑھا اور اُس نے صاحب بیت المقدس کو اس کی اطلاع دی اُس نے ایک جماعت کو کنوئیں میں بھیجا کسی کو دروازہ نہ ملا لوگوں نے عمرؓ کو اُس کی خبر دی تب عمرؓ نے ان کو اس حدیث سے آگاہ کیا پھر آپ نے کہا پتے کو دیکھو اگر وہ متغیر ہوگیا ہو تو جنت کا نہیں ہے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس میں تغیر نہیں آیا ہے باب الورقہ کے نام سے یہ کنواں اب بھی مشہور ہے اور بیت المقدس کی سب سے بڑی منقبت یہ ہے کہ وہاں سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] میں نے خدا پر بھروسہ کیا جسے موت نہیں اس خدا کو حمد شایان ہے جس نے کسی کو بیٹا نہ بنایا اور نہ ملک میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ اُس کا ذلت سے کوئی ولی ہے اُس کی بڑائی بیان کر۔ ۱۲

[۲] اے زندہ برقرار رہنے اور رکھنے والے آپ ہی سے ہم فریاد چاہتے ہیں ۱۲

آسمان پر عروج فرما ہوئے بعض نے بیان کیا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ یہ زمین محشر ہے پس وہ آپ کی امت پر ٹھنڈی ہوگی اور بعض نے کہا ہے اس لئے کہ اہل مکہ بیت المقدس میں آمد و رفت رکھتے تھے اور اُسے پہچانتے تھے خدا نے چاہا کہ اُن پر حجت قائم کر دے جب وہ آپ سے بیت المقدس کا حال پوچھیں کیونکہ وہ یقیناً جانتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں دیکھا تھا پس جب وہ پوچھیں گے اور آپ اُن کو ویسے ہی خبر دیں گے جیسا وہ جانتے ہیں تو اُن پر حجت قائم ہو جائے گی کہ آپ آسمان پر بھی تشریف لے گئے پس اُن کا انکار کرنا سوائے عناد کے اور کچھ باقی نہ رہے گا اور بعض نے کہا ہے کہ بیت المقدس کے ستونوں نے کہا اے رب ہمیں ہر شئے سے حصہ ملا ہے اور ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے مشتاق ہیں ہمیں آپ کی لقا نصیب کیجئے اور بعض نے کہا ہے کہ کفار نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عار دلایا تھا اور کہا تھا اگر آپ نبی ہوتے تو بیت المقدس کے ہوتے کیوں کہ وہ انبیاء کی زمین ہے اگر کہا جائے کہ آپ کے معراج میں جانے کی حکمت کیا ہے بعض نے بیان کیا ہے کہ ایک بار آپ کہیں جا رہے تھے ابوجہل آپ کو دیکھ کر ایک گھر میں لے گیا جس میں سونا چاندی اور ریشمی کپڑے تھے اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا اب ان سب چیزوں کو چھوڑ دیں گے اور فقر کو اختیار کریں گے اور دنیا سے بے رغبت رہیں خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابوجہل نے آپ کو ایک گھر میں داخل کیا اور جو کچھ اُس میں تھا اُس نے آپ کو دکھایا ہے میں آج کی شب لیجا کر اپنے گھر میں داخل کروں گا اور جو کچھ اس میں ہے وہ آپ کو دکھاؤں گا تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ اُس کے گھر میں میرے گھر سے کیا نسبت ہے اور ملک فانی کی ملک باقی کے سامنے کیا حقیقت ہے۔

موعظت: میں نے بخاری میں دیکھا ہے دینار و درہم اور چادر و سیاہ شال کا بندہ منہ کے بل گرا ابن ماجہؒ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے وہ ہلاک ہوا اور سرنگوں ہوا اگر اُس کے کانٹا گڑ جائے تو نقش نہ نبنے سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ نقش کے معنی مُنہ کے بل گر پڑنے کے ہیں اور مراد یہ ہے کہ دینار و درہم چادر اور سیاہ شال کا بندہ دور ہوا اور آپ کے قول کہ اگر اُس کے کانٹا گڑ جائے تو نقش نہ نبنے سے مراد یہ ہے کہ اگر کانٹا گڑ جائے تو موچنے سے نکال نہ سکے مطلب یہ ہوا کہ جس کو دینار اور درہم کا کانٹا لگ جائے وہ اُسی کی تکلیف میں رہتا ہے یہاں تک کہ ہلاک ہو جاتا ہے اور سر اور منہ کے بل گرنا اس کے علاوہ رہا پس اپنے رب سے نامراد اور بدبخت ہو کر ملتا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب میری امت دینار اور درہم کی عظمت کرنے لگے گی خدا اس سے اسلام کی ہیبت کو نکال لے گا۔ شافعیؒ کا کلام ہے۔

اَلنَّارُ اٰخِرُ دِیْنَارٍ نَطَقْتَ بِہٖ ؕ وَالْھَمُّ اٰخِرُ ھٰذَا الدِّرْھَمِ الْجَارِیْ
وَالْمَرْءُ بَیْنَھُمَا مَالَمْ یَکُنْ وَرِعًا ؕ مُعَذَّبُ الْقَلْبِ بَیْنَ الْھَمِّ وَالنَّارِ

لہ میں کہتا ہوں کہ دینار کا انجام دوزخ ہے اور اس رائج درہم کا انجام غم ہے۔ اور آدمی جب تک پرہیزگار نہ ہو ان دونوں کے درمیان رہتا ہے۔ غم اور دوزخ کے درمیان اس کا دل عذاب میں گرفتار رہتا ہے۔ ۱۲

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی عاتکہ کا بیان ہے ایک بار ابوجہل اپنی صغر سنی میں لڑکوں کی ایک جماعت کے ساتھ تھا اور ایک جماعت میرے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھی ابوجہل اپنی جماعت والوں کو بادام اور شکر لٹاتا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوکھی کھجور کے درخت کے پاس آئے جو میرے گھر میں تھا اُسے آپ ہلانے لگے اُس میں سے ترچھوارے گرنا شروع ہوئے۔

فائدہ: میں نے حافظ ابوسعید عبدالملک کی کتاب شرف المصطفٰی میں (جن کا انتقال ۴۰۶ھ ہجری میں ہوا ہے اور اُن کی قبر نیشاپور میں ظاہر ہے لوگ زیارت کرتے ہیں) دیکھا ہے کہ عبدالمطلب کی چھ بیٹیاں تھیں۔ عاتکہ امیمہ۔ بیضا۔ برہ۔ اروی۔ صفیہ۔ ان میں سے سوائے عاتکہؓ کے کوئی اسلام نہ لائی۔ عاتکہؓ کا حضرت عمرؓ کی خلافت میں انتقال ہوا ہے یہ زبیرؓ کی ماں ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عاتکہ اسلام لائیں اور یہ وہ نہیں ہیں جو دمشق میں تھیں اور اروی اسلام لائیں اور آپ کے چچاؤں کا آگے ذکر آتا ہے۔ اور آپ کے نانا کی ماں کا نام بھی عاتکہ تھا اور آپ کے دادا ہاشم کے باپ کی ماں کا نام بھی عاتکہ تھا اور آپ کے دادا کے دادا عبدمناف کے باپ کی ماں کا نام بھی عاتکہ تھا اسی واسطے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت وارد ہوئی ہے کہ میں عواتک کا بیٹا ہوں اور عبدالمطلب کا نام شیبۃ الحمد ہے اور عبدالمطلب یہ اس لئے کہلاتے ہیں کہ جب ان کے والد ہاشم کا انتقال ہوا تو یہ چھوٹے تھے اور ان کے چچا مطلب بڑے تھے شیبۃ الحمد اپنی ماں کے ہمراہ مدینہ شریف چلے گئے پھر مطلب بھی مدینہ روانہ ہوئے تاکہ اپنے بھتیجے کو لے آئیں چنانچہ اُن کو جُدا کر لے آئے اور وہ گندم گوں تھے جب اُن کو مکہ میں لائے تو لوگ کہنے لگے کہ یہ مطلب ہیں اور ان کے ہمراہ ایک سیاہ غلام ہے جسے خرید لائے ہیں اس طرح عبدالمطلب ان کا نام پڑ گیا اور بعض نے بیان کیا ہے کہ آپ کو شب معراج میں اس لئے آسمان پر بلایا کہ زمین نے آسمان پر فخر کیا تھا چنانچہ کہا تھا مجھ میں انبیا اور اولیا ہیں آسمان نے کہا جنت میں حور عین اور ولدان ہیں زمین بولی کہ مجھ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ ساری مخلوق سے افضل ہیں خدا نے چاہا کہ شب کو انھیں آسمان پر معراج ہو تاکہ آسمان اور زمین کا تفاخر باقی نہ رہے جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ لباس جنت مومن کے بدن پر فخر کریں گے اوپر کا لباس کہے گا میں اس کے چہرہ کو دیکھتا ہوں اور نیچے کا لباس کہیگا کہ میں اس کا بدن دیکھتا ہوں خدا کے حکم سے لباس پلٹ جائیں گے اوپر کا نیچے اور نیچے کا اوپر ہو جائیگا یہاں تک کہ اُن میں تفاخر نہ رہے گا خدا تعالیٰ کا قول لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا۔ اپنی عجائبات قدرت دکھائیں ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ شب معراج میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مملکت خداوندی میں کچھ مرد دیکھے جو ابلق گھوڑوں پر سوار تھے پورے ہتھیار لگائے ہوئے تھے مرد کا طول ہزار سال کا اور گھوڑے کا طول ہزار سال کا تھا ایک دوسرے کے پیچھے چلے جا رہے تھے ان کے اول سے آخر نظر نہ آتا تھا نہ آخر سے اول دکھائی دیتا

ـــــــــ

سلہ تاکہ ہم اُسے اپنی نشانیاں دکھائیں ۱۲ عہ عبدالمطلب کا نام صرف شیبہ ہے اور شیبہ بڑھاپے کو کہتے ہیں ان کے پیدائشی بال سپید تھے - حبیب۔

تھا آپؐ نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں انھوں نے کہا آپؐ نے خدا تعالیٰ کا قول سُنا نہیں وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ۔ یں اُترتے چڑھتے انھیں اسی طرح گذرتے دیکھا کرتا ہوں یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کہاں سے آتے ہیں اور کہاں کو جاتے ہیں۔ ایک بار عبداللہ بن سلام نے پوچھا یا رسولُ اللہ کوہ قاف کے اُدھر بھی کچھ ہے آپؐ نے فرمایا سونے کی ستر زمینیں اور اُس کے اُدھر کافور کی ستر زمینیں اور اس کے اُدھر عنبر کی ستّر زمینیں ہیں اور اُس کے اُدھر ستر ہزار عالم ہیں ہر عالم میں فرشتے ہیں جن کا شمار سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا وہ نہ آدم کو پہچانتے ہیں نہ ابلیس کو اُن کی عبادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ بیہقی نے اسماء اور صفات میں بروایت شعبیؒ بیان کیا ہے کہ اندلس (اسپین) کے اُدھر خدا کے بندے ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ کسی مخلوق نے خدا کی نافرمانی کی ہے ان کی زمینیں موتی اور یاقوت کی ہیں اُن کے پہاڑ سونے اور چاندی کے ہیں نہ وہ کوئی پیشہ کرتے ہیں نہ زراعت کرتے ہیں اُن کے دروازے پر درخت لگے ہیں اُن کی خوراک اُن کے پھل ہیں اور اُن کے پتے ان کے لباس ہیں۔

فائدہ :- حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں عرش کے نیچے ایک لوح مروارید کی اور ایک لوح یاقوت کی دیکھی ایک میں فاتحہ لکھی تھی اور دوسری میں کلُ قرآن تھا آپ فرماتے ہیں میں نے پوچھا فاتحہ کے پڑھنے والے کا کیا ثواب ہے جواب ملا اُس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند ہو جاتے ہیں میں نے پوچھا تمام قرآن پڑھنے والے کی کیا جزا ہے جواب ملا ہر ہر حرف کے عوض میں جنت میں ایک درخت ملے گا پھر میں نے تین نور دیکھے پوچھا یہ کیا ہے جواب ملا آیۃ الکرسی اور یٰسین اور قل ھو اللہ احد میں نے پوچھا آیۃ الکرسی پڑھنے والے کا کیا ثواب ہے ارشاد ہوا وہ میری صفت ہے جو اُسے پڑھے گا قیامت میں بلا حجاب میرے دیدار سے بہرہ یاب ہوگا میں نے پوچھا سورۂ یٰسین پڑھنے والے کا کیا ثواب ہے جواب ملا اُس میں اسّی آیتیں ہیں جو اُس کو روزانہ پڑھیگا اس کو اسّی رحمتیں ملیں گی بیس زندگی میں بیس مرگ میں بیس قبر میں بیس قیامت کے روز میں نے پوچھا قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھنے والے کا کیا ثواب ہے جواب ملا کہ چاروں نہروں سے یعنی پانی کی نہر۔ دودھ کی نہر۔ شراب کی نہر۔ شہد کی نہر سے جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے اُسے پینے کو ملے گا۔ اگر کہا جائے خدائے تعالیٰ کے قول لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِ رَبِّنَا میں مِن تبعیضیہ ہے اور ابراہیمؑ کے حق میں وَکَذٰلِكَ نُرِیْ اِبْرٰھِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ بغیر مِن تبعیضیہ کے فرمایا ہے اس سے لازم آتا ہے کہ ابراہیمؑ کی معراج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج سے اکمل ہے جواب یہ ہے کہ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آیات خداوندی میں سے بعض مخصوص آیات ہیں اور بعض مطلق بعض مخصوص سے افضل ہے پھر کہا ہے مشہور جواب یہ ہے کہ آیات خداوندی مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے افضل ہیں۔ رازیؒ نے سورۂ انعام کے متعلق بیان کیا ہے نور جلال خداوندی غیر منقطع ہے پس ارواح بشری بغیر کسی حجاب محروم نہیں رہ سکتیں اور وہ حجاب غیر اللہ ہیں

لہ آپ کے رب کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔

میں مشغول ہے جسقدر حجاب دور ہوتا ہے اتنی سی تجلی حاصل ہوتی ہے جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آذر بت پرستی سے انکار کیا تو اُن کو تمام وکمال تجلی حاصل ہو گئی چنانچہ اُن کو مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا آنکھوں سے دیدار کرا دیا یہاں تک کہ عرش۔ کرسی۔ اور تمام زمینیں اور اسُ کے عجائب انھیں نظر آنے لگے آذر کے معنی ہیں نہایت سن رسیدہ بڈھا اور بقول بعض اس کے معنی بدفعل کے ہیں اور مولد میں پہلے آچکا ہے کہ آپ کا نام تارخ تھا شاید ایک نام ہو اور دوسرا لقب ہو۔ اگر کہا جائے کہ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ[1] کہا اور اَرَيْنَا اِبْرٰهِيْمَ[2] نہیں کہا اس کی کیا وجہ ہے جواب یہ ہے کہ مخلوقات خداوندی اگرچہ ذات وصفات میں متناہی ہیں لیکن اُن سے خدا کی ذات اور صفات پر استدلال کرنے کی جہات غیر متناہی ہیں اور عقول خلق میں علوم غیر متناہی کا دفعۃً حاصل ہونا محال ہے۔ پس اب کوئی طریقہ ان علوم کے حاصل کرنے کا سوائے اس کے نہیں ہے کہ تدریجاً یکے بعد دیگرے زمانۂ مستقبل غیر متناہی میں حصول ہو اسی واسطے فرمایا نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ یعنی ہم ابراہیمؑ کو دکھائیں گے اور یہ نہیں کہا کہ ہم نے دکھایا کیونکہ اس روایت سے مقصود حضرت ابراہیمؑ کے لئے جلال اور عظمت خداوندی کے معرفت کے وسیلے بہم پہونچانا ہے چنانچہ انھوں نے پہلے ستارہ کے دیکھنے سے پھر دوبارہ ماہتاب کے دیکھنے سے پھر سہ بارہ آفتاب کے دیکھنے سے خدا کی ہستی پر استدلال کیا پھر اسوقت غیر اللہ کی عبادت سے اپنی بیزاری ظاہر کی اسُ وقت انُ کی عمر سیزدہ سال کی تھی۔

حکایت ۔ وہبؒ کا بیان ہے خدائے تعالیٰ نے ابراہیمؑ کے پاس وحی بھیجی کہ اے ابراہیم میرے شہروں میں سیر کیجئے تاکہ میرے عجائب دکھائی دیں چنانچہ انھوں نے سیر کی یہاں تک کہ سمندر کے کنارے تک پہونچ گئے وہاں ایک شخص کو پانی پر چلتا ہوا پایا متعجب ہوئے اور خدا سے اس کے ہمراہ چلنے کی درخواست کی چنانچہ ایک سفید موتی کے جزیرہ اسُ کے ہمراہ گئے اسُ میں زبرجد سبز کی محراب تھی اسُ شخص نے اسُ محراب میں الیتاذہ ہو کر نماز ادا کی اس کے بعد آسمان سے آگ اور ایک مینڈھا گرا اسُ شخص نے اسُے ذبح کیا پھر اسُ نے اور ابراہیمؑ نے اسُ کا گوشت کھایا پھر اسُ نے کہا حکم خدا سے اُٹھ وہ مینڈھا جیسا تھا ویسا ہی ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا ابراہیمؑ اسُ سے متعجب ہوئے اسُ کے بعد صخرہ (بیت المقدس) تک اسُ کے ساتھ گئے اسُ شخص نے اسُ پر ضرب لگائی اسُ میں سے پانی نکلنا شروع ہوا اسُ نے وضو کیا اور ابراہیمؑ سے کہا آپ بھی اُٹھیے تاکہ ہم اسُ خدا کی عبادت کریں جس نے ہمیں اپنی قدرت دکھائی ہے اور اس بات کو جان لیجئے کہ میں ایک روزہ دار بندہ ہوں کہ سال میں صرف ایک بار کھاتا ہوں اور تنہا خدا کی عبادت کیا کرتا ہوں کیونکہ جس نے خالق سے انس حاصل کیا اُسے مخلوق سے وحشت ہوئی پھر ابراہیمؑ نے اسُ سے پوچھا کتنے برس سے تو اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہے اسُ نے کہا چار سو برس سے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے ایک خلیل ہیں جن کو ابراہیمؑ کہتے ہیں۔ میں اب خدا سے دعا کرتا ہوں کہ خدا انُ سے مجھے ملائے تاکہ انُ کے سامنے

---

[1] ہم ابراہیمؑ کو دکھائیں گے۔ [2] ہم نے ابراہیمؑ کو دکھایا۔

مر جاؤں آپ نے فرمایا میں ہی ابراہیمؑ ہوں یہ سُن کر وہ شخص فوراً مر گیا اس کے بعد ابراہیمؑ اُس مقام پر خدائے تعالیٰ کی زمانۂ دراز تک عبادت کرتے رہے یہاں تک کہ انھیں گمان ہوا کہ خدا کی عبادت کا جتنا حق تھا اُتنی عبادت کر چکے خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ میں آپ کو ایسا شخص دکھاؤں گا جو آپ سے بھی زیادہ عبادت کرنے والا ہے اس کے بعد وہ کچھ دور نہ گئے تھے کہ انھوں نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ ۔ کی آواز سُنی آپؑ اس کے قریب گئے اور اُسے سلام کیا اُس نے جواب دیا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اے خلیلُ الرحمٰن آپ نے دریافت کیا تو نے مجھے کہاں سے پہچان لیا اُس نے جواب دیا کہ خدا نے میرے پاس وحی بھیجی کہ اس مقام میں سوائے میرے خلیل ابراہیمؑ کے تیرے پاس سے اور کوئی نہ گذرے گا آپ نے پوچھا کیا تو وہی عابد ہے جس کی خدا نے مجھے بشارت دی ہے اُس نے کہا نہیں آپ اپنے سامنے چلے جائیے آپ آگے بڑھے تو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک مینڈھک خدا کی تسبیح کر رہا ہے آپ نے اسے سلام کیا اُس نے جواب دیا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اے ابراہیمؑ آپ نے پوچھا تو نے کیسے جانا کہ میں ابراہیم ہوں اُس نے کہا خدا نے میرے پاس وحی بھیجی ہے کہ اس مقام میں سوائے میرے خلیل ابراہیمؑ کے اور کوئی تیرے پاس سے نہ گذرے گا آپ نے پوچھا تو اس مقام میں کتنی مدّت سے ہے اُس نے کہا دو ہزار برس سے آپ نے پوچھا کیا تو وہی عابد ہے جس کی خدا نے مجھے بشارت دی ہے اُس نے کہا نہیں آپ اپنے سامنے جائیے آپ آگے بڑھے تو آپ کو ایک عظیم الخلقت شخص نظر پڑا آپ نے اُس سے کہا اے عظیم مخلوق السَّلَامُ عَلَيْكَ اُس نے جواب دیا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اے ابراہیمؑ آپ نے اس سے کہا تو انسان ہے یا جن اُس نے جواب دیا میں اُن فرشتوں میں سے جو جُبّ پر موکل ہیں ایک فرشتہ ہوں فرشتے ایک تسبیح سے مجھ پر سبقت لے گئے تھے اس وجہ سے خدائے عزّوجل کا مجھ پر غضب ہوا میرے پر چھین لئے اور مجھکو زمین پر اُتار دیا چنانچہ میں اس مقام پر ہزار برس سے خدا کی عبادت کر رہا ہوں اے خلیل رحمٰن خدا کے واسطے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں آپ میرے لئے دعا فرمایئے کہ خدا پھر مجھے فرشتوں میں واپس کر دے آپ نے دعا فرمائی خدا نے اسے اٹھا لیا وہ کہنے لگے اے ابراہیمؑ خدائے تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں قیامت تک اپنی تسبیح کا ثواب آپ کو دیدوں پھر خدائے تعالیٰ نے آپ کو وحی بھیجی کہ آپ جہاں سے آئے ہیں وہیں واپس جایئے آپ واپس چلے آئے۔

لطیفہ میں نے کتاب العقائق میں دیکھا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جب ابراہیمؑ کو ملکوت پر مطلع فرمایا چار حاجت مندوں یعنی سانپ، ہوا، پانی اور آفتاب نے آپ کے پاس آنے کا قصد کیا چنانچہ آفتاب نے آکر کہا کہ میں شب و روز چلا کرتا ہوں۔ ہوا نے کہا کہ میں آسمان و زمین کے درمیان کے خلا میں ٹھہرتی نہیں ہوں پانی نے کہا میں کسی مقام پر قرار پذیر نہیں ہوتا ہوں آپ اپنے پروردگار سے میرے ساکن رہنے کی دعا کیجئے سانپ نے بازو چاہے تاکہ اُڑا کرے آپ نے خدا سے ان چیزوں

کی درخواست کرنے کا اُن سے وعدہ کیا اتنے میں شپرک نے آکر کہا کہ آپ خدا پر اعتراض نہ کیجئے ۔ کیونکہ ان کی حرکات میں عالم کی مصلحت ہے اگر آفتاب ٹھہر جائے تو شب روز کی پہچان نہ باقی رہے اگر ہوا نہ چلے تو زمین پر نہ سبزہ جمے نہ پھل لگیں اگر پانی ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ جائے تو جہاں پانی نہ ہو وہ موقع ہلاکت میں پڑ جائے اگر سانپ کسی جگہ قرار لیتا ہے تو اُس پر تباہی آجاتی ہے اگر اُس کے پر ہوتے تو بندگان خدا کو ایذا رسانی کیا کرتا اُن سب کو شپرک کی یہ باتیں معلوم ہوئیں آفتاب نے کہا میں اُسے اپنی گرمی سے جلا ڈالوں گا ہوا نے کہا میں اُسے عالم میں اُڑائے پھروں گی پانی نے کہا اگر میرے پاس اسکا درود ہوگا میں اُسے غرق کر دوں گا سانپ نے کہا میں اُسے مار ڈالوں گا شپرک نے خدا سے فریاد کی خدا نے ارشاد فرمایا اچھا میں نے آفتاب کے غروب کے وقت تجھے پرواز عطا کیا ہے ۔ رہی ہوا تو تجھکو ہوا سے اُس وقت تکلیف پہونچتی اگر تیرے پر ہوتے میں نے گوشت اور خون کے تیرے بازو بنائے ہیں جب تجھ پر ہوا چلیگی تیری قوت اور زیادہ ہو جائے گی اور پانی کی تجھے حاجت نہیں کیونکہ میں تیرے سینہ میں دو پستان پیدا کر دونگا ایک غذا کے لئے دوم پانی کے لئے اور سانپ کے لئے تیرا پیشاب زہر بنا دوں گا اس لئے جس زمین میں تیرا گذر ہوگا وہ وہاں سے بھاگ جائیگا ۔

فائدہ :- جس قریہ کے درخت پر شپرک لٹکتے ہوں ٹڈی دل اس کے قریب نہیں جاتا میں نے امام غزالیؒ کی نصیحت میں دیکھا ہے جو اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ لکھکر اس سے اپنی کاشت کو سینچے اُسکو کوئی آفت نہ پہونچے نہ چوہے اُسے خراب کریں اگر اُسے لکھکر بخار والے کو پلائے تو خدا اُسے صحت عنایت فرمائے اور جو شخص اسے اپنی زوجہ یا اولاد کے سر پر پڑھے خیر کثیر ہاتھ لگے ۔ ذکر ہے کہ رابعہؒ عدویہ کی کاشت پر ٹڈی دل جا پڑا وہ بولیں اے الٰہی آپ میرے رزق کے کفیل میں آپ اگر چاہیں تو میری کاشت اپنے دشمنوں کو کھلائیں اور چاہیں تو اپنے اولیا کو کھلائیں پس حکم خدا سے ٹڈیاں اُڑ گئیں ۔ میں نے زاد المسافر میں جو طب کی ایک نافع کتاب ہے دیکھا ہے کہ شپرک کا گرم خون آنکھ میں لگانا بیاض چشم کو دور کر دیتا ہے اور میں نے طب کی کتاب حاوی میں دیکھا ہے کہ ابابیل کا پیشاب بھی بیاض چشم کو دور کرتا ہے اور باب کرم میں اس سے زیادہ گذر چکا ہے میں نے قزوینی کی عجائب المخلوقات میں دیکھا ہے کہ اگر گل روغن میں شپرک کا دماغ پکا کر عرق النسا پر مالش کی جائے تو حکم خدا سے درد ساکن ہو جائے ۔

باب

معراج کا بیان

امام نووی نے روضہ میں بیان کیا ہے کہ نبوت کے دس برس اور تین مہینہ کے بعد ستائیسویں رجب کی شب آپ کو مکہ میں معراج ہوئی ہے اور اپنے فتاوی میں اس پر یقین ظاہر کیا ہے کہ ربیع الآخر میں ہوئی ہے اور شرح مسلم میں ہے کہ ربیع الاول میں ہوئی ہے اور صحیح پہلا قول ہے۔ نجم الدین نسفیؒ کا بیان ہے کہ شب دوشنبہ تھی اور بعض کا قول ہے کہ شب شنبہ تھی۔

فائدہ: رجب کی فضیلت میں پہلے گذر چکا ہے کہ جو شخص یہ دعا ستائیسویں رجب کی شب کو پڑھے گا خدا اس کی دعا کو قبول کرے گا اُس کا درجہ بلند کرے گا اس روز اس کے دل کو زندہ رکھیگا جس روز تمام دل مردہ ہونگے وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمُشَاھِدَۃِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّیْنَ وَبِالْخَلْوَۃِ الَّتِیْ خَصَّصْتَ بِھَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ حِیْنَ اَسْرَیْتَ بِہٖ لَیْلَۃَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِیْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِیَ الْحَزِیْنَ وَتُجِیْبَ دَعْوَتِیْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ۔[1] اور اس کے پہلے دو رکعتیں پڑھے جن میں فاتحہ کے بعد گیارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھے اور دس بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ خناطیؒ نے کہا ہے کہ جو ماہ رجب میں روزانہ ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھا کرے تو دس ہزار اونٹنیاں کاغذ سے لاد دیجائیں گی اور آسمانوں اور زمین کے رہنے والے ہاتھوں میں سونے کے قلم لے کر جمع ہوجائیں گے اور قل ھو اللہ احد کا ثواب ان کاغذات پر لکھیں گے۔ غزالی نے کتاب النصیحۃ میں بیان کیا ہے کہ جو شخص بِسْمِ اللّٰہِ اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کے ساتھ قل ھو اللہ احد سو بار روزانہ پڑھا کرے وہ کبھی محتاج نہ ہو اور ہر سلطان ظالم سے بچا رہے۔ علائی رح نے بیان کیا ہے کہ معراج میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں اُن میں سے شریکؒ بن ابی نمر خدا انکیں جس کے وہ مستحق ہوں عطا کرے کی روایت سب سے زیادہ ناگوار مضامین پر مشتمل ہے لوویؒ نے شرح مسلم

---

[1] اے اللہ میں اسرار محبین کے مشاہدہ کے طفیل سے اور اُس خلوت کے طفیل سے جس کے ساتھ آپ نے سید المرسلین کو مخصوص کیا جب آپ نے ستائیسویں شب کو انکیں معراج عطا کی درخواست کرتا ہوں کہ میرے دل غمگین پر رحم کیجئے اور میری دعا قبول فرمایئے اے اکرم الاکرمین ۱۲۔

میں بیان کیا ہے کہ شریک کی روایت میں بہت سے اوہام آئے ہیں جن کا علما نے انکار کیا ہے اور مسلمؒ نے یہ کہہ کر کہ اُس نے آگے پیچھے کر دیا ہے اور بڑھا گھٹا دیا ہے اس پر متنبہ کر دیا ہے. حافظ عبدالحقؒ نے بیان کیا ہے کہ شریک بن ابی نمر نے معراج کی حدیث میں مجہول زیادتیاں کی ہیں اور غیر معروف الفاظ ذکر کئے ہیں اور حفاظ کی ایک جماعت نے جن میں سے ثابت بنانیؒ اور قتادہؓ بھی ہیں. بروایت انسؓ معراج کی حدیث روایت کی ہے لیکن جو کچھ شریکؒ نے بیان کیا ہے وہ کسی نے نہیں بیان کیا اور اہل حدیث کے نزدیک شریک حافظ حدیث نہیں. قاضی عیاضؒ نے بیان کیا ہے کہ انسؓ کی حدیث کو ثابتؓ نے جید بتایا ہے اور دوسرے لوگوں نے انسؓ کی روایت میں بہت کچھ خلط ملط کر دیا ہے خصوصًا شریک کی روایت میں بہت کچھ گڑبڑ ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ علائی وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ شب معراج میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ سواریاں تھیں کہ جو اس نظم کے بعد بہ ترتیب مذکور ہیں۔

مُحَمَّدٌ اَشْرَفُ الْاَعْرَابِ وَالْعَجَمِ ÷ مُحَمَّدٌ صَادِقُ الْاَفْعَالِ وَالْكَلِمِ
مُحَمَّدٌ تَاجُ رُسُلِ اللّٰهِ قَاطِبَةً ÷ مُحَمَّدٌ خَيْرُ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى قَدَمِ
مُحَمَّدٌ بَاسِطُ الْمَعْرُوْفِ جَامِعَهٗ ÷ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ
مُحَمَّدٌ ثَابِتُ الْمِيْثَاقِ حَافِظُهٗ ÷ مُحَمَّدٌ طَيِّبُ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ
مُحَمَّدٌ جُبِلَتْ بِالنُّوْرِ طِيْنَتُهٗ ÷ مُحَمَّدٌ لَمْ يَزَلْ نُوْرًا مِنَ الْقِدَمِ
مُحَمَّدٌ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ مِنْ مُضَرَ ÷ مُحَمَّدٌ خَيْرُ رُسُلِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ ذِكْرُهٗ رُوْحٌ لِاَنْفُسِنَا ÷ مُحَمَّدٌ شُكْرُهٗ فَرْضٌ عَلَى الْاُمَمِ
مُحَمَّدٌ زِيْنَةُ الدُّنْيَا وَبَهْجَتُهَا ÷ مُحَمَّدٌ كَاشِفُ الْغُمَّاتِ وَالظُّلَمِ
مُحَمَّدٌ سَيِّدٌ طَابَتْ مَنَاقِبُهٗ ÷ مُحَمَّدٌ صَاغَهُ الرَّحْمٰنُ مِنْ كَرَمِ

صلی اللہ علیہ وسلم تمام عرب و عجم سے شرافت میں زیادہ ہیں. محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق الفعل اور صادق القول ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے تمام رسولوں کے سرتاج ہیں. محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب پیادہ پا چلنے والوں سے بہتر ہیں. محمد صلی اللہ علیہ وسلم نیکی کے پھیلانے والے اُس کے جمع کرنے والے ہیں. محمد صلی اللہ علیہ وسلم احسان اور بخشش کرنے والے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم عہد پر قائم رہنے والے اور اس کے نگہبان ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاکیزہ عادات و خصال والے ہیں. محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سرشت نور سے بنی ہے محمد صلی اللہ علیہ ہمیشہ سے نور رہے. محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلق خدا سے بہتر بنی مضر میں سے ہیں. محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام خدا کے رسولوں سے بہتر ہیں. محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہمارے جانوں کی روح ہے. محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر امتوں پر فرض ہے. محمد صلی اللہ علیہ وسلم زینت در ونق دنیا ہیں. محمد صلی اللہ علیہ وسلم غموں اور تاریکیوں کے دور کرنے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہیں اُن کے مناقب پاکیزہ ہیں. محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے کرم کے سانچے میں ڈھالا ہے۔

مُحَمَّدٌ شَرَّفَ الْبَارِیُ مَرَاتِبَہٗ ؛ مُحَمَّدٌ خَصَّہُ الرَّحْمٰنُ بِالنِّعَمِ
مُحَمَّدٌ صَفْوَۃُ الْبَارِیْ وَخَیْرَتُہٗ ؛ مُحَمَّدٌ طَاہِرٌ مِّنْ سَائِرِ التُّہَمِ
مُحَمَّدٌ طَابَتِ الدُّنْیَا بِمَبْعَثِہٖ ؛ مُحَمَّدٌ جَاءَ بِالْاٰیَاتِ وَالْحِکَمِ
مُحَمَّدٌ یَوْمَ بَعْثِ النَّاسِ شَافِعُنَا ؛ مُحَمَّدٌ نُوْرُہُ الْہَادِیْ مِنَ الظُّلَمِ
مُحَمَّدٌ قَائِمٌ لِلّٰہِ ذُوْ ہِمَمٍ ؛ مُحَمَّدٌ خَاتِمٌ لِلرُّسُلِ کُلِّہِمِ

پہلی سواری مکہ سے بیت المقدس تک براق آپ کی سواری میں رہا۔ خدانے جبرئیلؑ کواس طرح کا پیدا کیا ہے کہ نہ زیادہ طویل ہیں نہ زیادہ قصیر اُن پر سپید لباس ہے جس میں دُر و یاقوت کا حاشیہ لگا ہوا ہے رنگ برف مانند ہے سامنے کے چاروں دانت چمکتے ہیں موتی کے دربار پہنے ہیں یاقوت سرخ کے ایک ہزار چھ سو اُن کے بازو ہیں ہر دو بازو کے درمیان پانچسو برس کا فاصلہ ہے گردن لمبی ہے دونوں قدم سُرخ ہیں پنڈلیاں زرد ہیں پَر زعفران کی طرح ہیں سر سے قدم تک ستر ہزار زعفران کے پَر ہیں ہر پَر۔ پر قمر اور تارے ہیں دونوں آنکھوں کے مابین آفتاب ہے خدانے اُن کو میکائیل کے پانچسو برس بعد پیدا کیا ہے روزانہ جنت کی نہر میں غسل کرتے ہیں پھر بدن جھاڑتے ہیں تو اُس سے ستر ہزار قطرے ٹپکتے ہیں خدا ہر قطرہ سے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو سب بیت المعمور کا طواف کیا کرتے ہیں اور قیامت تک واپس نہیں ہوتے ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ روزانہ سحر کے وقت عرش کے داہنی جانب کی نہروں میں سے کسی نہر میں غسل کرتے ہیں تو اُن کے نور پر نور جمال پُر عظمت زیادہ ہوجاتی ہے پھر وہ بدن جھاڑتے ہیں تو خدا ہر پَر سے ستر ہزار قطرے نکالتا ہے اور ہر قطرہ سے ستر ہزار فرشتے پیدا کرتا ہے ان میں سے روزانہ ستر ہزار فرشتے بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں اور ستر ہزار کعبہ میں جو قیامت تک واپس نہیں ہوتے اس کو بغویؒ نے سورۂ نحل میں خدائے تعالیٰ کے قول وَیَخْلُقُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ[1] کے متعلق ذکر کیا ہے وہبؒ کا بیان ہے کہ وہ خدا کے سامنے کھڑے ہیں اُن کے پیر اور گھٹنے تھراتے ہیں خدا ہر تھراہٹ سے ایک لاکھ فرشتے پیدا کرتا ہے جو بے اذن خداوندی نہیں بولتے جب انھیں اذن ہوتا ہے تو کہتے لا الٰہ الّا اللہ اور اس کے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں جب خدا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی کرامت عطا فرماکر جو پہلے اور پچھلے لوگوں کو میسر نہیں ہوئی اکرام فرمانا منظور

---

[1] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب کو باری عزاسمہ نے شرف بخشا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے رحمٰن نے نعمتوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ اور مختار خالق ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام تہمتوں سے مبرا ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے دنیا پاک ہوگئی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آیات اور حکم لائے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز ہمارے شفیع ہوں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تاریکیوں سے رہنمائی کرکے نکالنے والا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے لئے قائم اور صاحب ہمت ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

[1] اور ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔

ہوا جبرئیلؑ کے پاس وحی بھیجی کہ قدم عبودیت پر ایستادہ ہو اور عزت ربوبیت کا اعتراف کرو اور میرے
شکر کے میدان میں خرامش کرو اور میری قدر عظیم پہچانو میں نے تم پر احسان کیا ہے جو تمھارے پاس وحی
آئے اُس پر کان لگاؤ۔ جبرئیلؑ نے کہا اے رب آپ لطیف ہیں میں بندہ ضعیف ہوں ارشاد خداوندی
ہوا علم ہدایت اور براق عنایت اور خلعت قبولیت اور طیلسان رسالت اور جلالت کا پٹہ لیکر اُترو
اور ستر ہزار فرشتوں کیساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ کے دروازے پر کھڑے ہو کر
آپ کی جناب میں پناہ گزیں ہو کیونکہ آج کی شب تم اُن کے رکابدار بنوگے اور میکائیل علم قبولیت لے کر
ستر ہزار فرشتوں کی ہمراہی میں اُترو اور حجرۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر جاؤ اور اے اسرافیلؑ
و عزرائیل جیسا جبرئیلؑ اور میکائیل نے کیا ہے ویسا تم بھی کرو اے جبرئیلؑ روشنی قمر پر آفتاب کی روشنی
سے کچھ اور بڑھا دو اور ستاروں کے نور پر کچھ قمر کی روشنی اضافہ کردو انھوں نے پوچھا اے رب
کیا قیامت قریب ہوگئی ہے ارشاد ہوا نہیں بلکہ ہمارا آج کی شب ابوطالب کے یتیم کے ساتھ ایک راز
ہے جس کو ہم چاہتے ہیں کہ اُس پر ظاہر کریں اور اسے اس کی اطلاع دیں انھوں نے پوچھا اے رب یہ کیا راز
ہے ارشاد ہوا اے جبرئیلؑ ملوک کے راز پر مملوک کو اطلاع نہیں ملا کرتی اس کے بعد جبرئیلؑ اُترے آگے
بڑھے خدمت کا پٹکہ کمر سے مضبوط باندھا سلام کیا اور کہنے لگے اے میرے سردار اٹھئے تیار ہوجیئے اور
براق کی پشت پر سوار ہو جائیے کیونکہ آپکے واسطے مملکت آراستہ ہے اور موجودات آپ کی فضیلت کی شاہد ہے جب
آپ سوار ہو کر سیدھے ہوئے وہ ہوا میں اُڑا فرشتے آپ کے سامنے چلا اور آپ کے اوپر انھوں نے درود وسلام کی کثرت
کی اور آپ کو ندا کی اے میرے سردار میری طرف التفات فرمائیے اور اپنے وجہ کریم سے مجھ پر توجہ کیجئے پھر کہا جو اس مقام
اعلیٰ پر پہونچتا ہے وہ غیر معمولی کی طرف ملتفت نہیں ہوتا پھر جب آپ ارادہ ٹھان چکے اور مخلوقات میں سے
طرف التفات نہ کیا تو زبان شکر کو منقاد کر کے ثنا خوانی میں مشغول ہوئے اور مقام قَابَ قَوسَینِ اَوْ اَدْنیٰ
تک جا پہونچے پھر آپ کو ندا ہوئی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج کی شب آپ ہمارے مہمان ہیں آپ کیا چاہتے
ہیں آپؐ نے کہا میرے قبل کے انبیاء کو جو کچھ آپ نے بخشا ہے وہ سب مجھے عنایت ہو لیکن مستعمل خلعت میں
نہیں چاہتا ہوں آپ سے کہا گیا پھر آپ کو کس شئے سے قناعت ہوگی اور آپ کس چیز کے امیدوار ہیں آپؐ نے
عرض کیا اے صاحب جود و کرم آپ میرا مقصد جانتے ہیں ارشاد ہوا اگر آپ ایسا خلعت چاہتے ہیں جس
تک کسی امیدوار کی ہمت کی رسائی نہیں ہوئی اور کسی سننے والے کے کان میں اُس کی بھنک نہیں پڑی تو
ہمارے کرم کے خزانہ میں چلے جائیے اور ہمارے فضل ونعم کے ملابس کے لئے حکم کیجئے چنانچہ آپؐ کو
مَازَاغَ الْبَصَرُ[۱] وَمَاطَغیٰ لَقَدْ رَایٰ مِنْ اٰیٰاتِ رَبِّہٖ الْکُبْریٰ کا خلعت عنایت ہوا اور مَاکَذَبَ الْفُوَادُ[۲]

---

[۱] نہ نظر کج ہوئی نہ حد سے گذری آپؐ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں ۱۲ [۲] دل نے جو کچھ دیکھا
اُس میں خطا نہیں کی۔

مَا دَاَیٰ کے نقش و نگار سے منقش تھا پھر ارشاد ہوا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکو میری معرفت ہے آپ نے عرض کیا سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ ارشاد ہوا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کہاں ہیں آپ نے عرض کیا آپ خوب جانتے ہیں آپ کے مقام کے ماوراء کسی مخلوق کا مقام نہیں میں نے ایک عالم سے دوسرے عالم میں ایک معراج سے دوسری معراج میں آپ کو پہونچا دیا ہے یہانتک کہ ملکوت السموات والارض میں کوئی عجیب شئے نہیں رہی جس پر آپ کو اطلاع نہ بخشی ہو اگر آپ نہ ہوتے تو نہ میں فرشتوں کو پیدا کرتا نہ افلاک کو گردش دیتا۔

عقائق میں مذکور ہے عثمان رضی بن عفان رضی نے بیان کیا کہ میں اُس شب کو سو رہا تھا بیدار ہوا تو دنیا کو دن کی طرح میں نے سفید دیکھا میں نے چاہا کہ میں لوگوں کو چیخ مار کر پکاروں کہ قیامت قائم ہوجائے ہاتف نے آواز دی کہ اے ابن عفان رضی ٹھہر جا حبیب صلعم کے پاس محبوب کو اوپر لے گئے ہیں۔ ابن جوزی کتاب الماجریات فی الاسولۃ والجوابات میں بیان کیا ہے کہ جب خدا نے اپنی درگاہ قدس اور محل کرامت والنس تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرب عنایت فرمایا تو ارشاد کیا اے جبرئیل طاؤسی بازو پہن لو اور اپنے بازوؤں کو جواہر عالی سے مرصع کروا اور فضاء ملکوت اور صحن جبروت سے بغیر سات لاکھ بازوؤں اور سات لاکھ ہاروں کے نہ نکلنا کوئی یاقوت اصفر کا کوئی زمرد اخضر کا کوئی طلاء احمر کا ہار پہنانا اور رضو رحمت کے دروازے کھول دو اور عذاب اور تکلیف کو اٹھا دو انھوں نے پوچھا اے رب کیا قیامت قائم ہوگئی ارشاد ہوا نہیں بلکہ آج کی شب ہم اپنے حبیب کو خلوت میں بلائیں گے اور حالت قرب میں جلوہ افروز ہوں گے دار دنیا میں اُتر کر زمین حجاز میں جاؤ اور جبل حرا کو روانہ ہو اور مکہ میں جاکر بنی ہاشم کے کوچہ میں پہنچو اُس کوچہ میں ایک محلہ ہے اور محلہ میں ایک گھر ہے اُس گھر میں ایک چبوترہ ہے اور چبوترہ پر ایک یتیم کروٹ کے بل لیٹا ہوا ہے وہ سوتا نہیں ہے اونٹ کے بالوں کی کملی اوڑھے ہے وہ متکبر متجبر اور مغرور نہیں ہے وہاں پہونچ کر اس کا نہایت احترام بجالاؤ اور ہمیشہ اسی کی خدمت میں حاضر رہو اور اس کے ساتھ خدام کی طرح باادب پیش آؤ اس کے پیر دبانا اور اس پر بکثرت درود و سلام بھیجا کرو اور کہو اے مُزَّمِّل۔ اے مُدَّثِّر آپ کو آپ کے رب نے اپنے پاس بلایا ہے اپنے پاس کا عطیہ آپ کو مرحمت فرمائیگا اور آپ سے کہا ہے دوری دور ہوئی ہجر سے چھٹکارا ملا وصل حاصل ہوا انوار محیط ہیں ملامت کرنے والے بازآ گئے آنحضرت کے لشکر صف بستہ ہیں چنانچہ رب جلیل کے حکم سے جبرئیل براق لے کر حاضر ہوئے براق بیٹھ پھیر کر بھاگنے لگا اور پیچھے ہٹنے لگا جبرئیل نے اسے ادب دینے کے لئے کوڑا مارا اور ایک ڈانٹ بتائی۔ جب آپ سوار ہونے لگے تو جبرئیل نے آپ کی رکاب پکڑلی اور میکائیل نے براق کی لگام پکڑی پھر ملکوت کو برابر پھاڑتا چلا گیا یہانتک کہ سراپردۂ جبروت تک جا پہونچا پھر پردہ ہائے نور کو چاک کرتا ہوا سب پردوں سے تجاوز کر گیا عرش آپ کے داہنے کرسی آپ کے بائیں لوح و قلم

ــہ آپ پاک ہیں میں نے آپ کو نہیں پہچانا جتنا پہچاننے کا حق ہے ــہ اے کپڑے میں لپٹنے والے ــہ اے کپڑے اوڑھنے والے ۱۲۔

آپ کے پشت تھی اور ایسے مقام پر جا پہونچے کہ وہاں تک سوائے آپ کے کسی کی رسائی نہیں ہوئی اور ایسے محل تک آپ کو قربؐ حاصل ہوا کہ سوائے آپ کے کسی بندہ کو اتنا قرب میسّر نہ ہوا پھر آپ سے کہا گیا اے خاتم النبیین آگے بڑھیئے آپ نے عرض کیا اے رب العالمین میں آگے بڑھا ارشاد ہوا اپنی عزت وجلال کی قسم میں آپ کا ذکر شائع کروں گا اور جو ایمان دار آپ کے اوپر درود بھیجے گا اُس پر رحمت نازل کروں گا۔ بغویؒ نے بیان کیا ہے کہ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کے معنی یہ ہیں کیا ہم نے آپ کے دل کو ایمان. نبوت. حکمت اور علم کے لئے کھول نہیں دیا وسیع نہیں کر دیا نرم نہیں کر دیا اور وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ کے معنی یہ ہیں کیا ہم نے آپ سے بوجھ نہیں اُتار دیا یعنی آپ کی اُمت کا بوجھ کیونکہ امت کے گناہوں میں آپ کا دل مشغول رہتا تھا خدا ہماری جانب سے آپ کو افضل جزا عنایت فرمائے اور جو جزا کسی نبی کو اُمت کی طرف سے ملی ہو اُس سے بھی افضل جزا آپ کو مرحمت کرے اور آپ کی دوام نبوت کے ساتھ آپ پر درود وسلام نازل فرمائے۔

[له] هٰذَا هُوَ الْمُخْتَارُ وَالْبَدْرُ الَّذِیْ ÷ كُلُّ الْبُدُوْرِ خَضَعْنَ نَحْوَ هِلَالِهٖ
مَا اِنَّ لَهٗ فِی الْعَالَمِيْنَ مُمَاثِلٌ ÷ كَلَّا وَلَا فِی الْكَوْنِ مِنْ اَشْكَالِهٖ
اَسْرٰی بِهٖ فِیْ لَيْلَةٍ سَعْدِيَّةٍ ÷ وَطَئَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی بِنِعَالِهٖ
فَالْمُلْكُ وَالْمَلَكُوْتُ طَوْعُ يَمِيْنِهٖ ÷ وَالْكَوْنُ وَالْاَكْوَانُ تَحْتَ شِمَالِهٖ
حَتّٰی دَنَا مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ الْعُلٰی ÷ وَسَعٰی لَهُ الْمَعْشُوْقُ فِیْ اِقْبَالِهٖ
فَرَاٰی وَشَاهَدَ ذَا الْجَلَالِ بِعَيْنِهٖ ÷ مَا زَاغَ مِنْهُ الطَّرْفُ عِنْدَ مَآلِهٖ
كَلَّا وَلَا كَذَبَ الْفُؤَادُ وَكَيْفَ لَا ÷ وَهُوَ الْحَبِيْبُ دُعِیَ لِاَجْلِ وِصَالِهٖ
هٰذَا الَّذِیْ قَدْ خُطَّ فِی الْعَرْشِ اسْمُهٗ ÷ بِصِفَاتِهٖ وَنُعُوْتِهٖ وَجَلَالِهٖ
هٰذَا الَّذِیْ رَامَ الْكَلِيْمُ مَقَامَهٗ ÷ فَانْدَكَّ مِنْهُ الطُّوْرُ عِنْدَ مَقَالِهٖ
هٰذَا الَّذِیْ جَاءَ الْمَسِيْحُ مُبَشِّرًا ÷ وَلِقَدَمِهٖ مُتَمَسِّكًا بِحِبَالِهٖ

[له] یہ وہ مختار ہیں اور وہ ماہ کامل ہیں جن کے ہلال کی طرف سارے ماہ کامل پست ہو کر رہ گئے. اُن کا عالم والوں میں کوئی مماثل نہیں ہرگز نہیں اور نہ ہستی میں کوئی اُن کا مشاکل ہے شب مبارک میں خدا اُن کو لیگیا. آسمانہائے بلند کو اپنے جوتوں سے روندا. پس ملک اور ملکوت آپ کے داہنے ہاتھ کے تابع ہیں. اور ہستی اور عالم آپ کے بائیں ہاتھ کے تحت میں ہیں. یہانتک کہ قاب قوسین بلند کے قریب پہونچ گئے. اور معشوق نے آپ کی آمد میں سعی کی. پھر آپ نے اپنی آنکھ سے خدا کو دیکھا اور مشاہدہ کیا. آپ کی نگاہ مآل کے وقت کج نہ ہونے پائی. ہرگز نہیں نہ دل نے خطا کی اور یہ بات کیسے نہ ہو. وہ حبیب ہیں وصل کے لئے وہ بلائے گئے. یہ وہ ہیں عرش پر جن کا نام تحریر ہے تمام صفات واوصاف اور جلال کے ساتھ. یہ وہ ہیں موسیٰ کلیم اللہ نے جن کے مقام کا قصد کیا تھا تو اُن کے کہنے کے وقت طور پہاڑ پھٹ پڑا. یہ وہ ہیں جن کی بشارت عیسیٰ مسیح نے آکر دی اور اُن کے قدم کو تھامے ہوئے اور اُن کے سہارے سے رہے۔

[۱] هٰذَا الَّذِیْ سَفَرَ اللِّثَامُ فَاَطْرَقَتْ ؛ مُقَلُ الْقُلُوْبِ مَهَابَةً لِجَمَالِهٖ
هٰذَا الَّذِیْ فِی الْحَشْرِ یَعْقِدُ فَوْقَهٗ ؛ ذَاكَ اللِّوَا وَالرُّسُلُ تَحْتَ ظِلَالِهٖ
یَا حَضْرَةَ الْقُدْسِ الَّذِیْ هُوَ ضَوْؤُهَا ؛ وَالْعَارِفُوْنَ تَمَسَّكُوْا بِحِبَالِهٖ
صَلّٰی عَلَیْكَ اللّٰهُ مَا ظَهَرَ الدُّجٰی ؛ لِضُحًی وَّ هَلْ مُهَلِّلٌ بِهِلَالِهٖ

نسفیؒ نے کتاب زہر الریاض میں بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جب جبرئیلؑ کو براق لینے کا حکم دیا تو وہ جنت میں گئے اس میں چالیس ہزار براق پائے جن کی پیشانیوں پر لکھا ہوا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ان میں ایک براق کو دیکھا کہ سب سے الگ رو رہا ہے اکیلا ہے اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے انھوں نے اس سے اس کا سبب پوچھا اس نے کہا میں نے چالیس ہزار برس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف سنا ہے آپؐ کے شوق میں مجھ سے کھانا پینا چھوٹ گیا ہے جبرئیلؑ نے اسے لے لیا وہ گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا اور اس کا چہرہ آدمی کے چہرہ کی طرح تھا اس کی دونوں آنکھیں سیاہ اور ابھری ہوئی تھیں پتلے پتلے کان تھے رنگ طاؤس کی طرح پیشانی زہرہ کے مانند بدن یاقوت احمر اور مرجان کی طرح سر مشک اذفر کا تھا مشک اذفر سے مشک خالص مراد ہے گردن عنبر کی دونوں کان اور شانے مروارید سفید کے سونے کی زنجیروں کی لگام دی ہوئی تھی دُر و جواہر کا تاج پہنے تھا دیبا کا پالان اس پر کسا ہوا تھا اس کا قدم اتنی دور پڑتا تھا جہاں تک نظر جاتی تھی پھر جبرئیلؑ نے یاقوت احمر کا زین اس پر کسا اور زبرجد کی لگام چڑھائی ۔ روض الافکار میں ہے جب جبرئیلؑ اترے انھوں دروازہ کی کنڈی کھٹکھٹائی اور کہنے لگے اے سونے والے اٹھیے آپ کے لئے غنیمتیں مہیا ہیں اے ابی طالب کے یتیم اٹھیے آپ کے مطالب مہیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیے آج کی شب آپ کی شب ہے آج کی دولت آپ کی دولت ہے آپ آفتاب معارف ہیں آپ بدر لطائف ہیں آپ قیامت میں ہر خائف کے ملجا ہیں آپ ہی کے لئے مکان آراستہ ہے جام محبت آپ ہی کے وصال کا پیالہ بھرا ہوا ہے اٹھیے دسترخوان بچھے ہیں آپ کی ملاقات کے دن گنے جاتے ہیں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنا آپ نے پوچھا کہ اے جبرئیل آیت رحمت میرے پاس لائے ہو یا آیت عذاب انھوں نے کہا خدا تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور اپنی درگاہ میں اس راز کے لئے جو آپ کے اور خدا کے درمیان ہے آپؐ کو بلایا ہے آپؐ نے کہا اے جبرئیلؑ مجھے کریم نے بلایا ہے یہ تو بتلاؤ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا انھوں نے کہا تاکہ آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ بخشدے آپؐ نے کہا یہ تو میرے لئے ہے میرے عیال کے لئے کیا ہے انھوں نے کہا وَلَسَوْفَ[۲] یُعْطِیْكَ رَبُّكَ

[۱] یہ وہ ہیں جنھوں نے نقاب اٹھا دی تو دلوں کی پتلیاں آپ کے جمال کے رعب میں آکر جھک گئیں ۔ یہ وہ ہیں کہ حشر میں جن کے اوپر لوا بندھے گا ۔ اور تمام رسول اس کے سایہ میں ہوں گے ۔ اے درگاہ قدس جس کی وہ چمک ہیں ۔ اور عارفین نے آپ کی رسی پکڑی ۔ جب تک چاشت کے ساتھ تاریکی شب کا ظہور ہوتا ہے اور جب تک ان کے ہلال (ابرو) کو دیکھ کر ہلال دیکھنے والے پکاریں خدا آپ کے اوپر درود بھیجتا رہے گا ۔

[۲] آپ کا رب آپ کو عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے ۔

فترضی آپ نے کہا ٹھہرو میں وضو کرلوں انھوں نے کہا میں جواہر کے کوزہ میں آب سلسبیل اور یاقوت احمر کا طشت اور سندس سبز کا جوڑا اور نور کا عمامہ لایا ہوں اس میں چار سطریں لکھی ہیں پہلی محمد رسول اللہ دوسری محمد نبی اللہ تیسری محمد حبیب اللہ چوتھی محمد خلیل اللہ اس کو رضوان نے کرا تر بے ہیں ان کے ساتھ چالیس ہزار فرشتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے پہلے سے صاحب عمامہ پر درود بھیجتے ہیں جب آج کی شب آئی تو رضوان نے جنت سے یہ عمامہ لے لیا فرشتوں نے کہا اے رب آپ نے ہمکو صاحب عمامہ پر درود بھیجنے کا حکم کیا تھا آج کی شب ہمیں اس کے دیدار سے مشرف کیجئے اور اس کے سامنے جانے کی ہمیں اجازت دیجئے جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر چکے خدا نے جبرئیل کو حکم دیا کہ وضو کا پانی میکائیل کو دیدو انھوں نے دیدیا پھر خدا نے میکائیل کو حکم دیا کہ یہ پانی عزرائیل کو دیدو پھر اسرافیل کو پھر رضوان کو دیدو پھر جنت الفردوس میں بھیجدو خدا نے حورعین کو حکم دیا کہ اپنے چہروں میں اسے ملیں، انھوں نے ملا تو ان کا نور اور حسن زیادہ ہوگیا پھر جبرئیل نے براق کو صفا پر پیش کیا وہ اس سے بھاگا کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا کو اپنے ہاتھ سے چھولیا تھا اور فرمایا تھا اس شقی کی کون عبادت کرے گا صفا مرد کی صورت پر ایک مرد تھا اور مروہ عورت کی صورت پر بت تھا براق سے جبرئیل نے کہا اے براق تجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم نہیں آتی قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تیری پشت پر ان سے افضل کوئی سوار نہیں ہوا براق نے کہا یہ عربی نبی ہیں انھوں نے کہا ہاں اس نے پوچھا یہ صاحب حوض ہیں انھوں نے کہا ہاں اس نے کہا یہ تاباں چہرہ اور روشن ہاتھ پیر والوں کو لے جانے والے ہیں انھوں نے کہا ہاں اس نے کہا یہ قیامت میں شفیع ہیں انھوں نے کہا ہاں اس وقت آپ کے لئے پست ہوگیا اور کہنے لگا اے سید المرسلین سوار ہوجائیے لیکن آپ سے میری ایک حاجت ہے کہ قیامت میں اپنی شفاعت سے مجھے فراموش نہ کیجئے گا پھر جب آپ نے سوار ہونے کا ارادہ کیا آپ رونے لگے جبرئیل نے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا مجھے اپنی امت یاد آگئی کیا قیامت میں میری امت کے لوگ بھی سوار ہوں گے انھوں نے کہا ہاں يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا اسے یہی مراد ہے کہ جس روز ہم پرہیزگاروں کو رحمن کی طرف سوار کرکے لیجاکر جمع کریں گے اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بےچینی دور ہوئی آپ نے کہا اے جبرئیل حیوان ضعیف اس کے محبت کے بار اور اس کی امانت کے اسرار جس کے اٹھانے سے آسمان زمین اور پہاڑ عاجز ہوگئے اٹھاتا ہے اے جبرئیل سواری مسافت قطع کرے جاتی ہے اور راہبر سے جہات کی راہ پوچھی جاتی ہے اور جہات حوادث کے محل ہیں اور میرا حبیب جہات سے پاک اور حل کر اس کے پاس رسائی نہیں ہوتی پس جو شخص معانی کو سمجھتا ہو اور جو کچھ میں برداشت کررہا ہوں اس سے واقف ہو وہ جان سکتا ہے کہ مجھے مقام قاب قوسین میں بھی اس سے اتنا ہی قرب ہے جتنا کہ مجھے اسوقت تھا جب میں ام ہانیؓ کے مکان پر تھا۔ جبرئیل نے کہا میں آپ کے پاس تو اس لئے لایا گیا ہوں تاکہ آپ کی در دولت کا خادم بنوں اور آپ کے

پاس سواری بادشاہوں کی رسم اور اہل سلوک کے طریقہ کے موافق آپ کی کرامت کے اظہار کے لئے لایا ہوں جب آپ سوار ہوئے جبرئیلؑ نے آپؐ کی بُراق کی باگ تھامی اور میکائیلؑ نے رکاب پکڑی اور اسرافیلؑ آپؐ کے لباس کے کنارے برابر کرتے تھے بُراق آپؐ کو مکہ کے پہاڑوں پر لے کر چڑھ گیا اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتر کر نماز پڑھیے آپؐ نے نماز پڑھی پھر پوچھا آپ جانتے ہیں کہ آپؐ نے کہاں نماز پڑھی ہے آپؐ نے کہا نہیں اس نے کہا آپؐ نے طیبہ میں نماز پڑھی ہے اور انشاء اللہ یہیں آپ ہجرت کر کے آئیں گے پھر آپ آگے چلے اور ایک روایت میں ہے کہ پھر ہم چلے پھر اسُ نے کہا اُتر کر نماز پڑھیئے آپؐ کہتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی اسُ نے کہا آپؐ کو معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی میں نے کہا نہیں اسُ نے کہا آپؐ نے طور سینا پر نماز پڑھی ہے جہاں خدا نے موسیٰؑ سے کلام کیا تھا پھر ہم چلے اسُ نے کہا اُتر کر نماز پڑھیئے میں نے نماز پڑھی اسُ نے پوچھا آپؐ جانتے ہیں کہ آپؐ نے کہاں نماز پڑھی میں نے کہا نہیں اسُ نے کہا بیت اللحم میں جہاں عیسیٰؑ پیدا ہوئے تھے میں چلا جا رہا تھا اتنے میں میں نے اپنے داہنی طرف سے ایک آواز سُنی اے محمدؐ ذرا ٹھہریے میں آپ سے ایک بات پوچھ لوں میں وہاں نہ ٹھہرا پھر میں نے اپنی بائیں طرف سے آواز سُنی اے محمدؐ ذرا ٹھہریے میں آپؐ سے ایک بات پوچھ لوں میں وہاں نہ ٹھہرا پھر میں نے سامنے ایک عورت جو پورے طور سے آراستہ تھی آئی اور کہنے لگی اے محمدؐ ذرا ٹھہریے میں آپؐ سے ایک بات پوچھ لوں میں وہاں نہ ٹھہرا اس کے بعد میں نے اس کی نسبت جبرئیلؑ سے پوچھا انھوں نے کہا پہلا یہود کا داعی تھا اگر آپ اسُ کو جواب دیتے تو آپؐ کی امت یہودی ہو جاتی دوسرا نصاریٰ کا داعی تھا اگر آپ اسُ کو جواب دیتے تو آپ کی اُمت نصرانی بن جاتی اور عورت دنیا تھی اگر آپ اسُ کو جواب دیتے تو آپ کی اُمت دنیا کو آخرت پر اختیار کر لیتی۔

لطیفہ :- کوئی عارف لوگوں میں وعظ کہہ رہا تھا اور اُن کو دنیا سے بے رغبت کر رہا تھا اسُ سے کسی نے کہا کہ تیرا لباس اور تیری سواری پانچسو دینار کے برابر ہے اسُ نے کہا دنیا کو اپنے ظاہر پر رکھا اپنے باطن میں نہ گھسنے دے اگر تو دنیا کا مالک ہو اور تجھے اسُ سے محبت نہ ہو تو تو زاہد ہے اور اگر تو کسی چیز کا مالک نہ ہو اور اپنے دل سے تجھے دنیا کی محبت ہو تو اسُ پر راغب ہے اور قابل مذمت ہے دنیا کے قلب میں ہونے کی ایک علامت اسُ سے بخل کرنا ہے کیونکہ دل سے محبوب کا نکالنا دشوار ہے اور دنیا کے صرف ہاتھ میں ہونے کی علامت اسُ کا خرچ کرنا اور سخاوت کرنا ہے اگر کہا جائے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ورع میں تمام خلق سے زیادہ تھے پھر آپ نے یہ کیسے فرمایا کہ تمھاری دنیا میں سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں، خوشبو عورتیں اور نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہ تینوں چیزیں اگرچہ صورت میں دنیا ہیں لیکن حقیقت میں دنیا نہیں ہیں کیونکہ دنیائے مذموم وہ ہے جو قدر کفایت سے زائد ہو رہی ضروری چیزیں جن سے چارہ نہیں جیسے مکان۔ خادم۔ زوجہ۔ خوراک یہ دنیائے مذموم میں داخل نہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شریعت مقرر کرنے والے تھے خدا نے آپ کو یہ تین چیزیں محبوب بنا دیں،

تاکہ آپ کی شریعت کی قیامت تک پیروی ہوتی رہے کیونکہ خوشبو سے محبت رکھنا عقل کو زیادہ کرتا ہے اور جس قدر عقل ہوتی ہے اتنا ہی دین قوی ہوتا ہے اور عورتیں پارسائی اور کثرت نسل کا سبب ہیں اور عیال کی کثرت سے بندگان خدا بڑھتے ہیں اور بندگان خدا کی کثرت سے عبادت کی کثرت ہوتی ہے اور خدا نے کسی نبی کو نہیں بھیجا جس نے نکاح نہ کیا ہو یہاں تک کہ یحییٰؑ نے بھی نکاح کیا لیکن آپ اپنی زوجہ کے پاس جا نہ سکے کیونکہ انھوں نے کہدیا کہ میں حصور ہوں اور عیسٰیؑ کی نسبت بعض کا قول ہے کہ نزول کے بعد وہ نکاح کریں گے بعض کا قول ہے کہ خوشبو سے اویس قرنیؓ کا دل مراد ہے کیونکہ آتش محبت رسولؐ میں سوختہ ہو گیا تھا اسی واسطے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یمن کی طرف سے مجھے نفس رحمٰن کا پتہ چلتا ہے ان کی قبر کوفہ میں ہے حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا ہے اس کا باب زہد میں کافی بیان گذر چکا ہے اور شیخ عارف ولی اللہ سید جلیل القدر تقی الدین حصنی کی کتاب تنبیہ السالک میں کیا خوب قول میری نظر سے گذرا ہے۔

أَيَا فُرْقَةَ الْأَحْبَابِ لَا بُدَّ لِي مِنْكَ ✽ وَيَا دَارَ دُنْيَا إِنَّنِي رَاحِلٌ عَنْكَ
وَيَا قِصَرَ الْأَيَّامِ مَا لِي وَلِلْمُنَىٰ ✽ وَيَا سَكَرَاتِ الْمَوْتِ مَا لِي وَلِلضِّحْكِ
وَمَا لِيَ لَا أَبْكِي لِنَفْسِي بِعَبْرَةٍ ✽ إِذَا كُنْتُ لَا أَبْكِي لِنَفْسِي فَمَنْ يَبْكِي

خواصؒ نے کہا ہے کہ زہد میں تین حرف ہیں ز ا ترک زینت، ہا ترک ہوا اور دال ترک دنیا اور دوسروں نے کہا کہ زہد بلا تواضع کے درخت بے بر کے مانند ہے اور عبادت بے علم کے ایسی ہے جیسے کسی کے ہاتھ میں تیر و کمان ہوا اور وہ ستاروں پر نشانہ لگانا چاہتا ہو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر میں نے عمدہ لباس پہنے خوشبو لگائے ہوئے ایک جوان کو دیکھا میری دونوں آنکھوں کے درمیان اُس نے بوسہ دیا اور تھوڑی دیر مجھ سے غائب رہا جبرئیلؑ سے میں نے اُس شخص کی نسبت پوچھا انھوں نے کہا یہ دین تھا مژدہ ہو آپ کی امت ایمان دار ہو کر زندہ رہے گی اور ایماندار ہو کر مرے گی اور امن کیساتھ جنت میں داخل ہو گی پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے ایک پانی کا پیالہ ایک دودھ کا پیالہ ایک شراب کا پیالہ میں نے دودھ لے لیا۔ جبرئیلؑ نے کہا آپ نے فطرت کو پالیا اگر آپ پانی پی لیتے تو آپ کی امت غرق ہو جاتی اگر شراب لیتے تو آپؐ کی امت بے عقل ہو جاتی آپ نے تھوڑا سا دودھ پیا اگر آپ کل دودھ پی لیتے تو آپؐ کی امت کا کوئی دوزخ میں نہ جاتا میں نے کہا پھر لے آؤ انھوں نے کہا

لہ عورتوں سے کنارہ کش رہنے والا ۱ہ اے دوستوں کی جدائی تو میرے لیے ضروری ہے اور اے دار دنیا میں تجھ سے کوچ کرنے والا ہوں۔ اور اے ایام کی کوتاہی بھلا میں کہاں اور آرزوئیں کہاں۔ اور اے سکرات موت بھلا میں کہاں اور ہنسی کہاں۔ اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اپنی جان پر ایک آنسو سے بھی نہیں روتا۔ جب میں ہی اپنے نفس کے لئے نہ روؤں گا تو کون روئے گا۔

اب کہاں جو کچھ حکم ہوا تھا اُس پر قلم چل چکا پھر میرے پاس سپید۔ سبز۔ زرد اور سیاہ رنگ کے کپڑے لائے گئے میں نے سفید کپڑا اختیار کر لیا جبرئیلؑ کہا سپید کپڑے اہل اسلام کا لباس ہے اور زرد اہل کتاب کا لباس ہے آپ کی امت یہودیت یا نصرانیت سے نجات پا گئی اور سیاہ دوزخیوں کا لباس ہے آپ کی امت کو دوزخ سے نجات مل گئی۔ مصابیح میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے کہ سفید لباس پہنا کرو کیونکہ وہ نہایت پاکیزہ اور طاہر ہوتا ہے۔ ابن بطالؒ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفید لباس پہنا کرتے تھے اور اس کے پہننے کی ترغیب دیتے تھے یہ فرشتوں کا لباس ہے جنھوں نے غزوۂ اُحد وغیرہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کی تھی۔ علائیؒ نے سورۂ سبحان کی تفسیر میں بیان کیا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں شب معراج میں بیت المقدس پہونچا تو مسجد کے دروازہ پر ٹھہرا تین شخص مجھے ملے ایک کے ہاتھ میں دودھ کا برتن تھا ایک کے ہاتھ میں پانی کا برتن ایک کے ہاتھ میں شراب کا برتن تھا مجھ سے کہا گیا پیجئے اتنے میں میں نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سُنا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیئیں گے تو خود بھی غرق ہونگے اور آپؐ کی امت بھی غرق ہو جائے گی اگر شراب پیئیں گے تو خود بھی گمراہی میں پڑیں گے اور اب کی امت بھی گمراہی میں پڑے گی اگر دودھ پیئیں گے تو خود بھی ہدایت پائیں گے اور آپ کی امت بھی ہدایت پائے گی میں نے دودھ لے کر پی لیا۔ عقائق میں مذکور ہے کہ آپ کے لئے ایک بڈھا ایک ادھیڑ اور ایک جوان لایا گیا اور آپؐ سے کہا گیا اپنے لئے ایک کو آپ اختیار کر لیجئے آپ نے جوان کو اختیار کر لیا جبرئیلؑ نے آپؐ سے کہا آپؐ نے عافیت کو اختیار کیا اور بڈھا دولت ہے اور ادھیڑ بخت ہے اور یہ دونوں متغیر ہیں۔

فائدہ: عائشہؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج میں ایک جذامی قوم کے دیر گذر ہوا آپؐ نے فرمایا یہ کیسی سخت بلا میں مبتلا ہیں آپ کو اطلاع دی گئی کہ یہ لوگ ایسی قوم کے صلب میں تھے کہ انھوں نے کبھی عافیت نہ مانگی تھی اگر وہ یہ کلمات پڑھتے تو اُن پر یہ مصیبت نہ آتی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قبیصہؓ صبح کی نماز پڑھ کر تین بار پڑھ لیا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ تو نابینائی جذام اور فالج سے عافیت میں رہو گے۔ سعید بن مسیّبؓ نے بیان کیا ہے جو شخص خدا تعالیٰ کا قول اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ پڑھا کرے خدا سے جو کچھ مانگے گا اُسے عطا ہوگا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ۔ ہر خوف زدہ کے لئے امان ہے اس کو غزالیؒ نے نصیحت میں ذکر کیا ہے،

لہ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے غیب اور شہادت کے جاننے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بندوں میں حکم فرمائیں گے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ۱۲ ؎ خدا ہمیں کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔

علائیؒ نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر ہم ایسی قوم پر گذرے جو لوگ ایک روز بوتے تھے اور ایک روز کاٹتے تھے میں نے کہا اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں انھوں نے کہا راہ خدا میں جہاد کرنے والے اُن کی نیکیاں سات سو گنا بڑھ گئی ہیں پھر ہمارا ایک ایسی قوم پر گذر ہوا جن کے سر پتھر سے کُچلے جاتے تھے جب کچل جاتے تو پھر جیسے تھے ویسے ہی بن جاتے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں انھوں نے کہا یہ وہ لوگ جن کے سروں میں نماز سے گرانی ہو جاتی تھی پھر ہمارا ایک قوم پر گذر ہوا جن کے سامنے اور پیچھے پیوند لگے تھے اور زقوم کو ایسے چرتے جاتے تھے جیسے چوپائے کانٹے چرتے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں انھوں نے کہا زکوٰۃ نہ دینے والے مجاہدؒ اور قتادہؓ نے بیان کیا ہے کہ ضریع ایک قسم کی کانٹے دار گھاس ہوتی ہے جو زمین پر پھیلی ہوتی ہے جب تر ہوتی ہے تو اونٹ اُسے چرتا ہے اور خشک ہونے کے بعد نہیں کھائی جاتی زمانہ بہار میں اسُ کو شبرق کہتے ہیں اور موسم گرما میں اُسے ضریع کہتے ہیں۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ دوزخ میں ضریع ایلوے سے زیادہ تلخ اور مردار سے زیادہ بدبو دار اور آگ سے زیادہ گرم ہوگی خدا ہم کو اس سے پناہ میں رکھے پھر ہمارا ایک قوم پر گذر ہوا اُن کے سامنے پاکیزہ گوشت اور خبیث گوشت دونوں دھرا تھا پاکیزہ کو چھوڑ کر خبیث گوشت کو کھاتے تھے میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں انھوں نے کہا یہ زنا کار لوگ ہیں۔ شیخ تقی الدین حصنیؒ کی تنبیہ السالک میں ابوذرؓ کی حدیث ہے کہ کوئی بندہ اپنے رب سے بعد شرک کے اس سے بڑا گناہ لے کر نہیں ملا کہ اس کا نطفہ رحم حرام میں ہوا ابوسعیدؓ کا قول ہے کہ محصنہ کے ساتھ زنا کرنا خدا کے نزدیک ستر کبیرہ گناہ سے بڑھ کر ہے جو محصنہ سے زنا کرتا ہے اسُ پر خدا کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی قیامت تک لعنت پڑا کرتی ہے باب التقویٰ میں اس کا کافی طور پر بیان گذر چکا ہے پھر ہمارا ایک ایسی قوم پر گذر ہوا جن کے لب اور زبانیں لوہے کی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں جب کاٹ چکتے تھے تو جیسی تھیں ویسی ہی ہو جاتی تھیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں اُنھوں نے کہا یہ وہ خطیب ہیں جو ایسی باتیں کہتے ہیں کہ خود اُن کو نہیں بجا لاتے پھر ہمارا ایک چھوٹے پتھر پر گذر ہوا جس سے ایک بڑا بیل نکلتا تھا پھر بیل جہاں سے نکلا تھا وہیں گھسنا چاہتا تھا اور نہیں گھس سکتا تھا میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں انھوں نے کہا یہ وہ شخص ہے جو بڑی بات مُنہ سے نکال بیٹھتا ہے پھر اسُ پر نادم ہو کر اسُ کو رد کرنا چاہتا ہے اور رد نہیں کر سکتا پھر میں نے کچھ عورتیں دیکھیں جو اپنی آنکھوں کی پلکوں سے لٹکی ہوئی ہیں میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون ہیں انھوں نے کہا یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کو چھوڑ کر دوسروں کے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں۔

علائیؒ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں کس کے ساتھ سلوک کروں آپؐ نے فرمایا اپنے والدین سے سلوک کیا کر۔ اسُ نے کہا میرے والدین نہیں ہیں آپ نے فرمایا اپنی اولاد سے سلوک کر کیونکہ جیسے تیرے والدین کا تجھ پر حق ہے تیری اولاد کا بھی تجھ پر حق ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا بچہ کی بو جنت کی بو سے ہے اور باب برّالوالدین میں پہلے گذر چکا ہے لیکن بغرض تاکید کسی قدر ہم یہاں پھر ذکر کرتے ہیں جیسے کہ عرب کا قاعدہ ہے کیونکہ وہ ایک شئے کو مکرر لا کر تاکید کیا کرتے ہیں اور قرآن شریف میں بھی یہ بات آئی ہے۔ چنانچہ قُلْ یَاۤ اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ میں بغرض تاکید مکرر الفاظ آئے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے والدین کی رضا میں خدا کی رضا ہے اور والدین کی ناراضی میں خدا کی ناراضی ہے اور مورد عذاب ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اپنے والدین سے سلوک کرنے والے کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا اور اپنے والدین کو ستانے والے اور ابلیس کے درمیان جہنم میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ والدین کے ساتھ سلوک کرنا نماز۔ روزہ۔ حج۔ عمرہ اور جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے اور نفل نماز وغیرہ سے افضل ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے والدین کے ساتھ سلوک کرنے والے سے کہا جائیگا تو جو عمل چاہے کر میں تیری مغفرت کروں گا اور نافرمان سے کہا جائیگا جو عمل چاہے تو کر میں تیری مغفرت نہ کروں گا۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ میں آپؐ کے پاس جہاد کی نسبت مشورہ لینے آیا ہوں آپؐ نے پوچھا تیری ماں ہے اس نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا اسی کی خدمت میں لگا رہ کیونکہ جنت اسی کے پیروں کے نیچے ہے اور دوسری حدیث میں ہے کیا تیرے والدین ہیں اس نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا ان کی خدمت میں لگا رہ کیونکہ جنت ان دونوں کے پیروں کے نیچے ہے۔ ایک شخص حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے باپ کی مال لے لینے کی شکایت کرتا ہوا آیا باپ کہنے لگا اے رسول اللہؐ وہ کمزور تھا اور میں قوی تھا وہ محتاج تھا اور میں غنی تھا میں اپنے ملک میں سے اُسے کسی چیز سے منع نہ کرتا تھا آج میں کمزور ہو گیا ہوں اور وہ قوی ہے میں محتاج ہو گیا ہوں اور وہ غنی ہے اور مجھے اپنا مال دینے میں بخل کرتا ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اور آپؐ نے فرمایا کوئی پتھر یا ڈھیلا بھی اُسے سنے گا تو رونے لگیگا پھر آپ نے لڑکے سے کہا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

فصل ✽ باپ کے اوپر بیٹے کا مال بغیر حق اور بغیر طریق شرعی کے کھانا حرام ہے لیکن اگر بغیر طریق شرعی کے بیٹے کا مال کھائے تو بیٹا اپنے باپ کو قید نہیں کرا سکتا اور حنابلہ کے نزدیک بیٹے کا دعوی باپ کے اوپر حق اُبُوّت کی وجہ سے نہیں مسموع ہوگا اور باب برالوالدین میں گذر چکا ہے کہ والدین کے لئے دعا کرنے سے رزق میں زیادتی ہوتی ہے۔ قرطبیؒ نے سورہ ابراہیمؑ کے متعلق بیان کیا ہے وارد ہوا ہے کہ بندہ جب اپنے والدین کے لئے دعاے مغفرت کرتا ہے اور وہ دونوں کافر ہوں تو اس کی دعا پھر کر اُس کے باپ آدم اور اُس کی ماں حوا علیہا السلام تک پہونچتی ہے۔ نوویؒ نے فتاوی میں بیان کیا ہے کہ کافر کے لئے دعائے مغفرت کرنا حرام ہے۔ علائیؒ نے بیان کیا ہے اگر کہا جائے والدین نے اپنے لئے حصول لذت کا ارادہ کیا تھا اُس سے بچہ ہو گیا اور آکر آفتوں میں پڑ گیا تو بچہ پر ماں باپ کا احسان ہی کیا ہوا کسی نے سکندر سے کہا تھا،

تیرے اُستاد کا تیرے اوپر زیادہ احسان ہے یا تیرے والد کا اُس نے کہا میرے اُستاد کا بڑا احسان ہے جس نے مجھے نور علم میں پہونچایا رہا والد اُس نے لذت کا قصد کیا تھا اس طرح مجھے عالم فساد اور دنیا کی آفتوں میں لاکر ڈال دیا جواب یہ ہے کہ عقلا کی حالت کے اعتبار سے یہ امر مختلف ہے عاقل آدمی لذت کے لئے صحبت نہیں کرتا اگرچہ حاصل ہوتی ہو اُس کی غرض ایسے بچہ کی پیدائش ہوتی ہے جو خدا کی توحید کا قائل ہوگا رہے غیر عاقل وہ اگرچہ شروع میں حصول لذت کا قصد کرتے ہیں لیکن جب بچہ ہوجاتا ہے تو اس کے ساتھ بھلائی کرنے کے اہتمام میں لگ جاتے ہیں اور وجود میں آنے کے وقت سے لے کر بلوغ کے وقت تک اُس سے آفتوں کے دور کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اس لئے وہ بھی سلوک اور احسان کے مستحق ہوجاتے ہیں اور شبہات اُن کی نسبت بھی ساقط ہوجاتے ہیں تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ علم کے شیوخ دینی باپ ہیں اور اُس کے اور خدا کے درمیان واسطہ ہیں اور اُن کے لئے دعا کرنے کا اور اُن کی ثنا خوانی کا اُسے حکم ہے۔ **لطیفہ** مامون نے اپنی لونڈی سے پوچھا کہ ایک ساعت کی لذت کیا ہے اور ایک روز کی لذت اور تین روز کی لذت اور ایک ماہ کی لذت اور ایک سال کی لذت اور تمام زمانہ کی لذت اور ہمیشہ کی لذت کیا کیا ہے۔ لونڈی نے کہا جماع کی لذت ایک ساعت کی لذت ہے شراب کی ایک دن کی لذت ہے اور نورہ تین دن کی لذت ہے اور دلہن ایک ماہ کی لذت ہے اور لڑکا ایک سال کی لذت ہے اور بھائیوں سے ملاقات کرنا تمام زمانہ بھر کی لذت ہے اور خدا کی معافی میں ہمیشہ کی لذت ہے اس کو غزالیؒ نے کتاب النصیحۃ میں بیان کیا ہے۔

فائدہ:۔ میں نے تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب والترہیب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَلَہُ الْکِبْرِیَاءُ فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِکِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَلَہُ الْعَظَمَۃُ فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِکِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَلَہُ النُّوْرُ فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ ایک بار پڑھتا ہے پھر کہتا ہے یا اللہ اس کا ثواب میرے والد کو پہونچے تو اُس کے والد کا کوئی حق نہیں رہتا جس کو وہ ادا نہ کرچکا ہو حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ رو رہے تھے میں نے آپ سے رونے کا سبب پوچھا آپؐ نے فرمایا میں نے شب معراج میں اپنی اُمت کی کچھ عورتیں سخت عذاب میں مبتلا دیکھیں اور ایک عورت کو دیکھا کہ اپنی چھاتیوں سے لٹکی ہوئی ہے اور قطران اُس کے حلق میں ٹپک رہا ہے یہ وہ عورت ہے جو بغیر اپنے خاوند کی رضامندی دوسرے کے بچوں

کو دودھ پلاتی تھی اور ایک عورت کو دیکھا کہ اپنی چھاتیوں سے لٹکی ہوتی ہے اور اس کے نیچے آگ سُلگ رہی ہے اور آگ اُس کا بدن کھائے جاتی ہے یہ وہ عورت ہے جو اپنے خاوند کے سوا دوسروں کے لئے بناؤ سنگار کرتی تھی. دوسری حدیث میں ہے جب عورت خاوند کے سوا کسی اور کے لئے سُرمہ لگاتی ہے خدا اُس کو رو سیاہ کر دے گا اور اُس کی قبر کو دوزخ کا گڑھا بنا دیگا اور تحفۃ العروس اور نزہۃ النفوس میں میں نے دیکھا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص سفر میں گیا اور ایک کوٹھے پر اپنی عورت کو چھوڑ گیا اور اُس کا باپ نیچے رہتا تھا وہ بیمار ہوا اُس عورت نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے باپ کی عیادت کرنے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا اپنے خاوند کی اطاعت کر پھر اُس کا باپ مرگیا اُس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کے دفن میں شریک ہونے کی اجازت چاہی آپؐ نے اُس سے کہا اپنے خاوند کی اطاعت کر پھر آپؐ نے اُسے خبر دی کہ چونکہ اُس نے اپنے خاوند کی اطاعت کی خدا نے اس وجہ سے اُس کے باپ کی مغفرت کر دی. باب الامانۃ میں پہلے گذر چکا ہے. باب الامانۃ میں کافی طور پر اس کا بیان گذر چکا ہے.

علائیؒ نے بیان کیا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ہمارا ایک وادی پر گذر ہوا وہاں آواز خوش کے ساتھ ہمیں خوشبو معلوم ہوئی میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کیا ہے انھوں نے کہا یہ جنت کی آواز ہے جنت کہتی ہے اے رب جو کچھ مجھ سے وعدہ کیا ہے مجھے عنایت کیجئے بالاخانے۔ حریر۔ سونا۔ چاندی۔ موتی۔ مونگا۔ آبخورے میوے شہد دودھ شراب پانی کی میرے یہاں کثرت ہے لیکن مجھے وہ عنایت کیجئے جو آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے ارشاد ہوا ہر مسلمان مرد ہر مسلمان عورت ہر ایماندار مرد ہر ایماندار عورت تیرے لئے ہے میں خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں وعدہ خلافی نہ کروں گا جنت بولی میں راضی ہوں پھر ہمارا ایک وادی پر گذر ہوا ایک کریہ آواز ہمیں سنائی دی میں نے کہا اے جبرئیلؑ یہ کیا ہے انھوں نے کہا جہنم کی آواز ہے وہ کہتی ہے اے رب جو کچھ آپؐ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے مجھے عنایت کیجئے مجھ میں زنجیر اور طوق کی کثرت ہے میری گرمی سخت ہے ارشاد ہوا ہر مشرک ہر مشرکہ اور جو قیامت پر ایمان نہ لائے تیرے لئے ہے وہ بولی میں راضی ہوگئی پھر ہمارا ایک شخص پر گذر ہوا جو لکڑی کا ایک بہت بڑا گٹھا باندھے ہوئے تھا اور اٹھا نہ سکتا تھا اور اُس میں بڑھاتا جاتا تھا اور اٹھانا چاہتا تھا میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کیا ہے انھوں نے کہا آپ کی امت میں سے یہ اُس شخص کی حالت ہے جس پر لوگوں کی امانتیں ہیں وہ اُن کو ادا نہیں کر سکتا اور پھر بھی بڑھاتا جاتا ہے پھر ہمارا ایک دھنی پر گذر ہوا جو راہ میں پڑی ہوئی تھی جو کپڑا اُس پر سے گذرتا تھا پھٹ جاتا تھا اور جو شئے ہوتی تھی اُس سے شق ہو جاتی تھی میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کیا ہے انھوں نے کہا آپ کی امت میں سے ایک قوم ہے یہ لوگ راہزن ہیں پھر جب ہم بیت المقدس پہونچے جبرئیلؑ نے براق کو باندھ دیا پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا مجھے ایک چبوترہ ملا جو فرشتوں سے بھرا ہوا

تھا اور میں نے انبیاء کی تین صفیں دیکھیں میں نے کہا اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں انھوں نے کہا یہ آپؐ کے بھائی انبیاء ہیں قریش کا گمان ہے کہ خدا کا کوئی شریک ہے اور یہود و نصاریٰ اس گمان میں ہیں کہ خدا کا بیٹا ہے ان رسولوں سے دریافت کیجئے کہ خدا کا کوئی شریک یا بیٹا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ کے قول وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ[۱] میں اسی کا ذکر ہے سب نے خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا پھر جبرئیلؑ نے نماز کی اقامت کہی اور آپ سے کہا اے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ باکرامت مخلوق آگے بڑھیے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ نے انبیاء کو نماز پڑھائی امام نوویؒ سے کسی نے فتاویٰ میں سوال کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب معراج میں کون سی نماز تھی یہی مقررہ نماز تھی یا صرف دعا تھی انھوں نے جواب دیا یہی نماز مقررہ تھی پھر جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے ہر نبی نے خدائے تعالیٰ کی ثنا خوانی کی آدمؑ نے کہا اُس خدا کا شکر ہے جس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیدا کیا اور اپنے فرشتوں سے مجھے سجدہ کرایا اور انبیاء کو میری اولاد بنایا نوحؑ نے کہا اُس خدا کا شکر ہے جس نے میری دعا قبول کی اور کشتی کے ذریعہ سے مجھے غرق سے بچایا اور نبوت عطا فرما کر مجھے فضل کیا ابراہیمؑ نے کہا اُس خدا کا شکر ہے جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور ملک عظیم مجھکو عطا فرمایا اور رسالت کے ساتھ مجھے برگزیدہ کیا اور آگ سے مجھے نجات بخشی اور مجھ پر اُسے ٹھنڈک اور سلامتی بنا دیا موسیٰؑ نے کہا اُس خدا کا شکر ہے جو مجھ سے ہمکلام ہوا اور جس نے اپنی رسالت کے ساتھ مجھے برگزیدہ بنایا اور مجھ پر توریت نازل کی اور مجھ پر اپنی محبت کا القا کیا داوٗدؑ نے کہا اُس خدا کا شکر ہے جس نے مجھ پر زبور اُتاری اور لوہے کو میرے لئے نرم کیا سلیمانؑ نے کہا اُس خدا کا شکر ہے جس نے میرے لئے ہوا جن و انس کو مسخر کیا اور پرندوں کی بولی سکھائی اور مجھے ایسا ملک دیا جو میرے بعد کسی کو سزاوار نہیں عیسیٰؑ نے کہا اُس خدا کا شکر ہے جس نے مجھکو توریت اور انجیل سکھائی اور مجھے ایسا کر دیا کہ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور حکم خدا سے مردے زندہ کرتا ہوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آپ لوگوں میں سے ایک نے اپنے رب کی ثنا خوانی کی اور میں بھی اس کا ثنا خواں بنتا ہوں اس خدا کا شکر ہے جس نے مجھے رحمۃ للعالمین کیا اور میری امت کو بہترین امت بنا کر لوگوں کے لئے نکالا اور میرا نام روف و رحیم رکھا ابراہیمؑ نے کہا اسی سے تم پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت ہے۔ **فائدہ**: بروایت عمرؓ بن خطاب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا کی بکثرت حمد کیا کرو کیونکہ اُس کی دو آنکھیں ہیں دو بازو ہیں جن سے وہ پرواز کرتی ہے اور قیامت تک اپنے قائل کے لئے استغفار کیا کرتی ہے۔

يَا نَفْسُ مِلْتَ اِلَى التَّمَنِّيْ فَاسْتَبْشِرِيْ دَسِلِيْ[۲] ؛ هٰذَا الْحَبِيْبُ وَهٰذَا سَيِّدُ الرُّسُلِ

---

[۱] آپ کے پہلے جو رسول ہم نے بھیجے ہیں اُن سے پوچھیے کیا ہم نے سوائے رحمٰن کے اور بھی معبود بنائے ہیں جن کی عبادت کیجاتی ہو۔

[۲] اے جی تیری آرزوئیں بر آئیں، تو خوش ہو جا۔ اور اس حبیبؐ سے تسلی حاصل کر، یہ تمام رسولوں کے سردار ہیں۔

هٰذَا الَّذِی مَلَأَتْ قَلْبِیْ مُحَبَّتُهٗ ÷ هٰذَا الَّذِی سَهِرَتْ مِنْ اَجْلِهٖ مُقَلِیْ
هٰذَا الَّذِی کُنْتُ اَهْوَاهُ وَفُزْتُ بِهٖ ÷ یَا تَرْحَتِیْ اِنْفَصِلِیْ یَا فَرْحَتِیْ اِتَّصِلِیْ
هٰذَا الَّذِی اَخْلَقُ مِنْ اَشْوَاقِهٖ هَجَرُوْا ÷ لِلْاَهْلِ وَالصَّحْبِ وَالْاَبْنَاءِ وَالظُّلَلِ
هٰذَا الَّذِی لِلْهُدٰی وَالدِّیْنِ اَرْشَدَنَا ÷ لِمِلَّةٍ شَرْعُهَا یَسْمُوْ عَلَی الْمِلَلِ
هٰذَا الَّذِی اَنْشَقَّ اِکْرَامًا لَهٗ قَمَرٌ ÷ لَمَّا اَشَارَ لَهٗ فِیْ مَحْفَلٍ حَفَلِ
هٰذَا الَّذِی رَدَّ عَیْنًا بَعْدَ مَا قُلِعَتْ ÷ وَرِیْقُهٗ قَدْ شَفٰی عَیْنَ الْاِمَامِ عَلِیْ
هٰذَا الَّذِی اِنْ مَشٰی فِی التُّرْبِ لَا اَثَرَ ÷ یُرٰی لَهٗ وَیُرٰی فِی الصَّخْرِ وَالْجَبَلِ
هٰذَا الَّذِی حَنَّ جِذْعٌ عِنْدَ فُرْقَتِهٖ ÷ لَهٗ وَاَنَّ اَمِیْنُ الْوَالِهِ الثَّکِلِ
هٰذَا الَّذِی جَاءَ بِئْرًا وَهِیَ بَالِغَةٌ ÷ وَمَجَّ فِیْهَا فَعَادَ الْمَاءُ کَالْعَسَلِ
هٰذَا الَّذِی فَارَ مَاءٌ مِّنْ اَصَابِعِهٖ ÷ مِثْلَ الزُّلَالِ حَکَی الْاَنْهَارَ فِی السَّیْلِ
هٰذَا الَّذِی اِذْ دَعَا جَاءَتْ لَهٗ شَجَرٌ ÷ تَجُرُّ اَصْلًا لَهَا سَعْیًا عَلٰی عَجَلِ
هٰذَا الَّذِی سَبَّحَ الْحَصَا بِرَاحَتِهٖ ÷ وَالضَّبُّ کَلَّمَهٗ جَهْرًا مَعَ الْجَمَلِ
هٰذَا الَّذِی شَدَّ مِنْ جُوْعٍ بِهٖ حَجَرًا ÷ اَکْرِمْ بِمَوْلٰی غَدَا بِالزُّهْدِ مُشْتَمِلِ
هٰذَا الَّذِی رَاوَدَتْهُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ ÷ فَرَدَّهَا وَاِلَی الدُّنْیَا فَلَمْ یَمِلِ

ــــــــــــــ

۵ یہ وہی ہیں جن کی محبت سے میرا دل پُر ہے۔ یہ وہی جن کے لئے میری آنکھ کی پتلیوں کو نیند نہیں پڑی ہے۔ یہ وہی ہے جن کا مجھے عشق ہے اور میں اُن سے کامیاب ہوا ہوں۔ اے میرے غم دور ہو اے میری خوشی تو ملجا۔ یہ وہی ہیں جن کے شوق میں خلق نے اپنے گھر والوں ساتھیوں بیٹوں اور جائے بود و باش کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ وہی ہیں جنھوں نے ہمیں ہدایت اور دین کی رہنمائی کر کے ایسا دین بتلایا ہے۔ جس کی شریعت اور شریعتوں سے عالی ہے۔ یہ وہی ہیں جن کی خاطر سے چاند شق ہو گیا۔ جب انھوں نے بھری مجلس میں اُسے اشارہ کیا۔ یہ وہی ہیں جنھوں نے نکلی ہوئی آنکھ اپنی جگہ رکھدی۔ اور اُن کے لعاب دہن نے حضرت علیؓ کی آنکھ کو شفا بخشی۔ یہ وہی ہیں کہ اگر خاک پر چلیں تو ذرا اثر نہ معلوم ہو۔ ۱۲ اور پتھر اور پہاڑوں پر نشان رہ جائیں۔ یہ وہی ہیں جن کے فراق میں شاخ درخت نالہ زن ہوئی۔ اور شیدائے بیتاب کی سی اس نے آہیں کیں۔ یہ وہی ہیں کہ کھاری کنوئیں پر تشریف فرما ہوئے اور اُس میں کلّی کا کرنا تھا کہ اُس کا پانی شہد کی طرح شیریں ہو گیا۔ یہ وہی ہیں جن کی انگلیوں سے پانی جوشش زن ہوا نتھرے پانی کی اور سیلان میں نہروں کے مثل بن گیا۔ یہ وہی ہیں جب انھوں نے بلایا تو درخت اپنی جڑ گھسیٹتا ہوا ان کے پاس فوراً دوڑ کر آ پہونچا۔ یہ وہی ہیں کہ سنگریزوں نے اُن کی ہتھیلی میں تسبیح پڑھی ہے اور گوہ اور اونٹ نے باواز بلند اُن سے کلام کیا ہے۔ یہ وہی ہیں جنھوں نے گرسنگی کی وجہ سے پتھر باندھ لیا ہے۔ وہ مولیٰ کیسا بزرگ ہے جو زاہد ہے۔ یہ وہی ہیں جنھیں سونے کے بلند پہاڑوں نے پھسلانا چاہا۔ اور انھوں نے رد کر دیا اور دنیا کی طرف رغبت نہ کی۔

ھٰذَا الَّذِیْ فِیْ مَقَامِ الْعَرْضِ شَافِعُنَا[۱] ؛ اِذَا اسْتَغَثْنَا بِہٖ مِنْ شِدَّۃِ الْوَجَلِ
ھٰذَا الَّذِیْ رَوْضَۃٌ مَا بَیْنَ مِنْبَرِہٖ ؛ وَقَبْرِہٖ مِنْ رِیَاضِ الْخُلْدِ لَمْ تَزَلِ
یَا سَیِّدَ الْخَلْقِ یَا مَنْ حَازَ مَرْتَبَۃً ؛ عُلْیَا وَقَدْ جَلَّ شِبْہَۃً وَعَنْ مِثْلِ
یَا دُرَّۃَ الْاَنْبِیَاءِ یَا رَوْضَۃَ الْعُلَمَا ؛ یَا مَلْجَاءَ الْغُرَبَا یَا سَیِّدَ الرُّسُلِ
اَلْعَبْدُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْجَلِیْلِ اَتٰی ؛ اِلَیْکَ وَھُوَ مِنَ الْاَوْزَارِ فِیْ خَجَلِ
یَرْجُوْا بِمَدْحَتِہٖ غُفْرَانَ زِلَّتِہٖ ؛ مَعَ الرِّضَا وَحُلُوْلِ الْخُلْدِ وَالْحُلَلِ
صَلّٰی عَلَیْکَ اِلٰہُ الْخَلْقِ خَالِقُنَا ؛ فِی اللَّیْلِ وَالصُّبْحِ وَالْاَبْکَارِ وَالْاَصَلِ
وَاخْصُصْ اَبَابَکْرٍ ثُمَّ الْحَقْ بِہٖ عُمَرَا ؛ کَذَاکَ ذُوالنُّوْرَیْنِ ثُمَّ عَلِیْ
وَالْاٰلُ وَالصَّحْبُ وَالْاَتْبَاعُ اَجْمَعُھُمْ ؛ اُوْلِی النُّھٰی وَالنَّجَا وَالسَّادَۃِ النُّجُلِ
وَالسَّابِقِیْنَ اِلَی الْاِسْلَامِ قَاطِبَۃً ؛ وَالتَّابِعِیْنَ وَکُلِّ وَلِیْ

دوسری سواری بیت المقدس سے آسمان تک تھی استاد شرف الدین عیسٰیؒ سہروردی نے بیان کیا ہے کہ جب انبیاء کی ہمتوں کے موافق مراتب بلند ہوئے اور ان کے رتبے درجات میں متفاوت ٹھہرے چنانچہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آدمؑ صفت برگزیدگی میں ممتاز ہیں اور ادریسؑ علوم میں نوحؑ قبولیت دعا میں ابراہیمؑ خلت اور وفا میں، موسٰیؑ خطاب اور ندا میں عیسٰیؑ مردوں کے زندہ کرنے میں معروف ہیں تو دولت احمدیہ اور رسالت محمدیہ کا جاویش آپ کے اوصاف کریم اور حسن رعایت اور حاجت روائی اور آپ کے اسمار اور قدر کی جلالت کو بیان کرتا ہوا نکلا اور آپ کی عزت کے صناجق آپ کے تاج نصرت سے وابستہ ہے حتیٰ کہ کوئی ایسی فضیلت ان میں سے کسی کو حاصل نہ تھی جس کے مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ عطا ہوئی ہو اور کوئی مدح ایسی نہ تھی جس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائق اور سب سے زیادہ مستحق نہ تھے پھر جبریلؑ

[۱] یہ وہی ہیں کہ پیشی کے مقام پر ہمارے شافع ہیں۔ جب ہم خوف کی شدت میں ان سے فریاد چاہیں گے۔ یہ وہی ہیں جن کے منبر اور قبر کے درمیان باغہائے خلد کے باغوں میں سے ایک باغ۔ اے خلق کے سردار اے مرتبہ بلند کے حاصل کرنے والے۔ جو نظیر اور شبیہ سے عالی ہیں۔ اے انبیا کے دُرِ یکتا اے علما کے باغ۔ اے غربا کی جائے پناہ اے رسولوں کے سردار۔ یہ بندہ رحمٰن جلیل کا بندہ ہے آپ کے پاس آیا ہے۔ اور وہ گناہوں سے پشیمان ہے۔ مدح سرائی سے اُسے اپنی لغزش کی مغفرت۔ اور رضا مندی اور خلد میں جانے اور حلہائے بہشتی کی امید ہے معبود خلق ہمارا خالق آپ کے اوپر۔ رات کو صبح کو فجر کو شام کو درود بھیجے۔ خصوصیت کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر درود بھیج پھر عمرؓ کو شامل کرلے۔ اسی طرح حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی۔ اور آلؓ و اصحابؓ اور آپؐ کے تمام پیروکاروں پر۔ جو دانشمند صاحب فخر شریف اور سردار ہیں! و اسلام کی طرف سب کے سب سبقت کرنیوالے ہیں۔ اور تابعین پر! اور ہر ولی پر۔ ۱۲

سے کہا گیا کہ صاحب مقام اعلیٰ کو جو نہایت خوبی کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں لاؤ تاکہ دونوں جہان کے
لوگوں پر قاب قوسین او ادنیٰ کے مقام سے فضیلت حاصل کریں پھر وہ آپ کو خواب سے بیدار کرنے میں
نرمی کرنے لگے اور آپؐ مسجد حرام میں خواب فرما رہے تھے ارشاد ہوا ان کو نہایت لطف آموز کلام سے
راز و نیاز کے لئے بلا لاؤ اگر تم سے پوچھیں کہ کس مقام پر تو کہہ دینا ایسے مقام پر جہاں اوہام نہیں پہونچتے
اور جہاں افہام کی رسائی نہیں پھر جبرئیل بُراق لے کر آئے اور حضرت مصطفےٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والثنا
کے سر مبارک کے پاس آکر بیٹھ گئے جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کو سعادت اندوزی کے اعلیٰ مراتب
کی طرف تشریف لے چلنے کے لئے بلایا آپؐ بشمول توفیق خاص روانہ ہوئے اور جبرئیلؑ آپ کے بہتر رفیق
تھے یہاں تک کہ مسجد اقصیٰ میں جا پہونچے اور راہ میں آپ نے بے شمار عجائب معائنہ کئے انبیائے کرام کو خدا
نے آپؐ کے لئے جمع کر دیا آپؐ نے امام بن کر سب کو نماز پڑھائی پھر معراج میں جانب بالا روانہ ہوئے فرشتوں
کی جس جماعت پر آپؐ کا گذر ہوا اُس نے آپؐ کو مرحبا کہا پہلے آسمان پر اجمل صفات سے آپ کی توصیف
ہوئی آپؐ کو ایسا خلعت پہنایا گیا جو آپؐ کی ذات کریم کو شایاں تھا اُس کی آستینوں پر مرقوم تھا [1] هُوَ الَّذِي
بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ الآية اس سے آپ کی بلند پایگی کی شہادت ملتی
ہے دوسرے آسمان میں آپؐ کو ایسا خلعت عنایت ہوا جس سے رسولوں پر آپ کو شرف تھا اُس پر لکھا
تھا [2] وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ تیسرے آسمان پر آپؐ کو ایسا خلعت پہنایا گیا جس سے آپؐ
کو فخر کثیر حاصل ہوا اُس پر لکھا تھا [3] يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا اور
چوتھے آسمان پر آپؐ کو ایسا خلعت پہنایا گیا جس کو پہن کر آپؐ نے ملکوت میں بہجت کے ساتھ سیر کی
اُس پر لکھا تھا [4] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا اور پانچویں
آسمان پر آپؐ کو ایسا خلعت پہنایا گیا جس سے آپ رسولوں پر بھی تعظیم میں بڑھ گئے اُس پر لکھا تھا.
[5] إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
اور چھٹے آسمان پر آپ کو خلعت تکریم پہنایا گیا اُس پر لکھا تھا [6] لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ۔ ساتویں آسمان پر آپؐ کو
ایسا خلعت پہنایا گیا جسے آپ اہل آسمان پر دامن کشاں گذرے یعنی اُن پر آپؐ کا شرف ظاہر ہوا اُس پر

[1] اُمّی نے ناخواندہ لوگوں میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو اُنپر اس کی آیتیں پڑھتا ہے [2] آپ کو تو عالمین
کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے ۱۲ [3] اے نبی ہم نے آپ کو شاہد اور نذیر بنا کر بھیجا ہے [4] خدا کو حمد سزاوار ہے جس
نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی اور اس کو کج نہیں بنایا [5] بیشک خدا اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
بھیجتے ہیں اے ایمان دارو اُن پر درود و سلام بھیجا کرو [6] تمھارے پاس تو تمھیں میں سے ایک رسول آیا ہے تمھاری
مشقتیں اُس پر گراں ہیں تمپر حریص ہے اور ایمانداروں پر نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

لکھا تھا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً اور نور تاباں پھیل گیا آپ آگے بڑھے جبرئیلؑ پیچھے ہٹے پھر انوار میں تیزی سے جا پہونچے آپؐ کے پردے اُٹھ گئے یہاں تک کہ آپ نے کلام خدائے جبّار کو سُنا آپ کو خدائے تعالیٰ نے مقرب بنایا آپ سے سرگوشی کی۔ آپؐ کو انیس بنایا ندا کی پھر ارشاد فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ ابن جوزیؒ نے کتاب الماجریات فی الاسئلۃ والجوابات میں بیان کیا ہے کہ جو لوگ سیادت اندوز تھے انھوں نے انتہا درجہ کی کوشش کی اور ملاء اعلیٰ والوں نے آپؐ کی عقل کو عظیم سمجھا اور ہستی کے لوگوں نے آپؐ کے فضل کو پہچانا خدائے کریم نے آپ کا فضل وکرم اور بڑھا دیا اور آپ کے اوپر اپنا قول اُتارا یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً آپؐ نے عرض کیا آپ کی عزت کی قسم میں ہمیشہ آپؐ کی خدمت میں لگا رہوں گا یہاں تک کہ میری جان جاتی رہے اور میری امت کی مغفرت ہو جائے پھر آپؐ سے کہا گیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقام سیادت میں سرداروں کی عادت یہ ہے کہ جب اپنے کسی بندہ کو مجلس اجلال اور تحمید میں حاضر کرنا چاہتے ہیں اور مقام اکرام میں بلا کر اُس کو انعام واکرام دینا اور تحفے عطا کرنے کا قصد کرتے ہیں تو اُس کو خلعت تفضیل سے فیضیاب کرتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ لباس پہناتے ہیں آپؐ نے پوچھا یہ کرم آمیز وعدہ کب پورا ہوگا اور اس فضل وتکرم کا کون وقت ہے آپ سے کہا گیا کیا آپ تاریکی میں مجاہدہ میں مشغول ہو کر نہیں کھڑے رہے ہیں اس وجہ سے ہم آپ کو دار کرامت میں آپ کی پردہ پوشی اور آپ کے جمال کے جلال کی غیرت کا لحاظ کر کے بلاتے ہیں تاکہ خلوت میں جلوت اور جلوت میں خلوت میسّر ہو پھر حجاب ہائے جبروت اور فضائے ملکوت میں منادی ہوئی اے جنت عدن آراستہ ہو جا اے دار نعیم تیار ہو جا اے حلل انعام رنگین ہو جا اے حور وخرامش کرو اے سمٰوات فخر کرو یہ سب کہنے لگے اے ہمارے خدا ماجرا کیا ہے ارشاد ہوا آج کی شب ہماری زیارت کے لئے سیّد البشر آتے ہیں جب گریبان غیب چاک ہوا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ کے جھنڈے در دولت محمدیہ ورسالت احمدیہ پر اُڑنے لگے جب دن کی زیبائش گم ہوئی اور اور تاریکی نے آنکھوں کے نور کو چھپا لیا آپ کے پاس سید جبرئیل آئے آگے بڑھے آپ کے قریب ہوئے آپ کی خدمت میں تحیت وسلام بجالائے آپ کی تعظیم اور احترام کیا اور کہنے لگے اے سردار مسرت کے ساتھ اٹھیے درگاہ کبریائی میں آپ کی طلبی ہوئی ہے آپ دبدبۂ رسالت کے ساتھ سوار ہوئے اور لشکر کرامت نے آپ کے گرد حلقہ کیا جب آپ قرب جمال کے لئے قاب قوسین ایسے مقام اجلال تک پہونچے آپ نے عرض کیا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا آپ سے پوچھا گیا یہ استغفار کس کے لئے ہے آپ نے عرض کیا اپنی امت کیلئے ارشاد ہوا آپؐ تمام امت کو چاہتے ہیں یا بعض کو آپ نے عرض کیا کہ

؎ وہ پاک ہے جو اپنے بندہ کو رات کو لیگیا ؎ اے کپڑا اوڑھنے والے رات کو اٹھا کیجئے سوائے تھوڑی سی شب کے۔ ؎ اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم سے باز پرس نہ کر۔

آپ کے وصف کرم میں سب کس قدر ہیں ارشاد ہوا اپنے داہنی طرف دیکھیے آپ نے
ایک دخان سے ایک وادی بھری ہوئی دیکھی آپؐ نے پوچھا یا الٰہی یہ دھواں کیسا ہے ارشاد ہوا یہ
اُن کے افعال قبیح اور اعمال بد ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کیا آپ میرے دل کو اُن
سے وحشتناک کرتے ہیں اور میرے جی کو اُن سے نفرت دلاتے ہیں میری کرامت کے برقرار رکھنے
میں آپ کا وعدہ سچا ہے ارشاد ہوا ایک تہائی امت ہم نے آپؐ کو بخشی آپؐ نے عرض کیا آپؐ کی
عزت کی قسم اس سے میں راضی نہ ہوں گا پھر ارشاد ہوا اچھا آدھی امت آپؐ نے عرض کیا بغیر کل اُمت
کے میں راضی نہ ہوں گا اے الٰہی جب آپؐ نے مجھ پر یہ قول اُتارا تھا یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ[1] قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا
قَلِیْلًا نِّصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا تو اگر نصف سے تھوڑا کم ہو جائے تو ایک تہائی رہ جائے۔
پس آپ کا بندہ تہائی اور آدھی شب آپ کی خدمت کرنے سے راضی نہ ہوا بلکہ میں تمام تمام شب قائم
رہا پس میں بھی بغیر اپنی تمام امت کو بخشائے ہوئے راضی نہ ہوں گا ارشاد ہوا ہم نے آپ کی کل اُمت
سے آپؐ پر احسان کیا آپؐ کی خدمت اور عبادت کی وجہ سے سب کی مغفرت کر دی آپؐ کی برکت سے
جو کوئی آپؐ کے اوپر درود بھیجے گا اُس کا رتبہ بلند کر دوں گا۔

لُبّ الحقائق میں مذکور ہے کہ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس پہونچے
ملّت ابراہیم کے موافق انبیاء کو آپؐ نے دو رکعتیں پڑھائیں پہلی رکعت میں قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ
اور دوسری میں اخلاص پڑھا پھر جبرئیل آپؐ کا ہاتھ پکڑ کر ناحیہ صخرہ کے پاس لے گئے اور پکارا
اے اسمٰعیل معراج یعنی نردبان بتلائے وہ اسے فردوس لائے اس کے ایک جانب کی لکڑی یاقوت
سرخ کی تھی اور دوسری جانب کی زبرجد سبز کی اُس میں نہایت حسین موتی جڑے تھے کوئی مومن
نہیں ہے جو مرنے کے وقت اُسے نہ دیکھتا ہو تم دیکھتے نہیں ہو کہ اُس کی آنکھیں آسمان سے لگ کر رہ
جاتی ہیں اُس کی جڑ صخرہ پر ہے اور سرا آسمان دنیا سے ملا ہوا ہے اس میں سونے چاندی۔ زبرجد
یاقوت اور مشک وعنبر کی سو سیڑھیاں لگی ہیں آپؐ فرماتے ہیں جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا میں نے
فرشتے دیکھے جن کا رنگ سرخ تھا اُن کے کپڑے سُرخ تھے پھر میں دوسری سیڑھی پر چڑھا میں نے فرشتے
دیکھے جن کا رنگ اور کپڑے سبز تھے پھر میں چوتھی سیڑھی پر چڑھا ایک رسول کے بعد دوسرا رسول آتا تھا
اور کہتا تھا اے جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی لے چلو پھر میں نے فرشتے دیکھے جن کے بدن اور
چہرے آئینہ کی طرح درخشاں تھے۔ پھر میں پانچویں سیڑھی پر چڑھا تو تین فرشتے نظر پڑے جو شمار میں
تمام جن وانس سے زیادہ تھے اُن کا کلام لا الٰہ الا اللہ تھا پھر میں چھٹی سیڑھی پر چڑھا تو کیا دیکھتا ہوں
کہ ایک بڑا فرشتہ سونے کی کرسی پر بیٹھا ہے اس کے ساتھ اور فرشتے ہیں جن کی آنکھیں خداوندی

---

[1] اے کپڑے میں لپٹنے والے رات کو اٹھا کر مگر ہاں تھوڑی سی چھوڑ دے آدھی یا کچھ اور کم کر دے ۱۲

ہیبت سے اوپر لگ کر رہ گئی ہیں ان کا کلام ماشاء اللہ کان تھا پھر میں ساتویں سیڑھی پر چڑھا اُس پر میں نے فرشتے دیکھے اُن کے نور سے میری آنکھوں کی روشنی تقریباً خیرہ ہوئی جاتی تھی انھوں نے تعظیم کے ساتھ میرا استقبال کیا آٹھویں سیڑھی پر میں نے فرشتے دیکھے کہ جو خدا کو سجدہ کر رہے تھے اور نویں سیڑھی پر میں نے ایسے فرشتے دیکھے جن کے وصف سے میری فہم قاصر ہے دسویں سیڑھی پر میں نے ایسے فرشتے دیکھے جو مختلف لغات میں خدا کی تسبیح خوانی کر رہے تھے اور میں نے گیارھویں سیڑھی پر فرشتے دیکھے کہ کثرت کی وجہ سے بیشمار تھے میں نے بارھویں سیڑھی پر فرشتے دیکھے جن کے چہرے چاند کی طرح تھے میں نے تیرھویں سیڑھی پر فرشتے دیکھے جنھوں نے تسبیح و تقدیس کا شور برپا کر رکھا تھا کہ کان بہرے ہوئے جاتے تھے چودھویں سیڑھی پر میں نے اسمٰعیلؑ کو اُن کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے اور علائیؒ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اُن میں سے ہر ایک فرشتے کے ساتھ ایک ایک لاکھ فرشتے اور تھے اور اُن کا ظاہر کلام بھی ہے کہ اسمٰعیلؑ ہی نردبان لائے تھے میں نے پندرھویں سیڑھی پر رقیائیل کو دیکھا اُن کے ساتھ دس لاکھ فرشتے تھے یہاں تک کہ میں جو بیسویں سیڑھی پر جا پہونچا اُس پر قلائیل نامی فرشتہ کو دیکھا جس کا داہنا ہاتھ آسمان کے نیچے اور بایاں ہاتھ آسمان کے اوپر تھا اس کی ہر دو انگلیوں کے بیچ میں سات ہزار فرشتے تھے جب وہ خدا کی تسبیح کرتے تھے تو اُن کے منہ سے موتی جھڑتے تھے ایک ایک موتی کا طول اسّی اسّی میل کا تھا ان پر فرشتے مقرر ہیں جو نہر شرقی کے کنارے پر سے انھیں چن لاتے تھے اور میں نے ایسے فرشتے دیکھے جن کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تھی اور ایک سونے کا تخت دیکھا جس کے پائے یاقوت کے تھے اس میں پانچ پایوں کے اوپر دنیا کے برابر چوڑے زبرجد کے پر لگے تھے اُس کے ہر پائے پر پچاس ہزار فرشتے تھے ہر پایہ کہتا تھا اپنے قدم سے مجھے شرف بخشیے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر خدا نے سب کو میرے قدم کے نیچے جمع کیا پھر وہ ہوا میں اڑا اور میں نے ایک فرشتہ دیکھا جس کے آنسو موتی کے تھے وہ پکار رہا تھا اے گناہوں کے بخشنے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مغفرت فرما۔

مسئلہ:- میں نے اسنویؒ کی کتاب کواکب میں عز بن عبد السلام کی روایت دیکھی ہے اور قرانی میں بھی کہ مومنین اور مومنات کے لئے یہ دعا کرنا نہیں جائز ہے کہ ان کے سب گناہ بخشدیے جائیں یا وہ دوزخ میں نہ جائیں کیونکہ خدا اور رسول کے خبر دینے سے ہمیں یقین ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے اور جو دعا سورۂ نوحؑ میں ہے یا ایسی ہی اور یہ اُن کے زمانہ کے لوگوں پر محمول ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پھر ایک سیڑھی کے بعد دوسری سیڑھی پر برابر چڑھتا چلا گیا اور جبرئیلؑ براق کے نیچے تھے اور رسولوں میں سے ایک کے بعد دوسرا آتا تھا اور کہتا تھا اے جبرئیلؑ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی لے جاؤ یہاں تک کہ میں سب سے اوپر کی سیڑھی پر پہونچ گیا

میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ خدا کی تہلیل اور تسبیح اور تقدیس میں مشغول تھے پھر جبرئیلؑ نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھٹکھٹایا وہ محمدؐ کے ساتھ خاص دروازہ تھا اور ایسے ہی ہر آسمان میں اسی وجہ سے اجازت لی پھر اسمٰعیلؑ ایک نور کے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے نور کی چادر اوڑھے تھے اور ہاتھ میں نور کا حربہ لئے تھے بندوں کے دن کے عمل ان کے ہاتھ میں تھے اور رات کے عمل بائیں ہاتھ میں تھے اور ان کے ساتھ فرشتوں کے ہزار لشکر تھے انھوں نے پوچھا اے جبرئیلؑ تمھارے ہمراہ یہ کون ہے جبرئیلؑ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ انھوں نے پوچھا کیا ان کے پاس کوئی بھیجا گیا تھا اور ایک روایت میں ہے کیا ان کے پاس کوئی قاصد گیا تھا۔ علائیؒ نے کہا ہے کہ اصل بعثت اور رسالت کا دریافت کرنا مقصود نہ تھا کیونکہ یہ اتنی مدت تک مخفی نہ تھا بلکہ مراد یہ تھی کہ آسمان پر آنے کے لئے ان کے پاس پیغام گیا تھا چنانچہ آپؐ کے لئے دروازہ کھلا اور آپؐ آسمان دنیا پر تشریف لے گئے اور یہ ایک موج ہے جسے خدا نے ہوا پر روک رکھا ہے پھر اُسے حکم ہوا کہ زمرد سبز بن جا وہ بن گیا وہاں والوں کی تسبیح سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ[1] تھی جو اسے پڑھیگا اس کو ان کی طرح ثواب ملے گا۔ نیشاپوری نے بیان کیا ہے کہ وہ قیامت تک سجدہ میں رہیں گے۔

فائدہ: قرطبیؒ نے سورۂ نحل میں بیان کیا ہے کہ شب معراج میں ایک شیطان آگ کا شعلہ لے کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا آپؐ کو اُس سے خوف معلوم ہوا جبرئیلؑ نے آپؐ سے کہا میں آپؐ کو ایسے کلمات نہ سکھادوں کہ جب آپ پڑھیں تو اُس کا شعلہ بجھ جائے اور منہ کے بل گر پڑے پھر کہا پڑھیے۔ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ[2] علائیؒ نے بیان کیا ہے کہ آپؐ نے آسمان پر ایک فرشتہ کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو سلام کیا اُس نے جواب دیا اور آپ کے لئے کھڑا نہ ہوا خدا نے اُس کے پاس وحی بھیجی اے فرشتے میرا حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو سلام کرتا ہے اور تو اُسے بیٹھے بیٹھے جواب دیتا ہے اپنی عزت وجلال کی قسم تو ایک قدم پر اُن کے لئے کھڑا ہو اور انھیں سلام کر پھر قیامت تک مت بیٹھ۔

فائدہ: ابی عبداللہ موصلی سے روایت ہے جو شخص چاہتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی حمد جو پہلوں پچھلوں فرشتوں اور مقربین نے کی ہو ان سب سے افضل حمد کرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جتنی درود خلق خدا میں سے کسی

---

[1] ملک اور ملکوت والا پاک ہے۔ [2] میں خدا کے وجہ کریم اور خدا کے کلمات تامہ کی جن سے کوئی نیک وبد بچ کر نہیں نکل سکتا ہر چیز کے شر سے جو آسمان سے اُترے یا آسمان پر چڑھے اور شب وروز کے فتنہ سے اور شب وروز آنے والوں سے پناہ مانگتا ہوں سوائے اُس رات کے آنے والے جو بھلائی لے کر آئے اے رحمٰن۔

نے بھیجی ہوں سب سے افضل درود بھیجے اُسے یہ پڑھنا چاہیئے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ[۱] میں نے کتاب البرکۃ میں دیکھا ہے کہ سب سے افضل درود یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَمِلْءَ اَرْضِیْ وَسَمٰوَاتِکَ اور درود کی فضیلت کے بیان میں اور درودیں بھی گذر چکی ہیں۔ علائیؒ نے بروایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے آپؐ نے فرمایا پھر میں نے نظر کی تو مجھے ایک شخص نظر آیا وہ اُس شکل پر تھا جس پر خدا نے اُسے پیدا کیا تھا اور اُس پر بنی آدمؑ کی روحیں پیش ہو رہی تھیں جب مومن کی روح پیش ہوتی تھی تو کہتا تھا پاکیزہ روح ہے اس کا نامۂ اعمال علیّین میں رکھو۔ ابن عباسؓ نے کہا یعنی جنت میں اور یہ بھی کہا ہے کہ وہ زبرجد کی ایک تختی ہے جو عرش سے لٹکی ہوئی ہے اس میں ان کے اعمال لکھے ہیں۔ مجاہد و قتادہؒ نے کہا ہے کہ علیّین سے مراد ساتواں آسمان ہے اور جب کافر کی روح پیش ہوتی تھی تو کہتا تھا کہ خبیث روح ہے اس کا نامۂ اعمال سجّین میں رکھو مجاہدؒ نے بیان کیا ہے کہ سجّین ساتویں زمین کے نیچے ایک بڑا پتھر ہے اور حدیث میں ہے کہ کفار کی روحیں چاہ برہوت میں رہتی ہیں۔ ابن عمادؒ نے بیان کیا ہے کہ سات پانی مکروہ ہیں اور اُن کا بیان نماز کے بیان میں گذر چکا ہے شدید گرم پانی۔ شدید سرد پانی۔ اور بیر حجر کا پانی اور وہ زمین ثمود میں ایک چاہ ہے اور چاہ برہوت کا پانی جو زمین یمن میں ہے اور چاہ ذروان کا پانی جو مدینہ میں ہے اور زمین عراق میں چاہ ہائے بابل کا پانی اور چاہ زمزم کا پانی۔ ابوالفتوحؒ عجلی نے نکت الوسیط میں بیان کیا ہے کہ آب زمزم سے طہارت کرنا خلاف اولیٰ ہے اور ماوردیؒ نے کہا ہے کہ نجاست میں اُس کا استعمال جائز نہیں۔ روضہ میں مذکور ہے آب زمزم اور پانیوں کی طرح ہے یعنی اُس کا مطلقاً استعمال جائز ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون ہیں انھوں نے کہا یہ آپ کے باپ آدمؑ ہیں میں نے انھیں سلام کیا انھوں نے مجھے سلام کا جواب دیا اور کہنے لگے مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ[۲] اور ان کے داہنی جانب ایک دروازہ تھا جب ادھر دیکھتے تھے ہنستے تھے اور بائیں طرف ایک دروازہ تھا ادھر جب دیکھتے تھے تو رو دیتے تھے میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ دونوں دروازے کیسے ہیں انھوں نے کہا داہنی جانب جنت کا دروازہ ہے جب ادھر دیکھتے ہیں اپنی اولاد میں سے جنت میں داخل ہونیوالوں سے خوش ہو کر ہنسنے لگتے ہیں اور بائیں طرف جہنم کا دروازہ ہے جب ادھر دیکھتے ہیں اپنی اولاد میں سے جہنم میں داخل ہونے والوں پر شفقت کی وجہ سے رونے لگتے ہیں۔

---

[۱] اے اللہ آپ کے لئے ایسی حمد ہے جیسی حمد کے آپ سزاوار ہیں اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود و سلام بھیجئے جس کے وہ سزاوار ہیں اور ہمارے ساتھ وہ معاملہ کیجئے جو آپ کو سزاوار ہے آپ صاحب تقویٰ اور صاحب مغفرت ہیں [۲] صلاح کار بیٹے اور صلاح کار نبی کو مرحبا ہو۔

علائیؒ نے بیان کیا ہے اگر کہا جائے مسلمانوں کی روحیں آسمان پر ہیں اور کافروں کی روحیں زمین کے نیچے ہیں پھر آسمان پر کیسے پہونچ گئیں ہم جواب دیں گے احتمال ہے کہ اسُ وقت آسمان میں آدمؑ پر کافروں کی روحیں زمین کے نیچے ہیں اور اتفاق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اسُی وقت انُ پر گذر ہوا ہو پھر سجّین میں انُ کے نامۂ اعمال کے رکھنے کا حکم ہوا ہو تو فرشتے انُ کو زمین کے نیچے لے گئے ہوں۔ تیسری سواری آسمان دنیا سے ساتویں آسمان تک فرشتوں کے بازوؤں کی تھی۔

عَزَائِیْ[1] بِمَنْ لَمْ یَخْلُقِ اللّٰہُ مِثْلَہٗ ÷ وَلَیْسَ حَبِیْبٌ مِنْہُ اَتْقیٰ وَلَا اَنْقیٰ
حَبِیْبِیْ طٰہٰ الْھَاشِمِیُّ مُحَمَّدٌ صلعم ÷ وَاَحْمَدُ مِنْ مَحْمُوْدِ اَسْمَائِہٖ اُشْتُقَّا
لَہٗ صِفَۃٌ مَا حَدُّھَا قَطُّ وَاصِفًا ÷ وَیَکْفِیْکَ اِنَّ اللّٰہَ مِنْ اَجْلِہٖ انْشَقَّا
وَیَکْفِیْکَ اِنَّ اللّٰہَ کَمَّلَ حُسْنَہٗ ÷ کَذَالِکَ حَقًّا کَمَّلَ الْخَلْقَ وَالْخُلْقَا
وَیَکْفِیْکَ اَنَّ اللّٰہَ اَوْجَدَ نُوْرَہٗ ÷ وَسَمَّاہُ طٰہٰ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَا
وَیَکْفِیْکَ اَنَّ الشَّمْسَ رُدَّتْ لِاَجْلِہٖ ÷ وَمِنْ نُوْرِہٖ اَنْفَاضَ قَدْ نَوَّرَ الْاُفُقَا
وَیَکْفِیْکَ اَنَّ الْعِذْقَ خَرَّ بِاَمْرِہٖ ÷ مِنَ النَّخْلَۃِ الْعُلْیَاءِ وَرَدَّ لَھَا الْعِذْقَا
وَیَکْفِیْکَ اَنَّ السُّحْبَ ھَاجَتْ وَاَمْطَرَتْ ÷ بِدَعْوَتِہٖ لَمَّا اَشَارَ اِذَا اسْتَسْقیٰ
وَیَکْفِیْکَ اَنَّ الصَّخْرَلَانَ لِنَعْلِہٖ ÷ وَلَیْسَ عَلیٰ تُرْبٍ تَرَیٰ اَثَرَہٗ یَبْقیٰ
وَیَکْفِیْکَ اَنَّ اللّٰہَ رَقَاہُ لِلْعُلیٰ ÷ فَاَکْرَمَ بِہٖ مَوْلیٰ لَہُ اللّٰہُ قَدْ رَقیٰ
وَیَکْفِیْکَ لَوْلَاہُ لَمَا کَانَتِ السَّمَا ÷ وَلَا الْاَرْضُ بَلْ لَوْلَاہُ مَا کَانَتَا رَتْقَا
وَیَکْفِیْکَ مَنْ صَلّیٰ عَلَیْہِ فَرَبُّہٗ ÷ عَلَیْہِ یُصَلِّیْ عَشَرَۃً ثُمَّ لَا یَشْقیٰ

[1] میری فریفتگی اسُ پر ہے جس کے مثل کوئی نہیں پیدا ہوا کوئی حبیب اسُ سے زیادہ پرہیز گار اور پاکیزہ نہیں ہے۔ میرے حبیب طٰہٰ ہاشمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور اسمائے محمود سے احمد مشتق ہوا ہے۔ اسُ کی ایسی صفت ہے کہ اس کی حد ہرگز نہیں بیان ہوسکتی۔ اور تجھے اتنا کافی ہے کہ ماہ کامل ان کی وجہ سے شق ہوگیا۔ اور مجھے یہ کافی ہے خدا نے انُ کا حسُن کامل بنایا ہے۔ ایسے ہی ان کی شکل اور خلق کو کامل بنایا ہے اور تجھے یہ کافی ہے کہ خدا نے انُ کا نور ایجاد کیا ہے۔ اور ان کا نام مخلوق کے پیدا کرنے کے قبل طٰہٰ رکھا ہے اور تجھے یہ کافی ہے کہ انُ کی وجہ سے آفتاب لوٹ آیا اور نور جاری سے اوپر کو روشن کر دیا۔ اور تجھے کافی ہے کہ بلند کھجور کے درخت سے انُ کے حکم سے خوشہ گر پڑا اور انھوں نے خوشہ پر لوٹا دیا۔ اور تجھے کافی ہے کہ ابر اٹھا اور بارش ہوئی۔ ان کی دعا جب اشارہ کیا جب بارش مانگی۔ اور تجھے کافی ہے انُ کے پاپوش کے لئے سخت پتھر نرم پڑ گیا اور خاک پر ان کا باقی نہ رہا۔ اور تجھکو کافی ہے کہ خدا نے انُسے بلندی پر چڑھایا ہے۔ خدا اس کا کیسا کریم ہے کہ اسکو ترقی نصیب کی تجھکو یہ کافی ہے اگر وہ نہ ہوتے تو آسمان ہوتا نہ زمین بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو دونوں نہ ہوتے اور تجھکو کافی ہے کہ جوانُ پر درود بھیجتا ہے خدا اسُ پر دس بار درود بھیجتا ہے پھر وہ شقی نہ ہوگا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اس کے بعد ہم پانچسو برس تک ہوا میں جلدی جلدی چلے گئے اور ہوا میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ خدا کی تسبیح نہ کر رہا ہو یہاں تک کہ ہم دوسرے آسمان پر پہونچے وہ لوہے کا ہے جبرئیلؑ نے اُس کا ایک دروازہ کھٹکھٹایا جرجائیلؑ سامنے آئے اور بعض نے کہا ہے کہ رقیائیل فرشتوں کے ہزار لشکر کے ساتھ آئے اور آسمان دنیا سے زیادہ سخت اُن کی چیخ تھی انھوں نے پوچھا کون ہے کہا جبرئیلؑ انھوں نے پوچھا تمھارے ساتھ کون ہیں انھوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت ہیں۔ دروازہ کھلا میں نے فرشتوں کو دیکھا جن کے چہرے بیل کی طرح تھے اور وہ نشان لگے ہوئے گھوڑوں پر سوار تھے تلوار لٹکائے ہوئے تھے اور اپنے ہاتھوں میں حربے لئے ہوئے تھے میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں انھوں نے کہا یہ فرشتے ہیں احزاب کے مقابلہ میں آپ کی نصرت کرنے کے لئے خدا نے انھیں پیدا کیا ہے اوران کی تسبیح سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ ہے جو اسے پڑھے گا انھیں کا سا اُسے ثواب ملیگا۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ فرشتے زرد عمامہ باندھے ہوئے ابلق گھوڑوں پر سوار تھے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا تم اپنے گھوڑوں پر نشان لگا لیا کرو۔ چنانچہ حضرت حمزہؓ نے اپنے گھوڑے پر پر سے نشان لگایا تھا اور حضرت علیؓ نے سفید کپڑے سے انشاء اللہ غزوۂ احزاب میں مناقب حمزہؓ اور غزوۂ بدر میں مناقب عباسؓ آتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں نے دو خوبصورت جوانوں کو یاقوت سُرخ کے تخت پر بیٹھے دیکھا میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون ہیں انھوں نے کہا خالہ کے بیٹے یحییٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں ان دونوں کا رنگ سُرخ ہو رہا تھا گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں۔

فائدہ: سب سے زیادہ نفع بخش وہ حمام ہے جس کی بنا نہایت پرانی ہو۔ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ حمام۔ چکی شیشہ اور صابون یہ سب جنون کا بنایا ہوا ہے۔ پھر حمام میں جانے والے کی شرطیں بیان کی ہیں جن کا بیان باب زہد میں پہلے گذر چکا ہے۔ **لطیفہ**: امام احمدؒ کا بیان ہے کہ ایک بار میں ایک جماعت کے ساتھ تھا وہ لوگ ننگے ہو کر حمام میں داخل ہوئے میں نے حدیث پر عمل کیا کہ جو خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں بغیر لنگی کے نہ داخل ہو چنانچہ میں ننگا نہیں ہوا اسی شب کو میں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے اے احمدؒ خدا نے حدیث پر عمل کرنے کی بدولت تمھیں بخش دیا اور تمھیں امام بنا دیا کہ تمھارا اقتدا کیا جائیگا۔ میں نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا جبرئیلؑ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر فوج کی فوج فرشتے آتے گئے اور مجھکو سلام کرتے گئے میں نے انھیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر پانچسو برس تک مجھکو جبرئیلؑ ہوا میں لئے چلے گئے یہاں تک کہ ہم تیسرے آسمان کے قریب آگئے پھر ہم نے بجلی کی کڑک سے زیادہ زور کی تسبیح تہلیل کی آواز سُنی جبرئیلؑ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور وہ تانبے کا تھا اور بعض کا قول ہے کہ چاندی کا

تھا ہمارے لئے دروازہ کھلا میں نے اس میں ایک فرشتہ دیکھا جس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے اُن کے قدموں سے ساتویں زمین تک شق ہوتی چلی گئی تھی اور ان کی تسبیح سُبْحَانَ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ تھی جو اسکو پڑھے گا اس کو انھیں کا ثواب ملے گا اور اس میں قمر کی طرح ایک جوان تھا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے جواب ملا یوسفؑ - میں اُن کے پاس گیا اور ان کو سلام کیا انھوں نے نہایت خوبی سے مجھے جواب دیا۔ عکرمہؓ کا بیان ہے کہ حسن میں لوگوں پر یوسفؑ کو وہی فضیلت حاصل ہے جو ماہ چہار دہم کو تمام ستاروں پر ہے ۔ابن اسحٰق کا قول ہے یوسفؑ اور اُن کی ماں دو تہائی حسن لے گئیں ۔ بعض کا قول ہے کہ انھوں نے وراثت میں اپنی دادی سارا سے پایا تھا پھر ہم نے انبیاء کو دو رکعت نماز پڑھائی پھر پانچسو برس تک ہم ہوا میں چلتے رہے یہاں تک کہ چوتھے آسمان پر پہونچے اور وہ سونے کا تھا اور وہاں کی لوگوں کی تسبیح سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ تھی جو اس کو پڑھیگا اُس کو بھی انھیں کی طرح ثواب ملیگا اس میں میں نے ایک فرشتہ دیکھا آب شیریں کے دریا اس کے داہنی انگوٹھے کے گڑھے میں اور آب شور کے دریا اُس کے بائیں انگوٹھے کے گڑھے میں تھے اور اس میں میں نے ایک فرشتہ کو پرندہ کی صورت پر دیکھا جو اس نہر کے کنارہ پر کھڑا تھا جب بندہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتا ہے وہ اپنے بازو پھیلا دیتا ہے اور جب بندہ الحمد للہ کہتا ہے وہ دریا میں گھس جاتا ہے جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے وہ نہر میں غوطہ لگاتا ہے جب بندہ اللہ اکبر کہتا ہے وہ نہر سے نکلتا ہے جب بندہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ کہتا ہے وہ بدن جھاڑتا ہے اس کے پروں سے ستر ہزار قطرے ٹپکتے ہیں خدا ہر قطرہ سے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس کے کہنے والے کے لئے قیامت تک استغفار کیا کرتا ہے -

فائدہ :- ابن عمادؒ کی کتاب ذریعہ میں بخط مولفؒ میں نے دیکھا ہے . ترمذی اور امام احمدؒ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ - دس بار پڑھتا ہے خدا اُس کو کے لئے چار کروڑ نیکیاں لکھتا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں نے ایک شخص دیکھا جو خلق کے دادین سے جس میں اُن کے کام لکھے تھے پشت لگائے ہوئے بیٹھا تھا میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون ہے انھوں نے کہا یہ ادریسؑ ہیں میں نے اُن کے پاس جاکر انھیں سلام کیا انھوں نے کہا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ اور ایک روایت میں ہے میں نے نور کا ایک قبہ دیکھا اُس پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا تھا اور یہ کہ یہ قبہ ادریسؑ کا ہے میں نے غور جو کیا تو معلوم ہوا کہ اُس کے اندر ایک ادھیڑ سن کا آدمی بیٹھا ہے میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون ہیں انھوں نے کہا ادریسؑ ۔میں نے مصافحہ کیا اور انھیں سلام کیا پھر میں نے

انؑ سے کہا اے برادر خدا نے آپ کا مقام بلند کیا ہے اور آپ مجھ سے پہلے جنت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور آپ نے اس کی نعمتیں دیکھیں ہیں انھوں نے کہا اے حبیب اللہ میں نہ جنت میں داخل ہوا نہ وہاں کی میں نے نعمتیں دیکھیں ہیں تو صرف جنت کے باہر ایک باغ میں گیا تھا اور اس کے دروازہ پر میں نے لکھا دیکھا تھا کہ یہ جنت کا دروازہ ہے اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت سے پہلے کوئی داخل نہ ہوگا اور بعض کا قول ہے کہ وہ اس میں خوابیدہ کے مثل ہیں وہاں کی نعمتوں سے متمتع نہیں ہوتے ہیں۔ جب قیامت ہوگی تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے باہر آئیں گے۔ علائیؒ کا بیان ہے اور اس کے بعد داخل ہو جائیں گے اور پہلا دستر خوان جس پر کچھ کھایا جائیگا۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طعام ہوگا اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ ادریسؑ نوحؑ کے دادا ہیں تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی دادا ہوئے جیسے کہ ابراہیمؑ آپؐ کے دادا ہیں لہذا مناسب تھا کہ وہ بھی مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ کہتے جیسے کہ آدمؑ نے کہا تھا جس کا پہلے بیان ہوا اور ابراہیمؑ کہیں گے جس کا بیان آگے آتا ہے عیاضؒ نے شرح مسلم میں جو کچھ بیان کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں الیاسؑ کا ذکر ہے اور وہ ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہیں۔ نوویؒ نے کہا ہے کہ حدیث میں کوئی ایسی شئے نہیں جو اس سے مانع نہیں کہ ادریسؑ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہوں اور مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ لطف اور ادب پر محمول ہو سکتا ہے اس طرح وہ بھائی بھی کہے جا سکتے ہیں اگر چہ بیٹے ہیں کیونکہ انبیاء اور مومنین بھائی ہیں اور میں نے اس میں مریم بنت عمرانؑ کو دیکھا ان کے ستر محل موتی کے تھے اور ستر محل یاقوت کے والدۂ موسیٰؑ کے تھے جن میں زرد جواہر جڑے تھے اور آسیہؑ بنت مزاحم کے مرجان سرخ کے ستر محل تھے اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمرد سبز کے ستر محل تھے پھر ہم چلے گئے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہونچے اور وہ یاقوت کا تھا اور وہاں کے لوگوں کی تسبیح سُبْحَانَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ[1] تھی جو اس کو پڑھیگا اس کو بھی انہیں کی طرح ثواب ملے گا اور اس میں میں نے ایک ادھیڑ شخص کو دیکھا جو اپنی قوم کو وعظ سنا رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے جبرئیلؑ نے کہا ہارونؑ انھوں نے مجھے سلام کیا اور مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی پھر ہم چھٹے آسمان پر چڑھ کر گئے اور وہ جواہر کا تھا اور وہاں کے لوگوں کی تسبیح سُبْحَانَ الْقُدُّوْسِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَّخَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ تھی جو اسے پڑھتا ہے۔ اس کو بھی انھیں کی طرح ثواب ملتا ہے اس میں بکثرت مخلوق تھی ہر فرشتہ کے سر اور پیروں کے درمیان چہرے اور بازو اور نور ہی نور بھرا ہوا تھا خوف خدا سے چلا چلا کر رو رہے تھے میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں انھوں نے کہا یہ کروبی ہیں۔

نسفیؒ نے بیان کیا خدا نے اسرافیلؑ کے پانچسو برس بعد میکائیلؑ کو پیدا کیا ہے ان کے سر سے

---

[1] وہ پاک ہے جس نے برف اور آگ کو جمع کر دیا۔

لے کر دونوں قدموں تک زعفران کے چہرہ اور بازو لگے ہیں ہر پر میں ہزار ہزار آنکھیں لگی ہیں جو امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے گنہ گاروں پر رویا کرتے ہر آنکھ سے ستر قطرے ٹپکتے ہیں ہر قطرہ سے خدا ایک قطرہ پیدا کرتا ہے یہ کروبی ہیں میں نے ان کی طرف متوجہ ہو کر انھیں سلام کیا وہ اشارہ سے جواب دینے لگے خوف خدا سے نہ بول سکتے تھے نہ میری طرف دیکھ سکتے تھے جبرئیلؑ نے کہا یہ نبی رحمت محمد ہیں جن کو خدا نے عرب میں سے رسول بنایا ہے اور وہ خاتم النبیین ہیں تم انھیں دیکھتے نہیں ہو تب وہ میری طرف تحیت واکرام سے متوجہ ہوئے اتنے میں ایک شخص گندم گوں رنگ کا نظر پڑا جس کے بال بکثرت تھے اگر وہ دو قمیص بھی پہنے ہو تب بھی ان دونوں کے اندر سے بال نکل آتے اس نے کہا بنی اسرائیل کا گمان ہے کہ میں خدا کے نزدیک اکرم الخلق ہوں حالانکہ یہ خدا کے نزدیک مجھ سے زیادہ اکرام ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون ہیں انھوں نے کہا موسیٰ بن عمران میں نے انھیں سلام کیا انھوں نے کہا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ جب میں اُن سے آگے نکل گیا تو وہ رونے لگے اُن سے پوچھا گیا آپ روتے کیوں ہیں انھوں نے کہا میرے بعد ایک لڑکا مبعوث ہوا ہے اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ خطابی نے بیان کیا ہے کہ موسیٰ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حسد کر کے نہیں روئے تھے بلکہ اپنی امت کے حظ کی کمی اور بہ نسبت امت محمدی کے اپنی امت کی تعداد کی کمی پر روئے تھے اور آپ کو انھوں نے لڑکا اس لئے کہا کہ آپ کو بغیر اس بات کے کہ عمر طویل ملتی اور اُسے طاعت خداوندی میں صرف کرتے خدا نے آپ کو کرامت عظمیٰ عطا فرما دی ہے۔

هٰذَا الْمُقَامُ الَّذِیْ لَاذَتْ بِهِ الْاُمَمُ ❊ وَاَذْعَنَتْ لِعُلَاهُ الْعُرْبُ وَالْعَجَمُ
هٰذَا مَقَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَكْرَمَ مَنْ ❊ جَاءَتْهُ مِنْ رَبِّهِ الْاَحْكَامُ وَالْحِكَمُ
هٰذَا مُحَمَّدُنِ الْهَادِی الَّذِیْ مُحِیَتْ ❊ عَنَّا بِنُوْرِ هُدَاهُ الظُّلْمُ وَالظُّلَمُ
هٰذَا الَّذِیْ قَدْ سَمَا فَوْقَ السَّمَاءِ اِلٰی ❊ مَقَامِ عِزٍّ تَنَاهَتْ دُوْنَهُ الْاُمَمُ
هٰذَا الَّذِیْ كَشَفَ اللّٰهُ الْحِجَابَ لَهُ ❊ لَوْ رَامَ ذَا غَیْرُهُ زَلَّتْ بِهِ الْقَدَمُ
هٰذَا الَّذِیْ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ خَاطَبَهُ ❊ فَقُدِّسَتْ مِنْهُ اُذُنٌ قَدْ وَعَتْ وَفَمُ

لہ یہ وہ مقام ہے امتوں نے جس کی پناہ لی ہے۔ اور اُس کی بلندی کے سامنے عرب وعجم منقاد ہیں۔ یہ اُس خدا کے رسول کا مقام ہے جو اُن تمام لوگوں سے اکرم ہے جن کے پاس اُن کے رب کے پاس سے احکام اور حکمتیں آئی ہیں محمد ہادی ہیں جن کی نور ہدایت نے ہم سے ظلم اور تاریکیوں کو مٹا دیا۔ یہ وہ ہیں جو آسمان کے اوپر مقام عزت تک بلند ہوئے پس اُن سے ادھر ہی امتیں متحیر ہو کر رہ گئیں۔ یہ وہ ہیں جن کے لئے خدا نے حجاب اٹھا دیا۔ اگر کوئی دوسرا اس کا ارادہ کرتا تو اس کے پیر کو لغزش ہو جاتی۔ یہ وہ ہیں جن سے ہمارے رب رحمٰن نے خطاب کیا۔ تو اُس سے کان اور منہ مقدس ہو گئے۔

هٰذَا نَبِیُّ الَّذِی الْمُخْتَارُ مِنْ مُضَرٍ ÷ هٰذَا بِهٖ اَنْبِیَاءُ اللّٰهِ قَدْ خُتِمُوْا
هٰذَا الَّذِیْ تَبِعَ الْمَاءُ الطَّهُوْرُ لَهٗ ÷ مِنْ كَفِّهٖ فَسَقَاهُ الْخَلْقَ حِیْنَ ظَمُوْا
هٰذَا الَّذِیْ الْفَرْقَ الْبَدْرُ الْمُنِیْرُ لَهٗ ÷ وَالْكُلُّ یَشْهَدُهٗ اِلَّا الَّذِیْ عَمُوْا
هٰذَا الَّذِیْ اَشْرَقَتْ اَنْوَارُ غُرَّتِهٖ ÷ بِنُوْرِهَا قَدْ اَضَاءَ الْحِلُّ وَالْحَرَمُ
هٰذَا الْمُرَادُ مِنَ الدُّنْیَا وَسَاكِنِهَا ÷ لَوْلَاهُ لَمْ تَخْلُقِ الْاَشْبَاحُ وَالنَّسَمُ

پھر علائی نے بیان کیا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ہم ساتویں آسمان پر چڑھ کر گئے وہ نور کا تھا اور وہاں کے لوگوں کی تسبیح سبحان خالق النور تھی جو اس کو پڑھیگا انھیں کا سا ثواب ملے گا اور اس میں میں نے ایک مخلوق دیکھی جن کے بیان کرنے کی مجھے اجازت نہیں ہے اگر خدا نے مجھے قوت نہ عطا کر دی ہوتی تو میں اُن کی طرف نگاہ نہ کر سکتا میں نے انھیں سلام کیا انھوں نے کہا اے بھائی اور خلیفہ خدا آپ کو زندہ رکھے آپ کیا خوب آئے اور میں نے اس میں ایک بڈھے کو دیکھا جو تمھارے صاحب کے مشابہ تھا اس سے آپ نے اپنے ذات شریف کو مراد لیا ہے یعنی آپ کے مشابہ تھا وہ زبرجد سبز کے تخت پر بیٹھا تھا اور بیت المعمور سے پیٹھ ٹیکے ہوئے تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں جواب ملا یہ آپؐ کے باپ ہیں میں نے اُن کو سلام کیا انھوں نے کہا مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ اور کہا اپنی امت سے میرا سلام کہیئے اور اُن کو مطلع کر دیجئے کہ جنت کی خاک پاکیزہ ہے اس کا پانی شیریں ہے وہ چٹیل میدان ہے اس میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھنا اس میں درخت لگانا ہے۔ برمادیؒ نے کہا ہے کہ قاع کشادہ اور برابر زمین کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا ہے چکنی زمین کو کہتے ہیں جس میں سبزہ نہ ہو۔ طبرانی میں ابن عمرؓ کی حدیث حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جنت میں بکثرت درخت لگاؤ کیونکہ اس کا پانی شیریں ہے اس کی مٹی پاکیزہ ہے عرض کیا گیا اس کے درخت کیا ہیں ارشاد فرمایا مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

فائدہ :- ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے میرے بندہ کے لئے میری بہت سی رحمت لکھ دو اور جب الحمد للہ کہتا ہے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے میرے بندہ کے لئے میری بہت سی رحمت لکھ

لہ یہ نبی ہدایت مضر سے چن لئے گئے ہیں۔ انھیں سے خدا کے انبیاء ختم کئے گئے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن کی ہتھیلی سے طاہر پانی جوش زن ہوا جس نے لوگوں کو سیراب کر دیا جب وہ پیاسے تھے۔ یہ وہ ہیں جن کے لئے بدر منیر شق ہو گیا۔ اور سوائے اندھوں کے سب نے اس کا مشاہدہ کیا۔ یہ وہ ہیں جن کی پیشانی کے انوار روشن ہوئے۔ ان کے نور سے حل وحرم روشن ہو گیا۔ دنیا اور اہل دنیا سے مقصود بھی ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو کالبد اور نفوس نہ پیدا ہوتے۔

دو اور جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے میرے بندہ کے لئے میری بہت اسی رحمت لکھ دو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ سے افضل نہ میں نے تسبیح پڑھی ہے نہ میرے پہلے انبیا نے پڑھی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پانچ بار پڑھتا ہے خدا اس کو پانچ چیزیں عطا کرتا ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْشُدْنِیْ وَعَافِنِیْ[۱] ابوبکرؓ کا بیان ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اپنی امت سے کہہ دیجئے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دس دس بار صبح وشام اور سوتے وقت پڑھا کریں تو سوتے وقت اُن سے دنیا کی بلائیں اور شام کو شیطان کے مکائد صبح کو اپنا غضب اُن سے دور رکھوں گا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی کثرت کیا کرو کیونکہ وہ خزانہائے جنت میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کی کثرت کریگا خدا اس کے طرف نظر کریگا اور جس کی طرف خدا نظر کرتا ہے اسے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی میسّر ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یعنی جنت میں جو کچھ ہوگا اُس کا ثواب سب سے زیادہ نفیس ہے جیسے کہ خزانہ بھی نفیس ہی ہوا کرتا ہے اور باب الاذکار والدعا میں اس سے زیادہ گذر چکا ہے چوتھی سواری ساتویں آسمان سے سدرۃ المنتہیٰ تک جبرئیلؑ کے بازو کی تھی۔ علائیؒ نے بیان کیا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا پھر میں نے موتیوں کے ستاروں پر سونے کا ڈلا دیکھا ہر موتی کے نیچے پچاس فرشتے تھے اُن میں سے ہر فرشتہ پکارتا تھا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو مرحبا ہو اور مبارک ہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بتوں کے توڑنے والے خدا کی توحید ماننے والے ہیں میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون ہیں انھوں نے کہا یہ ساتویں آسمان کے عبادت کرنے والے ہیں پھر میں نے ایک فرشتہ دیکھا اس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے تھے انھوں نے کہا بندہ صلح کار اور نبی صلح کار کو مرحبا ہو جس کے لئے زمین اور آسمان روشن ہوئے جو اپنے رب کے نزدیک باکرامت ہے آج آپ پر کرم ہوگا عطیہ ملیگا میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون ہے اُنھوں نے کہا راس الھدیٰ اور میں نے ایک فرشتہ دیکھا جس کو سملائیل کہتے تھے اُس کے سر پر موتی اور یاقوت کا تاج تھا اُس کا ایک ایک موتی ایسا تھا جس سے تمام دنیا والوں کو روشنی پہونچے اور ایک یاقوت اتنا بڑا جس میں ساری دنیا سما جائے پھر میں نے کچھ فرشتے دیکھے ہر فرشتہ کے سر پر جبرئیلؑ کے ہاتھ سے نوے ہاتھ لمبا چوڑا تاج تھا ہر تاج میں چار سو موتی لگے تھے ایک ایک موتی اتنا بڑا جس میں دنیا سما جائے اور ایک ایک یاقوت اتنا بڑا جس میں دنیا

---

[۱] اے اللہ مجھے بخش دیجئے مجھ پر رحم کیجئے مجھے رزق دیجئے مجھے ہدایت کیجئے مجھے عافیت دیجئے ۱۲

کے لوگ سما جائیں پھر میں نے ایک فرشتہ دیکھا جس کے داہنی جانب دس لاکھ فرشتے اور بائیں جانب دس لاکھ فرشتے تھے اور اُن کے سروں پر نور کے تاج تھے اور وہ آیۃ الکرسی پڑھتے تھے میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں انھوں نے کہا نورِ عرش کے ایک قطرہ سے یہ پیدا ہوئے ہیں میں نے کہا اے جبرئیلؑ میرے رب کے عجائب کس قدر زیادہ ہیں انھوں نے کہا آپ نے اپنے رب کے عجائب تورات کی ایک ساعت میں دیکھے ہیں۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرئیلؑ سے آیۃ الکرسی کا ثواب پوچھا انھوں نے کہا جب خدا نے زمین پیدا کی تو اُسے حرکت ہوئی خدا نے اس کے تھامنے کے لئے ستر ہزار فرشتے بھیجے وہ اسے نہ روک سکے پھر ستر ہزار فرشتے اور بھیجے وہ بھی نہ روک سکے پھر ستر ہزار فرشتے بھیجے وہ بھی نہ روک سکے پھر خدا نے کوہِ قاف کو پیدا کیا اُس نے دنیا کا احاطہ کرلیا اور اُس کے گرداگرد چار سو چالیس پہاڑ پیدا کئے پھر بھی اُسے قرار نہ ہوا پھر اُس کے اوپر آیۃ الکرسی لکھدی تب اُسے قرار آیا پس جو آیۃ الکرسی پڑھیگا اُسے اتنا ثواب ملیگا جو کوہِ قاف اور ان پہاڑوں کا وزن رکھتا ہوگا۔ اور ان فرشتوں کی تسبیح کا ثواب الگ ملیگا جب خدا نے آفتاب و ماہتاب کو پیدا کیا ستر ہزار فرشتوں کو انھیں کھینچنے کا حکم دیا وہ عاجز ہوگئے پھر ستر ہزار فرشتے اور بھیجے وہ بھی عاجز ہوگئے پھر ستر ہزار فرشتے بھیجے وہ بھی عاجز ہوگئے اُس کے بعد اُن دونوں پر آیۃ الکرسی لکھدی وہ خدا کی قدرت سے چلنے اور گردش کرنے لگے پس جو شخص آپؐ کی امت میں سے اُسے پڑھیگا اُس کو اُن فرشتوں کے شمار کے موافق اور اُن چیزوں کے شمار کے موافق جن پر آفتاب و ماہتاب طلوع ہوتے ہیں ثواب ملے گا۔ عرائس میں مذکور ہے خدا تعالیٰ نے آیۃ الکرسی کو شیطان کے شر سے ایمان داروں کے لئے امان بنایا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ہم چلے اور جبرئیلؑ میرے پیچھے پیچھے تھے یہاں تک کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچ گئے دیکھتے کیا ہیں کہ وہ بڑا درخت مشک کے ٹیلے پر لگا ہوا ہے اُس کی دس ہزار شاخیں ہیں اور اتنی بڑی کہ سو برس تک شاخ کے سایہ میں سوار چلا جائے ہر شاخ میں دس لاکھ پتے ہیں اور ہر پتہ اتنا بڑا کہ تمام جن وانس اُس کے سایہ میں آجائیں ہر پتہ پر ماہتاب کے رنگ کا فرشتہ ہے اس کے سر پر نور کا تاج ہے اور اُس کے ہاتھ میں نور کی چھڑی ہے اس کی پیشانی پر لکھا ہے ہم سدرۃ المنتہیٰ کے رہنے والے ہیں وہ ذات پاک ہے جس کی کوئی انتہا نہیں اس جڑ سے غیر متغیر پانی کی نہریں اور دودھ کی نہریں اور شراب کی نہریں جو پینے والوں کے لئے باعث لذت ہیں اور شہد مصفیٰ کی نہریں نکلی ہیں۔ بغویؒ نے بیان کیا ہے کہ مقاتل کا قول ہے اور اُس میں ہر رنگ کے زیور ہیں لباس ہیں اور ہر طرح کے پھل لگے ہوئے ہیں عرائس میں مذکور ہے کہ جنت کے قریب ساتویں آسمان پر وہ لگا ہے اور اس کی جڑیں کرسی کے نیچے ہیں اور اُس کی شاخیں عرش کے نیچے ہیں اُس کے وسط میں جبرئیلؑ کا مقام ہے اُس کو فرشتے چھپائے ہوئے ہیں۔ گویا کہ وہ سونے کے پر ولنے ہیں۔

میں نے تفسیر قشیریؒ میں خدا تعالیٰ کے قول اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى کے متعلق دیکھا ہے یعنی خدا نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سورۃ بقر کے خواتیم عنایت فرمائے اور آپ کی امت کو بخشدیا۔ نجم الدین نسفیؒ نے کہا ہے ٹیڑی کے شکل کے سونے کے فرشتوں نے اُسے چھپا رکھا ہے ہر فرشتے کے پاس ایک طبق ہے اُس کے اوپر بے شمار لطائف ہیں وہ انھوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھٹکا دیے۔ نیشاپوری کا بیان ہے محققین نے کہا ہے اُسے خدا کے نور نے چھپا رکھا ہے خدا نے اُس پر تجلی[1] کی ہے جیسے پہاڑ پر تجلی کی تھی لیکن وہ پہاڑ سے قوی تر ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰؑ سے قوی تر ہیں کیونکہ آپ بے ہوش نہیں ہوئے اور نہ سدرہ مضطرب ہوا۔ علائیؒ نے بیان کیا ہے اُس کی جڑ میں جبریلؑ کی محراب ہے جبرئیلؑ نے اذان دی جب اَللہُ اَکبر اللہ اکبر کہا خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا میں ہر شئے سے بڑا ہوں جب انھوں نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ جب انھوں نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا ارشاد ہوا میرے بندہ نے سچ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندہ اور رسول ہیں ان کو مرحبا ہو جب انھوں نے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہا ارشاد ہوا جو اس کو ادا کریگا فلاح پائے گا جب انھوں نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا ارشاد ہوا اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ایماندار وں نے فلاح پائی جب اذان سے فارغ ہوئے اور اقامت ہوئی فرشتوں نے صفیں باندھیں ہر صف اتنی بڑی تھی جیسے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے میں نے انھیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر گروہ کے گروہ فرشتے مجھے آ آ کر سلام کرنے لگے پھر اس حجاب سے جو رحمٰن سے یعنی عرش سے ملا ہوا تھا ایک فرشتہ نکلا اور رحمٰن سے عرش مراد لینے کی دلیل سمرقندیؒ کی روایت ہے پھر جبرئیلؑ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب حجاب اکبر کے پاس گئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کیا ہے انھوں نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو رسول بنا کر مبعوث کیا ہے میں نے اُس وقت سے پہلے جب سے میری پیدائش ہوئی ہے آج کی گھڑی تک کبھی دیکھا ہی نہ تھا پھر فرشتے نے اذان دی لیکن اُسے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کا کچھ جواب نہ ملا۔ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی بعض معراج کی روایتوں میں دیکھا ہے آپؐ نے بیان کیا میں نے درخت پر سبز پرندے دیکھے اُن میں کچھ خوش تھے کچھ غمگین تھے اور ان میں ایک بڈھا اور ایک بڑھیا دیکھی میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ بڑھیا، بڈھے کون ہیں انھوں نے کہا ابراہیمؑ اور سارہؑ ہیں اور پرندے ایماندار لڑکوں کی روحیں ہیں اور غمگین وہ ہیں جو ابھی ابھی اپنے اہل سے جدا ہوئے ہیں اور خوش وہ ہیں جن کو جدا ہوئے عرصہ گذرا اور اس کا نام سدرۃ المنتہیٰ اس لئے رکھا گیا کہ اُس کے نیچے کی مخلوق کا علم اُس سے اوپر متجاوز ہو کر نہیں جاتا اور نہ اوپر والوں کا علم نکل کر نیچے آنے پاتا ہے

[1] جب سدرہ کو چھپائی تھی جو چیز چھپائی تھی ۱۲

کہ نیچے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اوپر کیا ہے اور اوپر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ نیچے کیا ہے۔ حضرت علیؓ نے بیان کیا ہے کہ اُس کا نام سدرۃ المنتہیٰ اس لیئے رکھا گیا کہ جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و طریقہ پر ہوگا اُس کی وہاں تک انتہا ہے اور بعض کا قول ہے اس لئے کہ جو وہاں تک پہونچتا ہے کرامت کی انتہا کو پہونچ جاتا ہے حسنؒ نے بیان کیا ہے کہ رب العالمین کا نور اُسے چھپائے ہوئے ہے۔

موعظت :- حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو بیری کو کاٹتا ہے خدا دوزخ میں اُس کا سر مارتا ہے بعض نے کہا ہے مراد یہ ہے جو شخص اُس کو جنگل سے جہاں مسافر وغیرہ اُس کے سایہ میں رہتے ہوں بلاضرورت کاٹتا ہے اس کے لیئے یہ حکم ہے۔

فائدہ :- ایک بار صحابہؓ کی جماعت ایک وادی میں اُتری اُس میں ایک بیری کا درخت تھا اُنھیں پسند آیا انھوں نے کہا کاش ایسا ہی درخت ہمارے پاس ہوتا خدا نے اپنا قول فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ اُتارا یعنی خدا نے ہر کانٹے کی جگہ پر پھل پیدا کیا ہے جس میں بہتر رنگ کے کھانے ہیں اور بعض کا قول ہے مخضود سے مراد بہت لدا ہوا اور طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ کیلہ کے پھل کو کہتے ہیں اور منضود سے تو یہ تو مقصود ہے اور بادام کے منافع باب جنت میں آگے آتے ہیں۔ بغویؒ نے خدا کے قول اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی کے متعلق بیان کیا ہے کہ اُس کو سونے کے پروانوں نے چھپا لیا ہے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ اس کو انوار جلال نے چھپا لیا ہے اور اُس کے اوپر دریا قوت اور زبرجد کے پردے پڑے ہیں ان فضائل کے ساتھ خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ وہ تین چیزوں کے ساتھ منفرد ہے اُس کا سایہ دراز ہے اُس کا مزہ لذیذ ہے اور اُس کی خوشبو تیز ہے پس ایمان کے مشابہ ہوگیا جو تین چیزوں کا جامع ہے۔ زبان سے کہنا دل سے نیت کرنا اور عمل کرنا پس اُس کا سایہ باعتبار ایمان کے بمنزلہ عمل کے ہے کیونکہ وہ عالم سے متجاوز ہو جاتا ہے جیسے کہ سایہ متجاوز ہو جاتا ہے اور اُس کا مزہ بمنزلہ نیت کے ہے کیونکہ وہ مخفی ہے اور اس کی خوشبو بمنزلہ زبان کے سے کہنے کے ہے کیونکہ وہ ظاہر ہے جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس پہونچے فرشتوں نے ابر کے قطعہ کی طرح اُس پر انوار کے اترنے سے پہچان لیا وہ ٹڈی دل کی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے دوڑے اُس کے قریب جنت الماوٰی ہے ابن عباسؓ کا قول ہے کہ وہاں جبریلؑ سکونت گزیں ہوتے ہیں اور مقاتل اور کلبی کا قول ہے کہ وہاں شہیدوں کی روحیں سکونت گزیں ہوتی ہیں۔ علائیؒ نے ابن مسعود کی حدیث میں بیان کیا ہے اور مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچا دیا اور وہ چھٹے آسمان میں ہے اور اس کا نام اس وجہ سے ہے کہ جو کچھ زمین سے اوپر جاتا ہے اُس کی انتہا یہیں تک ہوتی ہے پھر وہاں سے لے لیا جاتا ہے۔ اسی طرح جو اوپر سے اترتا ہے اُس کی انتہا بھی وہیں تک ہوتی ہے پھر وہاں سے لے لیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے وہ سب سے بلندی میں ہے۔ برماویؒ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ

شاید اس کی جڑ چھٹے آسمان میں ہوگی اور اس کا اوپر کا حصہ ساتویں میں ہوگا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک مرغ دیکھا جس کے سبز روئیں اور نہایت سفید پر تھے جو کبھی میرے دیکھنے میں نہ آئے ہوں گے اور ساتویں زمین میں اس کے سرخ سونے کے پیر تھے اور اس کی دم موتی کی اس کا سر ایک بڑے موتی کا عرش کے نیچے تھا اس کی دونوں آنکھیں یاقوت کی اس کے سر کا تاج عقیق سرخ کا اس کے دو سبز بازو تھے جب انھیں پھیلاتا تھا تو مشرق اور مغرب سے نکل جاتے تھے جب اول تہائی رات گذر جاتی ہے تو وہ اپنے بازو پھیلاتا ہے اور پھڑپھڑاتا ہے اور چلا چلا کر خدا کی تسبیح کرتا ہے چنانچہ کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَزِیْزُ الْقَہَّارِ سبحان رب العرش الرفیع جب وہ تسبیح کرتا ہے تو زمین کا مرغ بھی تسبیح کرنے لگتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جیسے دوبارہ اس مرغ کے دیکھنے کا مجھے برابر اشتیاق رہا۔ علائی رحمہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سمائے دنیا میں دیکھا تھا اور خبر میں وارد ہے کہ عرش کے مرغ کے اتنے بازو ہیں جتنی خدا کی مخلوق ہے وہ کہتا ہے اے اللہ امت محمدی کے گنہگاروں کی مغفرت فرمائیے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے روز بلال رض ایک اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے۔ اس کے پیر سونے کے اس کی مہار موتی اور یاقوت کی ہوگی اور ان کے پاس ایک جھنڈا ہوگا موذن لوگ ان کی پیروی کریں گے پھر وہ ان کو جنت میں لے جائیں گے یہاں تک کہ جس نے لوجہ اللہ چالیس صبح کو اذان کہی ہوگی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرغ سفید کے حق میں مروی ہے کہ وہ نماز کے لئے اذان دیتا ہے اور خفتہ کو بیدار کرتا ہے اور اپنی چیخ سے جنوں کو بھگا دیتا ہے۔ کعب احبار رحمہ کا بیان ہے کہ جنت کے اکثر پرندے مرغ ہوں گے۔ اور عرائس میں ہے کہ خدا نے مرغ کو آدم ع کے پاس اتارا جب مرغ ملائکہ کی تسبیح سنتا تھا وہ تسبیح کرتا تھا تو آدم ع بھی تسبیح کرتے تھے اور باب کرم میں اس سے زیادہ گذر چکا ہے اور حضرت علی رض کے مناقب میں آتا ہے کہ پرانے مرغ کا گوشت قولنج کو نافع ہے۔

فائدہ: میں نے مدخل میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم منتروں سے جھاڑا کرتے ہیں یا دواؤں سے معالجہ کیا کرتے ہیں کیا اس سے کوئی شئے تقدیر خداوندی میں سے رد ہو جاتی ہے آپ ص نے فرمایا یہ بھی تقدیر میں ہے ترمذی نے کہا ہے یہ صحیح حدیث ہے اور جبرئیل ع نے اپنے قول ۱؎ بِسْمِ اللّٰہِ اُرْقِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یُؤْذِیْکَ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جھاڑ جبرئیل ع سے ہے اور شفا خدا کی جانب سے ہے اور اسی میں ہے کہ کسی کو قولنج ہو گیا اس نے خواب میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ ص نے فرمایا شہد تین درم اور

۱؎ خدا کے نام سے میں آپ کو جھاڑتا ہوں اور خدا ہر مرض سے جو آپ کو ایذا دے آپ کو شفا دیتا ہے۔ ۱۲۔

زیت[1] مُرتی ڈیڑھ درم اور کلونجی اکیس درم لے کر سب کو ملا لیا جائے اور نہار منہ اور سوتے وقت اس میں سے استعمال کیا جائے کسی کو خلوئے دماغ کا مرض ہوگیا اس نے خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر آپؐ سے شکایت کی آپؐ نے فرمایا۔ دارچینی۔ زنجبیل۔ لونگ۔ سنبل الطیب اور جائفل میں سے ہر ایک ڈیڑھ درم اور کلونجی دو درم لے کر سب کو باریک پیس لیا جائے اور پکا کر شہد میں آمیز کر لیا جائے جب قریب اُتارنے کے ہو اس پر تھوڑا عرق لیمو نچوڑ دیا جائے اس شخص نے ایسا ہی کیا خدا نے اُسے شفا بخشی۔ کسی شخص کے چھینک نکل آئی اس نے خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپؐ نے فرمایا تھوڑا انگوری سرکہ تھوڑا شہد اور تھوڑا زیت مُرتی لیکر ملا لے اور اسی کی بدن پر مالش کر چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور حکم خدا سے شفایاب ہوگیا مدخل میں مذکور ہے زیت مرقی یہ ہے کہ عمدہ زیتون کا تیل لے کر پاکیزہ برتن میں رکھے اور اُسے کسی شئے سے حرکت دیتا جائے اور پڑھتا جائے لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ سے آخر سورت تک لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ سے آخر سورت تک اور سورۂ اخلاص اور معوذتین بھی پڑھے اور مذکور ہے کہ زیت مُرقی کی اگر مالش کی جائے تو تمام امراض کو نافع ہے اگر شدید درد ہوتا ہو تو تھوڑی دیر دھوپ میں بیٹھ کر مقام درد پر اسی کی مالش کی جائے تو اس پر تھوڑی مُصطگی اور کلونجی پیس کر لگا دی جائے ایک بار کسی کی آنکھ میں شدید درد ہوا اس نے خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپؐ نے فرمایا کہ سنگ سُرمہ لے کر آگ میں سُرخ کیا جائے اس کے بعد زیت مُرقی میں بجھا کر پیس لیا جائے اور تین روز یہ سُرمہ لگایا جائے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور صحت یاب ہوا کسی نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ضعف معدہ کی شکایت کی آپؐ نے فرمایا مصطگی سائیدہ گلاب میں حل کر کے بقدر ایک درہم لے لی جائے اور اس میں سات دانے کلونجی کے ملا کر سات روز تک نہار منہ کھا لیا جائے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا صحت یاب ہوا اور باب امانت میں منافع گذر چکے ہیں اگر اُن کو مکرر بیان کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں معلوم ہوتا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر میں نے ایک فرشتہ دیکھا جس کا آدھا دھڑ برف کا تھا اور آدھا آگ کا اور وہ پکار رہا تھا اے اللہ اے وہ ذات جس نے برف اور آگ میں الفت پیدا کی اور اپنے ایمان دار بندوں کے دلوں میں الفت پیدا کی میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون ہے انھوں نے کہا یہ فرشتہ ہے جو حبیب کہلاتا ہے اس کو خدا نے آسمان اور زمین کے اطراف پر مقرر فرمایا ہے جو ایمان دار لوگ زمین میں ہیں ان کا یہ سب فرشتوں سے زیادہ خیر خواہ ہے اُن کے لئے قیامت تک ایسی دعا جو سُنی جائے کیا کرتا ہے پھر میں نے کرسی پر ایک فرشتہ دیکھا اور ساری دنیا اس کی دونوں زانو کے درمیان تھی اور اس کے

[1] پڑھا ہوا تیل زیتون کا سے پڑھا ہوا تیل۔ ۱۲

ہاتھ میں ایک تختی تھی جس میں غور کر رہا تھا اپنے داہنے بائیں التفات نہ کرتا تھا۔ علائیؒ نے دوسرے مقام پر بیان کیا ہے کہ آپ نے اُسے چوتھے آسمان پر دیکھا تھا جبرئیلؑ اُس کے سر پر ٹھہر گئے اور کہنے لگے اسے ملک الموت تو محمد نبی رحمت اور حبیب رب العالمین کو سلام نہیں کرتا تب وہ میری طرف ملتفت ہوا اور کہنے لگا اے محمد السلام علیک آپ کو بشارت ہو میں نے ساری بھلائی سوائے آپ کے اور آپ کی امت کے کسی میں نہیں دیکھی ہے آپ اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیے اور جی کو خوش کیجئے میں نے اُس سے پوچھا مجھے بتلا تو ایمان دار کی روح کیسے قبض کرتا ہے اُس نے کہا جب دنیا سے اس کی آخر ساعت اور آخرت کی اول ساعت آتی ہے میں اپنے اعوان کو اس کے پاس بھیجدیتا ہوں اُن کے پاس جنت کے پھول ہوتے ہیں اور ان کی ایک شاخ ہوتی ہے وہ اس کو اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں لے آتے ہیں اور اس کی روح کے ساتھ نرمی سے پیش آتے ہیں یہاں تک کہ جب اس کی سانس حلقوم میں پہونچتی ہے میں اُتر کر اُس کے پاس جاتا ہوں اُس کو سلام کرتا ہوں پھر اُس کی روح قبض کر کے آسمان پر لیجاتا ہوں پھر فرشتوں کی جس جماعت پر اُس کا گذر ہوتا ہے اس کو مرحبا کہتی ہے اور تحیت بجالاتی ہے یہاں تک کہ خدا کے پاس وہ پہونچ جاتا ہے خدائے سبحانہٗ کا ارشاد ہوتا ہے پاکیزہ نفس کو مرحبا ہو جو پاکیزہ بدن میں جاگزین تھی سنو میرے بندہ کا اعمال نامہ علیین میں لکھ رکھو اور اس کی روح کو جنت میں لیجاتے ہیں پھر جو کچھ خدا نے اس کے لئے تیاریاں کر رکھی ہیں انھیں دیکھتا ہے اس کے بعد اُس کی روح اُس کے بدن کی طرف لوٹا دی جاتی ہے وہ اپنے غسل دینے والے اور خوشبو لگانے والے کو دیکھتا ہے اور سب سے زیادہ اُسے محبوب وہی ہوتا ہے جو کہتا ہے اس کو جلدی لے جاؤ اور سب سے مبغوض اُسے وہ معلوم ہوتا ہے جو کہتا ہے اور انتظار کرو جب وہ قبر میں داخل ہوتا ہے زمین کہتی ہے تجھے مرحبا ہو خیر مقدم ہو جب تو میری پُشت پر تھا تو میں تجھ سے محبت کیا کرتی تھی پھر بھلا آج کیا حال ہوگا کہ تو میرے اندر آگیا ہے ابھی تو دیکھ لیتا ہے جو تیرے ساتھ میں معاملہ کرتی ہوں پھر جہاں تک نظر جاتی ہے اس کی قبر وہاں تک کشادہ ہو جاتی ہے پھر جب اس کے گھر والے واپس چلے جاتے ہیں تو اُس کے پاس منکر او نکیر آتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے تیرا نبی کون ہے وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے اسلام میرا دین ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں قرآن میرا امام ہے وہ اُسے سخت ڈانٹ بتاتے ہیں اور سوال کو اُس پر رد کر دیتے ہیں وہ کہتا ہے کیا تم دونوں دین کے بارہ میں مجھے فتنہ میں ڈالا چاہتے ہو مجھے تو سوائے اس کے کچھ نہیں معلوم تب وہ کہتا ہے تو نے سچ کہا اسی پر تو زندہ رہا اسی پر تیری وفات ہوئی اور اسی پر تو مبعوث ہوگا پھر اُس کے لئے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دیتے ہیں جب وہ اُس کی طرف دیکھتا ہے تو رونے لگتا ہے وہ کہتے ہیں غمگین نہ ہو یہ تیرا گھر اور تیری قرارگاہ نہیں ہے دیکھ تیرے عمل نیک کی وجہ سے خدا نے تجھے کیا پھیر دیا پھر یہ دروازہ

اس سے بند کر دیا جاتا ہے اور جنت کی طرف کا دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔

رُمْتَ[1] السَّلْوَ فَمَا وَجَدْتُ مُسَاعِدًا ÷ فَجَعَلْتُ نَحْوَ النَّبِيِّ مَسِيرِيْ
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اَحْمَدُ الْمَحْمُوْدِ مَنْ ÷ نَبَعَ الزُّلَالُ بِكَفِّهِ لِغَدِيْرِ
ذُخْرِيْ مَلَاذِيْ يَوْمَ اَنْزِلُ حُفْرَتِيْ ÷ فِيْ وَحْدَتِيْ وَكَذَاكَ يَوْمَ نُشُوْرِيْ
مَالِيْ سِوَاهُ فِي الْوَرٰى مِنْ مَّلْجَاءٍ ÷ فَهُوَ الَّذِيْ يُرْجٰى لِكُلِّ عَسِيْرِ
هُوَ لِيْ شَفِيْعٌ عِنْدَ مَوْلًى لَمْ يَزَلْ ÷ بِالْجُوْدِ يَجْبُرُ قَلْبَ كُلِّ كَسِيْرِ
يَعْفُوْ عَنِ الذَّنْبِ الْعَظِيْمِ بِحِلْمِهٖ ÷ وَعَلَى انْتِقَامِ الظُّلْمِ اَيُّ قَدِيْرِ
تَاللّٰهِ مَا قَدَّمْتُ مِنْ عَمَلٍ بِهٖ ÷ اَرْجُوْ خُلُوْدِيْ فِيْ عُلُوِّ قُصُوْرِ
لٰكِنَّنِيْ قَدَّمْتُ كُلَّ عَظِيْمَةٍ ÷ تَاللّٰهِ لَا تَنْحَطُّ بِالتَّكْفِيْرِ
بَلْ بِالتَّجَاوُزِ مِنْ اِلٰهٍ مُحْسِنٍ ÷ بَرٍّ رَّؤُوْفٍ مُجْمِلِ التَّدْبِيْرِ
يَا رَبِّ لَقِّنِّي الشَّهَادَةَ مُخْلِصًا ÷ لِجَوَابِ رُسُلِكَ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرِ
يَا رَبِّ اِنِّيْ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَةً ÷ اَنْجُوْ بِهَا مِنْ سَائِرِ التَّعْسِيْرِ
مُتَشَفِّعًا بِمُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى ÷ مَنْ خَصَّ بِالتَّعْظِيْمِ وَالتَّوْقِيْرِ
يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ مَا اسْوَدَّ الدُّجٰى ÷ وَبَدَتْ نُجُوْمُ الْاُفْقِ مِثْلَ زُهُوْرِ

---

[1] میں نے تسلی حاصل کرنیکا قصد کیا تو مجھی کو موافقت کرنیوالا نہ ملا۔ اس لئے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سمت کی طرف چلنا اختیار کیا۔ تمام مخلوقات سے بہتر احمد محمود ہیں جن کے کفِ دست سے حوض میں آبِ شیریں جوش زن ہوا۔ میرے ذخیرے اور میری اس دن کی پناہ ہیں جس دن میں غمزدگی کی حالت میں اپنی قبر میں اتروں گا اور ایسے ہی قیامت کے دن۔ خلق میں سوائے اُن کے میری کوئی پناہ نہیں۔ ہر دشوار امر میں انھیں سے امید کی جاتی ہے۔ وہ خدا سے میری شفاعت کرنے والے ہیں جو بخشش سے ہمیشہ ہر شکستہ دل کی اصلاح کرتا رہا ہے۔ اپنے علم سے گناہ عظیم کو عفو کرتا ہے اور ظلم کے انتقام لینے پر کیسا کچھ قادر ہے۔ خدا کی قسم جو عمل میں نے کئے ہیں۔ اُن سے میں کو محلات بلند میں ہمیشہ رہنے کی امید کرتا ہوں۔ لیکن میں نے تمام بڑے بڑے گناہ کئے ہیں۔ خدا کی قسم جو کفارہ دینے سے بھی ساقط نہیں ہو سکتے۔ بلکہ خدائے محسن کے درگذر نے سے دور ہو سکتے ہیں جو احسان کرنے والا نہایت مہربان اور عمدہ تدبیر کرنے والا ہے۔ اے رب اپنے رسولوں منکر اور نکیر کے جواب دینے کے لئے مجھے اخلاص کے ساتھ شہادت ادا کرنا تلقین فرمایئے۔ اے رب میں طلبگار رحمت بن کر آیا ہوں جس سے میں ساری دشواریوں سے نجات پا جاؤں۔ خیر الخلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا طلبگار ہوں۔ جن کو خدا نے تعظیم اور توقیر کے ساتھ خصوصیت بخشی ہے۔ اے رب جب تک سب تاریک تیرہ کون ہو اور جب تک کلیوں کی طرح افق سے ستارے نمودار ہوں اُن پر درود بھیجیے۔ ١٢

اور کافر کی جب دنیا سے آخر ساعت اور آخرت کی پہلی ساعت آتی ہے میں اپنے اعوان کو اس کے پاس بھیجدیتا ہوں اور وہ آگ کے شعلے اور آگ کے انگڑے لئے ہوتے ہیں اور زقوم کے درخت کی ایک شاخ ان کے پاس ہوتی ہے وہ اس کے دونوں آنکھوں کے بیچ میں لے آتے ہیں اور اس کی روح سے سختی اور شدت سے پیش آتے ہیں یہاں تک کہ جب اس کی روح حلقوم تک آپہنچتی ہے وہ اسے چھوڑ کر چڑھ جاتے ہیں، پھر میں اتر کر اسکو خدا کے غصہ اور دوزخ کی بشارت سناتا ہوں پھر اس کی روح کو آسمان پر لے جاتا ہوں پھر آسمان کے دروازے بند ہوجاتے ہیں جو فرشتہ اس کو دیکھتا ہے اس پر لعنت کرتا ہے خدا کے پاس سے آواز آتی ہے کہ نفس خبیث کو جو خبیث بدن میں تھی مرحبا نہ ہو پھر اس کا نامہ اعمال سجین میں لکھ رکھا جاتا ہے اور اس کو دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں جو عذاب خدا نے اس کے لیے تیار کئے ہیں انہیں دیکھتا ہے پھر اس کی روح اس کے بدن کی طرف لوٹا دی جاتی ہے وہ اپنے غسل دینے والے اور خوشبو لگانے والے کو دیکھتا ہے اس کو سب سے زیادہ محبوب معلوم ہوتا ہے جو کہتا ہے اس کے لے جانے میں ذرا اور انتظار کرلو اور سب سے زیادہ مبغوض اسے وہ معلوم ہوتا ہے جو کہتا ہے اسے جلدی لے چلو پھر جب اس کا جنازہ اس کی قبر کی طرف لے جاتے ہیں تو تین بار چلاتا ہے جسکو سوائے جن و انس کے ساری مخلوق کے لوگ سنتے ہیں میرے ساتھیو ہائے میرے پڑوسیو ہائے میری نعش کے اٹھانے والو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نڈالے جیسے مجھ کو اس نے دھوکے میں ڈالا ہے اور تم کو زمانہ کھیل میں نہ ڈالے جیسے اس نے مجھے کھیل میں ڈال رکھا تھا، پھر اسے عذاب خداوندی کی طرف لے جاتے ہیں جب وہ قبر میں رکھدیا جاتا ہے زمین کہتی ہے نہ تجھے مرحبا ہو نہ خیر مقدم اپنے رب کی عزت کی قسم جب تو میری پشت پر چلتا ہے تو مجھے تجھ سے عداوت تھی پھر اب تو تو میرے اندر آگیا ہے، اب کیا کچھ عداوت نہ ہوگی اب تجھے معلوم ہوا جاتا ہے کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں پھر اس کے اوپر اس کی قبر تنگ ہوجاتی ہے جب اس کے گھر والے لوٹ کر جاتے ہیں اس کے پاس منکر و نکیر آتے ہیں دونوں اس سے پوچھتے ہیں نہ تو نے خود واقفیت پیدا کی اور نہ پیروی کی اس کے بعد جنت کی طرف کا دروازہ اس کے لئے کھولتے ہیں جب وہ ادھر دیکھتا ہے خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے وہ دونوں کہتے ہیں تو خوش نہ ہو کیونکہ یہ تیرا گھر اور تیری قرار گاہ نہیں ہے۔ دیکھ خدا نے تیرے کفر کی وجہ سے تجھے کس شے سے محروم کردیا۔

ایک روایت میں ہے میں نے کرسی پر ایک فرشتہ دیکھا اور دنیا و مافیہا اس کے زانوؤں کے درمیان تھی اور اس کے ہاتھ میں نور کی ایک تختی تھی جس میں غور کررہا تھا اور اپنے داہنے بائیں التفات نکرتا تھا اس کے داہنی طرف ایک بڑا درخت تھا کبھی اس درخت کو دیکھ لیتا تھا اور اپنے تختی کو دیکھتا تھا، میں نے کہا یہ کون ہے، انہوں نے کہا یہ ملک الموت ہے۔ میں اس کے قریب گیا اسے سلام کیا، اس نے سر سے میری طرف اشارہ کیا، جبرئیلؑ نے اس سے کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نبی رحمت ہیں اس نے مجھے مرحبا کہا اور تحیت بجا لایا اور مجھے کہا آپ کو بشارت ہو کیونکہ خیر آپ میں اور آپ کی امت میں قیامت تک کے لئے ہے میں نے کہا حمد خدا کو شایان ہے جس نے نعمتیں عطا فرما کر احسان کیا ہے پھر میں نے پوچھا تجھے خلائق کی روحیں قبض کرنے پر کیسے قدرت ہوتی ہے اس نے کہا آپ دیکھتے نہیں کہ ساری دنیا میرے سامنے ہے اور تمام مخلوقات میری آنکھ میں ہے اور اس درخت کے پتے اتنے ہی جتنی خلائق کی روحیں ہیں ہر پتے پر اس کا نام لکھا ہے جس کے لئے وہ پتہ ہے اور اس تختی میں خلائق کے نام ہیں جب کسی بندہ کا رزق ختم ہو جاتا ہے اس کا پتہ زرد پڑ جاتا ہے اور خشک ہو جاتا میں اس کے نام کو چھوتا ہوں وہ فوراً مر جاتا ہے اور خبر میں ہے کہ ملک الموت کے اتنے ہاتھ ہیں جتنی روحیں ہیں اپنی جگہ ہی سے سب کی روحیں قبض کر لیتے ہیں اور نسفیؒ کی زہر الریاض میں ہے خدا نے خلائق کی ارواح کی تعداد کے چشمے پیدا کئے ہیں جب کسی کی روح قبض کر لی جاتی ہے ایک چشمہ جاری ہو جاتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی گھر والے ایسے نہیں جس کی ملک الموت دن میں دو بار خبر نہ لیتے ہوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی گھر و گھر نہیں کہ جس کے دروازہ پر ملک الموت پانچ بار نہ کھڑے ہوتے ہوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے موت کی بکثرت یاد کیا کرو جو بندہ موت کا بکثرت ذکر کرتا ہے خدا اس کے دل کو درست کر دیتا ہے اور موت کو اس پر آسان کر دیتا ہے۔

یَا غَافِلاً عَنْ صُرُوفِ الدَّهْرِ فِیْ سِنَةٍ	وَالدَّهْرُ یُوْقِظُ بِالْاٰیَاتِ وَالْعِبَرِ
کَمْ ذَا تَنَامُ وَعَیْنُ الدَّهْرِ سَاهِرَةٌ	لَهٗ حَوَادِثُ فِی الْغَدَوَاتِ وَالْبُکَرِ
لَا اَمَانَ الدَّهْرِ وَاحْذَرْ مِنْ تَقَلُّبِهٖ	فَشِیْمَةُ الدَّهْرِ شَوْبُ الصَّفْوِ بِالْکَدَرِ
وَارْغَبْ بِنَفْسِکَ عَمَّا سَوْفَ تَتْرُکُهٗ	فِعْلُ اللَّبِیْبِ اَخِی التَّحْقِیْقِ وَالنَّظَرِ
مَاذَا یُغَرُّکَ مِنْ دَارِ الْفَنَاءِ وَمِنْ	عُمْرٍ یَمُرُّ کَمِثْلِ الرِّیْحِ بِالْبَصَرِ
فَاسْعَدْ بِنَفْسِکَ فَالسَّاعَاتُ فَانِیَةٌ	وَالْعُمْرُ مُنْقَضٍ وَالْمَوْتُ فِی الْاَثَرِ

فائدہ میں نے امام غزالیؒ کی کتاب وسائل الحاجات میں دیکھا ہے سعیدؓ بن مسیب نے بیان کیا جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وقت قریب آیا لوگوں نے کہا اے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کچھ نصیحت کر کے توشۂ آخرت عنایت فرمایئے آپ نے کہا جو شخص ان کلمات کو پڑھ کر مر جائے خدا اس کی روح کو افق مبین میں

لہ اے سال بھر میں گردش زمانہ سے غافل، اور زمانہ نشانیاں اور عبرت ناک واقعات، سے پیدا کرتا ہے، کب تک خواب میں رہو گے اور زمانہ کی آنکھ بیدار ہے اس کے حوادث صبح اور فجر کو آتے رہتے ہیں زمانہ سے بے خوف نہ ہو اور اس کی گردش سے ڈرتا رہ۔ کیونکہ زمانہ کی خصلت صاف اور مکدر اشیاء کو خلط کرنا ہے جن چیزوں کو تو آئندہ چھوڑنے والا ہے اس سے رو گرداں ہو کر اپنے نفس پر راغب ہو جیسے کہ عقلمند صاحب تحقیق اور صاحب نظر کیا کرتا ہے، تجھے دار فنا اور عمر جو ہوا کے مثل گذرتی نظر آتی ہے کیا عزیز ہے اپنے نفس کی تیاری کر ساعات فانی ہیں اور عمر گذران ہے اور موت در پے ہے ۱۲۔

جاگزیں کرتا ہے لوگوں نے پوچھا افق مبین کیا ہے آپ نے کہا عرش کے سامنے ایک چٹیل میدان ہے اس میں با ثمرات نہریں اور درخت ہیں روزانہ سورج نہیں اسے چھپا لیتی ہیں البغوی رحمہ نے بروایت مجاہد بیان کیا ہے کہ افق اعلےٰ ناحیہ مشرق سے ہے جو اس کو پڑھے گا خدا اس کو اس مقام میں جاگزیں کریگا۔ اَللّٰهُمَّ[۱] اِنَّكَ اَبْتَدَاْتَ الْخَلْقَ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ بِكَ اِلَيْهِمْ ثُمَّ جَعَلْتَهُمْ فَرِيْقَيْنِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ فَاجْعَلْنِيْ لِلنَّعِيْمِ وَلَا تَجْعَلْنِيْ لِلسَّعِيْرِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَ الْخَلْقَ فِرَقًا وَمَيَّزْتَهُمْ قَبْلَ اَنْ تَخْلُقَهُمْ جَعَلْتَ مِنْهُمْ شَقِيًّا وَسَعِيْدًا وَغَوِيًّا وَرَشِيْدًا فَلَا تُشْقِنِيْ بِمَعَاصِيْكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قَدَّرْتَ حَرَكَاتِ الْعِبَادِ فَلَا يَتَحَرَّكُ شَيْءٌ اِلَّا بِاِذْنِكَ فَاجْعَلْ حَرَكَاتِيْ فِيْ تَقْوَاكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اَحَدًا لَا يَشَاءُ حَتّٰى يَشَاءُ فَاجْعَلْ مَشِيْئَتَكَ اَنْ اَشَاءَ مَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ وَجَعَلْتَ لِكُلٍّ مِنْهُمَا عَامِلًا يَعْمَلُ بِهٖ فَاجْعَلْنِيْ مِنْ خَيْرِ الْقِسْمَيْنِ[۲] اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَجَعَلْتَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا اَهْلًا فَاجْعَلْنِيْ مِنْ سَاكِنِيْ جَنَّتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَرَدْتَ بِقَوْمٍ الضَّلَالَ ضَيَّقْتَ صُدُوْرَهُمْ وَاَرَدْتَ بِقَوْمِ الْهُدٰى فَشَرَحْتَ صُدُوْرَهُمْ فَاشْرَحْ صَدْرِيْ لِلْاِيْمَانِ وَزَيِّنْهُ فِيْ قَلْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ دَبَّرْتَ الْاُمُوْرَ وَجَعَلْتَ مَصِيْرَهَا اِلَيْكَ فَاَحْيِنِيْ بَعْدَ الْمَوْتِ حَيٰوةً طَيِّبَةً قَرِّبْنِيْ اِلَيْكَ زُلْفٰى اَللّٰهُمَّ مَنْ اَصْبَحَ وَاَمْسٰى ثِقَتُهٗ وَرَجَاءُهٗ غَيْرُكَ فَاَنْتَ ثِقَتِيْ وَرَجَائِيْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ بروایت ابن مسعود رضؓ و ابی ہریرہ رضؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے مرتے وقت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھ لے اسے آگ کبھی نہ کھائے گی۔

---

[۱] اے اللہ آپ نے خلق کا آغاز کیا بغیر اس کے آپ کو اس کی حاجت ہو پھر آپ نے دو فریق کر دیئے ایک فریق جنت میں اور ایک فریق دوزخ میں پس مجھے جنت کے لئے رکھیئے دوزخ کے لیے نہیں اے اللہ آپ نے خلق کو فرقہ فرقہ پیدا کیا ہے اور قبل پیدا کرنے کے انہیں ممتاز کیا ہے چنانچہ ان میں سے بدبخت نیک بخت اور گمراہ اور ہدایت یافتہ بنائے ہیں پس مجھے اپنے گناہوں کی وجہ سے بدبخت نہ بنایئے اے اللہ بندوں کی حرکات پر آپ قادر ہیں آپ کے بلا اجازت کوئی شے حرکت نہیں کر سکتی اس لئے میرے حرکات تقویٰ میں کیجئے، اے اللہ کوئی نہیں چاہتا جب تک آپ نہ چاہتے ہوں، پس آپ یہ چاہیں کہ میں ایسی شے چاہوں جو مجھے آپ کے قریب کر دے، اے اللہ آپ نے خیر اور شر کو پیدا کیا اور ہر ایک کا کوئی کرنے والا بنایا ہے پس مجھے ۱۲...... [۲] دونوں قسموں میں سے بہتر بنایئے، اے اللہ آپ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا ہے اور ان میں سے ہر ایک کے قابل لوگ بنائے ہیں مجھے اپنی جنت کا خواستگار بنایئے اے اللہ اگر آپ کسی قوم کو گمراہ کرنا چاہیں تو ان کا سینہ تنگ کر دیں اور اگر کسی قوم کے ساتھ ہدایت چاہیں تو انکے سینہ کو کھولدیں پس ایمان کیلئے میرا سینہ کھولدیجئے اور میرے دل میں اسکو مزین کر دیجئے اے اللہ آپ نے کاموں کی تدبیر کی ہے اور انکا مرجع اپنی طرف رکھا ہے پس مجھکو بعد موت کے پاکیزہ زندگی دیجئے اور اپنا قرب عنایت کیجئے اے اللہ جو آپکے سوا کسی پر بھروسا امید کر کے صبح و شام کرتا ہے۔ تو آپ میرے بھروسہ اور امید ہیں اور بغیر آپکی مدد کے بازگشت اور قوت ممکن نہیں ۱۲۔

پانچویں سواری آپ کی قاب قوسین تک رفرف تھی سعیدؓ بن جبیر کا قول ہے یعنی دو ہاتھ کے اندازہ پر مجاہدؒ نے کہا ہے کمان اور چلہ کے درمیان جس قدر فاصلہ ہوتا ہے اس قدر۔ اور اس سے زیادہ بیان آگے آتا ہے۔ علائیؒ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ہم ایک ساعت تک چلتے رہے اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ میرے اور جبریلؑ کے درمیان مسافت بعیدہ حائل ہے میں نے پوچھا اے جبریلؑ مجھے کہاں چھوڑے دیتے ہو اور پیچھے رہے جاتے ہو۔ انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ تو ایسے مقام پر ہیں جس سے کوئی مخلوق آگے نہیں جا سکتی اگر میں اس سے آگے نکل چلتا ہوں تو نور سے جل کر رہ جاتا، پھر کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف لے جائیں آپؐ کے پروردگار کی جانب سے آپؐ کی رہنمائی ہو گی چنانچہ میں نے ان کو وہیں چھوڑ دیا اور جہاں تک خدا نے چاہا چلا گیا اتنے میں میں نے میکائیلؑ کو خوفزدہ اور ترساں دیکھا میں نے ان سے پوچھا کیا یہی تمہارا مقام ہے۔ وہ بولے ہاں اگر میں اس سے آگے بڑھوں تو نور سے جل جاؤں لیکن آپ آگے تشریف لے جائیے آپ کے سامنے ہی اسرافیلؑ ہیں، پھر میں جہاں تک خدا نے چاہا اور چلا گیا اتنے میں میں نے اسرافیلؑ کو دیکھا ان کے چار بازو تھے ایک کی انہوں نے ازار بنائی تھی ایک کی چادر اور ایک بازو کو نور سے آڑ کر لی تھی اور ایک بازو سے منہ ہیں نے لئے ہوئے تھے میں نے پوچھا کیا یہی تمہارا مقام ہے۔ انہوں نے کہا ہاں اگر میں اس سے آگے بڑھتا تو نور سے جل جاتا لیکن آپؐ آگے تشریف لے جائیں آپ کے سامنے ردح ہے۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ اسرافیلؑ نے اپنے رب سے درخواست کی کہ آسمانوں، زمین پہاڑوں ہواؤں کی قوت اور جن و انس کی طاقت مجھے عطا فرمائیے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں سر سے لیکر قدم تک بال، چہرے اور بازوؤں سے چھپی ہوئی زبانیں عنایت کیں جن کی تعداد سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا، ہر زبان دس ہزار لغت میں تسبیح کرتی ہے اور خدا ہر تسبیح سے اسرافیلؑ کی صورت کا فرشتہ پیدا کرتا ہے اور یہ ملائکہ مقربین ہیں اگر تمام سمندروں اور دریاؤں کا پانی اسرافیلؑ کے سر پر گرایا جائے تو اس سے ایک قطرہ نہ گرنے پائے اور وہ جہنم کی طرف روزانہ تین بار دیکھتے ہیں۔ وہ پگھل کر کمان کے چلہ کی طرح ہو جاتی ہے ان کے رونے سے جس قدر آنسو نکلتے ہیں اگر زمین کے لوگوں پر جمع کئے جائیں تو طوفان نوحؑ کے مثل ہو جائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر جہاں تک خدا نے چاہا میں چلا گیا پھر میرے لئے ستر ہزار نور کے حجاب اور ستر ہزار روشنی کے حجاب اٹھا دیئے گئے جب میں انہیں طے کر چکا تو اس روح کے پاس پہنچا جس کا خدا تعالیٰ کے قول يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ[1] میں ذکر ہے اس کے ایک لاکھ سر ہیں ہر سر میں ایک لاکھ چہرے ہیں ہر چہرے میں ایک لاکھ منہ ہیں ہر منہ میں ایک لاکھ زبانیں ہیں ہر زبان میں اسی ہزار لغت ہیں خدا کی تسبیح خوانی کر رہی ہے اور ایک لغت دوسری سے

[1] جس دن روح اور فرشتے صف باندھکر کھڑے ہوں گے ۱۲

ملتی جلتی نہیں ہے خدا اس تسبیح سے فرشتوں کو پیدا کرتا ہے جو قیامت تک ان کی تسبیح کا ثواب میری امت کے لئے لکھتے رہتے ہیں، میں نے کہا اے روح یہ تیرا مقام ہے اس نے کہا ہاں اگر میں اس سے آگے جاتی تو نور سے میں جل جاتی اور بعض کا قول ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس حجاب اکبر کے قریب جبریلؑ ٹھہر گئے تھے اور آپ سے کہنے لگے تھے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ آگے تشریف لے جائیں میں نے ان سے کہا پہلے تم آگے بڑھو وہ بولے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو یہ زیبا نہیں کہ اس مقام سے آگے بڑھے اور آپ خدا کے نزدیک مجھ سے زیادہ باکرامت ہیں اور ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا ایک مقام معین نہ ہو اگر میں سوئی کی نوک کے برابر بھی آگے بڑھوں تو نور قدرت سے جل جاؤں اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ سبز رنگ کے رفرف کو چار فرشتے اٹھائے لئے چلے آتے ہیں جبریل نے مجھے اس پر بٹھایا، اور ایک روایت میں ہے انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریلؑ سے پوچھا کیا تم اپنے رب کو دیکھتے ہو انہوں نے کہا میرے اور خدا کے درمیان نور کے ستر حجاب ہیں اور سہیلؒ بن سعد کی روایت میں ہے کہ نور و ظلمت کے ستر ہزار حجاب اور ابی ہریرہؓ کی حدیث میں ہے کہ خدا کے اور ان فرشتوں کے مابین جو عرش کے گرد ہیں نور کے ستر حجاب ہیں بعض کا قول ہے خدا نے جبرائیلؑ اور میکائیلؑ کے درمیان ستر حجاب پیدا کئے ہیں ہر حجاب کی موٹائی پانچسو برس کی راہ ہے اگر یہ نہ ہوتا تو میکائیلؑ کے نور سے جبریلؑ جل جاتے ہاں رازیؒ نے سورۂ بقر کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ جبریلؑ میکائیلؑ سے افضل ہیں اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کے درمیان خدا نے ستر حجاب پیدا کئے ہیں تو میکائیلؑ اسرافیلؑ کے نور سے جل جاتے نبی صلعم سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ آسمان والوں سے اسی طرح محجوب ہے جس طرح زمین والوں سے محجوب ہے اور عقول سے اسی طرح محجوب ہے جس طرح نظروں سے محجوب ہے خدا تعالیٰ نہ کسی شے میں حل کئے ہوئے ہے نہ کسی شے سے غائب ہے اور ملا اعلیٰ کے رہنے والے خدا تعالیٰ کے ایسے ہی طلبگار ہیں جیسے تم اس کے طلبگار ہو۔

حضرت علیؓ کا قول ہے قبل اس کے کہ تم مجھے گم کردو ایسا علم مجھ سے پوچھ لو جس کو نہ جبرائیلؑ جانتے ہیں نہ میکائیلؑ آپ نے کہا کہ خدا نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں مختلف علوم سکھائے ہیں بعض علم تو ایسے ہیں خدا نے جن کے مخفی رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے اور بعض علم ایسے ہیں جن کے تبلیغ کا آپ کو حکم دیا ہے اور بعض علم ایسے ہیں جن کے متعلق خدا نے آپ کو اختیار دیا ہے چنانچہ ابوبکرؓ۔ عمرؓ عثمانؓ کو اور مجھ کو اس علم میں سے جس میں خدا نے آپ کو اختیار دیا تھا پوشیدہ طور پر بتلایا کرتے تھے، چنانچہ منجملہ اسرار کے جو آپ نے مجھے بتلائے یہ بھی فرمایا کہ میں چہرۂ ابراہیمؑ میں نور تھا ان کی پشت میں موتی تھا جب ابراہیمؑ منجنیق کے پلہ میں تھے اور جبریلؑ نے ابراہیمؑ کے سامنے آکر کہا اے ابراہیم کیا آپ کو کچھ حاجت ہے تو آپ نے فرمایا تم سے تو کچھ نہیں پھر آپؐ کے پاس آکر پوچھنے لگے آپ کو اپنے رب سے کچھ حاجت ہے انہوں نے کہا اے جبریلؑ خلیل کی شان تو یہ ہے کہ خلیل سے جدا نہ ہو حضرت نبی صلی

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے گویا کر دیا تو میں نے کہا اگر خدا مجھے مبعوث کریگا اور اپنی رسالت کے لئے برگزیدہ بنائے گا تو میں اخی جبرئیل کو اس کا بدلا دوں گا پھر خدا جب مجھے مبعوث کر چکا اور شب معراج آئی جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور وہ میرے ہم سفر تھے یہاں تک کہ میرے ساتھ ایک مقام پر پہنچ کر ٹھہر گئے میں نے کہا اے جبرئیلؑ ایسے ہی مقام پر خلیل اپنے خلیل سے جدا ہو جاتا ہے انہوں نے کہا ہاں اگر میں آگے بڑھوں تو نور سے جل جاؤں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ کیا خدا سے تمہاری کچھ حاجت ہے انہوں نے کہا ہاں اپنے رب سے درخواست کیجئے کہ قیامت کے روز پل صراط پر آپ کی امت کے لئے مجھے بازو پہنچانے کی اجازت مل جائے تاکہ وہ اس پر سے گذر جائیں میں نے کہا اے جبرائیلؑ خدا تمہیں برکت دے اتنے میں آواز آئی اے جبرئیلؑ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نور میں آگے بڑھا دو، انہوں نے آگے بڑھا دیا، میں نے ستر ہزار حجاب جلائیے ہر ایک حجاب کی موٹائی پانچسو برس کی تھی یہاں تک کہ میں سونے کے پروانوں تک پہنچ گیا، پھر جو فرشتہ سونے کے پروانوں پر موکل تھا مجھے حجاب لولوے آگے تک بڑھائے گیا اور اس نے اسے حرکت دی، اس حجاب کی آڑ سے فرشتے نے کہا کون ہے اُس نے کہا فلاں سونے کے پروانوں والا۔ اور میرے ہمراہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت کے رسول ہیں اس پر فرشتہ نے کہا اللہ اکبر اور پردے کے نیچے سے اس نے اپنا ہاتھ نکالا اور مجھے اٹھا کر اپنے سامنے رکھدیا، چنانچہ میں اسی طرح ایک حجاب سے دوسرے حجاب تک پہنچتا رہا یہاں تک کہ میں ستر ہزار حجاب کو طے کر گیا ہر حجاب کی موٹائی پانچ سو برس کی مسافت تھی پھر میں نور ابیض کے دریا تک پہنچا اتنے میں میں نے دریا کے ساحل پر ایک فرشتہ دیکھا کہ اگر پرندہ سو برس تک بھی اڑتا رہے تب بھی اس کے ایک شانہ سے دوسرے شانہ تک نہ پہنچے پھر اس نے مجھے آگے بڑھا دیا یہاں تک کہ میں نور سرخ کے دریا پر پہنچ گیا میں نے دریا کے ساحل پر ایک فرشتہ دیکھا اگر خدا کی اسے اجازت ہوتی کہ آسمان اور زمین کو نگل جائے تو نگل جاتا، پھر مجھے رفرف لے چلا یہاں تک کہ میں نور زرد کے دریا تک پہنچ گیا، پھر میں نے دریا کے ساحل پر ایک فرشتہ دیکھا اگر آسمان اور زمین اس کے ہاتھ میں ہوں تو ایسے معلوم ہوں جیسے تم میں سے کسی کے ہاتھ میں رائی کا دانہ ہوتا ہے پھر رفرف مجھے آب سبز تک لے گیا اس وقت مجھے گھبراہٹ پیدا ہوئی میں کہنے لگا یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ میرے جی کو سکون عنایت کیجئے۔

علائی نے بیان کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر ہم چل کر دریائے نور کے پاس پہنچے وہ چمک رہا تھا میں نے اس کی طرف نظر کی تو میری نگاہ اس میں حیران ہو کر رہ گئی یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ خدا نے جتنی چیزیں پیدا کی ہیں سب جل رہی ہیں اور شعلے اٹھ رہے ہیں اتنے میں مجھے اولونکا ایک پہاڑ نظر پڑا اور میں نے ستر ہزار فرشتوں کی صف دیکھی کہ تسبیح و تہلیل میں مشغول ہونے کے باعث سے ایک دوسرے کو نہ دیکھتا تھا میں نے ان کی ایسی خلقت کا کسی کو نہ دیکھا تھا نہ ان کی ایسی سخت آواز

آواز والا اور ان کے لیے نور والا کسی کو پایا تھا وہ عرش کو گھیرے ہوئے تھے اتنے میں مجھے خوف معلوم ہونے لگا جبرئیل ؑ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ خوف کیسا ہے آپ تو اپنے رب کی کرامت میں ہیں پھر مجھے رفرف لے چلا اتنے میں ایک بڑا فرشتہ مجھے نظر پڑا جو پیمانہ سے ناپ ناپ کر بادلوں کو تقسیم کر رہا تھا، پھر مجھے رفرف لے چلا یہاں تک کہ میں فرشتوں کی ستر ہزار صفوں کو طے کر گیا اور وہ کھڑے تھے قیامت تک نہ بیٹھیں گے یہاں تک کہ میں اسرافیل ؑ کے پاس پہنچا جنہوں نے اپنے بازو سے مشرق سے مغرب تک کو بھر رکھا تھا اور ان کے پیر ساتویں زمین کی حد تک پہنچے ہوئے تھے اور وہ صور منہ میں لئے تھے غزالی ؒ کا بیان ہے کہ صور آسمان اور زمین کے عرض کے برابر ہے اور بعض اوقات عظمت خداوندی سے اسرافیل ؑ چھوٹے ہو کر کنجشک کے برابر ہو جاتے ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رفرف ہزار حجابوں کو پھاڑتا ہوا مجھے لے چلا گیا یہاں تک کہ میں حجاب وحدانیت تک جا پہنچا میں نے اپنے آپ کو ایسا پایا جیسے ہوا میں قندیل معلق ہو، جو کچھ ملا ئی ؒ نے نقل کیا ہے اس سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجابوں کو طے کرنے کے بعد رفرف پر سوار ہوئے کیونکہ وہ معتمد ہے انہوں نے بیان کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسی طرح ایک حجاب سے دوسرے حجاب تک پہنچتا رہا یہاں تک کہ ستر ہزار حجابوں کو قطع کر گیا ہر حجاب پانچسو برس کی مسافت رکھتا تھا پھر میرے لئے رفرف سبز لٹکا یا گیا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی پر غالب تھی میری نظر چکا چوند ہیں آگئی پھر میں رفرف پر سوار ہوا وہ مجھے اٹھا کرلے گیا یہاں تک کہ عرش پر پہنچ گیا وہاں میں نے ایسی بڑی بات دیکھی کہ اس سے زبانیں قاصر ہیں میں نے خدا سے درخواست کی کہ مجھ پر کرم فرما کر مجھے ثابت قدم رکھیئے جنانچہ خدا نے مجھ پر احسان کیا مجھے قوت بخشی پھر عرش سے ایک قطرہ نازل ہوا میں نے اپنی زبان پر رکھا تو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں تھا چکھنے والوں نے اس سے زیادہ شیریں شے کبھی نہ چکھی ہو گی اس سے خدا تعالیٰ نے مجھے علم اولین و آخرین پر آگاہی بخشی اور بعض کا قول ہے کہ جب آپ قاب قوسین تک پہنچے تو کرسی پر بٹھائے گئے کرسی آپ کو علیین تک اٹھا کرلے گئی پھر آپ کے اوپر تین قطرے ٹپکے ایک قطرہ آپ کے شانے پر ٹپکا اس نے آپ میں ہیبت پیدا کر دی ایک قطرہ آپ کے دل پر ٹپکا اس نے آپ میں محبت پیدا کر دی اور ایک قطرہ آپ کی زبان پر ٹپکا اس نے آپ میں فصاحت پیدا کر دی اور ایک روایت میں جب آپ نے عرش کو دیکھا جتنی چیزیں آپ نے دیکھی تھیں آپ کو حقیر معلوم ہونے لگیں۔ نسفی ؒ وغیرہ نے بیان کیا ہے خدا نے عرش کو تین سو ساٹھ پایوں پر پیدا کیا ہے، ہر پایہ دنیا کی دور کے برابر بڑا ہے اور ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک پانچو برس کی مسافت حائل ہے۔

حضرت علی ؓ کا بیان ہے ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک کے مابین اتنی مسافت ہے جتنا کہ تیز پرواز پرندہ اسی ہزار برس تک اڑتا رہے خدا نے اس کے سولہ لاکھ سر پیدا کئے ہیں ہر سر میں سولہ

لاکھ چہرے ہیں علائیؒ نے سورۂ برات میں بیان کیا ہے کہ ہر چہرہ دنیا کے سولہ لاکھ گنا کے برابر ہے ہر چہرہ میں سولہ لاکھ منہ ہیں ہر منہ میں سولہ لاکھ زبانیں ہیں ہر زبان سولہ لاکھ لغت میں خدا کی تسبیح کرتی ہے اور روزانہ عرش کو دس لاکھ رنگ پہنائے جاتے ہیں حضرت علیؓ کا قول ہے ستر ہزار رنگ واضح ہو کہ ستر ہزار کئی جگہ مذکور ہیں منجملہ اس کے ایک یہ کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الآیۃ پڑھتا ہے خدا ستر ہزار فرشتے پیدا کرتا ہے جو اس کے لئے قیامت تک استغفار کیا کرتے ہیں اور ایک یہ کہ پہلے گذر چکا ہے جو مریض کی صبح کو عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور جو شام کو مریض کی عیادت کرتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس کے لئے صبح تک استغفار کرتے ہیں۔ اور سورۂ کہف کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اترتے تھے اور جنتی لوگ جب کھانے کا ارادہ کریں گے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کہیں گے تو ان کے پاس دسترخوان آئیں گے ہر دسترخوان پر ستر ہزار پیالے ہوں گے عرش تمام مخلوق سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہے اور کسی زبان سے کہتا ہے اعوذ باللہ من نقم اللہ اعوذ باللہ من کید اللہ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ عرش کی بعض زبانوں کی تسبیح سبحان القائم الدائم سبحان الحی القائم سبحان الملک الاعظم سبحان من لا یعلم ما ھو الا ھو عقائق میں ہے اور اس میں ایک لاکھ قندیلیں ہیں ہر قندیل اتنی بڑی ہے کہ اس میں آسمان اور زمین سما جائے جب خدا نے عرش کو اس صفت پر جوہر سبز سے پیدا کیا اور اس میں عجب داخل کیا خدا نے اس کو ایک سانپ کا طوق پہنا دیا جسکا سر سفید موتی کا اور آنکھ یاقوت زرد کی اور دانت زمرد سبز کے بدن طلائی سرخ کا تھا اس کا طول ساٹھ لاکھ برس کی مسافت کا تھا اس کے ستر ہزار بازو تھے ہر بازو میں ستر ہزار پر تھے ہر پر میں ستر ہزار چہرے ہر چہرے میں ستر ہزار منہ ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں تھیں ہر منہ سے اس قدر تسبیح نکلتی تھی جتنے کہ بارش کے قطرے اور درختوں کے پتے اور دنیا کے دن ہوں گے عرائس میں اتنا اور بڑھایا ہے جتنی کہ کنکریاں اور ذرّہ مٹی اور تمام فرشتے ہوں گے جب عرش نے اسے دیکھا کہنے لگا اے رب آپ نے اسے کیوں پیدا کیا۔ ارشاد ہوا تاکہ تو اپنی عظمت بھول جائے اور تیری نظر میری عظمت پر رہے ابن عباسؓ کا قول ہے آجکل حاملین عرش چار ہیں ہر فرشتہ کا طول ستر ہزار برس کا ہے اور اور اس کے قدموں کا طول اٹھارہ ہزار برس کا اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ ان میں سے ہر فرشتہ کے مختلف بازو اور متعدد چہرے ہیں اور بدن میں طرح طرح کے رنگ ہیں جو ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ہیں وہ باآواز بلند کلمہ پڑھتے ہیں اور عرش کو دیکھا کرتے ہیں پلک تک نہیں جھپکاتے اگر ان میں سے کوئی فرشتہ زمین پر اپنا بازو پھیلائے تو ایک پر اُسے چھپالے پہلا آدمی کی صورت پر ہے یہ کہا کرتا ہے لئے اللہ بنی آدم پر رحم کر اور ان پر عذاب نہ کر اور ان سے جاڑے کی سردی اور گرمی کی حرارت کو دور کر دے اور مجھ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

لہ انتقام خدا سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں، کہ خداوندی سے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں ۱۲۔

کی شفاعت میں داخل کرے دوسرا کرگس کی صورت پر ہے وہ کہا کرتا ہے اے اللہ پرندوں پر رحم کر ان کو عذاب نہ دے اور ان سے جاڑے کی سردی اور گرمی کی حرارت کو دور کر اور مجھ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں داخل کرے تیسرا شیر کی صورت پر ہے وہ کہا کرتا ہے اے اللہ درندوں پر رحم کر ان کو عذاب نہ دے اور ان سے جاڑے کی سردی اور گرمی کی حرارت کو دور کر دے اور مجھ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں داخل کرے اور قیامت کے روز عرش کے اٹھانے والے آٹھ ہوں گے اور بعض کا قول ہے ان میں سے چار سبحانک اللہ اللهم وبحمدک لک الحمد علی حلمک بعد علمک پڑھتے ہیں اور چار سبحانک اللهم وبحمدک لک الحمد علی عفوک بعد قدرتک قرطبیؒ نے سورہ سال میں بروایت تفسیریؒ بیان کیا ہے کہ ساتویں آسمان میں آٹھ پہاڑی بکرے ہیں ان کے کھر اور گھٹنے ایسے ہیں جیسے آسمان سے زمین تک کے مابین فاصلہ ہو ان کی پشت پر عرش ہے۔

هذا النبي الهاشمي محمد | هذا هو المدثر المزمل
هذا حبيب الله هذا احمد | هذا النذير الابطحي المرسل
هذا الذي شرع الشرائع للورىٰ | هذا الذي هو في البرية يعدل
هٰذَا الَّذِي رَكِبَ الْبُرَاقَ مُيَمِّمًا | نَحْوَ الْإِلٰهِ فَمَنْ لِهٰذَا يَعْدِلُ
هٰذَا الَّذِي اسْتَخْلَاهُ اَعْلٰى عَرْشِهٖ | رَبُّ الْعِبَادِ وَوَجْهُهٗ مُتَهَلِّلُ
هٰذَا الَّذِي قَطَعَ الْهَوَاءَ وَكَانَ | جُنْحَ الدُّجٰى فَوْقَ السَّمَاءِ يُجَلِّلُ
صَلّٰى عَلَيْهِ اللّٰهُ مَا هَبَّتْ صَبَا | وَغَدَا السَّحَابُ اِلَى الْقِيَامَةِ يَهْطِلُ

میں نے روز الاذکار میں دیکھا ہے کہ جبریلؑ نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچ کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک حاجت میں آپ کو وسیلہ بناتا ہوں جس میں میری تدبیر نہیں چلتی اور جس میں میرا کوئی وسیلہ نہیں میں اس میں پریشان فکر اور متحیر ہوں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے مجھے حیرت میں ڈال رکھا ہے جب مجھے اپنے ازل و ابد کے میدان میں کھڑا کیا تو میں نے میدان اول میں گشت لگایا مجھے اس کا اول کہیں نہ ملا میدان آخر میں میں نے گشت لگایا تو دیکھتا کیا ہوں کہ آخر میں بھی وہی اول ہے میں نے

لے یہ بنی ہاشمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہی کپڑا اوڑھنے والے اور کپڑے میں لپٹنے والے ہیں یہ خدا کے حبیب ہیں یہ ڈرانے والے ابطحی رسول ہیں انہیں نے خلق کے لئے شرائع کو مقرر کیا ہے یہی خلق میں عدل کرتے ہیں ۱۲۔
یہی خدا کے پاس جانے کا ارادہ کر کے براق پر سوار ہوئے ان کی کون برابری کر سکتا ہے یہی ہیں جنکو رب العباد نے عرش اعلیٰ پر خلوت میں طلب کیا اور ان کا چہرہ بشاش تھا یہی ہیں جنہوں نے آسمان اور زمین کے درمیان کی فضا کو قطع کیا اور شب تاریک میں آسمان کے اوپر پہنچے جہاں تعظیم کیگئی جب تک بادِ صبا چلتی رہے اور ابر باراں صبح کو آئے قیامت تک خدا ان پر درود بھیجے ۱۲۔

اس فریق کی طرف چلنے کے لئے ایک رفیق کی جستجو کی راہ میں مجھے میکائیل ملے اور پوچھنے لگے کہاں چلے راستہ بند ہے اور دروازے لگے ہوئے ہیں اماکن محدودہ سے وہ بیان نہیں ہوتا میں نے پوچھا اس مقام میں تمہاری کیا واقفیت ہے انہوں نے کہا مجھے دریاؤں کے ناپنے اور بارش اتارنے اور تمام اطراف کو اس کے روانہ کرنے میں مشغول کر رکھا ہے میں اتنا جانتا ہوں کہ تمام دریاؤں کا کس قدر بھینی ہے بارش سے واقف ہوں جس قدر تری گرفی ہے اس سے آگاہ ہوں اور میں اس کی احدیت کی کوئی انتہا نہیں جانتا میں نے پوچھا اسرافیل کہاں ہیں انہوں نے کہا مکتب تعلیم میں ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ کے امثال پڑھ رہے ہیں دیکھتے سے ان کی نگاہ قاصر ہے اور فکر سے ان کا دل محصوب ہے اور وہ اسی طرح نفخ صور تک رہیں گے میں نے کہا آؤ عرش سے پوچھیں اس سے رہنمائی کے خواہاں ہوں جو کچھ اس کے پاس ہے اسے لکھ لیں عرش نے جب ہماری تقریر سنی جوش میں آکر ہلنے اور مضطرب ہو ہو کر جھومنے لگا اور کہنے لگا اپنے دل سے بھی یہ باتیں نہ کرنا زبان تک نہ ہلانا یہ ایسا بھید ہے جس سے پردہ نہیں اٹھتا اور نہ اس کا دروازہ کھلتا ہے اور ایسا سوال ہے جس کا جواب نہیں میں کون ہوں جو اس کی معرفت حاصل کرلوں وہ کہاں ہے مجھ سے استوا میں آگے بڑھے گا ہے اور استیلاء میں اس نے مجھے مقہور کر رکھا ہے اگر اس کا استوا نہ ہوتا تو میں مستوی نہ رہتا اور اگر اس کا استیلاء نہ ہوتا تو میں اپنی راہ نا پتا اس کی عزت کی قسم مجھے اس نے پیدا کیا ہے اور اپنے ابدیت کے جنگل میں مجھے حیران کر دیا ہے اور بحار احدیث میں مجھے غرق کر دیا ہے کبھی اپنے موافق قرب کے مجھے قریب کر لیتا ہے اور مجھے مانوس بنا لیتا ہے اور کبھی حجاب عزت میں مجھ سے محجوب ہو جاتا ہے تو مجھے وحشت میں ڈال دیتا ہے کبھی وصل سے مجھے بہرہ مند بنا کر جام محبت پلاتا ہے اور میں نشہ میں چور ہو جاتا ہوں جب میں نشہ کی کشمکش میں مستغرق ہوتا ہوں تو کہتا ہوں اے رب مجھے اپنا دیدار دکھائیے میں آپ کو دیکھوں گا زبان احدیت سے ارشاد ہوتا ہے تو میرے دیدار کی تاب نہیں رکھتا جب نشہ سے افاقہ ہوتا ہے ارشاد ہوتا ہے اے محب اس جمال کو ہم نے محفوظ کر رکھا ہے اور اس حسن کی ہم نے نگہداشت کی ہے اس کو سوائے اس یتیم کے جس کی ہم نے تربیت کی ہے سوائے اس حبیب کے جس کو ہم نے برگزیدہ بنایا ہے کوئی نہیں دیکھ سکتا جب سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا کی آواز سنتا تو ان کے عروج کی راہ پر اور ان کے ہمارے پاس آنے کے راستہ پر کھڑے ہو جانا شاید جو ہمارا دیدار کرنے والا ہے اس کا دیدار تجھے نصیب ہو جائے جب شب معراج میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرش تک پہنچے اس نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور زبان حال سے کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاکیزہ وقت میں کب تک آپ نوش فرماتے رہیں گے غضب سے بے خوف رہیں گے اس کی درگاہ کے ندیم آپ کو کب تک چاروں طرف لئے پھریں گے اور اس کی کرامت کا رفرف کب تک آپ کو اٹھائے پھرے گا کبھی جمال احدیت مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى کا آپ کو مشاہدہ کرائے گا اور کبھی جمال صمدیت مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى آپ کو دکھائے گا کبھی اپنے اسرار ملکوت پر آپ کو اطلاع بخشے گا فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى

اور کبھی درگاہ قرب سے آپ کو قربت عنایت فرمائیگا فکان قاب قوسین اوادنی میں اس کا تشنہ لب حسرت زدہ اور متحیر ہوں میری سمجھ میں نہیں آتا کس جہت سے میں اس کے پاس جاؤں مجھ کو اپنی سب سے بڑی مخلوق بنایا ہے اس لئے ان سب سے زیادہ اس سے ہیبت زدہ ہوں سب سے زیادہ حیرت میں ہوں اور سب سے زیادہ شدت سے ڈرتا ہوں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پیدا کیا تو میں اس کے جلال کی ہیبت سے تھرانے لگا میرے پایہ پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھ دیا اس کے نام کی ہیبت سے میں اور زیادہ تھرانے لگا جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اس وقت میری بے چینی کو سکون ہوا اور میرا دل ٹھہرا یہ مجھ پر آپ کے نام کی برکت ہوئی پھر جب آپ کی نگاہ باجمال مجھ پر پڑے گی تو کیا کیفیت ہوگی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ رسول ہیں رحمتہ اللعالمین اس رحمت میں سے کچھ میرا بھی حصّہ ہونا چاہیئے میرا حصہ یہ ہے کہ جو کچھ اہل غرور نے میری طرف منسوب کیا ہے اور جھوٹوں نے جو مجھ پر بہتان باندھا ہے اس سے میری برارت کے آپ شاہد بن جائیں وہ کہتے ہیں مجھ میں اس کی گنجائش ہے جس کی کوئی حد نہیں اور جو بے کیف ہے اس کا میں احاطہ کئے ہوں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کی ذات کی کوئی حد نہ ہو اور جس کی صفات کا شمار نہ ہو وہ بھلا میرا محتاج یا مجھ پر کیسے محمول ہو سکتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کا نام رحمٰن ہو اور اس کی صفت استویٰ ہو اور اس کی صفت اس کی ذات سے متصل ہو تو پھر میرے ساتھ ایسے کیسے اتصال ہو سکتا ہے یا مجھ سے کیسے منفصل ہو سکتی ہے نہ میں اس سے ہوں نہ وہ مجھ سے ہے۔

مفتی جن وانس نجم الدین نسفیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول وَاَنَّهٗ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى[1] کے متعلق بیان کیا ہے کہ مراد یہ ہے یعنی عرش کو اپنی طرف نسبت کر کے ہنسایا اور اس پر مجسمہ کی افترا پردازی سے اسے رلایا حضرت علیؓ کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بعد میں قریب اور قرب میں بعید ہے ہر شے کے اوپر ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی شے اس کے نیچے ہے اور ہر شے کے نیچے ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی شے خدا تعالیٰ کے اوپر ہے اس کی جناب عزت اس سے عالی ہے کہ استقرار یا تمکین یا مماست کے ساتھ موصوف ہو وہ کون مکان سے مستغنی ہے علمائے نے سورۂ طٰہٰ کے متعلق بیان کیا ہے۔

مشبہؒ کا قول ہے کہ وہ عرش پر مستقر ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ مکان کے قدیم نہ ہونے کے باعث مکان سے عاری ہونا ازل سے ثابت ہے پس اگر بعد حلول مکان کے تمکن ہوا ہو تو تغیر پا جائیگا اور اس میں مماست کا حدوث ہوگا اور تغیر اور حوادث کا قبول کرنا حدوث کی علامت ہے اور یہ قدیم ازلی پر محال ہے۔

امام زاہدی نے سورہ طٰہٰ میں بیان کیا ہے مشبہؒ کا قول ہے ان کا معبود عرش پر مستقر ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ[2] جب وہ عرش کے حامل ہوں گے اور عرش ان کے معبود کا مکان ہوگا تو ان پر لازم آئے گا کہ فرشتے ان کے خالق کو اٹھائے ہوئے ہوں اور

[1] بیشک اسنے ہنسایا اور رلایا ۱۲، [2] ان کے اوپر اس دن تیرے رب کے عرش کو آٹھ اٹھائے ہوں گے ۱۲۔

یہ محال ہے اگر کہا جائے کہ جب خدائے سبحانہ مکان سے مقدس اور جہت سے منزہ ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں آسمان پر بلانے میں کیا حکمت تھی باوجودیکہ زمین اکثر کے نزدیک آسمان سے افضل ہے کیونکہ انبیاؑ زمین سے پیدا ہوئے ہیں اور اسی میں دفن ہیں اسکو ابن عمادؒ نے کشف الاسرار میں بیان کیا ہے لیکن میں نے شرح مہذب میں دیکھا ہے کہ مذہب صحیح و مختار جس پر جمہور ہیں یہ ہے کہ آسمان زمین سے افضل ہیں اور ابن عمادؒ کے قول کو ضعیف قرار دیا ہے جواب یہ ہے کہ فرشتوں نے علو سے فخر کیا اور اپنے جی میں عجب کرنے لگے خدا تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رفعت عنایت فرمانا چاہا تھا کہ ان کا عجب و افتخار زائل ہو جائے منتخب میں ہے کہ ایک یہودی نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خدا تعالیٰ آسمانوں کے سوا کہیں اپنی مخلوق سے چھپ رہا ہے آپ نے فرمایا خدا کے اور فرشتوں کے درمیان جو عرش کے گرد ہیں رفرف سندس کے ستر حجاب ہیں اور ستر حجاب ابر کے ہیں اور دوسرا جواب پہلے گذر چکا ہے اور عنقریب آگے بھی آتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عجائبات زمین پر اطلاع بخشی ہے چنانچہ دوسری زمین ہوا کا مسکن ہے تیسری زمین میں ایسی مخلوق ہے جن کے چہرے بنی آدم کے سے ہیں اور منہ کتوں کے سے ہیں اور پیر بیلوں کے سے ان کے بال بھیڑ کی اون کے مثل ہیں وہ چشم زدن کے لئے بھی خدا کے نافرمان نہیں بنتے ہماری رات ان کا دن ہے اور ہمارا دن ان کی رات ہے چوتھی زمین میں گندھک پتھر ہیں جن کو خدا نے جہنمیوں کے لیے تیار کیا ہے اور باب خوف میں کبریت کے منافع گذر چکے پانچویں زمین میں دوزخیوں کے لئے بچھو ہیں چھٹی زمین میں کفار کی روحیں ہیں ساتویں میں ابلیس اور اس کے لشکر کا مسکن ہے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ فلاں کام کر اور وہ جواب دے میں اس کو اچھی طرح نہیں کر سکتا پھر وہ کہے کہ مجھ پر طلاق لازم ہے تو تو یہ بھی جانتا ہے جہاں ابلیس اور اس کا لشکر رہتا ہے نوویؒ نے جواب دیا ہے اگر اس نے ارادہ کیا ہے کہ غلام حاذق ہے اس کی حذاقت اور فہم کی وجہ سے اس پر غریب امور مخفی نہیں تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ ابن عباس کا قول ہے دوسری زمین میں ریح عقیم ہے جس کے چالیس ہزار لگامیں چڑھی ہوئی ہیں ہر لگام ستر ہزار فرشتوں کے ہاتھ میں ہے اسی سے خدا نے قوم عاد کو ہلاک کیا پس ان کے پہاڑ اور مساکن اکھیڑ کر پھیلائے اور اسی سے زمین برباد ہوگئی خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا[1]

حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ زمین پر سب سے پہلا پہاڑ جو قائم کیا گیا وہ مکہ مکرمہ کا جبل ابی قبیس ہے اور سب سے پہلے اس پر جس نے عمارت بنائی ابو قبیس نامی ایک شخص تھا چنانچہ اسی کے نام سے اس کا نام پڑ گیا اور جاہلیت میں اس کا نام امین تھا کیونکہ اس میں زمانہ طوفان سے حجر اسود رکھا ہوا تھا ابن جوزیؒ نے تبصرہ میں بعض علماء سے نقل کیا ہے سب سے پہلے زمین پر جن سکونت پذیر تھے اور زمانہ

---

[1] آپ سے پہاڑوں کی نسبت پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب اسے اکھاڑ کر پھینک دیگا ۱۲

دراز تک خدا کی عبادت کرتے رہے پھر ان میں حسد ظاہر ہوا البغوی ؒ کا بیان ہے کہ زمین پر جب جن سکونت پذیر تھے اور ان میں فساد برپا ہوا تو خدا نے ان کے پاس فرشتوں کا لشکر بھیجا جن کا نام جن تھا وہ بہشت کے خزانچی تھے جنت سے ان کا نام مشتق کیا گیا تھا ان میں سب سے بڑا ابلیس تھا انہوں نے جنوں کو پہاڑوں کے دروں اور سمندر کے جزائر میں بھگا دیا۔

حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ زمین کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ زمین یمن میں تانبے کا ایک شخص کھڑا ہوا ہے جس کے ہاتھ پیچھے کو پھیلے ہوئے ہیں وہ کہتا ہے میرے پیچھے راہ نہیں ہے بلکہ نرم زمین ہے جس میں قدم نہیں جم سکتے" ذوالقرنین نے ستر ہزار کو لے کر اس پر چڑھائی کی تھی اونٹ کی طرح چیونٹیاں ان پر چڑھ دوڑیں جو سوار کو گھوڑے پر سے جھپٹا مار کر لے جاتی تھیں اور سلطان الدولہ کے خزانے میں ایک چیونٹی زنجیر میں بندھی ہوئی تھی وہ روزانہ دو رطل کھاتی تھی اور زمین میں خداوندی عجائبات سے یہ بات ہے جو ایک جماعت نے بیان کی وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنہ تین سو کچھ اوپر چالیس ہجری میں سرزمین موصل میں بغل کے اوپر سے ایک طرف سے آپس میں چپکے ہوئے دو شخص دیکھے وہ دونوں مسلمان تھے ایک شخص بیمار پڑا اول کی بدبو کی وجہ سے دوسرا تھوڑے عرصہ میں مر گیا دونوں میں جھگڑا ہوتا تھا تو ایک دوسرے سے نہ بولنے کی قسم کھا لیتا تھا پھر دونوں میں صلح ہو جاتی تھی ہر شے پر قدرت رکھنے والا خدا بابرکت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اگر دو جڑے ہوئے لڑکے پیدا ہوں تو وہ دونوں ہر حکم میں دو بیٹوں کے مثل ہوں گے اس کو قاضی بدرالدین بن قاضی شہبہ نے شرح شہبیہ میں بروایت ابن قطان نقل کیا ہے۔

شافعی ؒ کا بیان ہے کہ میں بلاد یمن میں گیا ایک عورت کا مجھ سے ذکر کیا گیا کہ اس کے وسط سے اوپر تک دو جسم لگے ہیں جن میں چار ہاتھ دو سر اور دو چہرے ہیں میں نے بطریق حلال اسے دیکھنا چاہا تو اس کے باپ سے کہہ کر میں نے جب اس سے نکاح کر لیا دیکھا تو ویسی ہی تھی جیسا مجھ سے کہا گیا تھا پھر میں نے اسے طلاق دیدی جب میں نے انہیں دیکھا تھا تو وہ دونوں کھاتے پیتے تھے اور آپس میں کھیلتے تھے مار پیٹ کرتے تھے اور پھر صلح کر لیتے تھے کچھ دنوں کے بعد پھر میں اس عورت سے ملا اس نے مجھے سلام کیا میں نے پوچھا تو کون ہے اسنے کہا میں فلانی آپ کی زوجہ ہوں میں نے اس کی چال کو دیکھا تو پوری تھی میں نے اس کے جسم کے متعلق اس سے بیان کیا تو مجھ سے کہا گیا کہ دو جسموں میں سے ایک مر گیا تھا جوڑ پر سے رسی سے باندھ دیا گیا یہاں تک کہ مرجھا گیا اور کاٹ ڈالا گیا پھر میں نے دوسرے جسم کا حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ زندہ ہے اتنے میں دیکھنے کیا ہیں کہ وہی عورت جس نے مجھے سلام کیا تھا موجود ہے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ مجھے اس کی صحت میں توقف ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنے ملکوت عالی کے عجائبات دکھلانا چاہے ان میں سے عرش کے گرد کی چار نہریں تھیں ایک نور کی نہر جو چمک رہی تھی اور ایک نہر دودھ سے بھی زیادہ سفید تھی اس کے نیچے موتی یاقوت۔ زمرد۔ مرجان تھے اور اسی سے جنت کی تمام نہریں نکلتی ہیں

اور ایک نہر برف سفید کی تھی جس سے نظروں میں چکا چوند پڑتا تھا اور ایک پانی کی نہر تھی اور ان نہروں میں فرشتے خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے اور ایک یہ کہ ستر ہزار فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے صف باندھ کر عرش کے گرد پھرا کرتے ہیں کچھ آتے ہیں اور کچھ جاتے ہیں جب ایک دوسرے کے سامنے آجاتے ہیں تو یہ کلمہ پڑھتے ہیں تو وہ تکبیر کہتے ہیں اور ان کے پیچھے ستر ہزار صفیں کھڑی ہیں ان کے ہاتھ ان کی گردنوں پر ہیں جب وہ کلمہ اور تکبیر کی آواز سنتے ہیں تو با آواز بلند پڑھتے ہیں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَنْتَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَكْبَرُ ذُخُوا لُخَلَائِقَ كُلِّهِمْ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ نے ان فرشتوں اور عرش کے درمیان ستر حجاب نور کے پیدا کئے ہیں اور خدا تعالیٰ اُن فرشتوں کے درمیان جو عرش کے گرد ہیں ستر حجاب نور کے اور ستر حجاب ظلمت کے اور ستر حجاب در ابیض کے اور ستر حجاب یاقوت سرخ کے اور ستر حجاب زبرجد سبز کے اور ستر حجاب برف کے اور ستر حجاب اولوں کے اور ستر حجاب پانی کے بنائے ہیں۔

حاوی القلوب الطاہرہ میں مذکور ہے کہ کچھ اوپر تین سو ہجری میں اولے گرے تھے اور ہر اولہ دو اوقیہ سے زیادہ کا تھا اور چار سو بیس ہجری میں اولے گرے تھے ایک ایک اولہ دو رطل کا تھا۔ اور ابن جوزیؒ کی کتاب مدہش میں ہے ایک اولہ گرا تھا جو ایک سو پچاس رطل کا لکھا گیا تھا دوسرا جواب یہ ہے کہ جبریلؑ صومعہ عصمت میں تسبیح خوانی کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے الٰہی مجھے اپنی عبادت کا ثواب دکھا دے ان کو ندا پہنچی اے جبریلؑ میں نے تمہارے عمل کا ثواب یہ قرار دیا ہے کہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آج کی شب غاشیہ بردار بن جاؤ کیونکہ میں ان کو جنت اور جو کچھ ان کی امت کے لئے تیاریاں کی ہیں دکھانا چاہتا ہوں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ بادشاہ جب گھوڑوں کو گھوڑ دوڑ کی تعلیم دیتے ہیں تو ان کا چارہ کم کر دیا کرتے تھے چنانچہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم خورش کم کر دیتے تھے آپ ارشاد فرماتے ہیں میں ایک روز گرسنہ رہوں اور ایک روز آسودہ رہوں گویا ضامر البطن گھوڑے کی سی حالت ہوئی آدم ہند میں نوحؑ سفینہ میں موسیٰؑ طور پر عیسیٰؑ آسمان پر جبریلؑ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب اور اسرافیلؑ لوح محفوظ کے قریب حور عین جنت میں اور مقربین عرش کے نیچے تھے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سب سے سبقت لے گئے چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فکان قاب قوسین او ادنیٰ دوسرا جواب یہ ہے مشبہ اور یہودی کی وجہ سے آپ کو معراج ہوئی اور یہ اس لئے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ عرش پر مستقر و متمکن ہے آپ کو ندا ہوئی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنا داہنا پیر عرش پر اور بایاں کرسی پر رکھیے اور ان دونوں میں ہزار برس تک مسافت ہے وہبؒ کا بیان ہے کہ عرش کرسی سے ملا ہوا ہے اور سارا پانی کرسی کے جوف میں ہے خدا تعالیٰ نے کرسی کے دو ہزار برس پہلے عرش کو پیدا کیا ہے اور کبر کی مذمت کی فصل میں گذر چکا ہے کہ کرسی کو روزانہ نور کے ستر ہزار رنگ پہنائے جاتے ہیں۔

اگر خدا تعالیٰ عرش پر ہوتا جس طرح سے کہ یہودی کہتے ہیں تو پھر کوئی عرش پر بیٹھ نہ سکتا اگر کہا جائے کہ بعض علماء نے مقام محمود کی یہ تفسیر کی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے ہمراہ آپ کو عرش پر بٹھائے گا اس بارے میں طبرانیؒ

نے ایک حدیث روایت کی ہے جواب یہ ہے کہ یہ اکرام اور رفع منزلت میں مبالغہ کے قبیل سے ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے[1] اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا[2] اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ[3] الآیۃ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا[4] ان سے مرتبہ مراد ہے نہ معیت مکانی۔

مجاہدؒ نے بیان کیا ہے استوی علی العرش یعنی جیسے جا یا عرش پر مستوی ہو الغیر اس کے کہ اس سے مماست ہو اور کتاب العقائد میں کافی طور پر گذر چکا ہے مقام محمود کے متعلق کئی قول ہیں ایک یہ کہ اس سے شفاعت عامہ مراد ہے دوسرے یہ کہ آپ کے ہاتھ میں لوار حمد ہوگا تیسرے یہ کہ آپ کی شفاعت سے جہنم سے ایک گروہ نکالا جائیگا جابر ابن عبداللہ کا قول ہے کہ یہی مقام محمود ہے اور ہم نے صلاح الارواح میں ذکر کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نو قسم کی شفاعت ہوگی پہلی شفاعت عامہ اہل موقف کے درمیان فیصلہ کرنے کی نسبت ہوگی دوسری شفاعت ایک جماعت کے دوزخ میں جانے سے نجات پانے کی متعلق ہوگی تیسری شفاعت ایک قوم کے دوزخ سے نکالے جانے کے متعلق ہوگی چوتھی شفاعت ایک قوم کے بے حساب جنت میں داخل ہونے کے متعلق ہوگی پانچویں شفاعت جنت میں ایک قوم کے درجات زیادہ کرنے کے متعلق ہوگی چھٹی شفاعت آپ کے چچا ابوطالب سے عذاب کی تخفیف کے متعلق ہوگی ساتویں شفاعت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تک زیارت کرنے والوں کے متعلق ہوگی اے اللہ عافیت کے ساتھ ہم کو اپنی شفاعت میں داخل فرما علائی کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں بڑے بڑے عجائب دیکھے مجھے یہاں تک گمان ہے کہ زمین اور آسمان کے سب رہنے والے مر گئے کیونکہ میں نے عرش کے پاس فرشتوں کی ذرا بھی آواز نہ سنی اور ہر شئے کا حس مجھ سے منقطع ہوگیا اس وقت مجھ کو ایک قسم کی وحشت معلوم ہوئی میرے پیچھے سے جبریلؑ نے آواز دی مجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا آپ کی ثنا کرتا ہے شیئے اطاعت کیجیے دیکھیے کہیں خدا کا کلام آپ کو ہول میں نہ ڈالدے میں خدا کی ثنا کرنے لگا اور میں نے کہا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ خدا نے ارشاد فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ میں نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ جبریلؑ نے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

شرح مہذب میں ہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ سے مراد ہے کہ عظمت خدا کے لئے ہے اور بعض نے کہا ہے ملک خدا کے لئے ہے بعض نے کہا ہے بقائے دائم خدا کے لئے ہے بعض نے کہا ہے آفات سے سلامتی خدا کے لئے ہے اور تحیات جمع کے ساتھ اس لئے کہا ہے کہ بادشاہوں میں سے ہر ایک کی ایک تحیت ہے اس لئے ہم سے کہا گیا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ یعنی جتنے الفاظ ملک پر دال ہیں خدا ہی کے لئے شایاں ہیں اور صلوات سے پانچوں نمازیں اور

---

[1] یقیناً خدا پرست گاروں کے ساتھ ہے ۱۲ [2] خدا پرہیز گاروں کے ساتھ ہے ۱۲ [3] جو لوگ آپ کے رب کے پاس ہیں [4] اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس ایک گھر بنائیے ۱۲۔

طیبات سے اعمال صالحہ مراد ہیں اور بعض نے کہا ہے کلام خوب مراد ہے السلام علیک ایہا النبی کے متعلق بعض کا قول ہے اس کے معنے ہیں خدا کا نام آپ کے اوپر ہے اور بعض کا قول ہے کہ خدا آپ کو سلام فرماتا ہے جس کو خدا سلام فرماتا ہے وہ آفتوں سے سلامت رہے گا السلام علینا کے متعلق نووی نے بیان کیا ہے کہ ضمیر جمع کی لغت میں نے کسی کا کلام نہیں دیکھا اس سے امام اور مقتدی جو حاضر ہوں وہ مراد ہیں پھر منہاج میں بیان کیا ہے کہ اقل تشہد اس قدر ہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ؀

اس قدر واجب ہے اور اس سے زیادہ سنت ہے۔ سہیل رضؓ بن عبد اللہ نے بیان کیا ہے حُبِّ رسولؐ کی ایک علامت آپ کی سنت سے محبت کرنا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو میری سنت کو زندہ کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا عیون المجالس میں ہے جب بندہ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ کہتا ہے خدا اور آسمان و زمین والے اس کی تحیت ادا کرتے ہیں اور جب الصلوات کہتا ہے تو خدا اس کی نماز قبول فرما لیتا ہے اور جب الطیبات کہتا ہے تو شرک اور شک سے بری ہو جاتا ہے اور جب اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہتا ہے خدا اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور جب اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ کہتا ہے خدا اس کے لئے ہر مومن اور مومنہ کے مقابلہ میں ایک ایک نیکی لکھتا ہے اور جب شہادتیں پڑھتا ہے خدا اس کے لئے دوزخ سے برات لکھتا ہے۔

علائیؒ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر مجھے نور میں آگے بڑھا دیا تو میری وجہ سے ستر ہزار پردے جلا دئے گئے ان میں سے کوئی حجاب دوسرے حجاب کے مشابہ نہ تھا ایک منادی نے ابی بکر رضؓ کے لہجہ و زبان میں ندا کی ٹھہر جائیے آپ کا رب درود بھیجتا ہے مجھکو ابی بکر رضؓ کی زبان اور لہجہ سے تعجب ہوا میں نے کہا ابو بکر رضؓ مجھ سے کیا بڑھ گئے اور مجھے اپنے رب کو درود بھیجنے سے تعجب ہوا اتنے میں اوپر سے آواز آئی اے خیر البریہ قریب ہو جائیے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریب ہو جائیے اے احمدؐ قریب ہو جائیے مجھے معلوم ہوا کہ میرے رب مجھے پکار رہے ہیں اور مجھے اپنا قرب عنایت فرمایا ہے میں ویسا ہی ہو گیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى بعض کا قول ہے جیسے کہ دونوں حاجبوں میں قرب ہوتا ہے ایسا ہو گیا ہے اور سعیدؒ بن مسیب نے بیان کیا ہے جیسے کہ دو ہاتھ علائیؒ نے بروایت اکثر مفسرین نے بیان کیا ہے کہ دنو اور تدلی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریلؑ کے مابین تقسیم ہے اگر کہا جائے دنا کیوں کہا قرب کیوں نہ کہا جواب یہ ہے کہ اس لئے کہ قرب یعنی نزدیک آجانا دور سے ہوا کرتا ہے اور دنو یعنی اور پاس ہو جانا قریب سے ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ قریب ہے دور نہیں اور قاب[^] قوسین کہا قدر قوسین نہیں کہا اس لئے کہ تیر اگرچہ سیدھا ہوتا ہے

لہ پھر قریب ہوئے پھر لٹکے پھر دو کمانوں کے جھکاؤ بلکہ اس سے بھی قریب ہو گئے ۱۲ پاس ہو گئے ۱۲ ۔ دو کمانوں کے انداز ۱۲ ۔ دو ذہ کے انداز ۱۲ ۔

اس کی قیمت ایک درہم ہوتی ہے اور کمان اگرچہ ٹیڑھی ہوتی ہے ٹیڑھے پن سے اس کی قیمت کم نہیں ہوتی کیونکہ اس کا چلہ سیدھا رہتا ہے اسی طرح مومن کی حالت ہے کہ اس کا بدن اگرچہ گناہوں سے ٹیڑھا ہوا لیکن ایمان سے اس کا دل سیدھا ہوتا ہے قاضی عیاضؒ نے بیان کیا ہے کہ دنو اور قرب کی اضافت جو خدا کی طرف ہوئی اس سے قرب مکانی یا قرب مسافت مراد نہیں بلکہ جعفر صادقؓ کے قول کے موافق کسی حد کا قرب نہیں ہے بلکہ حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب سے قرب آپؐ کے مرتبہ عظیم اور رتبہ شریف کا ممتاز کر دینا انوار معرفت کا چمکا دینا اسرار غیب اور اسرار قدرت کے مشاہدہ کا تاباں کر دینا ہے اور خدا کی جانب سے آپ کے قریب ہونے کا مطلب خدا کا آپ کو مانوس بنانا ہے آپ پر کرم فرمانا ہے واسطیؒ نے کہا ہے جس کو یہ وہم ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنفسہ قریب ہوئے اس نے پوری پوری مسافت قرار دی بلکہ جب کبھی آپ بنفسہ قریب ہوئے خدائے سبحانہ تعالیٰ کی ادراک حقیقت سے دور ہو کر لٹک آئے اور معراج کی حدیث میں شریک کی روایت میں جو الفاظ شنیع واقع ہوئے ہیں جیسے دَنَا الجبّار[1] ان کی نسبت خطابیؒ کا قول ہے کہ غالباً شریک نے اپنے جی سے کہدیا ہے حضرت انسؓ سے مروی ہے ہے کیونکہ اس حدیث کو اوروں نے انسؓ سے بغیر ان الفاظ کے روایت کیا ہے جنیدؒ سے اس دنو یعنی قرب کی نسبت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا محبوب سے قلوب کا قرب یہ ہے کہ جدائی دور ہو جائے اور مکان نابود ہو جائے اور بعض کا قول ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے سوال کے ساتھ قریب ہو گئے اور خدائے تعالیٰ عطا اور بخشش کے ساتھ آپ کی طرف بڑھ آیا۔

اور عیون المجالس میں ہے بعض نے بیان کیا ہے کہ میں تیس برس تک ثم دنا فتدلی کے معنی کا علماء اور عارفین سے طلبگار رہا یہاں تک کہ ایک تاویل صحیح میری نظر سے گذری اور وہ یہ ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنی جانب نظر کی تو خدا کو دیکھا بائیں جانب نظر کی تو خدا کو دیکھا اوپر نظر کی تو خدا کو دیکھا پیچھے نظر کی تو خدا کو دیکھا تب آپ کو اس مقام شریف سے پھرنا ناگوار معلوم ہوا خدا تعالیٰ نے اس سے آگاہ ہو کر فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے بندوں کی جانب میرے رسول ہیں اگر آپ اسی مقام پر رہیں گے تو میری رسالت کی تبلیغ نہ کر سکیں گے زمین پر اتر کر جائیے اور میرے بندوں کو میری رسالت کی تبلیغ کیجیے اور جہاں کہیں آپ نماز پڑھتے کھڑے ہوں گے آپ کو میں یہ مرتبہ عطا کروں گا چنانچہ آپؐ نے اسی واسطے فرمایا ہے کہ نمازیں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

علائیؒ کا بیان ہے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ یعنی آپ اپنی روح دو کمانوں کے انداز سے ہو گئے او ادنیٰ یعنی بلکہ اپنے سر سے زیادہ قریب ہو گئے مطلب یہ ہے کہ آپ نے اپنے نفس کو آسمان میں چھوڑا اور اپنی روح کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور اپنے دل کو قاب قوسین کے پاس پس آپ کا سر اور رب باقی رہ گیا ہے نفس نے پوچھا دل کہاں اور قلب نے پوچھا روح کہاں ہے روح نے پوچھا سر کہاں ہے اور سر نے پوچھا حبیب کہاں ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا اے نفس تیرے لئے نعمت ہے اور مغفرت اور اے روح تیرے لئے رحمت اور کرامت ہے

[1] جبار قریب ہو گیا ۱۲ ای درخواست کرتے ۱۲ ار۔

اور اے دل تیرے لئے مودت و محبت ہے اور اے سر میں تیرے لئے ہوں علائی کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پھر میرے رب نے مجھے الہام کیا تو میں نے کہا اے اللہ میرے آپ کے پاس آنے کے قبل اور آپ کے
مجھے پکارنے کے پہلے مجھے وحشت لاحق ہوئی تھی اور میں نے لغت ابی بکرؓ میں منادی کو پکارتے سنا کہ ٹھہر جائیے کیونکہ
آپ کا رب صلواۃ میں ہے مجھے ان دونوں باتوں سے تعجب ہوا میں نے کہا کیا ابو بکرؓ اس مقام سے مجھ سے سبقت لے
گئے اور میرا رب صلواۃ سے بے نیاز ہے خدائے عزوجل نے ارشاد فرمایا میں کسی کے لئے صلواۃ ادا کرنے سے بے نیاز
ہوں میں تو یہ کہتا ہوں میں پاک ہوں پاک ہوں میری رحمت غضب سے بڑھی ہوئی ہے، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پڑھیے هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ[1] پس میری صلواۃ آپ کے اور آپ
کی امت کے لئے رحمت ہے۔

اور زرقرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا ہے خدا کے بندہ پر
صلواۃ کیسی ہے آپ نے فرمایا سبوح قدوس بعض کا قول ہے سبوح قدوس خدا کا کلام ہے اور یہی اپنے بندوں پر خدا کی صلواۃ
ہے اور بعض کا قول ہے کہ سبوح قدوس سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے تا کہ خدا کی اپنے بندوں پر صلواۃ نازل
فرماتے ہیں سائل کسی قسم کا ایسا گمان نہ کرے جو خدا کی شان کے شایان شان نہ ہو رہی آپ کے صاحب کی حالت وہ
یہ ہے کہ آپ کے بھائی موسیٰؑ کو عصا سے اُنس تھا جب ہم نے ان سے کلام کرنا چاہا ہم نے انسے پوچھا آپکے داہنے
ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰؑ انہوں نے کہا یہ میرا عصا ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اپنی بکریاں اس سے ہنکاتا ہوں
اور اس سے مجھے اور فائدے ہیں پس عصا کے ذکر میں ہیبت سے انہیں مشغول کر دیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی
جب آپ کو اپنے صحابی ابو بکرؓ سے انس تھا کیونکہ آپ کی اور ان کی ایک ہی خمیر سے پیدائش ہوئی ہے اور وہ آپ کے دنیا
اور آخرت میں انیس ہیں تو ہم نے ان کی صورت کا ایک فرشتہ پیدا کیا جو ان کی لغت میں آپ کو ندا کرے تا کہ آپ کی
وحشت دور ہو جائے اور آپ کو ایسی ہیبت نہ لاحق ہونے پائے جو آپ کو مقصود کے سمجھنے سے باز رکھے میرے سوا کوئی معبود
نہیں ہے میں جباروں کا جبار ہوں آپ کے لئے دنیا اور آخرت نہیں ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری شان کیسی کچھ عظیم اور
میری سلطنت کیسی باعزت ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھیئے تو میں نے آپ کو کس مقام پر رفعت عنایت کی ہے اور کس
مقام پر آپ سے ہم کلام ہوا ہوں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کی حاجت کہاں ہے بتلائیے تو میں نے کہا اے اللہ آپ ان
کی درخواست کو خوب جانتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ قیامت کے روز پل صراط پر اپنا بازو پھیلا دیں تا کہ میری امت گذر جائے
ارشاد فرمایا کہ میں نے ان کی درخواست قبول کی لیکن آپ کی امت کے ایک گروہ کی نسبت میں نے پوچھا اے اللہ کس کے لئے
ارشاد ہوا اُس کے لئے جس کو آپ سے محبت ہے اور جو آپ کی محبت میں حاضر ہوا ہو اور ایک روایت میں ہے
اس کے لئے جو آپ کے اوپر بکثرت درود پڑھے۔

[1] وہی ہے جو تم پر خود اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں تا کہ تم کو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف پہنچائے۔

فائدہ ابو کاہل رضؓ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہلؓ جو میری محبت اور میرے شوق کی وجہ سے مجھپر روزانہ تین بار درود بھیجے خدا کے ذمہ ہے کہ اس روز و شب کے اس کے گناہ بخش دے اور حضرت پر درود کی فضیلت پہلے گذر چکی ہے میں نے مجمع الاحباب میں دیکھا ہے۔

فضیلؒ بن عیاض نے بیان کیا عارفین کا قول ہے محبوب سے اُنس کرنا یہ ہے کہ محب محبوب سے انبساط کے ساتھ پیش آئے حشمت دور ہو جائے اور ہیبت اور بساط محبت پر خدمت کی رعایت باقی رہے کیا دیکھتے ہیں کہ ابراہیمؑ نے جب بساط انس پر کہا اے رب مجھے دکھا دیجیے کہ ان کے سر یعنی باطن میں واقع ہوا، اے خلیلؑ یہ خدمت ترک کرنا ہے پھر خدائے تعالیٰ کا قول ظاہر میں نازل ہوا اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ پھر ظاہر میں خدا کا قول نازل ہوا لَنْ تَرَانِیْ جب عیسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تو ان کے سر یعنی باطن میں واقع ہوا کہ یہ ترک محبت ہے پھر ان کی قوم کے حق میں ظاہر فرمایا فَمَنْ یَّکْفُرْ بَعْدُ مِنْکُمْ فَاِنِّیْ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ جب حبیب خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بساط انس پر ٹھہرے انہوں نے حرمت کی حفاظت کی چنانچہ آپ ویسے ہی ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی پھر آپ کو باطن میں ندا پہنچی فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی اور ظاہر میں آپ کو خدا نے جزا دی۔ مَاۤ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۔ کیونکہ خدا کا کچھ ارشاد ہوتا ہے تو خدا کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اُسے کہہ کر ظاہر کر دیتے ہیں اور اگر کچھ حکم ہوتا ہے تو حبیب صلی اللہ علیہ وسلم خدا اس حکم کو ظاہر فرما دیتے ہیں اگر خدا کی کچھ ممانعت ہوتی ہے تو حبیب خدا اس سے ممانعت ظاہر فرما دیتے ہیں پس خدا کی طاعت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت ہے اور خدا کی محبت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔

علائیؒ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب کو اپنے دل میں دیکھا اور صحیح یہ ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو انہیں ظاہری آنکھوں سے جو سر میں ہیں دیکھا ہے قرطبیؒ نے سورۂ انعام میں بیان کیا ہے ایک بار ابن عباسؓ اور ابی بن کعبؓ ایک جگہہ جمع ہوئے ابن عباسؓ بولے ہم بنی ہاشم ہیں ہم کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو دو بار دیکھا ہے پھر ابن عباسؓ نے کہا کیا تمہیں

لے کیا آپ ایمان نہیں لائے انہوں نے کہا ہاں لیکن تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے ۱۲ ٢ے آپ مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے ۱۲ ٣ے اے اللہ اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے مائدہ نازل فرمائیے ۱۲ ٤ے اب جو تم میں سے کفر کریگا میں یقیناً اُسے ایسی سزا دوں گا کہ عالم بھر میں میں نے کسی کو ایسی سزا نہ دی ہوگی ۱۲ ٥ے نہ نگاہ کج ہوئی نہ حد سے بڑھے ۱۲ ٦ے پھر خدا نے اپنے بندہ کے پاس وحی بھیجی جو بھیجی ۱۲ ٧ے جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جسنے رسول کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی ۱۲

اس سے تعجب آتا ہے کہ ابراہیمؑ کو خلت اور موسیٰؑ کو کلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدار ملا ہے اسیر ابی بن کعبؓ نے ایک تکبیر کی کہ پہاڑ گونج اٹھے اور انہوں نے بھی تکبیر کا جواب دیا امام احمدؒ بن حنبل کہنے لگے میں بھی اسی کا قائل ہوں جس کے ابن عباسؓ قائل ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے یہاں تک کہ امام احمدؒ کی سانس ختم ہو گئی پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میرے رب نے جو چاہا مجھ سے کلام کیا اور ہر شب و روز میں مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں میں اتر کر موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا خدا نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا میں نے کہدیا پچاس نمازیں انہوں نے کہا آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور تخفیف کرنے کی درخواست کیجیئے کیونکہ آپ کی امت یہ ادا نہیں کر سکے گی میں اپنے رب کے پاس واپس گیا نوویؒ نے کہا ہے یعنی اس مقام پر گیا جہاں آپ نے پہلے خدا سے مناجات کی تھی پھر عرض کیا اے رب آپ میری امت سے تخفیف فرمائیے تو پانچ نمازیں کم کردی گئیں اور ایک روایت میں دس ہیں اور ایک روایت میں ہے شطر ساقط کردیا گیا علائیؒ کہتے ہیں ان روایات میں منافات نہیں ہے کیونکہ شطر سے جز مراد ہے اور وہ پانچ ہیں اور اس سے نصف مراد نہیں رہی دس کی روایت وہ شریک کی روایت ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ انہوں نے کمی و بیشی کی ہے آپ فرماتے ہیں پھر میں موسیٰؑ کے پاس آیا میں نے ان سے کہا مجھ سے پانچ کم کردی ہیں انہوں نے کہا آپ کی امت اسے ادا نہ کرسکے گی پھر اپنے رب کے پاس جائیے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے آپ فرماتے ہیں پھر میں موسیٰؑ اور رب کے پاس آمد و رفت کرتا رہا یہاں تک کہ ارشاد ہوا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ شب و روز میں پانچ نمازیں ہیں ہر نماز کا دس گنا ثواب ہے اسی طرح پچاس نمازیں ہو گئیں اور ایک روایت میں ہے میں نے اپنا فرض اپنے بندوں پر جاری رکھا میرے پاس بات بدلی نہیں جاتی اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے اپنے رب سے بار بار درخواست کی یہاں تک کہ مجھے شرم آنے لگی تب میں راضی ہو گیا اور میں نے تسلیم کرلیا پھر جب میں آگے نکل گیا تو ایک منادی نے پکار کر کہا میں نے اپنا فرض جاری رکھا اور اپنے بندوں سے تخفیف کردی۔

تَذَكَّرَ مُشْتَاقٌ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى   وَلَمْ يَسْتَطِعْ لِلْوَجْدِ صَرْفًا وَلَا نَصْرَا
اَخُو لَوْعَةٍ مَا فَارَقَ الشَّوْقُ قَلْبَهُ   وَلَا وَاصَلَ السُّلْوَانَ يَوْمًا وَلَا الصَّبْرَا
وَاِنْ رَامَ كِتْمَانَ الصَّبَابَةِ عَبَّرَتْ   اُنوَ جدِ وَالْاَشْوَاقِ اَجْفَانُهُ الْعَبْرٰى
نَقِيٌّ يَرُدُّ الْوَصْلَ مِنْ اَهْلِ دَاتِهٖ   وَلَمْ يَبْنُوا اَهْلَ النَّيِّرَيْنِ لَهُ هَجْرَا

۱؎ یہ واقعہ ابی بن کعب اور ابن عباس کے درمیان نہ تھا بلکہ ابن عباس اور کعب احبار کے۔ میان پیش آیا تھا جیسا کہ بخاری میں موجود ہے اور کعب احبار پہلے یہودی تھے ۲؎ مشتاق کو یاد آئی اور اسے یاد کہاں۔ اور وہ وجد کے مارے نہ پھر سکا نہ مدد کرسکا۔ وہ سوزش والا ہے شوق اس کے دل سے جدا نہ ہو۔ اور نہ کسی روز تسلی او صبر سے اسے ملنا نصیب نہ ہوا (باقی اگلے صفحہ پر)

مَحَلٌ إِذَا اَقْسَمْتُ اَنْ لَيْسَ مِثْلُهُ ‏ عَلَى الْاَرْضِ حَسَنًا كُنْتُ فِي الْقَسَمِ الْبَرَّا
فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ تَيَقُّنًا ‏ لَاَنْتَ الَّذِيْ جَاءَتْ بِمَبْعَثِهِ الْبُشْرٰى
وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَبْعَثُ رَحْمَةً ‏ اِلٰى اُمَّةٍ تُدْعٰى مُحَجَّلَةً غُرًّا
لَكَ الْمُرْتَقَى الْاَعْلَى الَّذِيْ عِنْدَهُ يَدًا ‏ بِمَا خَرَّ جِبْرِيْلٌ وَجَنْبُكَ ذَا فَخْرًا
وَلَيْلًا مِنَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ بِمَكَّةَ ‏ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِكَ اللّٰهُ قَدْ اَسْرٰى
رَكِبْتَ عَلٰى ظَهْرِ الْبُرَاقِ مُعَظَّمًا ‏ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاَتَيْتَ السِّدْرَى
رَاَيْتَ كَمَا اُخْبِرْتَ رَبَّكَ بِالَّذِيْ ‏ شَبِيْهُهُ وَمِنْ آيَاتِهِ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى
وَحَيَّاكَ مِنْهُ بِالسَّلَامِ وَلَمْ يَنَلْ ‏ سِوَاكَ نَبِيٌّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الْغَرَّا
وَمِنْ ثَمَّ تَخْفِيْفُ الصَّلٰوةِ عَنِ الْوَرٰى ‏ وَخَمْسِيْنَ كَانَتْ تَلْزَمُ الْعَبْدَ وَالْحُرَّا
فَمَا زِلْتَ فِيْ تَخْفِيْفِهَا مُتَرَدِّدًا ‏ اِلَيْهِ فَاَبْقَى الْفَرْضَ مِنْ ذٰلِكَ عَشْرًا
وَذٰلِكَ عَنْ رَاْيِ الْكَلِيْمِ وَاِنَّهَا ‏ لِسَاقِطَةٌ فِعْلًا وَمَحْسُوْبَةٌ اَجْرًا
وَحِيْنَ وَجَا لَيْلُ الضَّلَالَةِ حَالِكًا ‏ طَلَعْتَ بِهِ بَدْرًا وَكُنْتَ لَهُ الْفَجْرَا
عَلَيْكَ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثُمَّ سَلَامُهُ ‏ سَلَامٌ يُحَيِّي الْمِسْكَ يُهْدِيْ نَشْرُهُ عِطْرًا

اگر کہا جائے کہ نمازیں ازل میں پانچ تھیں تو اس شب کو پچاس قرار دینے میں کیا حکمت تھی جواب یہ ہے تاکہ امت سے تخفیف کے بارہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما کر آپ کا شرف

(پچھلے صفحے کا بقیہ حاشیہ) اور اگر وہ سوزش عشق کو چھپانا چاہے تو وجد اور شوق کو اس کی اشک ریز پلکیں بیان کر دیں نفقیر ل رام سے ملنے کا قصد کرتا ہے اور اہل نیرین نے اس سے جدائی کا ارادہ نہ کیا یہ ایسا محل ہے جب میں قسم کھاؤں گا کہ زمین پر ربی میں اس کا کوئی نہیں تو قسم میں سچا ہوں گا پس میں خدائے عظیم کی یقین کی رو سے قسم کھاتا ہوں کہ آپ ہی وہ ہیں جن ی بعثت کی خوشخبری آئی ہے اور آپ رسول خدا ہیں آپ رحمت بن کر اس امت کی طرف مبعوث ہوئے ہیں جو سفید دست دپا اور روشن چہرہ والے کہلاتی ہیں آپ کا اعلیٰ معراج میں ہے ہیبت کے مارے جس سے جبرئیل پیچھے ہٹ گئے آپ کو یہی کافی فخر ہے۔ اور رات کو بیت حرام مکہ سے آپ کو خدا مسجد اقصیٰ تک لے گیا آپ براق کی پشت پر سوار ہو کر عظمت کے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ تک گئے اور بیرون سے فوقیت رکھتا ہے آپ نے اپنے رب کو دیکھا جیسے کہ آپ نے خبر دی ہے کہ کوئی اس کا مثل نہیں اور اس کی آیات میں سے یہ بہت بڑی آیت و علامت ہے اور آپ کے اوپر خدا کی طرف سے تحیت و سلام ہو رسوائے آپ کے کسی نبی نے یہ روشن رات نہیں پائی۔ اور اسی سے مخلوق کی نمازوں میں تخفیف کرتا ہے۔ اور غلام اور آزاد کو پچاس نمازیں لازم تھیں پھر آپ ہمیشہ اس کی تخفیف کے لئے آمد و رفت کرتے رہے پھر اس میں سے دس فرض باقی رہے اور یہ موسیٰ کلیم اللہ کی رائے کے موافق تھا اور وہ فعل میں ساقط ہو گئیں اور اجر میں حساب میں آئیں گی۔ اور جب گمراہی کی رات سخت تاریک ہوئی تو آپ اس میں بدر ہو کر طلوع ہوئے اور اس کی فجر بن گئے۔ آپ کے اوپر خدا کی صلوٰۃ و سلام ایسا سلام جو مشک کو اپنی خوشبو سے شرما دے ۱۲۔

ظاہر کیا جائے اگر کہا جائے اس کی کیا حکمت ہے کہ موسیٰؑ ہی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے پاس واپس جانے کا مشورہ دیا اور ابراہیمؑ نے نہ دیا باوجودیکہ ابراہیمؑ کا مرتبہ ان سے اعلیٰ ہے جواب یہ ہے کہ ابراہیمؑ کا مقام مقام تفویض وتسلیم ہے کیا دیکھتے ہیں کہ جب جبریلؑ نے ان سے پوچھا تھا کیا آپ کو کچھ حاجت ہے تو انہوں نے فرمایا تم سے تو نہیں ہے جبریلؑ نے کہا اچھا اپنے رب سے درخواست کیجئے انہوں نے کہا اس سے سوال کرنے سے اسکا میرے حال سے آگاہ ہونا کافی ہے اگر کہا جائے ابراہیمؑ کا مقام ساتویں آسمان میں ہے اور موسیٰؑ کا چھٹے میں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو چھٹے میں اور موسیٰؑ کو ساتویں آسمان پر پایا جواب یہ ہے کہ ابراہیم کا مقام ساتویں آسمان میں ہے لیکن آپ ملاقات کے لئے چھٹے آسمان پر اتر آئے تھے اور موسیٰؑ کا مقام چھٹے آسمان پر ہے لیکن آپ کی خدمت میں ساتویں آسمان تک چلے گئے تھے۔

علائی وغیرہ نے بیان کیا کہ خدا تعالیٰ نے نماز میں تخفیف ہو جانے کے بعد فرمایا آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ آپؐ فرماتے ہیں آمَنَ الرَّسُولُ الآیۃ سن کر میں نے کہا میں آپ پر ایمان لایا۔ حمزہؓ نے اس کو لا نفرق بصیغہ مجہول بقرأت شاذہ پڑھا ہے لا نفرق الآیہ سے مطلب یہ ہے کہ ہم رسولوں میں تفریق نہیں کرتے جیسے یہود اور نصاریٰ نے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے درمیان تفریق کر دی ہے غفرانک ربنا والیک المصیر سے مقصود یہ ہے کہ ہم آپ سے مغفرت کے خواستگار ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دیجئے کیونکہ قیامت میں ہمارا آپ ہی کی طرف مرجع ہے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوا میں نے آپ کو اور آپ کی امت کو بخش دیا پھر ارشاد فرمایا مانگیے آپ کو عطا ہو گا میں نے کہا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ارشاد ہوا اچھا یہ آپ کو ملے گا آپ کو عطا ہو گا میں نے کہا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا یعنی اوروں کی طرح میری امت کی توبہ قتل مقرر نہ کیجئے گا اور یہ موسیٰؑ کی قوم تھی جنہوں نے گوسالہ پرستی کی تھی اور قصہ یہ ہوا کہ موسیٰؑ نے جب اپنی قوم کو اپنے آپ کو قتل کرنے کا حکم دیا تو وہ کنارہ کش ہو گئے پھر ایسے بارہ ہزار کوئے کہ ہارونؑ ان کے پاس پہنچے جنہوں نے گوسالہ پرستی نہیں کی تھی اور ان کے ہاتھوں میں تلواریں تھیں پھر ہارونؑ نے کہا تم صابر رہنا جو شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو جائیگا خدا کی اس پر لعنت ہو گی پھر شام تک ان میں تیغ زنی ہوتی رہی خدا تعالیٰ نے ان پر ابر کو بھیج دیا تھا تاکہ باپ بیٹے کو نہ پہچانے اس کے بعد موسیٰؑ اور ہارونؑ نے کہا اے ہمارے رب بنی اسرائیل ہلاک ہو گئے بقیہ کو بچا لیجئے خدا نے ابر کو اٹھا لیا

لہ جو کچھ رسول کے پاس ان کے رب کے پاس سے اتارا گیا ہے اس پر رسول ایمان لایا اور ایماندار ہر ایک خدا اور اس کے فرشتے اور اس کی کتابیں اور رسولوں پر ایمان لایا ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے اور اطاعت کی آپ کی مغفرت چاہتے ہیں اور آپ ہی کی طرف مرجع ہے ۲ے اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو آپ اسکی پکڑ نہ کیجئے ۳ے اے ہمارے رب اور ہم پر گناہ کا بار نہ ڈالئے گا جیسا آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا ۱۲۔

اور ان کے ہاتھوں سے تلواریں گر پڑیں تب حال معلوم ہوا کہ ستر ہزار مقتول ہو چکے ہیں خدا تعالیٰ نے فرمایا قاتل کو میں نے بخشدیا اور مقتول کی توبہ قبول کی اس بنا پر خدا تعالیٰ کے قول فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کا یہ مطلب ہوگا کہ قتل کے لئے فرمانبردار ہو جاؤ اور بعضوں نے آیت کو ظاہر پر محمول رہنے دیا ہے تب گوسالہ پرست بھی بعض بعض کے قاتل بن جائیں گے اور جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درخواست کی کہ آپ کی امت کی توبہ قتل نہ قرار دی جائے تو خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں ان کی توبہ ندامت مقرر کرتا ہوں درخواست کیجئے آپ کو عطا ہوگا میں نے کہا وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا الآیۃ ارشاد ہوا آپ کو یہ مل گیا اگر تم میں سے بیس صابر ہوں گے تو دو سو غالب آئیں گے اور آپ نے صرف تین دعائیں مانگیں اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے تین امتوں کو عذاب دیا تھا ایک کو دھسا کر اور وہ قارون اور اس کی قوم ہے ایک کو مسخ کر کے اور یہ داؤد کی قوم ہے اور ایک امت پر پتھر برسائے تھے اور وہ لوط کی قوم ہے دھسانے کے متعلق خدا نے فرمایا میں آپ کی امت کے بدنوں کو کبھی نہ دھساؤں گا بلکہ گناہ گاروں کو دھساؤں گا یہاں تک کہ فرشتے انہیں نہ دیکھ سکیں گے مسخ سے مغفرت کے خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں آپ کی امت کے بدنوں کو مسخ نہ کروں گا بلکہ ان کے گناہوں کو مسخ کردوں گا پس ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دوں گا اور پتھروں سے رجم کئے جانے کے متعلق خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان پر پتھر نہ برساؤں گا بلکہ اپنے فضل سے ان پر رحمت برساؤں گا۔ ایک بار عائشہ رضی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اور خدا کے درمیان باتیں کرنے میں کتنے کلمے جاری ہوئے آپ نے فرمایا بارہ ہزار کلمے اور سب کے سب میری امت کی شان میں تھے جو کچھ میں نے درخواست کی قبول ہوگئی۔ ابن عباسؓ نے خدا تعالیٰ کے قول فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى کے متعلق بیان کیا ہے آپ سے ارشاد فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلوت میں آپ نے ہماری عبادت کی آپ جلوت میں اپنی امت کے لئے ہم سے شفاعت کیجئے اور بعض کا قول ہے کہ خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ وہ میری اطاعت اور نافرمانی کریں گے ان کی طاعت میری رضا کے موافق ہوگی ان کی نافرمانی میری قضا کے موافق ہوگی جو میری رضا کے موافق ہوگا اسے میں قبول کروں گا اور جو میری قضا کے موافق ہوگا اسے میں بخشدوں گا۔ شیخ خلیفہ کا بیان ہے اور مشائخ بہجۃ کے اصحاب میں سے ہیں کہ میں نے ایک شب میں ستر بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے مجھے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ حَسَنَاتِیْ مِنْ عَطَایَاکَ وَسَیِّاٰتِیْ مِنْ قَضَایَاکَ فَجُدْ بِمَا اَعْطَیْتَ عَلٰی مَا قَضَیْتَ وَامْحُ ذٰلِکَ بِذٰلِکَ جَلَّتْ اَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِکَ

لہ اے اللہ میری نیکیاں آپ کی عطا سے ہیں اور میرے گناہ آپ کے حکم سے۔ اپنے قضا و حکم پر اپنی عطا سے بخشش کیجئے اور اس کو اس سے مٹا دیجئے آپ اس سے بزرگ ہیں کہ بلا اذن آپ کے آپ کی طاعت ہو یا علم آپ کے آپ کی نافرمانی ہو اے اللہ جب میں نے آپ کی نافرمانی کی تو آپ کے حق کو خفیف سمجھ کر نہیں کی نہ آپ کے عذاب کو ذلیل سمجھ کر کی بلکہ ایک مقررہ امر کی وجہ سے جس کے ساتھ آپ کا علم پہلے سے متعلق ہو چکا تھا آپ کی طرف توبہ ہے اور آپ کے پاس معذرت ہے ۱۲۔

أَوْ يَعْفُنِيْ إِلَّا بِعِلْمِكَ اَللّٰهُمَّ مَا عَصَيْتُكَ اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّكَ وَلَا اِسْتِهَانَةً بِعَذَابِكَ وَلٰكِنْ بِسَابِقِ سَبَقَ بِهَا عِلْمُكَ فَالتَّوْبَةُ اِلَيْكَ وَالْمَعْذِرَةُ لَدَيْكَ

علائی نے آخر سورۃ بقرہ میں بیان کیا ہے کہ واعف عنا واغفرلنا وارحمنا کے ساتھ لفظ ربنا کے ذکر نہ کرنے میں یہ حکمت ہے کہ ندا دور سے ہوتی ہے اور بندہ جب تضرع کو لازم کر لیتا ہے تو ندا کے مقام سے مقام مناجات تک ترقی کر جاتا ہے اور بعض نے کہا ہے مطلب یہ ہے کہ سکرات موت میں ہمیں معاف کر دیجئے تاریکی قبر میں ہمیں بخشدیجئے اور احوال قیامت میں ہم پر رحم کیجئے میں نے ابن حیانؒ کی تفسیر بحر محیط میں دیکھا ہے مطلب یہ ہے کہ افعال سے ہمیں معاف کیجئے اور اقوال سے ہمیں بخش دیجئے اور میزان کے بھاری کر دینے پر ہم پر رحم کیجئے اور میں نے واحدیؒ کی کتاب بسیط میں دیکھا ہے جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے یہ آیت بلا واسطہ سنی فرشتوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ نے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آپ کی اچھی طرح سے تعریف کی ہے آپ اپنے رب سے کچھ درخواست کیجئے تب جبریلؑ نے آپ کو مذکورہ بالا دعائیں تعلیم کر دیں بحر محیط میں مذکور ہے کہ سورہ بقرہ مدنی ہے سوائے خدا تعالیٰ کے قول آمَنَ الرَّسُوْلُ الآیہ کے کیونکہ وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس درگاہ میں نازل ہوئی کفی نسفی" کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درگاہ میں عرض کیا اے رب ہر سفر سے آنیوالے کو کچھ تحفہ ملا کرتا ہے میری امت کا کیا تحفہ ہے جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے ارشاد ہوا ان کا تحفہ یہ ہے کہ جب تک زندہ رہیں گے باکرامت رہیں گے جب مر جائیں گے ان پر رحمت ہوگی اور جب مبعوث ہوں گے ان پر نہایت مہربان بنوں گا پھر ارشاد ہوا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر سفر سے آنے والے کے لئے کچھ ہدیہ ہوتا ہے جب وہ آئیں گے تو ان کا کیا ہدیہ ہوگا آپ نے کہا ایک ہاتھ میں فرمانبرداروں کی تقصیریں ہیں اور دوسرے میں قصورداروں کے گناہ ہیں ارشاد ہوا میں آپ نے کرم فرماؤں کی تقصیر سے درگذر وں گا اور قصورداروں کے گناہ سے آپ کی شفاعت کرنے کی وجہ سے درگذر کروں گا اور بعض نے کہا ہے آپ نے کہا ہے رب آپ نے فرمابردار پر احسان کیا ہے گنہگار بھی آپکی عفو کو دیکھتا ہے ارشاد ہوا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ہدیہ کلمہ توحید ہے۔

لطائف پہلا لطیفہ مسافر کو مستحب ہے کہ جب اپنے گھر والوں میں آئے یا کسی کی زیارت کے لئے سفر میں جائے تو اپنے ساتھ ہدیہ لائے اگرچہ پتھر ہی ہو اور اس بارہ میں ہم ایک حدیث پہلے بیان کر چکے ہیں، یہ شرح مہذب میں مذکور ہے دوسرا لطیفہ اصفونی نے مختصر الروضہ میں بیان کیا ہے کہ مسافروں کو اپنا زادراہ ملا لینا مستحب ہے اگرچہ کھانے میں وہ متفاوت ہوں بلکہ یہ مستحب ہے غزالیؒ نے الدرۃ الفاخرہ میں بیان کیا ہے خدائے تعالیٰ دو اور تین شخصوں کے عمل سے ایک اونٹ پیدا کرتا ہے جس پر سب کے سب قیامت میں چڑھیں گے اور یہ ازدیاد عمل کے باعث سے ہے پس اعمال مل کر قوی ہو جاتے ہیں اور ان کے لئے اس سے اونٹ

بیدا کرتا ہے تیسیر الطیفہ میں نے علامہ شمس الدین محمد بن سراج شافعیؒ کی کتاب تفاح الارواح اور مفتاح الارباح میں دیکھا ہے کہ شیخ احمدؒ رفاعی نے کہا ہے کہ اس نخلہ کا پھل شیخ ارسلان کے لئے ہدیہ ہے پھر ایک روز دیکھا تو اس کے پھل کچھ کم پائے اس کا مطلب دریافت کیا ایک شخص نے کہا میں روزانہ ایک باز کو جس کے سیاہ رنگ پر سپیدی غالب ہے دیکھا کرتا ہوں کہ اس میں سے کھا کر اڑ جایا کرتا ہے انہوں نے کہا یہ شیخ ارسلان ہیں دمشق سے آیا کرتے ہیں دمشق اور شیخ احمدؒ رفاعی کے شہر ام عبیدہ میں دو ماہ کی مسافت تھی اولیا کو بھی ملائکہ کی طرح شکل بدل لینے کی قوت ہوتی ہے خدا ان سے اور ان کی کرامت کی تصدیق کرنے والوں سے راضی رہے، میں نے کتاب مذکور میں دیکھا شیخ ابوبکرؒ عرودک نے بیان کیا خدا کے کچھ لوگ ہیں جو کعبہ کا طواف کیا کرتے ہیں اور کچھ لوگ ہیں کہ کعبہ ان کا طواف کرتا ہے تاج فزاریؒ کے بعض اصحاب نے اس کا انکار کیا ایک شب وہ شیخ کے پاس سویا آدھی رات کو اٹھا تو کعبہ کو شیخ کے گھر کا طواف کرتے ہوئے پایا اور اس کے گرد کچھ لوگ دیکھے جو پاکیزہ آواز میں کہہ رہے تھے سبحانہ تعالیٰ[1] اس کی کوئی مثال نہیں اسے کچھ لوگ برگزیدہ کہتے ہیں اور ان کی رہنمائی کی ہے شیخ ابوبکرؒ کا جمادی الاولیٰ میں ۷۶۲ھ ہجری میں انتقال ہوا ہے اور ان کی قبر صالحیۂ دمشق میں ہے اور ظاہر طور پر زیارت کی جاتی ہے پھر نسفیؒ نے کہا بعض کا قول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شب معراج میں کہا اے شاہد تو آپ میرے شاہد ہیں میری شہادت دیجئے، آپ نے کہا اے رب میں آپ پر کس چیز کی شہادت دوں ارشاد ہوا اس امر کی مجھ پر شہادت دیجئے کہ جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اس بات کی کہ آپ میرے رسول اور بندے ہیں شہادت دیتا ہوا آئے گا میں اس کے سب چھپے اور ظاہر گناہ بخشدوں گا بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے کہا اے اللہ مجھے بخش دے اور اسے بخش دیجئے جو میرے لئے تبلیغ اور رسالت کی شہادت دے اور مجھ پر رحم کیجئے اور اس پر رحم کیجئے جو میرے لئے تبلیغ اور آپ کے لئے توحید کی شہادت دے۔

چوتھا لطیفہ میں نے غزالی کی کتاب النصیحۃ میں دیکھا ہے ایک بار موسیٰؑ نے کہا اے رب اپنے اولیا میں سے کسی ولی کو مجھے دکھائیے ارشاد ہوا آپ کے اور ولی کے درمیان مسافت بعیدہ حائل ہے انہوں نے کہا اے رب مجھے پرواہ نہیں جب آپ میرے ہوں ہر بعید آپ کے نزدیک قریب ہے پھر موسیٰؑ تین قدم چلے خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا موسیٰؑ یہ سو برس کی مسافت ہوئی انہوں نے کہا اے رب وہ ولی کہاں ہے ارشاد ہوا بحر ظلمات کے بیچ میں موسیٰؑ ادھر چلکر گئے اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ پانی میں ایک شخص کھڑا ہے اور اس کے پیروں کے درمیان سے موج نکل جاتی ہے اور وہ کہہ رہا ہے اے حنان اے منان میری لغزش کو معاف کر دے اور میری غربت پر رحم فرما موسیٰؑ نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اے ولی اللہ اس نے جواب نہ دیا خدا نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی اے موسیٰؑ اس کا دل تو میرے پاس ہے اس کو دوبارہ سلام کیجئے انہوں نے دوبارہ کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

---

[1] وہ پاک اور برتر ہے ۱۲۔

یا ولی اللہ اُس نے جواب دیا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ اے کلیم اللہ انہوں نے پوچھا تجھے کس نے خبر دی کہ میں کلیم اللہ ہوں اُس نے کہا جس نے آپ کو خبر دی کہ میں ولی اللہ ہوں انہوں نے کہا یہاں کتنی مدت سے ہو اس نے کہا میں یہاں ستر برس سے پکار رہا ہوں یا حنان یا منان میں نے اب تک کچھ جواب نہیں پایا انہوں نے کہا کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے اور خدا کے درمیان سفیر بن جاؤں اُس نے کہا ہاں موسیٰؑ نے کہا اے رب میں آپ کے بندہ کو کیا جواب دوں ارشاد ہوا اے موسیٰؑ اس سے کہہ دیجئے مجھ پر اور ساری خلق پر تباہی ہو اگر میں اپنی رحمت سے انہیں نہ چھپا لوں

میں نے تفاح الارواح میں دیکھا ہے کہ شیخ احمد رفاعیؒ اپنے بھتیجے شیخ ابراہیم بن اغرب کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے شیخ احمد کو ایک ساعت کے لئے سہو ہو گیا انہوں نے سر جھکایا تو اپنے نفس سے غائب ہو گئے جب ہوش ہوا تو ان سے اس کی نسبت دریافت کیا انہوں نے کہا سات سمندر پار ایک شخص شراب پیا کرتا تھا اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کرنے کا عزم کیا لیکن نہ کر سکا اور مر گیا اس کو عذاب کے فرشتوں نے پکڑ لیا اس نے اپنی قبر سے یا شیخ احمد کہہ کر مجھے پکارا میں نے خدائے کریم سے اس کی معافی کی درخواست کی خدا نے اسے معاف کر دیا کتاب مذکورہ میں ہے کہ ایک بار شیخ احمد پر جب وہ لڑکے تھے ایک جماعت کا گذر ہوا ایک شخص نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ شجرہ مبارک ظاہر ہوا دوسرا بولا عنقریب اس میں شاخیں نکلیں گی تیسرے نے کہا عنقریب اس کا سایہ دراز ہو گا چوتھے نے کہا عنقریب اس کے پھل بکثرت ہوں گے پانچویں نے کہا عنقریب لوگوں کو اس کی عجیب حالت معلوم ہو گی اور اس کی طلب بڑھ جائے گی چھٹے نے کہا عنقریب اس کی شان بڑھ جائے گی اور اس کی برکتیں اور برہان ظاہر ہوں گی ساتویں نے کہا اس کے کتنے دروازے کھلیں گے اور کتنے اس کے اصحاب ہوں گے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر لا الٰہ الا اللہ اور استغفار کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ دونوں دنیا میں ذلت سے امان اور آخرت میں دوزخ کی ڈھال ہیں ایک بار حضرت عمرؓ کا طلحہ بن عبیداللہ پر گذر ہوا ان کو غمگین دیکھا ان سے اس کا سبب پوچھا طلحہ نے کہا میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں مرتے وقت جو بندہ اسے پڑھے گا خدا اس کی مصیبت دور کر دے گا اس کے رنگ کو روشن کر دے گا اور ایسی چیز دیکھے گا جو اسے خوش کر دے گی میں نے ان سے پوچھا نہیں حضرت عمرؓ کہتے ہیں جس کلمہ کی جانب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کو ان کی وفات کے وقت بلایا تھا وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے طلحہؓ نے کہا خدا آپ کو خوش کرے جیسے آپ نے مجھے خوش کیا۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پل صراط پر میری اُمت کا شعار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے خبر میں وارد ہے خدائے تعالیٰ کا اسرافیلؑ سے ارشاد ہوتا ہے کہ جب تک تم کسی کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتے ہوئے سنو نفخ صور کو اس کے پڑھنے والے کی تعظیم کے لئے چالیس برس تک موخر کر دو۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صور کب پھونکا جائے گا آپ نے فرمایا میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا تھا کہ صور کب پھونکا جائے گا تو انہوں نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے جس دن آسمان و زمین پیدا کئے تھے اس روز ایک فرشتہ

پیدا کیا اور حکم کیا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کرے وہ آواز کھینچ کر پڑھا کرتا ہے نہ اُسے قطع کرتا ہے نہ سانس لیتا ہے نہ اسے تمام کرتا ہے جب وہ تمام کر چکے گا تو اسرافیل ؑ کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا اور قیامت قائم ہوگی زید ابن ارقم ؓ کا بیان ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اسلام لایا اور میری قوت جاتی رہی جاہلیت کے میرے بہت گناہ ہیں آپ نے فرمایا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور کھینچ کر کہہ اس نے کلمہ تو پڑھا لیکن کھینچکر نہیں پڑھا آپ نے فرمایا میں نے تجھے ایسے ہی پڑھنے کے لئے کہا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اللہ کو اور کھینچکر کہنا کہ اس سے تیرا پیٹ بھر جائے خدا اس پر رحم کرے جو کھینچ کر پڑھے خدا اس پر رحم کرے جو اُسے کھینچکر پڑھے پھر اس شخص نے تین بار پڑھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ واجب ہوگئی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی وجہ سے خدا اسے ضرور بخش دے گا ابن عباس ؓ کا بیان ہے جب بندہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو یہ کلمہ حجابوں کو پھاڑتا ہوا خدا کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے اور اپنے پڑھنے والے کے لئے مغفرت کا خواہاں ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے پہلے اس کی مغفرت کا میرا ارادہ ہو چکا تھا اس کے بعد میں نے اس کی زبان پر جاری کیا ہے عکرمہ ؓ نے خدائے تعالیٰ کے قول قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي الآیۃ کے متعلق بیان کیا ہے یعنی اگر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ والے کے لئے تمام سمندر سیاہی ہوتے تو سمندر ختم ہو جاتے قبل اس کے کہ اس کے پڑھنے والے کا ثواب ختم ہو تا علائی ؒ کا بیان ہے میں نے تفاح الارواح و مفتاح الارباح میں دیکھا ہے ایک روز شیخ یوسف عجمی کا دمشق کی جامع مسجد اغوی کے پاس سے گذر ہوا ایک عورت نے بغرض تبرک ان کے کپڑوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اس سے ایک شخص نے کہا تیرا ہاتھ نجس ہو گیا پھر اُس شب کو وہ شخص سویا تو اس نے شیخ کو چودھویں رات کے چاند کی طرح وسط آسمان میں دیکھا جب صبح ہوئی تو شیخ اس شخص کے پاس سے گذرے اور کہنے لگے اے ناپاک تو نے شب گذشتہ کو ہمارا مقام دیکھ لیا اس شخص نے اپنا سر کھولدیا اور خدا سے استغفار کرنے لگا شیخ یوسف ؒ مذکور کا ۷۶۵ھ میں انتقال ہوا ہے صالحیہ میں ان کی قبر کی زیارت ہوتی ہے۔

علائی ؒ نے بیان کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پھر میرے رب نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس واپس جایئے اور میری طرف سے انہیں پیغام پہنچا دیجئے اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ میرے اور خدا کے درمیان میں بھڑکتی ہوئی آگ کا حجاب حائل ہو گیا جس کی کثافت کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اور رفرف سبز نے جس پر میں تھا مجھے لٹکا دیا کبھی مجھے پست کرتا تھا کبھی بلند کرتا تھا یہاں تک کہ مجھے جبرئیل کے پاس تک نیچے اتر کر گیا پھر رفرف بلند ہو کر نظر سے غائب ہو گیا جبرئیل ؑ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بشارت ہو آپ خدا کی مخلوق میں مختار اور تمام آدمیوں میں برگزیدہ ہیں اور خدائے رحمٰن نے آپ کو اپنے عرش کے پاس ایسے مقام تک مقرب بنایا ہے جہاں تک آسمان اور زمین والوں میں سے کسی کی رسائی نہیں ہوئی تھی میں نے خدا کا شکر بجا لایا اس پر کہ خدا نے مجھے برگزیدہ بنایا اور مجھ پر کرم کیا پھر مجھ سے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنت کو چلئے تاکہ میں آپ کو وہ چیزیں دکھاؤں جو اس میں آپ کے لئے ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ بعد

وفات کہاں تک آپ کا معاد ہوگا اس سے دنیا میں آپ کا زہد اور آخرت کی رغبت اور بڑھ جائیگی میں ان کے ساتھ چلا تو مجھے تیر سے زیادہ تیزی کے ساتھ لیکر اترے یہاں تک کہ ہم حکم خدا سے جنت تک پہنچ گئے رضوان داروغہ جنت متوجہ ہوا اور اس کے ساتھ رقیا ئیل تھا اُن دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ دس لاکھ فرشتے تھے جو اپنے بازو اور سر اٹھائے تھے اور میری طرف اپنی انگلیوں سے اشارہ کرکے کہہ رہے تھے خدا نے اس نبی امی پر کرم فرمایا ہے اے جبرئیلؑ تم کو اور جو تمہارے ساتھ ہے اس کو مرحبا ہو اور ایک روایت میں ہے رضوان متوجہ ہوا اور اس کے ساتھ حجابوں کے فرشتے تھے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح تھے ان کے لباس سے مشک کی خوشبو آرہی تھی نور کے تاج پہنے تھے ان کے پٹکے زمرد کی تختیوں کے تھے میں نے کہا یہ کیا اچھے لوگ ہیں اے جبرئیلؑ انہوں نے کہا اس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یقیناً آپ کی امت جب خدا سے ڈرے گی اور دنیا میں سالم رہے گی تو جنت میں ان سے اچھی ہوگی جب میں اس کے اندر گیا تو میرے جی کو سکون ہوا اور میرا خوف جاتا رہا اس میں کوئی مکان ایسا نہ رہا جسے میں نے نہ دیکھا ہو میں نے دُر یاقوت اور زبرجد کے محل دیکھے طلائے سرخ کے درخت دیکھے جن کی شاخیں موتی کی تھیں ان کی جڑیں چاندی کی مشک میں جمے ہوئے تھے میں نے ایک درخت دیکھا جس کا تنہ اتنا موٹا تھا کہ ساری دنیا کو چھپالے اور اس پر طرح کی مختلف اقسام تھے میں نے پوچھا اے جبرائیلؑ یہ درخت کیسا ہے انھوں نے کہا آپ کے اور آپ کی ازواج و اولاد کیلیئے اور آپ کی امت کے بہتیرے لوگوں کے لئے ہے اس درخت کے نیچے ایک بڑا ملک اور عظیم عیش ہے میں نے ایک نہر دیکھی جس کی جڑ سے دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا پانی موتی اور یاقوت اور مشک سپید کے سنگریزوں پر جاری تھا جبرئیلؑ نے کہا یہ کوثر ہے جو آپ کو آپ کے رب نے عطا فرمایا ہے اور یہ نہر تسنیم ہے جو عرش کے نیچے سے نکل کر ان کے گھروں اور محلوں تک جاتی ہے پھر مجھے دوسرے درخت کے پاس لے گئے اس کے پتے لباس جنت کے سُرخ۔ سپید۔ زرد۔ سبز رنگ کے نادر نادر جوڑے تھے اور اس کے پھل مختلف رنگ و بُو کے مٹکے کے برابر تھے میں نے کہا اے جبرئیلؑ یہ درخت کیسا ہے انہوں نے کہا یہ وہ درخت ہے جس کا خدا تعالیٰ نے اپنے قول اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ[1] میں ذکر فرمایا ہے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کے اور آپ کی اُمت کے بہتیرے لوگوں کے لئے ہے اور آپ کے لئے اس میں عمدہ خواب گاہ اور نعیم طویل ہے پھر انہوں نے مجھے جنت میں لے جا کر چاروں طرف سیر کرائی اتنے میں میں نے یاقوت سرخ کا ایک محل دیکھا اس کے اندر ستر ہزار اور محل تھے ہر محل میں ستر ہزار گھر تھے ہر گھر میں ستر ہزار حجرے تھے ہر حجرہ میں ستر ہزار سفید موتی کے خیمے تھے اس میں چار ہزار دروازے تھے خیمہ کے اندر کی چیز باہر سے اور باہر کی اندر سے نظر آتی تھی اس کے اندر سونے کے تخت تھے اس سونے سے آفتاب کی طرح شعاعیں نکلتی تھیں درو جواہر سے وہ جڑا ہوا تھا اُس پر سندس کا فرش بچھا تھا اُن تختوں پر بکثرت زیورات تھے جن کی صفت میں نہیں بیان کرسکتا ہر محل ہر گھر اور ہر

---

[1] جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے ان کیلئے طوبیٰ ہے اور اچھا مرجع ہے ۱۲۔

حجرہ میں بہت سے درخت تھے ان کا تنہ سونے کا اور ان کی شاخیں جواہر کی ان کے پھل مٹکوں کی طرح ہیں ہر خیمہ میں حور عین میں سے ازواج تھیں اگر ان میں سے کوئی اپنی ہتھیلی لٹکا دے تو اس کی ہتھیلی کی روشنی سے آفتاب کی روشنی جاتی رہے پھر بھلا اس کے چہرہ کا کیا پوچھنا ہے ان میں سے ہر ایک کے ستر ہزار غلام خدمتگاری کرتے ہیں ان کے خاوندوں کے خدمت گار علیحدہ ہیں ہر ایک فارغ بیٹھا ہوا اپنے مالک کا انتظار کرتا ہے پھر انہوں نے مجھے جنت سے نکالا پھر ہم ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر اترتے ہوئے چلے آئے میں نے آدمؑ. نوحؑ. ابراہیمؑ اور عیسیٰؑ کو دیکھا اور میں نے ان کو سلام کیا وہ مجھ سے تحیت اور کشادہ روی سے ملے اور سب پوچھنے لگے اے نبی رحمتؐ آپ نے کیا کیا میں نے ان سے بیان کیا وہ خوش ہوئے اور انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور میرے لئے اور زیادتی کی درخواست کی پھر جبرئیلؑ کے ساتھ میں نکل کر چلا نہ وہ مجھ سے الگ ہوتے تھے اور نہ میں ان سے الگ ہوتا تھا اور باوجود اس کے مجھے زمین کے عجائبات اور جو چیزیں خدا نے اس میں پیدا کی ہیں دکھائیں اور یہ سب کچھ ایک شب میں ہوا پس میں اولاد آدمؑ کا سردار ہوں اور فخر نہیں کرتا زرکشیؒ نے کہا ہے اس کے معنے ہیں کہ اس فخر سے زیادہ کامل کوئی فخر نہیں پھر میں نے اپنی قوم کو اس کی خبر دی تو سوائے ابوبکرؓ کے اوروں نے میری تکذیب کی مجمع الاحباب میں مذکور ہے کہ جو کچھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دل کی آنکھ سے دیکھ لیا تھا چنانچہ اسی وجہ سے سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ٹھہرے۔

شرف الدین علیس سہروردی نے بیان کیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نور روشن کے رفرف پر سوار ہوئے آپ آگے بڑھے اور جبرئیل پیچھے ہٹ گئے اور آپ کو انوار میں آگے بڑھایا اور آپ کے لیے حجاب اور پردے اٹھ گئے اور اس کے کنارہ آپ نے خدائے جبار کا کلام سنا کہ اے عروس مملکت اور اے منصہ ہستی کے تاج اور اے سعادت اور ہدایت کے آفتاب آپ ہمارے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ باکرامت ہیں جو آپ چاہتے ہیں مانگیے آپ کا کام درخواست کرنا ہے اور ہمارا کام عطا فرمانا ہے اور ہماری عطا پر اور زیادتی نہیں ہو سکتی آپ نے کہا میں آپ سے کیا مانگوں آپ نے آدمؑ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا ان کو اور ان کی زوجہ حواؑ کو برگزیدہ بنایا اور ان کو جنت میں سکونت پذیر کیا ان کا اکرام اور تعظیم کی آپ کو خطاب ہوا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کے قدیم کا نور ان پر نہ چمکا ہوتا تو آدمؑ کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم نہ ملتا آپ نے کہا میں کیا مانگوں آپ نے ادریسؑ کو نبی بنایا اور مکان بلند پر ان کو رفعت بخشی آپ کو خطاب ہوا ادریسؑ آسمان پر اس لیے اٹھا لئے گئے تھے کہ آپ کو دیکھیں و آج کی شب آپ کے سامنے سیر کریں آپ نے عرض کیا یا الٰہی میں کیا مانگوں آپ نے سرکشوں کی نسبت نوحؑ کی بد دعا قبول کی اور طوفان سے ان کی کشتی کو نجات بخشی ارشاد ہوا اگر انہوں نے آپ کے جمال کی قسم نہ کھائی ہوتی تو وہ اور ان کے ساتھی مہلک سے نجات نہ پاتے آپ درخواست کیجیے آپ کو عطا ہوگا آپ نے عرض کیا یا الٰہی میں کیا مانگوں آپ نے تو ابراہیم کو برگزیدہ کر کے خلیل بنا لیا اور آگ کو ان پر ٹھنڈک اور سلامتی بنا دیا اور ان کے بیٹے کو ذبح عظیم سے فدیہ دیا آپ کے پاس آواز آئی اے مخلوقات میں سب سے زیادہ عزیز اور موجودات

میں سب سے زیادہ شریف آپ کی وجہ کریم کا نور ان پر نہ چمکا ہوتا آتش نمرود سے نہ انہیں نجات ملتی نہ ذبح عظیم سے ان کے بیٹے کا فدیہ ہوتا دعا مانگیئے قبول ہو گی آپ نے عرض کیا یا سیدی میں کیا دعا مانگوں آپ نے موسیٰؑ کو کلیم بنایا اپنی رسالت کے لئے انہیں برگزیدہ کیا اور آپ ان سے ہمکلام ہوئے آپ کے پاس ندا آئی اے تمنا کرنے والوں میں سب سے زیادہ باکرامت اور اے صاحب قاب قوسین او ادنیٰ موسیٰؑ کی آگ کیطرف لیجا کر رہنمائی کیگئی اور پتھر والے پہاڑ پر اُن سے خطاب کیا گیا اور آپ سے درگاہ ملک غفار میں بساط انوار پر خطاب کیا گیا موسیٰؑ دیدار کے خواہاں ہوئے تو اُن کو جواب دیا گیا کہ آپ ہرگز نہیں دیکھ سکتے اور تمام مخلوق کو چھوڑ کر آپ سے مشاہدہ کے ساتھ خطاب کیا گیا آپ کیسے آپ کی بات سُنی جائیگی آپ نے عرض کیا یا الٰہی میں کیا کہوں آپ نے داودؑ کے لئے لوہا نرم کر دیا اور ان کے ساتھ پہاڑوں کو چلایا اور سلیمانؑ کو ایسا ملک عطا فرمایا جو ان کے بعد کسی کو شایاں نہیں آپ کو ندا ہوئی اے اعلیٰ موجود میں آپ کے ساتھ نصرت اور رعب کے پہاڑ چلاؤں گا اور آپ کے لئے پتھر کے ایسے دلوں کو نرم کر دوں گا اور مقام محمود کے ساتھ قیامت میں آپ کو مخصوص کروں گا آپ رہنما ہوں گے ذلیل نہ ہونگے آپ درخواست کیجیئے آپ کو عطا ہوگا آپ نے عرض کیا یا الٰہی میں کیا درخواست کروں آپ نے عیسیٰؑ کی روح القدس سے تائید کی اور ان کے لئے معجزات ظاہر کئے وہ اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے اور آپ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے تھے آپ کے پاس آواز آئی اے حبیب آپ کیسے کچھ طبیب ہیں آپ امراض ذنوب کا علاج کریں گے اور آپ سے مردہ قلب زندہ ہوں گے آپ نے عرض کیا اے رب میرے گنہگار امتیوں کی نسبت میری شفاعت قبول فرمالیجیئے آپ کو خطاب ہوا اے سب سے زیادہ باعزت حبیب اپنی عزت وجلال کی قسم اگر وہ میری نافرمانی کریں گے میں پردہ پوشی کروں گا اگر وہ مجھ سے مغفرت کے خواستگار ہوں گے میں ان کی مغفرت کروں گا اگر وہ مجھ سے مدد کے طلبگار ہوں گے میں انہیں مدد دوں گا اگر مجھ سے دعا مانگیں گے میں قبول کروں گا اور جو کچھ گزشتہ ہوگا اس میں ان سے سخت گیری نہ کروں گا اور ان پر رضا سے بخشش کروں گا۔

علائیؒ نے بیان کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے شب معراج میں اپنے رب سے ایک بات پوچھی میں لے دوست رکھتا ہوں کہ میں نے وہ بات نہ پوچھی ہوتی میں نے کہا اے رب آپ نے آدمؑ کو جنت عطا فرمائی ارشاد ہوا میں نے انہیں جنت عطا کی پھر انہیں اس سے معزول کر دیا آپ کو اور آپ کی اُمت کو جنت دوں گا اور معزول نہ کروں گا میں نے عرض کیا آپ نے نوحؑ کو سفینہ عطا فرمایا ارشاد ہوا میں نے آپ کے اور آپ کی امت کیلیئے زمین کو مسجد اور طہور بنا دیا میں نے عرض کیا کہ آپ ابراہیمؑ پر آگ کو سرد اور باعث سلامتی بنا دیا ارشاد ہوا کہ ایسا ہی آپ کی امت پر قیامت میں اُسے سرد کر دوں گا میں نے عرض کیا آپ نے اسمٰعیلؑ کو زمزم عطا فرمایا ارشاد ہوا میں نے آپ کو کوثر عطا فرمایا ہے میں نے عرض کیا کہ آپ نے اس کا فدیہ مقرر کیا تھا ارشاد ہوا میں نے دوزخ سے آپ کی اُمت کا فدیہ یہود و نصاریٰ کو قرار دیا ہے میں نے عرض کیا آپ نے عیسیٰؑ کو مائدہ عطا فرمایا تھا ارشاد ہوا میں نے آپ کے لئے مائدہ کرامت اُمت میں مقرر

کیا ہے میں نے عرض کیا آپ نے داؤدؑ کو زبور عطا فرمائی ہے ارشاد ہوا میں نے آپ کو سورۂ انعام عطا کی ہے میں نے عرض کیا کوہ طور پر آپ موسیٰؑ سے ہمکلام ہوئے ہیں ارشاد ہوا میں آپ سے بساط نور پر ہمکلام ہوا ہوں میں نے عرض کیا یونسؑ ابن متی کو آپ نے تین ظلمتوں سے نجات بخشی ارشاد ہوا ایسے ہی میں آپ کی امت کو ظلمت قبر ظلمت قیامت اور ظلمت پل صراط سے نجات دوں گا فائدہ یونسؑ کے والد کا نام متی تھا اور جامع الاصول میں ہے کہ یہ ان کی والدہ کا نام تھا خدا نے ان کو اہل موصل کے پاس رسول بنا کر بھیجا تھا بعض کا قول ہے کہ مچھلی کے پیٹ سے نکلنے کے بعد آپ نبی ہوئے تھے اس کو برماویؒ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے۔ عرائس میں ہے کہ کوئی نبی سوائے عیسیٰؑ اور یونسؑ کے اپنی ماں کی طرف منسوب نہیں اور صحیح حدیث میں ہے کہ کسی بندہ کو یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونسؑ بن متی سے بہتر ہوں اور دوسری حدیث میں ہے یونسؑ ابن متی پر مجھے فضیلت مت دو بعض کا قول ہے کہ آپ نے اس وقت فرمایا تھا جب آپ کو ان سے اپنا افضل ہونا معلوم نہ تھا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اولاد آدمؑ میں سے سب کا سردار ہوں قیامت میں میرے ہاتھ میں لِوَاءُ الْحَمْدِ ہوگا اور ایک روایت میں لِوَاءُ الْكَرَمِ آیا ہے اُس دن کوئی نبی آدمؑ یا ان کے سوا کوئی ایسا نہ ہوگا جو میرے لوا کے نیچے نہ ہو سب سے پہلے زمین سے میں نکلوں گا اور سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی اور کوئی فخر نہیں ہے اور سب سے پہلے میں جنت کی کنڈی کھٹکھٹاؤں گا پھر میرے ساتھ اس میں فقراء مہاجرین داخل ہوں گے اور میں اولین و آخرین سے زیادہ مکرم ہوں۔

انسؓ کا بیان ہے خدا نے کوئی نبی نہیں بھیجا جو خوش رو اور خوش آواز نہ ہو اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوش رو اور خوش آواز تھے بعض کا قول ہے کہ یہ تواضعاً کہا ہے کہ آپ کی تواضع کا یہ حال تھا کہ اپنے کپڑے کی خود جوئیں دیکھتے تھے اپنی بکری دوہ لیتے تھے اپنے کپڑے میں پیوند لگا لیتے تھے اپنے گھر والوں کا کام کر دیتے تھے اپنی پاپوش درست کر لیتے تھے اپنا کام آپ کر لیتے اپنے گھر میں جھاڑو دے لیتے تھے اونٹ باندھتے اُسے چارہ دیتے اپنے خادم کے ساتھ کھا لیتے اس کے ساتھ آٹا گوندھ لیتے بازار سے اپنا سودا لے آتے باب الامانۃ میں پہلے گذر چکا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی چیز کا مالک اپنی چیز کے اٹھانے کا زیادہ مستحق ہے بعض کا قول ہے کہ آپ نے زجراً فرمادیا ہے تاکہ یونسؑ کے رتبے کے گھٹنے کا وہم نہ ہو کیونکہ قرآن میں ہے وَلَا تَكُنْ[1] كَصَاحِبِ الْحُوتِ چنانچہ اور انبیا کو چھوڑ کر انہیں کے ذکر کرنے کا یہی سبب ہے مولفؒ نے شفاء میں بیان کیا ہے موسیٰؑ سے مجھے بہتر مت کہو یس یونسؑ کے ذکر پر اقتصاد کرنے کا دعویٰ کرنا غلط ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے کسی نے پوچھا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ جہاں تک یونسؑ بن متی پہنچے ہیں میں بھی پہنچا ہوں آپ نے اپنا تکیہ زمین پر مارا اور فرمایا میں نے اُس کے دل پر مارا لوگ اس کے پاس گئے

---

[1] صاحب حوت کی طرح نہو ۱۲

دیکھا کہ وہ مرگیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عرض کیا اے رب خضرؑ کے لئے آپ نے چشمۂ آبحیات بنایا ہے اور باب فضل امت مرحومہ میں مناقب خضر علیہ میں اس کا بیان آگیا ہے ارشاد ہوا میں نے آپ کے لئے سلسبیل بنایا ہے میں نے عرض کیا آپ نے موسیٰؑ کو توریت عطا کی ہے ارشاد ہوا میں نے آپ کو اپنے خزانہ عرش میں سے آیۃ الکرسی عطا کی ہے۔ محمدؒ بن حنفیہ نے کہا ہے ان کی والدہ کا نام خولہ اور والد کا نام علیؓ بن ابی طالب ہے جب آیۃ الکرسی نازل ہوئی تو ہر بت اپنے چہرے کے بل گر پڑا اور ان کے سر سے تاج بھی گر گئے اور شیاطین بھاگ گئے اور ابلیس کے پاس جا کر اکھٹا ہوئے اور اس سے ماجرا بیان کیا اور کہنے لگے ایک حادثہ ہوا ہے اس نے حکم دیا کہ اس کی تفتیش کرو وہ مدینہ آئے تو معلوم ہوا کہ آیۃ الکرسی نازل ہوئی ہے اور اس کے زیادہ فضائل پہلے گذر چکے ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے عرض کیا اے رب آپ نے عیسیٰؑ کو انجیل عطا فرمائی ہے ارشاد ہوا ہم نے آپ کو سورۂ اخلاص عطا کی ہے۔

فائدہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا خدا نے آسمانوں اور زمین کے ہزار برس پہلے ایک نور پیدا کیا پھر اس نور سے مشک اذفر پیدا کیا اس سے سورۂ یٰسٓ لکھی اس کے پچاس ہزار بازو بنائے جس آسمان میں اس کا گذر ہو وہاں کے رہنے والے اس کے سامنے پست ہو گئے اور اس کو سجدہ کیا جو سورۂ یٰسٓ سیکھے اور اس کا حق پہچانے گا جنت کے بلند درجہ میں رہے گا اور آپ نے یہ جو فرمایا کہ اس کے بازو پیدا کئے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے ثواب کے لئے پیدا کئے بروایت ابی بکرؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے توریت میں یٰسٓ معمہ کہلاتی ہے کسی نے پوچھا معمہ کیا آپ نے فرمایا اس کے پڑھنے والے کو یہ سورت دنیا اور آخرت کی بھلائی عام طور پر پہنچاتی ہے اور دنیا کی بلا اور آخرت کے ہول کو اس سے خود دھکیل لیتی ہے جو اس کو پڑھتا ہے بیس حج کے برابر اسے ثواب ملتا ہے جو اسے سنتا ہے اس کو فی سبیل اللہ ہزار دینار کے برابر ثواب ملتا ہے جو اس کو لکھ کر پیتا ہے اس کے پیٹ میں ہزاروں دوائیں ہزار نور ہزار برکتیں ہزار یقین ہزار رحمتیں پہنچتی ہیں اور ہر بیماری اس سے دور ہو جاتی ہے تحفۃ الحبیب اور تفسیر قرطبیؒ میں مذکور ہے جو اس کو دن کو پڑھتا ہے اس کی فکر و ہم کی کفایت ہو جاتی ہے اور جو اس کو رات کو پڑھتا ہے اس کے گناہ بخشدیے جاتے ہیں اور اسی میں ہے جو اس کو دن کو پڑھتا ہے شام تک خوشی میں رہتا ہے اور جو اس کو رات کو پڑھتا ہے صبح تک خوشی میں رہتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اہل جنت سے قرآن اٹھا لیا جائیگا پس وہ سوائے طٰہٰ اور یٰسٓ کے کچھ نہ پڑھیں گے البتہ حدیث میں یہ آیا ہے کہ قرآن پڑھنے والے سے جب وہ جنت میں پہنچے گا کہا جائیگا کہ پڑھ اور ایک درجہ اوپر چڑھتا جائے گا پڑھتا جائے گا ہر آیت کے بدلہ میں ایک ایک درجہ چڑھتا جائیگا یہاں تک کہ جتنا اسے یاد ہوگا آخر تک پڑھ جائیگا کتاب البرکتہ میں ہے جو بغیر بات کئے ہوئے چار بار لگاتار سورۂ یٰسٓ پڑھے پھر لیے سُبْحَانَ

لہ ہر قسم فساد کی مصیبت دور کرنے والا پاک ہے ہر غمگین کا غم دور کرنیوالا پاک ہے۔ (باقی اگلے صفحے پر)

اَلْمُنَفِّسِ عَنْ کُلِّ مَدْیُوْنٍ سُبْحَانَ الْمُفَرِّجِ عَنْ کُلِّ مَحْزُوْنٍ سُبْحَانَ مَنْ اَمْرُہٗ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ یَا مُفَرِّجَ الْھُمُوْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاقْضِ حَاجَتِیْ اور اپنی حاجت بیان کرے تو حکم خدا سے اس کی حاجت پوری ہو جائے اور بیان کیا کہ یہ مجرب ہے۔

محمد بن علی بصری کا بیان ہے ایک بار میں کشتی میں سوار ہوا وہ شکست ہو گئی میں ایک جزیرہ میں پہنچا جس میں درخت اور نہر بن تھیں میں نے اس کے پھل کھائے جب رات ہوئی تو میں ایک درخت پر چڑھ گیا پھر جب دن نکلا تو میں اپنی جگہ واپس آیا اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ پانی کی سطح پر ایک آدمی ہے اس نے میری کیفیت پوچھی میں نے بیان کی اس نے پوچھا تو کہاں کا رہنے والا ہے کس امت کا ہے اور کون ہے میں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ہوں اس نے کہا اچھا سورۂ یٰسٓ، سورۂ دخان، سورۂ تبارک الملک پڑھ تو تجھے امن ملے گی تو نجات پائے گا اور سیر ہو جائیگا میں نے پوچھا آپ کون ہیں اس نے کہا میرے پیچھے جو شخص ہے اس سے پوچھنا وہ تجھے بتادے گا جب دوسرا دن ہوا تو پھر مجھے دریا کی سطح پر ایک شخص نظر آیا میں نے اس سے اپنا حال بیان کیا اس نے کہا کہ یٰسٓ سورۂ دخان اور تبارک پڑھ تو امن سے رہے گا نجات پائے گا اور شکم سیر ہو جائیگا میں نے پوچھا آپ کون ہیں اس نے کہا جو میرے پیچھے ہے اس سے پوچھنا جب تیسرا دن ہوا تو پھر پانی کی سطح پر ایک آدمی نظر آیا میں نے اس سے اپنا حال بیان کیا اس نے کہا یٰسٓ۔ دخان اور سورۂ تبارک پڑھ تو امن میں رہے گا، نجات پائے گا اور شکم سیر ہو جائیگا میں نے پوچھا آپ کون ہیں اس نے کہا ہم تین فرشتے ہیں خدا نے ہم کو ایک مچھلی کے پاس بھیجا ہے جو ایک سمندر سے دوسرے سمندر میں نکل گئی ہے اور وہاں کی مچھلیاں اس سے فریاد مانگنے لگی تھیں ہم کو ہمارے رب نے اس کو اس کے سمندر میں واپس کرنے کا حکم فرمایا تھا پہلا اس کے سر پر تھا دوسرا اس کی کمر پر اور میں اس کی دم پر ہوں پھر میں سو رہا جاگا تو میں بصرہ میں اپنے گھر کے اندر تھا پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور خدا نے اس کے بعد ایک سفید موتی پیدا کیا اور اس سے عنبر اشہب کو پیدا کیا پھر اس سے آیۃ الکرسی لکھی جو اسے سیکھے گا اور اس کا حق پہنچائے گا جنت کے جس دروازہ سے چاہے گا داخل ہو جائے گا اور ہر حرف کے عوض جنت میں اسے ایک نہر ملے گا اور اس کے لئے ہر حرف کے عوض ایک حج اور عمرہ لکھا جائیگا اس کے بعد ایک سبز موتی پیدا کیا اور اس سے سفید کافور پیدا کیا اور اس سے سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ لکھی اور کہا یہ میرا نام ہے جس آسمان میں اس کا گذر ہوا وہاں کے رہنے والے اس کے لئے پست ہو گئے جو اسے سیکھے گا اور اسکا حق پہنچائے گا

پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ :۔ وہ پاک ہے جسکا حکم کاف اور نون کے مابین ہے وہ پاک ہے جو جب کسی شے کا ارادہ کرتا ہے کن کہہ دیتا ہے، وہ ہو جاتی ہے غموں کے دور کرنے والے اے حی اے قیوم ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود و سلام بھیجئے اور میری حاجت پوری کیجئے ۱۲۔

قیامت میں انبیا اور شہدا کے شمار میں ہوگا اور ہر حرف کے عوض جنت میں اسے چالیس شہر ملیں گے اور ہر حرف کے عوض اس کو ہزار نور ملیں گے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو بارہ بار "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھے گا گویا اس نے چار بار قرآن ختم کیا اور زمین کے لوگوں سے افضل ہو گیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اپنے مرض الموت میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھتا ہے قبر میں فتنہ میں نہیں پڑتا اور قبر کی تنگی سے امن میں رہتا ہے اور قیامت میں اپنی ہتھیلیوں پر فرشتے اسے اٹھائیں گے یہاں تک کہ پل صراط پر سے گذار کر جنت میں پہنچا دیں گے اور خبر میں آیا ہے خدا نے بیس ہزار نہریں پیدا کیں اور قلم سے فرمایا "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھنے والے کا ثواب لکھ وہ ہزار برس تک لکھتا رہے گا یہاں تک کہ نہریں خشک ہو گئیں اور اس کے پڑھنے والے کی فضیلت پوری نہ ہوئی کتاب البرکۃ میں ہے جو اپنے بستر پر لیٹتے وقت تین بار "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھتا ہے خدا پچاس ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں طبرانی رح نے اس کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے نیشاپوری رح نے بیان کیا نجران سے ایک قوم کے لوگ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ لوگ کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے رب کی ہم سے صفت بیان کیجئے وہ زبرجد کا ہے یا یاقوت کا آپ نے فرمایا میرا رب کسی شے سے نہیں بنا ہے کیونکہ اس نے تمام اشیا کو پیدا کیا ہے پھر سورۂ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" نازل ہوئی انہوں نے کہا وہ ایک ہیں اور آپ بھی ایک ہیں آپ نے فرمایا اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے انہوں نے کہا اور کچھ بیان فرمائیے آپ نے فرمایا خدا صمد ہے انہوں نے پوچھا صمد کیا آپ نے فرمایا خلق کو اپنی حاجتوں میں اس کی طرف احتیاج ہے انہوں نے کہا اور کچھ بیان فرمایئے آپ نے فرمایا خدا کے کوئی پیدا نہیں ہوا جیسے مریم ؑ کے عیسیٰ ؑ پیدا ہوئے تھے نہ خدا کسی سے پیدا ہوا جیسے عیسیٰ ؑ مریم ؑ سے پیدا ہوئے تھے۔ **لطیفہ** شاہ روم نے ایک بار معاویہؓ کے پاس کسی کو بھیج کر چار ایسی مخلوق کو دریافت کیا جو مادہ کے حمل میں نہیں رہے آپ نے کہا آدم ؑ، حوا ؑ، اسمعیل ؑ کا مینڈھا اور موسیٰ ؑ کا عصا جب آپ نے اسے پھینکا تو بحکم خدا سانپ بن کر دوڑنے لگا خدا نے موسیٰ ؑ کو فرعون کے پاس جانے سے قبل ہی آپ کو یہ دکھا دیا تھا تاکہ اس سے آپ کو خوف نہ آئے جب وہ فرعون کے پاس سانپ بن جائے اس کی نظیر یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل قیامت کے جہنم کو دیکھ لیا تاکہ آپ کو اس سے اس روز خوف نہ آئے بلکہ آپ اس کی باگ پکڑ کر اس سے کہیں گے اپنے پیچھے لوٹ جا اس وقت وہ کہے گی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چھوڑ دیجئے آپ مجھ پر حرام ہیں خدا اس سے ارشاد فرمائے گا اے جہنم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن، کتاب البرکۃ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کے لڑکا ہو اور وہ مجھ سے محبت کے باعث برکت سمجھ کر اس کا نام محمد رکھے تو وہ اس کا لڑکا جنت میں ہوگا اور جس حلال کھانے پر لوگ بیٹھیں اور اس میں کسی کا نام میرے نام پر ہو تو اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

بروایت ابیؓ بن کعب حضرت نبی صلعم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جس نے معوذتین کو پڑھا گویا

اس نے جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا ہے سب پڑھ لیا ہے نیز بروایت ان کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے آپ نے فرمایا کیا تمہیں میں دو ایسی سورتیں نہ بتا دوں اگر تم ان دونوں سورتوں کو پڑھو گے تو کوئی شے
ایسی نہ رہے گی جو یہ نہ کہے کہ اے اللہ اسے میرے شر سے پناہ میں رکھیے بروایت ابن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے دو سورتوں کی کثرت کرو خدا ان سے تمہیں آخرت میں نفع دیگا معوذتین کو قبر کو نورانی کر دیتے ہیں، اور
شیطان کو بھگا دیتے ہیں اور نیکیاں زیادہ کرتے ہیں اور میزان کو بھاری کرتے ہیں اور اپنے پڑھنے والے کو جنت
کی رہنمائی کرتے ہیں اگر کہا جائے خدائے تعالیٰ نے اپنے کو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں ایک صفت سے کیسے موصوف
کیا اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں تین وصف ذکر کئے رب، ملک اور الٰہ بعض نے کہا ہے کہ خدا نے لوگوں کی ان کی
ماؤں کے شکم میں پرورش کی ہے اسلیے رب فرمایا جب وہ جوان ہوئے تو ان کو بتلایا کہ وہ اس کے بندے ہیں اس لئے
ملک فرمایا جب وہ بڑھے ہوئے اور انہوں نے اس کی ہستی پہچانی اس نے انہیں اپنی عبادت کا مکلف بنایا اس لئے
الٰہ فرمایا اور بعض نے کہا ہے لوگوں میں بعض ایسے ہیں جنکا کوئی رب ہے بعض ایسے ہیں جنکا کوئی ملک ہے لیکن سوائے خدا
کے ان کا کوئی معبود نہیں۔

غفائق میں ہے کہ مکہ سے اس مقام تک جہاں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نماز کا حکم ہوا تھا اور جس
میں آپ کے پاس وحی آئی تھی تین لاکھ سال کی مسافت تھی اور بعض کا قول ہے پچاس ہزار برس کی اور بعض کا
قول ہے ان راتوں کی طرح ایک رات کی اور بعض نے کہا اس سے بھی کم خدائے تعالیٰ جو چاہتا ہے سب پر قادر ہے واحدی
کی بسیط اور ابی حیانؒ کی تفسیر بحر محیط میں سورۂ سال کے ذیل میں ہے ساتویں زمین کے نیچے سے عرش تک پچاس
ہزار برس کی راہ ہے پھر ابی اسحٰقؒ سے نقل کر کے کہا ہے اگر ابن آدم ساتویں زمین سے عرش تک سفر کرنا چاہتے تو پچاس
ہزار برس میں سفر کر سکے لیکن جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو آپ نے اپنے بستر کو گرم پایا کہ سونے کے اثر سے
ہنوز سرد نہ ہوا تھا اور بعض کا بیان ہے کہ جاتے وقت ایک درخت کی شاخ میں آپ کا عمامہ لگ گیا تھا جب آپ
واپس آئے تو ہنوز وہ شاخ ہل رہی تھی اور قریش کا ایک قافلہ آپ نے راہ میں دیکھا تھا جب آپ نے معراج کی
خبر دی تو انہوں نے آپ سے قافلہ کا حال پوچھا آپ نے فرمایا میں بنی فلاں کے قافلہ پر گذرا ہوا تھا ان کا ایک اونٹ گم
ہو گیا تھا جسکو وہ تلاش کرتے تھے میں نے انہیں بتلا دیا اور ان کے کجاوہ میں ایک پیالہ تھا جس میں پانی رکھا تھا میں نے
لے کر پی لیا اور پھر اسی جگہ پیالہ رکھ دیا اُن سے پوچھ لو ان کو ملا تھا یا نہیں پھر انہوں نے کہا ہمارے قافلہ کا حال بتلائیے
کب تک آئے گا آپ نے فرمایا طلوع آفتاب کے وقت تمہارے پاس پہنچ جائیگا وہ اس کے انتظار میں نکلے جب
آفتاب طلوع کے قریب ہوا تو خدا نے اس کو روک رکھا یہاں تک کہ قافلہ کی آمد کے ساتھ آفتاب طلوع ہوا ایک
شخص نے کہا یہ قافلہ ہے دوسرا بولا وہ آفتاب ہے پھر آپ سے بیت المقدس کا حال پوچھا خدا نے آپ کے لئے اُسے
کھول دیا یہاں تک کہ آپ کو وہ نظر آنے لگے جس چیز کی نسبت انہوں نے آپ سے پوچھا آپ نے بتلا دیا اس
کے بعد بہتیرے لوگ مرتد ہو گئے خدائے تعالیٰ نے فرمایا وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا

فِتْنَةً لِّلنَّاسِ پھر ایک جماعت ابی بکرؓ کے پاس گئی اور کہنے لگی آپ کے صاحب کہتے ہیں کہ آج کی شب مکہ سے بیت المقدس کو گئے تھے ابو بکرؓ نے کہا تم ان پر جھوٹ باندھتے ہو انہوں نے کہا وہ مسجد میں بیٹھے لوگوں سے کہہ رہے ہیں وہ بولے اگر وہ کہتے ہیں تو سچے ہیں خدا کی قسم وہ مجھے تو وہ خبریں بتلاتے ہیں جو آسمان سے زمین پر ایک ساعت میں رات کو یا دن کو آتے ہیں اور میں ان کی تصدیق کرتا ہوں پھر جس سے تمہیں تعجب ہو رہا ہے اس سے تو یہ زیادہ بعید ہے پھر ابو بکرؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ آج کی شب بیت المقدس سے تشریف لائے ہیں آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا اچھا مجھ سے بیان کیجئے میں نے اسے دیکھا ہے آپ نے بیان فرمایا ابو بکرؓ بولے آپ نے سچ فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ خدا کے رسول ہیں اور پہلے گذر چکا ہے جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا تھا اس کو ابو بکر نے اپنے قلب کی آنکھ سے دیکھ لیا۔

اگر کہا جائے کہ موسیٰؑ مناجات کر کے جب لوٹے تھے تو انہوں نے برقع اوڑھ لیا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ معراج سے لوٹے تو آپ نے ایسا نہیں کیا اس میں کیا حکمت ہے اس کا جواب کئی طرح پر ہے اول یہ کہ جب موسیٰؑ لوٹے تو خدائے تعالیٰ کے قول لَنْ تَرَانِیْ کے موافق رد کا اثر ان پر تھا بعض نے بیان کیا کہ جب موسیٰ نے رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ کہا تو انہیں پتھر پر لکھا ہوا ملا وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ابو طالب کے یتیم کے لئے رویت حق ہے اور مردودیت کی شرمندگی آنکھیں کھو دیتی ہے اور حضرت محمد صلعم جب لوٹے تو آپ کے اوپر قبولیت کا اثر تھا اور اس سے بصر کو قوت حاصل ہوتی ہے دوم یہ کہ جیسے خدا نے موسیٰؑ کے اپنی طرف نظر کرنے سے باز رکھا تھا ایسی ہی ان کی قوم کو ان کی طرف نظر کرنے سے باز رکھا سوم یہ کہ موسیٰؑ کے چہرہ پر ایسا نور چھا گیا تھا کہ اس سے پہلے آپ کے چہرہ پر نہ تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں منور تھے ابو ہریرہؓ کا بیان ہے آپ کا ایک رخسارہ آفتاب اور دوسرا ماہتاب تھا چہارم یہ کہ موسیٰؑ کا نور ان کے چہرہ پر تھا آپ کو جو دیکھتا نابینا ہو جاتا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آپ کے قلب میں تھا چنانچہ جس نے اپنے نور قلب سے آپ کو دیکھا توفیق خداوندی سے ہدایت پا گیا پنجم یہ کہ خدا کو منظور ہوا کہ موسیٰؑ کی امت کو سرزنش کرے کیونکہ انہوں نے کہا تھا ہم کو کھلم کھلا خدا کو دکھلا دیجئے گویا خدائے تعالیٰ نے فرمایا یہ موسیٰ ہیں انہوں نے ہماری نشانیاں دیکھی ہیں تو تم ان کی طرف نظر نہیں کر سکتے پھر تم خالق سبحانہ کو کیسے دیکھ سکو گے منجملہ ان عذابوں کے جن میں خدا نے بنی اسرائیل کو مبتلا کیا تھا ایک یہ ہے کہ چالیس سال تک زمین میں سرگرداں رہے رات بھر چلتے تھے اور صبح کو وہیں پہنچ جاتے تھے جہاں شام کو تھے اور باوجود اس کے ان کو من و

لے جو خواب ہم نے آپ کو دکھایا ہے لوگوں کے لئے ہم نے اسے فتنہ ہی بنایا ہے ۱۲ ۲ اے رب مجھے دیدار دکھائیے میں آپ کو دیکھوں گا ۱۲ ۳ یتیم کے مال کے پاس مت جاؤ مگر اسی طریقہ سے جو بہتر ہے ۱۲۔

وسلویٰ کھانے کو ملتا تھا اور رات کو نور کا عمود اور دن کو سپید ابر ان کے ساتھ رہتا تھا اس کو بیضاوی نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے اور بغوی اور رازیؒ نے اس کا ذکر نہیں کیا پھر امام رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ وہ وادی تیہ میں ہلاک ہو گئے اور بعض کا بیان ہے کہ وہ چھ لاکھ سوار تھے اور بعض کا قول ہے کہ ہارون بھی ان کے ساتھ وادی تیہ میں ہلاک ہو گئے تھے اور ان کے ایک سال بعد موسیٰؑ کا انتقال ہوا ان دونوں سے تیہ کا عقاب اُٹھ گیا تھا جیسے ابراہیمؑ سے عقوبت آتش مرتفع ہو گئی تھی اور یوشعؑ بن نون موسیٰؑ کے بھانجے بنی اسرائیل میں باقی رہ گئے تھے چنانچہ وہ جباروں سے لڑے اور ارض مقدسہ کو انہوں نے فتح کیا اور اس میں ان لوگوں کی اولاد سکونت پذیر ہوئی جو وادی تیہ میں ہلاک ہوئے تھے اور اس کی مقدار سات فرسخ تھی اور بعض کا قول ہے کہ ایک سال اگر کہا جائے سات فرسخ زمین میں اتنی بڑی جماعت چالیس برس تک کیسے رہی جواب یہ ہے کہ انبیاء کے معجزات سے یہ بات بعید نہیں ہے۔

بعض کا قول ہے جب موسیٰ مناجات کر کے واپس ہوئے تو چہرہ پر برقع ڈالے ہوئے واپس آئے تھے ان کی زوجہ نے کہا اپنا چہرہ کھول لیجئے تو انہوں نے اپنا چہرہ کھولا تو وہ نابینا ہو گئیں موسیٰؑ نے ان کے لئے دُعا کی خدا نے پھر انہیں بینا کر دیا پھر ان کی زوجہ نے کہا اپنا چہرہ کھول لیجئے انہوں نے کھولا تو پھر وہ نابینا ہو گئیں موسیٰؑ نے پھر ان کے لئے دُعا کی پھر وہ بینا ہو گئیں اسی طرح سات بار ہوا لیکن ان کی زوجہ نے اس کہنے سے کہ اپنا چہرہ کھول لیجئے توبہ نہ کی ساتویں مرتبہ کے بعد خدا نے ان کی نظر میں قوت عطا فرمائی پھر موسیٰؑ کو اور ان کے نور کو دیکھ سکیں جب وہ خدا کے دیدار کے خواہاں ہوئے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے تو کہنے لگے میں آپ سے توبہ کرتا ہوں آپ سے کہا گیا واپس جایئے اور سیکھئے آپ کی زوجہ کی طلب صادق تھی کہ انہوں نے سات بار نابینا ہونا گوارا کیا اور باز نہ آئیں اور آپ ایک دفعہ میں کہتے ہیں میں آپ سے توبہ کرتا ہوں رشتم خدا نے موسیٰؑ پر جلالی تجلی فرمائی تھی اس لئے وہ مدہوش ہو گئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جمالی تجلی فرمائی اس لئے آپ قائم رہے شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے قواعد میں بیان کیا ہے معرفت جمال سے جو محبت ناشی ہوتی ہے اُس محبت سے افضل ہے جو انعام اور افضال سے ناشی ہو کیونکہ جمال کی محبت خدا کے جمال سے ناشی ہے اور انعام اور افضال کی محبت خدا سے جو افضل ونعمت صادر ہوئی ہے اُس سے ناشی ہے اور تعظیم اور اجلال ہر شے سے افضل ہے بلقینیؒ نے فوائد علی القواعد میں ذکر کیا ہے اس کا مقتضی ہے کہ مقام جلال سے افضل ہو اور ہمارے شیخ نے جس کو اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ مقام جمال افضل ہے کیونکہ شب معراج میں وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تھا اور مقام جلال موسیٰؑ کا مقام تھا جب خدا نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تھی کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

مُحَمَّدٌ العَرَبِيُّ الهَاشِمِيُّ رَسُولُ ۔۔۔ اللهِ خَيْرُ البَرَايَا شَفِيعُ الأُمَمِ

أَلَا هُوَ العَابِدُ القَوَّامُ فِي الظُّلَمِ ۔۔۔ حَتَّى اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

هٰذَا الَّذِي غَفَرَ اللهُ الكَرِيمُ لَهُ ۔۔۔ المَاضِيَ مِنَ الذَّنْبِ وَالآتِي مِنَ الحَرَمِ

هٰذَا الَّذِي أَشْرَقَتْ أَنْوَارُ غُرَّتِهِ ۔۔۔ كَأَنَّهَا فِي الدُّجَى نُورٌ عَلَى عَلَمِ

هٰذَا أَبُو القَاسِمِ المُخْتَارُ مَنْ نُصِبَتْ ۔۔۔ لِمَجْدِهِ فِي المَعَالِي أَرْفَعُ القِمَمِ

بِالرُّوحِ وَالجِسْمِ أَسْرَى فِي الظَّلَامِ بِهِ ۔۔۔ وَلَيْسَ يُنْكِرُ سَيْرَ البَدْرِ فِي الظُّلَمِ

عَلَى الْبُرَاقِ إِلَى السَّبْعِ الطِّبَاقِ رَقِيْ ‏ وَقَدْ رَأَى اللّٰهَ رُؤْيَا غَيْرَ مُتَّهَمٖ

مَنْ ذَا الَّذِي قَدْ دَنَا مِنْ نَحْوِ خَالِقِهٖ ‏ بِقَابِ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَلَمْ يَضِمٖ

سِوَى الْحَبِيْبِ الشَّفِيْعِ السَّيِّدِ السَّنَةِ الْبَرِّ ‏ اَلْحَلِيْمِ الرَّؤُفِ الْعَالِمِ الْعَلَمٖ

خَيْرِ الْمَلَائِكَةِ الْاَشْرَافِ بَيْنَ يَدَيْ ‏ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْشِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمٖ ،

اَللّٰهُ اَرْسَلَهٗ لِلْعَالَمِيْنَ هُدًى ‏ وَرَحْمَةً وَكَذَا فِيْ يَوْمِ حَشْرِهِمٖ

فِيْ يَوْمِ لَا وَالِدٌ يُغْنِيْ وَلَا وَلَدٌ ‏ وَكُلُّهُمْ خَائِفٌ مِّنْ زَلَّةِ الْقَدَمٖ

هُنَاكَ غَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَحْمَدَ فِيْ ‏ مَقَامِهِ ذٰلِكَ الْمَحْمُوْدِ لَمْ يَقُمٖ

يُقَالُ يُسْمَعْ فَقُلْ وَاطْلُبْ هُنَاكَ تَنَلْ ‏ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ مَاشِئْتَ وَاحْتَكِمٖ

لَوْلَاكَ مَا كَانَ عَرْشٌ لَا وَلَا فَلَكٌ ‏ يَا مَنْ غَدَا رَحْمَةً لِّلنَّاسِ كُلِّهِمٖ

هٰذَا الْمَقَامُ الَّذِيْ مَانَالَهٗ اَحَدٌ ‏ سِوٰى مُحَمَّدِ الْمَبْعُوْثِ بِالْحِكَمٖ

يَا سَيِّدَ الرُّسُلِ يَا كَنْزَ الْعُفَاةِ وَيَا ‏ ذُخْرَ الْعُصَاةِ غَدًا يَا عَالِيَ الْهِمَمٖ

كُنْ مُنْقِذِيْ وَمُغِيْثِيْ اَنْتَ مُعْتَمَدِيْ ‏ وَغَيْرُ بَابِكَ لِلْحَاجَاتِ لَمْ يُرِمٖ

صَلَّى عَلَيْكَ اِلٰهُ الْعَرْشِ مَا طَلَعَتْ ‏ شَمْسُ النَّهَارِ وَلَاحَتْ اَنْجُمُ الظُّلَمٖ

له محمد عربی ہاشمی خدا کے رسول مخلوقات میں سب سے بہتر ستوں کیلئے شفاعت کرنے والے زاہد عابد تاریکی میں کھڑے رہنے والے یہاں تک کہ آپ کے دونوں قدم ورم سے دردمند ہو ہو گئے یہ وہ ہیں خدائے کریم نے جن کے گذشتہ اور آئندہ گناہ سب بخشدیئے۔ یہ وہ ہیں جن کی پیشانی کا نور ایسا تابان تھا۔ گویا شب تاریک میں علم پر روشنی ہے یہ ابو القاسم مختار ہیں جن کا معالی ہیں۔ محبہ کا نہایت گراں قدر حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ روح اور جسم کے ساتھ تاریکی میں ان پر لے گئے اور تاریکی میں راہ چہارم وہم کی چال کا انکار نہیں ہو سکتا ۱۲۔ لے براق پر سوار ہو کر ساتویں آسمان پر چڑھ گئے۔ خدا کو دیکھا اس میں کچھ بندش نہیں ہے وہ کون ہے جو اپنے خالق کے رقاب قوسین او ادنیٰ کی طرح قریب ہو گیا ہو اور ظلم نہ کیا ہو۔ سوائے حبیب شفیع سید سنو نکوکار حلیم نہایت مہربان عالم مشہور کے بہترین باشرافت فرشتے بہترین خلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احتشام و دبدبہ کیسا نہ نہ چلتے تھے۔ خدا نے ان کو عالم کے لوگوں کے لئے ہدایت۔ اور رحمت بنا کر بھیجا تھا اور ایسے ہی آپ حشر کے دن ہوں گے۔ اس دن جب باپ بیٹا کوئی کام نہ آئیگا اور سب کے سب اپنے قدم کی لغزش سے خوفزدہ ہوں گے وہاں سوائے رسول اللہ احمد کے آپ کے اس مقام محمود میں کوئی قائم نہ ہوگا۔ آپ سے کہا جائیگا کہیئے آپ کی بات سنی جائے گی آپ اپنی آرزوئیں مانگئے آپ کو ملیں گی۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ ۱۔ شفاعت کیجیے مقبول ہوگی جو چاہیے کہیے اور حکم کیجیے۔ اگر آپ نہ ہوتے تو عرش نہ ہوتا نہ آسمان۔ اے تمام لوگوں کے لئے رحمت بننے والے یہ وہ مقام ہے جس کو سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حکمتوں کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں کسی نے نہیں پایا۔ اے رسولوں کے سردار اے سائلین کے خزانے کل کے روز گناہگاروں کے ذخیرے اے عالی ہمت۔ آپ میری رہائی دینے والے اور فریاد رس ہو جائیے آپ میرے بھروسہ میں سوائے آپ کے دروازہ کے حاجات کے لئے اور کہیں کا قصد نہیں کیا جاتا۔ خدائے عرش آپ کے اوپر درود بھیجے جب تک دن کو آفتاب اور تاریکی میں ستارے چمکتے رہیں ۱۲۔

پس اے اللہ اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاہ کے طفیل سے اور اس کے طفیل سے جو کچھ قسب خلوت وجلوت وتقریب وتعظیم ان کے اور آپ کے درمیان میں گذرا ہے ہم درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمارے سب بڑے گناہ بخش دیجئے اور ہماری طرف نگاہ رحمت سے دیکھئے اے رحیم اور ہمکو اپنے اذن وعلم ورضا سے ان کی شفاعت نصیب کیجئے اے ارحم الراحمین اے خیر المسئولین خدائے تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

اس خدا کی حمد ہے جو باعزت وجلال ہے باعظمت ورونق و باجمال ہے باہیبت وسلطنت و باکمال ہے جو ازلی قدیم لازوال ہے جو ابدی باقی بلا انتقال ہے جو نظیر و شبیہ اور مثال سے مقدس ہے جو فوق وتحت ویمین وشمال سے منزہ ہے اپنے حکم میں بلا نزاع اور جدال کے غالب ایسا قادر ہے جس نے ارزاق وآجال کو مقدر کیا ہے ادنیٰ واعلیٰ چھوٹے بڑے سردار غلام کی نسبت موت کے حکم کرنے میں عادل ہے اگر کسی پر کوئی قربان ہو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر قربان ہونا چاہیئے غنی وفقیر شریف وحقیر سب اس نے بالتفصیل وبالاجمال برابری کا لحاظ رکھا ہے کامیابی اس کے لئے ہے جو اس کے حکم پر راضی رہا اور اس کے فعل درست ہوں اور قرب اس کے لئے ہے جو تمام احوال میں اس کا شکر گذار رہے کیونکہ موت ذلت اور اہوال کے مقام سے سلامتی کرامت اور عطا کے مقام پر کوچ کرجانا ہے ایسا گھر ہے جس کا عیش پسندیدہ اور طعام خوشگوار ہے اس کا سایہ پاکیزہ ہے ایسا گھر ہے جس میں صفائی ہے کدورت نہیں نہ وہاں نیند ہے نہ تنگدلی ہے اس کے بالاخانے بلند ہیں اس کی مٹی زعفرانی اور سنگریزے موتی اور مونگے کے ہیں اس میں قیل وقال کی گنجائش نہیں ہے ایسا گھر ہے جس میں نہ ماندگی ہے نہ مشقت نہ فکر ہے نہ غم نہ مرض اس کی عمارات چاندی اور سونے کی ہیں اس کی حوریں اچھلتی ہوئی ناز سے چلتی ہیں اس میں نہریں جاری ہیں اس کے پھل جھکے ہوئے ہیں اس کے قصر بلند ہیں اس کی نعمتیں کسی کے دل میں بھی نگذری ہوں گی وہاں کے لوگ صندلی مرغزاروں میں ہنستے پھرتے ہیں عنبری باغوں میں خرامش کرتے ہیں اور اقبال مندی کے ساتھ یاقوت کے تختوں پر بھائی باہم بیٹھتے ہیں اور خدائے ذی الجلال کا اپنے چہرہ سے پردہ اٹھا کر دیدار دکھا دینا ان سب چیزوں سے افضل ہے اے بھائی موت سے نہ گھبرانا اور بقا کی طمع نہ کرنا ہمیں گذشتہ لوگوں کا اقتدا کرنا چاہیے پس سوائے عجز وزاری کرنے اور اپنے سارے کام خدا کو سپرد کرنے کے اور کچھ مناسب نہیں خدا کے لگاتار احسانات پر شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ سوائے خدائے وحدہ لاشریک کے کوئی معبود نہیں ایسی شہادت کہ جو تمام آفات واہوال سے ہم سب کو نجات دے اور ہم جو کچھ زمین کے نیچے سوال کے جواب دینے میں ہمیں دکھائی دے اس پر اس کی مدد چاہتے ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اور رسول ہیں خدا ان کو رہنمائی کے ساتھ گمراہی کے مٹانے کے لئے بھیجا ہے خدا ان پر صبح وشام درود وسلام بھیجے۔

خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیۃ

۱. محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو رسول ہی ہیں ان کے پہلے رسول گذر چکے ہیں ۱۲۔

قشیری رح نے اپنی تفسیر میں اور سلمی رح نے اپنے حقائق میں بیان کیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت سوائے ایک شخص کے سب کی بصیرت حالت صحت سے تجاوز کر گئی اور وہ شخص ابوبکر صدیق رض تھے کیوں کہ خدائے تعالیٰ نے قوت سکینہ سے ان کی تائید کی تھی آپ نے کہا جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو انتقال فرما گئے اس پر ان کے زور تقریر سے سب مقہور ہو گئے خدائے تعالیٰ جب اپنے نور جلالت کو آفتاب کی طرح پھیلاتا ہے اس کے طلوع ہونے سے اس میں کواکب کے انوار مندرج ہو جاتے ہیں قشیری رح نے بیان کیا ہے کہ أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ الآیہ اس لئے کہا کہ آپ کی وفات تو ہوئی تھی لیکن آپ بروز خیبر زہر دار بکری کھانے سے جو زہر سرایت کر گیا تھا اس سے بھی مقتول ہوئے رازی رح نے بیان کیا ہے خدا نے بہت سی آیتوں میں بیان فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقتول نہ ہوں گے چنانچہ فرمایا ہے إِنَّكَ مَيِّتٌ[1] اور فرمایا ہے وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ[2] اور آیت سے مقصود یہ ہے کہ متقدم رسولوں کی پیروی کرنے والے اپنے انبیاء ع کے وفات کے بعد اپنے دین سے نہیں پھرے ایسے ہی تم بھی رہو خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا[3] - مطلب یہ ہے کہ نہ وہ ڈرے نہ ان کے دل کمزور ہوئے نہ انہوں نے بے بسی ظاہر کی یہ آیت غزوہ احد میں نازل ہوئی ہے اس روز مشرکوں کے سردار ابوسفیان رض و خالد رض بن ولید مع ان لوگوں کے تھے جن کے ان سے تعلقات تھے عبداللہ بن قمیئہ نے ایک پتھر مارا جس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اور سر مبارک زخمی ہو گیا اور آپ کے سامنے کے بیچ کے دانت ٹوٹ گئے اور تلوار لیکر آپ کے اوپر بڑھا اور اس کے ساتھ ایک جماعت کثیر تھی مصعب رض بن عمیر نے آپ ص سے مدافعت کی طلحہ رض نے آپ کو اٹھا لیا اور ابوبکر رض تلوار لے کر دو پر کھڑے ہو گئے پھر صحابہ نے ابن قمیئہ کو پکڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ابلیس لعنہ اللہ چیخ اٹھا سن لو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل ہو گئے مسلمانوں کو ہزیمت ہو گئی انس رض بن نضر حضرت انس رض ابن مالک کہنے لگے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل ہو گئے تو کیا ہوا ان کا رب تو زندہ ہے اپنے نبی کے بعد زندہ رہ کر کیا کرو گے ایک جماعت شکست کھا کر بھاگ گئے تھے ان میں عثمان رض بھی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مہاجرین یعنے ابوبکر رض وعلی رض وعبدالرحمن رض وسعد رض بن ابی وقاص وطلحہ رض بن عبیداللہ وابوعبیدہ رض بن الجراح اور زبیر رض بن عوام اور سات انصار رض یعنی حباب رض بن منذر وابودجانہ وعاصم رض بن ثابت وحارث بن منذر وسہل ابن حنیف واسید بن حضیر و سعد بن معاذ تھے پھر خدائے تعالیٰ نے ہزیمت کھا کر بھاگنے والوں کو معاف کر دیا عثمان رض بن عفان پر جب اس بارہ میں عتاب کیا گیا تو کہنے لگے ہم سے خطا ہو گئی تھی اور خدا نے معاف فرما دی اب ہمارے گناہوں پر ہمیں سرزنش مت کرو پھر خدائے تعالیٰ کا قول پڑھا۔ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ[4] - پھر وہ موت کو برا سمجھ کر یا زندگی سے رغبت کر کے نہ بھاگے تھے بلکہ شیطان نے انہیں ان کے گناہ یاد دلا دیے تھے اس لئے انہوں نے اسی حالت میں خدا سے ملنا پسند کیا اور ان کے دل میں

لہ یقیناً آپ مرنے والے ہیں ٢ اور خدا آپ کو لوگوں سے بچائے گا ٣ آج کتنے ہی نبیوں کے ساتھ ہو کر بہت ربیون نے قتال کیا پھر راہ خدا میں انہیں نہ سستی ہوئی نہ کمزوری نہ وہ ذلیل ہوئے ١٢ ۴ یقیناً تم میں سے جو لوگ پیٹھ پھیر کر اس روز جب دونوں جماعت کا مقابلہ ہوا تھا چلے گئے تھے انہیں تو ان کے بعض اعمال کے باعث شیطان نے لغزش میں ڈال دیا تھا اور خدا نے اسے ان سے معاف کر دیا ١٢۔

گذرا کہ خدا سے توبہ کے ساتھ ملنا گناہ لے کر ملنے سے بہتر ہے اور بعض کا قول ہے کہ جب اُس مقام کے چھوڑ دیتے ہیں جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کر کے فرمایا تھا کہ یہاں سے نہ ٹلنا خطا ہوئی تو خدا نے انہیں ایک دوسرے گناہ میں ڈال دیا اور وہ ہزیمت کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے کیونکہ ایک گناہ دوسرے گناہ کی طرف کھینچ لے جاتا ہے جیسے کہ ایک طاعت دوسری طاعت کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

قرطبیؒ کا بیان ہے کہ جب ابوبکرؓ نے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیہ پڑھی تو لوگوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پا جانے کا حال معلوم ہوا اور یہ امر آپ کی شجاعت پر دلالت کرتا ہے جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو مدینہ کی ہر شے تاریک ہو گئی اور جب آپ مدینہ میں داخل ہو گئے تھے تو وہاں کی ہر شے روشن ہو گئی تھی بغویؒ نے اپنی تفسیر میں حسنؓ سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ الآیہ سے اپنی اجل کا قریب آپہنچنا معلوم ہو گیا تھا قتادہؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپ دو سال زندہ رہے روض الافکار میں ہے اس دو سال کی مدت میں آپ ہنسے نہیں اس سورت کا نام سورۂ تودیع ہے ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک ماہ پہلے ہمکو اپنے انتقال فرمانے کی خبر دی تھی پھر ہم عائشہؓ کے مکان میں جمع ہوئے تو آپ رو کر فرمانے لگے تمہیں مرحبا ہو خدا نے تمہارا ٹھکانا کر دیا تمہیں ہدایت کی میں تمہیں خدا سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور خدا کو تمہارے لئے وصیت کیے جاتا ہوں اور اپنی جگہ تمہارے اوپر خدا کو چھوڑ جاتا ہوں میں تمہیں خدا سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اجل قریب آپہنچی ہے اور سدرۃ المنتہیٰ اور جنت الماویٰ کو پھر جانے کا وقت قریب ہو گیا ہے آپ کا مرض بارہ روز رہا، پہلا پنج شنبہ اور آخر دوشنبہ کا روز تھا قرطبیؒ نے آل عمران میں بیان کیا ہے آپ کا دوشنبہ کے روز اسی ساعت میں انتقال ہوا ہے جس ساعت میں آپ مدینہ میں داخل ہوئے تھے یعنی چاشت کے وقت جب گرمی بڑھ گئی تھی اور یہی روز دوشنبہ آپ کی پیدائش اور رسالت کا بھی دن ہے لیکن رسالت رمضان میں ہوئی تھی اور ولادت و وفات ربیع الاول میں پھر آپ عائشہؓ کے مکان سے نکل کر اپنے اصحابؓ کے پاس سر میں پٹی باندھے ہوئے گئے اور منبر پر چڑھے پھر آپ نے فرمایا جس کسی کی پشت پر میں نے کوڑا مارا ہو یا برا کہہ کر کسی کی آبروریزی کی ہو تو میری پشت اور میری آبرو موجود ہے اپنا بدلہ لے لے اور جس کسی کا میں نے مال لیا ہو یہ میرا مال موجود ہے اس میں سے لے لے یا مجھے مباح و حلال کر دے پھر میں خدا سے پاکیزہ نفس ہو کر ملوں رہا عکاشہ کا کھڑا ہونا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پتلی قمچی لے کر قصاص مانگنے کا قصہ اس کی نسبت ابن جوزیؒ وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ یہ جھوٹ ہے اور بدر کے روز جنہوں نے قصاص طلب کیا تھا وہ سوادؓ بن غزیہ ہیں جیسا کہ ہنیز باب فضیلت عدل میں گذر چکا ہے۔

آپ کا اوّل مرض دردِ سر تھا آپ کے ایام صحت میں ایک اعرابی نے آپ سے پوچھا یا نبی اللہؐ دردِ سر کیا چیز ہے مجھے بتلایئے آپ نے فرمایا کچھ رگیں انسان کے سر میں دھکنے لگتی ہیں اُس شخص نے کہا مجھے تو ایسا کبھی نہیں ہوا جب وہ شخص چلا گیا آپؐ نے فرمایا جو کسی دوزخی کو دیکھنا پسند کرتا ہو اسے چاہیئے کہ اس شخص کو دیکھے اس کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے۔

میں نے کتاب البرکۃ میں کعبؓ بن احبار کی روایت دیکھی ہے کہ کسی نبی نے خدا سے دردِ سر کی شکایت کی خدا نے انہیں دودھ کے ساتھ کدو کھانے کا ارشاد فرمایا کہ آدھی مسور کے برابر مشک اور اتنا ہی زعفران لے کر جس کے دردِ سر یا درد ہو ناک میں

پڑھکایا جائے تو نافع ہے اور مشک کا سونگھنا تمام بدن میں ریاح کو دفع کرتا ہے اور باب الدعا میں اول کتاب میں اسکا ہے گذرچکا ابن رجبؒ نے اپنے لطائف میں بیان کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے مرض میں سات دینار تھے آپ نے انہیں خیرات کردینے کا حکم دیا لوگ آپ کی بیماری میں مشغول ہوگئے پھر آپ نے خود منگا کر وہ دینار خیرات کر دیئے پھر فرمانے لگے کہ اگر یہ ہوتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے ملتا تو اپنے رب سے اس کا کیا گمان ہوتا پھر ابن رجبؓ نے بیان کیا ہے کہ دیکھو تو ان کا کیا حال ہوگا جو خدا سے مسلمانوں کا خون ناحق اور بلا حق ان کا مال لے کر ملتے ہیں میں نے الدر الثمین فی قصاص الصادق الامین میں دیکھا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ سے ایک لاکھ چودہ ہزار باتیں کیں اور ہر بات کے ساتھ یہ ارشاد ہوتا تھا کہ آپ نے ناحق ایک آدمی کو مار ڈالا باوجود یہ کہ وہ کافر تھا فرعون کی روٹیاں تیار کیا کرتا تھا وہبؒ کا بیان ہے خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی اے موسیٰؑ جس کو آپ نے قتل کر ڈالا ہے اگر وہ چشم زدن کے لئے بھی اتنا اقرار کر لیتا کہ میں خالق و رازق ہوں تو آپ کو ضرور عذاب کا مزہ چکھاتا اور اس کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ اس نے لکڑی خریدی اور موسیٰؑ کے گروہ کے ایک آدمی سے کہا کہ اسے اٹھا کر فرعون کے باورچی خانے تک لے چل اس نے انکار کیا اور موسیٰؑ سے فریاد کی موسیٰؑ نے اس کے ایک گھونسا مارا جس میں اس کی اجل تھی۔

پھر ابن رجبؒ نے بیان کیا کہ عائشہؓ نے شب دوشنبہ کو ایک انصاری عورت کے پاس چراغ بھیجا اور کہلا بھیجا کہ گھی کے کپے سے ہمارے لئے اس میں تھوڑا سا ٹپکا دے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدت سکرات موت میں شام کی ہے حضرت صلعم اپنا دست مبارک پانی میں ڈالدیتے تھے اور پھر چہرے پر ملتے تھے اور کہتے تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ[1] فاطمہؓ بولیں یا رسول اللہؐ آپ کی بے چینی سے تو بڑی بے چینی ہے آپ نے فرمایا تمہارے باپ پر آج کے دن کے بعد پھر کچھ بے چینی نہیں ہوگی۔ عائشہؓ کا بیان ہے کہ جب آپ بے ہوش ہو گئے تو میں نے آپ کی شفا کے لئے دعا کی جب آپ کو ہوش آیا تو فرمانے لگے یہ نہیں بلکہ خدا سے جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ کے ساتھ رفیق اعلیٰ سے ملنے کی درخواست کر و پھر آپ نے فرمایا مجھ پر موت آسان ہو جائے گی کیونکہ میں نے جنت میں عائشہؓ کی ہتھیلی سفید دیکھی ہے۔ روض الاذکار میں مذکور ہے کہ جبرئیلؑ اور ملک الموت اور ایک فرشتہ جسکا نام اسمعیلؑ مع ستر ہزار فرشتوں کے اترے اور دوسروں نے بیان کیا ہے عزرائیلؑ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اے نبوت کے گھر والو کیا میں اندر آؤں اور اندر آنا ضروری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جماعتوں میں تفریق ڈالنے والا ملک الموت ہے پھر ملک الموت کو اندر آنے کی اجازت ملی آپ نے پوچھا میرے بھائی جبرئیلؑ کو کہاں چھوڑا ملک الموت نے کہا میں انہیں آسمان دنیا میں چھوڑ آیا ہوں آپ کے متعلق فرشتے ان کی تعزیت کر رہے ہیں اتنے میں جبرئیلؑ بھی اندر آئے اور سلام کر کے کہنے لگے یہ ملک الموت ہیں آپ سے اجازت چاہتے ہیں اور آپ سے پہلے کسی سے اجازت نہیں لی ہے پھر جبرئیلؑ نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یہ دنیا میں آخری چلنا ہے اور دنیا میں آپ ہی سے میری حاجت تھی ہاں جبرئیلؑ بعد آپ کے کسی پر وحی لے کر نہ اتریں گا اور بغیر وحی

[1] خدا کے سوا کوئی معبود نہیں بیشک سکرات موت ہے اے اللہ محمد صلعم پر سکرات موت کو آسان کر دیجئے ۱۲۔

ے دنیا میں جیسے کہ شب قدر وغیرہ میں آیا ہے اترتے ہی ہیں آپ نے فرمایا اے جبرئیل مجھے بشارت دو انہوں نے کہا آپ کی روح کی تشریف آوری کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہیں آپ نے فرمایا میں یہ نہیں پوچھتا مجھے بشارت دو اے جبرئیل انہوں نے کہا آپ کی روح سے ملاقات کرنے کے لئے فرشتے صف بستہ کھڑے ہیں آپ نے فرمایا میں یہ نہیں پوچھتا مجھے بشارت دو قرآن پڑھنے والوں کے لئے میرے بعد کون ہے رمضان کے روزے رکھنے والوں کے لیے میرے بعد کون ہے انہوں نے کہا آپ کو بشارت ہو جب تک آپ اور آپ کی امت جنت میں داخل نہ ہوگی جنت تمام امتوں پر حرام ہے آپ نے فرمایا موت اچھی ہے اے ملک الموت قریب آجاؤ پھر آپ کی روح پاک شدت میں مبتلا ہوگئی جبرئیل نے اپنا منہ پھیر لیا آپ نے فرمایا اے جبرئیل تم اپنا منہ کیوں پھیرتے ہو وہ بولے آپ کی طرف کون نظر کر سکتا ہے اور آپ سکرات موت کی شدت میں ہیں الزہر الفائح میں مذکور ہے جبرئیل پراگندہ گیسو کر کے اور کہنے لگے کاش میں آپ کے قدموں پر قربان ہو گیا ہوتا جنت آراستہ ہے اس کے دروازے کھلے ہیں اور حور عین بناؤ سنگار کئے ہوئے ہیں آپ کیا چاہتے ہیں آپ کی عرش کے نیچے ہو یا جنت میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی رفاقت پسند فرمائی جب آپ کی روح پرواز کر گئی تو خوشبو مہک اٹھی اور کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

تَذَكَّرْتُ لِمَا فَرَّقَ الدَّهْرُ بَيْنَنَا ۝ تَعَزَّيْتُ نَفْسِي بِالنَّبِيِّ مُحَمَّدِ
وَقُلْتُ لَهَا اَنَّ الْمَنَايَا سَبِيْلُنَا ۝ فَمَنْ لَمْ يَمُتْ فِي يَوْمِهٖ مَاتَ فِي غَدِ[1]

عائشہؓ کہتی ہیں جب آپ کا پاکیزہ دم نکلا تو ایسی خوشبو آئی کہ اس سے پاکیزہ خوشبو میں نے کبھی نہ سونگھی تھی پھر مدینہ میں تاریکی چھا گئی یہاں تک کہ ایک کو دوسرا نہ سوجھتا تھا اس مصیبت میں صحابہؓ کا مختلف حال ہوا بعض ایا ربح کی طرح بیٹھے رہ گئے بعض کی زبان گونگی ہو گئی بعض مریض کی طرح لاغر ہو گئے یہاں تک کہ انتقال ہو گیا البتہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثابت رہے جیسے کہ پیشتر گذر چکا ہے پھر لوگوں نے ان سے خلافت کی بیعت کی اور یہ توفیق خداوندی سے ہوا اور سب سے پہلے ان سے عمر بن خطابؓ نے بیعت کی میں نے کسی رافضی کی کتاب میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؓ بن ابی طالب سے پوچھا اے ابوالحسنؓ ابوبکرؓ خلافت میں آپ سے کیسے سبقت لے گئے انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین اور دفن میں مشغول رہا پھر آپؓ نے پوچھا تو حضرت ابوبکرؓ کی مبائعہ میں حاضر ہوا تھا اس نے کہا ہاں حضرت علیؓ نے پوچھا سب سے پہلے ان سے کس نے بیعت کی تھی اس نے کہا ایک بڈھے نے جو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا یہ ابلیس تھا مجھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ سب سے پہلے ابوبکرؓ سے ابلیس بیعت کرے گا مولف رحمہ اللہ کہتا ہے مجھے ان قبیح باتوں کے بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے مومن صادق کے دل سے ان پر لعنت کرنا چاہتا تھا کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا بلکہ خدا پر جھوٹ باندھا ہے چنانچہ خدائے تعالیٰ

---

[1] میں نے یاد کی جب زمانہ نے ہمیں جدا کر دیا پھر میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے جی کی تعزیت کی اور اس سے کہا کہ بے شک موت ہمارا راستہ ہے اور جو آج نہ مریگا وہ کل مرے گا۔

کے قول اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ وَنُوحاً وَّآلَ اِبْرَاهِیمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِینَ - کے متعلق کہا ہے کہ ابو طالب کا نام عمران تھا اور ان کی آل و اولاد علیؓ ہیں اور یہ اہل اسلام کے اجماع بلکہ نصاریٰ کے اجماع سے بھی باطل ہے کیونکہ اہل اسلام اور نصاریٰ اس امر پر متفق ہیں کہ عمران بن ماثان علیہ السلام کی والدہ مریم کے والد تھے اور ان کے اور عمران بن لیصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب کے درمیان جو موسیٰ علیہ السلام کے والد تھے ایک ہزار آٹھ سو برس کی مدت حائل ہے اور مولد کے بیان میں ابو طالب کا نام پہلے گزر چکا ہے اور قرطبیؒ نے سورۂ آل عمران کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ رافضیوں کے بارہ فرقے ہیں اور ہر فرقہ دوزخ میں ہے جسے ان فرقوں کی برائیاں دیکھنا ہوں وہ تفسیر قرطبیؒ میں خدائے تعالیٰ کے قول وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیعاً وَّلَا تَفَرَّقُوا کے متعلق دیکھ لے۔

پھر جب لوگ حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کر چکے تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز اور آپ کو قبر شریف میں جو عرش اور کرسی سے افضل ہے دفن کرنے میں مشغول ہوئے حضرت علیؓ نے کپڑے آپ کے لباس میں آب سرد سے غسل دیا اور ان کے ساتھ عباسؓ تھے اور ان کے ساتھ ان کے لڑکے فضلؓ تھے اور اسامہؓ بن زید پانی ڈالتے تھے پھر آپ کو چھت کے نیچے چاروں طرف پردے ڈال کر تین سفید کپڑوں میں کفن دیا اور آپؐ سے اور مردوں کی طرح کوئی شے خارج نہیں ہوئی حضرت علیؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ زندگی میں اور بعد وفات کیسے پاکیزہ ہیں پھر لوگ اندر آ گئے اور بغیر امام کے الگ الگ نماز پڑھنے گئے اس کے بعد عورتیں اور پھر لڑکے پڑھنے آئے بعض کا قول ہے سب سے پہلے آپ کے اوپر خدائے عزوجل نے نماز پڑھی پھر فرشتوں نے پھر نبیوں نے پھر شب چہار شنبہ میں ابوطلحہؓ نے اسی موضع میں جہاں آپ کا انتقال ہوا تھا آپ کی لحد بنائی اور بعض نے کہا ہے شب سہ شنبہ میں۔ آپؐ کی عمر شریف تریسٹھ برس کی تھی سفیان ثوریؒ کا قول ہے جو تریسٹھ برس کی عمر کو پہنچ جائے اُسے چاہیے کہ کفن کے لئے مستعد ہو جائے جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہو چکے تو ابوبکرؓ نے یہ اشعار پڑھے اس کو قرطبیؒ نے آل عمران میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہؓ سے روایت کیا ہے۔

اَلَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ کُنْتَ رَجَاءَنَا ۔۔۔ وَکُنْتَ بِنَا بَرًّا وَّلَمْ تَکُ جَافِیَا
وَکُنْتَ بِنَا بَرًّا رَحِیْمًا وَّهَادِیًا ۔۔۔ لِیَبْکِ عَلَیْکَ الْیَوْمَ مَنْ کَانَ بَاکِیَا
لَعَمْرُکَ مَا اَبْکِی النَّبِیَّ لِفَقْدِہٖ ۔۔۔ وَلٰکِنْ لِّهَرْجٍ بَعْدَہٗ کَانَ آتِیَا

لہ سب کے سب خدا کی رسی کو پکڑے رہو اور فرقہ فرقہ مت ہو۔ ۱۲ لے رسول آپ ہماری امید تھے اور ہم پر احسان کرتے تھے سنگدل نہ تھے ۱۲

سے اور آپ ہمارے لئے اچھا سلوک کرنے والے مہربان اور راہ نما تھے آج کے روز آپ پر جسے رونا ہو رو لے آپ کی جان کی قسم اس دوست کے لئے نہیں نہیں روتا جس کو میں گم کر بیٹھا ہوں لیکن ہرج کی وجہ سے روتا ہوں جو ان کے بعد آنے والا ہے اے فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب خدا اس جسم مبارک پر جو مدینہ میں جا گزیں ہوا ہے رحمت بھیجے۔ رسول اللہ صلعم پر میری ماں میرے بھائی میرے چچا باپ دادا اور میری جان اور میرا ناموس قربان ہو جائے اگر لوگوں کا رب ہمارے نبی کو باقی رکھتا تو ہم سعادت مند بنے رہتے لیکن اس کا حکم جاری ہو چکا خدا کی طرف سے آپ کے اوپر تحیت و سلام ہو اور آپ جنات عدن میں راضی ہو کر داخل کئے جائیں ۱۲۔

أَفَاطِمُ صَلَّى اللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ ۔۔۔ عَلَى جَسَدٍ لِلنَّبِيِّ بِيَثْرِبَ ثَاوِيَا
فِدًا لِرَسُولِ اللّٰهِ أُمِّي وَخَالَتِي ۔۔۔ وَعَمِّي وَآبَائِي وَنَفْسِي وَخَالِيَا
فَلَوْ أَنَّ رَبَّ النَّاسِ أَبْقَى نَبِيَّنَا ۔۔۔ سَعِدْنَا وَلٰكِنْ أَمْرُهُ كَانَ مَاضِيَا
عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ السَّلَامُ تَحِيَّةً ۔۔۔ وَأُدْخِلْتَ جَنَّاتٍ مِنَ الْعَدْنِ رَاضِيَا

قرطبیؒ نے روض الافکار میں بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے آپ کا یہ مرثیہ کہا ہے۔

مَا زِلْتُ مُذْ وُضِعَ الْفِرَاشُ لِجَنْبِهِ ۔۔۔ وَثَوَى عَلَيْهِ خَائِفًا أَتَوَقَّعُ
مُشْفِقًا عَلَيْهِ أَنْ يَزُولَ مَكَانَهُ ۔۔۔ عَنَّا فَنَبْقَى بَعْدَهُ فَنَتَفَجَّعُ
لَيْتَ السَّمَاءَ تَفَطَّرَتْ أَكْنَافُهَا ۔۔۔ وَتَنَاثَرَتْ مِنْهَا النُّجُومُ اللُّمَّعُ
لَمَّا رَأَيْتُ النَّاسَ هَدَّ جَمِيعَهُمْ ۔۔۔ مَوْتٌ يُنَادِي بِالنَّعِيِّ فَيُسْمِعُ
وَالنَّاسُ حَوْلَ نَبِيِّهِمْ يَدْعُونَهُ ۔۔۔ يَبْكُونَ أَعْيُنُهُمْ لِمَا يَتَدَمَّعُ
وَسَمِعْتُ صَوْتًا قَبْلَ ذٰلِكَ هَدَّنِي ۔۔۔ عَبَّاسُ يَنْعَاهُ بِصَوْتٍ يَقْطَعُ
فَلْيَبْكِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ كُلُّهُمْ ۔۔۔ وَالْمُسْلِمُونَ بِكُلِّ خَطْبٍ تَجْزَعُ

قرطبیؒ نے آل عمران میں بیان کیا ہے اگر کہا جائے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن میں اس قدر تاخیر کیوں کی گئی حالانکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کے تجہیز و تکفین وغیرہ میں جلدی کرنے کا حکم فرمایا ہے اس کے کئی جوابات ہیں اول یہ کہ آپ کی وفات کے متعلق لوگوں میں اختلاف تھا بعض آپ کے وفات پانے ہی سے انکار کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کہتے تھے جو کوئی کہے گا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا میں اس کی گردن ماردوں گا دوم یہ کہ آپ کے دفن میں اختلاف تھا بعض کہتے تھے کہ آپ بقیع میں دفن ہوں گے بعض کہتے تھے کہ مکے میں یہاں تک آپ کے باپ ابراہیمؑ کے پاس لے چلیں بعض کہتے تھے کہ مسجد میں دفن کئے جائیں حضرت صدیقؓ نے کہا میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ کوئی نبی سوائے اُس مقام کے جہاں اُس کو موت آئے اور کہیں دفن نہیں کیا جاتا سوم یہ کہ انصار اور مہاجرین میں دو بارہ اختلاف

لہ جیسے آپ کے پہلو کے لئے بستر بچھایا گیا اور برابر کیا گیا میں برابر خوف اور توقع کی حالت میں رہا میں آپ کے اوپر یہ ڈرتا رہا کہ کہیں آپ کا وجود ہم سے جدا نہ ہو جائے پھر آپ کے بعد ہم دردمند ہو کر رہ جائیں۔ کاش آسمان کے کنارے پھٹ جاتے اور اس سے کہیں ستارے بکھر جاتے جب میں نے لوگوں کو دیکھا ان سب کو موت نے ڈبا دیا جو ندا موت مرنے والے پر کرتی ہے اس کی سُنی جاتی ہے اور لوگ اپنے نبی کے گرد دعا کرتے تھے، ان کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے اور اس کے قبل میں نے ایک آواز سنی جس نے مجھے منہدم کردیا عباس رضی اللہ عنہ ناگوار آواز میں ان کی خبر موت سناتے تھے پس چاہیئے کہ آپ کے لئے مدینہ کے سب لوگ روئیں، اور مسلمان ہر بڑے کام کے لئے گھبرا جاتے ہیں ۱۲۔

پڑگیا تھا جب دونوں فریق کو خدا نے ابوبکر صدیقؓ کو والی مقرر کرنے کی توفیق دی اور لوگوں نے آپ سے بیعت کرلی تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز وغیرہ کا اہتمام کیا جیسا کہ پیشتر گذر چکا ہے اس کے بعد دوسرے روز لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے دوبارہ بیعت کی اور حضورؐ آپ کی وجہ سے مرتد ہو جانے والوں کی مصیبت دور کرلی اور دین کو قائم رکھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور آپؐ کے دفن کے قبل دو بیعتیں ہوئیں پس ہم خدائے عظیم سے درخواست کرتے ہیں کہ خدا ہمیں اور آپ کو اپنی جاہ کے طفیل سے دار آخرت میں عافیت کے ساتھ بلا مشقت کے جمع کرے۔

ہمدانیؒ کی سبعیات میں ہیں نے دیکھا ہے انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ کے دروازہ پر میرا گذر ہوا تو میں نے سنا کہ رو رو کر کہہ رہی تھیں اے وہ شخص جس نے کبھی حریر نہیں پہنا اے وہ شخص جو کبھی نرم بستر پر نہیں سویا اے وہ شخص جو جو کی روٹی سے کبھی شکم سیر نہیں ہوا اے وہ شخص جس نے تخت کو چھوڑ کر بوریا پسند کیا اے وہ شخص جہنم کے خوف سے جسے راتوں کو نیند نہیں آئی پھر معاذؓ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک شب کو یمن میں سو رہا تھا اس زمانہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اہل یمن کو اسلام کی تعلیم دینے کے لئے بھیجا تھا میں دیکھتا کیا ہوں کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے اے معاذ تم سوتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاک کے درمیان تشریف رکھتے ہیں میں خوفزدہ ہو گیا جاگ اٹھا پھر سویا تو ایسا ہی دیکھا پھر آخر شب میں ایسا ہی دیکھا پھر میں نے قرآن شریف لے کر دن کو دیکھا تو پہلی سطر جو میرے پڑھنے میں آئی یہ تھی اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ[1] اس پر رو دیئے اور یمن سے مدینہ کو روانہ ہو گئے اور کہتے تھے ہائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہاں ہیں زمین کے اوپر ہیں یا زمین کے نیچے وہ کہتے ہیں جب میں مدینہ کے قریب پہنچا میں نے کسی وادی سے ہاتف کو کہتے ہوئے سنا کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ پھر معاذؓ اس کے قریب آ گئے تو معلوم ہوا کہ وہ انصار میں سے ایک شخص ہے اس نے کہا اے معاذؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے جدا ہو گئے یہ سن کر معاذؓ بے ہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش آیا تو ان کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خط دیا تو حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے السلام علیکم اے اہل بیت فاطمہؓ بولیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے ہیں کہ اے فاطمہؓ معاذؓ کو میرا سلام کہہ دینا اور ان کو یہ خبر دے دینا کہ قیامت میں وہ علما کے امام ہو کر آئیں گے پھر معاذؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کی فاطمہؓ نے ذیل کے شعر پڑھے۔

مَا ذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدٍ ۔۔۔ اَنْ لَّا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا
صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّھَا ۔۔۔ صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا[2]

---

[1] یقیناً آپ مرنے والے ہیں اور بلاشبہ وہ مرنے والے ہیں ۱۲ ف

[2] اس پر کیا ہے جس نے خاک قبر احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سونگھا ہو کہ زمانہ کے انتہا تک کبھی خوشبوئے غالیہ نہ سونگھے۔ مجھ پر ایسی مصیبت ٹوٹ پڑی ہے اگر دنوں پر ٹوٹ پڑتی تو رات ہو جاتی ۱۲ ف

فائدہ میں نے ابن جوزی ؒ کے لقط المنافع کے تیرھویں باب میں خوشبو کے ذکر میں دیکھا ہے کہ غالیہ مشک عنبر کافور کو روغن لبان اور نیلوفر میں ملا کر بناتے ہیں اس کا سونگھنا درد سر بارد کو تسکین دیتا ہے اور بہ دماغ بارد کو نفع بخش ہے اور مشک و عنبر کے سونگھنے کا حال شروع کتاب میں پیشتر گزر چکا ہے اور صندل کا سونگھنا درد سر حار کو نافع ہے اور اس کا لگانا جگر اور معدہ حار کو تقویت دیتا ہے اور پیشتر گزر چکا ہے کہ ابرو پر سر سے پہلے کوئی تیل لگانا اور سر یا داڑھی سے پہلے کنگھی کا پھیر لینا درد سر سے امن میں رکھتا ہے اور داہنی جانب سے ابتدا کرنا چاہیے لقط المنافع کے تیرھویں باب میں ذکر لباس میں مذکور ہے جو شخص داہنی سے خف کو پہنا کرے اور بائیں سے اتارا کرے وہ درد طحال سے امن میں رہتا ہے۔

مناقب امہات المومنینؓ

پہلی حضرت خدیجہؓ بنت خویلد تھیں زمانۂ جاہلیت میں طاہرہ کہلاتی تھیں اور قریش میں سب سے زیادہ مالدار اور شرافت میں سب سے زیادہ عظیم تھیں اپنے مالی کاروبار کے لئے لوگوں کو نوکر رکھتی تھیں اور ایک مقررہ شے کے عوض ان سے مضاربت کرلیتی تھیں منہاج میں ہے کہ قراض مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص درہم یا دینار دیدے کہ دوسرا کام کرے اور جو نفع ہو آپس میں جتنا مقرر ہو تقسیم کرلیں جب خدیجہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر پہنچی تو انہیں آپ کی راست بازی، امانتداری اور خوش اخلاقی معلوم ہوئی انہوں نے آپ کو بلایا کہ ان کا مال لے کر ملک شام کو تشریف لے جائیں اور جتنا اوروں کو دیتی تھیں اس سے زیادہ دینا آپ کو منظور کیا اور میسرہ نامی اپنا غلام آپ کے ہمراہ کردیا آپ نے اسے منظور کیا اور ان کا مال لیکر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ملک شام میں سرزمین حوران کے شہر بصرہ میں پہنچے اور آپ اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ بھی شہر بصرے تشریف لے گئے تھے[1] گرمی کے سفر میں آپ کا بارہ سال کا سن تھا قریش جاڑے میں یمن کو اور گرمی میں شام کو جاکر تجارت کیا کرتے تھے یہ ان پر دشوار نہ تھا لیکن رب البیت کی عبادت کرنا انہیں بڑا شاق معلوم ہوتا تھا اسی وجہ سے لام تعجب کیساتھ بیان ہوا ہے چنانچہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ یعنی قریش کے جاڑے اور گرمی کے سفر سے مالوف ہونے اور ترک عبادت سے تعجب کرو پھر خدائے تعالیٰ نے ان کے لئے خشکی میں اونٹ وغیرہ سے اور تری میں جہاز وغیرہ سے روزی حاصل کرنا آسان کیا اور ان کو عبادت کا حکم دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہؓ کے غلام کے ساتھ شہر بصرے میں داخل ہوئے ایک راہب کے عبادت خانہ کے قریب ایک درخت کے نیچے اترے اُس راہب کا نام بحیرا تھا اور بعض نے کچھ اور بتایا ہے کیونکہ بحیرا نے آپ کو پہلی مرتبہ سفر میں دیکھا تھا راہب نے پوچھا یہ کون ہیں کہا قریش کا ایک لڑکا اس نے کہا اس درخت کے نیچے سوائے نبی کے کوئی نہ اترے گا پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ واپس آئے تو خدیجہؓ نے آپ کے لائے ہوئے تجارتی مال کو خوب نفع سے فروخت کیا اور میسرہ نے ان سے راہب کا قول بیان کیا اور کہا جب گرمی شدید ہوتی تھی تو آپ کے اوپر دو فرشتے اتر کر دھوپ سے سایہ کرتے تھے اور آپ اونٹ پر سوار رہتے تھے۔

حضرت خدیجہؓ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیغام بھیجا اور اپنے نفس کو آپ کے اوپر پیش کیا پھر آپ کے پاس کچھ تحفہ بھیجا کہ آپ خدیجہؓ کے والد کو بھیجدیں تاکہ وہ بھی راغب ہو جائیں اور خدیجہ کا نکاح آپ کے ساتھ کردیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچاؤں سے اس کا تذکرہ کیا حمزہؓ اور ابو طالب اور رؤسائے حرم یہ سب لوگ خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب کے پاس گئے ابو طالب نے خطبہ پڑھا اس خدا کی حمد ہے جس نے ہم کو اولاد ابراہیم اور کاشت اسمٰعیلؑ میں سے بنایا اور ہمارے لئے حج کا گھر اور حرم امن مقرر کیا اور ہم کو اپنے حرم کا نگہبان اور منتظم اور لوگوں پر حاکم بنایا پھر یہ میرا بھتیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہے کہ جس شخص کے ساتھ وزن کیا جائے تو بھی بڑھا رہے گا اگر مال میں پوچھو تو نہیں کیونکہ

---

[1] یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب کہ آپ بچپن میں ابو طالب کے ساتھ سفر میں گئے تھے۔ حسـ

مال زائل ہونے والا سایہ اور بدلنے والی شے ہے اس نے خدیجہؓ سے زکات کرنا چاہا تھا اور اتنا اتنا مہر معجل و موجل قرار دیا ہے خدا کی قسم بعد اس کے اس کی باعظمت خبر بس ہیں اس کے بعد خدیجہ کا نکاح ان کے والد خویلد نے آپؐ کے ساتھ کر دیا اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس برس کی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پچیس برس کی تھی اور بیس نوجوان اونٹ آپ نے ان کا مہر دیا تھا اور ولیمہ میں ایک یا دو اونٹ ذبح کیے تھے

میں نے کتاب شرف المصطفیٰ میں دیکھا ہے کہ ابو طالب نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم یتیم فقیر ہو اور یہ خدیجہؓ لوگوں کو نوکر رکھا کرتی ہیں تو میں تمہیں ان کے پاس لے نہ چلوں شاید وہ تمہیں کچھ مقرر کر کے رکھ لیں پھر تمہیں ان سے بھلائی پہنچے آپ نے فرمایا اچھا پھر آپ کو لے کر خدیجہؓ کے پاس گئے وہ کہنے لگیں میں ہر ملازم کو ایک اونٹنی دیتی ہوں اور ان کو دو اونٹنیاں دوں گی پھر آپ ان کے غلام میسرہ کے ساتھ روانہ ہوئے خدیجہؓ نے اپنے غلام سے کہا دیکھو کسی کام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کرنا جب بحیرا کے قریب اترے اس نے پوچھا تو کون ہے اس غلام نے کہا میں خدیجہؓ کا غلام ہوں پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپؐ کے سر پر بوسہ دیا اور کہا میں آپؐ کے اوپر ایمان لایا پھر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے سوائے ایک کے ساری علامتیں آپ میں دیکھ لیں ذرا آپ اپنا شانہ کھولئے آپ نے کھولا تو اس راہب نے مہر نبوت دیکھی مولوی اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے کہ اس کو بوسہ دیا اور دوبارہ کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں پھر کہا اے غلام یہود سے ان کی حفاظت کرنا کیونکہ وہ ان کے دشمن ہیں میں نے ودثمین میں دیکھا ہے کہ اس راہب کا نام نسطورا تھا اور یہ بیان نہیں کیا کہ وہ اسلام لایا یا نہیں اور بیان کیا ہے کہ بحیرا راہب نے آپ کو پہلے سفر میں آپ کے چچا ابو طالب کی ہمراہی میں دیکھا تھا پھر میسرہ کو اتنا نفع ہوا کہ ایسا نفع کبھی نہ ہوا تھا پھر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہؓ کے پاس جلد جائیے اور نفع کثیر کی خوشخبری سنا دیجئے خدیجہؓ کو ان کے خدام مکان کی چھت پر لیے جاتے تھے ایک روز انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر دیکھا اور آپ کے داہنی جانب ایک فرشتہ تلوار کھینچے ہوئے تھا اور اسی طرح بائیں جانب تھا اور آپ کے سر پر سایہ افگن تھا جب آپ ان کے دروازہ پر اترے اور ٹھہرے تو انہیں معلوم ہوا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ نے انہیں نفع کی خبر دی انہوں نے کہا اچھا آپ میسرہ کے پاس واپس جائیے اور اس سے کہیے کہ جلدی آئے اور اس سے ان کا مقصود تھا کہ تحقیق ہو جائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جب انہیں یہ امر متحقق ہو گیا تو خوشی ان کے دل میں سما گئی جب میسرہ آیا تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھا میسرہ نے بیان کیا کہ مجھے بحیرا راہب نے خبر دی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کے نبی ہیں پھر وہ کہنے لگیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے چچا ابو طالب کے پاس جائیے اور ان سے کہیے کہ ہمارے پاس جلد آئیں ابو طالب کو گمان ہوا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر لوٹا دیں گی اسی لیے یہ امر آپ کے چچا پر شاق گزرا جب وہ ان کے پاس گئے تو کہنے لگیں عمر کے پاس جائیے (یہ ان کے بھائی تھے) اور ان سے کہیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرا نکاح کر دیں ابو طالب ان کے بھائی عمر کے پاس گئے تو انہیں نشہ میں چڑھا پایا پھر انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا اور پیشتر گزر چکا ہے کہ جو شخص نشہ میں ہو لشہ طہ ...

اس نے شراب اپنے اختیار سے اس کی حرمت کو جان بوجھ کر پی ہو تو اس کی طلاق و نکاح اور تمام قول اور فعل تصرفات خواہ اس کے نفع کے لیے ہوں یا ضرر کے سب نافذ اور صحیح ہوں گے۔

میں نے عقائق الحقائق میں دیکھا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہؓ سے نکاح کیا تو حسادوں نے بہت سی باتیں کہیں کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقیر تھے اور سب سے زیادہ مالدار عورت سے نکاح کیا ہے خدیجہؓ باوجود ان کے فقر کے راضی کیسے ہو گئیں جب ان کو یہ خبر معلوم ہوئی تو انہیں غیرت آئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فقر کا طعنہ دیا جائے پس انہوں نے رؤسا حرم کو بلایا اور سب کو گواہ بنایا کہ جتنی چیزیں میری ملک میں تھیں سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اگر وہ میرے فقر پر راضی ہوں تو ان کی اصالت کی بزرگی ہے لوگوں کو اس سے بڑا تعجب آیا اور ان کا کہنا الٹا ہو گیا تب کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے سب سے زیادہ مالدار لوگوں میں سے ہو گئے اور خدیجہؓ مکہ کے سب سے زیادہ محتاجوں میں شامل   یہ بات خدیجہؓ کو نہایت پسند ہوئی آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے خدیجہؓ کو اس کا کیا بدلہ اور مکافات دوں آپ کے پاس جبریلؑ آئے اور کہنے لگے خدا نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ ان کی مکافات ہمارے ذمہ ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکافات کے منتظر رہے جب شب معراج ہوئی اور آپ جنت کے اندر گئے تو اس میں اتنا بڑا محل دیکھا کہ جہاں تک نظر جاتی تھی اس میں ایسی چیزیں تھیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں نہ کسی بشر کے دل پر گذریں آپ نے پوچھا یہ کس کے لیے ہے انہوں نے کہا خدیجہؓ کے لئے آپ نے کہا انہیں مبارک ہو خدا نے ان کی کیا اچھی مکافات کی۔

مسئلہ مجہول کی تملیک باطل ہے محب طبریؒ کا بیان ہے زہریؒ اور قتادہؓ نے کہا کہ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ ایمان لائیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں دوشنبہ کے روز مبعوث ہوئے تھے خدیجہؓ آپ پر اسی روز ایمان لے آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں غار حرا میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے اور جب رمضان گذر جاتا تھا تو مکہ میں اپنے اہل وعیال کے پاس لوٹ آتے اور حضرت خدیجہ کے پاس جانے کے قبل سات بار کعبہ کا طواف کیا کرتے جب وہ سال آیا جس میں خدا نے آپ کو رسالت عنایت کی آپ غار حرا میں تھے رب العالمین کے پاس سے جبریلؑ آپ کے پاس اتر کر آئے میں نے الدر الثمین فی خصائص الصادق الامین میں دیکھا ہے کہ اسرافیلؑ تین سال تک آپ کے پاس کلمہ وحی کو لے کر اترتے رہے پھر آپ کے پاس وحی لانا جبریلؑ کو سپرد ہوا اور وحی سات قسم کی ہے ایک وحی خواب میں ہوتی ہے ایک قسم بیداری میں ہوتی ہے جیسے شب معراج میں ہوا ایک قسم کی وحی ہے جیسا اسرافیلؑ لے کر اترتے تھے اور ایک قسم ہے کہ جیسے جبریلؑ لے کر آتے تھے اور ایک قسم ہے کہ جرس کی آواز کی طرح آتی تھی ایک قسم ہے کہ آپ کے دل میں بات پھونک دی جاتی تھی ایک قسم ہے کہ پردہ کے آڑ خدا آپ سے کلام ہوتا تھا میں نے خدا تعالیٰ کے قول وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا ۱؎ کے متعلق دیکھا ہے کہ جن کے پاس وحی آتی تھی وہ داؤد ہیں حجاب کی آڑ سے جن سے کلام

۱؎ کسی بشر کو زیبا نہیں کہ خدا اس سے ہمکلام ہو سوائے وحی کے یا پردہ کی آڑ کے یا اپنا قاصد بھیج دے ۱۲۔

ہوتا تھا وہ موسیٰؑ ہیں اور جس سے پاس خدا کا پیغام رسان آتا تھا خدا کے قاصد جبرئیلؑ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جب آپ کے پاس جبرئیلؑ آئے پتھروں نے آپ سے کہا السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا میں نکلا یہاں تک کہ پہاڑ کے درمیان میں پہنچا میں نے آسمان سے ایک آواز سنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ خدا کے رسول ہیں اور میں جبرئیل ہوں میں نے سر اٹھایا تو اتنے میں دیکھا کہ جبرئیل ایک آدمی کی صورت پر کنارہ آسمان میں ہیں میں آسمان کے جس طرف دیکھتا تھا وہ نظر آتے تھے میں کھڑا رہ گیا نہ آگے بڑھتا تھا نہ پیچھے ہٹتا تھا یہاں تک کہ میرے بلانے کے لئے خدیجہؓ نے قاصد بھیجے پھر وہ میرے سامنے چلے گئے اور میں انھیں چھوڑ کر اپنے اہل وعیال میں چلا آیا خدیجہؓ نے پوچھا اے ابوالقاسم آپ کہاں تھے خدا کی قسم میں نے آپ کی طلب قاصد بھیجے ہیں آپ فرماتے ہیں میں نے جو کچھ دیکھا تھا ان سے بیان کیا وہ بولیں آپ کو خوشخبری ہو آپ ثابت رہیے اس کی قسم جس کے قبضہ میں خدیجہؓ کی جان ہے مجھے امید ہے کہ آپ اس امت کے نبیؐ ہوں گے اور ایک روایت میں ہے حضرت خدیجہؓ نے کہا کیا آپ اپنے صاحب کی مجھے خبر دے سکتے ہیں جب وہ آئیں آپؐ نے فرمایا ہاں جب آپ کے پاس جبرئیل آئے آپ نے فرمایا اے خدیجہؓ یہ جبرئیلؑ ہیں انہوں نے کہا اٹھیے اور میری بائیں ران پر بیٹھ جائیے آپ نے ایسا کیا انہوں نے پوچھا کیا آپ کو وہ نظر آتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے آپ کو داہنی طرف کر لیا اور آپ سے پوچھا اب بھی آپ کو نظر آتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے آپ کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور آپ سے پوچھا اب بھی نظر آتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے اپنا منہ کھول دیا اور پوچھا اب بھی نظر آتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں تب وہ کہنے لگیں آپ کو خوشخبری ہو خدا کی قسم وہ فرشتہ ہیں شیطان نہیں ہے پھر کپڑے پہن کر اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں اور ان سے ماجرا بیان کیا انہوں نے کہا قدوس قدوس قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اے خدیجہؓ تم سچی ہو تو ان کے پاس ناموس اکبر آتے تھے جو موسیٰؑ کے پاس آیا کرتے تھے پھر ورقہ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہو کر آپ کے سر پر بوسہ دیا۔

محمد بن اسحق کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی ایسی بات سنتے تھے جو آپ کو ناگوار ہو جیسے آپ کا رد کرنا یا تکذیب کرنا اور اس سے آپ کو رنج ہوتا تھا تو خدا خدیجہؓ کے باعث سے اس کو دور کر دیتا تھا جب آپؐ ان کے پاس آتے تھے تو آپ کو ثابت رہنے کے لئے کہتی تھیں آپ کے غم کو خفیف کر دیتی تھیں لوگوں کی بات کو آپ کے نزدیک ہلکا کر دکھاتی تھیں منجملہ ان کی کرامت کے یہ ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خدیجہؓ یہ جبرئیلؑ تمہیں سلام کہتے ہیں وہ بولیں اللہ سلام ہے اس کی طرف سے سلام ہے جبرئیلؑ پر سلام ہے۔ اور ایک روایت میں ہے جبرئیلؑ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کبھی سدرۃ المنتہیٰ سے نیچے نہیں اترتا کہ خدائے تعالیٰ کا مجھے یہ ارشاد ہوتا ہو کہ اے جبرئیلؑ خدیجہؓ کو سلام کرنا اور ایک روایت میں ہے جبرئیلؑ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ خدیجہؓ ہیں آپ کے پاس ایک برتن لائی ہیں اس میں کھانے یا پینے کی کوئی چیز ہے اگر آپ کے پاس لائیں تو آپ خدا کی جانب سے اور میری جانب سے ان سے سلام کہہ دیجئے گا اور انہیں جنت میں قصب کے گھر کی خوشخبری سنا دیجئے گا جس میں نہ شور ہے نہ مشقت اور اس کے قصب یعنی کھوکرے

موتی کے بنے ہوئے ہوتے ہیں یہ حکمت ہے کہ انہوں نے اسلام لانے میں سبقت کی تعب جمع کر لیے ہیں لیجئے اسلام لانے میں سب نے سبقت لے گئی ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ کی وفات کے بعد عرض کیا خدا کی قسم یا نبی اللہ مجھے کھانا پینا کچھ نفع نہ دے گا جب تک آپ جبرئیل سے میری والدہ کا حال نہ دریافت کر دیں گے چنانچہ آپ نے اُن سے دریافت کیا انہوں نے کہا وہ سارہؑ اور مریمؑ کے درمیان ہیں جنت میں ہیں معاذؓ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب وہ سکرات موت میں تھیں جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے تم اس کو ناپسند کرتی ہو خدا کی قسم خدا نے تمہارے لیے اس شدت میں بہتری کی ہے جب تم اپنی سوتوں کے پاس جانا تو اُن سے میرا سلام کہہ دینا یعنی مریمؑ بنت عمران اور آسیہؑ بنت مزاحم اور کلثوم ہمشیرہ موسیٰؑ کو انھوں نے کہا اچھا اس کو پورا کروں گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قرطبیؒ نے سورۃ تحریم میں ذکر کیا ہے اور عرائس میں ہے کہ موسیٰؑ کی ہمشیرہ کا نام مریم تھا اور آپ کی والدہ کا نام نوخابنت باندا بن لاوی بن یعقوب تھا موسیٰؑ کے والد کا نام بیان وفات میں پیشتر گذر چکا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر آجاتا تھا تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعریف کرنے اور ان کے لئے استغفار کرنے سے تھکتے ہی نہ تھے ایک روز آپؐ نے ان کا ذکر کیا تو میں بول اٹھی خدا نے تو آپ کو اُن بڑھیا سے بہتر ان کے عوض میں دیدی ہے میں نے دیکھا ہے کہ اس پر آپ بہت ناراض ہوئے اور مجھے کہکر ندامت ہوئی اور میں کہنے لگی اے اللہ اگر آپ اپنے نبیؐ کا غصہ دور کر دیں تو پھر میں کبھی ان کی برائی سے ذکر نہ کروں گی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا تو نے کہا کیسے خدا کی قسم وہ مجھ پر اسوقت ایمان لائی تھی جب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا تھا اور اس وقت مجھے پناہ دی ہے جب لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا تھا اور اس وقت میری تصدیق کی ہے جب لوگ میری تکذیب کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ایک روز خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں بول اٹھی کیا وہ بڑھیا کے سوا کچھ اور تھیں خدا نے ان کے عوض میں تو آپ کو ان سے بہتر دیدی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ناراض ہوئے یہاں تک کہ مارے غصہ کے آپ کے سامنے کے بال تھر گئے پھر آپ نے فرمایا خدا کی قسم اُن سے بہتر خدا نے مجھے نہیں دی میں اپنے جی میں کہنے لگی اب میں کبھی ان کو برائی سے یاد نہ کروں گی اسی واسطے ایک جماعت نے انہیں میں سے یمنی بھی ہیں مختصر روضہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تفصیلات میں ان کو ترجیح دی ہے اور نوویؒ نے روضہ میں کسی کو ترجیح نہیں دی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اہل جنت میں سے عورتوں میں سب سے افضل حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مریمؑ بنت عمران اور آسیہؑ بنت مزاحم فرعون کی بی بی ہیں خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ہجرت سے تین برس قبل انتقال ہوا ہے اس وقت ان کا پینسٹھ برس کا سن تھا اور حجون میں دفن ہوئی ہیں ان کی قبر میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے اور اس وقت تک جنازہ فرض نہ تھا اور بعض کا قول ہے کہ ابی طالب کی وفات کے تین روز بعد ان کا انتقال ہوا تھا اس کے بعد قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت طمع کرنے لگے اور آپ کو سخت تکلیف پہنچانے لگے، طبریؒ کا بیان ہے کہ حضرت صلعم کی تمام اولاد سوائے ابراہیمؑ کے انہیں سے ہوئی جیسا کہ مناقب فاطمہ رضی اللہ عنہا میں آتا ہے آپ کے صاحبزادے ابراہیمؑ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دو نکاح ہو چکے تھے پہلا نکاح عتیق بن عائذ بن عبداللہ سے ہوا پھر ابو ہالہ سے ان کا دوسرا

نکاح ہوا قرطبیؒ نے سورۂ احزاب میں بیان کیا ہے کہ ان کا نام زرارہ تھا ان سے خدیجہؓ کے ایک لڑکا ہوا تھا یہ زندہ رہے اور اسلام کو پایا چنانچہ وہ کہا کرتے تھے کہ باپ ماں بھائی بہن کے لحاظ سے میں سب لوگوں سے بزرگ ہوں میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میری ماں خدیجہؓ ہیں اور میرے بھائی قاسمؓ اور میری بہن فاطمہؓ ہیں ان کا جب بصرہ میں انتقال ہوا تو ان کے جنازہ پر لوگوں نے بڑا ہجوم کیا اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب ہیں اور بعض کا قول ہے کہ حضرت علیؓ کے واقعہ جمل میں قتل ہوئے تھے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

آپ کی دوسری بیوی حضرت عائشہؓ ام المومنین تھیں ان کی کنیت ام عبد اللہ تھی کیونکہ انھوں نے کہا تھا یا رسول اللہؐ آپ نے اپنی عورتوں کی کنیت رکھی میری بھی کنیت رکھیئے آپ نے فرمایا تم اپنے بھانجے کے نام پر اپنی کنیت ام عبد اللہ رکھ لو اور ایک روایت میں ہے جب عائشہؓ کی بہن اسماءؓ کے زبیرؓ سے لڑکا پیدا ہوا عائشہؓ اسے لے کر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپ نے ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال کر فرمایا یہ عبد اللہ ہے اور تم ام عبد اللہ ہو اور یہ پہلی عورت ہیں کہ خدیجہؓ کے بعد جسے عقد ہوا ہے آپ نے چار سو درہم ان کا مہر دیا تھا اور جب خدائے تعالیٰ کا قول یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا الآیہ نازل ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے انہیں کو اختیار دیا قرطبیؒ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو حکم دیا تھا کہ اپنے ماں باپ سے تخییر میں مشورہ کرلیں کیونکہ آپؐ کو ان سے محبت تھی آپؐ کو خوف ہوا کہ کہیں جوانی کی امنگ میں آکر آپ سے فراق اختیار کرلیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم تھا کہ ان کے والدین آپ سے فراق اختیار کرنے کے لئے کبھی نہ کہیں گے جب عائشہؓ نے خدا اور رسول کو اختیار کرلیا تو کہنے لگیں جو کچھ میں نے کہا ہے آپ اپنی عورتوں سے کہیئے گا نہیں آپ نے فرمایا ان میں سے جو عورت مجھ سے پوچھے گی میں ضرور کہوں گا خدا نے مجھ کو تعلیم دینے والا اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے جب اور بیبیوں نے بھی وہی کہا جو عائشہؓ نے کہا تھا تو خدائے تعالیٰ نے ان کی مکافات میں یہ آیت اتاری جس کا مضمون ہے آپ کے لئے اب اور عورتیں حلال نہیں ہیں اور نہ یہ کہ آپ اپنی ازواج کے بدلہ میں اور عورتیں کریں جیسا کہ جاہلیت میں کوئی شخص کہتا تھا یا فلاں اپنی زوجہ کو میرے لئے چھوڑ دے اور میں اپنی زوجہ کو تیرے لئے چھوڑے دیتا ہوں حسنؓ کا قول ہے کہ اس آیت سے آپ کے اوپر حرام ہوگیا تھا کہ ان عورتوں پر اور نکاح کریں اور عکرمہ جواز کے قائل ہیں اس کو قرطبیؒ نے سورۂ احزاب میں نقل کیا ہے روضہ میں ہے کہ اصح قول کے مطابق آپ کو زیادتی کی اجازت تھی اور تحریم خدا کے قول اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ الآیہ سے منسوخ ہوگئی تاکہ باوجود جواز کے آپ کا ان پر اور نکاح نہ کرنا ان پر منت نہی کا باعث ہوگا عطاءؒ بن ابی رباح نے بیان کیا ہے کہ عائشہؓ سب عورتوں سے زیادہ فقیہ عالمہ اور حسین تھیں۔

فائدہ فقہ علم کے سوا ہے کیونکہ فقہ میں غالب حصہ ظنی ہے اور علم فقہ سے اعم ہے کیونکہ جو کوئی کسی فن میں کمال پیدا کرلیتا ہے وہ اس کا عالم ہو جاتا ہے پس ہر فقہ علم ہے اور ہر علم فقہ نہیں ہے اور ہر فقیہ عالم ہے

ہے اور ہر عالم فقیہ نہیں ہے پس ملائکہؑ اور انبیا فقیہ نہیں ہیں عالم ہیں۔

زہریؒ نے کہا ہے اگر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا تمام علم جمع کیا جائے اور ساری عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو عائشہ رضؓ کا علم افضل ہوگا بروایت ابن عمر رضؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میرے پاس جبرئیلؑ گئے اور کہا خدا نے ابی بکر رضؓ کی بیٹی سے آپ کا نکاح کر دیا اور ان کے ساتھ عائشہؓ کی صورت تھی عائشہ رضؓ کہتی ہیں جب مجھے معلوم ہوا کہ میں جنت میں آپؐ کی زوجہ ہوں گی مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے النزہر الفائیح میں مذکور ہے کہ جب خدیجہ رضؓ کی وفات ہوئی تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غم ہوا آپ کے پاس جبرئیلؑ جنت سے ایک پرچہ لائے جس پر عائشہ رضؓ کی صورت منقوش تھی اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ کو سلام کہا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے آپ کا نکاح آسمان پر ایک کنواری عورت سے کر دیا جس کی صورت اس کے مشابہ ہے آپ اس عورت سے زمین پر نکاح کر لیجئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام نکاح لے جانے والی کو بلایا اور کہا کیا تو پہچانتی ہے کہ مکہ میں اس صورت کی کوئی کنواری عورت ہے اس نے کہا ہاں ابو بکر رضؓ کی بیٹی کی یہی صورت ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضؓ کو بلایا اور فرمایا آپ کی بیٹی کی یہی صورت ہے جس کا عائشہ رضؓ نام ہے خدا نے آسمان پر اس کے ساتھ میرا نکاح کر دیا ہے اور آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ زمین پر اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے انہوں نے کہا وہ چھوٹی ہے آپ کے قابل نہیں آپ نے فرمایا اگر میرے قابل نہ ہوتی تو خدا میرا نکاح اس کے ساتھ نہ کرتا اس پر انہوں نے نکاح کر دیا اور ابو بکر رضؓ اپنے گھر واپس آئے اور عائشہ کے ہاتھ ایک طباق چھواروں کا بھیجدیا اور کہا کہ آپؐ سے کہہ دینا کہ یہ وہی ہے جس کی نسبت رسول اللہ صلعم نے دریافت کیا ہے میں نہیں جانتی کہ وہ قابل ہے یا نہیں چنانچہ عائشہ رضؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور انہوں نے آپؐ سے یہی آکر کہدیا آپ نے فرمایا اے عائشہ رضؓ ہم نے قبول کیا پھر قبول کیا محب طبری کا بیان ہے کہ ماہ شوال میں مدینہ میں چھ برس کے سن میں عائشہ رضؓ کا عقد ہوا تھا اور نو برس کے سن میں وہ رخصت ہو کر آئیں اور حضرت صلعم کے پاس رہی تھیں اور نو برس آپ کے پاس مقیم رہیں یعنی جب یہ اٹھارہ برس کی تھیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔

فائدہ روضہ میں ہے شوال میں عقد کرنا مستحب ہے تحفۃ العروس ونزہۃ النفوس میں کہا ہے یا صفر میں اور جمعہ کی فضیلت میں پہلے گذر چکا ہے کہ جمعہ کے دن ہونا مستحب ہے اور باب حفظ امانت میں پہلے گذر چکا ہے کہ جب کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو پیغام نکاح سے پیشتر اسے دیکھ لینا مسنون ہے اگرچہ عورت اجازت نہ دے اور اسے دوبارہ دیکھنا بھی جائز ہے اگر یہ میسر نہ ہو تو کسی عورت کو بھیجکر دریافت کرالے تاکہ وہ اس کا حال بیان کر دے روضہ میں ہے اگر کسی باکرہ عورت کو کسی شخص نے پیغام نکاح دیا اس کے باپ نے انکار کر دیا اور اس عورت نے خود اس شخص سے اپنا نکاح کرالیا پھر اس کے باپ نے کسی دوسرے سے نکاح کر دیا تو پہلا نکاح صحیح اگر خاوند نے عورت سے صحبت کرلی ہو ورنہ دوسرا اگر پہلے کا حکم کوئی حنفی نہ کر چکا ہو۔

عائشہ رضہ کا بیان ہے میں نے کہا یا رسول اللہ خدا سے آپ دعا کیجئے کہ خدا میرے اگلے پچھلے گناہ بخشدے آپ

آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغل کی سپیدی دیکھی پھر کہا اے اللہ عائشہ رضہ بنت ابی بکر رضہ کی ظاہری اور باطنی مغفرت کردے کہ وہ کسی گناہ کو چھوڑے اور اس کے بعد کوئی گناہ یا خطا نہ ہو پھر آپ نے پوچھا اے عائشہ رضہ خوش ہوئیں میں نے کہا ہاں قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے آپ نے فرمایا قسم اس کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں نے اپنی امت میں سے تمہاری ہی تخصیص نہیں کی ہے بلکہ شب و روز اپنی امت کے لئے جو گزر گئے ہیں اور جو قیامت تک آئیں گے میری یہی دعا ہے میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں اور فرشتے میری دعا پر آمین کہتے ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور کھانوں پر ثرید[1] کی ایسی ہی فضیلت ہے جیسے عائشہ رضہ کو تمام عورتوں پر فضیلت حاصل ہے شمس الاسلام سہیل بن سعد صعلوکی نے کہا ہے کہ ثرید سے عمرو بن علار کا ثرید مراد ہے جسکا نفع اور رتبہ بہت زیادہ ہے اور ابن سبکی رح نے اپنی طبقات میں اسی کو درست بتایا ہے اور ابن صلاح رح نے اس کو مستبعد سمجھا ہے طبقات میں بیان کیا ہے کہ استاد سہل صعلوکی ریاست دنیا و دین کے جامع تھے نیشاپور کے مفتی اور وہاں کے مفتی کے بیٹے تھے چار سو چار ہجری میں ان کا انتقال ہوا النووی رح نے تہذیب الاسمار واللغات میں بیان کیا ہے کہ وہ بڑے لوگوں میں سے تھے نعمان بن بشیر نے بیان کیا ہے کہ ایک بار ابو بکر رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت چاہی ان کو اجازت مل گئی تو انہوں نے حضرت عائشہ رضہ کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلاتے پایا انہوں نے کہا اے ام رومان کی بیٹی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلاتی ہے اور ان کا ہاتھ پکڑ لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں بیچ بچاؤ کر دیا جب ابو بکر رضہ چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں منانے لگے اور فرماتے تھے دیکھو تو ہم نے تمہارے اور ان کے درمیان میں بیچ بچاؤ کر دیا ہے پھر ابو بکر رضہ آئے تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے ہنستا ہوا پایا تو کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دونوں مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کر لیجئے جیسے آپ دونوں نے اپنی لڑائی میں شریک کر لیا تھا عائشہ رضہ کا بیان ہے کہ ایک بار میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کچھ بات ہو گئی آپ نے فرمایا اچھا اپنے باپ کی بات مانو گی میں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا پھر آپ نے بیان کرنا شروع کیا کہ انہوں نے یہ یہ کیا ہے عائشہ رضہ بول اٹھیں خدا سے ڈرتے رہیے گا اور سچ ہی سچ کہیے گا اس پر ابو بکر رضہ نے عائشہ رضہ کو مارا کہ ان کی ناک سے خون بہنے لگا پھر ایک چھڑی لے کر انہیں پیٹنے لگے وہ بھاگیں پھر جا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر چپٹ گئیں آپ نے ابو بکر سے فرمایا میں نے آپ کو اس لئے نہیں بلایا تھا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ہم دونوں کو چھوڑ کر اسی وقت چلے جائیے جب ابو بکر رضہ چلے گئے تو عائشہ رضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کھسک کر الگ چلی گئیں آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ انہوں نے انکار کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

نسفی رح نے بیان کیا ہے کہ ایک بار عائشہ رضہ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کے گھر میں تو

---

[1] ایک قسم کا کھانا جس میں گوشت اور گیہوں وغیرہ پڑتا ہے ۱۲۔

کوئی کھانے کی چیز ہی نہیں ہے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور گھر سے چلے گئے عائشہ نے آپ سے ... کرنا چاہی آپ آگے بڑھ گئے تو زینب پر اپنا رخسار رکھ کر خدا سے رو رو کر گڑگڑا نے لگیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ نے مسجد کے دروازہ پر پیر رکھ کر جب اندر جانا چاہا تو آپ کے پاس جبرئیلؑ آئے اور کہنے لگے کہ خدا نے آپ سے ارشاد فرمایا ہے واپس جائیے اور عائشہؓ سے صلح کیجئے آپؐ نے واپس جا کر ان سے صلح کر لی عائشہؓ کہنے لگیں مجھے معاف کیجئے جبرئیلؑ شیرنی کا ایک طباق لے کر اترے اور کہنے لگے خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہماری طرف سے صلح ہوئی ہے تو طعام صلح بھی ہمارے ہی ذمہ ہے کتاب العقائق میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ خدا نے عائشہؓ سے آسمان پر میرا نکاح کر دیا اور فرشتوں کو عقد کا گواہ بنایا اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے اور چالیس روز تک جنت کے دروازے کھلے رکھے بچھونے ہیں وہ ریشم کی طرح ہے اور اس کی خوشبو مشک کی سی ہے تفسیر قرطبیؒ میں ہے عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلقیس عالم کی نہایت خوبصورت پنڈلیوں والی عورتوں میں تھیں اور وہ جنت میں سلیمانؑ کی ازواج میں ہوں گی میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ان کی پنڈلیاں مجھ سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں آپ نے فرمایا جنت میں تمہاری پنڈلیاں ان سے زیادہ حسین ہوں گی لیکن عرائس میں بروایت اکثر یہ ہے کہ بلقیس جب مسلمان ہو گئیں تو سلیمانؑ نے ان سے نکاح کرنا چاہا جب اس کا ارادہ کیا تو ان کو ناپسند ہوا کیونکہ ان کی پنڈلیوں میں بال بکثرت تھے جنوں نے اُن کے لئے نورہ تیار کیا۔

فائدہ میں نے لقط المنافع میں بروایت عائشہؓ دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نورہ لگایا اور فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت تم نورہ لگایا کرو کیونکہ وہ پاکیزہ ہے اور صاف کرنے والا ہے کتاب البرکۃ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حمام سے نکل کر قدموں پر ٹھنڈا پانی ڈالتا تو قولنج سے امن میں رکھتا ہے اور بعض کا دستور تھا کہ حمام سے کسی قسم کی بے چینی معلوم ہوتی تھی تو وہ یہ پڑھ لیا کرتے تھے یَا بَرُّ یَا رَحِیْمُ مُنَّ عَلَیْنَا وَقِنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ[1] گرمی کے موسم میں حمام کے بعد سو رہنا دوا کے مثل ہے اور جب حمام میں جائے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ[2] اور اس کے بعد ٹھنڈا پانی نہ پئے اور سوائے کسی ضرورت کے گرم پانی پینا مکروہ ہے اور شہد ملا کر اس کا پینا قولنج کو نافع ہے اور سب سے ہلکا پانی آب باراں ہے اور زیادہ نافع وہ ہے جو شب کو برسا ہو اور جب خدا کسی قوم کے ساتھ بہتری چاہتا ہے تو ان پر شب کو پانی برساتا ہے۔

لقط المنافع میں ہے کہ بلغم کا علاج حمام ہے اور سودا کا علاج پیدل چلنا اور خون کا علاج پچھنے لینا اور صفرا ، لڑکے کی طرح ہے کہ ایک تمرہ اسے راضی کر دیتا ہے اور ایک بات اسے ناراض کر دیتی

---

[1] اے نکوکار اے مہربان ہم پر احسان کر اور ہم کو ہوائے گرم کے عذاب سے بچا ۱۲۔

[2] اے اللہ میں آپ سے جنت کا خواستگار ہوں اور دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں ۱۲۔

ہے اور معنی یہ ہیں کہ اس کا علاج تھوڑی سی تمر ہندی یا انار ترش، یا ایسی ہی اور کوئی شے ہے اور زہر میں حمام کے اس سے زیادہ منافع گذر چکے ہیں لفظ المنافع میں سفیان ثوری نے سے روایت ہے آدمی حمامی کو جو درہم دیتا ہے اس سے افضل وہ درہم نہیں خرچ کرتا اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ حمام میں پچھنے لگانا ستر بیماریوں سے شفا ہے اور قصد کھلانے کے وقت فاتحہ پڑھے اور پچھنے لینے کے وقت آیۃ الکرسی اور مناقب علیؓ میں حمام کا اس سے زیادہ بیان آتا ہے۔

جب سلیمانؑ نے بلقیس سے نکاح کیا تو ان سے نہایت محبت کی اور ان کے تخت کا اگلا حصہ سونے کا تھا جس میں یاقوت اور زبرجد کے نگ جڑے تھے اور اس کا پچھلا حصہ چاندی کا رنگ برنگ کے جواہر کے ساتھ بنا ہوا تھا اور اس کے چار پائے یاقوت، سونے، موتی اور زبرجد کے تھے اور اس میں سونے کے لگے تھے جب سلیمانؑ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا بلقیس کا تخت کون لا سکتا ہے قبل اس کے کہ وہ لوگ مسلمان ہو کر میرے پاس آئیں اکثروں کا بیان ہے کہ آپ نے اس تخت کو حلال طریقہ سے ان کے اسلام لانے کے قبل لینا چاہا تھا کیونکہ مسلمان کا مال لینا حرام ہے جب آپ ان سے نکاح کر چکے تو ان کے ملک پر برقرار رکھا جنوں کو ان کا نکاح کرنا ناگوار گزرا اور پہلے جن کہہ چکے تھے کہ ان کے گدھے کے سے پیر ہیں پھر سلیمانؑ نے شیشہ کا محل بنوایا اور اس کے نیچے پانی جاری کیا اور اس میں مچھلیاں ڈالدیں اور اس کے بیچ میں اپنا تخت رکھوایا جب بلقیس آئیں اور اس کو گہرا پانی سمجھ کر اپنی پنڈلیاں کھولدیں سلیمانؑ نے جو نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ نہایت خوبصورت پنڈلی والی عورتوں میں سے تھیں آپ نے فرمایا وہ شیشوں سے جڑا ہوا محل ہے یعنی شیشوں کی وجہ سے چکنا چور ہو رہا ہے پھر اسم اعظم کے ساتھ آصف بن برخیا کی دعا کرنے سے بلقیسؓ کا تخت لایا گیا اور یاحی یاقیوم اسم اعظم ہے۔

اور مجاہدؒ کا بیان ہے کہ انہوں نے یہ پڑھا تھا یَا اِلٰہَنَا وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پھر خدا نے فرشتوں کو بھیجا کہ جنہوں نے تخت کو اٹھا کر سلیمانؑ کے سامنے لا رکھا اور بلقیسؓ اس کو ایک گھر میں رکھ آئیں تھیں جس سات دروازے مقفل تھے اور ان کی کنجیاں ان کے پاس تھیں پھر سلیمانؑ نے کہا کہ ان کا تخت نئے طرح کا بنا دو چنانچہ انہوں نے اس کا اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا حصہ اوپر کر دیا اس سے سلیمانؑ ان کی عقل آزمانا چاہتی تھی کیونکہ جنوں نے انہیں ضعیف العقل بتایا تھا تاکہ ان سے نکاح نہ کریں جب بلقیسؓ نے اس تخت کو دیکھا تو بولیں یہ تو ایسا ہے جیسے وہی تخت ہو حسنؒ نے کہا ہے کہ لوگوں نے انہیں شبہ میں ڈالنا چاہا تھا تو انہوں نے بھی شبہ میں ڈالنے والی بات کہی اور جیسا ان کا سوال تھا ویسا ہی انہیں جواب دیا اس سے سلیمانؑ کو ان کی کمال عقلمندی معلوم ہو گئی۔

لطیفہ عائشہؓ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ مکھن کے ساتھ چھوارے سے بھی زیادہ تم مجھے عزیز ہو میں نے کہا شہد کے ساتھ مکھن سے زیادہ آپ مجھے محبوب ہیں اس کو ابن طرخان نے طب نبوی میں ذکر کیا ہے محب طبریؒ نے بروایت امام احمدؒ بن حنبل بیان کیا ہے کہ جابر بن عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے کھانا تیار کیا ہے اور آپ کی دعوت کی آپ نے فرمایا اور ان کی یعنی عائشہؓ کی دعوت اس شخص نے کہا نہیں پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ان کی یعنی عائشہؓ کی اس شخص نے کہا نہیں پھر اس نے سہ بارہ آپ سے دعوت کے لئے کہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ان کی یعنی عائشہؓ کی تب اس شخص نے کہا ہاں حضرت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عائشہ رضہ دونوں اس شخص کے مکان کو روانہ ہوئے مولف رح کہتا ہے کہ محب طبری رح سے تعجب ہے کہ امام احمد رضہ سے اسے کیسے روایت کیا ہے حالانکہ صحیح مسلم میں یہ موجود ہے عائشہ رضہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ دوڑے تو میں آگے نکل گئی جب میرے بدن میں گوشت زیادہ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے آپ نے فرمایا یہ اس کے عوض میں ہے۔ فائدہ انس رضہ سے مروی ہے ایک بار عائشہ رضہ کے یہاں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو انہیں شدید بخار میں مبتلا پایا پوچھا یہ کیا حالت جس میں میں تمہیں دیکھتا ہوں وہ بولیں بخار کی وجہ سے ہے اور بخار کو برا کہا آپ نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو اس کو حکم ملا ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں کچھ کلمات سکھا دوں تم انہیں پڑھو گی تو خدا اسے تم سے دور کر دے گا انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا پڑھو اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ جِلْدِی الرَّقِیْقَ وَعَظْمِیَ الدَّقِیْقَ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِیْقِ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ فَلَا تَصْدَعِی الرَّاْسَ وَلَا تُنْتِنِی الْفَمَ وَلَا تَاْکُلِی اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِی الدَّمَ وَتَحَوَّلِیْ عَنِّیْ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرَ وہ کہتی ہیں میں نے اسے پڑھا تو وہ حالت میری جاتی رہی۔

میں نے لفظ المنافع میں دیکھا ہے عثمان رضہ بن ابی العاص سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس تشریف لائے اور میرے درد تھا جو مجھے ہلاک کئے ڈالتا تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اپنے داہنے ہاتھ سے سات بار مسح کرو اور پڑھو اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ میں نے ایسا کیا خدا نے میرا مرض دور کر دیا پھر میں نے اپنے گھر والوں اور غیروں کو اس کے پڑھنے کا حکم دیا کرتا تھا اور باب فضل میں تم یادات حسنہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ابن جوزی رح کا بیان ہے دن کو امراض کا جوش ہوتا ہے اور رات کو ان کا جوش کم ہو جاتا ہے کیونکہ وہ دن سے سرد ہوتی ہے پس فضلات اس میں تحلیل ہوتے ہیں نہ دن میں یا اس لئے کہ رات کو مریض اپنے مرض کے ساتھ تنہا ہوتا ہے اور کوئی اسے جی بہلانے والا نہیں ملتا اسی واسطے مریض رات کو سخت سمجھتا ہے۔

عائشہ رضہ بیان کرتی ہیں کہ مجھ کو چند خصلتیں عطا ہوئی ہیں کہ سوائے میرے اور عورتوں کو نصیب نہیں ہوئیں قبل اس کے کہ شکم مادر میں میری صورت بنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری صورت پیش ہوئی اور میں آپ کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھی اور خدا نے آسمان سے میری برأت نازل فرمائی جب تہمت لگانیوالوں نے کہا جو کہا تو حضرت عمر رضہ بولے مجھے منافقین کے جھوٹ کا یقین ہے اس لئے

لہ اے اللہ میری رقیق جلد اور پتلی ہڈی پر شدت کی جلن سے رحم کیجیے اے ام ملدم اگر تو خدائے عظیم پر ایمان لائی ہو تو سر میں درد نہ پیدا کر نہ منہ کا مزہ بدل نہ گوشت کھا نہ خون کو پی اور میرے پاس سے اس کے پاس چلی جا جس نے خدا کے ساتھ دوسرا معبود بنایا ہو ۱۲۔ ی حدیث میں یہ الفاظ نہیں بلکہ یہ الفاظ ہیں کہ میری شادی سے قبل جبرئیل نے حضور کو خواب میں میری صورت دکھائی تھی۔

کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کی جلد پر مکھی بیٹھنے سے آپ کو بچایا ہے کیونکہ وہ نجاست پر بیٹھتی ہے پھر آپ کو ایسے کی صحبت سے جو ایسی بے حیائی میں آلودہ ہو کیونکر نہ بچاتا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا خدائے تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہیں گرنے دیا تاکہ اس پر کوئی پیر نہ رکھدے پھر بھلا کسی کو آپ کی بی بی کی آبرو لینے پر کیسے قادر کر دیتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جبرئیل نے آپ کی پاپوش میں نجاست ہونے کی خبر دیدی ہے اور آپ کو اس کے اتارنے کا حکم کیا تھا پھر اگر یہ بے حیائی سے آلودہ ہوتیں تو ان کے نکال دینے کا حکم کیسے نہ دیتے جب ان کی برات نازل ہوئی تو عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں خدا کا شکر ہے اور کسی کا نہیں اس پر ان کے والد نے اُن کے طمانچہ مارا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں چھوڑ دیجیئے انہوں نے حمد و شکر ایسے کا ادا کیا ہے جو اس لائق ہے حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدح میں خوب کہا ہے ۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَاتُزَنُّ بِرِيبَةٍ ۔۔۔ وَتُصْبِحُ غَرْثَىٰ مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

ثعلبی رحمہ اللہ نے سورہ احزاب کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ زینب رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا باہم فخر کرنے لگیں زینب رضی اللہ عنہا بولیں میں وہ ہوں کہ میرا نکاح آسمان سے نازل ہوا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں وہ ہوں کہ آسمان سے میرا عذر نازل ہوا جب صفوان بن معطل نے اونٹنی پر مجھے سوار کیا تھا زینب رضی اللہ عنہا نے پوچھا جب تم سوار ہوئی تھیں تو تم نے کیا کہا تھا انہوں نے جواب دیا میں نے حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کہا تھا وہ بولیں یہ مومن کا کلمہ ہے اور اول کتاب میں پہلے گذر چکا ہے کہ بندہ کا حسبی اللہ ونعم الوکیل کہنا حسبنا اللہ کہنے سے بہتر ہے پھر ثعلبی رحمہ اللہ نے سورہ نور میں بیان کیا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب میں سوار ہوئی اور صفوان رضی اللہ عنہ پکڑ کر لے چلے تو ہمارا منافقین پر گذر ہوا عبداللہ بن ابی ابن سلول لعنہ اللہ نے پوچھا یہ کون عورت ہے لوگوں نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا وہ کہنے لگا خدا کی قسم وہ اس سے بچیں ہیں نہ وہ ان سے بچا ہے لوگوں میں یہ بات شائع ہوگئی ابو ایوب رضی اللہ عنہ انصاری کی بی بی نے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہا کیا سنتے نہیں ہو کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت لوگ کیا کہتے ہیں انہوں نے پوچھا کیا تم ان کی جگہ ہوتیں تو ایسا کرتیں وہ بولیں خدا کی قسم نہیں انہوں نے کہا خدا کی قسم یقیناً عائشہ رضی اللہ عنہا تم سے بہتر ہیں خدا پاک ہے یہ بہت بڑا بہتان ہے الزہر الفائح میں مذکور ہے کسی نے کہا میں نے ایک شخص کو عائشہ رضی اللہ عنہا کا برائی سے ذکر کرتے سنا ہے میں نے اس پر انکار نہ کیا اس کے بعد میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا جو میری بی بی کو برا کہے تو نے اس پر انکار کیوں نہ کیا میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے قدرت نہ تھی آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے اور میری آنکھ کی طرف کلمہ اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا وہ جاگا تو اندھا تھا۔ قاضی ابوبکر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ روافض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر خدائے تعالیٰ کے قول وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ سے احتجاج کیا ہے کہ وہ ایام جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قتال کرنے کے لئے عراق میں نکلیں حالانکہ

لے پارسا صاحب ذنّار میں کسی بے حیائی سے متہم نہیں اور غافل عورتوں کے گوشت سے گرسنہ صبح کرتی ہیں یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں ۱۲

خدا کے حکم کے برخلاف ہے ہمارے علما نے جواب دیا ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے اپنے مجتہد نے خروج پر خدائے تعالیٰ
کے قول وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا سے استدلال کیا ہے کہ یہ امر مرد و عورت کو
عام ہے پس وہ نکلنے میں حق پر ہیں اور روافض ان پر انکار کرنے میں بطلان پر ہیں اگر کہا جائے کہ جب سارہؑ
کو جو لوطؑ کی بہن تھیں اور لوطؑ ابراہیمؑ کے چچازاد بھائی تھے جابر بادشاہ نے پکڑا تھا تو خدا نے ابراہیم
اور سارہ کے درمیان پردہ اٹھا دیا تھا یہاں تک کہ ابراہیمؑ کو معلوم ہو گیا کہ اس کی ان تک رسائی نہیں
ہوئی اور دیواریں شیشہ کی طرح ہو گئیں یہاں تک کہ ابراہیم کے قلب کو اطمینان رہا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے واسطے عائشہ رضؓ کی وجہ سے حجاب نہ اٹھا جب وہ جماعت سے پیچھے رہ گئیں یہاں تک منافقین نے
کہا جو کچھ کہا جواب یہ ہے کہ اگر پردہ اٹھ جاتا تو وہ کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ کی پردہ دری نہیں چاہتے
اور شک رہ جاتا اس لئے خدائے تعالیٰ نے سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا
یَقُوْلُوْنَ اور یہ پردہ اٹھا دینے سے ابلغ ہے یہاں تک کہ ان کے باعصمت ہونے کا آپ کے دل کو اطمینان
ہو گیا اور عائشہ رضؓ پر کوئی ظالم غالب نہیں ہوا اور نہ کسی نے ان پر دست درازی کی پس پردہ اٹھا دینے کے
کوئی معنی ہی نہیں ہیں اگر کہا جائے کہ یوسفؑ کی برارت بچہ کی زبان سے کیوں ہوئی حالانکہ وہ نبی کریم
تھے اور عائشہ رضؓ کی برارت خدا کی جانب سے ہوئی حالانکہ وہ نبیہ نہ تھیں جواب یہ ہے کہ مصر میں یوسف علیہ السلام کے
پاس کوئی نبی نہ تھا یہاں تک کہ خدا کے پاس سے اس کی زبان پر برارت آتی اور یہ زیبا نہ تھا کہ خود اپنی برارت
بیان کرتے اس لئے ان کی برارت لڑکے کی زبان سے ہوئی کہ ابھی اس کے بولنے کا زمانہ نہ آیا تھا اور عائشہ رضؓ
کی برارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ہو گئی اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یوسف کے زمانہ میں وحی کا دروازہ
بند تھا کیونکہ وہ اس وقت تک رسول نہ ہوئے تھے جیسا کہ مریمؑ کے زمانے میں بند تھا چنانچہ ان کو بھی
خدا نے ان کے بیٹے کی زبان سے بری کیا حالانکہ وہ ابھی بالکل بچہ تھے اور عائشہ رضؓ کے زمانہ میں وحی کا دروازہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھلا ہوا تھا اور باب صدقہ میں پہلے گذر چکا ہے کہ عائشہ رضؓ نے ایک دن کی خیرات
کی تھی کہ سوائے اس کے کسی شے کی مالک نہ تھیں اور روزہ سے تھیں عیون المجالس میں ہے کہ عائشہ رضؓ جب
ایک درہم بھی خیرات کرتی تھیں تو اسے پاک و صاف کر لیتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اسکا
سبب پوچھا انہوں نے کہا میں پسند کرتی ہوں کہ میرا درہم پاکیزہ ہو کیونکہ قبل اس کے کہ سائل کے ہاتھ
میں واقع ہو وہ خدا کے ہاتھ میں واقع ہوتا ہے آپ نے فرمایا اے عائشہ رضؓ خدا تمہیں توفیق دے۔
لطائف پہلا لطیفہ رازیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

سلہ اگر ایمانداروں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو دونوں میں صلح کرا دو ۱۲

سلہ آپ پاک ہیں یہ بہت بڑا بہتان ہے وہ لوگ اس بات سے بری ہیں جو وہ کہتے ہیں۔

امت کا حساب میرے سپرد کر دیجئے پھر ایک مردہ لایا گیا جس کے ذمہ کچھ درہم تھے آپ اس پر نماز پڑھنے سے باز رہے اور جب تہمت لگانے والوں نے عائشہؓ کو جھوٹ لگایا تو انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ان کو اپنے گھر سے نکال دیجئے یعنی انہیں اپنے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیدیجئے گویا خدائے تعالیٰ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے ایک رحمت ہے اور ہم نے آپ کو تو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور ایک رحمت میں ساری مخلوق کی گنجائش نہیں ہے پس مجھے اور میرے بندوں کو چھوڑ دیجئے اور میری رحمت کی کوئی حد نہیں ہے قشیریؒ نے سورۂ نور کے متعلق اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے اگر کہا جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی فراست سے بچتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے تو عائشہؓ کے حق میں آپ فراست کے لئے اولی تھے جواب یہ ہے کہ خدا نے اپنے اولیا پر کمال آزمائش کی غرض سے چشم فراست کو بند کر دیا ہے، نوادر الملیح میں مذکور ہے خدا نے عائشہؓ کی حاجت کا علم آپؐ سے مخفی رکھا حالانکہ آپؐ اکرام الخلق ہیں تاکہ منجم اور کاہن کا قول باطل ہو جائے دوسرا لطیفہ میں نے کسی مجموعہ میں دیکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے جبرئیلؑ تم عائشہؓ کی برائت کو جانتے ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم نے خبر کیوں نہ دی انہوں نے کہا میں نے چاہا تھا خدا کا ارشاد ہوا اے جبرئیلؑ ایسا نہ کر کیونکہ شدت میری طرف سے ہے اور کشائش بھی میری طرف سے ہے۔

فائدہ نبوت کے چار برس کے بعد عائشہؓ پیدا ہوئیں اور خلافت معاویہؓ کے زمانہ میں ۵۸ھ میں بعمر اڑسٹھ سال ان کا انتقال ہوا اور بقیع میں دفن ہوئیں اور ابوہریرہؓ نے امام بن کر ان کی نماز پڑھائی نوویؒ کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک ہزار دو سو دس حدیثیں روایت کی ہیں۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری بی بی حضرت ام المومنین حفصہؓ بنت عمرؓ ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳ھ ہجری میں ان سے نکاح کیا تھا اور چار سو درہم انکا مہر دیا تھا محب طبریؒ کا بیان ہے کہ پہلے عثمانؓ نے انہیں پیغام نکاح دیا تھا عمرؓ نے نامنظور کیا یہ خبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا کیا تمہیں عثمانؓ سے بہتر داماد نہ بتاؤں اور عثمانؓ کو تم سے بہتر خسر نہ بتاؤں انہوں نے کہا ہاں یا نبی اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو میں عثمانؓ کا اپنی لڑکی سے نکاح کئے دیتا ہوں ممکن ہے کہ عمرؓ نے عثمانؓ کو اس سے پیشتر انھیں پیش کیا اور انہوں نے نہ قبول کیا ہو کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا ذکر کرتے سنا ہو گا پھر سمجھے ہوں کہ آپ نے وہ خیال چھوڑ دیا ہے اس لئے ان کو پیغام نکاح دیا ہو اور عمرؓ نے ان سے نامنظور کر دیا ہو پھر یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ہو اور آپ کے پاس عمرؓ کا پہلا حال ذکر کرتے ہوئے آئے ہوں کیونکہ انہیں عثمانؓ کے انکار کا سخت رنج ہوا تھا اس لئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ان کی تشفی کے لئے فرمائی ہو اور بخاری میں ہے کہ عمرؓ نے حفصہؓ کو عثمانؓ پر پیش کیا انہوں نے نامنظور کیا پھر ابوبکرؓ پر پیش کیا وہ

خاموش رہے اس کے بعد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پیغام دے دیا تو ابو بکرؓ نے اپنی خاموشی کا عمرؓ سے عذر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کا ذکر فرماتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ظاہر کرنے والا نہ تھا۔

عمارؓ بن یاسر کہتے ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کو طلاق دینا چاہا تھا جبرئیلؑ نے کہا انہیں طلاق نہ دیجئے کیونکہ وہ روزہ دار شب بیدار ہیں اور جنت میں آپ کی زوجہ ہوں گی۔

عقبہ بن عامرؓ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کو طلاق دیدی تھی یہ سن کر عمرؓ نے اپنے سر پر خاک ڈالی اور کہنے لگے آج کے بعد سے خدا کو عمرؓ اور اس کی بیٹی کی پرواہ نہ ہو گی دوسرے روز جبرئیلؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور کہا کہ خدائے تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپؐ حفصہؓ بنت عمرؓ سے عمرؓ پر رحم کر کے رجعت کر لیجئے۔

مسئلہ رجعت اس مطلقہ بلاعوض سے مخصوص ہے جس سے صحبت ہو چکی ہو اگرچہ دبر میں ہو اور اس کی طلاق کا عدد ابھی پورا نہ ہو چکا ہو عدت بھی باقی ہو حل کا محل ہو مرتدہ نہ ہو اگر اس کو بلاعوض طلاق دی یا اس کی طلاق کی تعداد پوری ہو چکی مثلاً حرہ کی تین طلاقیں ہو چکیں یا اس کی عدت گزر چکی تو ایسی حالت میں اپنی شرط کے ساتھ عقد جدید کرنا ضروری ہے اور اگر اس کو تین طلاقیں دیدیں تو ضروری ہے کہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کرے اور صحبت کا ہونا ضروری ہے اگرچہ حشفہ یا اسی مقدار کے غائب ہونے سے ہو بشرطیکہ وہ ایسی ہو کہ اس سے جماع ممکن ہو سعیدؓ بن مسیبؒ اور ابن جبیر کا قول ہے کہ فقط عقد کافی ہے اس کو ابن عمادؒ نے بیان کیا ہے اور نوویؒ نے اس کو صرف ابن مسیبؓ سے نقل کیا ہے اور مسیبؓ اور ان کے والد حزنؓ دونوں صحابی ہیں فتح مکہ کے روز اسلام لائے ہیں اور سعیدؒ تابعی ہیں فقاہت میں سب سے زیادہ تھے ان کا ۹۳ھ ہجری میں انتقال ہوا ہے۔

اور سعیدؓ بن جبیر کو حجاج نے قتل کر ڈالا تھا جب ان کا سر تن سے جدا ہو کر گرا تھا تو اس نے کہا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور یہ ۹۴ھ ہجری میں واقع ہوا مولفؒ کہتا ہے سعید کا قول کیا خوب ہے بشرطیکہ مذاہب اربعہ میں سے کسی کا مذہب اس کے موافق ہو رجعت میں خاوند کو اتنا کہنا کہ میں نے اپنی زوجہ سے یا اپنی عورت سے رجعت کر لی یا میں نے تجھ سے رجعت کر لی یا تجھ کو یا اس کو میں نے اپنے نکاح میں یا اپنی طرف پھر لوٹا لیا ہے اور شافعیؒ کے نزدیک صرف صحبت کر لینا کافی نہیں اور طلاق رجعی کی عدت میں عورت کو نفقہ اور فطرہ ملے گا اور ان دونوں میں سے اسی حال میں جو مر جائے گا دوسرا اس کا وارث ہو گا اور حج یا عمرہ کا جو احرام باندھے ہو اس کی رجعت صحیح ہے جیسے کہ لونڈی کی رجعت حرہ پر صحیح ہے اگر اپنی چاروں بیبیوں کو رجعی طلاق دیدی پھر بعد انقضائے عدت کے امکان کے بعد کہا کہ تم لوگوں نے اپنی عدت کے گزرنے کی مجھے خبر دی ہے اور وہ منکر ہوں تو اس کے لئے ان کے سوا اور چار سے نکاح کرنا جائز ہے اور اس کا قول اس کے نفقہ اور میراث کے ساقط کرنے کے

بارہ میں مقبول نہ ہوگا اگر وہ مرجائے گا تو قول جدید کے موافق اس کی آٹھوں بیبیاں وارث ہوں گی اس کو ابن عمادؒ نے توضیح الاحکام میں ذکر کیا ہے نوویؒ نے بیان کیا ہے کہ حفصہؓ پیدا ہوئی تھیں اور اسوقت قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے پانچ برس پیشتر بیت اللہ کو بنا رہے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساٹھ حدیثیں روایت کی ہیں محب طبریؒ کا بیان ہے کہ حفصہؓ کا ۲۱ھ ہجری میں انتقال ہوا ہے اور عمدۃ الاحباب اور صفوۃ الصفوۃ میں ۴۵ھ ہجری آیا ہے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چوتھی بی بی ام المومنین ام سلمہؓ تھیں اور ان کا نام ہندؓ بنت ابی امیہ تھا اور ان کا نام سہیلؓ بن مغیرہ تھا ام سلمہؓ نے بیان کیا ہے کہ جب ابو سلمہؓ نے حبش سے ہماری واپسی کے بعد مدینہ ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو مجھ کو اپنے اونٹ پر سوار کر دیا اور میرے پاس میرا بیٹا سلمہؓ تھا جب بنی مغیرہ کے مردوں نے یعنی ان کے باپ کی طرف کے مردوں نے دیکھا تو کہنے لگے تم اپنے نفس پر غالب ہو لیکن ہمارے یہاں کی یہ عورت ہے ہم اسے تمہارے ساتھ جانے نہ دیں گے چنانچہ ان کے ہاتھ سے میرے اونٹ کی مہار چھین لی ابی سلمہؓ کی قوم نے کہا خدا کی قسم ہم اپنے بیٹے کو اس عورت کے پاس نہ چھوڑیں گے اس طرح ان لوگوں نے میرے خاوند اور میرے بیٹے کو مجھ سے چھڑا دیا میں روز میدان البطح میں جاتی تھی اور رات تک رویا کرتی تھی ایک روز بنی عامر میں سے ایک شخص کا مجھ پر گذر ہوا اس نے میری حالت دیکھی کہنے لگا تم نے اس بے چاری کو اس کے خاوند اور بیٹے سے جدا کر دیا تب وہ لوگ کہنے لگے اچھا اپنے خاوند کے پاس چلی جا پھر قوم ابو سلمہؓ نے میرا لڑکا مجھے دیدیا میں نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا پھر نکل کھڑی ہوئی اور میرے ہمراہ سوائے خدا کے کوئی نہ تھا پھر مجھ کو عثمانؓ بن طلحہ تنعیم کے پاس جو اب مسجد عائشہؓ کے نام سے مشہور ہے مجھ سے پوچھنے لگے اے ابی امیہ کی بیٹی کہاں چلیں میں نے کہا اپنے خاوند کے پاس مدینہ وہ میرے اونٹ کی مہار پکڑ کر مدینہ لے چلے خدا کی قسم میں نے ان سے زیادہ بزرگ شخص نہیں دیکھا جب منزل پر پہنچتے تھے میرے لئے اونٹ بٹھا کر ہٹ جاتے تھے جب ہم مدینہ پہنچے مجھ سے کہنے لگے خدا کی برکت کے ساتھ اس میں داخل ہو پھر خود کو لوٹ آئے۔

وہ کہتی ہیں ابو سلمہؓ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے جس کسی پر مصیبت پڑے اور وہ مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ ھٰذِہٖ اَللّٰھُمَّ اَخْلِفْنِیْ فِیْھَا خَیْرًا مِّنْھَا تو خدا اس کو اس سے بہتر عطا فرماتا ہے چنانچہ جب ابو سلمہؓ کا اس زخم کی وجہ سے جو یوم احد میں ان کے لگا تھا اور ایک ماہ کے بعد پھر فساد دلایا تھا ماہ جمادی الآخرہ میں ۴ھ ہجری میں انتقال ہوا تو میں نے جس دعا پڑھنے کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا پڑھ لی جو شوال میں میری عدت گذر گئی تو ابو بکرؓ اور عمرؓ نے مجھے پیغام نکاح دیا میں نے انکار کیا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام نکاح دیا میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کو مرحبا ہو پھر میں نے آپ سے غیرت کی شکایت کی آپ نے میرے لئے دعا فرمائی وہ بات مجھ سے جاتی رہی پھر میں آپ کی عورتوں میں اجنبیہ کی طرح رہتی تھی ان لوگوں کو جو رشک ہوتا تھا مجھے نہ معلوم ہوتا تھا ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے خود مجھے پیغام نکاح دیا تھا میں نے کہا اے نبی اللہ مجھے سخت غیرت آتی ہے اور میں بچہ والی ہوں میرا سن زیادہ ہے آپ نے فرمایا میرا سن بھی زیادہ ہو چکا ہے اور تمہارے بچے میرے بچے ہیں اور بیبیوں سے جو تمہیں غیرت آتی ہے خدا عنقریب تم سے یہ دور کر دے گا وہ کہتی ہیں۔

ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ، حسینؓ اور فاطمہ کو پکڑ کر فرمایا اے اہل بیت خدا کی تم پر رحمت ہو وہ صاحب حمد اور صاحب مجد ہے میں رو دی آپ نے پوچھا کیوں روتی ہو میں نے کہا آپؐ نے ان کی تخصیص کر دی اور مجھے چھوڑ دیا، آپ نے فرمایا تم اور تمہارے بیٹے اہل بیت میں سے ہیں یعنی اس لئے کہ وہ آپ کی پھوپھی عاتکہؓ کی بیٹی تھیں اور پہلے گذر چکا ہے کہ ابو سلمہؓ بھی آپؐ کی پھوپھی کے بیٹے تھے اور ان کی ماں کا نام برہ بنت عبد المطلب تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان کو اپنے کرتے سے چھپا کر فرمایا تھا اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ لَا اِلَی النَّارِ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں آپؐ نے فرمایا اور تم بھی اور باب الصدقہ میں پہلے گذر چکا ہے کہ ابو سلمہؓ کا نام عبد اللہ تھا اور ان کا اور ان کے بھائی کا سورۂ کہف اور صافات میں ذکر ہو چکا ہے اور اس کا بیان بھی باب الصدقہ میں گذر چکا ہے اور ام سلمہؓ کا ۵۹ھ میں یزید بن معاویہؓ کی خلافت کے زمانہ میں انتقال ہوا ہے،

الدر الثمین فی خصائص الصادق الامین میں مذکور ہے کہ ام سلمہؓ بنت عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ ہیں اور یہ اول کے مخالف ہے۔

حضرت صلعم کی پانچویں بی بی ام المومنین ام حبیبہؓ تھیں ان کی ماں کا نام رملہ تھا یہ معاویہؓ کی بہن تھیں اور ان کے والد ابوسفیان تھے اور ان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف تھا یہ عثمانؓ بن عفان کی بھی پھوپھی تھیں اس کو درثمین میں بیان کیا ہے، مولفؒ کہتا ہے یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ عفان بن ابی العاص بن امیہ ہیں پھر ان کی پھوپھی کیسے ہو سکتی ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے عبید اللہ بن جحش کے پاس تھیں جب وہ اسلام لائے تو حبشہ کی طرف ہجرت کے چلے گئے ام حبیبہؓ کا بیان ہے کہ میں نے خواب دیکھا تھا کہ میرا خاوند نہایت بدصورت ہے جب صبح ہوئی تو مجھ سے کہنے لگا اے ام حبیبہؓ میں نے دین میں غور کیا تو نصرانیت سے بہتر کوئی دین مجھے نہ معلوم ہوا اور میں اس کے قریب پہنچ گیا تھا لیکن پھر میں دین محمدیؐ میں داخل ہو گیا پھر میں نصرانیت کی طرف پھر گیا ہوں میں نے کہا خدا کی قسم وہ بہتر نہیں ہے اور میں نے اپنا خواب اس سے بیان کیا اس نے مجھ پر شراب انڈیل دی اور کافر مر گیا پھر میں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اے ام المومنین میں نے اس کی رسول اللہ صلعم کے عقد میں آنے کی تعبیر سمجھی پھر جب عدت گذر گئی تو میرے پاس نجاشی کے پاس سے پیام لے کر ایک لڑکی ابرہہ نامی آئی اور کہنے لگی کہ بادشاہ نے کہا

ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ بھیجا ہے کہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا نکاح کردوں میں نے جواب دیا کہ خدا تجھے ہر بھلائی کی بشارت دے پھر اس لڑکی نے کہا آپ سے یہ بھی کہا ہے کہ کسی کو وکیل بنا دیجئے جو آپ کا نکاح کر دے میں نے اس لڑکی کو اپنی خلخال اور کنگن دیدیے اور خالد بن سعید کو وکیل بنا دیا جب رات ہوئی تو نجاشی رض نے جتنے اس کے یہاں مسلمان تھے ان سے کہلا بھیجا وہ سب چلے آئیں پھر خطبہ پڑھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُہَیْمِنِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۔ اما بعد میں نے اس کو قبول کیا جس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا تھا اور میں نے آپ کیساتھ ام حبیبہ رض کا نکاح کر دیا اور چار سو دینار انکا مہر دیا اور قوم کے سامنے دینار ڈال دیئے کتاب شرف المصطفیٰ میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وکیل عمرو رض بن امیہ ضمری تھے الدر الثمین میں ہے کہ یہ تو نجاشی کے پاس قاصد بن کر گئے تھے اور پہلے ہی شخص وکیل تھے اور بعض کا بیان ہے کہ عثمان رض بن عفان تھے ام حبیبہ رض کے والد کافر تھے باب الدعا میں ان کا ذکر گذر چکا ہے ۔

ام حبیبہ رض کہتی ہیں کہ جب مہر میرے پاس پہونچا تو جس لڑکی نے آکر مجھے خوشخبری سنائی تھی اس کو میں نے پچاس مثقال بھیجدیے اس نے سب واپس کر دیے اور کہلا بھیجا میں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کر چکی ہوں میرا آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کہدینا اور یہ کہ میں آپ کے دین پر ہوں پھر نجاشی رض نے اپنی عورتوں کو حکم دیا کہ مجھے ہر طرح کے عطر بھیجدیں پھر ہم نے مدینہ کی روانگی کا سامان کیا اس لڑکی نے کہا میرا کام نہ بھولئے گا میرا اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور کہدیجئے گا جب میں مدینہ میں آئی تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑکی کا حال بیان کیا اور اس کا سلام آپ سے کہا آپ مسکرا دیئے اور آپ نے فرمایا علیہا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ زہری رح نے بیان کیا ہے ابو سفیان رض اپنے اسلام لانے سے قبل مدینہ میں آئے جب اپنی بیٹی ام حبیبہ رض کے پاس گئے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرش پر بیٹھنا چاہا تو انہوں نے منع کیا اور آپ کا فرش لپیٹ کر رکھدیا انہوں نے سبب پوچھا تو کہنے لگیں اس لئے کہ آپ نجس ہیں ان کا سنہ ۴۴ ہجری میں انتقال ہوا ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان کے بھائی معاویہ رض کی خلافت کے زمانہ میں ان کا سنہ ۵۰ ہجری میں انتقال ہوا ہے ۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی بی بی ام المومنین سودہ رض بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس تھیں ان کے چچا زاد بھائی سکران عمرو بن عبد شمس نے ان سے نکاح کیا تھا پھر ان کا حالت اسلام میں انتقال ہو گیا پھر خدیجہ رض کی وفات کے بعد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا اور چار سو درہم ان کا مہر دیا اور آپ ان کے پاس گئے لیکن ان سے پہلے حضرت عائشہ رض سے عقد ہو چکا تھا جب ان کا سن زیادہ ہو گیا تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دینا چاہا انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم آپ مجھے طلاق تو نہ دیجیے اور میرے معاملہ میں آپ کو اختیار ہے میں چاہتی ہوں کہ آپ کی ازواج کے زمرہ میں میرا حشر ہو میں اپنی باری عائشہ رض کو دیتی ہوں، عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ ایک روز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی ازواج جمع ہوئیں میں نے پوچھا یا نبی اللہ ہم میں سے سب سے جلدی آپ سے کون جا ملے گا آپ نے فرمایا تم میں سے جسکا ہاتھ سب سے لمبا ہو گا پھر ہم نے ایک بانس لے کر ناپنا شروع کیا تو سودہ رض کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا، وہ کہتی ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی پھر سودہ رض سب سے پہلے آپ سے جا ملیں وہ صالحہ عورت تھیں اور خیرات دینے کو پسند کرتی تھیں محب طبری کا قول ہے محققین نے کہا ہے اس حدیث میں بلاشبہ کسی راوی نے غلطی کی ہے اور بخاری سے تعجب ہے کہ انہوں نے اس پر کیسے تنبیہ نہ کی اور سب سے پہلے انتقال کرنے والی زینب رض ہیں کیونکہ عطا اور صدقہ میں ان کا ہاتھ سب سے دراز تھا سودہ رض کا خلافت عمر رض میں انتقال ہوا ہے اور بعض کا قول ہے کہ ۵۴ھ ہجری میں خلافت معاویہ رض میں انتقال ہوا ہے اور مشہور پہلا قول ہے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتویں بی بی ام المومنین زینب رض بنت جحش تھیں اور وہ آپ کی پھوپھی کی لڑکی ہیں ان کی والدہ امیمہ بنت عبد المطلب تھیں اور پہلے گزر چکا ہے کہ آپ کی پھوپیوں میں سوائے صفیہ رض کے کوئی اسلام نہیں لائیں، زینب رض کا بیان ہے کہ قریش میں سے کتنے ہی لوگوں نے مجھے پیغام نکاح دیا تھا میری بہن حمنہ رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہلا بھیجا کہ آپ مشورہ دیجیے، آپ نے فرمایا وہ کہاں ہیں اسے اس کی خبر نہیں جو انہیں کتاب اللہ اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھلائے گا انہوں نے پوچھا وہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا زید بن حارثہ، یہ سنکر حمنہ کو بہت غصہ آیا اور کہنے لگیں آپ اپنی پھوپھی کی لڑکی کا اپنے غلام سے نکاح کئے دیتے ہیں کیونکہ خدیجہ رض نے زید بن حارثہ کو آپ کے لئے خریدا تھا پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو متنبہ کیا تب انہوں نے زینب رض کو یہ خبر دی تو وہ بھی بہت غضبناک ہوئیں پھر خدائے تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ[1] زینب رض نے کہا میں خدا سے استغفار کرتی ہوں اور خدا اور رسول کی فرماں برداری کرتی ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کروں گی میں نے دیکھا نہیں تھا پھر آپ نے زید سے ان کا نکاح کر دیا جب آپ جنت میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنی عورتوں کی صورت دیکھی اور انہیں کے ساتھ زینب رض کی صورت بھی دیکھی جب آپ واپس آئے تو ان کو زید

---

[1] اور کسی ایماندار مرد و عورت کو جب خدا اور اس کا رسول حکم دے تو اپنے کام میں اختیار نہیں ہے۔

کے پاس دیکھا اور وہ اسی صورت پر تھیں آپؐ کے جی میں خلجان ہوا یہ میری بی بی کیسے بنیں گی یہ تو دوسرے کے پاس ہیں پھر آپ نے کہا یَا مُثَبِّتَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ[1] اور یہ آپ نے غیرت کے طریق سے فرمایا تھا اس کو زینبؓ نے سنا جب وہ زید کے پاس آئیں تو انہیں اس کی اطلاع دی انہوں نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ مجھے محبوب ہیں اور مجھ سے زیادہ تمہیں بھی محبوب ہیں اس کے بعد ہم دونوں کبھی جمع نہ ہوں گے اٹھو تاکہ آپؐ کے پاس چل کر تمہیں طلاق دیدوں جب زیدؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ[2] اس کے بعد خدا نے آیت اتاری وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاہُ[3] الآیہ آپؐ نے اس آیت کو پڑھا اور پسینہ آپؐ کے ٹپک رہا تھا چنانچہ اس روز بہت سے منافق اسلام لے آئے اور کہنے لگے اگر یہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوتا ہے تو اس آیت کو آپؐ ضرور مخفی رکھتے۔

میں نے عقائق الحقائق میں دیکھا ہے اگر کہا جائے معراج قبل ہجرت کے واقع ہوئی ہے اور زینبؓ کا زید سے ہجرت کے بعد نکاح ہوا ہے پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہوگا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس آئے تو ان کو زید کے ساتھ دیکھا بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس آئے اور آپ نے ہجرت کی تو ان کو زید کے ساتھ اس صورت پر دیکھا جس پر انہیں جنت میں دیکھا تھا محب طبریؒ کا بیان ہے کہ وہ گوری خوبصورت اور موٹی تھیں کچھ زمانہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زید کے پاس دیکھا آپ کو اچھی معلوم ہوئیں آپ نے کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ[4] یہ آپ کی خصوصیت تھی کہ جب آپ کسی عورت کو دیکھیں اور آپ کو پسندیدہ ہو تو اپنے خاوند پر وہ عورت حرام ہو جاتی تھی اور اس عورت کے خاوند پر اس کا اپنے پاس رکھنا حرام ہو جاتا تھا (یہ خیال نہیں پڑتا کہ آپ کی یہ خصوصیت قرآن یا حدیث میں آئی ہو شاید محب طبریؒ یا کسی اور نے اپنی رائے سے یہ خصوصیت سمجھ لی ہے ۱۲ مترجم) قرطبیؒ کا بیان ہے کہ زینبؓ نے جب یہ تسبیح سن لی اور اپنے خاوند زید سے اس کی اطلاع کی انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے ان کے طلاق

---

[1] اے دلوں کے ثابت رکھنے والے میرا دل ثابت رکھیئے ۱۲ [2] اپنی بی بی کو اپنے پاس رہنے دو ۱۲ [3] اور جب آپ اس شخص سے جس پر خدا نے اور آپ نے احسان کیا تھا کہتے تھے اپنی زوجہ کو اپنے پاس رہنے دو اور خدا سے ڈرو اور آپ اپنے جی میں وہ بات چھپاتے تھے خدا جس کو ظاہر کرنے والا ہے اور لوگوں سے آپ ڈرتے تھے حالانکہ خدا کو زیادہ حق ہے کہ آپ اس سے ڈریں ۱۲ [4] خدا دلوں کا پھیرنے والا پاک ہے ۱۲۔

کی اجازت دیجیئے آپؐ نے فرمایا اَمۡسِکۡ عَلَیۡکَ زَوۡجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ پھر خدا نے یہ آیت اتاری جس کا حاصل یہ ہے کہ جب آپ اس شخص سے جس پر خدا نے احسان کیا تھا یعنی اسلام سے اور آپ نے جس پر احسان کیا تھا یعنی آزاد کر کے اور خدا کے قول تَخۡشَی النَّاسَ کے یہ معنی ہیں کہ آپ کو خوف تھا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اپنے بیٹے کی بی بی سے نکاح کر لیا پھر خدا نے آیت اتاری مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ الآیۃ نووی نے روضہ میں بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مردوں اور عورتوں کے باپ تھے اور بعض کا قول کہ آپؐ کو ابو المومنین آیت مذکورہ کی وجہ سے کہنا جائز نہیں پھر شافعیؒ کی تصریح نقل کی ہے کہ آپؐ کو ابو المومنین یعنی ایمانداروں کے باپ حرمت و تعظیم کے اعتبار سے کہنا جائز ہے پھر خدائے تعالیٰ نے اتارا اُدۡعُوۡھُمۡ لِاٰبَآئِھِمۡ ھُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰہِ چنانچہ جب سے وہ زید بن حارثہ کہلانے لگے اور پہلے زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتے تھے۔

قرطبیؒ نے بیان کیا ہے کہ زیدؓ کے چچا مکہ آئے ان کو دیکھ کر ان کا نام پوچھا انہوں نے بتلایا پھر ان سے باپ کا نام پوچھا انہوں نے بتلایا حارثہ پھر ان کی ماں کا نام پوچھا انہوں نے کہا سعدیٰ پھر ان کے چچا نے ان کے باپ اور گھر والوں کو کہلا بھیجا وہ جب مکہ میں آئے کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہمارا لڑکا ہے آپ نے فرمایا اگر تمہیں وہ اختیار کرے تو لے جاؤ تو انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا۔ جب ان کی عدت گذر گئی تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زید سے کہا جاؤ اور زینبؓ سے میرا ذکر کرو چنانچہ وہ آئے اور ان کی طرف پشت کر کے کہنے لگے اے زینبؓ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام نکاح دیا ہے وہ بولیں میں اپنے رب سے اجازت لے لوں اس کے بعد وہ نماز کی نیت باندھ کر کھڑی ہو گئیں خدا نے یہ آیت اتاری۔ فَلَمَّا قَضٰی زَیۡدٌ مِّنۡھَا وَطَرًا زَوَّجۡنٰکَھَا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے تو ان کا سر کھلا ہوا تھا۔ وہ بولیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا خطبہ اور گواہوں کے آپؐ نے فرمایا خدا ان کا نکاح کرنے والا ہے اور جبرئیلؑ شاہد ہیں روضہ میں مذکور ہے صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح بلا ولی اور گواہوں کے ہو جاتا تھا اور بخاری میں ہے کہ زینبؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں پر فخر کیا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تو گھر والوں نے کیا ہے اور میرا نکاح ساتویں آسمان کے اوپر سے میرے رب نے کیا ہے الدر الثمین فی خصائص الصادق الامین میں مذکور ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بغیر وحی کے جو جبرئیلؑ میرے پاس میرے رب کے پاس سے لاتے ہیں میں نے نہ اپنی کسی عورت سے

لہ اپنی زوجہ کو اپنے پاس رہنے دے اور خدا سے ڈر ۱۲ ؎۲ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ۱۲ ؎۳ ان کو ان کے باپ کی طرف نسبت کر کے پکارو یہی خدا کے نزدیک اعدل ہے ۱۲ ؎۴ جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کر چکے تو ہم نے آپ کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا ۱۲۔

نکاح کیا نہ اپنی کسی لڑکی کا نکاح کیا پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے چار سو درہم مہر قرار دیا عائشہ رضہ کہتی ہیں میں نے خیر و برکت اور خیرات کرنے میں زینب رضہ سے زیادہ کوئی عورت نہیں دیکھی دستکاری کرتی تھیں اور خیرات کیا کرتی تھیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صفت میں اوّاہ فرمایا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوّاہ کیا ہے آپ نے فرمایا پستی اور تضرع کرنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ازواج میں سے سب سے پہلے انہیں کا خلافت عمر رضہ کے زمانہ میں انتقال ہوا رضی اللہ عنہ وعنہن اجمعین۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹھویں بی بی ام المومنین زینب رضہ بنت خزیمہ تھیں جاہلیت میں ام المساکین کہلاتی تھیں کیونکہ ان سے احسان کیا کرتی تھیں پہلے عبداللہ بن جحش کے پاس تھیں جب وہ یوم احد میں قتل ہو گئے تو ۳ھ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو ماہ رہیں اور قرطبی رح نے بیان کیا ہے کہ آپ کے پاس آٹھ ماہ رہیں پھر ان کا انتقال ہو گیا اور بقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نویں بی بی ام المومنین میمونہ بنت حارث تھیں ان کا نام برہ تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام میمونہ رکھا تھا پہلے وہ ابی رہم بن عبد العزی کے عقد میں تھیں پھر جنگ خیبر کے بعد جب آپ عمرہ کرنے کے لئے ۷ھ میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو ان سے نکاح کر لیا۔

محب طبری رح کا بیان ہے کہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیغام نکاح دیا انہوں نے اپنے بہنوئی یعنی لبابہ کبری ام الفضل کے خاوند عباس رضہ کے سپرد یہ کام کر دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار سو درہم مہر دیا جیسے کہ ان سے پہلے زینب ام المساکین کو دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا حالانکہ آپ محرم تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو مدینہ پہنچنے سے پیشتر ہی ان کے پاس تشریف لے گئے صحیح مسلم میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا محب طبری رح نے کہا ہے کہ احتمال ہے کہ محرم کے معنے داخل حرم کے ہوں مولف رح کہتا ہے کہ طبری سے یہ عجیب ہے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح احرام میں منعقد ہو جاتا تھا روضہ میں مذکور ہے کہ وہ آخر عورت ہیں جن سے آپ نے نکاح کیا سہیلی رح نے کہا ہے کہ جب ان کے پاس پیغام نکاح لانے والا پہنچا تو وہ اونٹ پر تھیں انہوں نے اپنے آپ کو اونٹ پر سے گرا دیا اور کہنے لگیں اونٹ اور جو کچھ اونٹ پر ہے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ان کی تین حقیقی بہنیں تھیں لبابۃ الکبری ام الفضل لبابۃ الصغری ام خالد بن ولید اور عصماء اور چند اخیافی یعنی ماں میں شریک بہنیں تھیں زینب بنت خدیجہ رضہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسماء جن سے حضرت جعفر بن ابی طالب نے نکاح کیا تھا پھر ان کے بعد ابو بکر رضہ نے پھر علی بن ابی طالب رضہ نے پھر شداد رضہ بن ہاد نے نکاح کیا تھا اور سلمی رح جن

سے حمزہؓ نے نکاح کیا تھا۔ محب طبریؒ کا بیان ہے کہ زمین میں سب سے بزرگ داماد دن والی بڑھیا بنت عوف تھیں جن کے داماد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ۔ عباسؓ، حمزہؓ و علیؓ بن ابی طالب تھے میمونہؓ کا انتقال مکہ اور مدینہ کے درمیان ۶۶ھ ہجری میں مقام سرف میں ہوا تھا اور وہ یہ مقام ہے کہ جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے تھے ان پر عباسؓ نے نماز پڑھی تھی اور قبر میں وہ اور عبداللہ بن شداد اترے تھے اور دونوں ان کے بھانجے تھے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دسویں بی بی ام المومنین جویریہؓ بنت حارث تھیں یہ بنی المصطلق میں سے تھیں جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جہاد کیا اور غلام و لونڈی گرفتار کئے تو یہ ثابتؓ بن قیس کے حصہ میں آئی تھیں انہوں نے نو اوقیہ سونے پر انہیں مکاتبہ بنا دیا تھا اور بھوک کی فضیلت میں کتابت کا بیان پہلے گذر چکا ہے یہ بھی خوبصورت عورت جو انہیں دیکھ لیتا تھا اپنا دل دے بیٹھتا تھا۔

عائشہؓ نے بیان کیا کہ جویریہؓ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زر کتابت میں مدد لینے آئیں تو اس خوف سے کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح نہ کر لیں آپ کے پاس آنے کو پسند نہ کرتی تھیں جب آپؐ نے انہیں دیکھا تو فرمایا میں تیری طرف سے زر کتابت ادا کر دوں گا اور تجھ سے نکاح کر لوں گا وہ بولیں اچھا لوگوں نے یہ سنا تو جتنے ان کے ہاتھوں میں قیدی تھے آزاد کر دیئے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کے قرابت مند ہو گئے تھے ہم نے کوئی عورت جویریہؓ سے بڑھ کر اپنی قوم کے لئے باعث برکت نہ دیکھی۔

بعض کا قول ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی المصطلق سے جہاد کیا اور جویریہؓ کو گرفتار کیا تو آپؐ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جویریہؓ کی حفاظت کرے پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ان کے باپ حارث اونٹ لے کر اپنی بیٹی کا فدیہ دینے آئے دو اونٹ عجوب معلوم ہوئے وادی عقیق کے کسی گھاٹی میں اس کو غائب کر آئے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے میری بیٹی کو گرفتار کر لیا ہے لیجئے یہ اس کا فدیہ ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا وہ دو اونٹ کہاں ہیں جنہیں وادی عقیق کے فلاں گھاٹی میں غائب کر آئے ہو اس پر وہ پڑھنے لگے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خدا کی قسم سوائے خدا کے اس سے کوئی آگاہ نہ تھا پھر وہ خود اور ان کے دو بیٹے اور ان کی قوم کے کچھ لوگ ایمان لے آئے پھر انہوں نے دونوں اونٹ منگا بھیجے وہ لائے گئے انہوں نے وہ اونٹ آپ کو دیدیئے اور ان کی بیٹی انہیں مل گئی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہؓ کے باپ کو ان کے نکاح کا پیغام دیا ان کے باپ نے آپ سے ان کا نکاح کر دیا

آپ نے چار سو درہم مہر دیا اس وقت ان کا بیس سال کا سن تھا یہ نکاح ۵ھ ہجری میں ہوا تھا اور جویریہ رض کا ۵۰ھ ہجری میں انتقال ہوا۔

حضرت صفیہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہویں بی بی ام المومنین صفیہ رض بنت حیی بن اخطب نفیس خدا ان سے اور ان کے ماموں رفاعہ قرظیہ سے راضی ہو کیونکہ وہ مسلمان تھے نہ رفاعہ بن سموائل سے یہ دونوں ان کی ماں کے بھائی تھے اور ان کی ماں کا نام برہ بنت سموائل تھا صفیہ رض کا خاوند خیبر کے روز قتل ہوا تھا پھر ۷ھ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا انس رض کا بیان ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا اور قیدی جمع کئے گئے تو دحیہ رض کلبی آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک لونڈی عطا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اچھا جا کر ایک لونڈی لے لو انہوں نے صفیہ کو لے لیا پھر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے صفیہ رض کو دحیہ رض کے حوالے کر دیا حالانکہ وہ قریظہ اور نضیر کے سردار ہیں سوائے آپ کے کسی کے قابل نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا انہیں بلاؤ کہ مع ان کے آئیں وہ صفیہ رض کو لے کر حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دوسری لونڈی لے لو اور صفیہ رض کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا اور خود ان سے نکاح کر لیا۔ اس وقت ان کا سن سترہ برس کو بھی نہ پہنچا تھا جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) راستے میں تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ ام سلیم نے ان کا سامان رخصت کیا اور ان کا نام سہلہ تھا اور یہ انس رض بن مالک کی ماں تھیں۔

جابر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ خیبر کے روز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صفیہ رض لائی گئیں بلال رض سے آپ نے کہا کہ صفیہ رض کا ہاتھ پکڑ لینا وہ ان کا ہاتھ پکڑ کر مقتولین میں ہو کر گذرے اور ان کے باپ۔ بھائی اور خاوند سب کے سب قتل ہو گئے تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ناگوار ہوا اور ان کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اختیار دیا کہ ان کو آزاد کر دیا جائے اور ان کی قوم کے جو لوگ باقی ہوں ان کے پاس چلی جائیں یا وہ اسلام لے آئیں تو حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) خود انہیں اپنے لئے لیں انہوں نے کہا میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کرتی ہوں۔ جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ازوحار کے پاس پہنچے وہ پیدل چلتی ہوئی آئیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا گھٹنا جھکا دیا کہ اس پر پیر رکھ کر سوار ہو جائیں انہوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے خیال سے آپ کی ران پر اول قدم رکھنا گوارا نہ کیا پھر آپ کی ران پر پیر رکھ کر سواری پر سوار ہو گئیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہو گئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان پر کمل ڈال دیا۔ مسلمان کہنے لگے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے انہیں چھپا یا ہے تو یہ ام المومنین ہوئیں جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) چھ میل پر پہنچے تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صحبت کرنی چاہی تو انہوں نے انکار کیا۔ جب صہبار میں پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے صحبت کرلی چاہی تو وہ راضی ہوگئیں، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ پہلے کیوں انکار کیا تھا، انہوں نے کہا مجھے آپؐ کے اوپر یہود سے خوف آتا تھا۔

انسؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صفیہؓ کو لیا تو پوچھا تمہیں کچھ میری رغبت ہے وہ بولیں یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت شرک میں میری تو یہ تمنا تھی پھر بھلا اب تو حالت اسلام میں خدا نے مجھے آپؐ کی نسبت اس کی قدرت بھی دیدی ہے ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہؓ کی آنکھ میں نیل پڑا ہوا دیکھا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا میرا سر ابن ابی الحنیق کی گود میں رکھا ہوا تھا اور میں سو رہی تھی میں نے دیکھا گویا چاند میری گود میں آگرا میں نے اس سے بیان کیا اس نے میرے چہرہ پر طمانچہ مارا اور کہنے لگا تو شاہ یثرب کی تمنا کرتی ہے، صفیہؓ کہتی ہیں کہ عائشہؓ اور حفصہؓ نے جو کچھ مجھے کہا تھا مجھے معلوم ہوا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے تو میں رو رہی تھی میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہیں کہ صفیہؓ یہودی کی بیٹی ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو حالانکہ میرے خاوند محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے باپ ہارونؑ میرے چچا موسیٰؑ ہیں اور ان کے اور ہارونؑ کے بیس حد تھے ہارونؑ حج کرنے آئے جب مکہ سے واپسی کے بعد مدینہ شریف میں بیمار ہوئے تو انہوں نے کوہ احد میں دفن کئے جانے کی وصیت کی چنانچہ لوگوں نے ان کو وہیں دفن کردیا عمرؓ فرماتے ہیں کہ صفیہؓ کی لونڈی نے بیان کیا کہ صفیہؓ سبت یعنی شنبہ سے محبت رکھتی ہیں اور یہود پر اکرام کرتی ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے اس کی نسبت دریافت کیا وہ بولیں جس دن سے خدا نے مجھے اس کا بدل جمعہ عطا کیا ہے میں سبت کو محبوب نہیں رکھتی اور یہود سے میری قرابت ہے میں ان سے صلۂ رحم کرتی ہوں۔

مسئلہ اگر کسی کام کے لئے ایک مدت تک کسی کو اجیر مقرر کیا یعنی نوکر رکھا تو طہارت اور نماز فرض اور سنت موکدہ کا زمانہ اس سے مستثنیٰ ہوگا اس سے اجرت کم نہ ہوگی اور ایسے ہی یہود کا سبت اگر وہ اس کے خوگر ہوں کتاب العرائس میں ہے ان کے پاس حلال اتنا ہی آتا تھا جتنا خوراک کے لئے کافی ہو اور حرام ڈھیر کا ڈھیر آتا تھا خدا نے ان پر شنبہ کے روز مچھلیوں کا شکار کرنا اور کام کرنا حرام کردیا تھا اور ان کو حکم دیا تھا کہ اس روز کو عبادت کے لئے خالی

رکھیں اور یہ داؤد کے زمانہ میں تھا جب شنبہ کا روز ہوتا تھا تو پانی کی سطح پر مچھلیاں نکل آتی تھیں اور اور جب شنبہ کا روز گذر جاتا تو سمندر کی تہہ میں گھس رہتی تھیں انہوں نے سمندر کے گرد حوضیں کھود لیں جب جمعہ کی رات ہوتی حوضوں میں جو سمندر سے نہریں آتی تھیں اسے کھولدیتے موج کے ساتھ مچھلیاں چلی آتیں اور حوضوں میں گر پڑتیں ان کو وہ یکشنبہ کے روز پکڑ لیتے اور اہل قریہ ستر ہزار تھے وہ تین قسم ہو گئے کچھ خاموش رہے کچھ منکر ہوئے کچھ ایسا کرتے تھے خدا نے ان کو بندر اور سور بنا دیا اور وہ دونوں قسم کے لوگ بچ گئے رازی نے سورہ اعراف میں ابن عباسؓ وغیرہ کی روایت بیان کی ہے کہ یہود کو اسی دن کا حکم ہوا تھا جس کا تعین ہوا ہے یعنی جمعہ کا انہوں نے اسے چھوڑ کر یوم شنبہ کو اختیار کر لیا خدا نے ان کو آزمائش میں ڈالا اور شنبہ کا روز ان پر شکار کرنا حرام کیا اور اس کی تعظیم کا انہیں حکم دیا اس قریہ کا نام جو بحر کے پاس تھا کتاب العقائد میں ایلہ گذر چکا ہے پھر صفیہؓ کا لونڈی سے پوچھا تجھے اس پر کس نے آمادہ کیا وہ بولی شیطان نے صفیہؓ نے اسے آزاد کر دیا صفیہؓ کا رمضان ۵۰ھ میں انتقال ہوا ہے اور وہ ایک لاکھ کی مالک تھیں اور انہوں نے اپنے یہودی بھانجے کے لئے ایک تہائی کی وصیت کی تھی، منہاج میں تصریح ہے کہ ذمی کے لیے وصیت صحیح ہے۔

محب طبریؒ نے کہا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج میں یہ مشہور ہیں جنکی نسبت اختلاف نہیں بلکہ اتفاق ہے ان میں سے چھ قریش میں سے ہیں خدیجہؓ، عائشہؓ، حفصہؓ، ام حبیبہؓ ام سلمہؓ اور سودہؓ اور چار عرب میں سے ہیں زینب بنت جحش۔ زینبؓ بنت خزیمہ، میمونہؓ بنت حارث اور جویریہؓ اور ایک بنی اسرائیل میں سے تھیں صفیہؓ اور ان کا قرطبیؒ نے ہارونیہ نام بتلایا ہے ان کے علاوہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیبیاں بھی تھیں طبریؒ نے کہا ہے کہ سب بارہ عورتیں تھیں

پہلی وہ جنہوں نے اپنے آپ کو ہبہ کر دیا بعض کا قول ہے کہ ان کا نام ام شریک دوسیہؓ دوس کی طرف نسبت کے لحاظ سے قرطبیؒ نے ازدیہ بتلایا ہے اکثروں کا قول ہے ان سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صحبت نہیں کی اور نہ ان کے بعد کسی سے نکاح کیا۔

دوسری خولہ بنت ہذیل تھیں جنکا قبل آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تک پہنچنے کے راستے ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔

تیسری عمرہؓ تھیں جب انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے خدا کی پناہ مانگی تو آپ نے انہیں طلاق دیدی۔

چوتھی اسماءؓ بنت نعمان تھیں جب انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے خدا کی پناہ مانگی تو آپ نے انہیں طلاق دیدی اور بعض کا قول ہے اس وجہ سے انہوں نے اپنے اوپر قادر نہیں ہونے دیا۔

پانچویں ملیکہؓ تھیں جب انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے خدا کی پناہ مانگی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں طلاق دیدی۔

چھٹی فاطمہؓ بنت ضحاک تھیں جب آیت تخییر نازل ہوئی آپؐ نے انہیں اختیار دیا انہوں نے دنیا کو اختیار کر لیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں طلاق دیدی۔

ساتویں عالیہؓ تھیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں بعد صحبت کرنے کے طلاق دیدی قرطبیؒ کا قول ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان میں سے کسی کے ساتھ صحبت نہیں کی۔

آٹھویں قتیلہ تھیں حضرموت سے آپؐ کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا قرطبیؒ کا بیان ہے کہ اشعث بن قیس نے حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے انکا نکاح کر دیا تھا پھر انہیں حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے موت کی خبر پہنچی تو انہوں نے ان کو لوٹا دیا وہ اسلام سے پھر گئیں پھر عکرمہ بن ابی جہل نے ان سے نکاح کر لیا یہ بات ابو بکرؓ کو شاق گذری عمرؓ کہنے لگے خدا کی قسم وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ازواج میں سے نہیں ہیں ان کے اسلام سے پھر جانے کے باعث سے خدائے تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان سے بری رکھا ہے۔

نویں سبا سلیمہؓ تھیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت کرنے سے قبل ان کا انتقال ہو گیا۔ دسویں شراف وحیہ کلبی کی بہن تھیں قبل اس کے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تک پہنچیں ان کا انتقال ہو گیا۔ گیارھویں لیلی بنت حکیم انصاریہ تھیں انہیں غیرت آئی انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نکاح پھیرنا چاہا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پھیر دیا پھر انہیں بھیڑیا کھا گیا۔

بارھویں غفار میں سے ایک عورت تھیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان میں سفید داغ دیکھے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے مفارقت اختیار کر لی اس کے علاوہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کتنی ہی عورتوں کو پیغام نکاح دیا لیکن ان سے صحبت کیا معنیٰ عقد بھی نہیں کیا چنانچہ ان میں سے ایک فاختہ بنت ابی طالب تھیں۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی چار سریہ تھیں ایک ماریہؓ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صاحبزادے ابراہیمؑ کی والدہ تھیں ان کو صاحب مصر نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس تحفہ میں بھیجا تھا دوسری ریحانہ بنت زید بن عمرو تھیں یہ بنی قریظہ کے گرفتار شدہ لوگوں میں آئی تھیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تو ان کو غیرت آئی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں طلاق دیدی لیکن پھر رجعت کر لی اور بعض کا قول ہے کہ ملک یمین کی حیثیت سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے صحبت کی تھی درمنثور میں ہے کہ واقدیؒ کے نزدیک اول ارجح ہے اور ایک دوسری ریحانہ تھیں جنہیں زینبؓ بنت جحش نے آپ کو ہبہ کر دیا تھا نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان

کہا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سریہ تھیں ایک ماریہؓ یہ گوری اور خوبصورت تھیں اور دوسری ریحانہؓ تھیں اور ان کے سوا انہوں نے کسی کا ذکر نہیں کیا پھر بیان کیا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پندرہ بیبیاں تھیں، تیرہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صحبت کی اور گیارہ ایک وقت میں جمع ہوگئیں تھیں اور نو بیبیاں چھوڑ کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انتقال فرمایا۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سات تھیں تین بیٹے اول عبد اللہؓ انکا لقب طیب و طاہر تھا دوسرے قاسمؓ تیسرے ابراہیمؓ اور چار بیٹیاں تھیں زینبؓ اور رقیہؓ اور کلثومؓ اور فاطمہؓ ان سب کا پہچاننا اور یاد رکھنا مناسب ہے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سردار ہیں اور انسان کے لئے یہ بات قبیح ہے کہ اپنے سردار کی اولاد کو نہ پہچانے اور سب خدیجہؓ سے ہیں سوائے ابراہیمؑ کے کیونکہ یہ ماریہ سے تھے جیسا کہ گذر چکا ہے مسئلہ روضہ میں مذکور ہے ہر ایسی عورت جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات میں مفارقت اختیار کر لی ہو اگرچہ قبل صحبت ہی کے ہو وہ دوسرے پر حرام ہے اور لونڈی کے متعلق ہے جس سے صحبت کرنے کے بعد وفات، یا اور طور پر مفارقت ہوئی ہو دو صورتیں ہیں صاحب انوار اور عینی نے تحریم کا یقین کیا ہے جیسا کہ حاویؒ نے اس کا اقتصاد بیان کیا ہے صاحب تعلیقہ اور بارزی نے اس کی تصریح کی ہے اگر کہا جائے کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا[1] اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج کے متعلق فرمایا ہے۔ وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ[2] پس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہراتؓ کا ثواب کیسے کم کر دیا اور ان کا عذاب بڑھا دیا چنانچہ ارشاد فرمایا ہے يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ[3] جواب یہ ہے فضیلت کے انداز سے عذاب بھی زیادہ ہوتا ہے جیسے کہ حر کی حد غلام کی حد سے زیادہ ہے اور خدائے تعالیٰ کے قول نؤتها اجرها مرتین سے کم نہیں معلوم ہوتی کیونکہ مطلب یہ ہے کہ اوروں کو ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہے اور ان کی ایک نیکی دو نیکیوں کے برابر ہے جن میں سے ہر ایک کا دس دس گنا ثواب ملے گا۔

---

[1] جو ایک نیکی لائیگا اسکو دس ویسی ہی ملیں گی ۱۲ [2] جو تم میں سے خدا اور رسول کی اطاعت کریگی اور نیک عمل کریگی ہم اس کو دہرا اجر دیں گے ۱۲ [3] اس کا عذاب دو چند کر دیا جائیگا۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مناقب

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ اس سے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مراد ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کسی بندہ کا تمام بندگان خدا کے گناہوں کو لے کر خدا سے ملنا اس سے بہتر ہے کہ میرے اصحابؓ میں سے کسی سے عداوت ہو کیونکہ یہ ایسا گناہ ہے جو قیامت کے روز بخشا نہ جائے گا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے میرے لئے میرے اصحابؓ کو پسند کیا ہے ان میں سے بعضوں کو میرا وزیر اور بعضوں کو میرا خسر بنایا ہے جو ان کو برا کہے اس پر خدا کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنتؔ ہو اور شفا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میرے اصحاب کے بارہ میں خدا سے ڈرو جو ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ میری محبت سے ان سے محبت رکھتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھتا ہے وہ میری عداوت سے ان سے عداوت رکھتا ہے جس نے انہیں ستایا اس نے مجھے ستایا جس نے مجھے ستایا اس نے خدا کو ستایا جس نے خدا کو ستایا قریب ہے کہ وہ اسے پکڑے عبدالرحیم بن زید کا بیان ہے کہ تابعین میں سے چالیس شیخ کو میں نے پایا سب نے مجھ سے بروایت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے میرے تمام اصحاب سے محبت کی ان کو دوست رکھا ان کے لئے استغفار کی خدا اس کو قیامت کے روز جنت میں میرے ساتھ رکھے گا اور اہل مدینہ کے نزدیک تابعین میں سب سے افضل سعیدؓ ابن مسیب ہیں اور اہل کوفہ کے نزدیک اویسؓ قرنی اور اہل بصرہ کے نزدیک حسنؒ ہیں قیسؒ بن حازمؒ نے اس سے سنا اور کوئی اس میں ان کا شریک نہیں ہے ابن عباسؓ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے اصحاب اور ازواج اور میرے اہل بیت سے محبت رکھے اور ان میں سے کسی پر طعن نہ کرے اور ان کی محبت ہی پر دنیا سے چلا جائے تو قیامت کے روز میرے درجہ میں میرے ساتھ ہو گا۔ فائدہ نیزہ یا انگلی سے کونچا دینے کے معنی میں طعن بضم عین یعنی باب نصر سے آتا ہے اور کسی کی آبرو میں طعن کرنے کے معنی میں باب فتح سے آتا ہے اس کو برماوی شرح بخاری میں بیان کیا ہے۔

لہ اس کا عذاب دو لے خدا کے برگزیدہ بندوں پر سلام ۱۲

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو میرے اصحابؓ میں سے کسی قوم کی زمین میں انتقال کرے قیامت میں وہ ان کا نور اور راہ نما ہوگا اور صحابیؓ اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اگرچہ ایک ساعت کے لئے ہو اگرچہ آپ کی ہمنشینی نہ کی ہو یہ بخاری اور محدثین کا مذہب ہے اور صحابیت مرتد ہونے سے منقطع نہیں ہوتی بشرطیکہ پھر اسلام لے آئے چنانچہ طلیحہؓ کا یہی قصہ ہوا تھا یہ شجاع تھے ہزار سواروں کے برابر سمجھے جاتے تھے یہ مدینہ میں اسلام لائے پھر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن ازور کو ان کے قتال کرنے کے لئے بھیجا انہوں نے ان سے انتقام لیا جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو ابو بکرؓ نے خالد بن ولید کو ان سے قتال کرنے بھیجا وہ ملک شام کو بھاگ گئے جب عمرؓ خلیفہ ہوئے تو ان کے پاس آ کر یہ اسلام لے آئے انہوں نے اپنے اسلام کے قبل عکاشہ کو قتل کیا تھا اور نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور ایسا ہی عبداللہ بن ابی سرح کا قصہ ہوا وہ سال فتح میں اسلام لائے پھر مرتد ہو گئے جب یوم فتح ہوا تو اسلام لائے اور اچھی طرح اسلام لائے۔

ابن صلاح نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لاکھ چودہ ہزار صحابیوں کو چھوڑ کر انتقال فرمایا تھا اور سب نے آپ سے سنا تھا اور روایت کی ہے خدائے تعالیٰ کا ارشاد حضرت ابو بکر صدیقؓ کے مناقب میں ہے مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ[1] امام رازیؒ نے بیان کیا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشہور روایت ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں نے کسی پر اسلام نہیں پیش کیا جس نے پس و پیش نہ کیا ہو سوائے ابو بکرؓ کے کیونکہ انہوں نے بلا توقف قبول کر لیا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو بکرؓ اسلام میں سب سے سبقت لے گئے تھے اسی لئے صدیق کے نام کے سب سے زیادہ لائق ٹھہرے علیؓ کا بیان ہے کہ ابو بکرؓ کا خدا نے بزبان جبرئیلؑ اور بزبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم صدیق نام رکھا ہے بلکہ نماز میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوئے تھے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں ہمارے دین کے لئے پسند فرمایا تو ہم نے اپنی دنیا کے لئے انہیں پسند کر لیا، امام نوویؒ نے بیان کیا ابو بکرؓ بیس برس کے سن میں اسلام لائے تھے اور بعض نے کہا ہے پندرہ[2] برس کے سن میں آپ نے ایک سو بیالیس حدیثیں روایت کی ہیں ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ سب سے پہلے اسلام کو تلوار سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

[1] جو لوگ خدا اور رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ [2] یہ غلط ہے حضرت ابو بکرؓ حضورؐ سے صرف دو سال چھوٹے تھے۔

اور ابو بکرؓ اور زبیرؓ بن عوام نے ظاہر کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے تم کو رضوان اکبر عطا کی ہے انہوں نے پوچھا رضوان اکبر کیا ہے آپؐ نے فرمایا قیامت میں بندوں کے لئے عامۃً تجلی ہوگی اور تمہارے لئے خاصۃً ہوگی رازیؒ نے خدائے تعالیٰ کے قول یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ الآیۃ کے متعلق بیان کیا ہے کہ ابو بکرؓ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے مرتدین سے قتال کیا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیلمہ کذاب کو مقہور کیا اس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا تھا مسیلمہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی جانب اما بعد زمین آدھوں آدھ ہو آدھی آپ کی اور آدھی میری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اُسے لکھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مسیلمہ کذاب کی جانب اما بعد زمین خدا کی ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بناتا ہے اس کے بعد ابو بکرؓ نے اس سے محاربہ کیا اور وحشی قاتل حمزہؓ نے اُسے قتل کر ڈالا اور خدائے تعالیٰ کا قول اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ[1] ہے ابو بکرؓ مسلمانوں پر رحمت اور شفقت کرنے کے ساتھ موصوف تھے اور کافروں پر سختی کے ساتھ موصوف تھے۔

ریاض نضرہ میں مذکور ہے کہ ابو بکرؓ کا اسلام لانا وحی کے مشابہ تھا کیونکہ وہ شام کے تاجر تھے انہوں نے ایک خواب دیکھا اور بحیرا راہب سے بیان کیا بحیرا نے ان سے پوچھا آپ کہاں کے رہنے والے ہیں انہوں نے کہا مکہ کے پھر قبیلہ پوچھا انہوں نے قریش بتلایا تب بحیرا نے کہا اگر خدا تمہارا خواب سچا کرے گا تو تمہاری قوم میں سے ایک نبی مبعوث کرے گا تم زندگی میں ان کے وزیر اور بعد وفات ان کے خلیفہ ہوگے ابو بکرؓ اسے اپنے جی میں چھپائے رہے۔

جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ابو بکرؓ آپؐ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کے دعوی کی کیا دلیل ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ خواب جو تم نے شام میں دیکھا تھا انہوں نے آپ کے آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہہ اٹھے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللہِ اور علیؓ بن ابی طالب کی پیدائش کے قبل یہ اسلام لائے تھے۔ اور بعض کا قول ہے کہ سب سے پہلے حضرت علیؓ اسلام لائے تھے اس وقت ان کا دس برس کا سن تھا اور بعض کا قول ہے سب سے پہلے عورتوں میں حضرت خدیجہؓ اسلام لائیں اور لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت علیؓ اسلام لائے اور بالغین میں سب سے پہلے حضرت ابو بکرؓ اسلام لائے اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ

---

[1] مسلمانوں پر ذلیل اور کافروں پر باعزت ۱۲۔

اسلام لائے طبری رح نے بیان کیا ہے کہ اس میں اختلاف نہیں ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا نے میرے سینہ میں کوئی شئے نہیں ڈالی جو میں نے ابوبکر رض کے سینہ میں نہ ڈالدی ہو ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتے ہوئے سنا اور وہ خدا کا قول اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ سمجھا تو ابوبکر رض بیہوش ہو کر پڑے اس کو ثعلبی رح نے حکایت کیا ہے حضرت علی رض نے بیان کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز اور اکرم اور سب سے زیادہ مجھے محبوب اور آکد میرے اصحاب ہیں جو مجھ پر ایمان لائے جنہوں نے میری تصدیق کی اور میرے اصحاب میں سے سب سے زیادہ مجھے عزیز اور میرے نزدیک سب سے بہتر اور خدا کے نزدیک سب سے اکرم اور دنیا اور آخرت میں سب سے افضل ابو بکر صدیق رض ہیں کیونکہ لوگوں نے میری تکذیب کی اور انہوں نے میری تصدیق کی اور لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور یہ مجھ پر ایمان لائے اور لوگوں نے مجھے وحشت میں ڈالا اور انہوں نے میرے ساتھ اُنس کیا لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا اور انہوں نے میرا ساتھ دیا لوگوں نے مجھ سے عار کیا اور انہوں نے میرے ساتھ نکاح کر دیا لوگ مجھ سے بے رغبت ہوئے اور یہ مجھ پر راغب ہوئے اور مجھے اپنی جان و مال اور اولاد پر ترجیح دی خدا قیامت میں میری جانب سے انہیں جزائے خیر دے جو مجھ سے محبت رکھتا ہے ان سے محبت کرے جو میری تعظیم چاہتا ہو وہ ان کی تعظیم کرے جو خدا کا قرب چاہتا ہو وہ ان کی اطاعت کرے وہ میرے بعد میری امت پر خلیفہ ہوں گے اس کو روض الافکار میں نقل کیا ہے۔

فردوس العارفین میں ہے حضرت علی رض نے حضرت ابوبکر رض سے پوچھا آپ اس رتبہ پر کیسے پہنچے یہاں تک کہ ہم سے سبقت لے گئے آپ نے جواب دیا پانچ چیزوں کی وجہ سے اول تو یہ کہ میں نے دو قسم کے لوگ پائے طالب دنیا اور طالب آخرت تو میں طالب مولی ہو گیا دوم یہ کہ میں اسلام میں داخل ہوا میں نے دنیا کا کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھایا کیونکہ لذت معرفت نے مجھے طعام کی لذت سے غافل کر دیا تھا، سوم یہ کہ جب سے میں اسلام میں داخل ہوا میں دنیا کی پینے کی چیزوں سے سیراب نہ ہوا کیونکہ خدا کی محبت نے مجھے دنیا کی پینے کی چیزوں سے غافل کر دیا تھا چہارم یہ کہ جب میرے سامنے دو کام آتے ہیں دنیا کا کام اور آخرت کا کام تو میں آخرت کا کام اختیار کرتا ہوں پنجم یہ کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں تو میں نے اچھی طرح سے صحبت میں رہنا اختیار کیا طبری رح کا بیان ہے کہ اٹھارہ برس کے سن سے وہ حضرت نبی صلی اللہ

لہ یقیناً آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے لیکن خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے بروایت انس رضؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میری امت پر ابوبکر رضؓ سے محبت کرنا واجب ہے بروایت عمر رضؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب وہ رات آئی جس میں ابوبکر رضؓ پیدا ہوئے تھے تو تمہارے رب نے جنات عدن پر تجلی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اپنی عزت و جلال کی قسم تجھ میں اُسی کو داخل کروں گا جو اس بچہ سے محبت کریگا۔

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپؐ نے فرمایا تمہیں ایک شخص نظر آئیگا میرے بعد جس سے بہتر اور افضل خدا نے پیدا کیا ہے اور اس کی شفاعت نبیوں کی سی شفاعت ہوگی اتنے میں ابوبکر رضؓ نظر آئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُن کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے اور ان پر بوسہ دیا حضرت علی رضؓ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منادی ندا کرے گا سابقوں اولوں کہاں ہیں کہا جائے گا کون پھر کہا جائے گا کہ ابوبکر رضؓ کہاں ہیں خدائے تعالیٰ خاص کر ان کے لئے تجلی فرمائے گا اور لوگوں کے لئے عام طور پر تجلی فرمائیگا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ ابوبکر رضؓ روزہ اور نماز کی کثرت کی وجہ سے تم پر فضیلت نہیں رکھتے لیکن ایسی شے سے جو ان کے سینہ میں جمی ہے یعنی خدا کی محبت اور خلق خدا کی خیر خواہی اس کے متعلق بعض نے کہا ہے جو آگے آتا ہے اس کو ابن رجبؒ نے شرح الرعیق میں نقل کیا ہے اور ابن ابی حمزہ نے شرح بخاری میں کہا ہے کہ اس سے یقین مراد ہے۔

انس رضؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملاء اعلیٰ میں جبرئیلؑ سے ملے اور دریافت فرمایا اے جبرئیلؑ کیا میری امت کا حساب ہوگا انہوں نے کہا ہاں سوائے ابوبکر رضؓ کے سب کا ہوگا ان سے کہا جائے گا اے ابوبکر رضؓ جنت میں داخل ہو جائیے وہ کہیں گے میں نہیں داخل ہوں گا جبتک کہ دنیا میں مجھ سے محبت رکھنے والے میرے ساتھ نہ داخل ہوں گے۔ عمر رضؓ کہتے ہیں مجھے یہ محبوب ہے کہ ابوبکر رضؓ کے سینے کا ایک بال ہو جاتا اور کہتے ہیں کہ مجھے یہ محبوب ہے کہ جنت میں ابوبکر رضؓ کے منازل کو دیکھ لیتا۔

حذیفہ رضؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے جب آپؐ پڑھ کر پھرے آپؐ نے پوچھا ابوبکر رضؓ کہاں ہیں وہ بولے لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا کیا آپ میرے ساتھ پہلی رکعت میں شریک تھے انہوں نے کہا میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ پہلی صف میں تھا طہارت کے متعلق کچھ وسوسہ ہوا میں نکل کر مسجد کے دروازہ پر آیا ہاتف نے مجھے آواز دی اے ابوبکر رضؓ میں ملتفت ہوا دیکھتا کیا ہوں کہ سونے کا طشت ہے جس میں برف سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ پاکیزہ پانی ہے اس پر ایک رومال ہے جس پر لکھا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ابوبکر الصدیق

میں نے وضو کر کے رومال اس کی جگہ رکھ دیا آپؐ نے فرمایا جب قرأت سے فارغ ہوا میں نے اپنا گھٹنا پکڑ لیا لیکن رکوع نہ کر سکا جب تک تم نہ آ گئے تمہیں جبرئیل نے وضو کرایا ہے اور میکائیل نے رومال دیا ہے اور اسرافیل نے میرا گھٹنا پکڑ لیا تھا میں نے حدیث میں دیکھا ہے شجر طوبیٰ کے نیچے فرشتے جمع ہوئے ایک فرشتہ نے کہا مجھے یہ محبوب ہے کہ خدا نے مجھے ہزار فرشتوں کی قوت عطا فرمائی ہے اور ہزار پرندوں کے پر مجھے کئے ہیں ہے اور میں جنت کے گرد اڑنا شروع کرتا یہاں تک کہ اس کے کنارے تک پہنچ جاتا خدا نے اس کو یہ عطا فرمایا اور وہ ہزار برس تک اڑتا رہا یہاں تک کہ اس کی قوت جاتی رہی اور اس کے پر گر پڑے پھر خدا نے اس کو قوت اور بازو عطا فرمائے دوبارہ ہزار برس تک اڑتا رہا یہاں تک کہ اس کی قوت جاتی رہی اور پر گر پڑے پھر خدا نے اس کو پر اور بازو عطا فرمائے وہ سہ بارہ ہزار برس تک اڑتا رہا یہاں تک کہ اس کی قوت جاتی رہی اور پر گر پڑے وہ محل کے دروازہ پر روتا ہوا گر پڑا ایک حور نے اسے جھانک کر دیکھا اور کہنے لگی اے فرشتے کیا باعث ہے جو تو رو رہا ہے یہ رونے اور غم کرنے کا گھر نہیں ہے بلکہ وہ سرور و خوشی کا گھر ہے اس نے کہا میں نے خدا کا اس کی قدرت میں معارضہ کیا تھا پھر اس نے اپنا قصہ سنایا وہ بولی تو نے تو اپنی جان خطرہ میں ڈال دی ہے تجھے کچھ معلوم بھی ہے تو ان تین ہزار سال میں کتنا اڑا اس نے کہا نہیں وہ بولی اپنے رب کی عزت کی قسم جو جنت خدا نے ابوبکرؓ کے لئے تیاریاں کی ہیں اس کے دس ہزار جزو میں سے ایک جزو سے زیادہ نہیں اڑا۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شب معراج میں ہر شئی مجھ پر پیش کی گئی یہاں تک کہ آفتاب بھی میں نے اس کو سلام کیا اور اس کے کسوف کا حال پوچھا خدا نے اسے گویائی عطا کی وہ کہنے لگا خدا نے مجھ کو ایک گاڑی پر رکھا ہے جہاں خدا چاہتا ہے وہ چلتی ہے میں نظر خود بینی اپنے اوپر نگاہ کرتا ہوں گاڑی مجھے پھسلا دیتی ہے اور میں سمندر میں گر پڑتا ہوں پھر مجھے دو شخص نظر آتے ہیں ایک کہتا ہے احد احد دوسرا کہتا ہے سچ کہا سچ کہا پھر میں خدا کے پاس ان دونوں کو وسیلہ بناتا ہوں وہ مجھے کسوف سے رہائی بخش دیتا ہے میں پوچھتا ہوں یہ دونوں کون ہیں ارشاد ہوتا ہے جو شخص احد احد کہتا تھا میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جو کہتا تھا سچ کہا سچ کہا وہ ابوبکر صدیقؓ ہیں۔

عیون المجالس میں بروایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اے عائشہؓ کیا میں تمہیں عطا نہ کروں کیا میں تم پر بخشش نہ کروں انہوں نے کہا یا نبی اللہ کیوں نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے باپ کا نام آفتاب کے قلب پر لکھا ہے

اور آفتاب روزانہ کعبہ کے مقابل آتا ہے اور اس پر سے گذرنے سے باز رہتا ہے وہ فرشتہ جو اس پر مقرر ہے ڈانٹتا ہے اور کہتا ہے اس نام کے حق سے جو کچھ یہاں ہے تو گذر جا تب وہ گذر جاتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے شب معراج میں ہر آسمان پر ابو بکرؓ کی صورت کا فرشتہ دیکھا میں نے پوچھا کیا ابو بکرؓ کو مجھ سے پہلے عروج میسر ہو گیا ارشاد ہوا نہیں بلکہ ان سے محبت کی وجہ سے میں نے ہر آسمان پر ان کی صورت کا فرشتہ پیدا کیا ہے ابو بکرؓ نے غار میں پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نبوت اور رسالت میں خدا کے نزدیک جو کچھ آپؐ کا مرتبہ ہے پہچانا میں کس میں ہوں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں رسول اللہ ہوں اور تم میرے صدیق ہو میرے بازو ہو میرے مونس ہو میرے غمگسار ہو میرے بعد میرے خلیفہ ہو لوگوں میں تم میرے قائم مقام ہو گے اور تم میرے ہمخواب ہو گے خدا نے تم کو تم سے محبت کرنے والوں کو قیامت میں بخش دیا .....۔

الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت علیؓ کے چہرہ کی طرف دیکھا اور مسکرا دیئے انہوں نے پوچھا آپ کیوں مسکراتے ہیں ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے پل صراط پر سے سوائے اس کے جس کے لئے حضرت علیؓ گذرنا لکھ دیں گے کوئی نہ گذرے گا حضرت علیؓ نے کہا میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا ہے کہ اس پر سے گذرنا اس کے لئے لکھا جائے گا جو ابو بکرؓ سے محبت رکھتا ہو گا میں نے خدائے تعالیٰ کے قول فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى[1] کے متعلق دیکھا ہے کہ اسی خاک سے ابو بکرؓ کا جسم تیار ہوا تھا قرطبیؒ نے کہا ہے کہ مقدس مطہر اور پاکیزہ کو کہتے ہیں۔

انس بن مالک نے بیان کیا یہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رضاعی خالہ کے بیٹے تھے ان کا نام سہلہؓ اور ام سلیم کنیت تھی کہ انصار میں سے ایک عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خواب دیکھا ہے گویا وہ شہد کی مکھی جو میرے گھر میں ہے گر پڑی اور میرا شوہر سفر میں ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تجھکو صبر کرنا چاہیئے تو اس سے کبھی نہ ملیگی وہ عورت روتی ہوئی نکل کھڑی ہوئی پھر اس نے ابو بکرؓ کو دیکھا اور اپنا خواب ان سے بیان کیا اور حضرت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قول ان سے نہ ذکر کیا انہوں نے کہا جا آج کی شب تو اس سے ملیگی وہ اپنے گھر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا اور ابو بکرؓ نے جو کچھ فرمایا تھا دونوں کی وجہ سے فکر میں تھی جب رات ہوئی تو دیکھتی کیا ہے

---

[1] اپنے دونوں جوتے اتار لیے آپ تو وادی مقدس طوی میں ہیں ۱۲۔

کہ اس کا شوہر آگیا اُس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر اطلاع دی. آپ نے دیر تک اُسے دیکھا اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اے محمدؐ جو آپ نے کہا تھا وہی حق ہے لیکن جب صدیق کے منہ سے یہ نکل گیا تھا تو اس سے آج ہی کی شب ملیگی اسی لئے خدا کو حیا آئی کہ ان کی زبان سے جھوٹ نکلے کیونکہ وہ صدیقؓ ہیں اسی لئے ان کی کرامت کی وجہ سے اُسے زندہ کردیا اس حدیث کی صحت قابل غور ہے میں نے مجموع میں دیکھا ہے کہ یہ حکایت حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ کے مابین جاری ہوئی تھی ابوبکرؓ نے اس سے اس کے رات کھانے کی نسبت پوچھا اس نے کہا میں نے زیت کھایا تھا اور طہارت کے ساتھ سوئی تھی انہوں نے کہا تو نے پاکیزہ چیز کھائی تھی اور پاکیزگی کے ساتھ سوئی تھی مجھے خدا سے امید ہے کہ وہ صحیح وسلامت ہوگا الریاض النضرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا کو آسمان پر یہ ناگوار گذرتا ہے کہ ابوبکرؓ زمین میں چلیں نسفیؒ نے بیان کیا کہ ایک شخص کا مدینہ میں انتقال ہوا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز پڑھنا چاہی جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز نہ پڑھیئے آپؐ رک گئے اتنے میں ابوبکرؓ آگئے اور کہنے لگے یا نبی اللہؐ اس کی نماز پڑھ لیجئے میں اس کی نسبت سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں جانتا ہوں اتنے میں جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کی نماز پڑھ لیجئے کیونکہ ابی بکرؓ کی شہادت میری شہادت پر مقدم ہے۔

جابرؓ بن عبداللہ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر صدیقؓ کو فرشتے ملتے ہیں اور انہیں جنت کی طرف لے جاتے ہیں انسؓ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں میں نے جنت میں ایک برج دیکھا جس کے اوپر اور نیچے کا حصہ حریر تھا میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ برج کس کے لئے ہے عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں کچھ حوریں ہیں خدا نے ان کو گلاب سے پیدا کیا ہے وہ گلابی کہلاتی ہیں ان سے سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے کوئی نکاح نہ کرے گا اور ابوبکرؓ کو ان میں سے چار سو ملیں گی۔

انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز سب سے آخر میں پڑھی تھی وہ ابوبکرؓ کے پیچھے پڑھی تھی اس کو نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور مناقب عشرہ میں عنقریب آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے پیچھے بھی نماز پڑھی تھی بروایت ابی ہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص راہ خدا میں جوڑا جوڑا خرچ کرتا ہے تو جنت کے دروازوں پر فرشتے جن کے پاس پھول ہوتے ہیں اسے پکار کر کہتے ہیں اے عبداللہ اے مسلم دوڑ ابوبکرؓ نے کہا یہ شخص وہ ہے جس کے مال پر ہلاکت نہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا مجھے امید ہے اے ابوبکرؓ کہ تم بھی انہیں میں سے ہوگے بلکہ تم انہیں میں سے ہو اور جوڑا جوڑا خرچ کرنے کے معنی ہیں کہ دو درہم یا دو روٹیاں دینے اور معنی یہ ہیں کہ اس کا عمل ضائع نہیں ہوا خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ جو بھلائی اپنے لئے تم آگے بھیجو گے لئے خدا کے پاس پاؤ گے ابو بکرؓ کہا کرتے تھے اے اللہ میری آخر کو بہتر عمر بنائیے اور خوا تم عمل کو بہترین عمل بنائیے اور اپنی لقا کا دن میرے لئے بہترین ایام قرار دیجئے۔

میں نے تفسیر رازی میں دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مہر ابو بکرؓ کو دی اور فرمایا اس پر لا الٰہ الا اللہ لکھو[1] ابو بکرؓ نے اسے نقاش کو دیدیا اور اس سے کہدیا کہ اس پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھ دے جب ابو بکرؓ اسے نبی صلعم کے پاس لے کر آئے تو اس پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ ابو بکر صدیق لکھا ہوا پایا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا اے ابو بکرؓ یہ زیادتی کیسی ہے انہوں نے کہا مجھے پسند نہ ہوا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام کو خدا کے نام سے جدا کروں اور باقی کیلئے میں نے نہیں کہا تھا جبرئیل نازل ہوئے اور کہنے لگے خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ابو بکرؓ کا نام میں نے لکھدیا ہے کیونکہ ان کو یہ پسند نہ ہوا کہ آپ کا نام میرے نام سے جدا ہو اور مجھے یہ پسند نہ ہوا کہ ان کا نام آپ کے نام سے جدا ہو (اس روایت کی صحت قابل غور ہے) فائدہ مردوں اور عورتوں کو انگوٹھی پہننا مستحب ہے اور مردوں کو ہر ہاتھ میں دو انگوٹھیوں سے زیادہ پہننا مکروہ ہے (اور حنفیہ کے یہاں ایک انگوٹھی سے مردوں کو زیادہ پہننا مکروہ ہے) اور اس کا لوہے وغیرہ سے بنانا مکروہ نہیں ہے اور مرد بالغ یا خنثیٰ کے لئے سونا پہننا حرام ہے اور ایسی ہی انگوٹھی کا خانہ یعنی نگ کا مقام بھی اس طرح سے کہ چھلا چاندی کا ہو اور سونے کے خانہ کا جواز سونے کی چھوٹی کیلوں کے جواز پر قیاس نہ کرنا چاہیئے لیکن نووی ؒ کی ترجیح کی بناء پر کہ سونے کی کیلیں اگرچہ چھوٹی ہوں تب بھی ناجائز ہیں، انگوٹھی کے خانہ اور کیلوں میں کوئی فرق نہ ہوگا اور بڑی اور چھوٹی ہوتے میں اہل عرب کی طرف رجوع کیا جائیگا اور انگوٹھی ایک مثقال کو نہ پہنچے اور وہ بہتر جو کے برابر ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عقیق کی انگوٹھی پہنا کرو کیونکہ وہ فقر کو دور کرتا ہے اور داہنا جانب زینت کا زیادہ مستحق ہے، شیخ عبد القادرؒ جیلانی نے کہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ بائیں چھنگلیاں میں انگشتری پہننا افضل ہے اور اس حدیث سے استشہاد کیا ہے جس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے اس کو نووی ؒ نے شرح مہذب میں صاحب تتمہ وغیرہ سے نقل کیا ہے پھر کہا ہے صحیح یہ ہے کہ داہنے میں افضل ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عقیق کی انگشتری پہنا کرو کیونکہ جب تک وہ تم پہنے رہو گے تمہیں غم نہ پہنچے گا اور ایک روایت میں ہے کہ عقیق کی انگشتری پہنا کرو کیونکہ وہ مبارک ہے اور ایک روایت میں ہے جو عقیق کی انگشتری پہنتا ہے وہ برابر برکت اور سرور میں رہتا ہے

---

[1] تمام کتب احادیث میں مروی ہے کہ آپ نے خود انگوٹھی پر صرف محمد رسول اللہ کندہ کرایا تھا۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو عقیق کی انگشتری پہنتا ہے اور اس کے نگ میں وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ نقش کرتا ہے خدا اس کو ہر بھلائی کی توفیق دیتا ہے اور دونوں فرشتے جو اس پر مقرر ہیں اس سے محبت کرتے ہیں ابن طرخان رح نے طب نبوی میں بیان کیا ہے جو عقیق کی انگشتری پہنتا ہے اس سے غصہ کی تیزی جاتی رہتی ہے اور وہ قلب کو قوت بخشتا ہے اور وسواس و خفقان کو نافع ہے اور اس کا پینا خون بند کرتا ہے اور مناقب علی رض میں دوسری حدیث عنقریب آتی ہے اور رافعی رح نے قوت میں بیان کیا ہے کہ مرد کو سوائے چھنگلیا کے کسی اور انگلی میں اس کا پہننا اصح وجہ کی رو سے درست نہیں ہے اگر کسی نے قسم کھائی کہ انگشتری نہ پہنوں گا پھر چھنگلیا کے سوا کسی انگلی میں پہنی تو وہ حانث نہ ہوگا اگر مرد ہے اور اگر کسی نے اس کے پاس انگشتری ودیعت رکھی اور کہا کہ اس کو اپنی چھنگلیا میں پہن لے اور اس نے اس کو چھنگلیا کے پاس والی انگلی میں پہن لیا تو اس نے اس کی حفاظت کی لیکن اگر انگلی کے موٹے ہونے سے نقصان ہو جائے تو وہ ضامن ہوگا جب اس نے اوپر کے پور میں پہنے پر اقتصار کیا ہو اگر کہا اس کو چھنگلیا کے پاس والی انگلی میں پہن اور اس کو چھنگلیا میں پہن لیا اگر چھنگلیا کے پاس والی جڑ میں نہیں پہنچی اور چھنگلیا میں ضائع ہو گئی تو ضامن نہ ہوگا اور نہ ضامن ہوگا اور اگر کوئی انگلی اس نے معین نہیں کی اور اس نے سوائے چھنگلیا کے کسی اور انگلی میں پہن لی تو ضامن نہ ہوگا۔ میں نے زمخشری رح کی ربیع الابرار میں دیکھا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی شے کے یاد رکھنے کا قصد کرتے تھے تو اپنی انگشتری میں ایک دھاگہ باندھ دیتے تھے اگر موتی کی انگشتری بنائی تو حرام نہیں اگر قسم کھائے کہ زیور نہ پہنوں گا پھر لوہے یا تانبے کی انگشتری پہنے تو حانث نہ ہوگا۔

لطیفہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے علی رض میں نے خدا سے تمہیں مقدم کرنے کی درخواست کی خدائے تعالیٰ نے سوائے ابوبکر رض کے مقدم کرنے کے نہ مانا اور جب خدائے تعالیٰ کا قول وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے علی رض کو اسلام کی طرف بلایا انہوں نے کہا اپنے والد سے اجازت لے لوں یہ کہہ کر تین قدم چلے تھے کہ چوتھے قدم پر ان کے والد مل گئے ابو طالب نے کہا اسلام لے آ اسی وجہ سے خلفائے اربعہ میں سے آخر ہوئے اور بعض کا قول ہے کہ خلافت اہل بیت نبوت کی ضیافت ہے اور جب مہمان اہل بیت میں سے ہوئے تو آخر میں کھاتا ہے اس کو عیون المجالس میں بیان کیا ہے۔ انس رض سے مروی ہے ایک یہودی ابو بکر صدیق رض کے پاس آیا اور کہنے لگا قسم اس کی جس نے موسیٰ کو کلیم بنا کر بھیجا ہے یقیناً مجھے آپ سے محبت ہے ابوبکر رض نے اس کے لئے اس کو بنظر حقیر سمجھ کر سر تک نہ اٹھایا جبرئیل نازل ہوئے اور کہنے لگے اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہودی سے کہہ دیجئے کہ خدا نے دوزخ میں اس سے دو چیزیں اٹھا دی ہیں اس کے پیروں میں بیڑیاں اور گردن میں طوق ڈالا جائیگا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ خبر دی وہ کہہ اٹھا

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ قسم اس کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس سے ابوبکرؓ کی طرف محبت اور مجھے زیادہ ہو گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک ہو مبارک ہو خدا نے جہنم کو تجھ سے بالکل پھیر دیا اور ابوبکرؓ کی محبت کی وجہ سے تجھے جنت میں داخل کر دیا۔

میں نے تفسیر قرطبیؒ میں دیکھا ہے کہ ابوبکرؓ نے بدر کے دن اپنے صاحبزادے عبداللہ کو قبل ان کے اسلام لانے کے مقابلے کے لئے بلایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے ابوبکرؓ اپنے سے ہمیں متمتع ہونے دو تمہیں معلوم نہیں کہ تم میرے نزدیک بمنزلہ چشم و گوش کے ہو۔

میں نے تفسیر راضی میں دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود خیبر کو لکھ بھیجا کہ اسلام لاؤ نماز پڑھو اور زکواۃ دیا کرو اور خدا کو قرض حسن دو ان میں سے ایک شخص نے کہا خدا فقیر ہے یہاں تک کہ ہم سے قرض مانگتا ہے اس پر ابوبکرؓ نے اس کے چہرہ پر طپانچہ مارا اور کہا قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تمہارے اور ہمارے درمیان عہد نہ ہو چکا ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا پھر ابوبکرؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس کی خبر کی یہودی منکر ہو گیا پھر خدا نے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ[1] ابوبکر کی تصدیق کے لئے نازل فرمائی حضرت علیؓ سے مروی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر میری بعثت تک جتنے ہوئے ہیں سب کا ثواب خدا نے تمکو عطا فرمایا ہے اور جب سے میں مبعوث ہوا ہوں اس وقت سے لے کر قیامت تک جتنے مجھ پر ایمان لائیں گے سب کا ثواب تمہیں عطا کیا ہے ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کا ایک نور کا علم ہے جس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ ابوبکر صدیقؓ ہیں لکھا ہوا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اے اللہ میں نے ابوبکرؓ کو غار میں اپنا رفیق بنایا آپ ان کو جنت میں میرا رفیق بنا دیجیے روض الافکار میں ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں نو روز تک ابوبکرؓ نے لوگوں کو نماز پڑھائی ہے اور ابوبکرؓ گورے دبلے لو رخفیف رخسارہ والے تھے حذیفہؓ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تیار کرایا اپنے اصحاب کی دعوت کی اور اپنے دست مبارک سے ایک ایک لقمہ کر کے انہیں کھلایا اور فرمایا سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ یعنی قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے اور ابوبکرؓ کو تین لقمے کھلائے عباسؓ نے ان سے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا جب میں نے انہیں پہلا لقمہ کھلایا تو جبرئیل نے کہا اے عتیق آپکو مبارک ہو جب ان کو دوسرا لقمہ کھلایا تو میکائیل نے کہا اے رفیق آپ کو مبارک ہو جب ان کو میں نے تیسرا لقمہ کھلایا تو رب العزت نے ان سے کہا اے صدیق

---

[1] خدا نے ان لوگوں کا قول سُنا جنھوں نے کہا خدا تو فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں ۱۲

تم کو مبارک ہو اگر کہا جائے کہ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کے قول کہ وقت آپ نے کھلانے ہیں کی زیادتی کی اور جب رب العزت کا ارشاد ہوا تو کیوں کھلانا بند کر دیا جواب یہ ہے ارشاد خداوندی نے اور زیادہ کھلانے سے انہیں بے نیاز کر دیا۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے اوپر کسی کا احسان نہیں ہے جسکی ہم نے مکافات نہ کر دی ہو سوائے ابوبکرؓ کے کیونکہ ان کا ہم پر اتنا احسان ہے جس کی مکافات قیامت میں خدا کرے گا حضرت علیؓ نے ایک بار پوچھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ شجاع کون ہے لوگوں نے کہا آپ حضرت علیؓ نے فرمایا میں کسی کا مقابل نہیں ہوں مگر میں نے اس سے بدلہ لے لیا لیکن سب سے زیادہ شجاع ابوبکر ہیں جب بدر کا دن ہوا تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مچان باندھ دیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون رہیگا تاکہ مشرکین میں سے آپ تک کوئی نہ پہنچ سکے اس کے بعد خدا کی قسم کوئی ہمارے قریب نہ آیا مگر ابوبکر صدیقؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب اپنی تلوار کھینچے ہوئے موجود رہے مؤلف کہتا ہے کہ یہ ایسے شخص کے مناقب کا کسی قدر بیان تھا جو معدن محار اور کنز وقار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق و ہمدم یار غار شیخ المہاجرین والانصار تھے اجابت میں سابق امامت کے ساتھ متصف تھے صاحب صدیق مؤید بالتحقیق خلیفہ شفیق تھے پاکیزہ اصل سے برآمد ہوئے تھے جنکا لقب عتیق جنکی کنیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھی خدا ان سے راضی رہے اور انہیں راضی کر دے اور جنت کو ان کی قرارگاہ بنائے۔

چراغ اہل جنت حضرت عمر بن الخطابؓ کے مناقب

حضرت علیؓ بن ابی طالب نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے عمرؓ بن خطاب چراغ اہل جنت ہیں ان کو یہ خبر پہنچی تو پوچھنے لگے کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے انھوں نے کہا ہاں عمرؓ بن خطابؓ نے کہا اچھا مجھے اپنے ہاتھ کی تحریر دیجیئے علیؓ نے بعد بسم اللہ تحریر فرمایا یہ علیؓ بن ابی طالب کا عمر بن خطاب کے لئے ضمانت نامہ ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت ہے جبرئیلؑ رب جلیل سے مروی ہے کہ عمرؓ بن خطاب چراغ اہل جنت ہیں اس کے بعد عمرؓ نے اسے لے لیا اور فرمایا کہ اس کو میرے کفن میں رکھدینا تاکہ اس کو لے کر اپنے پروردگار سے ملوں چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ طبرانی کا بیان ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ قریش شرک کی تاریکی میں مبتلا تھے جب عمرؓ اسلام لائے تو خدا نے ان کو شرک کی تاریکی سے نکال کر نور اسلام تک پہنچایا اگر کہا جائے کہ چراغ کا فائدہ یہ ہے کہ تاریکی میں روشنی حاصل ہو اور جنت میں تاریکی نہ ہوگی پھر اس کے کیا معنے ہوئے جواب یہ ہے کہ وہ اہل جنت کے سامنے ایسے روشن اور تابان معلوم ہوں گے جیسے اہل دنیا کو چراغ روشن نظر آتا ہے۔ اور ان کے طریق کی پیروی کرتے سے ایسی ہی منتفع ہوں گے جیسے لوگ دنیا میں چراغ سے منتفع ہوتے ہیں۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں جنت میں داخل ہوا پھر ایک سونے کے محل پر میرا جانا ہوا میں نے دریافت کیا یہ کس کا محل ہے لوگوں نے مجھ سے کہا عرب کے ایک شخص کا اور ایک روایت میں ہے ایک عربی شخص کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہ محل ہے کس کا انہوں نے کہا قریش میں سے ایک شخص کا میں نے کہا میں قریشی ہوں یہ محل کس کا ہے انھوں نے کہا امت محمدی میں سے ایک شخص کا میں نے کہا میں محمدؐ ہوں یہ محل کس کا انہوں نے کہا عمرؓ بن خطاب کا ہے عمر بن خطاب دراز قد تھے ان کے دونوں رخسارے کم گوشت کے تھے دونوں آنکھیں نہایت سرخ تھیں کوفیوں کے نزدیک گندم گون تھے اور اہل حجاز کے نزدیک سپید رو تھے یعنی ان کا رنگ چونے کی طرح سپید تھا خون بالکل نہیں ظاہر ہوتا تھا۔

ابن عباسؓ کا بیان ہے ایک روز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمرؓ کو دیکھ کر مسکرا دیئے اور فرمانے لگے اے عمرؓ بن خطاب آپ کو معلوم ہے کہ میں تمہارے روبرو کیوں مسکرایا انہوں نے عرض کیا خدا اور اس کے رسول کو اس کا علم زیادہ ہے آپؐ نے فرمایا کہ شب عرفہ میں خدا نے آپ کو شفقت اور محبت کی نظر سے دیکھا اور آپ کو کلید اسلام بنا دیا ابی بن کعب کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے خدا تعالیٰ عمرؓ بن خطاب کو سلام کریگا

اور سب سے پہلے عمرؓ بن خطاب ہاتھ پکڑ کر جنت کی طرف جائیں گے بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت میں منادی ندا کریگا فاروقؓ کہاں ہیں چنانچہ وہ خدا کے پاس لائے جائیں گے پھر ان سے کہا جائیگا کہ اے ابوحفص تم کو مرحبا ہو یہ تمہارا اعمال نامہ ہے اگر چاہو اسے پڑھو اگر نہ چاہو تو نہ پڑھو میں نے تمہیں بخشدیا اسلام کہے گا اے رب یہ عمرؓ ہیں انہوں نے مجھے دنیا میں باعزت رکھا آپ میدان قیامت میں انہیں باعزت رکھیے اس کے بعد وہ نور کی ناقہ پر سوار کئے جائیں گے اور انہیں لباس کے دو جوڑے پہنائے جائیں گے ایسے کہ اگر ایک جوڑا پھیلا دیا جائے تو تمام مخلوق کو چھپا لے پھر ان کے سامنے ستر ہزار فرشتے چلیں گے پھر منادی پکارے گا اے اہل موقف یہ عمرؓ بن خطاب ہیں انہیں پہچان لو۔

بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا ہے جس نے عمرؓ سے محبت کی اس نے اپنا دل ایمان سے معمور کیا حضرت علیؓ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرؓ کے غضب سے ڈرو کیونکہ جب عمرؓ کو غصہ آتا ہے تو خدا بھی غضبناک ہوتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے عمرؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عمرؓ کو غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ جب عمرؓ اسلام لائے تو مشرکین کہنے لگے کہ ہماری قوم آدھی رہ گئی اور جبرئیلؑ نے آکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمان والے حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے خوشی منا رہے ہیں، عائشہؓ نے کہا ایک بار میں نے آسمان کی طرف نظر کی اور ستارے گھنے ہوئے تھے میں نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں کوئی ایسا بھی ہوگا جس کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر تعداد میں ہوں آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا وہ کون ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا عمرؓ بن خطاب ہیں بولی میں تو یہ ابوبکرؓ کے لئے چاہتی تھی، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ عمرؓ خود ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ میں نے خواب دیکھا گویا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صبح کی نماز پڑھ رہا ہوں اتنے میں آپ کے پاس ایک لونڈی خرمائے تر لائی آپؐ نے ایک خرمائے تر لے کر میرے منہ میں دیدیا پھر اسی طرح دوسرا لیا اتنے میں میری آنکھ کھلی تو مجھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا شوق ہوا اور خرمائے تر کی شیرینی میرے منہ میں محسوس ہو رہی تھی میں مسجد گیا اور عمرؓ کے پیچھے میں نے صبح کی نماز پڑھی اور چاہا کہ اپنا خواب بیان کروں اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ سچ مچ ایک لونڈی خرمائے تر لئے ہوئے مسجد کے دروازے پر موجود ہے انہوں نے لاکر عمرؓ کے سامنے رکھدئے عمرؓ نے ایک خرمہ لے کر میرے منہ میں دیدیا پھر اسی طرح دوسرا لیا اس کے بعد اپنے ساتھیوں

کو وہ خرمے تقسیم کر دیتے ہیں چاہتا تھا کہ مجھے اور ملیں مجھ سے کہنے لگے اگر شب گذشتہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اور زیادہ دیئے ہوتے تو میں بھی دیتا مجھے اس سے تعجب ہوا کہنے لگے اے علیؓ مومن نور دین سے نظر کرتا ہے میں نے کہا آپ نے سچ کہا ہے اے امیر المومنین میں نے ایسا ہی دیکھا تھا اور آپ کے ہاتھ سے بھی اس کی لذت اور مزہ ویسا ہی پایا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے پایا تھا ماوردیؒ نے کہا ہے کہ میں نے عمرؓ بن خطاب کو خواب میں دیکھا اور ان کے ہمراہ راہ میں چلا ایک مقام پر راستہ تنگ تھا میں نے کہا اے امیر المومنین آگے تشریف لے چلیے کیونکہ آپ لوگوں کے سردار ہیں انہوں نے کہا ایسا نہ کہو میں نے کہا اے امیر المومنین کیا آپ دیکھتے نہیں اگر کوئی اپنے تہائی مال کی وصیت لوگوں کے سردار کے لیے کرے تو وہ مال خلیفہ کو ملتا ہے۔

فائدہ ایک بار حضرت عمرؓ کا خولہ بنت ثعلبہ کے پاس سے گذر ہوا اور آپ کی ہمراہی میں کچھ لوگ بھی تھے اور آپ دراز گوش پر سوار تھے اس نے آپ کو دیر تک روک لیا اور آپ کو نصیحت کرتی رہی اور کہنے لگی اے عمرؓ تمہیں یا عمیر کہتے تھے پھر اب تمہیں یا امیر المومنین کہتے ہیں اے عمرؓ خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ جس کو موت کا یقین ہوتا ہے وہ فوت سے ڈرتا ہے اور جسے حساب کا یقین ہوتا ہے وہ عذاب سے ڈرتا ہے کسی نے آپ سے کہا یا امیر المومنین آپ اس بڑھیا کی باتیں سنتے ہیں آپ نے کہا اس کی باتیں تو خدا نے ساتوں آسمان کے اوپر سے سنی ہیں یہ خولہ بنت ثعلبہ ہیں انہوں نے کہا تھا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے شوہر اوس بن صامت یعنی عبادہ بن صامت کے بھائی نے مجھ سے کہا ہے تو میرے اوپر میری ماں کی پشت کی طرح (حرام) ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تو اس پر حرام ہو گئی وہ کہنے لگیں میں نے خدا سے اپنے فاقہ اپنی تنہائی اور اپنی وحشت کی شکایت کروں گی اس کے بعد خدائے تعالیٰ نے یہ آیت اتاری قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ الآیۃ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے شوہر سے کہا ایک غلام آزاد کرو انہوں نے کہا میرے پاس تو نہیں ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا دو ماہ تک پیاپے روزے رکھو انہوں نے کہا مجھے اس کی طاقت نہیں ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ پھر عمرؓ فرمانے لگے اگر خدا کی قسم وہ مجھے صبح و شام تک روکے رہتی تب بھی میں اس کے پاس سے جدا نہ ہوتا مگر ہاں فرض نماز کے لئے (مراد ظہار یہ ہے کہ مکلف اپنی زوجہ سے کہے کہ تو مجھ پر یا مجھ سے یا میرے ساتھ یا میرے نزدیک میری ماں کی پشت یا میری بہن کی پشت یا میری پھوپھی یا خالہ یا دادی کی پشت کی طرح ہے اس کہنے کے بعد اگر اتنا زمانہ گذر جائے کہ اس سے مفارقت اختیار کر لینا ممکن تھا تو اس پر کفارہ واجب ہو گا جس کا ابھی بیان ہو چکا اور اگر اس سے خلع یا طلاق بائن یا رجعی کے ذریعہ سے مفارقت اختیار کر لی اور رجعت نہ کی یا مجنون ہو گیا یا مر گیا تو اس پر

کفارہ نہیں ہے اور کفارہ دینے کے قبل اپنی زوجہ سے صحبت کرنا شہوت کے ساتھ اسے دیکھنا یا ہاتھ لگانا نووی رح کے نزدیک حرام ہے اور رافعی رح کا قول اس کے خلاف ہے)۔

حکایت عمر رض کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھیڑنے کی غرض سے ایک دفعہ میں نکلا تو آپ مجھ سے پہلے ہی مسجد پہنچ چکے تھے میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سورۂ حاقہ یعنی سورۂ قیامت شروع کی مجھے تالیف قرآن سے تعجب ہوا اور میں کہنے لگا یہ شعر ہے پھر آپ نے پڑھا اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۱؎ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۲؎ تک پھر میں کہنے لگا یہ کسی کاہن کا قول ہے آپ نے پڑھا وَمَا هُوَ بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تَنْزِيْلٌ ۳؎ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ ۴؎ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ یہ سن کر میرے دل میں اسلام واقع ہوا۔ انس رض کا بیان ہے کہ عمر رض حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے نکلے تھے راستہ میں انہیں ایک شخص ملا اس سے اپنا ارادہ ظاہر کیا اس نے کہا بنی ہاشم سے کیسے بچو گے پھر وہ کہنے لگا اے عمر رض تمہاری بہن اور تمہارے بہنوئی یعنی سعید رض بن زید (جو عشرۂ مبشرہ میں ہیں) بھی اسلام لے آئے ہیں اس کے بعد وہ اپنی بہن اور بہنوئی کے پاس گئے جب پہنچے تو پوچھنے لگے یہ آواز کیسی تھی جو ابھی میں نے تم دونوں سے سنی ہے ان دونوں کے پاس ایک شخص انہیں سورۂ طٰہٰ سکھا رہا تھا۔

قرطبی رح کا بیان ہے کہ وہ شخص مہاجرین میں خباب بن ارت تھے عمر رض سے خباب چھپ رہے تھے سعید رض نے کہا اے عمر رض بتلاؤ تو اگر ہم حق پر ہوں اس پر عمر رض نے انہیں نہایت سختی سے مارا حضرت عمر رض کی بہن فاطمہ رض نے اٹھ کر اپنے شوہر سے انہیں ہٹانا چاہا تو حضرت عمر رض نے انہیں بھی مارا ان کا چہرہ خون آلود ہو گیا پھر عمر رض کہنے لگے اچھا یہ کتاب مجھے دو وہ بولیں اس کو سوائے پاکیزہ لوگوں کے کوئی نہیں چھو سکتا حضرت عمر رض اٹھے وضو کیا اور اس کو لے لیا اس میں سورۂ طٰہٰ خدائے تعالیٰ کے قول اِنَّنِيْۤ اَنَا اللّٰهُ ۵؎ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ دیکھی تب تو کہنے لگے مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو جب ان صحابی نے سنا جو پڑھا رہے تھے ذرا مطمئن ہوئے اور نکل آئے اور کہنے لگے اے عمر رض آپ کو بشارت ہو میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے اے اللہ اسلام کو عمر رض بن خطاب یا عمرو

۱؎ بے شک وہ رسول کریم کا قول ہے ۱۲۔ ۲؎ وہ کسی شاعر کا قول نہیں ۱۲ ۳؎ پروردگار عالم کے پاس سے اترا ہے اور اگر ہم پر کوئی بات بنائی ہوتی تو ہم اس سے قوت کے ساتھ گرفت کرتے پھر اس کے دل کی رگ کاٹ دیتے پھر تم میں سے کوئی روک نہ سکتا ۱۲۔ ۵؎ یقیناً میں ہی خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز قائم کر ۱۲۔

بن ہشام یعنی ابوجہل سے عزت بخش اس کے بعد عمرؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر گئے دروازہ پر حمزہؓ اور ایک جماعت کو پایا جب لوگوں نے انہیں دیکھا تو عمرؓ سے سب لوگ ڈر گئے حمزہؓ نے کہا اگر خدا نے عمرؓ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہا ہے تو اسلام کی ہدایت کی ہوگی اور اگر اس کے سوا کچھ ارادہ کریں گے تو ان کا قتل کر لینا ہمیں آسان ہے۔ اتنے میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل آئے اور اپنے کپڑے سمیٹ کر فرمانے لگے، اے عمرؓ کیا تم مانو گے نہیں یہاں تک کہ خدا نے جو ولید بن مغیرہ پر رسوائی اتاری تھی تم پر بھی اتارے، اے اللہ عمر بن خطاب سے اسلام کو عزت بخش آپؐ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ کہہ اٹھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ — اس پر مسلمانوں نے تکبیر کا ایسا نعرہ مارا کہ مسجد کے لوگوں تک نے سنا پھر اہل مکہ سے میں نے اس کا ذکر کیا کیونکہ انہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بھی سخت عداوت ہوتی جب انہیں میرے اسلام کی خبر پہنچتی میں نے کہا میرا ماموں ابوجہل ہے میں اس کے پاس پہنچا وہ کہنے لگا اے میرے بھانجے تجھے مرحبا ہو تیری کیا حاجت ہے میں نے کہا میں تجھے یہ خبر دینے آیا ہوں کہ میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت دیتا ہوں، اس نے دروازہ میرے چہرے پر مار دیا اور کہنے لگا خدا تیرا برا کرے اور جو کچھ تو لایا ہے اس کا بھی برا ہو۔

عائشہؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چہار شنبہ کو دعا کی تھی اور پنجشنبہ کو حضرت عمرؓ اسلام لے آئے پھر کہنے لگے اے نبی اللہ ہم اپنے دین کو کیوں چھپائیں، ہم تو حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہم تھوڑے لوگ ہیں اس پر عمرؓ کہنے لگے قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، کوئی مجلس ایسی نہ رہے گی جس میں کفر کے ساتھ بیٹھا ہونگا کہ اب اسلام کے لئے اس میں نہ بیٹھوں پھر نکل کر عمرؓ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور شہادتین یعنی کلمہ زور زور سے پڑھتے جاتے تھے مشرکین ان پر لپکے عمرؓ ان میں سے ایک پر جھپٹ پڑے اور اس کے سینہ پر چڑھ بیٹھے اور اپنی دونوں انگلیاں اس کی آنکھوں میں گھسیڑ دیں، وہ چلانے لگا، وہ لوگ عمرؓ کو چھوڑ کر بھاگ گئے پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ کوئی مجلس ایسی نہیں رہی جس میں میں نے اپنا اسلام ظاہر نہ کر دیا ہو اس کے بعد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے باہر تشریف لائے آپؐ کے آگے آگے عمرؓ اور پیچھے پیچھے حمزہؓ تھے آپ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور کھلم کھلا ظہر کی نماز ادا کی۔

علائی نے سورۂ براءۃ میں بیان کیا ہے حمزہؓ کے اسلام لانے کے ایک روز بعد عمرؓ اسلام لائے تھے اور بعض کا قول ہے کہ تین روز بعد اسلام لائے تھے ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جبرئیلؑ نے آکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عمرؓ سے میرا سلام کہہ دیجئے اور انہیں مطلع کر دیجئے کہ ان کی رضا عزت ہے اور

ان کا غضب حلم ہے اور آپ کی وفات کے بعد عمرؓ کی وفات پر اسلام ضرور رو دئے گا پھر آپؐ نے پوچھا اے جبرئیلؑ مجھے عمرؓ کے فضائل اور جو ان کا رتبہ خدا کے نزدیک ہے اس سے آگاہ کرو انہوں نے جواب دیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کے ساتھ اتنی مدت تک بیٹھا رہوں جتنی مدت تک حضرت نوحؑ اپنی قوم میں رہے تھے تب بھی میں عمرؓ کے فضائل اور جو ان کا رتبہ خدا کے نزدیک ہے اس سے نہ مطلع کر سکوں گا۔

حکایت: عمرو بن عاصؓ سے اہل مصر نے کہا کہ دریائے نیل میں ہر سال ایک کنواری لڑکی کو ڈال دینے کی ضرورت پڑتی ہے ورنہ وہ جاری نہیں ہوتا عمروؓ نے امیر المومنین عمرؓ بن خطاب کو یہ ماجرا لکھ بھیجا آپ نے فرمایا اسلام سے پہلے کی باتوں کی اسلام بیخ کنی کر دیتا ہے اس کے بعد ان کے پاس ایک رقعہ لکھ بھیجا اس میں لکھا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عمرؓ بن خطاب کی جانب سے دریائے نیل کے نام تجھے معلوم ہو کہ اگر تو خود ہی جاری ہوا کرتا تھا تو تیری ہمیں کچھ حاجت نہیں اور اگر تو خدا کے حکم سے جاری ہوتا تھا تو خدا کے نام پر جاری ہو جا اور یہ حکم دیا کہ اس رقعہ کو دریائے نیل میں ڈال دیں چنانچہ وہ حکم خدا سے جاری ہو گیا۔

حکایت: سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد میں سے کسی نے دریائے نیل کے کنارے کنارے تیس برس تک آبادی میں اور تیس برس تک چٹیل میدان میں سفر کیا تاکہ اس کا منبع دریافت کریں ان کو ایک شخص نے دیکھ کر پوچھا، تو کون ہے، انہوں نے جواب دیا ابراہیم کی اولاد میں سے ہوں مجھے اس کی انتہا نہیں ملی اس نے کہا اس سمندر کی طرف جا اس سے ایک جانور نکلے گا اس پر سوار ہو جانا وہ تجھے لے کر اس ساحل تک مسافت قطع کر جائیگا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اس نے لے لوہے کی سرزمین پر لے جا کر ڈالا وہ اس میں تنہا چلتا رہا یہاں تک کہ چاندی کی سرزمین تک جا پہنچا پھر اسے شہر پناہ کی دیوار نظر آئی جس میں قبہ بنا ہوا تھا اس کے چار دروازے تھے ہر دروازے سے ایک دریا نکلتا تھا پہلا زمین پر جاری تھا وہ دریائے نیل تھا اور تین شہر پناہ کے نیچے غائب ہو جاتے تھے اس نے چاہا کہ قبہ میں جائے ایک ہاتف نے آواز دے کر اسے منع کیا اس نے کہا اے ہاتف ان تینوں دریاؤں کی نسبت جو غائب ہو جاتے ہیں مجھے مطلع کر اس نے کہا یہ دجلہ اور فرات اور سیحون و جیحون ہیں۔

ابو عبداللہ محمد کسائی کا بیان ہے کہ خدا نے سات سمندر پیدا کئے ہیں پہلا سمندر زمین (یعنی خشکی) کو گھیرے ہوئے ہے اس کے ادھر ایک سمندر ہے جس کا نام اصم ہے اس کے ادھر ایک سمندر ہے جس کا نام مظلم ہے اس کے ادھر ایک سمندر ہے جس کا نام مرماس ہے اس کے ادھر ایک سمندر ہے جس کا نام بحر ساکن ہے اس کے ادھر ایک سمندر ہے جس کا نام باکی ہے اور یہ ساتوں سمندروں میں سے آخری ہے اور ربیع الابرار میں بروایت ذہب مذکور ہے کہ مشہور سمندر سات ہیں بحر ہند، بحر سندھ، بحر شام، بحر افریقہ

بحر اندلس (اسپین) بحر روم اور بحر چین اور ربیع الابرار میں بروایت کعبؓ بیان کیا گیا ہے کہ خضرؑ بحر چین میں جہاز پر سوار ہو کر گئے اور اپنے اصحاب سے کہا کہ مجھکو لٹکا دو انہوں نے کتنے ہی دن تک سمندر میں لٹکائے رکھا پھر ادھر آئے تو انہوں نے پوچھا کہ آپ نے کیا دیکھا وہ بولے ایک فرشتہ نے میرا استقبال کیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ اے آدمی کہاں کا قصد ہے میں نے کہا کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس سمندر کی گہرائی کسقدر ہے اس نے کہا کیونکر ممکن ہے داؤدؑ کے زمانے سے ایک شخص اترا تھا اور اب تک وہ اس کی نہائی گہرائی تک بھی نہیں پہنچا اور اس کو تین سو برس کا زمانہ گذر گیا۔

حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے جب خدا نے زمین کو پیدا کیا تو وہ چکر کھانے لگی خدا نے ایک بڑے فرشتہ کو حکم دیا اس نے اپنے شانہ پر اسے تھام لیا لیکن اس کے قدم کو قرار نہ تھا پھر خدا نے یاقوت سبز کا ایک بڑا پتھر پیدا کیا جس کے درمیان میں ستر ہزار سوراخ تھے اور ہر سوراخ میں ایک سمندر تھا الحاصل اس پتھر پر اس فرشتہ کے دونوں قدم ٹھہر گئے لیکن اس پتھر کو قرار نہ تھا پھر خدا نے ایک بیل پیدا کیا جس کے چالیس ہزار سینگھ تھے اور چالیس ہزار پیر اور چالیس ہزار آنکھیں اور چالیس ہزار کان اور چالیس ہزار منھ اور چالیس ہزار ناک تھیں، ہر دو سینگ ہر دو کان ہر دو پیر ہر دو منھ اور ہر دو ناک کے درمیان پانچسو برس کی مسافت حائل تھی، جب وہ سانس چھوڑتا تو سمندر چڑھ جاتا تھا اور جب سانس کھینچتا تو سمندر کھنچ جاتا تھا۔ یہ پتھر کے نیچے تھا اور اس بیل کو قرار نہ تھا، پھر خدا نے ایک مچھلی پیدا کی وہ اس بیل کے پیروں کے نیچے آگئی پس دنیا پتھر پر اور پتھر بیل پر اور بیل مچھلی پر اور مچھلی پانی پر اور پانی ہوا پر اور ہوا تاریکی پر تھی اور جو کچھ تاریکی کے نیچے ہے اس کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اور ایک روایت میں ہے کہ پتھر مچھلی کی پشت پر ہے (یہ ایک قصہ ہے اس کی صحت قابل بحث ہے) عیسیٰؑ سے کسی نے پوچھا اس زمین کے نیچے بھی کوئی مخلوق ہے انہوں نے کہا ہاں پھر انہوں نے سات سمندر اور سات زمینیں بیان کیں اور پہلے یہ جو گذر چکا ہے کہ سب اخلق کے نیچے ہے ابن عمرؓ کا یہ قول اس کے مخالف ہے کہ دوسری زمین میں مختلف ہوائیں چلتی ہیں اور ابن عباسؓ کا قول ہے کہ ریح عقیم اسی زمین کے نیچے ہے اور وہی قیامت میں پہاڑوں کو اڑا دیگی ریاح کا لفظ قرآن میں رحمت کے معنی میں آتا ہے اور ریح کا لفظ عذاب کے معنی میں چنانچہ اسی سے ریح صرصر ہے جس کے معنی نہایت تند ٹھنڈی ہوا کے ہیں۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ریح روح خداوندی سے ہے اور ربیع الابرار میں بروایت ابن عباسؓ مروی ہے کہ جاڑے کے چلے جانے سے فقراء پر رحم کھا کر خوش ہوتے ہیں اور احیاء میں ہے کہ خدائے تعالیٰ نے داؤدؑ پر وحی بھیجی کہ ایک دشمن کی ملاقات کے لئے تیار ہو جاؤ انہوں نے کہا اے رب وہ کیا ہے ارشاد ہوا جاڑا ربیع الابرار میں ہے کہ جاڑے میں بیماندار کا وضو کرنا تمام راہبوں کی عبادت کے برابر ہوتا ہے محمد بن عبدالعزیزؒ کا قول ہے کہ جاڑا دشمن دین ہے اور حضرت علیؓ کا قول ہے شروع جاڑے میں سردی سے

بچاؤ کرو اور آخر میں اس کو حاصل کیا کرو کیونکہ وہ بدن میں ویسا ہی اثر کرتی ہے جیسا درخت میں اثر کرتی ہے شروع میں جلا دیتی ہے اور آخر میں پتوں سے سرسبز کر دیتی ہے انسؓ کا بیان ہے جاڑے کی سردی سے بچنے کے لئے چھوارے اور انگور سے مدد لیا کرو اور گرمی کی حرارت دفع کرنے کے لئے پچھنے لگوانے سے مدد لیا کرو عرب کے نزدیک جاڑا اپنی شدت کی وجہ سے مذکر ہے اور گرمی اپنی سہولت کی وجہ سے مونث ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک قطرہ باران بھی برستا تھا تو کہا کرتے تھے اے رب آپ کا شکر ہے غصہ دور ہوا اور رحمت نازل ہوئی ربیع الابرار میں بیان ہے کہ اگر جنت کی حوروں میں سے کوئی حور ساتوں سمندروں میں تھوک دے تو اس سے وہ شیریں ہو جائے گا۔ مالک بن زیاد کا بیان ہے کہ جنات نعیم جنات فردوس کے درمیان میں ہے اس میں حوریں ہیں جن کو خدا نے جنت کے گلاب سے پیدا کیا ہے عرض کیا گیا اس میں رہے گا کون آپ نے فرمایا وہ لوگ جو گناہوں کا پکا ارادہ کر چکے ہیں لیکن جب انہیں خدا کی عظمت یاد آئی تو اس سے ڈر گئے اور کنارہ کش ہو گئے۔

حکایت: بلالؓ کا بیان ہے کہ ایک بار ہم حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عرفات میں تھے آپ نے فرمایا لوگوں کو خاموش کرو پھر ارشاد کیا کہ خدا نے تمہارے اس مجمع میں تم پر احسان فرمایا ہے چنانچہ تم میں سے جو گنہگار ہیں انہیں نکوکاروں کو دے دیا اور تم میں سے جو نکوکار ہیں انہوں نے جو مانگا انہیں عطا فرمایا برکت خداوندی پر چلو عموماً اہل عرفات سے خدائے تعالیٰ نے فرشتوں پر فخر کیا ہے اور عمرؓ بن خطاب سے خصوصاً فخر کیا ہے۔

فوائد: پہلا فائدہ حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ ایک بار میں بیمار پڑا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس نشے کی برائی سے جو تم محسوس کرتے ہو خدائے یکتا و بے نیاز کے سپرد کرتا ہوں کہ نہ جس کے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے دوسرا فائدہ ایکبار حضرت عمرؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وسق چھوارے مانگے آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں ایک وسق کا تمہارے لئے حکم دیدوں اور اگر چاہوں تو تمہارے لئے چند کلمات سکھا دوں کہ وہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہیں انہوں نے عرض کی مجھے سکھا بھی دیجئے اور عطا بھی فرمایئے کیونکہ میں حاجت مند ہوں آپ نے فرمایا اچھا پڑھو اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِىْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِىْ رَاقِدًا وَّلَا تُطْمِعْ فِىَّ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا وَاَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِىْ هُوَ كُلُّهٗ بِيَدِكَ ۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع چار مد کا اور ایک مد عراقی رطل سے ایک رطل اور تہائی رطل کے برابر ہے اور دمشقی رطل سے اڑسٹھ رطل پانچ اوقیہ اور ایک درہم کے دو سالویں حصہ کے برابر ہے اور ایک صاع دمشقی دو رطل

ایک اوقیہ پورا اور ایک اوقیہ کے سانویں حصہ کے برابر یعنی ۵ے **حکایت** طبرانیؒ نے ریاض النفرہ میں
بیان کیا ہے کہ ایک بار عبداللہ بن سلام نے عبداللہ بن عمر کو سوتے ہوئے دیکھا ان سے کہا کہ اے قفل
جہنم کے بیٹے اٹھو اس پر ان کا رنگ دگرگوں ہو گیا اور انہوں نے اپنے باپ سے اس کی شکایت کی وہ
کہنے لگے عمرؓ کے لئے تباہی ہے اگر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر بننے کے بعد اور اتنی عبادت کے
بعد بھی عمرؓ کا ٹھکانا جہنم قرار پایا اس کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن سلام کے پاس پہنچے اُن
سے کہنے لگے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم نے مجھے ایسا ایسا کہا ہے عبداللہ بن سلام نے کہا ہاں میرے والد نے
اپنے آباؤ اجداد کی روایت سے بروایت موسیٰؑ حضرت جبرئیلؑ سے روایت بیان کی ہے وہ کہتے
تھے کہ امت محمدیؐ میں ایک شخص ہوگا جسے عمرؓ بن خطاب کہتے ہوں گے جب تک وہ ان میں رہے
گا جہنم بند رہیگی جب اس کا انتقال ہو جائے گا جہنم کھل جائے گی اور اپنی اپنی خواہشوں میں
لوگ متفرق ہو جائیں گے اس طرح بہتیرے جہنم رسید ہوں گے حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ سوائے عمرؓ
کے جس کسی نے ہجرت کی خفیہ کی کیونکہ حضرت عمرؓ نے جب ہجرت کا ارادہ کیا ڈھال و تلوار لگائی کعبہ
کا سات بار طواف کیا اور دو رکعتیں پڑھیں اور قریش کے شرفا یہ سب دیکھ رہے تھے پھر کہا کہ جس کو
یہ مدنظر ہو کہ اپنی بی بی کو رانڈ اور بچہ کو یتیم کرے وہ اس وادی کے ادھر ادھر مجھ سے ملے اس کے بعد
کسی نے ان کا تعاقب نہیں کیا اور بخاری میں ہے کہ انہوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے
ہجرت کی تھی۔

حکایت: حضرت عمرؓ بن خطاب نے مدائن کسریٰ کی جانب لشکر روانہ کیا جب وہ لوگ دجلہ کے
کنارے پہنچے انہیں کوئی کشتی نہ ملی سعدؓ بن ابی وقاص لشکر کے سردار تھے انہوں نے اور خالد بن
الولید نے کہا اے دریا تو حکم خدا سے جاری ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حرمت و تعظیم اور عمرؓ کی عدل
کی بدولت ہم کو پار ہو جانے دے اس کے بعد یہ سب لوگ مع گھوڑوں اور اونٹوں کے اس پار اتر گئے
اور ان کے سم تک میں تری نہ تھی اس کو حصنی نے فتح النفوس میں ذکر کیا ہے ایسا ہی ایک قصہ اور ہے
ابوہریرہ کا بیان ہے کہ ہم علاء حضرمیؓ کے ساتھ ایک جنگل میں تھے ہم کو سخت تشنگی معلوم ہوئی ہم نے انہیں اس
کی اطلاع دی انہوں نے دو رکعت نماز ادا کر کے یہ دعا پڑھی یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ اسْقِنَا[1] اتنے میں
ایک بدلی نمودار ہوئی اور وہ ہم پر آ کر سایہ انداز ہوئی یہاں تک کہ ہم ایک جھیل پر آ پہنچے ہم نے کشتی تلاش
کی ہمیں کوئی کشتی نہ ملی انہوں نے پھر یہ دعا پڑھی یا حلیم یا علیم یا علی یا عظیم اجزنا[2] پھر ہم نے ان کے گھوڑے

۱ے اے حلم والے اے علم والے اے بلند اور عظمت والے ہمیں سیراب کر دے ۱۲

۲ے اے حلیم اے علیم اے عظیم ہمیں پار اُتار دے ۱۲۔

کی باگ پکڑلی وہ کہنے لگے بسم اللہ کہکر پار ہو جاؤ خدا کی قسم ہم لوگ پانی پر چلے گئے نہ ہمارے پیر تر ہوئے نہ اونٹ کے اور لشکر کی تعداد چار ہزار تھی پھر ان کا انتقال ہو گیا تو ہم نے انہیں دفن کر دیا ہمیں خوف تھا کہ کہیں کتا یا کوئی درندہ ان کی قبر کو کھود نہ ڈالے اس کے بعد ہم نے مٹی جو ہٹائی تو ہمیں وہ اپنی قبر میں نہ ملے۔

مؤلف کہتا ہے بفضل خدا یہ ان کے مناقب بیان ہوئے جنہوں نے ارکان دین کو مستحکم کر دیا کفر کی بنیاد ہلادی نور حق کو بلند کر دیا کفر کی آگ کو سرد کر ڈالا یہاں تک کہ اسلام کی عزت اور شوکت بڑھی اور بت پرست غصہ میں آکر جل جل مرے وہ ایسے تھے کہ چادر حیات وغیرت میں ملبوس رہتے جس راستہ سے وہ نکل جاتے تھے شیطان اسے چھوڑ کر دوسرے راستہ جاتا۔ حق سے باطل کو دور کر دیا باطل کو پراگندہ کر ڈالا۔ پاش پاش کر دیا اپنی تیغ ہمت لشکر جہالت پر ایسی چلائی کہ اس میں بہت کچھ کمی آگئی تیر اسلام سے بتوں کے دھرے اڑا دیئے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی عصمت مآب صاحبزادی حفصہؓ کا نکاح کر دیا خود حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فاروق کے لقب سے یاد فرمایا اور یہ خصوصیت ان کی شان میں بیان فرمائی ہوش کم رکھنے والے عمل بکثرت کرنے والے ہیں ان کے کام میں کجی نقصان اور مکر کو دخل نہیں ہونے پاتا حق بات کہنے والے ہیں اور یوم حساب میں نصرت پانے والے ہیں۔ قول فیصل کا انہیں الہام ہوتا تھا قیامت میں آگے رہنے والے داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال لینے والے یعنی امیر المومنین ابی حفص عمر بن خطاب رضؓ ان کی پانچسو چھبیس حدیثیں ہیں منجملہ ان کے صرف بخاری میں چونتیس اور مسلم میں اکیس آئی ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مناقب

حضرت حسنؓ بن علیؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی طرف نگاہ کی اور فرمایا میں تم دونوں سے محبت کرتا ہوں اور جس سے میں محبت کرتا ہوں خدا اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور خدا کو تم دونوں کے ساتھ مجھ سے زیادہ محبت ہے اور تم دونوں سے ملائکہ کو بھی محبت ہو گئی ہے کیونکہ خدا کو تم سے محبت ہے خدا اس سے محبت کرے جس کو تم سے محبت ہو خدا اسکا دشمن ہو جائے جسکو تم دونوں سے دشمنی ہو جو تم دونوں سے میل رکھے خدا اس سے میل رکھے اور جو تم دونوں سے جدائی اختیار کرے خدا اس سے جدائی اختیار کرے ۔

حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنی ان دونوں آنکھوں سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اگر ایسا نہ ہو تو یہ دونوں نابینا ہو جائیں اور میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے آپ کو کہتے سنا ہے اگر ایسا نہ ہو تو یہ دونوں بہرے ہو جائیں کہ اسلام میں ابوبکرؓ اور عمرؓ سے زیادہ پاک وصاف کوئی نہیں پیدا ہوا، انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اسوقت ابوبکرؓ آپ کے داہنے اور عمرؓ آپؐ کے بائیں جانب تھے آپؐ نے اپنا داہنا دست مبارک حضرت ابوبکرؓ کے شانوں پر اور بایاں دست مبارک حضرت عمرؓ کے شانوں پر رکھ کر فرمایا تم دونوں میرے دنیا میں وزیر ہو اور تمہیں دونوں میرے آخرت میں وزیر ہو گے جب زمین شگافتہ ہو گی تو ہم تم اسی طرح نکلیں گے اور اسی طرح ہم تم رب العالمین کی زیارت کریں گے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ آسمان والوں سے بہتر ہیں، زمین والوں سے بہتر ہیں، جتنے گذر گئے ان سے بہتر ہیں، جتنے قیامت تک آنے کو باقی ہیں ان سے بہتر ہیں، مگر ہاں نبیوں اور رسولوں سے بہتر نہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ سب سے بہتر ہیں خدا نے فرشتوں کی آرائش سے ان دونوں کو زینت بخشی ہے اور آسمان اور زمین کے دفتر میں نبیوں اور رسولوں کے ساتھ ان کا نام درج فرمایا ہے (اگرچہ وہ نبی نہیں ہیں)۔

حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اتنے میں ابوبکرؓ اور عمرؓ نمودار ہوئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ارشاد فرمانے لگے کہ یہ دونوں نبیوں اور رسولوں کو چھوڑ کر باقی تمام اگلے پچھلے میانہ سن جنتیوں کے سردار ہیں، اے علیؓ ان دونوں کو کہیں ابھی سے اس کی خبر نہ کر دینا محب طبریؒ نے کہا ہے کہ مجھ سے پہلے تم ان سے نہ کہہ دینا میں خود ہی ان کو یہ مژدہ سناؤں گا اور وہ مجھ سے خوش ہونگے اور یہاں میانہ سن جنتیوں کے سردار اس لئے کہا باوجودیکہ جنتی جوان ہوں گے تاکہ ان کی کمال حالت کی طرف اشارہ ہو جائے اسی لئے کہ میانہ سال شخص کے نزدیک جوان کی بلنسبت

حالت زیادہ کامل ہوتی ہے اور جنتیوں کے درجے ان کی عقل کے اندازے کے موافق ہونگے چنانچہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ طرح طرح کی نیکیاں کرکے اپنے خالق کا قرب حاصل کریں تو تم انواع عقل سے خدا کے قرب کے جویا ہو اگرچہ عقل کے متعلق پہلے ایک باب گذر چکا ہے اور جوان اور میانہ سن کا فرق باب امانت میں سابق میں آچکا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت دوزخ میں باہم فخر کی گفتگو ہوئی دوزخ نے جنت سے کہا میرا مرتبہ تجھ سے بڑا ہے کیونکہ تجھ میں بہتیرے فرعون اور سرکش اور جابر لوگ ہوں گے خدا نے جنت پر وحی بھیجی کہ کہدے بلکہ فضیلت مجھ ہی کو ہے کہ خدا نے مجھے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ایسے لوگوں سے زینت بخشی ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب قیامت ہو گی تو منادی پکارے گا کہ ابوبکر اور عمرؓ سے پہلے کوئی اپنا نامۂ اعمال نہ اٹھائے ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک بار ہم حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے اتنے میں ابوبکرؓ اور عمرؓ داخل ہوئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ نے ہمیں تو ایک دوسرے کے لئے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے سوائے تین شخصیتوں کے کہ ان کے لئے کھڑے ہونے کی اجازت دی ہے ماں باپ کے لئے عالم باعمل کے لئے اور سلطان عادل کے لئے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تھے جب یہ داخل ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام کھڑے ہو گئے تو میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تم دونوں پر کسی کی حکومت نہ ہو گی پس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان دونوں کیلئے خلافت کی تصریح ہو گئی سفینہؓ سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنائی تو ایک پتھر اس میں رکھ کر فرمانے لگے کہ ابوبکرؓ کو چاہیئے کہ میرے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر رکھدیں پھر فرمایا کہ عمرؓ کو چاہیئے کہ ابوبکرؓ کے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر رکھدیں پھر فرمایا کہ عثمانؓ کو چاہیئے کہ عمرؓ کے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر رکھدیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد یہ لوگ خلیفہ ہوں گے اس کو ریاض نضرہ میں بیان کیا ہے حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہم آپ کے بعد کسے حاکم بنائیں آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم ابوبکرؓ کو حاکم مقرر کرو گے تو انہیں امانت دار دنیا سے بے رغبت آخرت پر راغب پاؤ گے اور اگر تم عمرؓ کو حاکم مقرر کرو گے تو انہیں امانت دار اور قوی پاؤ گے وہ خدا کے بارے میں کسی کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور اگر کبھی تم علیؓ کو حاکم مقرر کرو گے اور تم مجھے ایسا کرتے ہوئے معلوم ہوتے نہیں ہو تم انہیں رہنما ہدایت یافتہ پاؤ گے اور وہ تمہیں راہ راست پر لے چلیں گے۔ مؤلفؒ کہتا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا کہ تم مجھے ایسا کرتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے ہو مطلب یہ ہے کہ تم ان کو ابوبکرؓ اور عمرؓ سے پہلے حاکم

نہ مقدر کر سکو گے چنانچہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ میں نے ابو بکرؓ اور عمرؓ کو مقدم نہیں کیا بلکہ خدا ہی نے ان دونوں کو مقدم کر دیا ہے اور ابن عباسؓ کا قول ہے واللہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کا حاکم بننا تو کتاب اللہ میں موجود ہے چنانچہ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا وارد ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حفصہؓ سے کہا تھا تمہارے اور عائشہؓ کے والد میرے بعد لوگوں کے والی (حاکم) ہوں گے دیکھو کسی کو اس بات سے آگاہ نہ کر دینا۔ ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھے معراج ہوئی تھی میں نے آفتاب کو دیکھا کہ مشرق سے مغرب کی طرف وہ کھینچا جاتا ہے اور اس کی پیشانی پر دو سطریں لکھی ہیں میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا انہوں نے بتلایا پہلی سطر یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ابو بکرؓ الشفیق دوسری سطر یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عمر الفاروق الرفیق اس کو ریاض النضرہ میں ذکر کیا ہے۔

عیون المجالس میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا میں شب معراج میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے ایک سیب دیا گیا وہ پھٹ گیا اور اس میں سے ایک حور نکل آئی میں نے اس سے پوچھا تو کس کے لئے ہے وہ بولی اس نہر پر ستر ہزار درخت ہیں ہر درخت کی ستر ہزار شاخیں ہیں ہر شاخ میں ستر ہزار پتے ہیں ہر پتہ میں میری جیسی حور ہے خدا نے اُن کو ابو بکرؓ اور عمرؓ سے محبت کرنے والوں کے لئے بنایا ہے (خدا جانے کہاں کی روایت ہے) بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب میری معراج ہوئی تو میں نے آسمان میں گھوڑے کھڑے ہوئے دیکھے جن پر زین کسی تھی لگام چڑھی ہوئی تھی وہ پیشاب پاخانہ نہ کرتے تھے ان کے سر یاقوت سرخ کے اور سم زبرجد کے تھے بدن زر سرخ کے پردار تھے میں نے کہا اے جبرئیلؑ یہ کس کے لئے ہیں انہوں نے کہا کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کے لئے ہیں قیامت کے روز ان پر سوار ہو کر خدا کی زیارت کو جایا کریں گے (یہ روایت بھی تحقیق طلب ہے) حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے آسمان پر سے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ سے میری مدد کی اور زمین والوں سے ابو بکرؓ اور عمرؓ سے میری مدد کی ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ اور عمرؓ سے کہا کیا میں تم دونوں کو وہ فرشتے اور انبیاء نہ بتلا دوں جو تم دونوں کی طرح ہیں، اے ابو بکرؓ فرشتوں میں سے تو تمہاری طرح میکائیلؑ ہیں رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں اور نبیوں میں تمہاری طرح ابراہیمؑ ہیں جنہوں نے کہا تھا جو میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے اور جو میری نافرمانی کرے پس تو نہایت بخشش کرنے والا اور مہربان ہے اور اے عمرؓ تمہاری طرح فرشتوں میں جبرئیلؑ ہیں خدا کے دشمنوں پر سختی اور عذاب لے کر نازل ہوتے ہیں اور نبیوں میں تمہاری طرح نوحؑ ہیں جنہوں نے کہا تھا اے رب

لہ اور جب نبی نے اپنی بی بی سے خفیہ طور پر کوئی بات۔ کہی ۱۲۔

زمین پر کسی بودوباش کرنے والے کو نہ چھوڑیے اور اے عمرؓ تمہاری حالت موسیٰؑ کی طرح ہے جنہوں نے کہا تھا اے ہمارے رب ان کے مالوں کو مٹا دیجئے اور ان کے دلوں پر سختی کیجئے اور وہ کبھی ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ دردناک عذاب دیکھ نہ لیں گے۔

امام رازیؒ نے کہا ہے کہ طمس کے معنی ہیں مسخ کردینا چنانچہ اُن کی نشہ کی چیزیں جنہیں وہ کھاتے تھے پتھر کی بن گئی تھیں اور سورۂ نساء میں خدائے تعالیٰ کے قول مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا کے متعلق ذکر کیا ہے مطلب یہ ہے کہ نہ ناک رہی نہ آنکھیں اور بعض نے کہا ہے طمس وجوہ سے مطلب ہے کہ راہ راست سے انہیں پھیر دیا۔

بروایت ابن مسعودؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ اور عمرؓ میری امت میں ایسے ہیں جیسے ستاروں میں آفتاب اور ماہتاب بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ہر شے کی شفا ہے دونوں کی شفا یادِ خدا ہے اور یادِ خدا کی شفا ابوبکرؓ اور عمرؓ کی محبت ہے امام مالک نے بیان کیا ہے کہ پہلے لوگ اپنی اولاد کو ابوبکرؓ اور عمرؓ کی محبت کی تعلیم دیا کرتے تھے جیسے کہ انہیں قرآن کی سورتیں یاد کرایا کرتے تھے ابن عمرؓ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت قائم ہوگی خدا ایک فرقہ کو دوزخ میں لے جانے کا حکم فرمائے گا۔ دوزخ کے پیادے اسی دم انہیں گرفتار کرکے لے چلیں گے پھر رحمت کے فرشتے کو خدا کا حکم ہوگا انہیں واپس لاؤ چنانچہ وہ انہیں واپس لائیں گے پھر وہ خدا کے سامنے دیر تک کھڑے ہوں گے پھر خدا کا ارشاد ہوگا اے میرے بندو میں نے تمہارے گذشتہ گناہوں کی وجہ سے تمہیں دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا تھا لیکن ابوبکرؓ اور عمرؓ کی محبت کی بدولت تمہیں میں نے بخش دیا۔

بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا مجھے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی محبت کی بدولت اپنی امت کے لئے ویسی ہی امید ہے جیسے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی بدولت مجھے امید ہے ایک شخص نے حضرت علیؓ بن ابی طالب سے پوچھا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا آپ نے فرمایا ابوبکرؓ اور عمرؓ اس نے کہا اے امیر المومنین آپ سے بھی پہلے آپ نے فرمایا قسم اُس ذات کی جس نے جنت کو پیدا کیا اور جان کو بنایا وہ دونوں جنت کے پھل کھاتے ہوں گے اور اس کے فرشتوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے زمین سے سب سے پہلے میں نکلوں گا پھر ابوبکرؓ اور عمرؓ اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی محبت ایمان ہے اور اُن دونوں کی عداوت کفر ہے۔

حکایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ کو میں خطبہ میں یہ پڑھتے سنتا

ہوں کہ اے اللہ جس ثنے سے آپ نے خلفائے راشدین کی اصلاح کی ہے میری بھی اصلاح کیجئے پس وہ کون ہیں اس پر آپ رو دیئے اور فرمانے لگے وہ دونوں میرے حبیب پیشوائے ہدایت اور اسلام کے شیخ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں جس نے ان کی اقتدا کی وہ بچ گیا جس نے ان کی پیروی کی وہ راہ مستقیم کا راستہ پا گیا اور جس نے ان کے ساتھ تمسک کیا وہ خدا کی جماعت میں سے ہے اور خدا کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے، ریاض النضرہ میں ہے کہ ایک بار حضرت علیؓ کسی جنازے کے پیچھے چلے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ آپ کے آگے آگے تھے تو آپ نے کہا سُن لو یہ دونوں صاحب سکھلاتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنے والے کی فضیلت اس کے سامنے چلنے والے پر ایسی ہے جیسے کہ جماعت کی نماز کی فضیلت بے جماعت کی نماز پر ہے لیکن یہ دونوں امام ہیں کہ جنکا اقتدا کیا جاتا ہے۔ مسئلہ جنازہ کے سامنے چلنا جنازہ کے پیچھے چلنے سے آئمہ ثلاثہ کے نزدیک افضل ہے اور ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ پیچھے چلنا افضل ہے رہا سوار کے لئے تو خطائی نے کہا ہے کہ افضل پیچھے چلنا ہے بلا خلاف ہاں اگر کوئی مسلمان اپنے کسی کافر قرابت مند کے جنازہ کے ہمراہ جائے تو اسے پیچھے چلنا افضل ہے۔

فائدہ: ترغیب وترہیب میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے کہ جو شخص قبر کھود دیتا ہے خدا جنت میں اس کا گھر بناتا ہے اور جو مردہ کو غسل دیتا ہے وہ گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے گویا آج پیدا ہوا ہے اور جو کسی میت کو کفن پہنا دیتا ہے خدا اس کو حلہ بہشتی پہنائے گا اور جو کسی غمگین کی تعزیت کرتا ہے خدا اس کو لباس تقویٰ پہناتا ہے اور خدا اس کی روح پر رحمت نازل کرتا ہے اور جو کسی جنازہ کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ دفن تک رہتا ہے خدا اس کے لئے تین قیراط ثواب لکھتا ہے جن میں سے ہر قیراط کوہ احد سے بڑا ہوتا ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی میت کو غسل دے کر کفناتا ہے خوشبو لگاتا ہے اس کو اٹھا کرلے چلتا ہے اس پر نماز پڑھتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلے اسے فاش نہیں کرتا وہ خطاؤں سے ایسا نکل آتا ہے جیسے آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اس کو ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے منہاج میں ہے چاہیے کہ غسل دینے والا امانت دار ہو اگر بھلی بات دیکھے تو اسے بیان کر دے اور اگر بری بات دیکھے تو اس کا بیان کرنا اس پر حرام ہے ہاں اگر کوئی مصلحت ہو تو مضائقہ نہیں مثلاً وہ بدعتی یا ظالم تھا تو جو کچھ غسل دینے والے نے دیکھا ہو مثلاً اس کی آنکھوں کا نیلا ہو جانا یا چہرے کا سیاہ ہو جانا وغیرہ بیان کر دے تاکہ دوسروں کے لئے بدعت اور ظلم سے زجر ہو جائے اور ربیع الابرار میں ہے جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو عرش کانپنے لگتا ہے اور خدا غضب ناک ہوتا ہے۔

حکایت: الزہر الفائح میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو طلب فرمایا جب دونوں صاحب حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے دیر سے آنیکا سبب پوچھا دونوں صاحبوں نے عرض کیا

ہم نے راہ میں ایک جنازہ دیکھا تھا اس کی نماز پڑھنے لگے تھے آپؐ نے دریافت کیا تم دونوں میں سے امام کون تھا، عمرؓ بولے اے نبی اللہ کیا ابوبکرؓ کے سامنے بھی وسیلہ کوئی آگے بڑھ سکتا ہے۔ اتنے میں جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ اور عمرؓ میت کے لئے باعث برکت بن گئے کیونکہ وہ بڑا گناہ گار تھا جب ان دونوں نے اس پر نماز پڑھی تو خدا نے اسے دوزخ سے آزاد کر دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

حکایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ فرماتے ہیں کہ میں نے حمزہؓ اور جعفرؓ بن ابی طالب کو خواب میں دیکھا اور ان دونوں کے سامنے ایک طبق رکھا تھا جس میں زبرجد کی طرح بیر تھے ان دونوں نے اس میں سے کھایا اس کے بعد وہ انگور بن گئے انہوں نے اس میں سے کھایا اس کے بعد وہ تر چھوارے بن گئے انہوں نے اس میں سے کھایا میں نے ان دونوں سے دریافت کیا کہ میں نے تم دونوں کو افضل اعمال کرنے والا تو پایا یا نہیں انہوں نے جواب دیا لا الہ الا اللہ کہنا میں نے پوچھا اس کے بعد کیا انہوں نے کہا آپ کے اوپر درود بھیجنا میں نے پوچھا پھر کیا انہوں نے کہا ابوبکرؓ اور عمرؓ سے محبت کرنا اور ریاض نضرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں شب معراج میں میں جنت میں گیا تو حمزہؓ بن عبدالمطلب نے میرا استقبال کیا میں نے ان سے پوچھا کہ کونسا عمل سب سے افضل اور خدا کو سب سے زیادہ محبوب اور میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہے، انہوں نے کہا آپ کے اوپر درود بھیجنا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا ابوبکرؓ اور عمرؓ سے دین کو پورا کرے گا، بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے قیامت میں دو منبر لائے جائیں گے ایک عرش کے داہنے رکھا جائیگا دوسرا بائیں ان پر دو شخص بیٹھیں گے پھر وہ شخص جو عرش کے بائیں ہوگا ندا کرے گا کہ اے لوگو میں دوزخ کا داروغہ ہوں مالک ہوں خدا کا مجھے حکم ہے کہ اس کی کنجیاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کر دوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی کنجیاں ابوبکرؓ اور عمرؓ کے سپرد کر دوں تاکہ وہ اپنے دشمنوں کو اس میں داخل کریں پھر وہ شخص جو عرش کے داہنے ہوگا ندا کرے گا کہ اے لوگو میں جنت کا داروغہ ہوں، مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی کنجیاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی کنجیاں ابوبکرؓ اور عمرؓ کے سپرد کر دوں تاکہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں

ربیع الابرار میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عیسٰی بن مریمؑ میرے مدینہ میں وفات پائیں گے اور عمرؓ کی قبر کے پہلو میں دفن ہوں گے پس ابوبکرؓ اور عمرؓ کو خوشخبری ہو کہ وہ

دونوں دونبیوں کے درمیان اٹھیں گے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عرش کے نیچے سے ایک منادی پکارے گا کہ خدا پر جس کا حق ہو وہ کھڑا ہو جائے عرض کیا گیا یا رسول اللہ خدا پر کس کا حق ہو گا آپؐ نے فرمایا جس نے ابو بکرؓ اور عمرؓ سے محبت کی ہو گی جعفر صادقؓ نے فرمایا ہے خدا نے عرش کے تین سو ساٹھ پائے پیدا کئے ہیں، ہر پایہ کے نیچے ساٹھ ہزار صحرا ہیں اور ہر صحرا میں کوئی نہ کوئی امت ہو گی وہ کہتے ہوں گے اے اللہ ابو بکرؓ اور عمرؓ سے محبت کرنے والوں سے راضی ہو جائیے اور ان کے دشمنوں پر لعنت کیجئے۔ حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک فرقہ ہو گا جن کو رافضی کہتے ہوں گے وہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کو گالیاں دیں گے جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر ڈالو کیونکہ وہ مشرک ہیں (یہ روایت تحقیق طلب ہے) حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب کو برا مت کہو آخر زمانہ میں ایک فرقہ ہو گا جو میرے اصحاب کو برا کہے گا تم ان پر نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو نہ ان سے شادی کرو نہ ان کی صحبت میں بیٹھو اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے علیؓ تم جنت میں ہو اے علیؓ تم جنت میں ہو اے علیؓ تم جنت میں ہو عنقریب ایک فرقہ ہو گا جنہیں رافضی کہتے ہوں گے جب تم انہیں پاؤ تو ان سے قتال کرنا انہوں نے پوچھا اے نبی اللہؐ کیا علامت ہے آپؐ نے فرمایا وہ جمعہ اور جماعت کی نگرانی نہ کریں گے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کو گالیاں دینگے۔

حکایت: ایک شخص لکڑیاں چنتا تھا اور یہ کہتا جاتا تھا اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شمس و قمر سے بھی زیادہ بیش بہا ہیں ابو بکرؓ اور عمرؓ کی نیکیوں کے برابر درود بھیجئے، اس سے رافضیوں کی ایک جماعت نے کہا کیا تو لکڑیاں بیچتا ہے اس نے کہا ہاں وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اس کے ہاتھ پیر کاٹ کر ایک مقام میں شب کو لے جا کر ڈال دیا جو ان سے دور تھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ اور عمرؓ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے ہاتھ پیر کہ جہاں تھے وہیں لگا دیئے خدا نے اس کے ہاتھ پیر جیسے تھے ویسے ہی بنا دیئے وہ پھر آ کر لکڑیاں چننے لگا ان رافضیوں نے دیکھا تو بڑے متعجب ہوئے پھر اس سے کہنے لگے کیا تو لکڑیاں بیچتا ہے اس نے کہا ہاں انہیں پھر اپنے مکان لے گئے اور اس سے ماجرا دریافت کیا اس نے بیان کر دیا اس پر وہ لوگ ابو بکرؓ اور عمرؓ کو برا کہنے سے تائب ہو گئے۔

حکایت: ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے مصر میں ایک شخص کو صرع میں مبتلا دیکھا اس کے کان میں میں نے کہدیا آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ[1] وہ جنی کہنے لگا ہم خدا پر ایمان رکھنے والے ہیں لیکن یہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کو گالیاں دیا کرتا ہے عیون المجالس میں ہے اگر کوئی قسم

[1] کیا خدا نے تمہیں اجازت دی ہے یا خدا پر تم افترا پردازی کرتے ہو ۱۲۔

کھائے کہ کسی مجنون سے نہ بولے گا اور پھر رافضی سے بولے تو حانث ہو جائے گا ایک شخص کا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گزر ہوا عرض کیا گیا کہ یہ مجنون ہے آپ نے فرمایا مجنون تو وہ ہے جو گناہ پر جم گیا ہو مصیبت زدہ کہو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے دوزخیوں پر ایک ہوا چلے گی وہ کہیں گے اس سے زیادہ بدبودار ہوا ہم نے نہیں دیکھی جواب ملے گا کہ یہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو برا کہنے والوں کی ہوا ہے۔

حکایت: کسی نے بصرہ میں اپنا گھر فروخت کیا پھر اس کے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہنے لگا اے اس گھر میں رہنے والو خدا تمہیں جزائے خیر دے تم برسوں ہمارے پڑوسی رہے لیکن سوائے بھلائی کے ہم نے تم سے کچھ نہ دیکھا ہاتف نے فوراً آواز دی خدا تجھے بھی جزائے خیر دے ہم نے بھی یہاں سے چلے جانے کا عزم کر لیا ہے کیونکہ تو نے ایسے کے ہاتھ گھر بیچا ہے جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کو گالیاں دیا کرتا ہے۔

حکایت کسی کا بیان ہے کہ طیبہ یعنی مدینہ میں مجاور تھا میرا کوئی دوست آیا اور وہ نہایت گرسنہ تھا میں اس کے لئے کھانا لینے کے لئے نکلا مجھے رافضیوں کی ایک جماعت قبہ عباسؓ کے پاس ملی میں نے ان سے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی محبت کے طفیل سے کھانا مانگا جس کو میرے لوگ کھائیں ان میں سے ایک نے کہا ہمارے ساتھ چل میں اس کے ہمراہ ایک بڑے مکان تک گیا اتنے میں دو حبشی غلام نظر پڑے اس نے ان دونوں کو میرے مارنے کا حکم دیا انہوں نے مجھے سختی سے مارا پھر میری زبان قلم کر ڈالی جب رات ہوئی تو مجھے سڑک پر ڈال دیا رمق برابر مجھ میں جان رہ گئی تھی میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے آپؐ سے اپنے حال کی شکایت کی اتنے میں مجھے نیند آگئی میں بیدار ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ میں صحیح و سالم ہو گیا جب دوسرا سال آیا تو میرے پاس کچھ فقیر آئے انہوں نے مجھ سے کھانا مانگا میں قبہ عباسؓ کی طرف متوجہ ہوا میں نے رافضیوں کو پایا ان سے میں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی محبت کی بدولت طلب کیا ایک جوان بولا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا جب وہ لوگ کام سے فارغ ہوئے میں اس جوان کے ساتھ اس کے گھر گیا اس نے مجھے کھانا دیا پھر اس نے ایک بندر نکالا میں نے پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ میرا باپ ہے سال گذشتہ ایک فقیر آیا تھا اس نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی محبت کی بدولت اس سے سوال کیا تھا اس نے اس کی زبان قلم کر ڈالی تھی اور اپنے غلاموں سے خوب پٹوایا تھا۔ میں نے کہا وہ فقیر میں ہی تھا جوان نے کہا اس بات کو مخفی رکھنا کیونکہ میں نے ظاہر کیا ہے کہ میرے باپ کا انتقال ہو گیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے برا کہنے سے میں تائب ہو گیا ہوں۔

حکایت: حجرہ نبویہ کے خادموں میں سے کسی سے مروی ہے (خدا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل درود و سلام نازل فرمائے) میرا ایک دوست تھا جو حاکم کے پاس آمد و رفت رکھتا تھا وہ میرے پاس ایک روز آیا اور کہنے لگا ایک بڑا واقعہ گذرا حلب سے ایک جماعت آئی

اور انہوں نے حاکم کے لئے بہت کچھ مال صرف کیا اور درخواست کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ ان کے لئے کھول دیا جائے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو نکال لینے دیا جائے حاکم نے منظور کر لیا مجھے اس سے سخت صدمہ ہوا اس کے بعد حاکم کا قاصد مجھے بلانے آیا اور اس نے کہا جب رات کے وقت وہ لوگ آئیں تو ان کے لئے مسجد کا دروازہ کھول دینا اور کچھ ان سے روک ٹوک نہ کرنا میں حجرہ شریف میں لوٹ آیا اور میرا آنسو نہ تھمتا تھا جب رات ہوئی تو بعد نماز عشاء کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کھول دیا۔ چالیس آدمی اندر آئے، شمعیں، کدال اور دیگر آلات کھودنے کے لئے لائے تھے انہوں نے حجرہ شریف کا ارادہ کیا خدا کی قسم وہ منبر شریف تک بھی نہ پہنچے تھے کہ انہیں مع سارے سامان کے زمین نگل گئی جب، حاکم کو ان کی خبر معلوم ہونے میں دیر ہوئی تو اس نے مجھ کو بلا کر ان کا حال پوچھا جو غضب ان پر نازل ہوا تھا میں نے ان سے آگاہ کر دیا خدا اپنے غضب سے بچائے۔

حکایت الزہر الفائح میں بیان کیا ہے کہ کچھ لوگ مکہ روانہ ہوئے اتفاق سے ان میں سے ایک کی وفات ہو گئی انہوں نے ایک اونی خیمہ میں ایک بڑھیا دیکھی اُس سے قبر کھودنے کے لئے کدال مانگ لی جب اُس شخص کو دفن کر چکے تو معلوم ہوا کہ بھولے سے کدال قبر میں رہ گئی آخر کار کدال نکالنے کے لئے قبر کھودی، دیکھتے کیا ہیں کہ وہ کدال طوق بن کر میت کے گلے میں پڑ گئی ہے۔ اُن لوگوں نے بڑھیا کو اس کی اطلاع دی وہ کہنے لگی لا الہ اللہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا آپ فرماتے تھے کہ اس کدال کو رکھ چھوڑ یہ ایک شخص کے لئے ہے جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کو گالیاں دیا کرتا ہے۔

حکایت: ایک مرد صالح بارادۂ حج روانہ ہوا اس کا بغداد میں گزر ہوا بغداد کے ایک زاہد کے پاس اُس نے اپنا کچھ مال امانت رکھا اُس نے اُس شخص سے کہا کہ جب مدینہ میں پہنچنا تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سلام عرض کر دینا اور کہہ دینا کہ فلاں زاہد نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر آپ کے پہلو میں دونوں سونے والے (ابوبکرؓ اور عمرؓ) نہ ہوتے تو میں ہر سال آپؐ کی زیارت کیا کرتا۔ جب وہ شخص مدینہ پہنچا اُس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپؐ کے ہمراہ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا اپنا پیغام پہنچا میں نے پیغام کہہ دیا۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا اس شخص کو حاضر کر و حضرت علیؓ نے اسے حاضر کیا آپؐ نے فرمایا اس کی گردن مار دو چنانچہ آپ نے گردن مار دی اس کے خون کے تین نقطے اُڑ کر میرے کپڑے پر بھی آ پڑے میں گھبرا کر جاگا تو وہ نقطے میں نے اپنے کپڑوں پر پائے جب میں بغداد واپس آیا تو ایک جوان مجھے اُسی شخص کے مشابہ ملا میں نے اس سے اُس شخص کا حال دریافت کیا وہ بولا کہ وہ میرا والد تھا اپنے گھر میں سو رہا تھا ہم سب کے بیچ میں سے کوئی اسے اڑا کر لے گیا پھر اس کا پتہ نہیں لگا، میں نے اس کو سارا ماجرا سنایا وہ رویا اور ابوبکرؓ

اور عمرؓ کی عداوت سے تائب ہوگیا اور میرا مال اس نے میرے حوالہ کیا۔

فائدہ: ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ بغداد کو منصور نے ۱۴۶ھ میں آباد کیا تھا اور اس کا نام دارالسلام اور قبۃ الاسلام تھا شہروں میں بغداد ایسا ہے جیسا کہ بندگان خدا میں استاد ہوا کرتا ہے بغداد کی ہوا تمام ہواؤں سے زیادہ غذائیت بخش ہے اور وہاں کی نسیم سب سے زیادہ لطیف اور پانی ہر پانی سے زیادہ شیریں ہے اور وہاں رہنے والے اپنی پاکیزگی اخلاق کے باعث سے ملائکۂ اہل ارض کے لقب سے مشہور ہیں۔ منصور نے جب اسے آباد کرنا چاہا تو کسریٰ کے محل ہدم کرنے کا فیصلہ کیا جو بغداد سے ایک منزل پر تھا۔ اس سے کہا گیا یہ اسلام کی نشانی ہے جو اسے دیکھے گا جان لے گا کہ اس کے آباد کرنے والے کے حکم کو سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دور نہیں کرسکتا۔ اور وہ حضرت علیؓ بن ابی طالب کے نماز پڑھنے کی جگہ تھی علاوہ بریں اس کے ہدم کرنے کے مصارف اس کے نفع سے زیادہ ہوتے تھے چنانچہ اس پر اس کے ہدم کرنے سے وہ باز رہا اس کا طول سو گز کا تھا مولد شریف میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب ولادت ہوئی تو اس کے چودہ کنگرے گر پڑے تھے، ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ابوبکرؓ تم وتر کیسے پڑھتے ہو انہوں نے کہا اول شب میں پڑھ لیتا ہوں، آپ نے فرمایا دانا اور ہوشیار ہو پھر آپؐ نے عمرؓ سے پوچھا اے عمرؓ تم کیسے وتر پڑھتے ہو انہوں نے کہا آخر شب میں آپ نے فرمایا زور آور اور جفاکش ہو، نوویؒ نے شرح مہذب میں بیان کیا ہے کہ جسے آخر شب میں اپنے جاگ اٹھنے پر وثوق ہو اس کے لئے وتر کا موخر کرنا افضل ہے لیکن روضہ میں اس میں یہ قید لگائی ہے کہ اس کے لئے ہے جو تہجد پڑھے۔ تاکہ اصل کی تبعیت ہو جائے۔

حکایت: محمد بن سماک نے ذکر کیا ہے کہ میرا ایک پڑوسی تھا جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کو برا بھلا کہا کرتا تھا، ایک بار میری اور اس کی گفتگو ہوگئی یہاں تک کہ میں نے اسے کچھ کہا سنا اور اس نے مجھے۔ میں غمگین ہو کر اپنے گھر واپس چلا آیا پھر میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ سے ماجرا عرض کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لے یہ چھری لے کر اسے ذبح کر ڈال میں نے اسے ذبح کر ڈالا میں جاگا تو مجھے اس کے گھر سے چلانے کی آواز سنائی دی جب صبح ہوئی تو میں نے مقام غسل میں اس کو دیکھا چھری کا اس کی گردن میں نشان تھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آسمان دنیا میں اسی ہزار فرشتے ہیں جو محبین ابوبکرؓ وعمرؓ کے لئے استغفار کیا کرتے ہیں اور دوسرے آسمان میں اسی ہزار فرشتے ہیں جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے دشمنوں پر لعنت کیا کرتے ہیں۔

حکایت: کسی شخص کا بیان ہے کہ میں نے ایک مسلمان جن دیکھا اور اس سے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی

نسبت پوچھا اس نے کہا کہ (شیخین کے بارہ میں) ایک بار میری اور ایک عفریت کی چل گئی تھی عفریت کہتا تھا کہ ان دونوں نے حضرت علیؓ پر ظلم کیا اس کے بعد ہم دونوں نے مقدمہ ابلیس لعنۃ اللہ کے سامنے پیش کیا وہ کہنے لگا کہ ہزار سال آسمان دنیا میں میں خدا کی عبادت میں مشغول رہا ہوں چنانچہ میں عابد کہلانے لگا تھا پھر میں آسمان دوم میں آسمان سوم میں ہزار ہزار سال تک عبادت کرتا رہا پھر میرا نام راغب رکھا گیا پھر آسمان چہارم میں میں نے فرشتوں کی ستر ہزار صفیں دیکھیں جو محبین ابوبکرؓ و عمرؓ کے لئے استغفار کرتے تھے پھر میں آسمان پنجم کی طرف بلند ہوا تو میں نے فرشتوں کی ستر ہزار صفیں دیکھیں جو دشمنان ابوبکرؓ و عمرؓ پر لعنت بھیجتے تھے حضرت علیؓ کا قول ہے کہ میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نفس واحد کی طرح ہیں جو ہم سب سے محبت رکھتا ہے ہماری محبت سے منفعت اٹھاتا ہے اور جو ہم میں فرق کرتا ہے خدا اسے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی کوئی حجت نہ ہوگی اور کسی ایماندار کے دل میں میری محبت ان دونوں کی عداوت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی ایک بار ایک شخص نے حضرت علیؓ سے کہا آپ سب لوگوں سے بہتر ہیں آپ نے اس سے پوچھا تو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اس نے کہا نہیں تو آپ نے پوچھا تو نے ابوبکرؓ کو دیکھا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے پوچھا تو نے عمرؓ کو دیکھا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اگر تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوتا تو میں تجھے قتل کر ڈالتا اور اگر تو نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا ہوتا تو میں تجھے کوڑے مارتا۔

حکایت: کسی شخص کا بیان ہے کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ مسافر تھا انہوں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی نسبت کچھ کہا میں نے ان کو ڈانٹ دیا اس کے بعد ایک درندہ ان کے درمیان سے مجھے اٹھالے گیا میں نے اپنے جی میں کہا یہ رافضی لوگ میری حالت پر بڑے خوش ہوتے ہوں گے اس کے بعد اس درندہ نے مجھے اپنے بچوں کے سامنے ڈالدیا وہ میرے پاس آئے پھر بھاگ گئے اور بزبان فصیح گویا ہوئے کہ اے ہمارے باپ ہم تین دن کے بھوکے ہیں پھر بھی تو ہمارے پاس ایسے کو اٹھالایا ہے جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کا محب ہے (پھر بھلا ہم اسے کیسے کھائیں) سفیان ثوریؒ کا بیان ہے کہ میں نے بصرہ میں ایک کٹکھنا کتا دیکھا جس نے لوگوں کا راستہ چلنا بند کر دیا تھا میرا اس کے پاس سے گذر ہوا تو مجھے اس سے خوف معلوم ہوا وہ کہنے لگا تم نہ ڈرو خدا نے تو مجھے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو برا کہنے والوں پر مسلط کیا ہے۔

حکایت: امام ابو حنیفہؒ کا بیان ہے کہ میرا ایک ہمسایہ تھا جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کو برا بھلا کہا کرتا تھا اس نے دو خچر خریدے ایک کا نام اس نے ابوبکر رکھا اور دوسرے کا عمر جس کا نام اس نے عمر رکھا تھا اس کو چارہ کم دیتا تھا ایک دن اس خچر نے اس پر حملہ کر دیا اسے ہلاک کر ڈالا لوگوں نے مجھے یہ ماجرا بیان کیا میں نے کہا شاید اسی خچر نے اسے ہلاک کیا ہوگا جس کا نام اس نے عمرؓ رکھا تھا۔ لوگوں نے کہا ہاں۔

حکایت: بسنی نے بیان کیا ہے کہ ایک حبشیہ عورت حاضر ہوئی اور حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی پھر کچھ دنوں تک لاپتہ رہی پھر بیٹھ چلا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے غائب رہنے کا سبب پوچھا اُس نے عرض کیا میں اپنے گھر والوں کو کوہ قاف پر دیکھنے گئی تھی۔ وہاں میں نے ایک عجیب بات دیکھی ہیں نے دو شخص دیکھے ایک کہتا تھا اے اللہ مجھے ابوبکر رض اور عمر رض کی محبت پر وفات دے، دوسرا کہتا تھا اے اللہ مجھے اُس آگ کے عذاب سے بچائیے جس سے آپ ابوبکر رض اور عمر رض کے دشمنوں کو عذاب دیں گے حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا پہلا شخص خضر تھا اور دوسرا ابلیس تھا ایک بار حضرت علی رض نے ابلیس سے پوچھا تو کہاں رہتا ہے اس نے کہا ایسی قوم ہیں جن پر خدا کا غضب ہے کیونکہ ہیں نے ابوبکر رض اور عمر رض کو برا کہنا ان کے نزدیک اچھا بنا دیا ہے

حکایت: الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ ہیں کسی مرد صالح کی ہیں نے روایت دیکھی ہے اس نے بیان کیا ہے کہ میں کسی میت کا حال نہ سُنتا تھا۔ جسے کفناتا نہ ہوں ایک بار مجھ سے کہا گیا فلاں مقام پر ایک میت ہے ہیں وہاں گیا، دیکھتا کیا ہوں کہ وہ کود کر کھڑا ہو گیا پھر بیٹھ کر آگ آگ کہنے لگا ہیں نے اس سے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھ اس نے کہا میں پڑھ نہیں سکتا خدا کوفہ کے بڈھوں پر لعنت کرے انہوں نے مجھے ورغلایا یہاں تک کہ ہیں ابوبکر رض اور عمر رض کو بُرا کہنے لگا۔ ربیع الابرار ہیں بیان کیا ہے کہ حضرت علی رض نے فرمایا اے کوفہ گویا میں تیرے ساتھ ہوں تو عکاظی چمڑے کی طرح درانہ ہو گا (عکاظ ایک موضع کا نام ہے جہاں جاہلیت کے زمانہ ہیں بازار لگتا تھا) اور تو حوادث کے ساتھ چھوڑا جائیگا اور زلزلوں پر سوار رہے گا اور مجھے خوب معلوم ہے کہ کسی جابر شخص نے تیرے ساتھ برائی نہیں چاہی سوائے اس کے جسے خدا نے مشغلہ کے ساتھ ایک آزمائش ہیں ڈالا ہو اور ایک قاتل کے ہاتھ سے اس کو مارا ہو عمر رض جب کوفہ کا ذکر کرتے تو فرماتے تھے کہ ایمان کا خزانہ ہے اور خدا کا دراز نیزہ ہے کتاب العلم ہیں شام کی فضیلت کے بیان ہیں اس سے زیادہ حال گذر چکا ہے۔ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ابوبکر رض اور عمر رض سے زیادہ فضیلت رکھنے والے پر آفتاب کبھی طلوع و غروب نہیں ہوا ابوہریرہ رض کا بیان ہے کہ ایک بار ابوبکر رض اور عمر رض آئے حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں چشم و گوش ہیں۔

فائدہ: ہیں نے عسکری کی کتاب الاوائل میں دیکھا ہے کہ سب سے پہلے خلفاء میں سے جس نے اپنا جانشین مقرر کیا وہ ابوبکر رض ہیں انہوں نے حضرت عمر رض کو اپنا جانشین قرار دیا تھا صفوۃ الصفوۃ ہیں ہے کہ جب حضرت ابوبکر کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو انہوں نے حضرت عمر رض کو بلا کر ان سے کہا اے عمر رض خدا سے ڈرتے رہنا اور اسے خوب جان لو کہ خدا کی جانب سے کچھ عمل رات کے مقرر ہیں جنہیں وہ دن کو قبول نہیں فرماتا جب تک کہ اس کا فرض نہ ادا کیا جائے وزن دار اعمال اُسی کے

ہیں جس نے حق کی پیروی کرکے اپنے اعمال وزن دار بنا لیے ہیں اور جس پلہ میں حق ہو اسی کو وزنی ہونا شایان ہے اور قیامت میں اعمال اسی کے ہلکے اور بے وزن ہوں گے جس نے باطل کی پیروی کرکے اپنے اعمال کو ہلکا بنا لیا ہوگا اور جس پلہ میں کہ باطل رکھا گیا ہوگا اس کو شایان ہے کہ ہلکا اور بے وزن ہو جائے میں نے الزہر الفائح میں دیکھا ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکرؓ کے پاس ان کے مرض الموت میں آیا اور کہنے لگا اے ابوبکرؓ میں آپ کو خدا اور قیامت کا دن یاد دلاتا ہوں کیونکہ آپ نے ہمارے اوپر سخت اور متشدد شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے لوگ گھبرا گئے ہیں اور اُن کا کچھ بس نہیں چلتا پس خدا آپ سے پوچھے گا انہوں نے کہا کیا تم خدا کو مجھے بتلانے آئے ہو اگر خدا مجھ سے پوچھے گا تو میں کہدوں گا کہ میں نے ان پر ان میں سے بہترین شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

لطیفہ: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا گویا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ ایک ہی درجہ میں ہیں پھر حضرتؐ ان سے ڈھائی درجہ بڑھ گئے آپ نے اپنا خواب ابوبکرؓ سے بیان کیا ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وفات پاکر خدا کی رحمت و مغفرت میں جا بسیں گے اور آپؐ کے بعد میں ڈھائی سال تک زندہ رہوں گا۔

روض الافکار میں مذکور ہے کہ ایک بار جاڑے کے دنوں میں ابوبکرؓ نے غسل کیا اس کے بعد انہیں پندرہ روز بخار آیا اور بعض نے کہا ہے کہ انہیں مرض سل ہو گیا تھا۔ صفوۃ الصفوہ میں بیان کیا ہے کہ ابوبکرؓ کی وفات کا سبب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال فرما جانا ہوا تھا کیونکہ رنج والم کے مارے ان کا بدن گھلتا رہا یہاں تک کہ انتقال ہو گیا ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے ابوبکرؓ آپ کی عیادت کو آئے جب حضرتؐ کے پاس سے گئے تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گھبراہٹ میں خود بھی بیمار پڑ گئے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صحت ہو گئی اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ابوبکرؓ کی عیادت کے لئے تشریف لائے جب ابوبکرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اشعار ذیل پڑھنے لگے۔

مَرِضَ الْحَبِیْبُ فَزُرْتُهٗ ۔۔۔ فَمَرِضْتُ مِنْ اَشْفَقٍ عَلَیْہِ
شُفِیَ الْحَبِیْبُ فَزَارَنِیْ[1] ۔۔۔ فَشُفِیْتُ مِنْ نَظْرِیْ اِلَیْہِ

ابن مسیبؒ کا بیان ہے کہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی مکہ میں ہلچل پڑ گئی ابوبکرؓ کے والد ابو قحافہؓ نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے لوگوں نے کہا حضرت نبیؐ

---

[1] دوست بیمار پڑا تو میں نے اس کی زیارت کی پھر میں اس کے غم میں بیمار پڑ گیا۔ دوست کو شفا ہوئی اور اس نے میری زیارت کی تو میں اس کے دیدار سے شفایاب ہو گیا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی انہوں نے پوچھا آپ کے بعد کون والی مقرر ہوا لوگوں نے کہا آپ کے بیٹے ابو بکرؓ انہوں نے پوچھا بنو عبد مناف اور بنو المغیرہ بھی رضامند ہو گئے لوگوں نے کہا ہاں، انہوں نے کہا جو خدا عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ خدا نہ دے اُسے کوئی عطا کرنے والا نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت دو سال تین ماہ اور بارہ روز رہی اور بقول بعض بیس روز اور بقول بعض دس روز اور ابوبکرؓ نے تریسٹھ برس کے سن میں سہ شنبہ کو جمادی الآخری کی آٹھ راتیں باقی تھیں ۱۳ھ میں وفات پائی اور ان کا آخری کلام یہ تھا رَبِّ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِين[1] اور یہ وصیت کر گئے تھے کہ ان کی زوجہ اسماءؓ بنت عمیس انہیں غسل دیں۔ پہلے وہ جعفر بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں پھر ابوبکرؓ کے بعد علیؓ بن ابی طالب نے ان سے نکاح کیا اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی نماز قبر شریف اور منبر شریف کے درمیان پڑھی اور چار تکبیریں کہیں اور ان کے والد ان کے کچھ دن اور چھ ماہ تک زندہ رہے اور مکہ میں بعمر ستانوے سال انتقال کیا اور فتح مکہ کے سال ایمان لائے تھے اور حضرت ابوبکرؓ کی قبر میں ان کے صاحبزادے، عبدالرحمٰنؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور طلحہؓ اترے تھے، علائیؒ کا بیان کیا ہے جب ابو بکرؓ کی وفات ہونے کو ہوئی تو آپ نے کہا مجھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس اٹھالے جانا اور عرض کرنا یا رسول اللہ السلام علیک یہ ابوبکرؓ ہے آپؐ سے اجازت کا خواستگار ہے کیا آپؐ اُسے اندر آنے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں چنانچہ جب لوگوں نے ایسا کیا انہوں نے ایک ہاتف کو کہتے ہوئے سُنا کہ دوست کو دوست کے پاس لے آؤ پھر لوگوں نے آپ کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پہلو میں دفن کر دیا اور آپ کی لحد کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد سے ملا دیا، طبریؒ نے بیان کیا ہے کہ جب ابو بکرؓ کی وفات ہوئی حضرت علیؓ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے خدا آپ پر رحم فرمائے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمدم اور آپ سے الفت رکھنے والے اور رازدار ہیں اور آپ سب سے پہلے اسلام لائے آپ کا یقین سب لوگوں سے پختہ ہے اور درجہ سب سے بلند ہے اور رسول اللہؐ کے بمنزلہ چشم و گوش کے تھے آپ کو خدا اسلام کی جانب سے جزائے خیر دے حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی قبر شریف کے پاس کہا تھا کہ خدا آپ کے چہرہ کو تازگی آمیز اور آپ کی سعی کو مشکور کرے آپ دنیا کی ذلت اور آخرت کی عزت کرنے والے تھے کیونکہ آپ اُس پر متوجہ تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔

---

[1] اے رب مجھے مسلمان رکھکر موت دیجئے اور نکوکاروں میں شامل کر دیجیے۔

لطیفہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ سب سے سچی فراست رکھنے والے چار شخص ہوئے ہیں دو عورتیں اور دو مرد پہلی عورت شعیب علیہ السلام کی بیٹی صفورا تھیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت اپنے باپ سے کہا تھا کہ ان کو نوکر رکھ لیجیے دوسری عورت خدیجہ رض تھیں جنہوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی فراست اور دانائی سے پہچان لیا اور بقول بعض آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون تھیں چونکہ انہوں نے موسیٰ کی نسبت فرعون سے کہا تھا کہ یہ میری اور تیری آنکھ کی خنکی ہے اس کو قتل نہ کر پہلے مرد عزیز مصر تھے جنہوں نے یوسف ع کو دانائی سے پہچان لیا چنانچہ کہا ان کی بڑی خاطر و مدارت کر شاید ہم کو ان سے نفع پہنچے رازی نے بیان کیا ہے کہ عزیز نے آپ کو سترہ برس کی عمر میں خریدا تھا اور آپ تیرہ سال تک وہاں رہے تھے اور ریان شاہ مصر نے آپ کو تیس برس کی عمر میں وزارت عطا کی تھی اور خدا نے آپ کو تینتیس برس کی عمر میں ملک و حکمت عطا فرمائی تھی اور ایک سو بیس برس کی عمر میں ملک مصر کے والی ہوئے ریان کا یوسف ع کی زندگی ہی میں آپ کے اوپر ایمان لانے کے بعد انتقال ہو گیا تھا۔ دوسرے مرد ابوبکر رض تھے جنہوں نے عمر رض کو اپنی فراست سے تاڑ لیا اور ان کو اپنے بعد خلیفہ قرار دیا وہب کا بیان ہے کہ حضرت عمر رض کا توریت میں شاخ آہن اور امیر شدید کے نام سے ذکر آیا ہے۔

حکایت: عمر رض کا بیان ہے کہ میں ایام جاہلیت میں تاجر بن کر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دمشق گیا جب ہمارا کام پورا ہو چکا تو میں مکہ کی طرف روانہ ہوا اتفاق سے ایک کام بھولے سے رہ گیا تھا پھر میں لوٹا۔ میں ابھی بازار ہی میں تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سپاہی موجود ہے اور وہ دمشق کے بڑے لوگوں میں سے تھا۔ اس نے میری گردن پکڑ کر ایک کنیسہ (گرجا) میں داخل کیا جس میں بکثرت مٹی پڑی تھی پھر اس نے مجھے پھوڑا اور ٹوکری دی اور کہنے لگا مٹی اٹھاؤ اس کے بعد میرے سر پر اس نے گھونسا مارا اس پر میں نے اسے پھوڑے سے مارا کہ اس کا دماغ پاش پاش ہو گیا میں نے اسے مٹی میں دبا دیا اور جدھر میرا منہ اٹھ گیا ادھر چل دیا اس کے بعد میں ایک اور گرجا میں پہنچا اور اس کے سایہ میں بیٹھ گیا اس کے اندر سے ایک شخص نکلا مجھ سے پوچھنے لگا تو کون ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہا ہے میں نے اس سے کہا میرے ساتھی کھو گئے ہیں اس پر مجھے گرجا کے اندر لے گیا مجھے کھانا کھلایا پانی پلایا اور کہنے لگا اے شخص تمام اہل کتاب جانتے ہیں کہ میں ان کی کتاب کو سب سے زیادہ جانتا ہوں مجھے بلاشبہ تیری نسبت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو ہمیں اس گرجا سے نکالے گا اور اس شہر کا مالک بنے گا میں نے کہا، اے شخص تو نے احسان کیا ہے اس کو مکدر نہ کر وہ کہنے لگا اچھا مجھے کاغذ پر ایک تحریر لکھ دے اس میں تجھ پر کوئی مشقت نہیں ہے کہ اگر تو ہم لوگوں کا مالک بنے فہو المراد ورنہ تیرا کچھ نقصان نہ ہوگا چنانچہ میں نے تحریر کر کے اس پر مہر

لگا دی پھر اس نے مجھے کپڑے جالنور اور خرچ دیا کہنے لگا میری سواری پر سوار ہو کر جا کیونکہ جس گرجا پر تیرا گذر ہوگا لوگ اُس جالنور کو چارہ کھلائیں گے پانی پلائیں گے یہاں تک کہ تو اپنے مقام پر بے خوف پہنچ جائے گا پھر اس کے چہرے پر مار کر اسے الٹے پیروں ہنکا دینا جس قوم پر اُس جالنور کا گذر ہوگا سب اسے چارہ کھلائیں گے پانی پلائیں گے یہاں تک کہ ہمارے پاس پہنچ جائے گا پس میں سوار ہو گیا واقعی جس قوم پر میرا گذر ہوتا تھا لوگ اسے کھلاتے پلاتے تھے یہاں تک کہ میں اپنے ساتھیوں سے آملا جو حجاز کا رخ کئے ہوئے جا رہے تھے اس کے بعد میں نے اس جالنور کو الٹے پیروں اس کے منہ پر مار کر ہنکا دیا۔

راضیؓ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ اپنی خلافت کے زمانے میں شام تشریف لے گئے آپ کے پاس ایک راہب آیا وہ دیر قدس کا نگراں تھا عمرؓ نے اسے پہچان لیا اُس نے عرض کیا وعدہ پورا کیجئے۔ عمرؓ نے فرمایا اگر تم لوگ مسلمانوں کی مہمان نوازی کرو اور ان کو راہ بتا دیا کرو اور ان کے بیماروں کا علاج کرو تو ہم ایسا کر سکتے ہیں راہب نے اسے منظور کر لیا حضرت عمرؓ نے جو شرط کی تھی پوری کر دی۔

لطیفہ: حضرت عمرؓ نے منبر پر بیان کیا میں نے ایک خواب دیکھا ہے گویا ایک مرغ نے میرے سر پر تین چونچیں ماریں اور اس کو میں اپنی اجل آپہنچنے کے سوا اور کچھ نہیں سمجھتا اس کے بعد مغیرہ کے غلام فیروز نے محراب میں آپ کو نماز شروع کرنے سے پہلے چہار شنبہ کے روز ششم ذی حجہ ۲۳ھ ہجری کو زخمی کر دیا اور آپ یک شنبہ کے روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دفن کئے گئے۔ آپ کی وفات سے زمین تاریک ہو گئی ایک بچہ کہنے لگا، اے ماں کیا قیامت قائم ہو گئی اس نے کہا اے بیٹا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ آپ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور دس روز رہی۔

موعظت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہمسایہ تھا آپ شب کو نماز پڑھا کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھتے جب آپ کا انتقال ہو گیا تو میں نے وفات کے ایک سال بعد آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ اپنے چہرہ سے پسینہ پوچھ رہے ہیں میں نے دریافت کیا آپ کیسے ہیں انہوں نے فرمایا بخیریت ہوں اور ابھی مجھے حساب سے فرصت ملی ہے۔ اگر پروردگار مہربان نہ ہوتا تو میرا تخت الٹ گیا ہوتا ابو بکرؓ کا قول ہے تاریکیاں پانچ ہیں اور ہر تاریکی کے لئے ایک چراغ ہے۔ گناہ تاریکی ہے اور اسکا چراغ

تو یہ ہے قبر تاریکی ہے اور اس کا چراغ یقین ہے آخرت تاریکی ہے اور اس کا چراغ عمل نیک ہے۔

لطیفہ ۔ عائشہ نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا تین چاند میرے گھر میں آگرے اس کی اطلاع میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دی۔ انہوں نے فرمایا کہ تیرے گھر میں زمین کے تین بہترین لوگ دفن ہوں گے پھر جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا انہوں نے کہا اے عائشہؓ تیرے سب سے بہتر چاند یہ ہیں۔ اس کے بعد ابوبکرؓ دفن ہوئے اس کے بعد عمرؓ خدا ان سب سے خوش رہے۔

عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب

عشرۂ مبشرہ میں سے حضرت علیؓ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت میں سب سے زیادہ قریب حضرت عثمانؓ ہیں صحابہ میں سے کتنے ہی آدمیوں کا نام عثمان ہے منجملہ ان کے عثمانؓ بن حنیف صحابی ہیں عثمانؓ بن طلحہ صحابی ہیں انہوں نے اپنے والد طلحہ کو جو کافر تھے احد کے روز قتل کر دیا تھا عثمانؓ بن ابی العاص صحابی ہیں عثمانؓ بن عامر ابوبکرؓ کے والد صحابی ہیں ایک عثمانؓ بن مطعون ہیں رضی اللہ عنہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ[1] -

ابن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ یہ عثمانؓ بن عفان ہیں ان کی ماں اروی بنت کریز بن ربیعہ تھیں جو اسلام لے آئی تھیں عثمان رضی اللہ عنہ نہایت باجمال تھے آپ کی ریش مبارک بڑی تھی قد میانہ تھا نہ دراز نہ کوتاہ اسامہؓ کا بیان ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عثمانؓ کے پاس ایک گوشت کی رکابی لے کر بھیجا میں ان کے پاس گیا اس وقت وہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان دونوں سے زیادہ بہتر اور موزوں جوڑا نہیں دیکھا میں ایک نظر حضرت عثمانؓ کو دیکھتا تھا اور ایک نظر حضرت رقیہ کو جب میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا آپ نے پوچھا کیا تم ان دونوں کے یہاں گئے تھے میں نے عرض کیا ہاں آپؐ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے ان دونوں سے بہتر جوڑا بھی دیکھا ہے میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ کا نام جاہلیت اور اسلام دونوں میں عثمانؓ ہی رہا آپ کی کنیت ابوعمر اور لقب ذوالنورین تھا کیونکہ خدا قیامت میں آپ کو دو نور عطا فرمائے گا اور کسی کو ایک نور اور بقول بعض جاہلیت اور اسلام میں آپ کریم تھے اور بقول بعض اس لئے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں آئیں اور آپ کے پہلے کسی کے لئے ایسا اتفاق نہیں ہوا۔

معاذ بن جبلؓ نے بیان کیا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عثمانؓ بن عفان صورت اور سیرت میں اور سب سے زیادہ مجھ سے ملتے جلتے ہیں وہ ذوالنورین ہیں ان کی زوجہ میری بیٹی ہے اور وہ جنت میں میرے ساتھ آپنے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی کو حرکت دیکر بتایا کہ ایسے قریب ہوں گے۔ ابوہریرہؓ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] کیا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ و قیام میں دعا گو رہتا ہے آخرت سے اندیشہ ناک رہتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔

اے عثمانؓ یہ جبرئیلؑ خدا کی جانب سے مجھے خبر دے رہے ہیں کہ تم آسمان والوں کے نور اور زمین اور جنت والوں کے چراغ ہو۔

اسماءؓ بنت ابی بکر کا بیان ہے کہ جب عثمانؓ نے اپنی زوجہ محترمہ رقیہؓ یعنی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو ہمراہ لے کر ہجرت کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے بعد سب سے پہلے ہجرت کرنے والے یہ ہیں عرائس میں بیان کیا ہے کہ لوطؑ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا تھا کہ لوط کے معنی ملنے کے ہیں اور ان کی محبت ابراہیمؑ کے قلب سے جا ملی تھی لوطؑ نے عراق سے شام کو ہجرت کی تھی۔

نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ شام کی حد طول میں عریش سے فرات تک ہے مجمع الاحباب میں ہے کہ عثمانؓ نے حضرت رقیہؓ کے ساتھ نبوت کے قبل ہی نکاح کیا تھا اور حضرت رقیہؓ کا ان کے پاس مدینہ میں اس روز انتقال ہوا تھا جس روز بدر سے مسلمانوں کی فتحیابی کی خوشخبری آئی تھی اس کے بعد ان کی ہمشیرہ ام کلثومؓ سے نکاح کیا۔

حضرت علیؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اگر میری چالیس بیٹیاں اور دوسری روایت ہے اگر میری سو بیٹیاں ہوتیں تب بھی عثمانؓ کے ساتھ یکے بعد دیگرے نکاح کرتا چلا جاتا یہاں تک کہ ان میں سے کوئی باقی نہ رہتی۔ طبریؒ کا بیان ہے کہ حضرت عثمانؓ سے حضرت رقیہؓ کے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام عبداللہ تھا جب وہ چھ برس کا ہوا تو ایک مرغ نے اس کی آنکھ میں چونچ ماردی اسی میں بیمار پڑ کر اس نے انتقال کیا۔ جب حضرت رقیہ کا انتقال ہوا تو حضرت عثمانؓ رو رہے تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان یہ جبرئیل مجھے خبر دیتے ہیں کہ خدا نے تمہارا نکاح ام کلثومؓ سے کر دیا ہے تم اس کا مہر اس کی بہن کا سا مہر قرار دو۔

قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ قبل نبوت کے حضرت رقیہؓ کا عتبہ بن ابی لہب سے نکاح ہوا تھا جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور خدا نے سورۂ تبت یدا نازل فرمائی ابولہب نے اپنے بیٹے سے کہا میرا اور تیرا سر حرام ہے اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو طلاق نہ دیدے چنانچہ اس نے قبل دخول طلاق دیدی اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے ان سے نکاح کر لیا جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی ہمشیرہ ام کلثوم سے نکاح کیا اور قبل نبوت عتیبہ کے بھائی ابی لہب کے بیٹے کے نکاح میں تھیں اس نے بھی قبل دخول کے سبب مذکورہ کی وجہ سے طلاق دے دی تھی۔

نجم الدین نسفی کا بیان ہے کہ ابولہب کے پانچ بیٹے تھے عتبہ۔ عتیبہ۔ عتاب، معتب، معیتب

نیشا پوری کا بیان ہے کہ ایک بار ابولہب نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اسلام لے آؤں تو میرے لئے کیا ہے آپؐ نے فرمایا جو کچھ مسلمانوں کے لئے ہے۔ اس نے کہا کیا میں ان سے افضل نہ ہوں گا آپ نے فرمایا تجھ کو ان پر کس وجہ سے فضیلت ہوگی اس پر کہنے لگا تو ایسے دین کا برا ہو جس میں میں اور دوسرے برابر ہوں۔ پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار شب کیوقت اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے کہا اگر تجھ کو عار آتا ہے تو اس وقت میرا کہا مان لے وہ کہنے لگا میں ایمان نہ لاؤں گا جب تک یہ بکری کا بچہ ایمان نہ لائے گا۔ آپ نے اس سے فرمایا میں کون ہوں بچہ بول اٹھا کہ آپ خدا کے رسول ہیں اور آپ کی تعریف کی ابولہب کہنے لگا تیرے لئے تباہی ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سحر تجھ میں اثر کر گیا ہے۔ بکری کا بچہ کہنے لگا بلکہ تجھ پر تباہی ہو اس پر ابولہب نے چھری لے کر اس کی کھال کے ٹکڑے کر دیئے۔

فائدہ عثمانؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار میں بیمار پڑ گیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے اور آپ نے یہ دعا پڑھ کر مجھے خدا کی پناہ میں دیا دعا یہ ہے[1] بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُعِیْذُکَ بِاللّٰہِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ۔ پھر فرمایا اے عثمانؓ اسی دعا کو پڑھ کر خدا کی پناہ لیا کرو کیونکہ پناہ گیری کے لئے کوئی اور ایسی دعا نہیں۔ اس کو اذکار میں بیان کیا ہے حضرت علیؓ نے منبر پر فرمایا کیا تمہیں اس امت میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص کی خبر دوں لوگوں نے عرض کیا ضرور خبر دیجئے آپ نے کہا ابوبکرؓ پھر کہا کیا میں تمہیں دوسرے کی خبر نہ دوں لوگوں نے کہا ہاں آپ نے کہا عمرؓ پھر آپ نے پوچھا کیا تیسرے کی خبر نہ دوں لوگوں نے کہا ہاں آپ عثمانؓ عثمانؓ عثمانؓ کہتے ہوئے منبر سے اتر آئے۔

حکایت عائشہؓ کا بیان ہے ایک بار چار روز تک ہمیں کچھ کھانے کو نہیں ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے ہم سے دریافت کیا کیا میرے بعد تم لوگوں کو کچھ ملا ہے میں نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے وضو کیا پھر آپ نماز پڑھنے نکلے کبھی یہاں نماز پڑھتے اور کبھی وہاں اور دعا فرماتے تھے اتنے میں آخر روز میں عثمانؓ آپہنچے اور دریافت کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں میں نے ماجرا بیان کیا اس پر عثمانؓ رونے لگے پھر عثمانؓ چلے گئے اور ہم لوگوں کے لئے آٹا کچھ چھوارے وغیرہ بھیجے پھر کہنے لگے اس میں تو بڑی دیر ہو گی اور یہ کہہ کر روٹیاں

---

[1] میں تمہیں خدائے یکتا بے نیاز کی پناہ میں دیتا ہوں جس کے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ خود پیدا ہوا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں اس کے شر سے جو تم پاتے ہو۔

اور بھنا ہوا گوشت بھیجدیا اس کے بعد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہیں کچھ ملا میں نے آپ کو جو عثمان نے سلوک کیا تھا کہہ سنایا آپ بیٹھے بھی نہیں بلکہ سیدھے مسجد چلے گئے اور دونوں ہاتھ اٹھاکر اس طرح دعا کرنے لگے کہ اے اللہ میں عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں آپ بھی ان سے راضی رہیئے اسی طرح آپ نے تین بار فرمایا

ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری کا بیان ہے میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدائے شب سے طلوع فجر تک عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرتے دیکھا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اے عثمان رضی اللہ عنہ خدا تمہارے اگلے پچھلے اور قیامت تک جو کچھ تم سے ہو بخشدے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خدا تعالیٰ کے قول اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی کی نسبت فرمایا ہے کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے بارہ میں ہے جابر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر میں تھے اور آپ کے پاس مہاجرین کی ایک جماعت بھی موجود تھی ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ طلحہ رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ اور زبیر تھے پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے ہمسر کی طرف اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے اس کے بعد خود حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر حضرت عثمان کی طرف بڑھے اور انہیں اپنے گلے سے لگالیا اور فرمانے لگے تم میرے دنیا اور آخرت کے ولی ہو۔ یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عثمان قیامت میں ستر ہزار ایسے آدمیوں کو شفاعت کر کے جنت میں داخل کرائیں گے جو دوزخ کے مستحق ہو چکے ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ قیامت میں ربیعہ اور مضر کے برابر لوگوں کی شفاعت کریں گے۔

الریاض النضرہ میں مذکور ہے کہ ایک بار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آٹا اور شہد آیا آپ ان دونوں کو ملا کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے پھر ایک پتیلی لاکر آگ پر چڑھادی اور اس میں گھی آٹا اور شہد ڈال کر پکایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فارس کے لوگ اسے حلوا کہتے ہیں ربیع الابرار میں بیان ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوئے ہیں جو کبھی حلوا نہیں کھاتے تھے اس خیال سے کہ اس کا شکر ادا نہ کر سکیں گے۔

ابن طرخان نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ شہد ایک نا معلوم قسم کی اوس ہے جو پھولوں پر گرتی ہے شہد کی مکھی غذا لیتا اُس کو جمع کر لیتی ہے اسی وجہ سے اس کی طرف نسبت کیا جاتا ہے قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے خدا تعالیٰ کے قول یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ کے متعلق بیان کیا ہے کہ جمہور اس کے قائل ہیں کہ شہد مکھی کے منہ سے نکلتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوائے شہد کی مکھی کے اور مکھیاں دوزخ میں ہوں گی خدا ان سے دوزخیوں کو عذاب دیگا۔ ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ اصفہان کو ذوالقرنین نے بسایا ہے وہاں کے پتھر سرمہ

اور روئیدگی زعفران اور مکھیاں شہد کی مکھیاں ہیں قرطبیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ الآیہ کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ شہد کی مکھی کا گھر درخت یا پہاڑ کی کھوہ میں ہوتا ہے اور چھپر اور دیوار میں چھتہ ہوتا ہے سبل راستوں کو کہتے ہیں یعنی شہد کی مکھی پہاڑوں وغیرہ میں طلب رزق کرنے میں منقاد اور مطیع ہے وحی کے معنی یہاں الہام کے ہیں ابن طرخان نے بیان کیا ہے کہ شہد بڑھسوں اور بلغمی مزاج والوں اور بلغمی کھانسی والوں کو مفید ہے اگر بدن میں لگا لیا جائے تو جوئیں مر جائیں اور اگر بالوں میں طلا کیا جائے تو ان کو دراز اور خوشنما بناتا ہے اس کا کھانا اور آنکھ میں لگانا مقوی ہے اگر دانتوں میں ملا جائے تو صاف کرتا ہے اور دانت محفوظ رہتے ہیں

ذہبیؒ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ شہد غذاؤں کے ہمراہ غذا ہے پینے کی چیزوں کے ساتھ پینے کی شے ہے اور دواؤں کے ساتھ دوا ہے اور اکثر امراض میں شہد شکر سے زیادہ نفع بخش ہے قرطبیؒ نے بیان کیا ہے کہ ابتدا سے ہے کہ اطبا کا سکنجبین کے تمام امراض میں دیئے جانے کی لائق ہونے پر اتفاق ہے اور اس میں اصل چیز شہد ہے۔

زہریؒ نے بیان کیا ہے کہ شہد کا استعمال لازم کر لو کیونکہ وہ حافظہ کے لئے نہایت عمدہ ہے ابن ماجہ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص ہر ماہ میں تین دن صبح کو شہد چاٹ لیا کرے اس کو کوئی بڑی بیماری نہ ہو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم اپنے اوپر دو شفاؤں کو لازم کر لو شہد اور قرآن کو پس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طب بشری اور طب الٰہی کو طب جسمانی اور طب قلبی کو دوائے ارضی اور دوائے سماوی کو یکجا کر دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہد میں پانی ملا کر نہار منہ استعمال کیا کرتے تھے اور صحت کے حق میں یہ عجیب حکمت ہے کیونکہ شہد سے بڑھ کر جسم کے لئے کوئی شے نافع نہیں اور شہد کا نام حافظ امین بھی ہے اور اس کا ایک یہ بھی خاصہ ہے کہ جس شہد میں پانی دھوئیں اور آگ کا اثر نہ پہنچا ہو اس کو مشک کے ساتھ آنکھ میں لگانا نزول آب کو نافع ہے بعض کا بیان ہے کہ میری آنکھ میں سپیدی آ گئی میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے مجھے مشک کے ساتھ شہد آنکھ میں لگانے کا حکم فرمایا البتہ صفراوی مزاج والوں کو شہد کا کھانا مضر پڑتا ہے سوائے سرکہ کے ساتھ کھانے کے اور جو شخص خراب شہد کھاتا ہے اسے ضرر کرتا ہے مگر ہاں اگر اس کے بعد سدب کھائے تو ضرر نہیں ہوتا حدیث مرفوع میں آیا ہے کہ سب سے پہلی نعمت جو زمین سے اٹھ جائے گی شہد ہے۔ زجاج نے بیان کیا ہے کہ شہد کی مکھی کو نحل اس لئے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے لوگوں کو شہد نحل کیا یعنی عطا فرمایا ہے جو اس سے نکلتا ہے اور نحلہ عطیہ کو کہتے ہیں کتاب البرکۃ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص ہر ماہ میں اس شے کا ارادہ کرے جو قرآن میں وارد

ہوا ہے (یعنی شفا) ایک بار شہد پی لیا کرے تو سنتر بیماریوں سے عافیت میں رہے ربیع الابرار میں ہے نہار منہ شہد پینا فالج سے امن میں رکھتا ہے۔

کتاب المدخل میں کسی کی روایت ہے کہ اُسے ایک مرض ہو گیا اس نے کسی مرد صالح سے اطلاع کی اس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ شہد، کلونجی (اسے حبۃ البرکتہ کہتے ہیں) اور دنبے کی چکتی کی چربی اور زیت مصفی (معراج میں اس کا بیان ہے) اور انڈے کی سفیدی کے کر سب کو ملائے اور مقام مرض پر مالش کرے اس کے بعد سوسے پوست کے تخم حرمل کے ساتھ کوٹے اور اس پر چھڑک کر پانده دے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا خدا نے اسے شفایاب کیا۔ **فائدہ:** شہد کا مرہم پھوڑے کو پکا کر پھوڑ دیتا ہے انزروت اور شہد لے کر آگ پر گاڑھا کرایا جائے اور پھوڑے پر لگایا جائے بعض کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے برودت معدہ کے لئے مجھے ایک دوا تعلیم فرمائی نسخہ یہ ہے۔ شہد ۱½ اوقیہ۔ کلونجی ۷ ماشہ۔ انیسون ۷ ماشہ، نعناع سبز ½ اوقیہ قرنفل ۱ ماشہ دار چینی ۱ ماشہ پوست لیموں قدرے اور سرکہ قدرے آگ پر گاڑھا کرکے بقدر مناسب استعمال کرے۔ (ایک اوقیہ تقریباً ۴۳ ماشہ کا ہوتا ہے)

لطیفہ ایک بار عوف بن مالک بیمار ہوئے انہوں نے پانی شہد اور روغن زیتون منگا کر ملایا اور پی گئے خدا نے انہیں شفا عنایت فرمائی ان سے اس کی نسبت دریافت کیا گیا انہوں نے کہا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے اس کے پیٹ سے شربت نکلتا ہے جس کا رنگ مختلف ہوتا ہے اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے اور فرمایا ہے اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی نازل کیا ہے۔ اور زیتون کے حق میں فرمایا ہے بابرکت درخت ہے غزالیؒ نے کتاب النصیحۃ میں بیان کیا ہے کہ موسیٰؑ نے پوچھا اے رب مرض اور شفا کس کی جانب سے ہے خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میری جانب سے انہوں نے پوچھا پھر اطبا کیا کرتے ہیں؟ ارشاد ہوا اپنا رزق کھاتے ہیں اور میرے بندوں کا جی خوش کر دیتے ہیں یہاں تک کہ میری جانب سے قبض روح یا شفا آپہنچتی ہے **مسئلہ:** سوائے شہد کی مکھی کے اڑتے ہوئے پرند کی بیع درست نہیں اور شہد کی مکھیوں کی بیع اس وقت درست ہے جب رانی مکھی چھتے میں موجود ہو۔

حکایت ایک شخص نے کہا یا نبی اللہ میرے بھائی کو شکم کی کچھ شکایت ہے۔ آپ نے فرمایا اسے شہد پلا دے چنانچہ اس نے تین بار پلایا پھر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اُسے شہد پلایا کچھ مفید نہ ہوا آپ نے فرمایا خدا سچا ہے اور تیرے بھائی کا شکم جھوٹا ہے اور آپؐ

نے خدا سچا ہے) اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیئے فرمایا کہ اس مرض کے لئے شہد کا نافع ہونا محقق تھا کیونکہ اس کو تخمہ امتلائی تھا آپ نے اسے شہد پینے کا حکم دیا تھا کہ جو فضلات نواحی معدہ اور امعار میں مجتمع ہیں دفع ہو جائیں چونکہ اس نے قلیل مقدار شہد پلایا تھا آپ نے اسے دوبارہ وسہ بارہ پلانے کا حکم دیا چنانچہ بار بار پلانے کی وجہ سے جب اس کی پوری خوراک پہنچ گئی اس کو شفا حاصل ہو گئی کیونکہ دوا کی مقدار کا لحاظ بھی ضروری ہے مناسب خوراک سے کم استعمال کرنے سے فائدہ نہیں ہوتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قول کو کہ (خدا سچا ہے) کہنے سے خدا تعالی کے قول وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى کی طرف اشارہ فرمایا پس آپ کی طب اور اطبا کی طب کی طرح نہیں ہے کیونکہ آپ کی طب کا نفع متیقن ہے اور اطبار کی طب ظنی ہے۔ حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ ایک بار میں نے کہا یا رسول اللہ قیامت کے روز سب سے پہلے کس کا حساب ہوگا آپ نے فرمایا ابو بکرؓ کا میں نے پوچھا پھر کس کا آپ نے فرمایا عمرؓ کا، میں نے پوچھا پھر کس کا آپ نے فرمایا تمہارا میں نے کہا عثمانؓ کہاں رہے آپ نے فرمایا میں نے عثمانؓ سے ایک خفیہ حاجت چاہی تھی انہوں نے پوری کردی پھر میں نے خدا سے درخواست کی کہ ان سے حساب نہ لیا جائے اور ایک روایت میں ہے کہ میری حاجت خفیہ طور پر انہوں نے پوری کردی تو میں نے درخواست کی کہ ان سے پوشیدہ طور پر حساب لیا جائے۔

محب طبری کا بیان ہے ایک روایت میں ہے کہ میں نے خدا سے درخواست کی کہ ان کا حساب مجھے عطا کیا جائے پھر حساب نہ ہو چنانچہ خدا نے عطا فرمایا پس اوّل روایت اس پر محمول کیجائے گی کہ آپ نے یہ درخواست کی ہوگی کہ لوگوں کے سامنے علی الاعلان حساب نہ لیا جائے اور پہلے گذر چکا ہے کہ ابو بکرؓ سے حساب نہ لیا جائے گا اور یہاں معلوم ہوا کہ حساب ہوگا اس کی نسبت محب طبریؒ نے کہا ہے کہ حدیث اس پر محمول کی جائیگی کہ وہ حساب کے لئے سب سے پہلے اٹھیں گے اس دلیل سے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم زمین سے وہ پہلے نکلیں گے پھر ان سے حساب نہ لیا جائے گا انسؓ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت عثمانؓ کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیاپے تین چھینکیں آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمانؓ کیا تمہیں مژدہ سناؤں انہوں نے عرض کیا ہاں سنائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ جبرئیل خدا کی جانب سے مجھے اطلاع دیتے ہیں کہ جس کو پیاپے تین چھینکیں آئیں ایمان اس کے دل میں ثابت ہوتا ہے۔

فائدہ چھینکنے والے کو جواب دینا شافعیؒ کے نزدیک سنت علی الکفایہ ہے اور اس کی

لہ اپنی خواہش سے آپ کچھ نہیں کہتے ۱۲

نذر کرنا صحیح ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک جواب دینا فرض ... جب وہ الحمدللہ
کہے اگر اس نے مثلاً اللہ اکبر کہا تو جواب دیئے جانے کا مستحق نہیں اور چھینکنے والے کے
لئے الحمد اللہ کہنے میں یہ حکمت ہے کہ جو دماغ میں مواد بخارے محتبس تھے چھینک کے ذریعہ سے ان
کے نکل جانے سے اس کو نفع حاصل ہوا اس لئے شکر بجالانا چاہیئے الحباکا قول ہے کہ
چھینک آنا دماغ کی قوت اور صحت مزاج کی علامت ہے پس یہ ایک نعمت ہے مسنون جب حمد
ہے روضہ میں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ حال کہنا ہے تہذیب الاذکار میں مذکور ہے
چھوٹے کے لئے رَحِمَکَ اللّٰہُ وَبَارَکَ فِیْکَ کہنا مناسب ہے۔

بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا چھینک
والے کو تین بار جواب دو اگر زیادہ ہو تو اختیار ہے چاہے جواب دو یا نہ دو۔ قاضی حسینؒ نے
کہا ہے کہ تیسری اور چوتھی چھینک میں اس سے کہے خدا تجھے شفایاب کرے۔ زیادۃ الروضہ
میں ہے تیسری چھینک کے بعد اس کے لئے شفا کی دعا کرے۔ عبادی نے طبقات الفقہاء میں
بیان کیا ہے جب تنہائی میں کسی کو چھینک آئے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یَرْحَمُنِیَ اللّٰہُ[1] اور چھینکنے والے کو مستحب
ہے کہ جواب دینے والے کو یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ[2] یا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ کہہ کر جواب دے۔ اس کو روضہ میں
بیان کیا ہے برماویؒ نے شرح بخاری میں اتنا اور زیادہ کیا ہے وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ[3] سعید بن
جبیر سے مروی ہے جس کے پاس اس کا کوئی بھائی چھینکے اور وہ اس کو جواب نہ دے تو اس
کے ذمہ دین رہے گا کہ قیامت کے روز جب اس سے مطالبہ کریگا اور رمضان کی فضیلت
میں پہلے گذر چکا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص چھینک کر سورہ فاتحہ
پڑھ لیا کرے اس کے لئے ایک سال کی شفا ہے۔

بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس بات کے قریب چھینک
آجائے وہ نہایت سچی بات ہوتی ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص
چھینکنے والے سے پہلے الحمد اللہ کہدے وہ درد گوش درد دنداں اور درد شکم سے امن میں رہتا
ہے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ بروایت واثلہؓ بن اسقع حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے جو شخص چھینکنے والے سے جلدی الحمدللہ کہدے اس کو کوئی مرض شکم ضرر نہ کرے
کسی کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ نے سلیمانؑ کو وحی بھیجی جب آپ کسی چھینکنے والے کی آواز سات

---

[1] خدا کا شکر ہے خدا مجھ پر مہربان ہو [2] خدا تمہیں ہدایت کرے
[3] تمہارا حال درست رکھے۔

سمندر پار سے بیٹے تو میری یاد کیجے اور جب یہودی وغیرہ کو چھینک آئے تو یھدیک اللہ کہے یرحمک اللہ نہ کہے۔

لطیفہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہودی کے سامنے چھینک آگئی اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یَرْحَمُکَ اللہ آپ نے فرمایا یَھْدِیْکَ اللہ اس پر وہ کہہ اٹھا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللہِ ۔ ابن عباس رض کا قول ہے کہ شیطان پر چھینک سے زیادہ سخت کوئی شے نہیں کیونکہ چھینک خدا کو پسند ہے اس لئے کہ فضلات کے نکل جانے سے چھینک صفائی روح اور خفت دماغ کی علامت ہے اور جمائی کو خدا ناپسند کرتا ہے اس لئے کہ وہ امتلاء اور زیادہ کھانے سے ہوتی ہے جس سے حواس مکدر ہو جاتے ہیں اور غفلت پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے کسی نبی کو کبھی جمائی نہیں آئی اس کو براوی رح نے نقل کیا ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ جب عورت کے بچہ ہو جائے اور آلائش وغیرہ کا گرنا باقی ہو تو اس کا علاج چھینک لانا ہے۔

ابو ہریرہ رض اور ابن عباس رض سے مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رض سے فرمایا کہ تم ذوالنورین ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے میرا نام ذوالنورین کیوں رکھا ہے آپ نے فرمایا اس لئے کہ تم سورۂ نور پڑھتے ہوئے قتل ہو گے۔

ابن عمر رض سے مروی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب روز قیامت ہو گا عثمان رض لائے جائیں گے اور ان کی شہ رگوں سے خون جوش مارتا ہو گا رنگ خون کا سا ہو گا اور خوشبو مشک کی سی ہو گی اور ان کو نور کے دو جوڑے پہنائے جائیں گے اور پل صراط پر ان کے لئے منبر قائم کیا جائے گا چنانچہ ان کے نور میں ایماندار گذریں گے لیکن ان کے دشمن کا حصہ اسمیں نہیں ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں جنت میں گیا جبرئیل نے مجھے ایک سیب دیا وہ پھٹ گیا اس میں سے ایک دلپسند حور عین نکل آئی اس کی بینی کے متصل کے گوشۂ چشم ایسے خوشنما تھے جیسے کرگس کے بازو میں نے اس سے پوچھا تو کس کے لئے ہے وہ بولی اس خلیفہ کے لئے جو ظلماً مقتول ہوں گے اور جن کا نام عثمان رض بن عفان ہے سہیل رض بن سعد نے بیان کیا ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا ہم لوگوں سے حال بیان کیا کسی نے پوچھا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جنت میں برق ہو گی۔ آپ نے فرمایا ہاں قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عثمان رض بن عفان ایک مقام سے دوسرے مقام

لے خدا تجھے ہدایت کرے ۱۲

پر جائیں گے تو ان کے لئے جنت درخشاں ہو جائیگی۔

صفوۃ الصفوہ میں بیان ہے کہ عثمان صائم الدہر اور قائم اللیل تھے ہاں البتہ اول شب میں ایک جھپکی لے لیا کرتے تھے ان کی بی بی صاحبہ کا بیان ہے کہ وہ ایک ایک رکعت میں تمام شب کو زندہ رکھنے والے تھے تمام قرآن اس میں جمع کر لیتے اور امیروں کا سا لوگوں کو کھانا کھلاتے اور خود سرکہ اور زیتون کھاتے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کی دنیا کی کوئی حاجت پوری ہو جائے آخرت میں اس کی خواہشتوں کے پورے ہونے میں روک پڑیگی۔ اس کو ربیع الابرار میں بیان کیا ہے۔

فائدہ : ابن طرخان نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ سرکہ جوانوں کو اور موسم گرما میں ہر شخص کو اور گرم ملکوں میں سکونت رکھنے والوں کے لئے نافع ہے صفرا کو چھانٹتا ہے اور طحال کو نفع کرتا ہے اور دانتوں کا گوشت مضبوط کرتا ہے اگر اس سے کلی کی جائے تو دانتوں کے درد کو دور کرتا ہے۔

بروایت جابرؓ بن عبداللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا نے سرکہ کھانے والوں پر درود فرشتے مقرر فرمائے ہیں جو اس کے لئے استغفار کیا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ فارغ ہوتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سرکہ کیا عمدہ نانخورش ہے اے اللہ میں برکت دے کیونکہ سرکہ میرے پہلے نبیوں کا نانخورش رہا ہے اور جس گھر میں سرکہ رہتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتے اس کو ابن ماجہ رحمۃ نے روایت کیا ہے اور نزہتہ النفوس والافکار میں بھی نقل کیا ہے مگر اس میں کہا ہے لم یقفر بتقدیم القاف جس کا مطلب ہے کہ جس گھر میں سرکہ ہوتا ہے انہیں روٹی کے ساتھ کھانے کے لئے کسی دوسری چیز کی حاجت نہیں اور اگر گھر میں سرکہ کا چھڑکاؤ کر دیا جائے تو سانپ اور بچھو مر جائیں اور اگر راکھ میں ملا کر سر پر ضماد کیا جائے تو آدھا سیسی اور سخت درد سر کو نافع ہے۔ اگر آگ پر چڑھا کر اس کا بھپارہ لیا جائے تو استسقا کو نفع کرتا ہے جسے گرانی گوش ہو یا کم یا زیادہ کان میں آواز معلوم ہوا کرتی ہو اسے بھی بھپارہ لینا نافع ہے اور پانی ملا کر ناک میں سڑکنا نکسیر کا قاطع ہے، عنصل یعنی پیاز دشتی کے سرکہ سے اگر کلی کی جائے تو ہلتے ہوئے دانتوں کو جماتا ہے بصر کو جلا کرتا ہے اور سماعت کو تیز کرتا ہے اگر سات ناشتہ روزانہ پیا جائے تو ضعف معدہ امراض سوداوی، ورم طحال اور

ے جس کے ساتھ روٹی کھائی جائے ۱۲ ے روٹی کے ساتھ کھانے کی چیز

ے ۱۲ ے روٹی کے ساتھ کھانے کی شے۔

اور عرق النسا کو مفید ہے بدن کو قوت بخشتا ہے رنگ کو خوشنما بناتا ہے اگر کان میں ٹپکا دیا جائے تو گرانی گوش کو نافع ہے عنصل کے سرکہ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ عنصل سبز ایک حصہ اور سرکہ پانچ حصہ ملاکر چھ ماہ رکھا جائے۔ پھر چھان لیا جائے۔ اگر تخم عنصل باریک پیس کر انگوری سرکہ یا کسی دوسرے سرکہ میں قدرے پانی ملا کر آمیز کرلئے جائیں اور چنے کے برابر گولیاں بناکر رکھ لی جائیں اس میں سے ایک گولی ایک انجیر میں جسے ایک روز شہد میں بھیگا رکھا ہو رکھ کر شدید قولنج والے کو کھلا دیا جائے اور اوپر سے گرم پانی پلا دیا جائے جسمیں برواق پڑا ہو تو انتہا درجہ نافع ہے عنصل یعنی پیاز دشتی اگر طحال والے کے گلے میں لٹکا دیجئے تو چالیس روز میں طحال گھل جائے اور اس میں اور بہت سے منافع ہیں شربت عنصل استسقا۔ بلغم غلیظ اور معدہ میں فساد غذا، درد طحال، عسر البول اور فالج کو نافع ہے ترکیب یہ ہے کہ عنصل کا سرکہ اور شہد ہم وزن لے کر آگ پر گاڑھا کرلیا جائے۔

تفسیر قرطبی[رح] میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ سرکہ کیا عمدہ نانخورش[لے] ہے اس کو ام ہانی[رض] وعائشہ[رض] وابن عباس[رض] وابوہریرہ وسمرہ[رض] بن جندب وانس[رض] بن مالک وعمر[رض] بن خطاب اور ان کے صاحبزادہ عبداللہ اور خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کیا ہے اور ربیع الابرار میں ہے کہ ایک بار مامون نے خطبہ پڑھا لوگوں کو کھانسی آگئی اس نے پکار کر کہا جس کو کھانسی ہو اس کو چاہیئے کہ سرکہ پی کر علاج کرے لوگوں نے ایسا ہی کیا اور ان کی کھانسی جاتی رہی۔

حضرت عائشہ[رض] کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا میں چاہتا تھا کہ میرے بعض اصحاب میرے پاس ہوتے میں نے پوچھا ابوبکر[رض] آپ نے فرمایا نہیں میں نے پوچھا عمر[رض] آپ نے فرمایا نہیں میں نے پوچھا عثمان[رض] آپ نے فرمایا ہاں، پھر جب عثمان[رض] آئے آپ نے مجھے اشارہ کیا میں الگ ہوگئی آپ ان سے کچھ آہستہ آہستہ فرماتے تھے اور عثمان کا چہرہ دگرگون ہوا جاتا تھا اس کے بعد جب لوگوں نے ان کا محاصرہ کیا تو کہنے لگے کیا ہم آپ سے مقاتلہ کریں حضرت عثمان[رض] نے فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لے لیا ہے پس میں اس پر صابر ہوں۔ اس کے بعد ۳۵ھ ہجری میں جمعہ کے روز ظلماً قتل کردیئے گئے۔ اس وقت آپ کا نوے برس کا سن تھا

لے وہ روٹی کے ساتھ کھانے کی شئے۔ ۱۲ ایک قسم کی گھاس ہے۔

اور بعض نے کہا ہے کہ اٹھاسی برس کا سن تھا عمرؓ نے بیان کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس روز عثمانؓ کا انتقال ہوگا ان پر آسمان کے فرشتے نماز پڑھیں گے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عثمانؓ کے لئے خاص ہے یا سب لوگوں کے لئے عام ہے۔ آپ نے فرمایا خاص کر عثمانؓ کے لئے۔ کسی نے حضرت علیؓ سے حضرت عثمانؓ کی نسبت پوچھا انہوں نے کہا ملاء اعلیٰ میں ذوالنورین کہلاتے ہیں ربیع الابرار میں مذکور ہے دو نور ایک تو خود ان کا نور دوسرے ان کی زوجہ کا نور قتادہ بن نعمان ذوالعینین کہلاتے ہیں کیونکہ احد کے روز ان کی آنکھ نکل پڑی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھر اپنی جگہ پر رکھ کر درست کر دیا تھا چنانچہ اس آنکھ میں کوئی مرض نہ ہوتا تھا اور دوسری میں کبھی کوئی مرض ہو بھی جاتا تھا۔

مجمع الاحباب میں مذکور ہے جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعۃ الرضوان کا حکم فرمایا تو عثمانؓ رضی اللہ عنہ اللہ لوگوں سے بیعت لینے کے لئے مکہ بھیجدیا تھا چنانچہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عثمانؓ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام میں ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ان لوگوں کے ہاتھوں سے بہتر تھا۔

مولف رح کہتا ہے میں نے اپنے بعض شیوخ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اسی موقع سے کہا کرتے ہیں کہ یہ فلاں کا مقعد ہے اور کسی نے عثمانؓ سے پوچھا آپ خانہ کعبہ کا طواف نہیں کر لیتے انہوں نے جواب دیا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے طواف نہیں کروں گا اور یہ ان کا ادب تھا ابوہریرہ کا بیان ہے کہ عثمانؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو بار جنت خریدی ایک تو جب چاہ رومہ کھودا اور دوسری بار جب جیش عسرت یعنی غزوۂ تبوک میں لشکر کا سامان کر دیا پہلے نو سو پچاس اونٹ دیئے تھے پھر پچاس گھوڑے دے کر ہزار پورے کر دیئے اور چاہ رومہ کو ایک یہودی سے بیس ہزار درہم کو خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عثمانؓ نے میری امت کو زندہ کیا اور اس پر اکرام کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں عثمانؓ سب سے زیادہ حیادار ہیں۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی اپنے داہنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا کیونکہ اس سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوا تھا اور ان کی گیارہ سال گیارہ ماہ اور چودہ روز حکومت رہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان کو ابراہیم ع سے تشبیہ دی ہے اور ایک روایت میں ہارون ع سے تشبیہ دی ہے ان دونوں روایتوں میں تطبیق یہ ہے کہ عثمان رض ابراہیم ع کے اس بات میں مشابہ تھے کہ فرشتے ان سے بھی شرماتے تھے یا کسی دوسری صفت میں اور ہارون کے کسی اور صفت میں مشابہ ہوں گے۔ آپ سے ایک سو چھیالیس حدیثیں مروی ہیں ان میں سے تین بخاری اور مسلم دونوں میں ہیں اور پانچ فقط مسلم میں ہیں اور آٹھ فقط بخاری میں ہیں مولف رح کہتا ہے یہ وہ بیان تھا جو تیسرے خلیفہ کے مناقب میں خدا نے مجھ پر آسان کیا تھا اور کیسے خلیفہ صاحب صدق و وفا ہیں خدا نے اس کے تخت جنت میں عالی بنائے ہیں ان کی جلالت سے فرشتے شرماتے تھے آپ حق گو وحق پسند تھے باطل کو مٹانے اور کمزور کرنے والے ایمان کو مستحکم کرنے والے قرآن کی ترسل کے ساتھ تلاوت کرنے والے تھے امیر المومنین عثمان رض بن عفان آپ کا اسم شریف تھا۔

امیر المومنین علیؓ بن ابی طالبؓ کے مناقب

حضرت علیؓ میانہ قد تھے آپ کی آنکھیں بڑی اور خوب سیاہ تھیں چہرہ حسین تھا چہرہ کیا تھا گویا چودھویں رات کا چاند تھا شکم آپ کا بڑا تھا اور اوپر کیطرف ایک نشان تھا اور نیچے کیطرف لٹکا رہتا تھا آپ کی ریش میں بال کثرت سے تھے اور سر میں کم تھے آپ کی گردن گویا صراحی سیم تھی آپ کے دو بھائی جعفرؓ و عقیلؓ اور دو چچا حمزہؓ و عباسؓ تھے خدا سب سے راضی رہے آپ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لے آئے تھے اور بعض نے سات برس کہے ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا اور اس کا سبب یہ ہوا کہ قریش قحط کی مصیبت میں گرفتار ہوئے اور ابو طالب کثیر العیال آدمی تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباسؓ سے کہا اٹھیئے ساتھ چلیئے ابو طالب کو ان کے عیال سے کسی قدر سبکدوش کر کے ان کی مصیبت آسان کریں انہوں نے کہا اچھا چنانچہ عباسؓ نے جعفرؓ کو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو لے لیا۔

ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے علیؓ اسلام لائے حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ جب سے اس امت میں سے کسی نے خدا کی عبادت کی ہو اس سے پانچ سال قبل سے میں خدا کی عبادت کرتا تھا۔ میں نے مکہ میں ابو الحسنؒ مالکی کی تصنیف الفصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ میں دیکھا ہے کہ حضرت علیؓ شکم مادر سے جوف کعبہ میں پیدا ہوئے تھے چنانچہ یہ فضیلت خدا نے خاص کر آپ کے حصہ میں کی تھی اور قصہ یہ ہوا کہ فاطمہؓ بنت اسد کو شدت سے دردزہ شروع ہوا ابو طالب نے ان کو کعبہ کے اندر داخل کر دیا اس کے بعد ایک ہی درد میں حضرت علیؓ تولد ہو گئے آپ کی ولادت جمعہ کے روز ماہ رجب میں عام فیل سے تیسویں سال واقع ہوئی اس وقت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت خدیجہؓ کے ساتھ نکاح کو تین برس ہو چکے تھے اور عمرو بن حزم کعبہ میں اپنی ماں سے اتفاقاً پیدا ہو پڑے تھے نہ قصداً۔ حضرت علیؓ کی والدہ پہلی ہاشمیہ ہیں جن کے ہاشمی لڑکا پیدا ہوا یہ اسلام لائیں انہوں نے ہجرت کی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں ان کی وفات ہو گئی آپ ان کی قبر میں اترے تھے۔

محب طبریؒ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کو مبعوث ہوئے یعنی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبوت ملی اور حضرت علیؓ سہ شنبہ کو اسلام لے آئے آپ کے والد ابو طالب کہا کرتے تھے بیٹا اپنے چچا کے بیٹے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کیا کرو

کیونکہ وہ سوائے بھلائی کے اور حکم نہیں کرتے لیکن میں اپنے باپ دادا کے دین کو نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرشتے مجھ پر اور علی رضؓ بن ابی طالب پر درود بھیجتے تھے کیونکہ ہم دونوں نماز پڑھتے تھے اور کوئی ہمارے ساتھ نہ تھا محمدؒ بن عفیف کا بیان ہے کہ میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ قبل ظہور نبی صلی اللہ علیہ وسلم عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں مکہ میں تھا اتنے میں ایک جوان آیا اور کعبہ کی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے لگا اس کے بعد ایک لڑکا اس کے داہنے طرف آکھڑا ہوا پھر ایک عورت ان دونوں کے پیچھے آکھڑی ہوئی عباس رضی اللہ عنہ بولے تم اس جوان کو پہچانتے ہو میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھتیجے ہیں یہ علی رضؓ بن ابی طالب ہیں اور یہ عورت خدیجہ رضؓ ہیں۔

بروایت ابن عباس رضؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کسی آسمان پر میرا گذر نہیں ہوا مگر وہاں رہنے والے علی رضؓ بن ابی طالب کے مشتاق تھے ابوذرؓ سے مروی ہے ان کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ایک فرشتہ پر میرا گذر ہوا جو نور کے تخت پر بیٹھا تھا۔ اس کا ایک پیر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تھا اور کل دنیا اس کی آنکھوں کے سامنے تھی اور اس کے سامنے ایک تخت رکھا تھا میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون ہے کہا عزرائیلؑ آگے بڑھ کر ان کو سلام کیجئے میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یا اَحْمَدْ آپ کے چچا کے بیٹے علی رضؓ کہاں ہیں میں نے پوچھا کیا تم میرے چچا کے بیٹے علی رضؓ کو پہچانتے ہو انہوں نے کہا بھلا انہیں کیسے نہ پہچانوں خدا نے مجھے خلائق کی روحیں قبض کرنے پر مسلط کیا ہے سوائے آپ کے اور آپ کے چچا کے بیٹے کی روح کے۔

ابوذرؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علی رضؓ سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ تم بہت بڑے راست باز ہو تم بڑے فیصلہ کن ہو کہ حق و باطل میں امتیاز کر دیتے ہو۔ علی رضؓ کا بیان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تم میرے بعد سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے پھر اس میں بلا حساب داخل ہو جاؤ گے اور یہ بھی ان کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو تمہارے بعد تمہاری محبت میں مر جائے گا خدا امن و ایمان کے ساتھ اس کا خاتمہ کریگا الزہر الفائح میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے اتنے میں علی رضؓ آئے تو ابوبکر رضؓ ان کے لئے اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور کہنے لگے اے ابوالحسن رضؓ یہاں

یہاں آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہوئے اور فرمانے لگے اہل فضل فضل کے زیادہ لائق ہے اور اہل فضل کے فضل کو اہل فضل ہی جانتے ہیں ایک شخص اندر آیا تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہٹ گئے اس نے کہا یا رسول اللہ مکان میں بہت گنجائش ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر مسلمان کا یہ حق ہے کہ جب اسے دیکھے کہ اس کے پاس بیٹھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ہٹ جائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا اس شخص پر رحم کرے جو اپنے بھائی کے لئے ہٹ جائے ان دونوں حدیثوں کو نجم الدین النسفی نے بیان کیا ہے۔

حکایت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک بار بلالؓ اور علیؓ بن ابی طالب کے ہمراہ میں بازار گیا حضرت علیؓ نے خربوزے خریدے پھر ہم لوگ ان کے مکان گئے آپ نے ایک خربوزہ توڑا تو وہ تلخ نکلا آپ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ خربوزہ والے کو خربوزہ واپس کر آئیں پھر کہنے لگے کیا تمہیں ایک بات جو مجھ سے رسول اللہؐ نے کہی تھی نہ سناؤں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار مجھ سے فرمایا تھا کہ اے ابا الحسنؓ خدا نے البشر اور شجر پر تمہاری محبت پیش کی جس نے تمہاری محبت منظور کر لی وہ شیریں اور پاکیزہ ہو گیا اور جس نے تمہاری محبت منظور نہ کی وہ تلخ اور برا بن گیا اور میرا گمان ہے کہ یہ خربوزہ میرے محبین میں سے نہیں ہے۔

مسئلہ اگر کوئی خربوزہ خریدے اور اس میں کیڑے نکلیں یا ترش ہو تو واپس کر دے اور اس پر کچھ تاوان نہیں اگر سڑا نکلے تو سڑے ہوئے کی قیمت نہیں ہے اگر اسے کھالیا تو پوری قیمت واپس لے اگر تمام عیبوں سے بری ہونے کی شرط کر کے خریدا تھا اور اس میں مخفی عیب پایا تو بیع صحیح ہے اور اسی خربزے وغیرہ کے جس میں روح نہیں ہے واپس کرنے کا اختیار ہے اور اگر کسی جانور کو تمام عیبوں سے بری ہونے کی شرط پر بیچا ظاہری عیب سے جیسے جانور کی لات مارنے وغیرہ سے بری نہیں کیا تھا تو بیع صحیح ہے اور لوٹانے کا اختیار ہے اور بائع نے حیوان کے باطنی عیب سے (جیسے درد وغیرہ یعنی ایسا عیب جو نظر نہ آتا ہو مثلاً دونوں سرین کے مابین برص کا ہونا وغیرہ سے) بری ہونے کی شرط کی اگر بائع کو باطنی عیب معلوم تھا تو بری نہ ہوگا کیونکہ اس پر اس کا بیان کر دینا واجب ہے لیکن بیع صحیح ہو جائے گی اور مشتری کو لوٹانے کا اختیار ہوگا اختیار تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک خیار مجلس اور اس سے مراد ہے غور کرنے اور سوچنے کا اختیار جو بیع میں اور بیع سلم میں اور بیع صرف میں ہوتا ہے بیع صرف سونے کو سونے یا چاندی کے عوض بیچنے یا چاندی کو چاندی کے عوض بیچنے کا نام ہے اور نکاح میں یہ اختیار نہیں ہوتا۔ دوسرا اختیار شرط ہے جو بیع اور نکاح میں ہوتا ہے جیسے لونڈی کی بیع اور نکاح میں نکاح کی شرط لگانا تیسرا اختیار خیار نقصان ہے جیسے کوئی عیب نکل آئے جو بیع اور نکاح میں عیب سمجھا جاتا ہو۔

فائدہ: میں نے قزوینی کی عجائب المخلوقات میں دیکھا ہے کہ کسی نبی سے ان کی قوم نے درخواست

کی کہ خدا سے دُعا کریں کہ فلاں خشک درخت سے ان کے لئے پھل نکل آئیں جو ان کے کپڑوں کے مشابہ ہوں اور ان کے کپڑے زرد رنگ کے تھے انہوں نے دعا کی درخت میں پتے نکل آئے اور کشمش کے پھل لگے جس نے ایمان کی نیت سے انہیں کھایا اس کا دل شیریں ہو گیا اور جس نے دوام کفر کی نیت سے انہیں کھایا اس کا دل تلخ ہو گیا یہ قصہ بھی اسی خربزہ کے قصہ کی نظیر ہے جسے حضرت علیؓ نے واپس کر دیا تھا۔ ایک بار کسی طبیب کا ایک شخص پر گذر ہوا جو کشمش کا درخت لگا رہا تھا اس سے طبیب نے پوچھا کیا کرتا ہے وہ بولا یہ ایسا درخت ہے جسکی آمدنی سے میں نفع حاصل کروں گا اور تو اس کے سبب سے نفع حاصل کرے گا اس نے کہا جب لوگ اسے زیادہ کھا جائیں گے تو انہیں طبیب کی ضرورت ہو گی نزہتہ النفوس والافکار میں مذکور ہے کہ جو شخص اسے کثرت سے کھا جائے تو اسے چاہیے کہ اس کے بعد انیسون کھائے اس کا کھانا اس کو نفع بخشتا ہے جس کا معدہ حار ہو عجائب المخلوقات میں ہے کہ اسے تازہ کھانا بخار پیدا کرتا ہے اور اگر خشک کو پانی میں تر کر کے استعمال کیا جائے تو بخار کو دور کرتا ہے۔

حکایت: کتاب شرعتہ الاسلام میں ہے کہ خربزہ کھانا قاتل کرم ہے بھوک کو تیز کرتا ہے منہ کو خوشبودار بناتا ہے درد سر کو سکون بخشتا ہے اور شکم میں تسبیح خوانی کرتا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پینا بھی اور خوشبو بھی اور اشنان بھی جو اسے خریدنا چاہے اسے چاہیے کہ اس کے اٹھنے کے وقت کہے اِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ اور جب اُسے کاٹنا چاہے تو پڑھے فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ تو خدا اسے نفیس بنا دیتا ہے اور میں نے نزہتہ النفوس والافکار میں حیوان نبات اور اشجار کے خواص میں دیکھا ہے کہ زرد خربزہ رنگ صاف کرتا ہے اور سبز افضل ہے اور کھانے کے قبل اس کا کھانا معدہ کو دھو دیتا ہے بیماری کو جڑ سے دور کرتا ہے اور امراض حارہ کو نفع بخشتا ہے اس کی زیادتی ہونٹوں اور سرد مزاج والوں کو مضر ہے سوائے اس صورت کے کہ اس کے بعد شکر یا شہد کھالیں۔

زمخشری کی ربیع الابرار میں ابن سیرین کی روایت ہے کہ سوائے انار اور خربزہ کے کھانے کے ہر شے کے کھانے میں نرمی کرنا بہتر ہے۔ حکایت ابوعلیؒ رودباری کا بیان ہے کہ بغداد میں ایک جماعت نے کسی شخص کو خربزے خریدنے کے لئے بھیجا اور وہ لوگ مبتلائے معیشت تھے اس نے ایک خربزہ خریدا اور کہنے لگا کہ بشر حافیؒ نے اس کو ہاتھ لگایا ہے لوگوں نے اس کی قیمت بڑھا دی تھی تو میں نے اس کو بیس درہم کو خریدا ہے جب ان لوگوں نے لئے کھایا تو ان کے دل روشن

۱ے یعنی بجائے صابون کے استعمال ہو سکتا ہے ۱۲ ۲ے بیشک گائے ہم پر مشتبہ ہو گئی اور ہم اگر خدا نے چاہا تو ہدایت یافتہ ہیں ۱۲ ۳ے پس انہوں نے اسے ذبح کیا اور وہ یہ کرنیوالے نہ تھے۔

ہو گئے اور انھوں نے گناہ سے توبہ کر لی حکایت: ایک شخص لکڑیاں چن کر اپنے اہل وعیال کی پرورش کرتا تھا ایک روز جاڑے میں نکلا تو کیا دیکھا کہ ایک خربزے کے درخت میں تین خربزے لگے ہیں وہ ان میں سے ایک خربزہ اپنے گھر والوں کے پاس لے آیا انہوں نے کہا ہمیں اس کی ضرورت نہیں تب وہ اس کے فروخت کرنے کے لئے بازار گیا اسے بادشاہ کا قاصد خربزہ تلاش کرتا ہوا ملا بادشاہ کو کوئی مرض ہو گیا تھا اس نے خرید لیا دوسرے دن بھی یہی پیش آیا پھر تیسرے روز بھی یہی اتفاق ہوا بادشاہ کو صحت ہو گئی بادشاہ نے اسے بلوا بھیجا اور اس شخص سے کہدیا میرے خزائن میں چلا جا اور جو چاہے لے لے اسے ایک شیشہ ملا جس میں گلاب تھا اس نے اسے اٹھا لیا لوگوں نے کہا اس کی تھوڑی قیمت ہو گی کوئی اور شے لے لے اس نے کہا میں خربزے کے درخت کو اس سے بیچنا چاہتا ہوں کیونکہ اس نے بادشاہ سے میری شناسائی کرادی ہے اس نے کہا بادشاہ نے اسے بہت کچھ انعام واکرام دیا۔ لطیفہ: نسفیؒ کا بیان ہے کہ خربزے کے درخت نے اپنے بوجھ کے بھاری ہونے کی خدا سے شکایت کی ارشاد ہوا کہ اس پر تیری کس نے مدد کی اس نے کہا زمین نے ارشاد ہوا کہ اپنا بوجھ زمین پر ڈالدے اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ بندہ کو رحمت خداوندی کی طمع نے گناہ میں ڈالا ہے اس لئے اس سے کہا جائے گا کہ اپنے گناہ کو اسی پر ڈال دے جس نے تجھے گناہ میں ڈالا ہے۔

موعظت علیؓ نے فرمایا ہے کہ طمع ذلت کی قید ہے اور باب خوف کے ذیل میں باب زہد کی فصل قناعت میں طمع کی مذمت گذر چکی ہے حضرت علیؓ نے خدا تعالیٰ کے قول لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ کے متعلق بیان کیا ہے کہ نعیم سے امن وعافیت مراد ہے اوروں نے بیان کیا ہے کہ سب سے سخت حساب ان سے ہوگا جو تندرست اور فارغ ہوں گے ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ داؤد غار میں داخل ہوئے انہوں نے ایک مردہ اس میں دیکھا اس کے سر کے پاس ایک تختی رکھی تھی جس میں تحریر تھا میں فلاں بن فلاں ہوں ہزار برس تک دنیا کا میں مالک رہا اور میں نے ہزار شہر آباد کئے اور ہزار عورتوں سے شادی کی اور ہزار لشکروں کو شکست دی اس کے بعد یہ نوبت پہنچی کہ ایک روٹی کی تلاش میں میں نے ایک قفیز درہم بھیجے لیکن ایک روٹی بھی نہ ملی پھر میں نے ایک قفیز سونا بھیجا پھر بھی روٹی نہ ملی پھر میں نے جواہر کا سفوف بنا کر پھانک لیا اور اسی جگہ مر کر رہ گیا جس کو اس حال میں صبح ہو کہ اس کے پاس ایک روٹی ہے اور پھر بھی وہ سمجھے کہ کوئی روئے زمین پر اس سے زیادہ غنی ہے خدا اس کو میری ہی سی موت دے قفیز ایک پیمانہ کا نام ہے۔

لہ اس دن تم سے نعیم کی بابت سوال ہوگا ۱۲۔

ربیع الابرار میں ہے کہ ایک بار ایک گھر کے چوہے نے جنگلی چوہے کو تکلیف میں دیکھا اس نے اُس سے کہا کہ میرے ساتھ مکانات میں چل وہاں طرح طرح کی نعمتیں ہیں چنانچہ وہ اس کے ساتھ گیا وہاں مالک مکان اس کی گھات میں تھا اُس نے ڈبکا لگا رکھا تھا ایک اینٹ کے نیچے کچھ چربی رکھی تھی گھر میں رہنے والا چوہا جھپٹا کہ چربی لے لے اس پر اینٹ گر پڑی اور وہ دب کر رہ گیا جنگلی چوہا سر ہلا کے بولا تھوڑی روزی کے ساتھ عافیت مجھے گھروں کی چربی سے زیادہ پسند ہے ربیع الابرار میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت لکھی ہے کہ جو روزی پر صبر جمیل کرے خدا اس کو فردوس میں جہاں وہ چاہے کا جگہ دے گا حدیث میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مومن قوی مومن ضعیف سے خدا کو زیادہ محبوب ہے یہاں قوت وضعف سے طاعت کی قوت اور اُس سے ضعف مراد ہے اور خدا کی طاعت میں مشقت اٹھانے کے بغیر عفو کا امیدوار بننا محال ہے، حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یقیناً قیامت کے روز جتنے عمل زمین سے کئے گئے ہوں گے سب بتلائے گی پھر آپ نے یہ قول خداوندی پڑھا یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ابن عباس نے فرمایا ہے اوحی لہا سے مراد ہے کہ خدا کا اُسے اذن ہوگا کہ جو کچھ اُس پر عمل کیا گیا ہے وہ بتلاوے اور خدا کے قول وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا کا مطلب یہ ہے کہ زمین میں جتنے خزانے اور مردے ہوں گے سب کو نکال دیگی اور خدا کے قول وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا کا مطلب یہ ہے کہ کافر کہے گا کہ زمین کو کیا ہوگیا کہ اس قدر شدت سے حرکت وزلزلہ میں ہے اور خدا کے قول یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا کا مطلب یہ ہے کہ لوگ موقف حساب سے الگ الگ واپس ہوں گے اور اس کی نظیر یَوْمَئِذٍ یَّتَفَرَّقُوْنَ ہے جس کے معنی ہیں کہ اُس دن لوگ پراگندہ ہوں گے اس کو واحدی نے بسیط میں بیان کیا ہے۔

فائدہ: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو حضرت علیؓ سے دلی محبت رکھے اس کو اس امت کا ایک ثلث ثواب ملے گا اور جو ان سے دل اور زبان سے محبت رکھے گا اس کو دو ثلث ثواب اس امت کا ملیگا اور جو ان سے دل وزبان اور ہاتھ سے ان کے ساتھ محبت رکھے گا اس کو اس امت کا پورا ثواب ملے گا سن لو مجھے جبریلؑ نے خبر دی ہے کہ پورا پورا سعادت اندوز وہ ہے جو علیؓ سے میری زندگی اور میری وفات کے بعد محبت رکھے سن لو پورا پورا شقی وہ ہے جو علیؓ سے میری زندگی میں اور میری وفات کے بعد بغض رکھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ علیؓ سے جس نے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی اور جس

لہ اس روز زمین اپنی خبریں بتلائیگی اس لئے کہ تیرے رب نے اس کو وحی کی ہے ۱۲۔

نے علیؓ کو ایذا دی اُس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی۔

حضرت علیؓ کسی شہر میں گئے اُس میں ایک منجم تھا۔ جو غیب سے واقف کا مدعی تھا اور اس کے پاس بہت سے لوگ جمع ہوتے تھے حضرت علیؓ نے اس سے کہا تم میری میرے یہاں ضیافت ہے اس کے بعد آپ نے اس کو ایک روٹی دی اور ایک روٹی آپ نے لی آپ نے فرمایا آؤ ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی روٹی کو توڑ کر اس کھانے میں تر کر دے اس کے بعد آپ نے اس سے کہا کہ اپنی روٹی کو میری روٹی سے الگ کر لے اس نے کہا مجھے معلوم نہیں آپ نے فرمایا روٹی جسے تو نے اپنے ہاتھ سے توڑا تھا اس کے پہچاننے سے تو عاجز رہا پھر تو غیب کا کیسے دعویٰ کرتا ہے اس نے کہا اے امیر المومنین آپ اپنی روٹی کو پہچانتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں اپنے معبود خدا سے درخواست کرتا ہوں کہ اسے ممتاز کر دے اس کے بعد آپ کی روٹی اوپر آگئی ہے اس شہر کے تقریباً تین ہزار آدمیوں نے اس روٹی میں سے کھایا ابن عباسؓ کا قول ہے کہ علیؓ بن ابی طالب کی محبت گناہوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے اور اگر تمام لوگ ان کی محبت پر مجتمع ہو جاتے تو خدا جہنم کو پیدا نہ کرتا۔

معاذ بنؓ جبل کا قول ہے کہ علیؓ کی محبت ایسی نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا اور ان کی دشمنی ایسا گناہ ہے جس کے ساتھ کوئی نیکی نفع نہیں بخشتی (یہ اہل تشیع کے یہاں کی بے سند روایات معلوم ہوتی ہے) حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو چاہتا ہو کہ یاقوت سرخ کی شاخ کو جس کو خدا نے جنات عدن میں لگایا ہے تھامے اسے چاہیئے کہ حب علیؓ کا سہارا پکڑے عمر بنؓ خطاب کا قول ہے کہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شہادت دیتا ہوں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلہ میں رکھی جائیں اور حضرت علیؓ کا ایمان دوسرے پلہ میں تو حضرت علیؓ کا ایمان بڑھ جائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو چاہتا ہو کہ حضرت آدمؑ کو ان کے علم میں نوحؑ کو ان کی سمجھ میں ابراہیمؑ کو ان کے حلم میں موسیٰؑ کو ان کے زہد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رونق دربار میں دیکھے اسے علی بنؓ ابی طالب کو دیکھنا چاہیئے اس کو ابن جوزیؒ نے ذکر کیا ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے جسکو رازیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ جو چاہے کہ آدمؑ کو ان کے علم میں نوحؑ کو ان کی طاعت میں ابراہیمؑ کو ان کی خلت میں موسیٰؑ کو ان کی قرب میں عیسیٰؑ کو ان کی صفوت و برگزیدگی میں دیکھے اسے علی بن ابی طالب کو دیکھنا چاہیئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آسمانوں کی پیدائش کے دو ہزار برس قبل سے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں علیؓ رسول اللہ کے بھائی ہیں ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ہم ایک بار حضرت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں ایک پرندہ اپنے منہ میں ایک بادام سبز لئے ہوئے آیا اور اس نے اسے لاکر ڈال دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھا لیا اس کے اندر سے ایک سبز کیڑا نکلا جس پر زرد رنگ میں لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نَصَرْتُہٗ بِعَلِیٍّ اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے کہا کہ تم مسلمانوں کے سردار اور پرہیزگاروں کے پیشوا ہو اور تابان پیشانی اور درخشاں دست و پا والوں کے راہ نما ہو۔

فائدہ: میں نے الزہر الفائح میں دیکھا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے فرمایا داہنے ہاتھ میں انگشتری پہنا کرو تو مقربین میں سے ہو جاؤ گے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ مقربین کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جبریلؑ اور میکائیلؑ اور انہوں نے پوچھا کس چیز کی انگشتری پہنا کروں آپ نے فرمایا عقیق سرخ کی کیونکہ وہ ایک پہاڑ ہے جس نے خدا کی وحدانیت اور میری نبوت تمہاری وصیت تمہاری اولاد کی امانت تمہارے محبین کے لئے جنت کا اقرار کیا ہے ربیع الابرار میں حضرت علیؓ سے مروی ہے عقیق کی انگشتری پہنا کرو کیونکہ جب تم اسے پہنے رہو گے کسی قسم کا غم تم کو نہ پہنچے گا اور مناقب صدیقؓ میں عقیق وغیرہ کی انگشتری پہننے کی فضیلت گذر چکی ہے اور اس سے زینت دنیاوی مقصود نہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ مذموم ہے ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار دو نئی پاپوشیں لیں ان کو پسند فرمایا اور سجدہ میں گر پڑے اور پڑھنے لگے اے رب میں آپ کی نور وجہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں کسی شے کو جو آپ کی مبغوض ہو پسند کروں پھر آپ نے انہیں خیرات کر دیا اور انہیں خود نہ پہنا اور یہ اس دار فانیہ میں حضرت صلعم کا زہد تھا حالانکہ خدا نے آپ کے اور آپ کی امت کے لئے جنت میں ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر گذریں۔

جعفر بن محمدؓ نے بیان کیا ہے کہ جنت میں مومن کو اس کے اوپر کے زیوروں کی تسبیح سے خوشی ہوگی اور جنت میں مومن کے جوڑ جوڑ پر سونے چاندی اور موتی کے اور زبرجد کے زیورات اور گھونگرو ہوں گے جن کو خدا نے مرجان زبرجد اور چاندی اور سونے سے پیدا کیا ہے ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ رشید نے شاہ روم کے پاس قاصد بھیجا اور اس کو ایک دیبا کا بھرہ نکال کر دیا جس کا طول سو ہاتھ کا اور عرض اسی ہاتھ کا تھا اور سونے کا اس پر کام کیا ہوا تھا اور اس کے اوپر کی طرف دو پوری سطریں یہ تھیں پہلی سطر میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھی تھی اور دوسری سطر میں وہ تھا جو سام بن نوحؑ کے لئے بنایا گیا تھا بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایماندار کا صحیفہ

نے آپ کی نصرت علیؓ سے ہو گی:

علیؓ بن ابی طالب کی محبت ہے، حسنؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے لئے سید العرب یعنی علیؓ کو بلالاؤ جب وہ آئے تو آپ نے انہیں انصار کے پاس بھیجا اور فرمایا اے گروہ انصار کیا تمہیں ایسا شخص نہ بتلادوں اگر تم اس سے تمسک کئے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے لوگوں نے عرض کیا ہاں یا نبی اللہ آپ نے فرمایا کہ یہ علیؓ ہیں میری محبت سے ان کی محبت کرو اور میری کرامت سے ان کا اکرام کرو کیونکہ جبریلؑ نے مجھکو خدا کی جانب سے اس کا حکم کیا تھا جو میں نے تمہیں بتلایا ،

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بردہؓ سے فرمایا کہ رب العالمین نے علیؓ کے بارہ میں مجھ سے کہا ہے کہ وہ نشان ہدی اور منار ایمان ہیں اولین و آخرین کے پیشوا ہیں اور جتنے میرے فرمانبردار ہیں ان کے لئے نور ہیں اے ابیؓ بردہ علیؓ بن ابی طالب فردائے قیامت میں میرے امین ہوں گے اور قیامت میں علیؓ میرے علمبردار ہوں گے ان کے پاس رحمت پروردگار کے خزانوں کی کنجیاں ہوں گی اور الزہر الفائح میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر میں اپنے اصحاب سے فرمایا تھا کہ اپنی اپنی اولاد کا ابن ابی طالب کی محبت کے بارہ میں امتحان کریں کیونکہ وہ گمراہی کی طرف کسی کو نہیں بلانے اور نہ ہدایت سے وہ دور ہیں جو ان سے محبت کرے وہ تم میں سے ہے اور جو ان سے دشمنی کرے وہ تم میں سے نہیں انسؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد آدمی علیؓ کے راستہ پر کھڑے رہتے تھے اور لڑکوں سے پوچھتے تھے کہ اے بیٹا تجھے علیؓ سے محبت ہے اگر اس نے ہاں کہہ دیا تو اس کو قبول کر لیا اور اگر اس نے نہیں کہہ دیا تو اس کی ماں کو طلاق دیدی اور لڑکے کے ساتھ اس کی ماں کو بھی چھوڑ دیا۔ فائدہ علیؓ نے بعض ایسی باتیں کہیں ہیں کہ ان سے پہلے کسی نے نہ کہی تھیں چنانچہ انکا قول ہے جس کی گفتگو نرم ہوئی اس کی محبت واجب ہوئی جس بندہ نے اپنے نفس کی قدر پہچان لی وہ ہلاک نہ ہوا! جس سے چاہے مانگ تو اس کا قیدی ہو جائے گا جس کو چاہے دے تو اس کا حاکم ہو جائے گا جس سے چاہے استغنا ظاہر کر تو اس کا نظیر ہو جائے گا جب تم کسی عابد کو دیکھو کہ اپنی عبادت کی وجہ سے علماء سے مستغنی بن گیا ہے تو جان لو کہ شیطان نے اسے اپنے جال میں پھنسا کر شکار کر لیا ہے جو بغیر علم کے لوگوں کو فتوی دے اس پر آسمان و زمین لعنت کرتے ہیں جو کسب حلال کر کے پریشانی میں شب گذارتا ہے وہ اس حالت میں شب گزارتا ہے کہ خدا اس سے راضی ہوتا ہے اور دس چیزیں نسیان پیدا کرتی ہیں وہ یہ ہیں کثرت غم، گدی میں پچھنے لگوانا، بستہ پانی میں پیشاب کرنا ترش سیب کھانا، سبز دھنیا کھانا، چوہے کا جھوٹا کھانا، قبروں کے کتبہ پڑھنا، جو سولی پر چڑھا ہوا سے نہیں کیا۔

حکایت: میں نے شوا در د الملیح و الموارد الملح میں دیکھا کہ عباسؓ اور حمزہؓ نے باہم فخر کیا، حمزہؓ نے کہا میں تم سے بہتر ہوں کیونکہ میں کعبہ کے آباد کرنے پر مقرر ہوں ابن عباسؓ نے کہا میں تم سے بہتر ہوں کیونکہ میں

حاجیوں کے پانی پلانے پر مقرر ہوں پھر وہ کہنے لگے چلو ہم ابطح چلیں اور جو شخص پہلے ملے اُس سے فیصلہ کے خواستگار ہوں چنانچہ اُن دونوں کو حضرت علیؓ مل گئے اور ان دونوں نے فیصلہ ان کے ہاتھوں رکھا وہ بولے کہ میں تم دونوں سے بہتر ہوں کیونکہ میں تم دونوں سے پہلے اسلام لایا ہوں پھر دونوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی چونکہ حضرت علیؓ نے آپ کے دونوں چچاؤں پر فخر کیا تھا آپ تنگ دل ہوئے اس پر خدا نے حضرت علیؓ کے بیان کی تصدیق کے لئے اور اُن کی فضیلت بیان کرنے کے لئے آیت اُتاری اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الآیۃ ابی سعید خدریؓ سے مروی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ایسے بھی لوگ ہیں جو قرآن کی تاویل پر قتال کریں گے جیسے کہ قرآن کی تنزیل پر قتال کر چکے ہیں۔ ابوبکر نے پوچھا اے نبی اللہ کیا میں ہوں آپ نے فرمایا پاپوش دوز اور انتفاق سے علیؓ کو پاپوش سینے کے لئے دے چکے تھے یعنی تاکہ ایک پرت دوسری پر لگا دیں' طبریؒ نے بروایت محمد بن علی بیان کیا ہے کہ رضوان نامی ایک شخص نے یوم بدر میں پکار کر کہا لَا فَتٰى إِلَّا عَلِيٌّ لَا سَيْفَ إِلَّا ذُو الْفَقَارِ ۔ ذوالفقار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار تھی ذوالفقار اُسے اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں چھوٹے چھوٹے گڑھے پڑے ہوئے تھے کیونکہ فقرہ گڑھے کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ اس میں دندانے پڑے ہوئے تھے ربیع الابرار میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بہتری تلوار میں ہے اور بہتری تلوار کے ساتھ ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شجر طوبیٰ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اُس کی جڑ میرے گھر میں ہے پھر دوبارہ اس کی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا اس کی جڑ علی کے گھر میں ہے آپ سے عرض کیا گیا کہ پہلے آپ نے فرمایا تھا کہ اس کی جڑ میرے گھر میں ہے پھر آپ نے فرمایا اس کی جڑ علی کے گھر میں ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرا اور علی کا گھر جنت میں ایک ہی مکان میں ہوگا اور جمعہ کی فضیلت میں اس کا بیان پہلے گذر چکا ہے۔

نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ خدا نے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کے پاس وحی بھیجی کہ میں نے تم دونوں میں بھائی چارہ کر دیا اور تم دونوں میں سے ایک کی عمر دوسرے سے دراز کر دی بتلاؤ کہ تم دونوں میں سے کون اپنے ساتھی پر ایثار کرتا ہے۔ اُن میں سے ہر ایک نے زندگی کو اختیار کیا پھر خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ تم علیؓ بن ابی طالب کی طرح کیوں نہ ہوئے کیونکہ میں نے اُن کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بھائی چارہ کر دیا تھا تو وہ اپنے بستر پر رات بھر رہے حضرت کو اپنے اوپر ترجیح دیتے رہے اچھا تم دونوں زمین پر

ا۔ کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کا آباد رکھنا ایسا قرار دیا ہے جیسا کہ خدا اور قیامت پر ایمان لانے والا ہے ۱۲ ۲۔ سوائے علی کے کوئی جوان نہیں سوائے ذوالفقار کے کوئی تلوار نہیں۔

جاؤ اور ان کی اُن کے دشمنوں سے حفاظت کرو چنانچہ میکائیلؑ ان کے سرہانے اور جبرئیل علیہ السلام ان کے پیر
کے پاس موجود رہے پھر جبرئیل نے پوچھا کہ اے ابنؓ ابی طالب آپ کے مثل کون ہے خدا آپ سے
فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

حکایت: میں نے شوادر الملح میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے کہا میں سفر کرنا چاہتا ہوں لیکن
مجھے درندہ کا خوف ہے آپ نے اُسے اپنی انگشتری دیدی اور اس سے فرمایا کہ جب تیرے پاس آئے تو
کہدینا کہ یہ علیؓ بن ابی طالب کی انگشتری ہے اس کے بعد وہ شخص سفر کو گیا اور اُسے راہ میں ایک درندہ ملا اس
نے درندہ سے کہا کہ اے درندہ یہ امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب کی انگشتری ہے جب درندہ نے آپ کی انگشتری
دیکھی درندہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کچھ بھنبھنایا پھر زمین کی طرف اس نے ایسا ہی پھر مشرق
کی طرف ایسا ہی کیا۔ پھر مغرب کی طرف ایسا ہی کیا پھر دوڑتا ہوا بھاگ گیا۔

اس کا بیان ہے کہ جب میں سفر سے واپس آیا تو
یہ ماجرا میں نے علیؓ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ کہتا تھا کہ اس کے حق کی قسم جس نے اس کو بلند
کیا جس نے اس کو لپیٹ کیا جس نے اس کو طلوع کیا جس نے اس کو غائب کیا میں اُن شہروں میں رہوں گا
جہاں علیؓ ابن ابی طالب سے میری شکایت کریں، ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ درندہ کی آنکھ رات کو چراغ
کی طرح چمکتی ہے وہ شب کو بھی دن کی طرح دیکھتا ہے اور ایسی ہی چیتے (بلی. اور سانپ کی حالت ہے منجملہ حضرت
علیؓ کی کرامات کے یہ بھی ہے کہ جب وہ حالت شیر خوارگی میں پالنے میں تھے تو ایک بار سانپ نے آپ کا ارادہ
کیا آپ نے پالنے سے اتر کر اسے مار ڈالا آپکی والدہ کو اس سے نہایت تعجب ہوا میں نے ایک ہاتف کو یہ
کہتے ہوئے سنا کہ یہ شبیر ہے آپ نے پالنے سے اتر کر اپنے دشمن کو مار ڈالا ابن جوزیؒ نے اس کو نقل
کیا ہے حضرت علیؓ سے منقول ہے آپ کہتے تھے میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا بعض کا قول ہے
کہ آپ کے والد وہاں نہ تھے اور بعض نے کہا ہے کہ آپ نے اپنی والدہ کا ذکر اُن کے اسلام پر فخر کیوجہ سے
کیا ہے۔ آپ کی ایک کرامت یہ ہے کہ شکم مادر میں آڑے ہو جاتے تھے اور ان کو بُت کے سجدہ سے روک
دیتے تھے اس کو نسفیؒ نے نقل کیا ہے ایک بار فاطمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ علیؓ شب جمعہ کو سوتے رہتے
ہیں اور یہ شب فضیلت ہے آپ نے فرمایا کہ خدا نے شب جمعہ کا سونا ان پر تصدق کر دیا اور وہ ان کی
روح سے ایک سبز پرندہ پیدا کریگا جو آسمانوں کے راستوں میں گشت کیا کرے گا اور ایک بالشت بھر
جگہ بھی نہ رہے گی جہاں علیؓ کی روح ایک رکعت یا ایک سجدہ ادا نہ کرے نسفیؒ کا بیان ہے اسی واسطے حضرت
علیؓ نے کہا کہ مجھ سے آسمانوں کی راہوں کی نسبت دریافت کر لو کیونکہ زمین کے راستوں سے میں انہیں
زیادہ جانتا ہوں اُسوقت آپ کے پاس جبرئیل ایک آدمی کی صورت بن کر آئے اور کہنے لگے اگر آپ سچے
ہیں تو بتلائیے کہ جبرئیلؑ کہاں ہیں آپ نے آسمان کی طرف داہنے اور بائیں دیکھا پھر اسی طرح زمین کی طرف

دیکھا اور فرمانے لگے کہ میں نے انہیں آسمان اور زمین میں نہیں پایا شاید تم ہی ہو ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے آپ نے چند آدمی سوتے دیکھے آپ نے فرمایا تم مسجد میں نہ سویا کرو وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے پھر حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم سو سکتے ہو کیونکہ خدا نے تمہیں اجازت دی ہے نماز کی فضیلت کے بیان میں پہلے مسجد میں سونے کا جائز ہونا گذر چکا ہے۔

حکایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو ایک کافر قوم کے پاس بھیجا جن کے یہاں شہد کی مکھیاں بکثرت تھیں انہوں نے آپ کی تکذیب کی آپ نے کہا اے شہد کی مکھیو تم ان لوگوں سے نکل کر چلی جاؤ کیونکہ یہ سرکش ہیں اس کے بعد مکھیاں وہاں سے اڑ گئیں اور وہ محتاج ہو گئے اور انہیں شہد کی مکھیوں کی بشدت حاجت تھی کیونکہ ان کی روزی اسی پر منحصر تھی اس کے بعد انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ آپ اپنے قاصد کو ہمارے پاس بھیجد یجئے حضرتؐ نے علیؓ کو بھیجدیا وہ لوگ اسلام لے آئے پھر آپ نے فرمایا اے شہد کی مکھیو چلی آؤ اس کے حق کی بدولت جس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے وہ سب کے سب چلی آئیں۔ کسی کا بیان ہے کہ ایک بار آپ کسی غزوہ میں تھے کفار آپ پر غالب آ گئے ان کے پاس شہد کی مکھیاں بکثرت تھیں خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ علیؓ بن ابی طالب کی مدد کے لئے نکلو وہ نکلیں اور قوم کو کاٹنے لگیں یہاں تک کہ خدا نے انہیں ہلاک کر ڈالا۔ ربیع الابرار میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب معراج میں میں آسمان پر گیا جبریلؑ نے میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کے بستر پر بٹھا دیا پھر مجھے ایک ناشپاتی دی میں اسے الٹ پلٹ رہا تھا کہ اتنے ہی میں وہ پھٹ گئی اور اس میں سے ایک لڑکی نکل آئی کہ اس سے زیادہ خوبصورت کبھی دیکھنے میں نہیں آئی وہ کہنے لگی السلام علیک یا محمد میں نے پوچھا تو کس کے لئے ہے وہ بولی میں راضیہ مرضیہ ہوں خدا نے میرے تین حصے پیدا کئے ہیں میرے نیچے کا حصہ مشک کا ہے درمیانی کافور کا اور اوپر کا حصہ عنبر کا میرا خمیر آب حیات سے بنایا گیا ہے خدائے جبار نے ارشاد فرمایا ہو جا میں آپ کے بھائی اور چچا کے بیٹے علیؓ بن ابی طالب کی ہو گئی۔ جعفرؓ کا بیان ہے انبیا کی خوشبو ناشپاتی کی سی ہے اور حور کی خوشبو آس کی سی اور ملائکہ کی خوشبو گلاب کی سی ہے حسنؓ نے بیان کیا کہ میرے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے دونوں ہاتھوں میں گلاب اور پھول تھے آپ نے فرمایا کہ سوائے آس کے یہ جنت کے پھولوں کا سردار ہے اور درود کی فضیلت میں گلاب کے فائدہ پہلے گذر چکے ہیں اور باب القرآن اور فصل امانت میں ناشپاتی کے فائدے گذر چکے ہیں۔

آپ کی ایک یہ کرامت ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو برزخ کا علم عطا فرمایا ہے چنانچہ جب عمرؓ کا انتقال ہوا تو آپ ان کی قبر پر بیٹھ کر فرشتوں سے ان کی باتیں سنتے تھے چنانچہ جب دونوں فرشتے ان کے پاس آئے تو وہ ان سے کانپنے لگے پھر جواب باصواب دیا دونوں فرشتے ان سے کہ گئے کہ آپ سوئیے انہوں نے کہا میں کیسے سوؤں حالانکہ تم دونوں کی وجہ سے مجھ پر لرزہ پڑا ہوا ہے باوجودیکہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحبت یافتہ

ہوں لیکن میں تم دونوں پر خدا کو اور اس کے فرشتوں کو شاہد بناتا ہوں کہ تم دونوں کسی ایماندار کے پاس بغیر سب سے اچھی صورت کے نہ جاؤ، چنانچہ ان دونوں نے ایسا ہی کیا پھر حضرت علیؓ نے ان سے کہا اے عمرؓ بن خطاب ہو سکے خدا آپ کو مسلمانوں کی جانب سے جزائے خیر دے آپ نے اپنی زندگی اور موت دونوں میں لوگوں کو نفع پہنچایا یا برزخ درمیانی شے کو کہتے ہیں اور آخرت کا برزخ زندگی اور مردوں کی درمیانی حالت ہے مولفؒ کہتا ہے ایک معتمد شخص نے مجھ سے کہا کہ اس کو ایک محدث اپنی وفات کے بعد اپنی دنیاوی شکل میں خواب میں نظر آئے اور ان سے کہنے لگے کہ آپ فلاں ہیں انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے پوچھا کہ یہ جسم ہے یا روح انہوں نے کہا روح اس کا بیان ہے کہ میں خاموش رہا اور میں نے پہچان لیا کہ وہ مردہ ہیں میں نے پوچھا آپ کہاں ہیں بولے برزخ میں پھر مجھے ایک سبزہ زار میں لے گئے جہاں بکثرت لوگ جمع تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے جواب دیا کہ یہ مردے ہیں اتنے میں ایک زور کی چیخ سنائی دی انہوں نے اپنے کو مجھ سے چھڑا لینا چاہا میں نے مضبوط پکڑ لیا اور ان سے پوچھا کیا ماجرا ہے کہنے لگے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ہیں کیونکہ آپ ہر جمعہ کو اہل برزخ سے ملاقات کیا کرتے ہیں اس پر میں نے انہیں چھوڑ دیا۔

مسئلہ: میں نے فصول مہمہ فی معرفۃ الائمہ میں دیکھا ہے کہ دو شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ایک ان میں سے کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی گائے نے میرے گدھے کو مار ڈالا ہے وہ شخص جھپٹا اور کہنے لگا کہ بہائم پر ضمان نہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ ان دونوں میں فیصلہ کر دو علیؓ نے پوچھا دونوں بندھے ہوئے تھے یا کھلے ہوئے تھے یا ایک کھلا تھا اور دوسرا بندھا تھا اس نے کہا گدھا بندھا تھا اور گائے چھٹی تھی اور اس کا مالک اس کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا گائے والے پر گدھے کا ضمان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا فیصلہ جاری رکھا اگر کسی نے ایک جانور غصب کیا اور کسی دوسرے شخص نے اسے ہلاک کر ڈالا تو اس کے مالک کو اختیار ہے چاہے تو اس سے مطالبہ کرے اور اگر چاہے ہلاک کرنے والے سے مطالبہ کرے اور وہ غاصب سے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر غاصب نے مالک کو تاوان دیا تو وہ ہلاک کرنے والے سے رجوع کر سکتا ہے اور قیمت والی شے کی قیمت غصب سے تلف تک لی جائیگی مثلاً غصب کے روز سو تھی اس کی قیمت تھی اور تلف کے روز پچاس تو مالک کو سو ملیں گے اور تاوان دینے والے کا قول معتبر ہوگا نہ مالک کا اور اگر کوئی جانور خریدا اور وہ غصب کیا ہوا نکل آیا مالک اس کی قیمت خریدار سے وصول کرلے تو وہ بیچنے والے سے رجوع نہیں کر سکتا اگر کوئی جانور غصب کیا اور اسے مارا جس سے مثلاً اس کی آنکھ جاتی رہی تو جس قدر قیمت کم ہو گئی ہوگی اتنا اس پر لازم ہوگا بخلاف غلام کے جب اس کو مارا یا غصب کیا پھر مثلاً اس کی آنکھ جاتی رہی ہو اس پر نصف قیمت لازم آتی ہے اور اگر مثلاً اس کی ران میں زخم لگا یا سر پھوڑ دیا تو غلام جس قدر قیمت کم ہوگی ہو اتنا اس پر لازم ہے اس کی مثال یہ ہے کہ قیمت دس کم ایک ہزار رہ گئی تو اس کو فقط دس لازم ہونگے اگر اس کی آنکھ نکال لی یا ہاتھ کاٹ ڈالا اور اس کی ہزار قیمت تھی تو پانچ سو اس کی آنکھ

میں محسوب ہوں گے اور پانچسو اس کے ہاتھ میں اور اگر اس کا ذکر کاٹ ڈالا تو پورے ہزار لازم ہونگے اور اگر انثیین کاٹ ڈالے تو ایک ہزار اور لازم ہوں گے اگر مثلاً آنکھ نکال لی یا انثیین نکال لئے اور اس کی ہر از قیمت بھی تو ایک ہزار اور پانچسو لازم ہوں گے اور محاسن مجتمعہ میں اس سے زیادہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

لطیفہ میں نے محب طبری رح کی ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوالقربیٰ میں دیکھا ہے کہ دو شخص بیٹھے کھانا کھا رہے تھے ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اور دوسرے کے پاس تین تھیں پھر ان کے پاس ایک تیسرے شخص کا گذر ہوا اور اس نے دونوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور دونوں کو آٹھ درہم دیکر چلا گیا پانچ روٹی والے نے کہا کہ پانچ میرے ہیں اور تین تیرے اس نے کہا نہیں بلکہ چار تیرے ہیں اور چار میرے ہیں دونوں میں اختلاف ہوا اور وہ دونوں حضرت علیؓ کے پاس مقدمہ لائے آپ نے تین روٹی والے سے کہا کہ اپنے ساتھی سے لے لے اس نے کہا میں سوائے تلخ حق کے اور کچھ نہیں چاہتا آپ نے فرمایا تیرا صرف ایک درہم ہے اور اس کے سات کیونکہ آٹھ کے چوبیس ثلث ہوئے جبکی پانچ روٹیاں تھیں اس کے پندرہ ثلث ہوئے اور تیرے تین روٹیوں کے نو ثلث ہوئے کیونکہ تم تینوں نے برابر کھایا ہے پس تو نے اپنے نو ثلث میں سے آٹھ ثلث کھائے اور صرف تیرا ایک ثلث بچ رہا اور تیرے ساتھی نے اپنے پندرہ ثلث میں سے آٹھ ثلث کھالئے تب بھی اس کے سات ثلث بچ رہے لہذا مہمان نے سات ثلث تیرے ساتھی کے اور ایک ثلث تیرا کھایا۔ آپ کے زمانہ میں ایک شخص نے دو عورتوں سے نکاح کیا اور دونوں کے تاریک رات میں بچہ پیدا ہوا ایک کے لڑکا اور دوسری کے لڑکی۔ لڑکے کے لئے دونوں جھگڑا کرنے لگیں اور حضرت علیؓ کے پاس مقدمہ لائیں آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنا اپنا تھوڑا دودھ دوھوئے پھر دونوں کے دودھ کو تولا جس کا دودھ بھاری نکلا اسی کو لڑکا دیدیا آپ سے پوچھا گیا کہ یہ آپ نے کہاں سے دریافت کیا آپ نے فرمایا خدا کے قول للذکر مثل حظ الانثیین سے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہر شے میں حتیٰ کہ غذا میں بھی مرد کو فضیلت دی ہے[1] ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؓ پر حضرت عمرؓ کے پاس دعویٰ دائر کیا انہوں نے آپ سے کہا اے ابا الحسن اپنے خصم یعنی مقابل کے لئے اٹھئیے حضرت علیؓ ناراض ہوئے حضرت عمرؓ نے آپ سے اس کا جواب دریافت کیا آپ نے کہا اس لئے کہ آپ نے میری کنیت کہہ کر مجھے مخاطب بنایا آپ نے یہ کیوں نہ کہا اے علیؓ اس پر حضرت عمرؓ نے ان کا سر چوم لیا اور کہنے لگے خدا نے تم لوگوں کی بدولت ہمیں ہدایت کی ہے اور تمہاری ہی بدولت ہم کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالا ہے۔

[1] مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے۔

فوائد، پہلا فائدہ: میں نے عارف باللہ شہاب الدین بن ارسلان کی کتاب تہذیب الاذکار میں دیکھا ہے کہ علیؓ نے ایک شخص سے جو حمام سے نکل کر آیا تھا کہا تو پاک ہو گیا اب کبھی نجس نہ ہوگا اس نے کچھ جواب نہ دیا ایک مجوسی نے اس سے کہا کہ تو امیر المومنین کو جواب کیوں نہیں دیتا اس نے کہا میں کیا جواب دوں مجوسی بولا کہ آپ سعادت اندوز ہوئے کبھی شقی نہوں حضرت علیؓ نے فرمایا حکمت ایماندار کی گم شدہ شے ہے لے سیکھ لو اگرچہ مشرکین کے منہ سے ہو قاضی حسینؒ نے بیان کیا ہے کہ طابَ حَمّامُکَ نہیں بولنے بلکہ طابَ استحمامُکَ محاورہ ہے موئف کہتا ہے اس سے کہنا چاہیئے ہمارے اور تمہارے لئے جنت کو مباح کرے اور ہم کو اور تم کو دوزخ سے پناہ میں رکھے کیونکہ میں نے کتاب البرکتہ میں بروایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہے کہ حمام کیا اچھا گھر ہے کہ ایماندار اس میں جاتا ہے جو اس میں داخل ہوتا ہے خدا سے جنت مانگتا ہے اور دوزخ سے پناہ کا خواستگار ہوتا ہے کیا خوب وطن ہے اور اسے کیسا وافر حصہ ملتا ہے جس کی یہ دعا قبول ہو جائے

دوسرا فائدہ: علیؓ نے فرمایا ہے کہ گوشت کھایا کرو کیونکہ وہ بصر کی جلا ہے رنگ صاف کرتا ہے اور خوش خلقی پیدا کرتا ہے جو چالیس روز تک اسے چھوڑے رہے وہ بدخلق ہو جاتا ہے اوروں نے بیان کیا ہے کہ اس سے ستر قوتیں زیادہ ہوتی ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ دنیا اور جنت والوں کے کھانوں کا سردار گوشت ہے لقط المنافع میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے کہ گوشت کھانے کے وقت دل کو فرحت ہوتی ہے اور نیز اس میں ہے کہ گھوڑے اور اونٹ کا گوشت سب گوشتوں سے زیادہ خراب ہوتا ہے۔ نزہتہ النفوس میں ہے کہ بھیڑ کا گوشت حافظہ زیادہ کرتا ہے اور ذہن کو تقویت دیتا ہے اور پشت کا گوشت نہایت پاکیزہ ہوتا ہے پکا ہوا گوشت تلے اور بھنے ہوئے گوشت سے زیادہ نافع ہوتا ہے اور معدہ پر نہایت سبک ہوتا ہے بھیڑ کا بھنا ہوا گوشت نہایت نافع وہ ہے جو ایک برس کے جانور کا گوشت ہو اور ایسی ہی فربہ گوسالہ کا گوشت ہے کیونکہ وہ ابراہیم کی سنت ہے اور بکری کا گوشت سودا اور نسیان پیدا کرتا ہے اور خون کو خراب کرتا ہے خصوصاً بڈھوں کا سر اور مزا جو بکا خون خراب کرتا ہے اور گائے کے گوشت میں بکثرت نقصانات ہیں مگر ہاں اس کے ساتھ سونٹھ اور مرچ سیاہ بکثرت کھائی جائے تو کچھ اصلاح ہو جاتی ہے اور سب سے عمدہ مرغ کا گوشت ہے لقط المنافع میں مذکور ہے کہ مرغی کا گوشت رنگ کو عمدہ کرتا ہے عقل کو تقویت دیتا ہے خصوصاً جس نے انڈے نہ دیئے ہوں اور بر لتے مرغ کا گوشت قولنج کو نافع ہے اور وہ دوا ہے غذا نہیں باین معنی کہ اس کی کثرت نہ کرنا چاہیئے اور نہایت عمدہ مرغ وہ ہوتا ہے جو اپنے بازو نہیں پھٹ پھٹاتا۔

ے تیرا حمام کرنا پاکیزہ ہے ۱۲۔ لے اے اللہ۔ مجھے ان کے گمان سے بہتر بنایئے اور جو وہ کہیں اس کا مواخذہ مجھ سے نہ کیجئے اور جو وہ نہیں جانتے وہ گناہ بھی میرے بخش دیجئے ۱۲

تیسرا فائدہ: غنی شخص پر ہر ہفتہ اپنی زوجہ کو دو رطل گوشت دینا واجب ہے اور تنگدست کو ایک رطل اور متوسط کو ڈیڑھ رطل اور جمعہ کے روز مسنون ہے کیونکہ اس دن فراخی کرنا اولیٰ ہے امام نووی رح نے کہا ہے کہ کچا گوشت کھانا جائز ہے مولف رح کہتا ہے کہ بعض شیوخ نے کہا ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب کچا گوشت ضرر نکرے اور اس میں اختلاف ہوا ہے کہ روٹی اور گوشت میں سے کون افضل ہے ابن مفلح نے بیان کیا ہے کہ یہ وارد ہوتا ہے کہ گوشت افضل ہے کیونکہ وہ جنتیوں کا کھانا ہے پس گوشت تمام سالنوں کا سردار ہے اور روٹی تمام روٹیوں سے افضل ہے۔ **چوتھا فائدہ** حضرت علی رض نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر صبح و شام پڑھ لیا کرے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ خَیْرًا مِّمَّا یَظُنُّوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَعْلَمُوْنَ تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور قیامت میں صالحین میں اس کا شمار کرے گا اور جنت میں یحییٰ ع کا رفیق بنے گا۔ **پانچواں فائدہ** میں نے جدہ میں غزالی رح کی کتاب وسائل الحاجات میں دیکھا ہے کہ جبرئیل ع حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میں بشارت نہ دوں آپ نے فرمایا ہاں اس کے بعد آپ کو کوہ ابی قبیس پر لائے دیکھئے کیا ہیں کہ علی رض سجدہ میں ہیں اور اشکوں سے ان کے رخسارے تر ہو رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں اے اللہ اپنے حضور میں میری خواری اور عاجزی پر اور اپنی مخلوق سے میری وحشت پر رحم فرمایئے اور مجھے اپنے ساتھ مانوس بنا لیجئے اے کریم جبرئیل ع کہنے لگے واللہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ایسی حالت میں ہیں کہ خدا اُن سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور اس دعا کو سجدہ میں جو شخص پڑھے گا گناہوں سے ایسا نکل آئے گا جیسے سانپ کینچل سے نکل آتا ہے۔ **چھٹا فائدہ** علی رض کا قول ہے کہ جو شخص روزانہ تین بار پڑھ لیا کرے صلوات اللہ وسلامہ علی آدم خدا اُس کے گناہ بخش دیگا اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں اور وہ آدم ع کا رفیق ہوگا۔ ابوہریرہ رض کا قول ہے کہ جو شخص آدم ع اور حوا ع کا ذکر سنکر اُن پر درود نہ بھیجے وہ اُن دونوں سے عاق ہو گیا احبار رض کا بیان ہے کوئی مسلمان مرد یا عورت ایسی نہیں جو نافرمان آدم ع اور حوا ع کے لئے استغفار کرتے ہوں اور ان کی استغفار اُن دونوں پر پیش نہ کیجاتی ہوں اور وہ خوش نہ ہوتے ہوں اور یہ نہ کہتے ہوں کہ اے رب یہ فلاں بن فلاں ہے اس نے ہمارے لئے استغفار کی اور پھر درود بھیجی آپ اُس پر رحمت نازل کیجئے اے رب اس کے براور احسان کو زیادہ کیجئے اس کو کسائی نے قصص الانبیاء میں نقل کیا ہے اور اصفہانی رح نے بیان کیا جو شخص آدم ع پر جمعہ کے روز سات بار درود بھیجے خدا اس کو بخشدے اور مناقب عثمان رض میں اصفہانی کے مناقب گزر چکے ہیں۔

حکایت انس کا بیان ہے کہ ایک بار میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا آپ نے بسم اللہ کر کے ایک لقمہ کھایا پھر فرمانے لگے اے اللہ جو شخص آپ کو اور مجھکو سب سے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بھیج دیجیے اتنے میں علی رض نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون

جواب ملا علیؓ ہم نے کہدیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشغول ہیں آپ نے ایک لقمہ کھایا پھر فرمانے لگے اے اللہ جو شخص آپ کو اور مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بھیجدیجیے اتنے میں علیؓ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز بلند کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اے انسؓ دروازہ کھول دیا گیا اور علیؓ اندر آئے جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا مسکرائے اور فرمانے لگے خدا کا شکر ہے میں ہر لقمہ پر خدا سے دعا کرتا تھا کہ اس شخص کو جو میرے اور خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو میرے پاس بھیج دے انہوں نے عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں تین بار دروازہ کھٹکھٹا چکا ہوں اور انس مجھے جواب دیدیتے تھے، آپ نے پوچھا اے انسؓ تم نے ایسا کیوں کیا میں نے کہا اے نبی اللہ میں امیدوار تھا کہ انصار میں سے کوئی شخص ہو آپ نے فرمایا کیا کوئی انصار میں علیؓ سے بہتر اور افضل ہے۔

عمارؓ بن یاسر کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیؓ کا حق مسلمانوں پر اتنا ہے جتنا کہ والد کا اپنے بیٹے پر حق ہوتا ہے محمد بن حنیفہؒ کا بیان ہے کہ میں نے علیؓ بن ابی طالب سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون سب سے بہتر ہے آپ نے فرمایا ابو بکرؓ میں نے پوچھا پھر کون آپ نے فرمایا عمرؓ مجھے خوف ہوا کہ تیسری بار کہیں عثمانؓ کا نام نہ دیں اس لئے میں بول اٹھا کہ پھر آپ ہوں گے جواب دیا کہ اور کچھ نہیں میں تو ایک مسلمان آدمی ہوں حضرت علیؓ نے بر سر منبر فرمایا کہ سن لو کہ اس امت میں سب سے بہتر ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں پھر کہا خدا نے خلافت کو ابو بکرؓ کے ہاتھ پر شروع کیا دوسرے مرتبہ میں عمرؓ کو مقرر فرمایا تیسرے مرتبہ میں عثمانؓ کو مقرر فرمایا پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے خلافت کو مجھ پر ختم کیا مجمع الاحباب میں مذکور ہے کہ حضرت علیؓ پانچ سال تک خلیفہ رہے شرح مہذب میں ہے کہ کچھ روز کم پانچ سال حضرت علیؓ سنہ ۴۰ھ میں شب جمعہ کو ماہ رمضان میں شہید کیے گئے اور کوفہ میں دفن ہوئے مناقب شیخین میں کوفہ کے کچھ مناقب گذرے ہیں اور حضرت علیؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچسو حدیثیں روایت کی ہیں تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ چھیاسی حدیثیں ہیں اور آپ کے تینوں صاحبزادوں یعنی حسنؓ حسینؓ و محمد بن حنفیہؒ نے و نیز ابن مسعودؓ و ابن عباسؓ و ابو موسیٰؓ وغیرہ ہم نے آپ سے روایت کی ہے اور کل بائیس صحابہ آپ سے روایت کرنے والے ہیں لیکن محمد بن حنیفہ تابعی ہیں انہوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا اور آپ سے بہت سے مشہور تابعیوں نے روایت کی ہے۔

مولف رحمہ کہتا ہے کہ یہ ان کے مناقب ہیں جو شاہ شجاعان تھے اور کجروی کرنے والوں کی سرکوبی کرنے والے تھے خدا کی شمشیر برہنہ کو در ز کرنے والے و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے۔ و فاطمہ طاہرہ بتول کے شوہر تھے جن کے مناقب پاکیزہ تھے مشارق و مغارب کے شہسوار ستارہ روشن امیر المومنین ابی الحسنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے آپ کی اولاد کا ذکر اور آپ کے کچھ مناقب کا بیان آپ کی زوجہ فاطمہ رض کی فضیلت کے بیان میں آتا ہے۔

چاروں خلفائے کے مناقب کا بیان

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اس سے مراد یہ ہے کہ اے ایمان والو محبت ابوبکرؓ میں صبر کرو اور محبت عمرؓ پر جمے رہو اور محبت عثمانؓ میں لگے رہو اور محبت علیؓ میں خدا سے ڈرتے رہو شاید کہ اس سے تمہاری فلاح ہو جائے۔ طاوسؒ کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ کے قول وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ کے متعلق ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ التین سے مراد ابوبکرؓ الزیتون سے عمرؓ و طور سینین سے عثمانؓ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ سے علیؓ مراد ہیں، میں نے واحدیؒ کی کتاب البسیط میں دیکھا ہے کہ التین ایک پہاڑ ہے جس پر دمشق آباد ہے اور الزیتون ایک پہاڑ ہے جس پر بیت المقدس ہے ابن عباس کا قول ہے کہ انجیر اور زیتون مشہور مراد ہیں باب امانت میں فصل زراعت کے ذیل میں ان دونوں کے فائدے گذر چکے ہیں اور طور وہ پہاڑ ہے جس پر خدا نے موسیٰؑ سے باتیں کیں اور سینین پہاڑ کی صفت نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے معنی حسن مبارک کے ہیں اور بلد امین سے مکہ مراد ہے اور انسان سے آدمؑ و حوا اور ان کی اولاد مراد ہے سوائے انسان کے ہر ذی شعور شکم مادر میں چہرہ کے بل رہتا ہے اور وہ دراز قد ہوتا ہے اور خدا کے قول اسفل سافلین سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اس کو دوزخ میں مردود کر دیا اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ اور بعض کا قول ہے کہ اس سے پیری اور عجز کی طرف لوٹنا مراد ہے پس جو شخص اپنی طبیعت میں کثیر الطاعۃ ہو پھر آخر میں وہ بڈھا اور عاجز ہو جائے تو خدا اس کے لئے اتنا ہی ثواب لکھتا رہے گا جتنا کہ وہ شباب میں عمل کیا کرتا ہے ممنون کے معنی منقطوع کے ہیں اور عامہ مفسرین اس بات پر ہیں فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ سے ثواب و عقاب کی تکذیب کرنے والے انسان کو مخاطب بنانا مقصود ہے مقاتلؒ کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ لے حساب کی تکذیب کرنے والے صورہ حسنہ اور شباب کے بیان کے بعد تجھے کس شے نے تکذیب پر آمادہ کر دیا اس کے بعد تو پیری کی طرف لوٹایا جائیگا اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ سے مراد یہ ہے کہ کیا خدا اپنی مخلوق کی تدبیر کرنے اور اپنی صنعت میں تمام عادلین سے برتر نہیں ہے اُبی بن کعبؓ کا بیان ہے کہ میں نے سورۃ العصر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھی پھر میں نے عرض کیا اے نبی اللہ اس کی کیا تفسیر ہے آپ نے فرمایا والعصر میں خدا

لے اے ایمان والو ایماندار بنے رہو صبر کرتے رہو قائم رہو خدا سے ڈرو شاید تم فلاح پاؤ ۱۲

نے آخری دن کی قسم کھائی ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ سے ابوجہل اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے ابوبکرؓ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے عمرؓ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ سے عثمانؓ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ سے علیؓ بن ابی طالب مراد ہیں، بعض کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ کے قول الصابرین کے مصداق محمد صلعم وَالصّٰدِقِیْنَ کے ابوبکرؓ و القانتین کے عمرؓ ہیں قانت کے معنی طاعت کرنے والا اور بعض کا قول ہے کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھے اور منفقین کے مصداق عثمانؓ اور مستغفرین بالاسحار کے علیؓ بن ابی طالب ہیں اسحار جمع سحر کی ہے اور سحر صبح کاذب اور صادق کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں نجم الدینؒ نسفی نے خدا تعالیٰ کے قول وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ کے متعلق کہا ہے کہ شفع سے خلفائے اربعہ اور وتر سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اے اللہ آپ نے میرے صحابہ میں میری امت کے لئے برکت رکھی ہے پس ان کی برکت کو سلب نہ کیجئے اور ابی بکرؓ پر سب کو متفق کر دیجئے اور عمرؓ کو عزت دیجئے اور عثمانؓ کو صبر عنایت فرمائیے اور علیؓ کو توفیق فرمائیے یہ پوری حدیث الریاض النضرہ میں ہے، ابن ابی جمرہؒ کی شرح بخاری میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے آپ فرماتے ہیں میں سخاوت کا شہر ہوں اور میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کے دروازہ ہیں ؓ میں نے کتاب الفردوس میں بروایت ابن مسعودؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ ابوبکرؓ اسلام کے تاج اور عمرؓ بن خطاب اسلام کے لباس عثمان بن عفانؓ اسلام کے مرصع تاج اور علیؓ بن ابی طالب اسلام کے طبیب ہیں دوسری حدیث میں ہے میں علم کا شہر ہوں اور ابوبکرؓ اس کی بنیاد ہیں عمرؓ اس کی دیوار ہیں اور عثمانؓ اس کی چھت اور علیؓ اس کے دروازہ ہیں الدامغانی نے بیان کیا ہے کہ ابوبکرؓ نبوت کی عزت و عمرؓ نبوت کے حرز و عثمانؓ نبوت کے خزانہ اور علیؓ نبوت کے نقش و نگار ہیں میں نے شوارد الملح میں خدا تعالیٰ کے قول وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا کے متعلق دیکھا ہے کہ جب نوحؑ نے کشتی بنائی تو جبریلؑ چار کیلیں لے کر ان کے پاس آئے جن میں سے ہر ایک پر لکھا تھا عبداللہ یعنی ابوبکرؓ کی آنکھ و عمرؓ کی آنکھ و علیؓ کی آنکھ پس ان کی برکت سے وہ کشتی چل نکلی بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کوئی نبی ایسا نہیں جس کی نظیر میری امت میں نہ ہو یعنی میرا کوئی نہ کوئی امتی اس نبی سے بعض خصال میں مشابہت رکھتا ہے پس ابوبکرؓ ابراہیمؑ کی نظیر و عمرؓ موسیٰؑ کی نظیر و عثمانؓ ہارونؑ کی نظیر و علیؓ میری نظیر ہیں دوسری حدیث میں

نے بیشک انسان نقصان میں ہے ۱۲ ؎ مگر جو ایمان لائے ۱۲ ؎ اور اچھے عمل کئے ۱۲ ؎ آپس میں حق کی وصیت کرو ۱۲ ؎ اور ہم نے اسکو تختوں اور کیلوں والی کشتی پر اٹھایا جو ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی ۱۲

ہے جو ابراہیم کو دیکھنا چاہتا ہو اُسے چاہیے کہ ابو بکرؓ کو دیکھے اور جو نوحؑ کو دیکھنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ عمرؓ کو دیکھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ابو بکرؓ ایسے ہیں جیسے میرے بدن میں سے میری دونوں آنکھیں اور عمرؓ جیسے میری زبان اور عثمانؓ جیسے میرے ہاتھ اور علیؓ جیسے میرے بدن میں میری روح ہے بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میری امت میں ابو بکرؓ کی حالت نماز کی پہلی تکبیر کی سی ہے اور عمرؓ کی حالت نماز کی قرأت کی سی ہے اور عثمانؓ کی حالت رکوع کی سی ہے اور علیؓ کی حالت سجدہ کی سی ہے ایک بار ایک شخص نے پوچھا اے نبی اللہ صلعم عورتوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے آپ صلعم نے فرمایا عائشہؓ اس نے پوچھا اور مردوں میں سے آپؐ نے فرمایا ان کے والد قیامت کے روز مشک اذفر کے گھوڑے پر سوار ہو کر آئیں گے اس نے پوچھا آپ عمرؓ کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا وہ قیامت کے روز عنبر اشہب کے گھوڑے پر آئیں گے اس نے پوچھا آپ عثمانؓ کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں آپ صلعم نے فرمایا قیامت کے روز وہ کافور کے گھوڑے پر آئیں گے اس نے پوچھا آپ علیؓ کے بابت کیا فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا وہ میرے بھائی اور میرے چچا کے لڑکے ہیں قیامت کے روز جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے۔ مسئلہ گھوڑا اونٹ سے افضل ہے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے گھوڑے کی پیشانی سے خیر اور کامیابی قیامت تک وابستہ ہے اور اس کے پالنے والے کی مدد ہوتی ہے اور گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسا صدقہ کے لئے ہاتھ فراخ رکھنے والا اور اس کا پیشاب اور لید خدا کے نزدیک قیامت میں اس کے پالنے والوں کے لئے جنت کا مشک بن جائے گا اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے حضرت نبی صلعم نے فرمایا ہے گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں گھوڑا رحمٰن کے لئے گھوڑا انسان کے لئے اور گھوڑا شیطان کے لئے رحمٰن کا گھوڑا تو وہ ہے جو فی سبیل اللہ رکھا جائے اور اس پر سوار ہو کر دشمنان خدا سے قتال کیا جائے اور انسان کا گھوڑا وہ ہے جو پوشیدہ رکھا جائے اور اس پر زیب و زینت کی جائے اور شیطان کا گھوڑا وہ ہے جس پر بازی لگائی جائے یا جوا کھیلا جائے اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی عربی گھوڑا ایسا نہیں جس کو ہر صبح ان کلمات سے دعا کرنے کی اجازت نہ ملتی ہو وہ کلمات یہ ہیں اے اللہ اپنے بنی آدم میں سے جس کو مجھے دیدیا اور دیدیا اور آپ نے مجھے اس کا بنا دیا پس مجھے اس کے اہل اور مال میں سب سے زیادہ محبوب بنا دے اس کو نسائیؒ نے روایت کیا ہے حضرت نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ برکت گھوڑے کی پیشانی میں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ گھوڑے کی پیشانی سے قیامت تک خیر وابستہ ہے اجر اور غنیمت دونوں۔ ان دونوں حدیثوں کو بخاریؒ اور مسلمؒ نے روایت کیا ہے باب الذکر و الحج میں زیادہ اچھی اچھی باتیں گذر چکی ہیں اور باب الحج میں گذر چکا ہے کہ اونٹ جن سے پیدا ہوا ہے۔

حکایت محمد بن رزین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے کہا

یا نبی اللہ میں قلیل البضاعت اور کثیر العیال بڈھا ہوں مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے کہ اس کو پڑھ کر دعا مانگا کروں اور اپنے معاملہ میں اس سے مدد لوں آپ نے فرمایا کہ ہر سختی میں اور ہر نماز کے بعد تم تین بار یہ دعا پڑھا کرو یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَا مَنْ اِحْسَانُہٗ فَوْقَ کُلِّ اِحْسَانٍ یَا مَالِکَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ پھر آپ نے فرمایا اس کی کوشش کرو کہ تمہیں اسلام اور سنت اور ان چاروں اصحاب کی محبت پر موت آئے یہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ ہیں تو تمہیں ہرگز آگ نہ چھوئے گی فائدہ ایک بار جبرئیلؑ جنت سے سیب کا ایک طبق لے کر اترے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس سے آپ کو محبت ہو اسے دیدیجئے اور طبق ڈھکا ہوا تھا آپ نے ہاتھ ڈال کر ایک سیب نکال لیا اس کے کنارہ پر تحریر تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یہ ہدیہ خدا کی جانب سے ابوبکر کے لئے ہے اور اس کے ایک طرف لکھا تھا جو صدیق سے عداوت رکھے وہ زندیق ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا سیب نکالا اس کے ایک طرف لکھا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ ہدیہ خدائے وہاب کی جانب سے عمرؓ بن خطاب کے لئے ہے اور اس کے دوسری طرف لکھا تھا جو عمرؓ سے عداوت رکھے وہ دوزخ میں ہے پھر آپ نے ایک اور سیب لیا اس کے ایک طرف بسم اللہ اور یہ تحریر تھا کہ خدائے حنان کی طرف سے عثمان بن عفان کے لئے ہدیہ ہے اور دوسری طرف یہ تحریر تھا کہ جو عثمانؓ سے دشمنی رکھے اس کا خدا دشمن ہے پھر ایک بار سیب آپ نے اور نکالا اس کے ایک طرف بسم اللہ اور یہ لکھا تھا یہ خدائے غالب کی جانب سے علی بن ابی طالب کے لئے ہدیہ ہے اور دوسری طرف لکھا تھا جو علیؓ سے دشمنی رکھے وہ خدا کا دوست نہیں پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی حمد و ثنا کی۔ حکایت میں نے سورۂ کہف کے متعلق تفسیر قرطبی میں دیکھا ہے کہ کسی شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات میں خدا تعالیٰ کے قول اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا اُولٰٓئِکَ لَھُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا الخ کے متعلق دریافت کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ وہ مجھ سے بعید ہوں گے اور نہ تو ان سے یہ چاروں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ ہیں۔ سبز لباس کی وجہ یہ ہے کہ نور کی شعاعیں اس میں جمع ہوتی ہیں بخلاف سپید یا سیاہ کے سندس رقیق ریشم ہے اور استبرق دبیز ریشم ہے ارائک تخت کو کہتے ہیں رازیؒ نے سورۂ برارت میں ابن عباسؓ کی روایت بیان کی ہے کہ جنات عدن جس کی چھت خدائے رحمٰن کا عرش ہے ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ جنت میں ایک محل ہے جس کا نام عدن ہے اس کے چاروں طرف سبزہ زار ہیں اور اس کے پانچ ہزار دروازے ہیں مولفؒ کہتا ہے کہ صحیح البخاری میں ہے کہ فردوس سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں اور اس کی

۱؎ اے قدیم احسان والے اے وہ احسان سب کے احسان سے بالا ہے اے دنیا و آخرت کے مالک ۱۲ ۲؎ بیشک جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے اور ہم نیک عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ان کے لئے جنات عدن ہے جس کے نیچے نہریں ہیں اس میں وہ سونے کے کنگن سے آراستہ ہوں گے اور سبز کپڑے پہنیں گے ۱۲

چھت عرش رحمٰن ہے **لطیفہ** میں نے شوارد الملیح میں دیکھا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مملکت کے دولہا ہیں اور دولہا کبھی تاج کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی عمامہ کے ساتھ اور کبھی پٹکے کے ساتھ اور کبھی تلوار کے ساتھ چنانچہ آپ کے تاج ابوبکرؓ ہیں اور آپ کے عمامہ عمرؓ اور آپ کے پٹکے عثمانؓ اور آپ کی تلوار علیؓ ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جبریلؑ نے مجھے خبر دی کہ خدا تعالیٰ نے جب آدمؑ کو پیدا کیا اور ان کے بدن میں روح داخل کی تو مجھے حکم فرمایا کہ میں جنت کا ایک سیب لیکر اُن کی حلق میں نچوڑ دوں چنانچہ میں نے نچوڑ دیا پس اے محمد صلعم خدا نے آپ کو پہلے قطرہ سے پیدا کیا اور دوسرے سے ابوبکر کو اور تیسرے سے عمرؓ کو اور چوتھے سے عثمانؓ کو اور پانچویں سے علی طالب کو آدم نے خدا سے پوچھا اے رب یہ کون لوگ ہیں جن پر آپ نے کرم فرمایا ہے خدا نے ارشاد فرمایا یہ تیری اولاد سے پانچ بزرگ ہیں اور یہ لوگ تمام خلق سے میرے نزدیک زیادہ مکرم ہیں اس کے بعد جب آدم سے نافرمانی ہوگئی تو عرض کرنے لگے اے رب کہ ان پانچوں بزرگوں کی بدولت بھی کیا آپ میری توبہ قبول نہ فرمائیں گے اس پر خدا نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے دروازے سے ابوبکرؓ پر سہارا لئے ہوئے نکلے عمرؓ آپ کے بائیں جانب تھے اور عثمانؓ آپکی چادر کا کنارہ پکڑے ہوئے تھے اور علیؓ آپ کے سامنے تھے اس وقت آپؐ فرمانے لگے ہم اسی طرح جنت میں بھی داخل ہوں گے جو ہم میں فرق کرے اس پر خدا کی لعنت اور شافعیؒ نے اپنی سند سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ آدم کی پیدائش کے ایک ہزار برس قبل عرش کے داہنے جانب نور تھے ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لوا الحمد کی نسبت دریافت کیا گیا آپ صلعم نے فرمایا اس کے تین حصے ہیں ہر ایک حصہ اتنا بڑا ہے جیسے آسمان اور زمین کے درمیان کا فاصلہ پہلے حصہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورۂ فاتحہ لکھی ہے دوسرے پر لکھا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور تیسرے پر لکھا ہے ابوبکر الصدیق و عمر الفاروق و عثمان ذو النورین و علی مرتضیٰؓ ابن عباسؓ نے بروایت حضرت نبیؐ بیان کیا ہے کہ عرش کے نیچے ایک منادی پکارے گا کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں تو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ لائے جائیں گے ابوبکرؓ سے کہا جائیگا کہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہو جائیں اور خدا کی رحمت سے جسے چاہیں جنت میں داخل کیجئے اور خدا کے علم کے موافق جسے چاہے روک دیجئے اور عمرؓ سے یہ کہا جائیگا کہ آپ میزان کے پاس کھڑے ہو جائیے بمقتضائے رحمت خداوندی جس کا چاہیے عمل بھاری کر دیجئے اور بموافقت علم خداوندی جس کے چاہیے عمل ہلکے کر دیجئے اور عثمانؓ کو دو جوڑے پہنائے جائیں گے۔ اور اُن سے کہا جائے گا کہ لیجئے ان دونوں کو پہن لیجئے جب آسمانوں اور زمین کو میں نے پیدا کیا تھا۔ اُس وقت سے پیدا کر کے میں نے انھیں آپ کے لئے رکھ چھوڑا ہے اور علیؓ بن ابی طالب کو اُس درخت سے جس کو خدا نے جنت میں لگایا ہے ایک عصائے موسیٰ عطا ہوگا۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ اس سے

لوگوں کو نکالیئے وہ حوض پر سے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو اس سے ہٹکا دیں گے یعنی انھیں حوض پر نہ آنے دیں گے اور دوسری روایت میں ہے کہ ایک منادی پکار کر کہے گا کہ خدا والے لوگ کھڑے ہو جائیں تو ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کھڑے ہو جائیں گے خدا تعالیٰ کا ابو بکرؓ سے ارشاد ہو گا کہ جنت کے دروازے پر جائیے اور جسے چاہیئے جنت میں جانے دیجئے اور جسے چاہیئے روک دیجئے اور عمرؓ سے ارشاد ہو گا آپ میزان پر کے پاس چلے جائیے اور جس کے اعمال چاہیئے بھاری کر دیجئے اور جس کے چاہیئے ہلکے کر دیجئے۔ عثمانؓ سے ارشاد ہو گا آپ حوض کے پاس چلے جائیے جسے چاہے پلائیے اور جسے چاہے واپس کر دیجئے اور علیؓ سے ارشاد ہو گا آپ پلصراط پر چلے جائیے جسے چاہے روک دیجئے اور جسے چاہے گذرنے دیجئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے ابو بکرؓ سے محبت کی اس نے دین کو قائم کیا۔ جس نے عمرؓ سے محبت کی اس نے راہ کو واضح کر دیا جس نے عثمانؓ سے محبت کی وہ نور خداوندی سے روشن ہو گیا اور جس نے علیؓ سے سے محبت کی اس نے نہایت مضبوط حلقہ کو تھام لیا۔

لطیفہ: خدا نے جنت میں چار نہریں پیدا کی ہیں۔ اور ہر نہر کو خلفاء اربعہ میں سے کسی کے مشابہ بنایا ہے۔ پس پانی کی نہر ابو بکرؓ کے مشابہ ہے کیونکہ پانی زمین کی حیات ہے اور ابی بکرؓ کی محبت قلوب کی حیات ہے اور دودھ کی نہر عمرؓ کے مشابہ کیونکہ بچہ دودھ سے قوت پاتا ہے ودین عمرؓ کی محبت سے قوت پاتا ہے اور شراب کی نہر عثمانؓ کے مشابہ ہے اور وہ پینے والوں کے لئے لذت ہے اور عثمانؓ کی محبت ذاکرین کے لئے باعث لذت ہے اور شہد کی نہر علیؓ بن ابی طالب کے مشابہ ہے کیونکہ شہد امراض کو شفا بخشتا ہے اسی طرح علیؓ کی محبت نفاق سے شفا بخشتی ہے اس کو نسفیؒ نے ذکر کیا ہے۔ **فائدہ:** ابو داؤدؒ اور ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس کو خدا کھانا کھلائے اسے کہنا چاہیئے اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت دے اور اس سے بہتر رزق ہمیں عطا فرما اور جس کو خدا دودھ پلائے اُسے کہنا چاہیئے اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت دے اور یہ ہمیں زیادہ دے کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ سوائے دودھ کے کوئی اور شے کھانے اور پانی کے قائم مقام ہو سکے اور جان لو کہ نہایت عمدہ دودھ اس وقت ہوتا ہے جب وہ تازہ تازہ دوہا جاتا ہے اور وہ انسان کو تمام پینے کی چیزوں سے زیادہ نافع ہے اور چرنے والے جانور کا دودھ چارہ کھلائے ہوئے جانور کے دودھ سے بہتر ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ جب چارہ جانور میں جا کر ٹھہرتا ہے تو اس کا معدہ اُسے پکاتا ہے اور پھر اس کے اوپر کا حصہ خون بن جاتا ہے اور درمیانی حصہ لذیذ دودھ بن جاتا ہے جو گلے سے بآسانی اتر جاتا ہے اور نیچے کا حصہ غلیظ ہوتا ہے پس دودھ بننے والا حصہ تھنوں میں جاتا ہے اور خون رگوں میں اور غلیظ اوجھڑی میں رہ جاتا ہے۔ گوری عورت کے بہ نسبت کالی عورت کا دودھ زیادہ نافع اور صحت بخش ہوتا ہے اور سیاہ لڑکی کا دودھ ناک میں ٹپکانا درد سر کو نافع ہے۔ اور شکر کے ساتھ اس کا پینا انسان کو خوش رنگ بناتا ہے اور بڈھوں کے بدن سے خارشت کی بیخکنی کرتا ہے

اور شہد کے ساتھ نزلہ اور درد چشم کو نفع بخشتا ہے اور اخلاط سوداویہ کے لئے دودھ سب سے زیادہ بڑھ کر دوا ہے اور سوا اس کو نافع ہے جس شخص نے دودھ پیا ہوا اس کو اس کے بعد کوئی ثقیل شے نہ کھانا چاہئے اور نہ فوراً سونا چاہیئے بلکہ تھوڑی دیر ٹھہر جانا چاہیئے نزہتہ النفوس میں بیان کیا ہے کہ جو شخص ساڑھے چار ماشہ پختہ اینٹ پیس کر دودھ کے ساتھ پھانکے تو پیٹ کے کیڑے مر جائیں اور شکم کے تمام ایسے امراض کو نفع کرے کتاب البرکتہ میں ہے کہ چھولرے کے ساتھ دودھ کھانا بدن کو تازگی بخشتا ہے اور بھیڑی کا دودھ سب سے زیادہ مرطوب ہوتا ہے۔ اور اس میں چکنائی اور روغنیت بہت زیادہ ہوتی ہے بکری کا دودھ خشک بدن کو تراوٹ پہنچاتا ہے بدن کو تازگی بخشتا ہے اور بدن کے بدنما دھبوں کو صاف کرتا ہے اور معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے کیونکہ قابض اشیاء جیسے شجر بلوط اور بطم وغیرہ چرتی ہے اور دوار قسم پس بکری کے دودھ ہی سے تیار کی جاتی ہے اور گندھک کے ساتھ اس کا بدن میں لگانا خارشت کو جڑ سے دور کر دیتا ہے۔

کتاب البرکتہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے کہ پنیر باعث بیماری ہے اور جوز بیماری ہے اور جب دونوں ملجاتے ہیں تو شفا بن جاتے ہیں ربیع الابرار میں بیان ہے کہ تازہ پنیر بدن کو تازگی بخشتا ہے طبیعت کو نرم کرتا ہے اور عمدہ غذا ہے اور پنیر کہنہ میں بہت ضرر ہیں اور گائے کے مکھن کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بچے کے مسوڑھوں پر ملنے سے دانت آسانی سے نکلتے ہیں اور مرغی کی چربی کا بھی یہی اثر ہے اور جو شخص گائے کا تازہ دودھ گرما گرم دوہا ہوا تین روز پے در پے پی لے تو چہرہ کی زردی جاتی رہے گی اور گائے کا دودھ بدن کو تازگی بخشتا ہے اور اس سے دست آجاتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ گائے کے دودھ سے دوا کیا کرو اور دوسری حدیث میں ہے کہ گائے کا دودھ پیا کرو کیونکہ وہ شفا ہے گھی اور زیتون کا تیل آنکھ میں لگانا آنکھ اور پلکوں کی خارش کو دور کرتا ہے **مسئلہ** حلال جانور اور آدمی کا دودھ پاک ہے ایک رطل گائے کا دودھ بکری کے دو رطل دودھ کے عوض میں بیچنا جائز ہے بشرطیکہ ایک ہی مجلس میں جانبین سے حلول وقبضہ ہو جائے کیونکہ گائے کا دودھ اور بھیڑی یا بکری کا دودھ دو جنس ہیں اور اگر ایک رطل بکری کا دودھ دو رطل بھیڑی کے دودھ کے عوض میں بیچا جائے تو جائز نہیں کیونکہ وہ دونوں ایک ہی جنس کے ہیں۔ جیسے کہ گائے کا دودھ بھینس کے دودھ کے عوض میں کمی بیشی کے ساتھ بیچنا جائز نہیں کیونکہ وہ دونوں ایک جنس کے ہیں پس ایک کے دوسرے کے عوض میں بیچنے کے لئے مماثلت و حلول اور ایک ہی مجلس میں جانبین سے قبضہ شرط ہے اور دودھ جب تک آگ پر جوش نہ دیا جائے اس وقت تک ناپ کے اعتبار سے برابر دودھ کے عوض بیچنا جائز ہے چاہے دودھ رہے یا دہی بن جائے یا پھٹ جائے یا گھٹا ہو جائے اور ایسے ہی خالص مٹھے کا حکم ہے اور بکری کے دودھ کا بکری کے عوض بیچنا جائز ہے بشرطیکہ بکری کے تھن میں دودھ نہ ہو اور دودھ میں ناپ کے اعتبار سے بیع سلم جائز ہے جبکہ اس کا پھین

ئے ہم نے ان کے دلوں کا کینہ نکال ڈالا۔ منہ اخر ث ۱۲

بیٹھ جائے اور قول کے اعتبار سے اس سے پہلے بھی جنس اور نوع اور چارہ کا بیان ضروری ہے دو باتیں دن کے دودھ میں بھی بیع سلم جائز ہے جب وہ شیر میں رہے اور اگر کچھ نتیجہ نہ لگائی جائے تو شیر میں دودھ سمجھا جائیگا اگر کھٹے ہونے کی شرط لگائے تو باطل ہے اگر بکری کا بچہ کتیا کا دودھ پلا کر پالا گیا تب بھی وہ حلال رہے گا اور گوشت کو دودھ کے ساتھ کھانا حلال ہے بخلاف یہود کے۔

ابن عباسؓ نے خدا تعالیٰ کے قول وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ کے متعلق بیان کیا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو یاقوت سرخ کی کرسیاں بچھائی جائیں گی ایک کرسی پر ابوبکرؓ بیٹھیں گے ایک پر عمرؓ ایک پر علیؓ پھر خدا کا کرسیوں کو فرمان پہنچے گا وہ ان کو لے کر عرش کے نیچے اڑ جائیں گی پھر ان کے اوپر ایک یاقوت سپید کا خیمہ آویزاں ہو جائے گا اور چار پیالے لائے جائیں گے ابوبکرؓ عمرؓ کے ساقی بنیں گے اور عمرؓ عثمانؓ کے ساقی اور عثمانؓ علیؓ کے ساقی اور علیؓ ابوبکرؓ کے ساقی ہوں گے پھر خدا کا جہنم کو حکم ہوگا وہ اپنی موجوں سے گتھ جائیگی اور رافضیوں کو اپنے کنارہ پر نکال کر پھینکدے گی اس وقت خدا انکی آنکھیں کھول دے گا اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب دیکھیں گے اور کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے سعادت اندوز بنایا ہے اور ایک روایت میں ہے یہ وہ لوگ ہیں جو ان کی متابعت سے سعادت اندوز ہوئے اور ہم انکی مخالفت سے بدبخت قرار پائے پھر وہ حسرت وندامت کے ساتھ جہنم میں واپس کئے جائیں گے قرطبیؒ نے سورہ حجر میں بیان کیا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ آیت جمیع متقین کے بارہ میں ہے ان کے لئے جنتیں ہیں اور وہ ایسے باغ ہیں جن میں چار نہریں جاری ہوں گی پانی کی نہر دودھ کی نہر شراب کی نہر شہد کی نہر اور چار چشمے ہونگے کافور کا چشمہ سونٹھ کا چشمہ سلسبیل کا چشمہ تسنیم کا چشمہ اور دہاں والے یاقوت وزبرجد وموتی سے مرصع تختوں پر بیٹھے ہوں گے باب الجنۃ میں اس سے زیادہ بیان آتا ہے کیسی جنت وہ جنت جسکو خدا نے متقین کے لئے تیار کیا ہے اور یہ وہی لوگ ہیں جو ابوبکرؓ وعمرؓ و عثمانؓ وعلیؓ سے محبت رکھتے ہیں ان کے قول و فعل کے پیروکار ہیں۔ فائدہ بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب روز قیامت ہوگا ابوبکرؓ کی پکار ہوگی اور ان سے آسان حساب لیا جائے گا ان کو خلعت پہنایا جائے گا اور جنت میں جانے کا انہیں حکم ہوگا وہ عرض کریں گے ہیں اور میری محبت کرنے والے بھی ارشاد ہوگا ہاں تم اور تمہارے محبت کرنے والے بھی پھر عثمانؓ کی پکار ہوگی ان سے آسان حساب لیا جائے گا ان کو خلعت پہنایا جائے گا اور جنت میں جانے کا حکم ہوگا وہ عرض کریں گے ہیں اور میرے محبت کرنے والے بھی پھر علیؓ کی پکار ہوگی ان سے آسان حساب لیا جائیگا ان کو خلعت پہنایا جائیگا اور جنت میں جانے کا حکم ہوگا وہ عرض کریں گے ہیں اور میرے محبت کرنے والے بھی ارشاد ہوگا ہاں تم اور تمہارے محبت کرنے والے تو تم سے آگے چلے گئے النہر الفائق میں لکھا ہے یعنی جو شخص ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کے محبت کرنے والے ہیں وہ علیؓ سے محبت کرتے ہیں پس وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جو خلفائے ثلثہ کے ساتھ جنت میں جائیں گے اور جو صرف علیؓ کا

محب ہوگا اور خلفائے ثلثہؓ سے عداوت رکھتا ہوگا جنت میں سے اُس کا حصّہ نہیں ۔

حکایت انسؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آپ نے خدا کی حمد وثناء کی پھر فرمایا ابوبکرؓ کہاں ہیں انہوں نے عرض کیا میں حاضر ہوں یارسول اللہؐ آپ نے فرمایا میرے پاس آجاؤ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئے آپ نے انہیں اپنے سینے سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور نہایت بلند آواز سے کہا اے سلمانوں کے گروہ یہ ابوبکر صدیق ہیں مہاجرین اور انصار کے شیخ ہیں یہ میرے صحابی اور صدیق ہیں انہوں نے میری اس وقت تصدیق کی جب اور لوگ جھٹلاتے تھے اور مجھے اس وقت پناہ دی جب اور لوگ مجھے نکالتے تھے اور اس وقت میرے انیس بنے جب اور لوگوں نے مجھے وحشت میں ڈال دیا تھا یہی وہ ہیں جنکی نسبت خدا نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ ان کو دنیا میں والد اور آخرت میں اپنا خلیل بناؤں اور اپنی جان ومال سے میری غمخواری کی اپنے مال سے بلالؓ کو میرے لئے خرید لیا پس ان سے دشمنی رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور خدا اُس سے بری ہے اور میں اس سے بری ہوں پس جسے پسند ہو کہ خدا اور رسول سے بیزار ہو وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ پر تبرا کرے جو حاضر ہیں ان کو چاہیئے کہ غائب کو یہ خبر پہنچا دیں پھر آپ نے فرمایا عمرؓ بن خطاب کہاں ہیں وہ اُچھل کر کھڑے ہو گئے اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا میرے پاس آجاؤ وہ قریب آگئے آپ نے انہیں اپنے سینہ سے لگایا اور انکی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور نہایت بلند آواز سے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ یہ عمرؓ بن خطاب ہیں یہ مہاجرین اور انصار کے شیخ ہیں یہی وہ ہیں جنکے قلب اور زبان پر خدا نے حق نازل فرمایا یہی وہ ہیں جو حق گو ہیں اگرچہ کسیکو تلخ معلوم ہو پس ان سے دشمنی رکھنے والے پر خدا کی لعنت ہے اور خدا اور میں اُس سے بری ہوں پھر آپ نے فرمایا عثمانؓ بن عفان کہاں ہیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا میرے پاس آجاؤ وہ قریب آئے تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے سینے سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ یہ عثمانؓ مہاجرین اور انصار کے شیخ ہیں یہ وہ ہیں جن سے آسمان کے فرشتے شرماتے ہیں انہی کی نسبت خدا نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں انہیں اپنا سہارا اور اپنا داماد بنالوں اور اگر میرے پاس کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو اس کا نکاح بھی انہیں سے کر دیتا پس ان سے دشمنی رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے پھر فرمایا علیؓ بن ابی طالب کہاں ہیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میں حاضر ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس آجاؤ تو آپ نے انہیں سینہ سے لگا لیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور نہایت بلند آواز سے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ یہ علیؓ ابن طالب ہیں مہاجرین اور انصار کے شیخ ہیں یہ میرے بھائی میرے چچا کے بیٹے اور میرے داماد ہیں یہ میرے گوشت وخون ہیں یہ میری بیقراریوں کے دور کرنے والے ہیں یہ

شیر خدا ہیں اور زمین میں خدا کے دشمنوں کے لئے شمشیر خداوندی ہیں پس ان سے دشمنی رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے خدا اُس سے بری ہے اور میں بھی اس سے بری ہوں پس جو خدا کی اور میری بیزاری چاہے وہ علی بن ابی طالب پر تبرا کرے۔

حکایت قتادہؓ کا بیان ہے کہ میں نے انسؓ بن مالک سے رب العزت کے عرش کی نسبت دریافت کیا انس نے جواب دیا کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرش رب العزت کی نسبت دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا میں نے جبرئیلؑ سے عرش رب العزت کی نسبت دریافت کیا تھا جبرئیلؑ نے کہا میں نے میکائیلؑ سے عرش رب العزت کی نسبت دریافت کیا تھا میکائیلؑ نے کہا میں نے اسرافیلؑ سے عرش رب العزت کی نسبت دریافت کیا تھا اسرافیلؑ نے کہا میں نے رفیع سے عرش رب العزت کی نسبت دریافت کیا تھا رفیع نے کہا میں نے روح سے عرش کی نسبت دریافت کیا تھا روح نے بتلایا کہ عرش کے تین لاکھ ساٹھ ہزار پائے ہیں اور ہر پایہ دنیا سے ساٹھ ہزار گونہ زیادہ ہے اور ہر پایہ کے نیچے ساٹھ ہزار اُمتیں ہیں اور ہر اُمت تمام جن وانس کے ساٹھ ہزار گونہ کے برابر ہے انہیں خبر نہیں کہ خدا نے آدمؑ یا اور نبیوں کو پیدا کیا ہے خدا نے انہیں الہام کر دیا ہے کہ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ وانکے محبین کے لئے استغفار کیا کریں۔

حکایت شافعیؒ کا بیان ہے کہ میں نے کہ میں ایک نصرانی شخص کو دیکھا اور اس کے اس کے اسلام کا سبب پوچھا اس نے کہا میں ایک جہاز میں تھا وہ ٹوٹ گیا موجوں نے مجھے ایک جزیرے میں جا پھینکا اس میں پھول اور درخت تھے نہریں جاری تھیں جب رات ہوئی میں نے ایک جانور دیکھا اس کا سر شتر مرغ کے سر کی طرح تھا اور اس کا چہرہ آدمی کا سا تھا پیر اونٹ کے سے دم مچھلی کی سی اور وہ کہتا تھا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الْمُصْطَفٰى الْمُخْتَارِ ابوبکرؓ غار میں اُن کے ساتھی تھے عمرؓ شہروں کے فاتح ہیں عثمانؓ گھر میں قتل ہو جانے والے ہیں علیؓ کفار پر شمشیر خداوندی ہیں اُن کے دشمنوں پر خدائے جبار کی لعنت یہ سن کر میں اُس سے بھاگا وہ بولا ٹھہر جا ورنہ ہلاک ہو جائیگا پھر مجھ سے پوچھنے لگا تیرا دین کیا ہے میں نے کہا نصرانیت اُس نے کہا اسلام لے آ تو بچ جائیگا میں مسلمان ہو گیا وہ کہنے لگا ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ کی رضا جوئی سے اپنا مقام کامل بنالے میں نے اُس سے پوچھا تجھے کس نے بتایا اُس نے کہا ہم میں سے ایک قوم جنات کی ہے جو محمد صلعم پر ایمان لے آئی ہے بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اے لوگوں کے گروہ میں تمہیں جنات عدن ونعیم کا حال نہ بتلاؤں جنہیں کبھی زوال نہیں لوگوں نے کہا ہاں رسول اللہ آپ نے فرمایا چاروں خلفا کی محبت اپنے اوپر لازم کر لو جو زمین میں سے خدا کے شاہد اور اس کی جنت کے ارکان ہیں یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ کیونکہ ان کی محبت گناہوں کا کفارہ ہے جو ان سے محبت کرتا ہے خدا اور اس کے فرشتے اُس سے محبت کرتے ہیں انسؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلعم نے فرمایا چار شخص ہیں جن کی محبت کسی منافق کے قلب میں نہیں جمع ہو سکتی اور سوائے مومن کے اُن سے کوئی محبت نہیں کرتا وہ

ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ ہیں۔ **حکایت** کسی ایک صالح کا بیان ہے کہ میرا ایک پڑوسی بڑا گناہ گار تھا میں اس کے پڑوس سے چلا گیا جب اس کی وفات ہوئی تو میرے پاس رات کو ایک دراز قد شخص آیا میں اسکی درازی سے ڈر گیا وہ کہنے لگا میرے ساتھ فلاں کی قبر تک چل میں گیا میں نے اس کی قبر کھولی تو دیکھا کہ باغ سبز کے اندر ایک تخت پر بیٹھا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کرامت تو نے کیسی حاصل کی اس نے کہا میں ہر نماز کے بعد میں یہ کہا کرتا تھا اے اللہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ سے راضی رہ اور ان کی محبت کے صدقہ میں مجھ پر رحم فرما۔

میں نے نزہتہ القلوب وغیرہ میں دیکھا ہے کہ جب خدا کا قول[1] قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی نازل ہوا ابوبکرؓ نے کہا اس کے بعد میں اپنے آپ کو مال کا کبھی مالک نہ دیکھوں گا پھر ان کے بارہ میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی اور جب خدا کا قول یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ نازل ہوا عمرؓ نے کہا اس کے بعد خدا مجھے کبھی تاجر نہ دیکھے گا تو خدا نے ان کے بارہ میں یہ آیت نازل فرمائی فِیْهِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اور جب خدا کا قول وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ نازل ہوا عثمانؓ نے کہا اس کے بعد خدا مجھکو کبھی سوتا نہ دیکھے گا تو خدا نے ان کے بارہ میں یہ آیت نازل فرمائی كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ اہل لغت نے بیان کیا ہے کہ ہجوع فقط رات کے سونے کو کہتے ہیں واحدی نے کہا ہے کہ یہ آیت نجران کے اسی آدمیوں کی نسبت نازل ہوئی ہے نجران مکہ سے سات منزل فاصلہ پر مکہ اور یمن کے درمیان ایک شہر ہے اور حجاز میں داخل نہیں ہے وہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے اور جب خدا کا قول وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نازل ہوا علیؓ نے کہا کہ اس کے بعد خدا مجھے جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں میں کبھی نہ دیکھے گا پس ان کے بارہ میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا۔

جعفر الصادق سے خلفائے اربعہ کی نسبت دریافت کیا گیا انہوں نے کہا ابوبکرؓ کا دل مشاہدہ ربوبیت سے پر ہے چنانچہ وہ خدا کے ساتھ کسی کی شہادت نہ دیتے تھے اسی واسطے ان کا اکثر کلام لا الٰہ الا اللہ تھا اور عمرؓ خدا کے سوا ہر شے کو حقیر سمجھتے تھے اسی واسطے ان کا اکثر کلام اللہ اکبر تھا اور عثمانؓ خدا کے سوا ہر شے کو معلول سمجھتے ہیں کیونکہ ہر شے کا مرجع زوال ہے اسی واسطے ان کا اکثر کلام سبحان اللہ اور علیؓ ہستی کا ظہور خدا سے سمجھتے ہیں ہستی کا قیام خدا سے اور ہستی کا مرجع خدا کی طرف سمجھتے ہیں اسی واسطے ان کا اکثر کلام الحمد للہ ہے واللہ اعلم

---

[1] جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اس نے فلاح پائی

لہ اور اس آگ سے نہایت پرہیزگار جو اپنا مال دیکر پاکی حاصل کرتا ہے بچا لیا جائیگا ۱۲ ؎ ۲ اے ایمان والو جب جمعہ کے روز کی نماز کے لئے اذان ہو تو خدا کی یاد کی طرف دوڑو اور بیع کو چھوڑ دو ۱۲ ؎ ۳ اس میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کو نہ تجارت اور نہ بیع خدا کی یاد سے غافل کرتے ہیں ۱۲ ؎ ۴ اور کچھ رات کو تہجد پڑھ لیا کر تیرے لئے نفل ہے ۱۲ ؎ ۵ تھوڑے لوگ رات کو نہیں سوتے تھے ۱۲ ؎ ۶ راہ خدا میں قتال کرو ۱۲ ؎ ۷ یقیناً خدا صف بند ہو کر راہ خدا میں لڑنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

عشرۂ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب

عائشہؓ کا قول ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہارے باپ جنت میں اور ان کے رفیق ابراہیمؑ ہیں اور عمرؓ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق نوحؑ ہیں اور عثمانؓ جنت میں ہیں اور ان کا رفیق میں ہوں اور علیؓ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق یحییٰؑ بن زکریا ہیں اور طلحہؓ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق داؤدؑ ہیں۔ زبیرؓ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق اسمٰعیلؑ ہیں۔ سعدؓ بن ابی وقاص جنت میں ہیں اور ان کے رفیق سلیمانؑ ہیں اور سعیدؓ بن زید جنت میں ہیں اور ان کے رفیق موسیٰؑ ہیں اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف جنت میں ہیں اور ان کے رفیق عیسیٰؑ بن مریم ہیں اور ابوعبیدہؓ بن جراح جنت میں ہیں اور ان کے رفیق ادریسؑ ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ میں رسولوں کا سردار ہوں اور تمہارے والد صدیقین میں افضل ہیں اور تم ام المؤمنین ہو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے قریش میں سے دس آدمی جنت میں ہیں پھر ان لوگوں کا ذکر فرمایا۔ طبریؒ نے فرمایا خدا نے ان دسوں آدمیوں کی روح کو جمع کیا اور ان کے انوار سے ایک پرندہ پیدا کیا اور وہ جنت میں ہے۔

بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میری امت پر میری امت میں سب سے زیادہ مہربان ابوبکرؓ ہیں اور دین خداوندی میں سب سے زیادہ قوی عمرؓ ہیں اور سب سے زیادہ حیادار عثمانؓ ہیں اور فیصلہ کرنے میں سب سے بڑھ کر علیؓ ہیں اور ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری طلحہؓ و زبیرؓ ہیں اور سعدؓ بن ابی وقاص جہاں ہوں ان کے ساتھ ساتھ حق ہے اور سعیدؓ بن زید رحمٰن کے احباب میں سے ہیں اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف رحمٰن کے تاجروں میں سے ہیں اور خدا کے امین ابوعبیدہؓ بن جراح ہیں اور ہر نبی کا کوئی راز دار ہوتا ہے اور میرے راز دار معاویہؓ ہیں پس جس نے ان سے محبت کی اس نے نجات پائی۔ اور جس نے ان سے دشمنی کی وہ ہلاک ہوا۔

طلحہؓ کی کنیت ابو محمدؓ اور ان کی والدہ کا نام صفیہؓ تھا وہ اسلام لے آئی تھیں اور ان کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں طلحۃ الخیر کا لقب اور یوم حنین میں طلحۃ الجود کا لقب اور غزوۃ العشیرہ میں طلحۃ الفیاض کا لقب عنایت فرمایا تھا کیونکہ انہوں نے ایک کنواں خرید کر خیرات کر دیا تھا اور ایک اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلایا پلایا تھا ان کی زوجہ کا بیان ہے کہ ایک بار میرے پاس غمگین ہو کر آئے میں نے ان سے سبب پوچھا کہنے لگے میرا مال بہت زیادہ ہو گیا ہے اور اس نے مجھے بے چین کر رکھا ہے میں نے کہا بانٹ دو انہوں نے لوگوں کو تقسیم کر دیا کہ ایک درہم بھی نہ بچا اور چار لاکھ کا مال تھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فصیح ملیح

صبیح کہکر بلایا اور فرمایا اے ابو محمدؓ تمہیں مژدہ ہو خدا نے تمہارے اگلے پچھلے گناہ بخشدیئے اور تمہارا نام مقربین کے دفتر میں ثبت کیا طلحہؓ کا بیان ہے کہ میں بصریٰ کے بازار میں گیا مجھے ایک راہب نظر پڑا وہ پوچھنے لگا کیا احمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو گئے ہیں میں نے پوچھا کون احمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ اُس نے کہا ابن عبدالمطلب یہی ماہ ہے جسمیں وہ نکلیں گے وہ سب سے آخر نبی ہیں حرم سے نکلیں گے اور نخیل و سباخ کو ہجرت کر کے جائیں گے تم اُن کی طرف سبقت کرنے سے بچتے رہنا۔ طلحہؓ کا بیان ہے کہ جو کچھ اُس نے کہا تھا میرے دل میں جم گیا میں جلدی سے مکہ واپس آیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ محمد بن عبداللہ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ابن ابی قحافہ اُن کے پیرو ہو گئے ہیں پھر مجھے ابو بکرؓ نظر پڑے میں نے اُن سے پوچھا کیا آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے کرلی ہے انہوں نے جواب دیا ہاں میں نے جو کچھ مجھے راہب نے کہا تھا اُس سے انھیں مطلع کیا وہ کہنے لگے اے طلحہؓ اُن کی پیروی اختیار کرلو کیونکہ وہ حق کی طرف بلاتے ہیں اس پر طلحہؓ اسلام لے آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طلحہؓ کے اسلام لانے پر اور جو کچھ راہب نے بیان کیا تھا اُس سے بہت خوش ہوئے اور اُن کا نام جاہلیت اور اسلام میں طلحہ ہی رہا اور وہ اور ابو بکرؓ دونوں دو قرین کہلاتے تھے کیونکہ جب دونوں اسلام لے آئے تھے نوفل بن خویلد نے ایک ہی رسی میں دونوں کو باندھ دیا تھا۔ پھر خدا نے دونوں کو نجات دی ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے طلحہؓ یہ جبرئیلؑ تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قیامت کے ہولناک منظروں میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ یہاں تک کہ تمہیں اس سے نجات دلاؤں گا۔ ایک روایت میں ہے یہ جبرئیلؑ مجھے خبر دیتے ہیں کہ قیامت کے روز وہ تمہیں جس ہولناک حالت میں دیکھیں گے اُس سے تمہیں چھڑائیں گے اور طلحۃ الطلحات خزاعہ میں سے ایک شخص ہیں ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ ان کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ انہوں نے سو غلام خرید کے ان کو آزاد کیا اور ان کا نکاح کر دیا اور ان میں سے جس کے لڑکا ہوا اس کا نام طلحہ رکھا۔

محب طبریؒ کا بیان ہے کہ طلحہؓ ۳۶ھ ہجری میں مقتول ہوئے زبیرؓ بن عوام کی کنیت ابو عبداللہ تھی اور ان کی والدہ صفیہ بنت عبدالمطلب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی تھیں۔ یہ سولہ برس کے سن میں اسلام لائے تھے اور بقول بعض آٹھ برس کی عمر میں اور ان کے حقیقی بھائی سائبؓ اور حقیقی بہن ام حبیبہؓ بھی اسلام لائے آئیں اور ان کے ایک علاتی بھائی عبدالرحمٰنؓ اور ایک علاتی بہن زینبؓ بھی اسلام لائیں اور زبیرؓ وہ شخص ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں اسلام میں سب سے پہلے تلوار کھینچی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبیرؓ بن عوام مسلمانوں کے ارکان میں سے ایک رکن ہیں ایک روز یہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر انگیا جھلنے بیٹھ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگ اُٹھے اور فرمانے لگے یہ جبرئیلؑ تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قیامت کے روز میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ اور تمہارے چہرے سے جہنم کی چنگاریوں کو دور کروں گا زبیرؓ ۳۶ھ ہجری میں ۶۷ برس کے سن میں شہید ہوئے۔

ص ا باب میں شریک

عبدالرحمٰن بن عوف کا نام جاہلیت میں عبدالکعبہ تھا اور بقول بعض عبدالحارث اور بقول بعض عبدعمر تھا۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رضی رکھا تھا اُن کے ایک حقیقی بھائی اسودؓ بن عوف اور دو علاتی بھائی عبداللہ بن عوف اور حمتن بن عوف تھے یہ ساٹھ برس جاہلیت میں اور ساٹھ برس اسلام میں زندہ رہے ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک بار عبدالرحمٰن بن عوف کا قافلہ تجارت کے لئے شام سے آیا تھا وہ سب چیزوں کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاد کر لائے اتنے میں جبرئیل نازل ہوئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ خدا تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ عبدالرحمٰن سے میرا سلام کہدیجئے اور انھیں جنت کی بشارت دیدیجئے اور اُن کے فضائل میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے غزوہ تبوک میں نماز پڑھی اور آپ نے فرمایا کسی نبی کی روح قبض نہیں ہوتی جب تک کہ اُس نے اپنی اُمت میں سے کسی مرد صالح کے پیچھے نماز نہ پڑھ لی ہو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت وضو میں مشغول تھے اور عبدالرحمٰن نے لوگوں کو اوّل وقت میں نماز پڑھائی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے ساتھ ایک رکعت ملی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عبدالرحمٰن بن عوف مسلمانوں کے سرداروں میں سے ایک سردار ہیں خدا نے ابن عوف کو سلسبیل جنت سے سیراب کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمٰن بن عوف آسمان میں امین ہیں زمین میں امین ہیں انہوں نے پینسٹھ حدیثیں روایت کی ہیں۔

حکایت: عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ میں ایک بار بیہوش ہو گیا تھا۔ میرے پاس دو سنگدل اور سخت فرشتے آئے اور مجھ سے کہنے لگے چل ہم تجھے خدائے عزیز امین کے حضور میں نالش کریں گے اس کے بعد اُن دونوں کو ایک فرشتہ بلاوہ پوچھنے لگا کہاں چلے ان دونوں نے جواب دیا خدائے عزیز امین کے پاس نالش کرنے اس نے کہا ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جن کے لئے شکم مادر ہی میں پہلے سے سعادت ٹھہر چکی ہے اور ان کی تواضع کا یہ حال تھا کہ اپنے غلاموں میں ایسے مل جاتے تھے کہ پہچان نہ پڑتے تھے اور صحیح بخاری میں ہے۔ کہ جب حضرت عمرؓ ملک شام کی طرف صحابہؓ کے ساتھ روانہ ہوئے تو حضرت عمرؓ کو خبر پہنچی کہ وہاں وبا ہے لوگوں میں واپسی کی بابت اختلاف ہوا عبدالرحمٰن رضی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب تم سنو کہ کسی زمین میں وبا ہو تو وہاں مت جاؤ اور اگر اس زمین میں وہ واقع جہاں تم ہو تو وبا سے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلو **فوائد پہلا فائدہ** حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اپنی دونوں ابرو پر کنگھی پھیر لیا کرے وہ وبا سے عافیت میں رہتا ہے۔ اور زہریؒ کا بیان ہے کہ جو شخص کسی زمین میں پہنچے اور وہاں کا پانی لے کر وہاں کی مٹی میں ڈالے تو وہاں کی وبا سے عافیت میں رہتا ہے۔ **دوسرا فائدہ** ایکبار ناہرہ میں وبا عظیم واقع ہوئی کسی نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی

اَللّٰهُمَّ يَا لَطِيْفًا لَّمْ يَزَلْ اُلْطُفْ بِنَا فِيْمَا نَزَلَ اِنَّكَ لَطِيْفٌ لَّمْ تَزَلْ حَيٌّ قَيُّوْمٌ صَمَدٌ بَاقٍ لَّهٗ كَثِيْفٌ وَّاٰفِي

عہ مسری میں ہے۔ ۱۲ ۔ لہ اے اللہ اے لطیف آپ ہمیشہ رہے جو کچھ نازل ہوا ہے اس کے بارہ میں ہم پر لطف فرمائیے بیشک آپ لطف کرنے والے ہیں۔ آپ ہمیشہ زندہ برقرار رہنے اور رکھنے والے بے نیاز باقی ہیں آپ کا جانب بچ نے والے ہے ۱۳ ۔

اور شافعیؒ نے کہا ہے کہ جس کو کوئی غم یا مرض لاحق ہو اُسے سو کر اُٹھتے وقت روزانہ چار بار پڑھنا چاہیئے۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ[1] اور کسی دوسرے نے بیان کیا ہے کہ جو وبا کے دنوں میں یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَحُلُّ بِھَا الْعُقَدُ وَتَکْشِفُ بِھَا الْکُرَبُ وَتَشْرَحُ بِھَا الصُّدُوْرُ وَتَیَسَّرُ بِھَا الْاُمُوْرُ[2] تو حکم خدا سے وہ بچا رہتا ہے۔ **تیسرا فائدہ** میں نے حنفیہ کے بعض مصنفات میں دیکھا ہے کہ جو اس کے نام کے حروف لکھکر اپنے سر پر رکھے اُس کو کوئی آفت اور مصیبت نہیں آتی اور نہ حکم خدا سے نظر لگتی ہے وہ حروف یہ ہیں ح ح ح د د ر ر س ش اور میعہ کی دہونی وبا کو مفید ہے اور اس کی بو قاطع عفونت ہے کیسی ہی عفونت کیوں نہ ہو اور قسط کی دھونی بھی وبا کو نافع ہے اور عنبر کا سونگھنا پینا اور اس کی دھونی لینا فساد ہوا کو نافع ہے اور ایسے ہی قطران کا سونگھنا وبا کو نافع ہے۔ کتاب البیان فی ما یستعملہ الانسان میں مذکور ہے کہ آشجو اور سماق کھانا برف کا پانی پینا ایام وبا میں نافع ہے اور کسی اور نے بیان کیا ہے کہ انار ترش اور آلو بخارا جوسنا بھی یہی نفع رکھتا ہے۔ رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ کوئلوں پر پوست انار و آس ڈال کر اوپر سے سرکہ چھڑکنا ایام وبا میں حکم خدا سے نافع ہے۔ اور جو شخص خدا کا نام السلام روزانہ تین سو اکہتر ۳۷۱ بار یا خدا کا اسم الکریم سات سو اٹھتر بار یا خدا کا اسم الحفیظ آٹھ سو ننانوے ۸۹۹ بار ایام وبا میں پڑھا کرے تو حکم خدا سے وہ محفوظ رہے گا **حکایت** عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا تھا جو شخص اصحاب بدر میں سے ہو اس کے لئے میرے پاس چار سو دینار ہیں چنانچہ اُس روز ڈیڑھ لاکھ ان لوگوں کو خیرات میں دیدیئے۔ جب رات آئی تو انہوں نے لکھا کہ فلاں کو اتنے اور فلاں کو اتنے یہاں تک کہ اپنا کرتہ اور اپنا عمامہ تک لکھدیا اور اپنے مال میں سے کچھ باقی نہ رکھا جو فقراء کے لئے لکھ نہ دیا ہو جب انہوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عبدالرحمٰنؓ سے میرا سلام کہیئے اور اُن سے کہدیجئے کہ خدا نے تمہارا صدقہ قبول فرما لیا اور وہ خدا اور رسول کے وکیل ہیں اپنے مال میں جو تصرف چاہیں کریں ان پر کچھ حساب و کتاب نہیں اور ان کو جنت کا مژدہ سُنایا۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے تیس ہزار غلام آزاد کئے تھے اور امہات المومنین کے لئے ایک باغ کی وصیت کی تھی جو چار لاکھ کو فروخت ہوا ان کی نسبت عائشہؓ نے حکم دیا تھا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کئے جائیں تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کے حجرہ کو تنگ نہیں کرنا چاہتا مجھ سے اور عثمانؓ بن مظعون سے عہد ہوا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو مریگا دوسرے کے پہلو میں دفن ہوگا پس اُن کی قبر اور عثمانؓ کی قبر ابراہیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ میں ہی اور انہوں نے چار بیبیاں چھوڑیں تھیں ان میں سے ہر ایک کو اسی ہزار میراث ملی اور انہوں نے پچہتر برس کے سن میں ۳۲ سنہ ہجری میں وفات پائی۔

سعد بن ابی وقاص کی کنیت ابو اسحٰق ہے اور اُن کے دو علاتی بھائی تھے عامرؓ اور عمیرؓ سعدؓ ہشتر برس

---

[1] اور حق کے ساتھ ہم نے اسے اتارا ہے اور وہ حق کے ساتھ اترا ہے ۱۲۔ [2] اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود بھیج جس سے عقدے کھل جائیں جس سے تکلیفیں دور ہوں اور جس سے سینے کھل جائیں اور کام آسان ہو جائیں ۱۲۔

کے سن میں اسلام لائے تھے۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعدؓ بن ابی وقاص ہزار سواروں کے برابر ہیں پھر فرمایا اے سعد تم کہیں ہو تم دین کی نصرت کرنے والے ہو مدینہ سے دس میل کے فاصلے پر مقام عقیق میں ان کا انتقال ہوا اور لوگ ان کو اپنی گردنوں پر اٹھا کر لائے ان کا انتقال کچھ اوپر ستّر برس کی عمر میں ۵۵ھ ہجری میں ہوا تھا اور عشرہ مبشرہ میں سب سے آخر میں انھیں کا انتقال ہوا تھا اور ان کی نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے پڑھی تھی انہوں نے دو سو ستّر حدیثیں روایت کی ہیں۔

سعیدؓ بن زید کی کنیت ابی الاعور ہے ان کے والد زیدؓ بن نوفل اسلام لے آئے تھے۔ واحدیؒ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قول وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا سلمان فارسیؓ وابی ذرؓ و زیدؓ بن نوفل کے بارہ میں نازل ہوا ہے خدا نے ان کو بغیر کسی نبی و کتاب کے ہدایت بخشی تھی کہ بت پرستی سے اجتناب کرتے تھے۔ ان کے صاحبزادے سعیدؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد زید کے لئے استغفار کرنے کی درخواست کی چنانچہ آپؐ نے ان کے لئے استغفار کیا اور فرمایا کہ یہ قیامت میں تنہا ایک جماعت ہو کر اٹھیں گے انکی بیٹی عاتکہ سعیدؓ کی بہن تھیں یہ نہایت با جمال تھیں اسلام لائیں اور ان سے عبداللہؓ بن ابی بکرؓ نے نکاح کیا تھا۔ انھوں نے عبداللہؓ کو جہاد سے باز رکھنا چاہا اس پر ابو بکرؓ نے ان کی طلاق دیدینے کا حکم دیا چنانچہ عبداللہؓ نے ان کو طلاق دیدی اس کے بعد شوقیہ اشعار پڑھتے تھے اس پر ان کے والد نے انھیں مراجعت کرنے کی اجازت دیدی اس کا بیان باب الخوف میں گذر چکا ہے سعیدؓ کا اپنی زمین میں بمقام عقیق ۵۰ھ ہجری میں انتقال ہوا اور مدینہ اٹھا کر لائے گئے اور وہاں دفن ہوئے انہوں نے اڑتالیس حدیثیں روایت کیں۔

ابو عبیدہؓ بن جراح کا نام اسلام اور جاہلیت میں عامر رہا انکی کنیت ابو عبیدہؓ ہے اُن کے والد بدر کے روز کافر مقتول ہوئے تھے ان کی قبر غور بیسان میں ہے۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ پہلے گناہوں کی نئی نیکیوں سے خبر گیری کیا کرو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اتنا گناہ کرے کہ یہاں سے لے کر آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر وہ ایک نیکی کرے تو اُس کے گناہوں پر غالب آ کر انھیں مغلوب کر دیگی عمرؓ نے اپنے اصحاب سے ایکبار کہا کچھ آرزو کرو ایک شخص بولا میری یہ آرزو ہے کہ یہ مکان سونے سے بھر جائے تاکہ میں راہ خدا میں خرچ کرتا دوسرا بولا کہ کاش یہ موتی جواہر سے بھر جاتا کہ میں راہ خدا میں خرچ کرتا حضرت عمرؓ نے فرمایا کاش یہ ابی عبیدہؓ بن جراح کے ایسے لوگوں سے بھر جاتا ان کا انتقال ۱۸ھ ہجری میں زمانہ خلافت عمرؓ میں ہوا۔ یہ طاعون عمواس میں مبتلا ہوئے تھے اس وقت ان کی عمر اٹھاون برس کی تھی بعض صحابہ کا قول ہے کہ طاعون تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور تم سے پہلے صالحین کی موت کا ہے اہل علم کا قول ہے کہ طاعون شہادت اُسی کے لئے ہے جو اُس پر رہے اور جو اس سے بھاگ جاتے اور پھر مبتلا ہو کر طاعون ہو کر مر جائے وہ شہید نہیں اس کو محب طبریؒ نے ریاض نضرہ میں مناقب عشرۂ مبشرہ کے ذیل میں نقل کیا ہے خدا تعالیٰ سب صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے قیامت تک رضامند ہے اور ہم کو دین و دنیا و آخرت میں اُن سے نفع پہنچائے

ملاحظہ ہو کہ بت پرستی سے کنارہ کش ہوئے ۱۲۔

مناقب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

ایک بار حضرت علیؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں آپ کو زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نے فرمایا وہ تم سے مجھے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک اُس سے زیادہ عزیز ہو کلاباذیؒ نے فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہؓ کے لئے میں نہایت رقیق القلب ہوں کیونکہ محبت میں طبیعت کو اثر ہوتا ہے اور عزت خدا کی طرف سے ہے۔ پس علیؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک فاطمہؓ سے زیادہ جلیل القدر تھے اور عزت میں طبیعت کا کوئی اثر نہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری بیٹی فاطمہؓ اور اُس کے دونوں بیٹوں کا دودھ چھڑایا ہے۔ جو اُن سے محبت کرتے ہیں وہ دوزخ سے امن میں رہیں گے۔ بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا میں درخت ہوں فاطمہؓ اس کا بار ہیں علیؓ اس کے بار ور ہیں اور حسنؓ وحسینؓ اُس کے پھل ہیں اور ہم اہل بیت کے محبین اُس کے پتے ہیں اور ہم سب یقیناً جنت میں ہیں۔ اور دوسری حدیث میں ہے جس کو آفتاب نہ ملے وہ چاند سے تمسک کرے اور جس کو چاند نہ ملے وہ زہرہ سے تمسک کرے اور جس کو زہرہ نہ ملے اس کو فرقدین سے تمسک کرنا چاہیئے اس کی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب میں ہوں علیؓ چاند ہیں زہرہ فاطمہؓ ہیں اور حسنؓ وحسینؓ فرقدان ہیں اس کو عرائس میں بیان کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اے علیؓ میری تمہاری پیدائش ایک ہی درخت سے ہوئی ہے میں اُس کی جڑ ہوں تم اُس کی شاخ ہو حسنؓ وحسینؓ اُس کی ڈالی ہیں جو شخص اُس کی ڈالی سے لٹک جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوحؑ کی سی ہے جو اس پر سوار ہو گیا اُس نے نجات پائی اور جو اس سے رہ گیا دوزخ میں پڑا۔[1]

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم جس کی پیروی اختیار کرو گے ہدایت پاؤ گے اصحابؓ کو ستاروں سے تشبیہہ دی ہے کیونکہ بحری مسافروں کو راہِ نجات ستاروں ہی سے معلوم ہوتی ہے ایسی ہی صحابہؓ سے محبت قیامت کے احوال سے نجات کی دلیل ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں انتقال کرے وہ ایماندار مرتا ہے اور جو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں وفات پاتا ہے وہ شہید مرتا ہے۔ اور جو شخص آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر مرتا ہے ملک الموت اُسے جنت کی بشارت دیتے ہیں اور جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مرتا ہے اس کی قبر میں جنت کی طرف دو دروازے کھل جاتے ہیں اور جو شخص آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مرتا ہے خدا اُس کی قبر کو ملائکہ رحمت کی زیارت گاہ

---

[1] یہ روایات شیعوں کی وضع کردہ ہیں۔ حبیب۔

بنا دیتا ہے سُن لو جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مرتا ہے وہ اہل سُنت وجماعت میں شامل ہوکر انتقال کرتا ہے۔ سُن لو جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مرتا ہے جنت کی طرف ایسے بھیجا جاتا ہے جیسے دلہن اپنے گھر بھیجی جاتی ہے۔ اور جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں مرتا ہے قیامت کے روز وہ اس حال سے آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا (رحمت خدا سے ناامید) سُن لو جو آلِ محمد صلعم اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں مرے گا وہ کافر مرے گا سُن لو جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں مرے گا وہ جنت کی بو نہ سونگھے گا۔ اس کو قرطبیؒ نے سورۂ شوریٰ کے متعلق نقل کیا ہے۔ اور پہلے گذر چکا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تمام لوگ ہیں جو آپ کے اور آپ کے دین کی قیامت تک پیروی کریں گے ازہریؒ نے فرمایا ہے کہ یہی اقرب الی الصواب ہے اور دوسروں نے اس کو پسند کیا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنے وعظ کی کسی مجلس میں بیان کیا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کی آل کون ہیں آپ نے فرمایا ہر پرہیزگار آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ شیخؒ کا بیان ہے کہ کسی عارف نے کہا ہے کہ میں نے آدمؑ کو خواب میں دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ اے بیٹا تم نے اپنا نسب مجھ تک صحت کے ساتھ پہنچایا اور اس پر تم قانع ہو گئے کہ تم آدمؑ کی اولاد ہو اور حقیقتاً تم میں اُن کی اولاد میں سے وہی ہے جو ان کی سی اطاعت کرے اور ان کی سی توبہ کرے۔ **فائدہ** قنبر ایک چھوٹی سی چڑیا ہوتی ہے جس کے سر پہ تاج ہوتا ہے وہ یہ چلایا کرتی ہے اے اللہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن پر لعنت کر اُس کا پکا ہوا یا بھنا ہوا گوشت قولنج کو کے لئے نہایت نافع ہے اور اسی طرح اگر طلب پیس کر شہد کے شربت کے ساتھ استعمال کی جائے تو وہ بھی قولنج کو نافع ہے اور محلب کا جو شاندہ کنکری کو ریزہ ریزہ کر کے نکال دیتا ہے اگر مرغی کو دس روز تک سیب کھلا کر اسے وہ شخص کھا جائے جس کے جوڑ وغیرہ سن پڑ گئے ہوں تو حکم خدا سے یہ مرض دور ہو جائے۔

انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے لئے جب تشریف لے جاتے تھے تو فاطمہؓ کے دروازہ پر سے ہو کر گذرتے تھے اور فرماتے تھے اَلصَّلٰوۃُ یَا اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ؎ ۔ بعض کا قول ہے کہ یہاں رجس سے مراد طمع وبخل ہے۔ اور تطہیر سے سخاوت مراد ہے۔ **لطیفہ** خدا نے پانچ چیزوں میں پانچ چیزیں رکھی ہیں قناعت میں عزت گناہ میں ذلت شب بیداری میں ہیبت اور گرسنہ شکم میں حکمت اور ترک طمع میں تونگری۔ سفیانؒ ثوری کا قول ہے کہ سب سے زیادہ عزت دار پانچ ہیں زاہد اور فقیہ صوفی اور غنی متواضع اور فقیر شاکر اور شریف سُنی یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ سے محبت رکھنے والا کلبیؒ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ اہلبیت فاطمہؓ وحسنؓ وحسینؓ ہیں اور ابن عباسؓ وغیرہ کا قول ہے کہ اہلِ بیت صرف آپ کی ازواج ہیں نسفیؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں جب جنت میں داخل ہوئے تو آپ نے خدیجہؓ کا محل دیکھا جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے جبرئیلؑ نے

؎ نماز کو اٹھو اے گھر والو خدا تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے آلودگی کو دور کر دے اے اہلِ بیت اور تمہیں پاک کر دے۔ ۱۲

اُس محل کے درخت سے ایک سیب توڑ لیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سیب کو کھا لیجیے کیونکہ خدا تعالیٰ اس سے ایک لڑکی کو پیدا کرے گا جو خدیجہؓ کے حمل میں آئے گی چنانچہ جب خدیجہؓ کے حمل میں فاطمہؓ آئیں تو انہیں نو ماہ تک جنت کی خوشبو آتی رہی جب وہ پیدا ہو تو وہ خوشبو جاتی رہی چنانچہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے مشتاق ہوتے تھے تو فاطمہؓ کی دیدہ بوسی فرماتے تھے جب وہ بڑی ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو تو یہ حور کس کے لئے ہے اتنے میں جبرئیلؑ آئے اور کہنے لگے کہ خدا نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ آج فاطمہؓ کا جنت میں ان کی والدہ کے محل میں عقد ہوا ہے اسرافیلؑ نے خطبہ پڑھایا ہے اور جبرئیلؑ اور میکائیلؑ شاہد بنے اور خدائے رب العزت ولی ہوئے اور شوہر علیؓ بنے۔ انسؓ کا بیان ہے کہ ابھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد ہی میں تھے۔ اتنے میں حضرت علیؓ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جبرئیلؑ مجھے آگاہ کرتے ہیں کہ خدا نے فاطمہ کو تمہاری زوجیت میں دیا اور اُن کے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ بنایا اور شجر طوبیٰ کو وحی بھیجی ہے کہ ان پر در و یاقوت و زیورات اور جوڑے نثار کرے چنانچہ اُس نے نثار کئے اور در و یاقوت و زیورات و لباس کے طبق میں سے حور پر لوٹنے دوڑیں اب قیامت تک وہ سب ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے رہیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا اے ابو الحسنؓ تمہیں مژدہ ہو کیونکہ قبل اس کے کہ میں تمہارا نکاح زمین پر کرتا خدا نے تمہارا نکاح آسمان پر کر دیا اور تمہارے آنے سے قبل میرے پاس آسمان سے ایک فرشتہ اتر کر آیا جس کا ایسا میں نے آج تک کوئی فرشتہ ملائکہ میں کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کے کئی چہرے اور کئی بازو ہیں اُس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیک مجمع کے اجتماع اور نسل کی پاکیزگی کی خوشخبری سنئے میں نے پوچھا کیا ہے۔ اُس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں عرش کے ایک پایہ پر مقرر ہوں میں نے خدا سے درخواست کی کہ مجھے آپ کو مژدہ سُنانے کی اجازت ملے اور میرے پیچھے یہ جبرئیلؑ ہیں جو کچھ آپ کے رب نے آپ پر کرم کیا ہے۔ اُس کی اطلاع دینے آئے ہیں اُس کی یہ بات پوری بھی نہ ہونے پائی تھی کہ اُس کے پیچھے جبرئیلؑ بھی نازل ہوئے اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیک پھر میرے ہاتھ میں ایک حریر سفید کا ٹکڑا رکھ دیا اس میں بخط نور دو سطریں مرقوم تھیں میں نے پوچھا یہ کیسی تحریر ہے جبرئیلؑ نے کہا خدا نے زمین کی طرف دیکھا تو اپنی مخلوق میں سے آپ کو چن لیا۔ اور اپنی رسالت دیکر مبعوث کیا پھر دوبارہ زمین کی طرف دیکھا تو آپ کے بھائی اور وزیر اور ساتھی کو چن لیا اور ان سے آپ کی صاحبزادی فاطمہؓ کا نکاح کر دیا۔ میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کون شخص ہیں انہوں نے کہا وہ دونوں جہاں میں آپ کے بھائی اور نسب میں آپ کے چچا کے بیٹے علیؓ بن ابی طالب ہیں اور خدا نے جنتوں میں حکم بھیجا کہ وہ آراستہ کی جائیں اور حوروں کو حکم ہوا کہ زینت کریں اور شجرۂ طوبیٰ کو حکم ہوا کہ جو کچھ زیورات اور لباس کے جوڑے تجھ میں ہیں وہ نثار کر دے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

جابر بن عبد اللہؓ کا بیان ہے کہ ام ایمنؓ روتی ہوئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئیں آپ نے اُن سے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا کہ میرے پاس ایک انصاری آیا اور اُس نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا

تھا انہوں نے اوپر سے بادام اور شکر نثار ۔ مجھے فاطمہ رضؓ کا نکاح یاد آیا کہ آپؐ نے اُن پر سے کچھ بھی نثار نہ کیا تھا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اُس ذات کی جس نے مجھے کرامت بخشی کہ ساتھ مبعوث کیا اور رسالت کے ساتھ مخصوص فرمایا یقیناً خدا نے جب علی رضؓ کا فاطمہ رضؓ سے نکاح کیا تو ملائکہ مقربین کو حکم دیا تھا کہ عرش کا حلقہ کرلیں اُن میں جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ بھی تھے اور جنتوں کو آراستگی کا اور حوروں کو زینت کا حکم دیا پھر حوروں کو رقص کا حکم پہنچا چنانچہ حوروں نے رقص کیا پھر پرندوں کو حکم دیا گیا کہ وہ نغمہ سرائی کریں چنانچہ پرندے بھی نغمہ سرا ہوئے اس کے بعد شجرہ طوبیٰ کو حکم دیا کہ اُن پر سے مروارید تازگی آمیز و درِ سپید و زبرجد سبز و یاقوت سرخ نثار کرے اور ایک روایت میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک شب معراج میں نکاح ہوا تھا ۔ خدا نے اُسے حکم دیا کہ تجھ پر جو در و جوہر و مرجان ہیں اُن کو نثار کردے ۔

حوّاؑ اور آدمؑ کے نکاح کا بیان

کسائیؒ وغیرہ کا بیان ہے کہ جب خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا تو حوّاؑ کو اُن کی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور وہ جنت میں تھے اور حوّاؑ کو ننتر حوروں کا حسن عطا فرمایا تھا چنانچہ حوا حور عین کے گروہ میں ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے ستاروں میں قمر۔ آدمؑ خواب میں تھے جب وہ بیدار ہوئے تو حوّاؑ کی طرف انہوں نے ہاتھ بڑھایا اُن سے کہا گیا ابھی نہیں یہاں تک کہ مہر ادا نہ کرو آدمؑ نے پوچھا ان کا کیا مہر ہے ارشاد ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود بھیجو اور بقول بعض یہ کہا گیا یہاں تک کہ اُن کی دین کی باتیں انھیں سکھلا دو۔ خدا نے آدمؑ کو ایسا حسن و کمال عطا فرمایا تھا کہ ان کا داہنا رخسارہ شعاع آفتاب پر غالب تھا۔ اُس میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تھا، اور بایاں رخسارہ چاند کی تابش پر غالب تھا اس میں یوسف کا نور درخشاں تھا جب آدمؑ نے حوّاؑ کا چہرہ اور حوّاؑ نے آدمؑ کا چہرہ دیکھا تو آدمؑ نے کہا اے حوّاؑ میرا خیال ہے کہ تجھ سے اور مجھ سے زیادہ حسین کوئی مخلوق خدا نے نہ بنائی ہوگی خدا نے جبرئیلؑ کو وحی کی کہ آدمؑ اور حوّاؑ کا ہاتھ پکڑ کر فردوس اعلیٰ میں لے جاؤ اور ان دونوں کے لئے جنت کے محلوں میں کوئی محل کھول دو چنانچہ یاقوت سرخ کے محل کا دروازہ کھولدیا گیا اس میں کافور کا ایک قبہ زبرجد کے پایوں پر باغ زعفران میں قائم تھا جبرئیلؑ نے اُس قبہ کا دروازہ کھولا تو اُس کے اندر ایک سونے کا تخت نظر پڑا جس کے پائے مروارید کے تھے اُس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس سے نور اور شعاعیں نکلتی تھیں اُس کے سر پہ جواہر سے مرصع سونے کا تاج تھا آدمؑ نے اس سے زیادہ خوبصورت کوئی عورت نہ دیکھی تھی۔ آدمؑ نے پوچھا اے رب یہ کون ہے ارشاد ہوا فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے پوچھا اس کا شوہر کون بنے گا ارشاد ہوا اے جبرئیلؑ ذرا قصر یاقوتی کا دروازہ تو کھول دو چنانچہ وہ کھولدیا گیا۔ اُس کے اندر کافور کا ایک قبہ نظر پڑا جس میں سونے کا ایک تخت تھا اُس پر ایک جوان بیٹھا تھا جس کا حسن حسن یوسف کی نظیر تھا ارشاد ہوا یہی جوان علیؓ بن ابی طالب فاطمہؓ کا شوہر ہوگا۔ آدمؑ نے کہا اے رب ان کی اولاد بھی ہے خدا نے جبرئیلؑ کو حکم دیا قصر مروارید کا دروازہ کھول دیا جائے چنانچہ قصر مروارید کا دروازہ کھولدیا گیا۔ اس میں زبرجد کا ایک قبہ تھا اس میں عنبر کا ایک تخت رکھا تھا اُس پر حسنؓ و حسینؓ کی صورت موجود تھی اس کے بعد آدمؑ اپنے مقام پر واپس آئے پھر جب خدا نے انکا حوّاؑ سے نکاح کردیا تو فرشتوں نے اُن دونوں پر سے جنت کی چیزیں نثار کیں۔ اسی واسطے بادام و شکر منقی وغیرہ لٹانا حلال ہوگیا اور ان کا لوٹنا بھی جائز ہے اور اس کا چھوڑ دینا اولیٰ ہے مگر جب یہ معلوم ہو کہ لٹانے والا بعض کو بعض پر ترجیح نہیں دیتا اور ان چیزوں کا لوٹنا انسانیت کا قادح نہیں اور جو پا جائے وہ مالک ہو جاتا ہے۔ اگرچہ کسی کے کپڑے میں اُس کے قصد سے گر پڑے اور ہوا سے اوپر جا اوپر سے لینا مکروہ ہے پھر خدا نے جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ جنت کا ایک گھوڑا لے آئیں جس کا زیور مشک و کافور و زعفران کا تھا اس کا بازو جوہر کے تھے اس پر آدمؑ سوار ہوئے اور حوّاؑ جنت کی ایک اونٹنی پر بیٹھیں اور داہنے اور بائیں فرشتے ہمراہ چلے یہاں تک کہ دونوں جنت عدن میں داخل ہوئے۔

اتنے میں ایک تخت نظر پڑا جس میں قسم قسم کے جواہر کے سات سو پائے تھے اور تخت پر چار قبے بنے تھے قبۃ الرضوان وقبۃ الغفران وقبۃ الرحمۃ وقبہ الکریم پس آدمؑ اور حواؑ اترے اور ان کے لئے جنت کے میوے لائے گئے پھر وہ قبہ رحمت میں گئے اور ایک منادی نے ندا کی لے آسمان والو خدا نے آدمؑ کا حواؑ سے نکاح کر دیا اور جنت میں جو کچھ ہے سوائے اس درخت کے سب اُن کے لئے مباح کر دیا پھر جو کچھ خدا کے علم میں سابق ہو چکا تھا جب ان سے سرزد ہوا تو آدمؑ باب توبہ سے اترے اور حواؑ باب رحمت سے اتریں اور ابلیس باب لعنت سے اترا اور سانپ باب غصہ سے اترا اور طاؤس باب غضب سے اترا اور باب خوف میں پہلے اس سے زیادہ گذر چکا ہے۔ ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ حواؑ کے حمل میں ہابیل اور اُن کی بہن جنت ہی میں آئی تھیں اور درخت میں سے کھانے سے قبل ہی دونوں بغیر کسی قسم کی گرانی کے اور تکلیف کے پیدا ہو چکے تھے اور قابیل اور ان کی بہن دنیا میں پیدا ہوئی تھیں۔

فائدہ محب طبریؒ نے ریاض نضرہ میں بیان کیا ہے کہ یہ ثابت ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار عزوجل سے درخواست کی ہے جو کوئی میرا داماد بنا ہو یا میں اس کا داماد بنا ہوں جہنم میں نہ جائے طبریؒ کا بیان ہے کہ مجھے امید ہے کہ یہ فضیلت اس کے لئے بھی قیامت تک رہے گی جو آپ کی اولاد میں سے کسی سے دامادی کا رشتہ قائم کرے جس شب کو حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ کے پاس رخصت ہو کر گئیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو اپنے سبزہ خچر پر سوار کیا اور سلمانؓ فارسی کو حکم دیا کہ اس کو آگے سے کھینچ کر لے چلیں اور پیچھے سے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنکاتے جاتے تھے ابھی یہ تینوں شخص اثنائے راہ میں تھے کہ ایک آواز سنائی دی دیکھتے کیا ہیں کہ جبرئیلؑ ستر ہزار فرشتوں کو لئے ہوئے موجود ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم سب کیوں اترے ہو وہ بولے ہم سب فاطمہؓ کو اُن کے شوہر کے یہاں پہونچانے آئے ہیں پس جبرئیلؑ اور میکائیل علیہ السلام نے اور دوسرے فرشتوں نے تکبیر کہی چنانچہ اسی سبب سے دولہا دولہن کے ساتھ تکبیر کہنا سنت قرار پایا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ خدا نے جب مجھے فاطمہؓ کا نکاح علیؓ سے کرنے کا حکم صادر فرمایا تو جبرئیلؑ نے بیان کیا کہ خدا نے جنت میں قصر سر ولرید بنایا ہے ہر ہر بالش کا درمیان سونے سے بندھا ہوا یاقوت لگایا ہے اور اس کی چھتیں زبرجد سبز کی ہیں اس میں یاقوت سے آراستہ طاق ہیں پھر اس پر بالا خانہ تعمیر ہوا ہے جس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے تو ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ یاقوت کی ہے تو ایک اینٹ زبرجد کی اور اس میں اس کے چاروں طرف سے چشمے جوش زن ہیں۔ اس کے گرداگرد نہریں ہیں اور نہروں پر موتی کے قبے ہیں جو سونے کی زنجیروں سے جکڑے ہوئے اس سے مانند شاخ کے نکلے ہوئے ہیں اور اس کو ہر طرف سے درختوں کے پتوں نے گھیر رکھا ہے۔ اور ہر قبہ میں مروارید سپید کا تخت بچھا ہے اور اس کی زمین پر زعفران کا فرش بچھا ہے ہر قبہ میں سو دروازے ہیں ہر دروازہ پر دو لڑکیاں ہیں اور دو درخت ہیں قبوں کے گرد آیۃ الکرسی لکھی ہے ہم نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کس کی جنت ہے انہوں نے کہا کہ خدا نے یہ علیؓ اور فاطمہؓ کے لئے تیار کی ہے۔

ایک روایت میں ہے جبریلؑ نے بیان کیا ہے کہ خدا نے فرشتوں کو بیت المعمور کے پاس جمع ہونے کا حکم دیا۔ نفسیؒ نے بیان کیا ہے کہ وہ چوتھے آسمان پر ہے اس میں چار ستون ہیں ایک ستون یاقوت سرخ کا ایک ستون زمرد سبز کا ایک ستون چاندی کا ایک ستون سونے کا ہے عرائس میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آسمان دنیا پر ایک گھر ہے جسے بیت المعمور کہتے ہیں وہ کعبہ کے مقابل ہے رفیع اعلیٰ سے اتر کر وہاں فرشتے آتے ہیں۔ اور خدا نے رضوان کو حکم فرمایا ہے کہ بیت المعمور کے دروازہ پر منبر کرامت نصب کرے اور ایک فرشتہ کو جس کا نام راحیل ہے یہ حکم ہوا کہ اس پر چڑھے چنانچہ وہ منبر پر گیا اس نے خدا کی حمد و ثنا کی جو اس کی ذات کی شایان ہے آسمان خوشی سے اور سرور کے مارے جھومنے لگے اور خدا نے میرے پاس وحی بھیجی کہ میں عقد کئے دیتا ہوں چنانچہ ارشاد ہوا کہ میں نے علیؓ کے ساتھ اپنی کنیز فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح جو میرے رسول ہیں کر دیا اور عقد باندھ دیا اور میں نے فرشتوں کو گواہ مقرر کیا اور اس پارۂ حریر میں ان کی شہادت میں نے ثبت کر دی اور مجھے حکم ہے کہ میں آپ کے سامنے اسے پیش کروں اور اس پر مشک سپید کی مہر لگا دوں اور اس کو داروغہ جناں رضوان کے حوالہ کر دوں۔ محب طبریؒ کا بیان ہے کہ پس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ پڑھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهِ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهِ الْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهِ وَسَطْوَتِهِ النَّافِذِ اَمْرُهٗ فِيْ سَمَائِهٖ وَاَرْضِهٖ بِحِكْمَتِهِ الَّذِيْ خَلَقَ الْخَلَائِقَ بِقُدْرَتِهِ اَمَرَهُمْ بِاَحْكَامِهٖ وَاَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهٖ وَاَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلْعَم وَمِلَّتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُهٗ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ سَبَبًا لَاحِقًا وَاَمْرًا مُفْتَرِضًا اَوْشَجَ بِهِ الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَ الْاَنَامَ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا فَاَمْرُ اللّٰهِ يَجْرِيْ بِقَضَائِهٖ وَقَضَاؤُهٗ يَجْرِيْ بِقُدْرَتِهٖ وَلِكُلِّ قَضَاءٍ قَدَرٌ وَلِكُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ۔

بعد اس کے یہ کہ خدا نے مجھے فاطمہؓ بنت خدیجہؓ کا نکاح علیؓ بن ابی طالب سے کرنے کا حکم دیا ہے۔

لہ خدا کی حمد ہے جو اپنی نعمت سے ستودہ ہے جو اپنی قدرت سے معبود ہے جس کے عذاب اور سطوت سے خوف کیا جاتا ہے۔ جس کے آسمان اور زمین میں اس کا حکم حکمت سے جاری ہے جس نے خلائق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنے احکام سے انھیں امتیاز بخشا اور اپنے دین سے انھیں عزت دی اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی ملت سے انھیں مکرم بنایا یقیناً خدا کا نام با برکت ہے اس کی عظمت بلند ہے۔ اس نے خویشی کو سبب لاحق اور فرض کام بنایا ہے اس سے رحموں کو شگافتہ کیا اور اس سے لوگوں کو ملزم بنایا چنانچہ خدا نے ارشاد فرمایا ایسا قائل عزیز الوجود ہے اور وہ وہ ہے جس نے پانی سے انسان پیدا کیا پھر اس کو نسب اور خسر بنایا اور تیرا رب صاحب قدرت ہے۔ پس خدا کا حکم اس کی قضا سے جاری ہے اور اس کی قضا اس کی قدرت سے جاری ہے اور ہر قضا کے لئے قدرت ہے اور ہر قدر کے لئے وقت ہے اور ہر وقت کے لئے تحریر ہے ۱۲۔

لہٰذا گواہ رہو کہ میں نے علیؓ سے چار سو مثقال چاندی پر نکاح کر دیا اگر علیؓ اس پر راضی ہوں حضرت علیؓ نے کہا یا نبی اللہ میں راضی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تم دونوں میں میل جول رکھے اور تم دونوں کا بخت سعید ہو خدا تم دونوں کو برکت دے تم دونوں سے بکثرت پاکیزہ سرشت انسانوں کو لے **مسئلہ** روضہ میں مذکور ہے مسنون یہ ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجؓ و بناتؓ (بیٹیاں) کے مہر سے زیادہ مہر نہ مقرر کیا جائے اور اس کی مقدار پانچسو درہم ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواجؓ کے مناقب میں اس کے خلاف گذر چکا ہے۔ امامینؒ کے نزدیک سب سے کم مہر اتنا مقرر ہو سکتا ہے۔ جتنے کی کہ بیع صحیح ہے اور امام مالکؒ ربع دینار بتلاتے ہیں اور امام ابی حنیفہؒ کے نزدیک دس درہم سب سے کم مہر کی مقدار ہے اور درہم سے درہم شرعی مراد ہے جس کا وزن چودہ قیراط کا ہوتا ہے (ہندوستان کے وزن سے رائج تول کے موافق ایک درہم ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے) رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ لوگ قائل ہیں کہ عورتوں کو گراں بہا مہر ادا دینا جائز ہے کیونکہ قرآن میں آیا ہے وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا حضرت عمرؓ نے گراں بہا مہر مقرر کرنے سے بر سر منبر منع کیا ایک عورت نے کہا خدا تو ہمیں دیتا ہے اور آپ ہم سے روکتے ہیں اور اس نے یہی آیت پڑھی اس پر حضرت عمرؓ بولے عورتیں عمرؓ سے بڑھکر فقیہہ ہیں اور منع کرنے سے باز آئے امام رازیؒ کا قول ہے کہ میرے نزدیک یہ آیت اس بات پر مطلق دلالت نہیں کرتی جیسے ہم کہیں اگر خدا جسم ہوتا تو ضرور حادث ہوتا اور یہ حق بات ہے پس اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ خدا جسم ہے اور کسی چیز کو دوسرے شئے کے لئے شرط قرار دینے سے اس شرط کا وقوع جائز ہو جانا لازم نہیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر ان دونوں میں یعنی زمین و آسمان میں کئی خدا ہوتے تو دونوں درہم برہم ہو جاتے پس یہ آیت اس امر پر دلالت نہیں کرتی کہ کئی خدا ہیں طبریؒ نے اَوْشَجَ بِهِ الْأَرْحَامَ کے معنی بتلائے ہیں کہ بعض ارحام کو بعض کے ساتھ جکڑ دیا۔

نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ فاطمہؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی ہے کہ میرا مہر قیامت کے روز امت کے لئے شفاعت طلبی مقرر کیا جائے پس جب امت پلصراط پر پہونچے گی تو وہ اپنا مہر طلب کرینگی یہ فصول مہمہ میں مذکور ہے بلالؓ کا بیان ہے کہ ایک روز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے نمودار ہوئے عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسی خوشی ہے آپ نے فرمایا پروردگار عزوجل کے پاس سے میرے بھائی و میرے چچا کے بیٹے اور میری بیٹی کی نسبت کی بشارت آئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے علیؓ کا نکاح فاطمہؓ سے کر دیا اور رضوان داروغہ بہشت کو حکم دیا اور اس نے شجرۂ طوبیٰ کو ہلایا وہ رقعوں یعنی دستاویزوں سے میرے اہل بیت کے محبین کے شمار کے موافق بار آور ہوا اور اس کے نیچے سے نوری فرشتے نکلے جب لوگوں پر قیامت قائم ہوگی خلق میں فرشتے پھیل پڑینگے اور کوئی اہلبیت کا محب ایسا نہ رہے گا جس کو ایک دستاویز نہ ملے جس میں اس کے دوزخ سے رہائی کا حکم ہوگا پس میرا بھائی اور میرے چچا کا لڑکا اور میری بیٹی میری امت کے مردوں اور عورتوں کی دوزخ سے رہائی کا حکم ہوگا اور جب آیت اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا نازل ہوئی تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

لہ امام احمد بن حنبلؒ اور امام شافعیؒ ۱۲ ‫ ٹہ اگر تم اپنی کسی کو ایک قنطار یعنی ڈھیر دو تب بھی اس میں سے کچھ نہ لو ۱۲۔

اُمت کے لئے غمزدہ سے ہو گئے لوگوں نے آپ سے اس کا سبب پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کچھ جواب نہ دیا انہوں نے یہ خبر فاطمہؓ کو دی وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں - یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں گریہ کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت انھیں سُنادی وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا اس پر وہ بھی بہت روئیں اور ابو بکرؓ کے پاس گئیں اور اُن سے کہنے لگیں اے شیخ المہاجرین خدا نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا نازل فرمائی ہے تو کیا آپ اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بڈھوں پر سے قربان ہونا گوارا کریں گے انہوں نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے حضرت علیؓ سے اُمت محمدیؐ کے جوانوں پر سے قربان ہونے کی درخواست کی انہوں نے بھی ہاں کہا پھر حسنؓ و حسینؓ سے خواہش ظاہر کی کہ وہ اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں پر قربان ہو جائیں اُن دونوں نے بھی منظور کر لیا پھر خود اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں پر سے قربان ہو جانے کو آمادہ ہو گئیں اتنے میں حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا عزوجل نے بعد سلام آپ سے فرمایا ہے کہ فاطمہؓ سے کہدیجئے کہ وہ غمگین نہوں کیونکہ میں آپ کی اُمت کے ساتھ ایسا ہی کروں گا جیسا فاطمہؓ چاہتی ہیں **لطیفہ** میں عقائق میں دیکھا ہے کہ فاطمہؓ اپنی شادی کی شب کو رونے لگیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رونے کا سبب پوچھا وہ کہنے لگیں آپ جانتے ہیں مجھے دنیا سے محبت نہیں لیکن آج کی شب اپنا فقر دیکھ کر مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھ سے حضرت علیؓ یہ نہ کہنے لگیں کہ کیا لائیں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بے خوف رہو علیؓ ہمیشہ راضی و خوش رہے ہیں اس کے بعد کسی یہودن کا بیاہ ہوا اور وہ بڑی مالدار تھی اس نے اپنی شادی میں عورتوں کو بلایا وہ نہایت فاخرہ لباس پہن کر آئیں پھر وہ سب کہنے لگیں کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو اور اُن کی فقیرانہ حالت کو دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ انہوں نے فاطمہؓ کو بلا بھیجا اتنے میں جبرئیلؑ جنت سے ایک جوڑا لے کر آموجود ہوئے جب انہوں نے اس کو پہنا لنگی باندھی اور ان کے بیچ میں جا بیٹھیں انہوں نے ذرا لنگی کو اونچا کیا تو نور ہی نور چمک اٹھا اس کو دیکھ کر عورتیں پوچھنے لگیں اے فاطمہؓ یہ کہاں سے ملا آپ نے کہا وہ جنت سے لائے اس پر وہ عورتیں کہہ اٹھیں نَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ بس اُن میں سے جس عورت کا شوہر مسلمان ہو گیا وہ اُسی کے پاس رہی ورنہ اُس نے اپنا کسی اور سے نکاح کر لیا۔

ابن جوزی رحمہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کے لئے جس شب ان کی شادی ہوئی اور وہ رخصت ہوئیں ایک نیا کرتا بنایا تھا۔ اور ان کے پاس ایک پیوند لگا ہوا کرتا تھا اتنے میں دروازہ پر ایک سائل نے سوال کیا کہ میں نبوت کے گھر سے پرانا کرتا مانگتا ہوں حضرت فاطمہؓ نے چاہا تھا کہ اپنا پرانا کرتا اُسے دیدیں انھیں خدا کا یہ قول یاد آیا لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ[۱] اور انہوں نے اپنا نیا کرتہ دیدیا جب رخصت ہوئیں وقت قریب پہونچا جبرئیلؑ نے نازل ہو کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ کو سلام کہا ہے اور مجھے ارشاد کیا ہے میں فاطمہؓ کو سلام کروں اور ان کے لئے جنتی لباس میں سے سندس سبز کا ایک لباس ہدیتہً بھیجا ہے

[۱] تم ہرگز بھلائی نہیں حاصل کر سکتے جب تک کہ اپنی محبوب چیزوں میں سے کچھ خرچ نہ کرو ۱۲۔

جب انہوں نے فاطمہؓ کو سلام پہنچایا اور جو کرتے وہ لائے تھے انھیں پہنایا حضرتؐ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمل ین اور جبرئیلؑ نے اپنے پروں میں انھیں چھپالیا تاکہ کہیں اس کرتے کے نور سے نظریں خیرہ نہ ہو جائیں چنانچہ اس کے بعد وہ کافر عورتوں کے بیچ میں جاکر بیٹھیں ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک شمع تھی اور فاطمہؓ کے پاس ایک چراغ تھا۔ اس وقت جبرئیلؑ نے اپنے بازو اور اس کمل کو ان پر سے ہٹالیا پھر کیا تھا مشرق سے مغرب تک نور ہی نور چھا گیا چنانچہ جب وہ نور کافر عورتوں کی آنکھوں پر پڑا ان کے دل سے کفر نکل گیا اور خدا کی الوہیت اور حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینے لگیں یعنی انہوں نے کلمہ پڑھ لیا اور اسلام لے آئیں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت نبی صلعم نے علیؓ کا نکاح فاطمہؓ سے کیا تو وہ کہنے لگیں آپ نے تو مجھے ایک فقیر آدمی سے بیاہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم راضی نہیں ہو کہ خدا نے تمام اہل زمین سے دو آدمی منتخب کر لئے تھے ان میں سے ایک کو تمہارا والد اور دوسرے کو تمہارا شوہر بنا دیا۔

احیاء میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السلام علیک اے دختر عزیز تمہیں کس حالت میں صبح ہوئی وہ بولیں قسم بخدا مجھے اس حالت میں صبح ہوئی ہے کہ میں دردمند ہوں مجھے گرسنگی ستارہی ہے اس پر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم رو دیئے اور فرمانے لگے تم گھبراؤ نہیں میں نے تین روز سے کھانے کا مزہ تک نہیں چکھا ہے۔ اور خدا کے نزدیک تم سے میری کرامت زیادہ ہے اگر میں خدا سے درخواست کرتا تو مجھے کھانا مل جاتا لیکن میں نے آخرت کو دنیا پر اختیار کیا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے شانے پر مارا اور فرمانے لگے تمہیں خوشخبری ہو خدا کی قسم میں نے دنیا اور آخرت کے سردار سے تمہارا نکاح کر دیا میرے چچا کے بیٹے پر قناعت گزیں رہو اور تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو انہوں نے پوچھا کہ پھر آسیہ فرعون کی بی بی اور مریمؑ بنت عمران کہاں رہیں حضرت صلعم نے فرمایا آسیہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہونگی اور مریمؑ اپنے زمانہ کے عورتوں کی سردار ہونگی اور تم اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہو بروایت ابی ایوبؓ انصاری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب روز قیامت ہوگا عرش کے درمیان سے ایک منادی پکار کر کہے گا اے اہل محشر اپنے سر جھکا لو اور اپنی آنکھیں نیچی کر لو تاکہ فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر سے گذر جائیں بعض نے کہا ہے یہ اس لئے حکم ہوگا کہیں قاتل حسینؓ انھیں نہ دیکھ پائے اور پھر وہ ان سے منت و سماجت کرنے لگے اور وہ انھیں معاف کر دیں حالانکہ خدا اس کی نسبت عذاب کا حکم کر چکا ہے پس فاطمہؓ برق درخشندہ کی طرح گذر جائینگی اور ان کی ہمراہی میں ستّر ہزار حور عین میں سے لڑکیاں ہونگی اگر کہا جائے کہ جب قوم صالح نے اونٹنی کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالے تو ان پر عذاب آگیا اور جب حسینؓ کو لوگوں نے قتل کیا تو کوئی عذاب نہ آیا بعض نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ صالحؑ کے زمانہ میں عذاب کے دروازے کھلے ہوئے تھے چنانچہ ان پر زمین میں زلزلہ آگیا تھا۔ آسمان سے انھیں ایک چیخ سنائی دی تھی جس میں ساری بجلیوں کی کڑک موجود تھی اس سے ان کے سینوں میں ان کے دل پاش پاش ہو کر اڑ گئے تھے چنانچہ

عہ حضرت فاطمہ کی شادی مدینہ میں ہوئی تھی، وہاں کافر عورتیں کہاں سے آگئی تھیں۔ حبیب

اُن کے چھوٹے بڑے سب عذاب میں برابر تھے اور خدا کو اُن کے ہلاک کر دینے میں کسی سے انجام ناموافق کا خوف نہیں تھا اُن پر چہارشنبہ سے عذاب آنا شروع ہوا تھا اور یکشنبہ کے روز خاتمہ ہو گیا پس ہم خدا کے تنا گذار ہیں کہ اُس پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عذاب کے دروازے بند ہو چکے تھے ۔ جوہری نے بیان کیا ہے کہ لبطنان عرش سے اُس کا درمیانی حصہ مراد ہے ۔

آپ کی والدہ خدیجہؓ کا بیان ہے کہ جب فاطمہؓ میرے شکم میں آئی تو یہ حمل نہایت ہلکا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کیا کرتی تھی جب ولادت کا وقت قریب آیا تو میں نے قریش کی دایئوں کو بلا بھیجا انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث سے آنے سے انکار کیا میں اسی میں تھی اتنے میں کیا دیکھتی ہوں کہ میرے پاس چار عورتیں آئیں ان کے جمال اور چمک دمک کا بیان نہیں کیا جا سکتا ان میں سے ایک نے کہا میں تمہاری مادر حوّا ہوں اور دوسری نے کہا میں آسیہ ہوں تیسری نے کہا میں موسیٰؑ کی بہن ام کلثوم ہوں چوتھی نے کہا میں مریمؑ ہوں ہم لوگ اس لئے آئے ہیں کہ تمہارے کام کی دیکھ بھال کریں **مسئلہ** ابن ملقنؒ نے خصائص میں بیان کیا ہے کہ قاضی حسین کا قول ہے کہ ایکبار فاطمہؓ نے عائشہؓ سے کہا کہ میں آپ سے افضل ہوں کیونکہ میں پارۂ رسول اللہ صلی علیہ وسلم ہوں ۔ عائشہؓ نے جواب دیا دنیا میں تو ایسا ہی ہے جیسا تم کہتی ہو لیکن آخرت میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے درجہ میں ہوں گی پس تمہیں دیکھ لو کہ دونوں درجوں کی فضیلت میں کیا فرق ہوگا پس فاطمہؓ جواب سے عاجز ہو کر خاموش ہو گئیں اس کے بعد عائشہؓ اٹھیں اور ان کا سر چوم کر کہنے لگیں اے میرے کہیں ایسے نصیب ہوتے کہ تمہارے سر کا ایک بال ہی بن جاتی ابن ملقنؒ نے کہا ہے کہ اس سے فضیلت لازم نہیں آتی ابن دحیہ نے اپنی کتاب مرج البحرین میں بیان کیا ہے کہ کسی جاہل نے ذکر کیا ہے کہ عائشہؓ افضل ہیں اور استدلال یہ کیا ہے کہ وہ جنت میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہونگی حالانکہ اس سے فضیلت نہیں لازم آتی اسماءؓ کا بیان ہے کہ فاطمہؓ کے شکم سے ان کے صاحبزادے حسنؓ آئے بھی اور پیدا بھی ہوئے حالانکہ میں نے ان کے خون آتے نہیں دیکھا آخر چنانچہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے فاطمہؓ کے حیض و نفاس آتے نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں فاطمہؓ طاہرہ مطہرہ ہے ۔

فاطمہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں ۔ علائیؒ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سب سے پہلے قاسمؓ پیدا ہوئے پھر زینبؓ چنانچہ ان سے ان کے خالہ کے بیٹے ابن الربیع نے نکاح کیا تھا جب انہوں نے ہجرت کی تو اُس نے اپنے شرک ہونے کی حالت میں انہیں چھوڑ دیا اس کے بعد وہ اسلام لے آیا لیکن پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عقد سے اُسے منظور نہیں کیا اور بقول بعض جدید عقد سے ابن ہشامؒ نے سیرۃ میں ذکر کیا ہے کہ خدیجہؓ ابی العاص بن الربیع کی خالہ تھیں وہ کہنے لگیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زینبؓ کا نکاح کر دیجئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر دیا اور وہ مکہ کے مالدار امانت دار تھے ۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کے ساتھ مبعوث ہوئے تو وہ اسلام لے آئیں اور اپنے شوہر کو حالت شرک ہی میں چھوڑ آئیں جب بدر کے روز وہ گرفتار ہو کر آئے تو زینبؓ نے کچھ مال اور اپنا ہار اُن کے فدیہ میں بھیجدیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُس ہار کو دیکھا آپ کو ان پر نہایت رحم آیا کیونکہ خدیجہؓ نے وہ ہار زینبؓ کو اُن کے نکاح کے وقت پہنا کر بھیجا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو زینبؓ کے قیدی کو اُن کے حوالے کر دو اور ان کا مال انھیں واپس کر دو لوگوں نے عرض کیا ہاں چنانچہ انہوں نے ان کو اس شرط پر رہا کیا کہ زینبؓ کو ہجرت سے نہ روکیں جب وہ مکہ میں آئے تو زینبؓ سے کہنے لگے اچھا تم اپنے باپ کے ہاں چلی جاؤ وہ اپنے دیور کنانہ بن الربیع کے ہمراہ مدن کو روانہ ہوئیں کفار قریش میں سے کچھ لوگ ان کو مل گئے اور کسی نے ان میں سے اپنے نیزہ سے حضرت زینبؓ کی طرف اشارہ کیا وہ حاملہ تھیں ان کا حمل ساقط ہو گیا اس پر ابو سفیان کہنے لگا ہمیں اس لڑکی کو روکنے کی حاجت نہیں لیکن اسے رات کو لیجانا تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ قہر وغلبہ کے ساتھ گئی چنانچہ کنانہ نے ایسا ہی کیا ان کو اثنائے راہ میں زید بنؓ حارثہ کے سپرد کیا پھر ان کے شوہر تاجر بن کر فتح مکہ سے کچھ روز قبل شام کو روانہ ہوئے اور ان کے پاس قریش کی ودیعتیں تھیں اور وہ امانت دار شخص تھے لوٹتے وقت صحابہ کی ایک جماعت نے ان کو گرفتار کیا وہ اُن سے بھاگ کر مدینہ میں شب کو اپنی زوجہ زینبؓ کے پاس آکر پناہ گزیں ہوئے انہوں نے انھیں پناہ دی اور ان کا مال طلب کیا جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ چکے تو مکان کے چبوترہ سے پکار کر کہنے لگیں لوگو سن لو میں نے ابو العاص کو پناہ دی ہے اس وقت لوگوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس کا علم نہ تھا اس کے بعد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے ان کی خاطر و مدارات کرو لیکن اپنے پاس نہ پھٹکنے دینا کیونکہ تم اُن کے لئے حلال نہیں ہو پھر آپ نے اُن لوگوں سے جنہوں نے ان کا مال لے لیا تھا فرمایا تم جانتے ہو کہ وہ شخص کہاں ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کا مال اسے واپس کر دو اور اگر تم انکار کرو تو تم اُس کے زیادہ لائق ہو لوگوں نے کہا نہیں بلکہ ہم اسے واپس کر دیں گے اس کے بعد لوگوں نے اُن سے کہا کیا تم اسلام لانا پسند کرتے ہو اور یہ مال بھی تمہیں مل جائے گا کیونکہ یہ مشرکوں کا مال ہے وہ بولے اگر میں اپنی امانت میں خیانت کروں تو میں نے اپنے اسلام کی ابتدا ہی کو بگاڑ ڈالا۔ اس کے بعد وہ ودیعتیں لے کر مکہ گئے اور جن کی ودیعتیں تھیں واپس کر آئے اس کے بعد لوگوں سے آکر کہنے لگے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پھر مدینہ واپس آئے اس وقت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی زوجہ کو انھیں دے دیا۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے عبد اللہ تھے جن کا ایک لقب طیب تھا اور دوسرا طاہر یہ مکہ میں صغر سنی میں انتقال کر گئے اس کے سوا ام کلثومؓ ورقیہؓ و امامہؓ بھی آپ کی صاحبزادیاں تھیں یہ سب حضرت خدیجہؓ سے پیدا ہوئے تھے۔ اور ابراہیمؑ ماریہ قبطیہؓ سے پیدا ہوئے تھے اور اٹھارہ ماہ زندہ رہ کر وفات پا گئے۔

نصول مہمہ میں ہے کہ فاطمہؓ نبوت سے پانچ برس قبل پیدا ہوئیں اُس وقت قریش بنائے بیت اللہ میں مشغول تھے اور اٹھائیس برس کے سن میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد رمضان سنہ ۱۱ ہجری میں انہوں نے وفات پائی۔ اور ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ کے حکم سے امام بن کر اُن کی نماز پڑھائی۔

اوزاعیؒ کا بیان ہے کہ مجھے اس کی اطلاع ملی ہے کہ ایکبار فاطمہؓ ابوبکرؓ سے ناراض ہوگئیں حضرت ابوبکرؓ سخت گرمی کے دنوں میں ان کے دروازے پر کھڑے رہے اور کہتے تھے کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی راضی نہ ہوجائیں گی میں یہاں سے نہ ہٹوں گا۔ اس کے بعد جب علیؓ ان کے پاس آئے اور ان کو قسمیں دیں کہ ابوبکرؓ سے راضی ہوجائیں تب جاکر راضی ہوئیں ایک روز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو اس کو پہچانتا ہے وہ پہچانتا ہے اور جو نہ پہچانتا ہو تو جان لے کہ فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ میرا ٹکڑا ہے یہ میرا دل ہے یہ میری جان ہے جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے جو اُسے ستائے گا اُس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اُس نے خدا کو ستایا نسفیؒ کا بیان ہے کہ ایک بار فاطمہؓ شب کو نکلیں تو اُن سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ عضبا نے جو آپ کو خیبر میں دستیاب ہوئی تھی گفتگو کی چنانچہ وہ بولی اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ کیا آپ کو اپنے والد ماجد سے کچھ کام ہے کیونکہ میں اون کے پاس جانے والی ہوں اس پر فاطمہؓ رو دیں اور اونٹنی کا سر اپنی گود میں رکھ لیا یہاں تک کہ وہ اونٹنی اسی دم مر گئی پھر اُس کو ایک کمل میں لپیٹ کر دفن کر دیا پھر تین دن بعد اُسے کھولکر دیکھا تو اُس کا کہیں نشان نہ ملا اُس اونٹنی کا فاطمہؓ سے باتیں کرنا یہ ان کی کرامت تھی۔ کیونکہ وہ سوائے اُن کے اور اُن کے والد ماجد کے کسی سے ہمکلام نہ ہوئی چنانچہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روز کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھی میں جب چرنے جاتی تو گھانس مجھکو پکارا کرتی کہ ادھر آ ادھر آ کیونکہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور جب رات ہوتی تو درندے آپسمیں ایک دوسرے سے پکار کر کہتے کہ اس کے پاس نہ جانا کیونکہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔

علیؓ کا بیان ہے کہ ایک روز میں اپنے گھر میں داخل ہوا میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسنؓ آپ کے داہنے اور حسینؓ آپکے بائیں جانب اور فاطمہؓ آپ کے سامنے تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسنؓ اور حسینؓ تم دونوں میزان کے دو پلے ہو اور فاطمہؓ اُن کی زبان ہے اور دونوں پلے بغیر زبان کے برابر نہیں ہوتے اور زبان دونوں پلوں پر ہی قائم رہتی ہے تم دونوں امام ہو اور تم دونوں کی ماں کے لئے شفاعت ہے اور پھر میری طرف ملتفت ہوئے اور فرمانے لگے اے ابا الحسن تم لوگوں کا اجر پورا کرو گے اور قیامت کے روز لوگوں میں جنت تقسیم کرو گے ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ اہل جنت اپنی نعیم میں ہوں گے اتنے میں ایک نور بلند ہوگا لوگ اُسے آفتاب سمجھیں گے لوگ کہنے لگیں گے خدا تعالیٰ کا تو یہ ارشاد تھا کہ اس میں آفتاب کو نہ دیکھیں گے اُس وقت رضوان تبلائے گا کہ یہ فاطمہؓ اور علیؓ ہنسے ہیں اُن کی ہنسی کے نور سے جنتیں چمک اٹھیں **فوائد پہلا فائدہ** روض الافکار میں مذکور ہے کہ ایک بار

فاطمہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگنے آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اُس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تین دن سے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ تک نہیں جلائی ہے کیا میں تمہیں پانچ کلمے نہ سکھادوں جو جبرئیلؑ نے مجھے سکھائے ہیں انہوں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا پڑھا کرو۔ يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِيْنَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِيْنَ وَيَاذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنِ ٥ **دوسرا فائدہ** حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ جس کسی کو کوئی حاجت ہو چاہیئے کہ پنجشنبہ کے روز اس کی طلب میں علی الصباح جلے اور جب گھر سے چلے تو آیۃ الکرسی اور آل عمران کی آخر آیت وانا انزلناہ اور فاتحہ پڑھ لے کیونکہ ان میں تمام دنیا اور آخرت کی حاجتیں ہیں **تیسرا فائدہ** صحیح مسلم میں ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہؓ پڑھا کرو۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔ **چوتھا فائدہ** فاطمہؓ کا بیان ہے ایکبار حضرت نبی صلعم نے جہاد کی ترغیب دی اور اس کی فضیلت بیان کی میں نے بھی جہاد میں شرکت کی درخواست کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایک آسان بات نہ بتلادوں جس کا اجر بہت ملے جو ایماندار مرد یا عورت وتر کے بعد دو سجدے کرے اور ہر سجدے میں سبوح قدوس ربنا ورب الملائکة والروح پانچ بار پڑھے سجدہ سے سر بھی نہ اٹھنے پائے گا کہ خدا اُس کے تمام گناہ بخش دے گا اور اگر اُسی رات کو مر جائے گا تو شہید مرے گا تاتارخانیہ میں مذکور ہے کہ یہ حدیث باب صلوٰۃ وتر میں مذکور ہوئی اُس میں یہ بھی تھا اور خدا اس کو سو حج کا ثواب اور سو عمرہ کا ثواب عطا کرے گا اور ہزار فرشتے بھیجے گا جو اس کے لئے نیکیاں لکھا کرینگے اور گویا اس نے سو غلام آزاد کئے اور خدا اس کی دعا قبول کرے گا اور یہ کہ دو سجدوں کے درمیان آیۃ الکرسی پڑھے واللہ اعلم۔

سلہ اے اللہ ساتوں آسمانوں کے رب زمین کے رب و عرش عظیم کے رب اے ہمارے رب اور ہر شے کے رب دانہ اور گٹھلی کے شگافتہ کرنے والے توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کے اتارنے والے ۱۲۔

سلہ میں ہر شے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں آپ اس کی چوٹی پکڑنے والے ہیں آپ ہی اول ہیں پس آپکے پہلے کچھ نہیں اور آپ ہی آخر ہیں پس آپکے بعد کچھ نہیں اور آپ ہی ظاہر ہیں پس آپکے اوپر کچھ نہیں اور آپ ہی باطن ہیں پس آپکے ادھر کوئی شے نہیں ہمارا دین ادا کر دیجئے اور فقر سے ہمیں غنی کر دیجئے ۱۲

حسنؓ و حسینؓ کے مناقب کا بیان

بعض مفسرین نے خدا تعالیٰ کے قول مرج البحرین[1] یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان کے متعلق بیان کیا ہے یعنی فاطمہؓ سے بحر نبوت اور علیؓ سے بحر لسوت ملے ہیں ان کے بیچ میں تقوی کی روک ہے پس نہ فاطمہؓ علیؓ پر زیادتی کرتی ہیں۔ اور نہ علیؓ فاطمہؓ پر ان دونوں سے موتی اور مونگا نکلتے ہیں اور وہ حسنؓ و حسینؓ ہیں ابن عباسؓ نے بیان فرمایا ہے کہ دو دریاؤں کو ملایا ہے یعنی دریائے آسمان اور دریائے زمین کو ملایا ہے۔ چنانچہ جب دریائے آسمان کا پانی دریائے زمین پر گرتا ہے تو موتی ہو جاتا ہے جیسا ثعلبی نے کہا ہے کہ ایک شخص نے چھوارہ کی گٹھلی ایک سیب میں رکھکر دریا میں ڈالدی بارش جو ہوئی تو اس کا کچھ حصہ موتی ہو گیا اور کچھ جس کو بارش کا اثر نہ پہونچا تھا اپنی حالت پر باقی رہا قتادہ کا بیان ہے کہ اس سے بحر روم اور بحر فارس مراد ہیں اور خدا تعالےٰ کے قول یخرج منہما سے مراد ہے کہ ان دونوں میں سے ایک سے نکلتا ہے اور وہ دریائے شور ہے جیسے دوسری جگہ ارشاد ہے[2] یامعشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم حالانکہ رسول انسانوں میں سے بھیجے گئے ہیں جنوں میں سے نہیں۔

حسنؓ فاطمہؓ کی پانچ اولاد میں سے پہلے تھے اور آپ کی پانچ اولاد یہ ہیں حسنؓ و حسینؓ و محسنؓ جو کم دنوں کے پیدا ہوئے تھے اور زینبؓ کبری اور زینبؓ صغری جن کی کینت ام کلثوم تھی یہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہوئی تھیں برماویؒ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ عمرؓ نے علیؓ کو ان کے نکاح کا پیغام دیا انہوں نے جواب دیا کہ میں ام کلثوم کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں اگر آپ راضی ہوں تو میں نے آپ کے ساتھ نکاح کر دیا چنانچہ حضرت علیؓ نے ان کو ایک چادر دیکر حضرت عمرؓ کے پاس بھیجا اور اُن سے یہ کہدیا کہ عمرؓ سے کہدینا کہ یہ وہی چادر ہے جس کی نسبت میرے والد نے آپ سے ذکر کیا تھا جب انہوں نے یہ عمر سے کہا تو انہوں نے ان سے کہا کہ اپنے باپ سے کہدینا کہ میں راضی ہوں خدا تم سے اور ان سے راضی رہے اس کے بعد حضرت عمرؓ نے ان کی پنڈلی پر ہاتھ رکھا انہوں نے عمر سے کہا تم ایسا کام کرتے ہو اگر تم امیر المومنین نہ ہوتے تو میں تمہاری ناک توڑ دیتی اس کے بعد اپنے باپ کے پاس واپس چلی آئیں اور ان سے آکر کہا کہ آپ نے تو مجھے ایک بد وضع بڈھے کے پاس بھیجا تھا حضرت علیؓ نے جواب دیا بیٹا وہ تمہارا شوہر ہے لطیفہ میں نے ربیع الابرار میں دیکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے شاہ روم کے پاس ایک قاصد بھیجا آپ کی زوجہ ام کلثومؓ نے ایک دینار کی خوشبو خرید کر دو شیشیوں میں بھری اور قاصد سے کہا کہ شاہ روم کی بیگم کو یہ ہدیہ دیدینا

---

[1] دو دریاؤں کو ملایا ہے جو آپس میں ملے ہیں ان دونوں کے بیچ میں ایک روک ہے کہ اس سے دونوں آگے نہیں بڑھتے۔

[2] اے جن والانس کے گروہ کیا تمہارے پاس رسول نہیں آئے ۱۲

چنانچہ قاصد نے اس کی تعمیل کی شاہ روم کی بیگم نے ان دونوں شیشیوں کو جواہر سے بھر کر بھیج دیا اور کہلا بھیجا کہ یہ امیر المومنین کی بی بی صاحبہ کو دے دینا جب عمرؓ آئے تو اپنی زوجہ کے سامنے جواہر رکھے ہوئے دیکھے آپ نے اس کے متعلق دریافت کیا انہوں نے ماجرا بیان کر دیا حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ مسلمانوں کا حق ہے وہ بولیں یہ میرے ہدیہ کا عوض ہے آپؓ نے فرمایا اچھا میرے اور تمہارے درمیان علیؓ فیصلہ کرنے والے ہیں۔ حضرت علیؓ نے بیٹی سے فرمایا کہ تم کو ایک دینار کی قیمت کے برابر اس میں ملے گا باقی سب مسلمانوں کا ہے کیونکہ عمرؓ کا قاصد سب مسلمانوں کا قاصد ہے **حکایت** عمرؓ نے ایک قاصد مغانم نہاوند کے لئے بھیجا وہاں کے کسی بڑے آدمی نے کہا کہ کیا میں فارس کے بڑے لوگوں میں سے کسی کا خزانہ تمہیں نہ بتا دوں اگر تم مجھے میری جان کو اور میرے بال بچوں کو امان دو اس قاصد نے کہا ہاں اس شخص نے بیان کیا کہ کسریٰ اپنے کسی لشکری کی عورت سے زنا کاری کرتا تھا اس کے شوہر نے اس کو چھوڑ دیا کسریٰ نے اس کے شوہر سے کہا تمہارے پاس چشمہ شیریں ہے اور تم اس میں پانی نہیں پیتے اس نے جواب دیا میں نے اس کے پاس درندے کا نشان پایا تھا اس پر کسریٰ بہت خوش ہوا اور اسنے اسے دو جڑاؤ تاج عطا کئے چنانچہ وہ دونوں تاج فلاں مکان میں ہیں المختصر جب وہ شخص ان دونوں تاجوں کو عمرؓ کے پاس لایا انہوں نے بخوف فتنہ انسے اعراض کیا اور ان کے اٹھا لیجانے کا حکم دے دیا اس کے بعد اسی شب کو خواب میں دیکھا کہ فرشتے ان دونوں تاجوں کو لائے اور وہ دونوں آگ کے انگارے ہو رہے ہیں پھر عمرؓ نے اس کو مسلمانوں کو بانٹ دیا۔

محب طبریؒ کا بیان ہے کہ حسنؓ ۳ھ ہجری میں نصف ماہ رمضان میں پیدا ہوئے علیؓ کا بیان ہے کہ جب فاطمہؓ کے وضع حمل کا زمانہ آپہونچا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماءؓ بنت عمیس اور ام سلمہؓ سے فرمایا تم دونوں ان کے پاس جاؤ جب بچہ زمین پر گر جائے اور چلائے تو تم دونوں اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہو کیونکہ ایسا جس لڑکے کے لئے کیا جاتا ہے وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے چنانچہ جب ساتواں دن ہوا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام حسنؓ رکھا۔ نسفی نے بیان کیا ہے کہ جب فاطمہؓ کے حسنؓ پیدا ہوئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے فرمایا اس کا نام رکھو علیؓ نے کہا نانا ہی اس کا نام رکھیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار کے نام رکھنے سے پہلے نام نہیں رکھتا اس کے بعد جبرئیل آئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ کو اس بچہ کی مبارکباد دی ہے اور فرمایا ہے کہ ہارونؑ کے بیٹے کے نام پر اس کا نام شبر رکھئے جس کے معنے حسن کے ہیں اور جب حسینؓ پیدا ہوئے تو جبرئیل نے آکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ کو اس بچہ کی مبارکباد دی ہے اور فرمایا ہے کہ ہارون کے بیٹے پر اس کا نام شبیر رکھئے اس کے معنے حسینؓ کے ہیں **موعظت** وہبؒ کا بیان ہے کہ بیت المقدس میں ہر شب کو ہزار قندیلیں روشن ہوتی تھیں طور سیناء سے گردن شتر کی طرح تیل نکل کر قندیلوں میں

بغیر کسی آدمی کے چھوتے ہوئے آگ زنا تھا اور آسمان سے ایک سپید آگ اترتی تھی ہارون کے دونوں بیٹے شبر و شبیر اس آگ سے قندیلیں روشن کیا کرتے تھے اور ان دونوں کو حکم تھا کہ دنیا کی آگ سے نہ روشن کریں ایک شب جلدی کرکے انہوں نے دنیا کی آگ سے قندیلیں روشن کردیں آگ نے ان دونوں کو جلا ڈالا یہ خبر موسیٰ کو پہونچی انہوں نے کہا یا الٰہی آپ کو معلوم ہے جو میرے بھائی کی اولاد کا درجہ میرے نزدیک ہے خدا تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ جو میرے اولیا ہیں میری نافرمانی کرتا ہے میں اس سے ایسا ہی معاملہ کرتا ہوں پس سمجھ لو جو میرا دشمن ہو اور نافرمانی کرے اس کے ساتھ میں اس طرح کیسے پیش نہ آؤں گا انسؓ کا بیان ہے کہ جو مسجد میں چراغ روشن کرتا ہے فرشتے اور حاملین عرش جب تک مسجد میں روشنی رہتی ہے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

جعفر صادقؒ نے خدا تعالیٰ کے قول فتلقی آدم من ربہ کلمات کے متعلق بیان کیا ہے کہ آدمؑ اور حواؑ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں دونوں کے پاس جبریلؑ آئے اور ان دونوں کو سونے اور چاندی کے محل میں لے گئے جس کے بالاخانہ زمرد سبز کے تھے اس میں یاقوت کا ایک تخت رکھا تھا اور تخت پر ایک نوری قبہ رکھا تھا اس میں ایک صورت تھی جس کے سر پر تاج تھا اور اسکے کان میں دو مروارید کی بالیاں تھیں اور گردن میں نوری طوق پڑا تھا ان دونوں کو اس کے نور سے تعجب ہوا یہاں تک کہ آدمؑ کو حواؑ کا حسن فراموش ہوگیا اور پوچھنے لگے کہ یہ کیسی صورت ہے ارشاد ہوا کہ فاطمہؓ کی اور تاج ان کے والد ہیں اور طوق ان کے شوہر ہیں اور دو بالیاں حسنؓ و حسینؓ ہیں پھر آدم نے قبہ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو اس میں پانچ نام نور سے لکھے ہوئے پاتے کہ میں محمود ہوں یہ محمد ہے میں اعلیٰ ہوں یہ علی ہے میں فاطر ہوں یہ فاطمہؓ ہے میں محسن ہوں یہ حسنؓ ہے اور مجھ سے احسان ہے اور یہ حسینؓ ہے جبریلؑ نے کہا اے آدمؑ ان ناموں کو یاد کر لیجئے کیونکہ آپکو ان کی ضرورت ہو گی چنانچہ جب آدمؑ اترے تو تین سو برس تک روتے رہے اس کے بعد ان ناموں کے توسل سے دعا کی اور یہ کہا اے رب بحق محمدؐ و علیؓ و فاطمہؓ و حسنؓ و حسینؓ اے محمود اے اعلیٰ اے فاطر اے محسن مجھے بخش دیجئے اور میری توبہ قبول فرمایئے خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی اے آدمؑ اگر آپ اپنی تمام اولاد کی نسبت درخواست کرتے تو میں سب کو بخش دیتا فائدہ کسائیؒ نے بروایت وہبؒ بیان کیا ہے وہ کلمات جو آدمؑ نے سیکھ لئے تھے یہ ہیں لاالہ[1] الا انت سبحانک وبحمدک عملت سوءا وظلمت نفسی فتب علی یا خیر التوابین جو شخص سجدہ میں پڑھے تو گناہوں سے ایسا نکل آئے گویا آج شکم مادر سے پیدا ہوا ہے۔ بروایت جابرؓ بن عبد اللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ خدا نے مجھ کو اور علیؓ کو عرش کے سامنے دو نور بنا کر پیدا کیا تھا آدمؑ کی پیدائش کے

---

[1] سوائے آپ کے کوئی معبود نہیں آپ پاک ہیں آپ کی تعریف بیان کرتا ہوں میں نے برا کیا اپنے نفس پر ظلم کیا میری توبہ قبول فرمایئے اے بہترین توبہ قبول کرنے والے ۱۲۔

دو ہزار برس پہلے سے ہم اس کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں پھر جب خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا تو ہم دونوں کو ان کی پشت میں جاگزیں بنایا پھر ہم پشت پاکیزہ اور شکم پاک سے منتقل ہوتے رہے یہاں تک ہم کو عبدالمطلب کی پشت میں ٹھہرایا پھر وہ نور جدا ہو کر عبدالمطلب میں پہونچا اور دو ثلث اس کے عبداللہ میں گئے اور ایک ثلث ابی طالب میں آیا پھر وہ نور مجھ سے اور علیؓ سے فاطمہؓ میں آکر مجتمع ہوا پس حسنؓ اور حسینؓ رب العالمین کے دو نور ہیں

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حسینؓ مجھ سے ہیں اور میں حسینؓ سے ہوں خدا اس سے محبت کرے جس کو حسین سے محبت ہو اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کی تحسین کی ہے اور خدا نے حسنؓ اور حسینؓ یہ دونوں نام محجوب کر رکھے تھے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کے دونوں صاحبزادوں کے یہ نام رکھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ موسیٰ خدائے سبحانہ و تعالیٰ سے حسین کی زیارت کے خواستگار ہوئے چنانچہ ستر ہزار فرشتوں میں انہوں نے ان کی زیارت کی اور بخاری میں ہے کہ حسنؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے اور صحیح ابن حبان میں ہے کہ حسینؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے بر ناوئی نے بیان کیا ہے کہ حسنؓ سر سے لیکر سینہ تک اور حسینؓ اس سے نیچے کے حصہ میں مشابہت رکھتے تھے الفصول المہمہ میں ہے حسنؓ کی ولادت کے پچاس شب کے بعد حسینؓ فاطمہؓ کے شکم میں آئے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ ان دونوں میں ایک طہر سے زیادہ فاصلہ نہ تھا عباسؓ کی زوجہ ام الفضل نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یا رسول اللہ میں نے ایک برا خواب دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کیا ہے انہوں نے کہا گویا آپ کے بدن کا ایک ٹکڑا کاٹ ڈالا گیا اور میری گود میں رکھدیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا ہے فاطمہؓ کے لڑکا پیدا ہوگا، وہ تمہاری گود میں آئے گا چنانچہ اس کے بعد فاطمہؓ کے حسینؓ پیدا ہوئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھا ذبح کر کے ان کا عقیقہ کیا اور جب ان کے سر کے بال بنائے گئے تو ان کے بالوں کے ہموزن چاندی خیرات کر دی۔

دو مسئلے پہلا یہ ہے کہ لڑکے کی جانب سے دو بکریاں ذبح کرنا سنت ہے اگرچہ اصل سنت ایک بکری کے ذبح کرنے سے بھی ادا ہو جاتی ہے جیسے کہ لڑکی میں رافعیؒ اور نوویؒ نے بیان کیا ہے کہ مناسب یہ تھا کہ سنت ایک گائے یا اونٹ کے ساتویں حصہ سے بھی ادا ہو جاتی لیکن مسنون یہی ہے اور اسکا ایسے عیب سے جو گوشت کو نقصان پہونچائے سالم ہونا بھی مسنون ہے اور اس کے کھانے یا خیرات کا حکم قربانی کے مثل ہے اور اس کا بیان عرفہ کی فضیلت میں پہلے گذر چکا ہے اور اس کا شیریں پکانا سنت ہے اور ترشی میں پکانا بھی مکروہ نہیں ہے اور فقیروں کے پاس پہنچ کر اسے خیرات کر دے ان کو جمع نہ کرے اگر ساتویں روز اتفاق نہ ہو تو چودہویں یا اکیسویں دن کر دے اور دائی کو اس کی ران دے اور مستحب ہے کہ ولادت کے ساتویں

روز کے شروع دن میں ذبح کرے اور سات روز میں عقیقہ کے لحاظ سے ولادت کا روز بھی شمار ہوگا اور ختنہ کے لئے ساتویں روز میں ولادت کا روز نہ شمار ہوگا اور فرق ظاہر ہے اور مولد شریف میں پہلے گذر چکا ہے۔ اور اس کے ذبح کرنے کے وقت یہ پڑھے بسم اللّٰہ اللھم منک ولک والیک عقیقۃ فلان اور ذبح کرنے والے کو ذبح میں جلدی کرنا واجب ہے اتنی دیر نہ کرے کہ بکری قبل پورے طور سے ذبح کرنے کی حرکت مذبوح کرنے لگے اور اس سے مراد یہ ہے کہ پورے طور سے ذبح کے پہلے ہی یہ حالت نہ ہو جائے کہ نہ اسے کچھ دکھلائی دے نہ وہ بول سکے نہ اختیاری حرکت کر سکے کیونکہ یہ حلال نہیں رہے گی اور اگر بکری بیمار تھی یہاں تک کہ حالت مذکور ہوگئی پھر ذبح کی گئی تو حلال ہے بخلاف اس صورت کے کہ اگر اس کو مثلاً بھیڑیے نے زخمی کر ڈالا تو حیات مستقرہ کا پایا جانا بعد ذبح کے شرط ہے یعنے حلقوم کاٹنے کے بعد وہ شدید حرکت کرے پس ایسی حالت میں صرف خون کا بہ نکلنا کافی نہیں اور اگر بھیڑیے نے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا اور اس کی اوجھڑی جدا نہ ہوئی تھی تو اس کی حیات مستقر سمجھی جائے گی مستحب یہ ہے کہ بچہ کا ساتویں روز نام رکھا جائے عبداللّٰہ یا عبدالرحمٰن نام بہتر ہے کیونکہ خدا کو یہ نام نہایت محبوب ہیں اور اس سے قبل نام رکھنے میں مضائقہ نہیں اور مسنون یہ ہے کہ ساتویں روز ذبح کے بعد بچہ کا سر مونڈا جائے اور بالوں کے برابر سونا چاندی خیرات دی جائے اور سات روز سے تاخیر کرنے سے عقیقہ فوت نہیں ہوتا لیکن بلوغ تک تاخیر نہ کرنا چاہیئے اگرچہ وارد ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا ہو **موعظت** امام احمدؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ اگر والد اپنے بچہ کی طرف سے عقیقہ نہ کرے گا تو وہ اس کی قیامت کے روز شفاعت نہ کرے گا **دوسرا مسئلہ** ساتویں روز ختنہ کر دینا مستحب ہے اور ایک جگہ ہے کہ واجب ہے اور حسینؒ نے ساتویں روز ختنہ کرنا مکروہ کہا ہے تاکہ یہود کی موافقت نہ ہو اور ایک جگہ ہے کہ دس برس سے قبل ختنہ کرنا حرام ہے کیونکہ اس میں نماز کے لئے مارنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور نماز کے لئے دس برس کے بعد مارنے کا حکم ہے مکحولؒ نے بیان کیا ہے کہ ابراہیمؑ نے اسحٰق کا ساتویں روز اور اسمٰعیل کا تیرہویں روز ختنہ کیا امام احمدؒ بن حنبل اور شافعیؒ کے نزدیک ختنہ بعد بلوغ کے واجب ہے اور ابوحنیفہ اور مالکؒ نے مستحب کہا ہے اور رافعیؒ نے ایک صورت یہ نقل کی ہے اور دوسری صورت بھی نقل کی ہے کہ مرد کے لئے واجب ہے عورتوں کے لئے سنت ہے صاحب حاویؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ اگر ساتویں روز سے موخر کرے تو چالیس روز میں کرنا مستحب ہے اور اگر موخر کرے تو ساتویں برس کر دینا مستحب ہے اس کو شرح مہذب میں نقل کیا ہے روضہ میں بیان کیا ہے کہ اگر کسی غلام کو اس شرط سے خریدا کہ ختنہ شدہ ہے پھر ظاہر ہوا کہ اس کا ختنہ نہیں ہوا تو اس کو اختیار ہے نہ بالعکس تتمہ میں بیان کیا ہے سوائے اس صورت کے کہ غلام مجوسی ہو اور وہاں مجوسی اس غلام کی رغبت کرتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو پس اسے اختیار ہے اور اس کا عکس نہیں اور اگر چھوٹے غلام یا بڑی لونڈی کو غیر مختون خریدا تو اختیار نہیں ہے یا بڑا غلام خریدا کہ ختنہ سے اس پر خوف ہے تو اس کو اختیار واپسی ہے اور اگر اس کے دو ذکر کام کے لائق ہوں یا دونوں سے پیشاب

کرتا ہو اور دونوں اسی مقام پر ہوں جہاں ذکر ہوتا ہے تو دونوں کا ختنہ کردینا ضروری ہے ورنہ اصلی کا ختنہ ضروری ہے اور یہ پیشاب کے آنے سے پہچانا جائے گا اس کو صاحب ابانہ نے بیان کیا ہے اور دوسروں نے کہا ہے کہ کام کرنے سے پتہ چلے گا۔

فصول مہمہ میں کہا ہے کہ جب علیؓ بن ابی طالب کی وفات ہوئی حسنؓ نے خطبہ پڑھا خدا کی حمد وثنا کی اور اپنے نانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجی پھر فرمایا کہ آج کی شب خدا نے ایسے شخص کی روح قبض کرلی ہے کہ پہلے اس سے سبقت نہ لے جاسکے اور پچھلے اس کو پا نہ سکے وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اور آپ کو اپنے جان ومال سے بچاتے تھے اور آپ انکو جھنڈا دے کر سامنے کرتے تھے تو جبرئیل ان کے داہنے اور میکائیل ان کے بائیں آکر انہیں گھیر لیتے تھے المختصر وہ بہت روئے اور لوگ بھی ان کے ساتھ روئے پھر کہنے لگے کہ میں بشیر ونذیر کا بیٹا ہوں میں سراج منیر کا بیٹا ہوں میں اس کا بیٹا ہوں جو اذن خداوندی سے خدا کی طرف بلاتا ہے میں ان کا بیٹا ہوں جن سے خدا نے نجاست کو دور کردیا اور ان کو پاک کردیا میں اس اہل بیت سے ہوں جن کی محبت اور مودت خدا نے اپنی کتاب میں واجب کی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے[1] لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ۔ اس پر ابن عباسؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے لوگو یہ تمہارے نبی کے بیٹے ہیں ان سے بیعت کرو چنانچہ لوگوں نے ان سے بیعت کی یہ خبر معاویہ کو پہونچی انہوں نے کوفہ اور بصرہ میں لوگ بھیجے تاکہ حسنؓ کا کام بگاڑ دیں آخر جو کچھ ہونا تھا ہوا یہاں تک کہ خدا کا حکم نافذ ہوا اور حسنؓ کی زوجہ نے ان کو زہر پلا دیا اور اس کے عوض میں ایک لاکھ درہم لے لیئے یزید نے اپنے ساتھ نکاح کرلینے کا وعدہ کیا تھا لیکن جب حسنؓ کا زہر سے خاتمہ ہوگیا تو آپ کی زوجہ کو اس نے منحوس سمجھا اور معاویہؓ کو حسنؓ کے خلافت سپرد کردینے کے بعد نکاح کرنے پر راضی نہ ہوا حضرت حسنؓ کا سینتالیسؓ برس کے سن میں ۵۰ھ ہجری میں انتقال ہوا اور اپنی جدہ فاطمہؓ بنت اسد کے پاس بقیع میں دفن ہوئے عمرؓ بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا قیامت قائم ہے علیؓ معاویہ کو گرفتار کرکے ایک مکان میں لیگئے اس کے بعد یہ کہتے ہوتے نکل آتے رب کعبہ کی قسم خدا نے میرے لئے حکم کردیا پھر معاویہ کہتے ہوتے نکلے رب کعبہ کی قسم خدا نے مجھے بخش دیا۔

نسفیؒ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسینؓ دسویں محرم ۶۱ھ ہجری میں جمعہ کے روز مقتول ہوئے اس وقت آپکی عمر چھپن برس کی تھی اور آپ کے انتقال کے روز کسوف آفتاب ہوا تھا پس منجمین کا یہ قول باطل ہوگیا کہ کسوف سوائے اٹھائیسویں یا انتیسویں تاریخ کے نہیں واقع ہوتا روضہ میں مذکور ہے کہ کسوف اور عید کا اجتماع ممکن ہے شرح مہذب میں ہے کہ سورج گہن کی نماز چاند گہن کی نماز سے زیادہ موکد ہے کیونکہ اس کا نفع چاند سے زیادہ ہے اور باب اخلاص میں پہلے گذر چکا ہے کہ کسوف کی نماز نماز استسقا

---

[1] میں تم سے سوائے قرابت ہندی کی محبت کے کوئی اجر نہیں مانگتا ۱۲

سے افضل ہے اور بعض کا قول ہے کہ خسوف کا لفظ چاند گہن کے لئے اور کسوف کا لفظ سورج گہن کے لئے آتا ہے اور معنے دونوں کے گہن کے ہیں میں نے ربیع الابرار میں ہندؓ بنت حارث کی روایت دیکھی ہے انکا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خالہ ام معبد کے خیمہ میں جن کا نام عاتکہ تھا اترے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے کلی کی اور خیمہ کی ایک جانب عوسجہ[1] کے ایک درخت پر آپ نے کلی پھینکدی وہ صبح کو ایک نہایت بڑے درخت کی طرح ہوگیا اور اس میں زعفرانی رنگ کے پھل لگے جن کی خوشبو عنبر کے مثل تھی جس گرسنہ شخص نے اس میں سے کھایا سیر ہوگیا جس پیاسے نے کھایا وہ سیراب ہوگیا جس بیمار نے کھایا وہ شفایاب ہوگیا اور بکری اور اونٹنی نے اس کے پتے کھائے اس کا دودھ بکثرت ہوگیا۔ چنانچہ ہم لوگوں نے اس کا نام مبارک رکھا تھا ایک روز صبح کو اس کے پتے گرپڑے اور اس کے پھل چھوٹے ہوگئے ہم لوگ اس سے گھبرائے پھر خبر آئی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تیس سال کے بعد نیچے سے اوپر تک خار دار ہوگیا اور اس کی رونق جاتی رہی پھر خبر آئی کہ علیؓ مقتول ہوگئے اس کے بعد اس میں پھر پھل نہ لگے پہلے ہم لوگ اس کے پھل سے منتفع ہوتے تھے پھر ایک صبح کو اس کی جڑ سے خون جوش مارنے لگا اور اس کے پتے گر گئے پھر حسینؓ کے مقتول ہونے کی خبر آئی انسؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ اور فاطمہؓ سے فرمایا خدا نے تم سے کثیر طیب کو پیدا کیا ہے پس قسم خدا کی خدا نے تم سے کثیر طیب کو نکالا ہے مجمع الاحباب میں مذکور ہے کہ حضرت حسینؓ کے پندرہ بیٹے اور آٹھ بیٹیاں تھیں اور دوسرے لوگوں نے کل گیارہ بتائے ہیں جن میں ایک بیٹی تھی اور محمد بن علیؓ باقر کی والدہ تھیں اور حسین کے چار لڑکیاں اور چھ لڑکے یعنی کل دس تھے۔

لطیفہ حسینؓ نے کسریٰ کی بیٹیوں میں سے ایک لونڈی کو سریہ بنایا تھا چنانچہ انہیں کے بطن سے علیؓ جن کا لقب زین العابدین تھا پیدا ہوئے تھے صورت یہ ہوئی تھی کہ کسریٰ کی تین بیٹیاں عمرؓ کے پاس لائی گئیں تھیں آپ نے انہیں فروخت کرنا چاہا علی نے فرمایا بادشاہوں کی لڑکیاں نہیں فروخت ہوا کرتیں اس کے بعد قیمت لگاکر علیؓ نے ان کی قیمت ادا کردی اور ان میں سے ایک اپنے صاحبزادہ حسینؓ کو دی اور ایک محمدؓ بن ابی بکر کو دے دی چنانچہ ان کے بیٹے قاسم ان سے پیدا ہوئے اور ایک عبداللہؓ بن عمر کو دے دی چنانچہ ان سے سالم پیدا ہوئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آخر زمانہ میں غلام و لونڈی سب سے بدتر مال ہوگا مجاہد کا قول ہے کہ جب خدام کی کثرت ہوگی شیطان بھی بہت ہوجائیں گے لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ عورت کو ہرگز راز دار نہ بنانا اور جس لونڈی سے خدمت لینا منظور ہو اس سے صحبت نہ کرنا

لطیفہ حسنؓ کی لونڈی آپ کی خدمت میں کچھ پھول پیش کرکے تحیت بجالائی آپ نے اُس سے فرمایا تو خدا کے لئے آزاد ہے آپ سے کہا گیا کہ لونڈی پھول پیش کرکے آپ کو تحیت بجالانے آئی تھی تو آپ نے اسے آزاد کر

---

[1] ایک قسم کا خاردار درخت ۱۲

دیا آپ نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب تم کو کوئی تحیت بجالائے تو تم اُس کو اس سے بہتر تحیت سے جواب دو

فائدہ علیؓ نے فرمایا ہے کہ حسنؓ و حسینؓ کا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو مجھ سے محبت رکھے گا اور ان دونوں سے اور ان دونوں کے باپ اور ماں سے محبت رکھے گا وہ قیامت کے روز میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حسنؓ کو کبھی نہیں دیکھا کہ میری آنکھوں سے آنسو نہ جاری ہو گئے ہوں اور یہ اس لیئے کہ ایک روز وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھے ہوئے آپ کی ریش شریف کو الٹ رہے تھے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دہن مبارک کو ان کے دہن میں دیتے تھے اور فرماتے تھے اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں پس اس سے محبت کیجیے اور جو اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھیئے آپ نے تین بار یہی فرمایا۔ لطیفہ نسفیؒ کا بیان ہے کہ حسنؓ اور حسینؓ نے دو تختیوں پر لکھا اور ان میں سے ہر ایک کہنے لگا کہ میرا خط اچھا ہے پھر اپنے والد ماجد سے فیصلہ چاہا اس کے بعد فاطمہؓ سے مرافعہ کیا انہوں نے ان کے نانا سے مرافعہ کیا آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے جبریلؑ کے اور کوئی ان میں فیصلہ نہ کرے گا انہوں نے کہا کہ سوائے رب العزت کے کوئی ان میں فیصلہ نہ کرے گا خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے جبریلؑ جنت سے ایک سیب لے کر دونوں تختیوں پر ڈالو جس کی تحریر پر وہ گرے وہی بہتر ہے جب انہوں نے اس کو لاکر ڈالا خدا تعالیٰ کا اسے حکم ہوا آدھوں آدھ دو ٹکڑے ہو جا اس کے بعد آدھا حسنؓ کے خط پر گر پڑا اور آدھا حسینؓ کے خط پر جبریلؑ نے جنت سے ایک سیب لاکر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور آپ کے پاس حسنؓ اور حسینؓ موجود تھے دونوں نے اسے لینا چاہا۔ جبریلؑ نے کہا ان دونوں کو کشتی لڑنے دیجیے جو جیت جائے وہی لیلے اس کے بعد جبریلؑ حسینؓ کی طرف ہو گئے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم حسنؓ کی طرف ہوئے کوئی ایک دوسرے سے نہ جیتا اس کے لیئے ایک سیب اور نازل ہوا ایک روز فاطمہؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ حسنؓ اور حسینؓ کھو گئے ہیں اور معلوم نہیں کہاں چلے گئے اس کے بعد جبریلؑ نے آکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ دونوں فلاں مقام پر ہیں خدا نے ان کی حفاظت پر ایک فرشتہ کو مقرر کر دیا ہے پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکر اس مقام پر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ دونوں سو رہے ہیں اور فرشتہ ایک پر ان کے نیچے اور ایک پر اوپر رکھے ہوئے ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا منہ چوم لیا وہ دونوں جاگ اٹھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو اپنے داہنے کاندھے پر اور دوسرے کو اپنے بائیں کاندھے پر بٹھالیا اتنے میں ابوبکرؓ ملے اور آپ سے عرض کرنے لگے کہ ایک لڑکے کو مجھے دے دیجیے میں لیے چلوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ان دونوں کی کیا خوب سواری ہے اور یہ دونوں کیا اچھے سوار ہیں پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پہونچے آپ نے فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت کیا میں تمہیں ایسوں کو نہ بتا دوں جن کے نانا اور نانی سب سے بہتر ہیں لوگوں نے عرض کیا ہاں آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؓ وحسینؓ ہیں۔ جن کے نانا رسول اللہ اور نانی خدیجہ ہیں کیا تمہیں ایسوں کو نہ بتادوں جن کے ماں و باپ سب سے بہتر ہوں۔ لوگوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسنؓ وحسینؓ ہیں جن کے باپ علیؓ اور ماں فاطمہؓ ہیں کیا میں تمہیں ایسے شخصوں کو نہ بتادوں جن کے چچا اور پھوپھی سب سے بہتر ہیں لوگوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسنؓ وحسین ہیں جن کے چچا جعفر اور پھوپھی ام ہانی ہیں کیا میں تمہیں ایسے شخصوں کو نہ بتادوں جن کے ماموں اور خالہ سب سے بہتر ہیں لوگوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسنؓ وحسینؓ ہیں ان کے ماموں قاسمؓ اور ان کی خالہ زینبؓ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حکایت ایک اعرابی نے حسینؓ سے کہا کہ میں نے آپ کے نانا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم کسی حاجت کے خواہاں ہو تو چار میں سے کسی ایک سے خواہاں ہوا کرو یا عربی شریف سے یا مولی کریم سے یا حامل قرآن سے یا خوبصورت شخص سے اہل عرب تو تم سے شرف یاب ہو گئے ہیں کرم کرنا تمہاری خصلت ہے قرآن تم لوگوں میں اترا ہے رہا خوبصورت شخص اس کے متعلق میں نے آپ کے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب تمہارا ارادہ ہو کہ مجھے دیکھو تو حسنؓ وحسینؓ کو دیکھا کرو اس سے آپ نے پوچھا تیری کیا حاجت ہے اُس نے زمین پر اپنی حاجت لکھ دی حسینؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے نانا کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ احسان معرفت کے انداز سے ہوتا ہے اور میں نے اپنے والد ماجد سے سنا ہے کہ ہر آدمی کی قیمت اتنی ہوتی ہے جتنا کہ وہ کسی شئی کو اچھی طرح جانتا ہے پس میں تجھ سے تین باتیں پوچھتا ہوں اگر تو ایک کا جواب دے گا تو میں تجھ کو اس تھیلی کی ایک تہائی دے دوں گا اور اگر دو کا جواب دے گا تو دو تہائی اور اگر تین کا جواب دے گا تو کل تھیلی حوالہ کر دوں گا اس نے کہا پوچھیے حسینؓ نے پوچھا کون عمل سب سے افضل ہے اس نے کہا خدا پر ایمان لانا آپ نے پوچھا ہلاکت سے بندہ کی نجات کیا ہے اس نے کہا خدا پر بھروسہ کرنا پھر آپ نے پوچھا بندہ کو کیا شے آراستہ کرتی ہے اس نے کہا علم جس کے ساتھ بردباری ہو آپ نے پوچھا اگر یہ اس سے نکل جائے اس نے کہا مال جس کے ساتھ کرم ہو آپ نے پوچھا اگر یہ بھی اس سے نکل جائے تو اس نے کہا تو اسے بجلی جلا ڈالے اُس پر حسینؓ ہنس پڑے اور اس کو پوری تھیلی عطا فرمادی اس کو رازیؒ نے اول بقرہ میں نقل کیا ہے **فائدہ** مجمع الاحباب میں بروایت جابرؓ بن عبد اللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خوبرو لوگوں کے پاس جا کر بھلائی کے خواہاں ہوا کرو اور دوسری حدیث میں ہے کہ جب تم کسی حاجت کے خواہاں ہو تو لوگوں سے اس کے خواہاں ہوا کرو دریافت کیا گیا وہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا قرآن پڑھنے والے پھر دریافت کیا گیا پھر کون ہیں آپ نے فرمایا اہل علم پھر دریافت کیا گیا پھر کون ہیں آپ نے فرمایا خوبرو لوگ ربیع الابرار میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا نے آسمان کو تین چیزوں سے زینت بخشی ہے آفتاب اور چاند ستاروں سے اور زمین کو تین چیزوں سے زینت بخشی ہے علم وبارش سلطان عادل سے۔

تحفۃ العروس ونزہۃ النفوس میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کو خدا نے

حسین چہرہ وخوش خلقی اور نام نیک عطا فرمایا ہو وہ برگزیدہ مخلوق خداوندی ہے زاد المسافرین ہے اور وہ طب کی عمدہ کتاب ہے کہ جس کے چہرہ پر جھائیں یا چھیپ ہو اس کا علاج فصد قیفال کھولنا ہے اگر بدن میں کہیں ہو تو رگ اکحل میں پچھنا لگانا اس کا علاج ہے اور اگر مرض وغیرہ کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو چاہیئے کہ آرد کرسنہ شہد میں آمیز کر کے یا صرف لیموں ترش لے کر ملے اس سے اس کی بھکنی ہو جاتے گی اگر ترمس و باقلا مقشر و تخم خربزہ میں سے ہر ایک ایک جز مسور مقشر نصف جز ان سب کو لے کر باریک پیسے اور چھانے اور اس سے منہ دھوئے تو حسن نکھر آتا ہے اور چہرہ صاف ہو جاتا ہے **حکایت** شہر بلخ میں کسی علوی کی وفات ہوئی اس کی زوجہ سمرقند چلی گئی اور جامع مسجد میں اپنے بچوں کو چھوڑ کر خود تلاش خوراک میں روانہ ہوئی اُس نے شہر کے ایک بڑے شخص کو دیکھا اس سے کہنے لگی میں ایک علوی عورت ہوں اور آپ سے اپنے بچوں کے لئے خوراک کی خواستگار ہوں اس نے کہا اس بات کے میرے پاس گواہ لاؤ کہ تم علوی ہو اس نے جواب دیا کہ میں غریب الوطن ہوں اُس نے اس سے منہ پھیر لیا اس کے بعد ایک مجوسی نے اسے دیکھا اس نے اپنا ماجرا اس مجوسی سے بیان کیا اس نے اس پر کرم کیا جب رات ہوئی اس مسلمان نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ کے پاس ایک محل تھا اس نے پوچھا یا رسول اللہ یہ محل کس کے لئے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان کے لئے ہے اس نے کہا میں مسلمان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ لاؤ وہ شخص ششدر رہ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک علوی عورت آئی تھی تو تم نے اس سے کہا تھا کہ گواہ لاؤ اس کے بعد وہ شخص جاگ اٹھا اور اس نے اس عورت کا حال دریافت کیا اُسے مجوسی کے پاس پایا اس سے کہنے لگا کہ میں علوی عورت کو چاہتا ہوں اور تو مجھ سے ہزار دینار لیلے مجوسی نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کا محل ہزار دینار پر فروخت نہیں کرتا اور شب گذشتہ کو جب تک کہ میں مع اپنے بال بچوں کے اسلام نے نہیں آیا نہیں سویا اور مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو مع اپنے گھر والوں کے جنت میں ہے **حکایت** کسی مجوسی نے کھانا پکایا کسی لڑکی نے جو اہل بیت میں سے اسکے پڑوس میں رہتی کہا کہ اس مجوسی نے کھانے کی بو سے ہمیں ستار کھا ہے یہ خبر اس کو پہونچی تو اس نے ان کو اپنا کھانا بھیج دیا اس لڑکی نے کہا خدا اس کو میرے دادا کے ساتھ اٹھائے اس کے بعد کسی مرد صالح نے خواب میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجوسی کے پاس جا کر اس سے کہو کہ دعا قبول ہو گئی اس نے یہ خبر اس مجوسی کو دی وہ فوراً کہہ اٹھا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ **حکایت** کسی تاجر کا بیان ہے کہ اہل بیت میں سے ایک شخص میرے پاس آیا اس نے مجھ سے کچھ مال چاہا اور کہنے لگا کہ میرے جد امجد کے نام لکھ لے میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد یہ خبر جا اہل بیت کے اور لوگوں میں ہوا ان سب نے سنا اور ہر ایک یہی کہتا ہوا آپہونچا کہ میرے جد امجد کے نام لکھ لے چنانچہ وہ شخص محتاج ہو گیا اس کے بعد اس شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اے فلاں شخص اگر تو نے یہ

یہ معاملہ مجھ سے دنیا کے لئے کیا ہو تو میں ادا کر دوں اور اگر تو نے یہ معاملہ آخرت کے لئے کیا ہو تو میں اچھا قرضدار ہوں پھر وہ شخص ڈرتا ہوا جاگ اٹھا جب اس کا انتقال ہوا تو کسی نے اس سے خواب میں پوچھا خدا نے تجھ سے کیا معاملہ کیا اس نے جواب دیا کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معاملہ کرتا ہے وہ نعیم دائم تک جا پہونچتا ہے

حکایت عبداللہ بن مبارک بروایت اپنے والد کے کسی مرد صالح سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ہر سال حج کیا کرتا تھا ایکبار پانچ سو دینار لے کر ایام حج میں بغداد کے بازار میں سامان حج خریدنے گیا ایک عورت اس سے کہنے لگی میں شریف ہوں اور میرے یتیم بچوں نے چار روز سے کھانا نہیں کھایا ہے اس نے وہ دینار اس عورت کو دیدیئے جب لوگ حج کر کے واپس آئے تو وہ ان سے ملاقات کرنے گیا جب کبھی اس نے کسی سے کہا کہ خدا تیرا حج قبول کرے تو اس نے فوراً یہی جواب دیا کہ خدا تیرا حج بھی قبول فرمائے اس سے اس کو تعجب ہوا اسی شب کو اس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کچھ تعجب نہ کر میں نے خدا سے درخواست کی ہے کہ تیری صورت پر ایک فرشتہ پیدا کر دے اور وہ تیری جانب سے ہر سال قیامت تک حج کیا کرے اب تیرا جی چاہے تو حج کر اور نہ چاہے تو نہ کر۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اہل بیت میں سے کسی پر احسان کرے اور وہ دنیا میں اس کی مکافات سے عاجز ہو تو قیامت کے روز میں اس کی جانب سے مکافات کرنے والا ہو جاؤں گا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اولاد دنیا میں خدا کی جانب سے پھول ہوتی ہے جن کو خدا اپنے بندوں میں تقسیم کرتا ہے اور میرے دنیا کے دونوں پھول حسنؓ و حسینؓ ہیں میں نے الدر الثمین فی خصائص الصادق الامین میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت دیکھی ہے کہ میرا اور انبیا کا ایک ہی سرزمین میں حشر ہوگا منادی ندا کرے گا کہ آپس میں اولاد پر فخر کرو تو میں اپنے بیٹوں یعنی حسنؓ و حسینؓ پر فخر کروں گا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بچہ کی خوشبو جنت کی خوشبو ہوتی ہے ربیع الابرار میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ بچہ جنت کا پھول ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بچہ دنیا میں سرور اور آخرت میں نور ہوتا ہے علیؓ نے فرمایا ہے کہ اپنی گھر والی اور بچوں میں زیادہ مشغول نہ رہا کرو کیونکہ اگر وہ اولیاء اللہ میں سے ہونگے تو خدا اپنے اولیاء کو ضائع نہ کرے گا اور اگر خدا کے دشمن ہوں گے تو تم خدا کے دشمنوں میں مت لگے رہو

اوزاعیؒ نے کہا کہ اپنے اہل و عیال سے بھاگنے والا بھاگے ہوئے غلام کی طرح ہے کہ خدا اس کا روزہ و نماز قبول نہیں فرماتا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ایک بیٹی ہو تو تعب میں ہے اور جس کے دو بیٹیاں ہوں وہ گرانبار ہے اور جس کے تین بیٹیاں ہوں اے خدا کے بندو اس کی مدد کرو اس کی مدد کرو کیونکہ وہ جنت میں میرے ساتھ اس طرح ہوگا جیسے یہ دونوں انگلیاں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں جمع کر کے بتلایا اس کو ربیع الابرار میں ذکر کیا ہے فائدہ میں نے تفسیر

قرطبی میں سورہ نحل میں خداتعالے کے قول وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدۃ کے متعلق دیکھا ہے کہ حفدۃ سے مراد پوتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ اس سے خدام مراد ہیں پھر بیان کیا ہے کہ ہرچند کہ بچہ زوجین سے پیدا ہوتا ہے لیکن فقط زوجہ کی طرف اس کی نسبت اس لئے کردی ہے کہ پورا ہوکر بچہ ماں کی شکم سے نکلتا ہے اور باپ سے نطفہ خارج ہوتا ہے کہ اس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی جیسے کہ اگر کوئی شخص دوسرے کی زمین میں چھوارہ کھاتے اور گھٹلی وہاں گر پڑے اس کے بعد اس کا درخت ہوجائے تو اجماع امت سے وہ درخت مالک زمین ہی کی ملک ہے۔ نوویؒ نے روضہ میں بیان کیا ہے اگر سیلاب کسی کی زمین میں تخم بہا لے جائے تو اس کے ذمہ مالک کو واپس کردینا ضروری ہے اگر وہ پہچانتا ہو ورنہ قاضی کو دیدے اگر وہ جم آئے تو اسی کا ہے جس کا تخم تھا اور اصح یہ ہے کہ اس کے اکھیڑ کر دیدینے کے لئے اس پر جبر کیا جائے گا اور اس کو اس کی زمین برابر کرنا پڑے گی اگر ایک بیج یا گٹھلی ہو تو وہ اس کے مالک کی ہے اگر وہ اعراض نہ کرے اور اگر وہ اس سے اعراض کرے تو اس کو قطع کرڈالنا مناسب ہے اس لئے کہ وہ مالک زمین کی ہے پس قرطبیؒ کا کلام علی الاطلاق نہیں ہے۔

لطیفہ ابواللیثؒ سمرقندی نے بستان میں بیان کیا ہے باپ کا اپنے بچہ کے رخسار کا بوسہ لینا بوسہ مودت کہلاتا ہے اور بچہ کا اپنے باپ کے سر کا بوسہ لینا بوسہ رحمت کہلاتا ہے اور بھائی کا اپنے بھائی کی پیشانی کا بوسہ لینا بوسہ شفقت کہلاتا ہے اور مومن کا اپنے بھائی کے ہاتھ کا بوسہ لینا بوسہ تحیت کہلاتا ہے اور زوجہ کے منہ کا بوسہ شہوت کہلاتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اپنے بچوں کا کثرت سے بوسہ لیا کرو کیونکہ ہر بوسہ پر تمہیں اجر ملتا ہے۔ روضہ میں مذکور ہے زہد یا علم یا شرف یا سلامت روی کے باعث سے کسی کے ہاتھ چومنا سنت ہے اور دنیا یا شوکت ذخیرہ کے لئے ہاتھ چومنا متولی کے نزدیک حرام ہے اور اپنے چھوٹے بچہ کے رخسار یا ہاتھ پاؤں کا شفقت سے چومنا سنت ہے اور اسی طرح دوسرے کے بچہ کا بوسہ لینا بشرطیکہ شہوت سے نہو مسنون ہے کسی مردہ مرد صالح کے چہرہ کے بوسہ لینے میں حرج نہیں اور سفر سے آنے والے کے چہرہ پر بوسہ دینا اور معانقہ کرنا مسنون ہے اور جو شخص سفر سے نہ آیا ہو تو مکروہ ہے ذی تعظیم مسلم کے لئے پشت خم کرسکتا ہے ورنہ سوائے اس کے کسی کے لئے پشت خم کرنا مکروہ ہے اہل فضل کے لئے احسان واکرام کے طور پر کھڑے ہونے میں کچھ حرج نہیں۔

مناقب عباسؓ کا بیان

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے چچا کیا میں آپ کو بشارت نہ دوں انہوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے ابراہیم کے لئے جنت میں یاقوت سبز کا محل بنایا ہے اور میرے لئے یاقوت سپید کا محل بنایا ہے۔ اور آپ کے لئے یاقوت سرخ کا محل بنایا ہے پس آپ حبیبؐ اور خلیلؑ کے درمیان ہیں ایک روز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے چچا اپنے بیٹوں کے ساتھ میرے پیچھے آیئے وہ مع ان کے آپ کے ساتھ ہوتے آپ نے ان سب کو کملی میں چھپایا اور فرمانے لگے اے اللہ یہ میرے چچا ہیں میرے اہل بیت اور میری اولاد ہیں ان کو دوزخ سے ایسے چھپا لیجیے جیسے میں نے ان کو اس کملی سے چھپا لیا ہے پس کوئی دروازہ یا ڈھیلا ایسا نہیں رہا جس نے آمین آمین آمین نہ کہا ہو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ عباسؓ کی اور ولد عباسؓ کی اور ان سے محبت رکھنے والوں کی مغفرت فرمایئے۔ مجمع الاحباب میں مذکور ہے کہ عباسؓ قدیم سے اسلام لے آئے تھے لیکن اپنا اسلام چھپاتے رہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سال بڑے تھے شرح مہذب میں دو یا تین سال آیا ہے جب بدر کا دن ہوا تو وہ بھی مشرکین کے ہمراہ نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عباسؓ سے ملے انہیں قتل نہ کرے کیونکہ وہ اکراہ کے ساتھ نکلے ہیں ابن ہشام نے سیرت میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ابو حذیفہؓ نے کہا کہ ہم لوگ اپنے باپ ماں اور بیٹوں کو تو قتل کریں اور عباسؓ کو چھوڑ دیں خدا کی قسم اگر میں انہیں دیکھ پاؤں گا تو تلوار کی ان کے منہ میں لگام چڑھا دوں گا اس پر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ بن خطاب سے فرمایا اے ابا حفصؓ کیا رسول اللہ کے چچا کے چہرہ پر ضرب لگائی جائے گی عمرؓ کہتے ہیں کہ پہلا دن ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابی حفص سے مجھے مخاطب بنایا ہو پھر عمرؓ کہنے لگے مجھے ابی حذیفہ کی گردن مارنے دیجئے یا رسول اللہ ابو حذیفہؓ کہتے ہیں میں اس بات سے ہمیشہ ڈرتا رہا مگر یہ کہ خدا شہادت سے اس کا کفارہ کر دے چنانچہ یمامہ کے روز شہید ہو گئے پھر جب مسلمانوں نے عباسؓ کو قید کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند جاتی رہی ایک شخص نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ آپ کی نیند کیوں جاتی رہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عباسؓ کی کراہنے کی آواز نے مجھے قلق میں ڈال رکھا ہے اس پر ایک شخص نے اٹھ کر ان کے بند ڈھیلے کر دیئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام قیدیوں کے ساتھ ایسا ہی کرو جب عباسؓ اپنی جانب سے فدیہ دینے پر آمادہ ہوتے تو انہوں نے کہا یا نبی اللہ میں مسلمان تھا۔ حضرت نے فرمایا خدا آپ کے اسلام کو زیادہ جانتا ہے۔ آپ اپنی اور اپنے بھتیجے نوفل بن حارث بن عبد المطلب اور عقیل بن ابی طالب کی جانب سے فدیہ دیجئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس مال نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مال کہاں ہے جس کو آپ نے اور ام فضل نے مل کر گاڑا تھا اور آپ نے ام الفضل سے کہا تھا کہ

اگر میں مصیبت میں پھنس جاؤں تو یہ مال میرے بیٹے فضل اور عبداللہ کو ملے عباسؓ کہتے ہیں خدا کی قسم اس مال کو سوائے میرے اور ام الفضل کے اور کوئی نہیں جانتا تھا۔

بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ستر مثقال سونا طلب کیا وہ کہنے لگے میرے پاس تو اتنا نہیں ہے یا نبی اللہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اپنے چچا کو ایسا بنا دیں کہ لوگوں سے مانگا کرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پانچسو مثقال کیا کئے جو آپ نے چلتے وقت ام الفضل کو دیئے تھے انہوں نے پوچھا آپ کو کس نے آگاہ کیا آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میرے رب نے جو عالم الغیب ہے عباسؓ بولے کہ میں ایسا ہی رب چاہتا ہوں جو عالم الغیب ہو انہوں نے پہلے اسلام قبول نہ کیا تھا پھر اسلام لے آئے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو میرے چچا کو ایذا دے اُس نے مجھے ایذا دی۔ عمرؓ نے برسر منبر بیان کیا اے لوگو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عباسؓ کو ایسا سمجھتے تھے جیسا لڑکا اپنے والد کو سمجھتا ہے اور ان کی تعظیم و تکریم کرتے تھے پس اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے چچا کی نسبت پیروی کرو اور ان کو خدا تک پہونچنے کا اس کے بارہ میں جو تم پر نازل ہوا وسیلہ بناؤ محب طبری کا بیان ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا اے اللہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں ہم کو بارش سے سیراب کر دیجئے پھر عباسؓ سے کہا اے ابا الفضل کھڑے ہو کر دعا کیجئے چنانچہ وہ کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کر کے کہنے لگے اے اللہ آپ کے پاس ابر ہے اور آپ کے پاس پانی ہے ابر کو اٹھایئے اور پانی نازل فرمایئے۔ اے اللہ آپ بغیر کسی گناہ کے کوئی بلا نازل نہیں فرماتے اور بغیر توبہ کے اس کو دور نہیں کرتے اور قوم میرے وسیلہ سے آپ کی طرف متوجہ ہوئی ہے اے اللہ باران سے ہمیں سیراب کر دیجئے ہماری جان اور اہل کے بارہ میں ہماری شفاعت منظور کر لیجئے اے اللہ ہم اپنے بے زبان چوپایوں اور جانوروں کی طرف سے آپ سے سفارش کرتے ہیں اے اللہ ہم کو عام طور پر لگاتار نافع سیرابی سے سیراب کر دیجئے اے اللہ سوائے آپ کے ہم کسی سے امیدوار نہیں اور نہ سوائے آپ کے ہم کسی کو بلاتے ہیں اور سوائے آپ کے ہم کسی کی طرف راغب نہیں ہوتے اے اللہ آپ ہی سے ہر گرسنہ کی گرسنگی کی اور ہر برہنہ کی برہنگی کی اور ہر خوف زدہ کی خوف کی اور ہر ضعیف کے ضعف کی شکایت کرتے ہیں اے اللہ آپ راعی ہیں کسی گم شدہ کو آپ بیکار نہ چھوڑیں گے اور نہ کسی شکستہ کو ایسے گھر میں چھوڑیں گے جہاں وہ ضائع ہو جائے چھوٹے زاری کرتے ہیں بڑوں پر رقت طاری ہے شکایت کی آواز بلند ہو رہی ہے اور آپ راز اور سرگوشی کی باتوں سے آگاہ ہیں قبل اس کے کہ وہ ناامید ہو کر ہلاک ہو جائیں آپ اپنی فریاد رسی سے ان کی فریاد رسی فرمایئے کیونکہ سوائے کافر قوم کے آسائش خداوندی سے کوئی ناامید نہیں ہوتا اس کے بعد ایک ابر اٹھا لوگ کہنے لگے دیکھو خدا کی قسم لوگ نہ ملے تھے یہاں تک کہ انہیں اپنے پاجامے سمیٹنے پڑے اور لوگ عباسؓ پر ہاتھ پھیرتے تھے اور کہتے تھے اے ساقی قوم آپ کو مبارک ہو

عمرؓ کہنے لگے خدا کی قسم یہی خدا تک پہونچنے کے وسیلہ ہیں اور خدا کے نزدیک ذی رتبہ ہیں عباسؓ کا ۳۲ھ ہجری میں انتقال ہوا اور بقول بعض ۳۳ھ ہجری میں اُس وقت ان کی عمر اٹھاسی برس کی تھی بقیع میں مدفون ہوئے مولفؒ کا بیان ہے کہ میں نے بحمداللہ ان کی قبر کی زیارت کی ہے اور عباسؓ بن مرداس بھی صحابی ہیں اُن کی قبر بھی بقیع میں ہے اور میں نے اس کی بھی زیارت کی ہے۔

حضرت حمزہؓ کے مناقب

حمزہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں اور آپ کی والدہ کے چچا کی صاحبزادی کے بیٹے ہیں۔ اور آپ کے رضاعی بھائی ہیں جیسا کہ مولد میں پہلے گذر چکا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ چچا تھے۔ اُن میں سے چار نے اسلام کو پایا ابوطالب کا حالت کفر ہی میں انتقال ہوا حمزہ اور عباسؓ اسلام لائے اور ابولہب بھی کافر مرا یہ سب سے سن میں بڑا تھا۔ خدا نے اس کی کنیت ابولہب لیکر اس کا ذکر کیا ہے کیونکہ اس کا نام عبدالعزیٰ ہے عزیٰ ایک بت کا نام ہے اور کسی بت کی طرف خدا نے عبودیت کو اپنی کتاب میں نہیں نسبت کیا ہے و نیز اس وجہ سے کہ اسم کینت سے اشرف ہوتا ہے پس خدا نے اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف اسے گرادیا اور اس کے گھر والے اس کو ابولہب اس کے کثرت جمال کی وجہ سے کہتے تھے خدا نے اس کے گھر والوں کو ابوالنور یا ابوالضیاء اُس کا نام رکھنے سے باز رکھا باوجودیکہ اُس کے دارین ان دو کنیتوں سے ایک پر متفق تھے پس خدا نے ان سے باز رکھکر اُن کی زبان پر پہلی کینت ابولہب ہی جاری رکھی تا کہ کینت صاحب کینت کے مطابق رہے۔

حمزہؓ نبوت کے دوسرے سال اسلام لائے تھے ان کے اسلام کا یہ سبب ہوا کہ وہ شکار میں تھے اتنے میں صفا پر ابوجہل کا گذر ہوا اُس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر بُرا بھلا کہنا شروع کیا اور آپ کو اذیت پہونچائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اتفاق سے وہاں ایک لڑکی سن رہی تھی جب حمزہؓ آئے تو اس نے انہیں اطلاع دی وہ نہایت غضبناک ہو کر ابوجہل کے پاس پہونچے اور کمانوں سے اس کا سر توڑ دیا اور کہنے لگے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتا ہے میں بھی انہیں کے دین پر ہوں۔ میں بھی اُسی کا قائل ہوں جس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قائل ہیں تب قریش نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت حمزہؓ کے اسلام لانے سے پہچانی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے خدا کے پاس ساتویں آسمان پر لکھا ہوا ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب شیر خدا اور شیر رسول اللہ ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سب سے بہتر چچا حمزہؓ ہیں ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ جب حمزہؓ قتل ہوئے اور مُثلہ کئے گئے یعنی ان کے ہاتھ پیر ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اس حال میں دیکھکر نہایت روئے اور کہنے لگے اے چچا خدا آپ کے اوپر رحم کرے آپ بہت صلہ رحم کرنے والے اور بڑے خیرات کرنے

والے تھے خدا کی قسم اگر خدا نے مجھ کو قوم پر فتح نصیب کی تو ان میں سے ستر آدمیوں کو مثلہ کر ڈالوں گا تب اُسی مقام پر فوراً یہ آیت نازل ہوئی وان[1] عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ میں صبر کروں گا اور اپنی قسم کا آپ نے کفارہ ادا کر دیا ابوسفیانؓ نے قبل اسلام لانے کے کہا تھا کہ جو مسلمان قتل ہوتے تھے ان کو ہماری عورتیں مثلہ کیا کرتی تھیں پس اس سے نہ مجھے غم ہے نہ خوشی یہ سن کر ہندہ بنت عتبہ آئی اس نے حمزہؓ کے دونوں کان کاٹ ڈالے اور پیٹ پھاڑ ڈالا اور کلیجہ نکال کر چبا گئی لیکن نگل نہ سکی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حمزہؓ کا کوئی جز خدا نے دوزخ میں داخل کرنا پسند نہیں کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ کھا لیتی تو دوزخ میں[2] نہ جاتی ہجرت کے بتیسویں ماہ کے ختم پر غزوہ احد میں یہ قتل ہوئے تھے اس وقت انکی عمر انسٹھ برس کی تھی۔

کعب بن مالک نے احد کے روز حمزہؓ کے مرثیہ میں چند اشعار کہے تھے منجملہ ان کے یہ شعر ہے۔ ابا یعلی[3] لک الارکان ہدت ✦ وانت الماجد البر الوصول ✦ حمزہ بن عمرو الاسلمی بھی صحابی تھے انہوں نے نو حدیثیں روایت کی ہیں ان میں سے مسلم نے ایک حدیث اپنی صحیح میں روایت کی ہے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کینت ابو صالح رکھی تھی انکا [61]سنہ ہجری میں انتقال ہوا۔

---

[1] اور اگر تم کسی کو سزا دو تو اسی کے مثل سزا دو جو سزا تمھیں دی گئی ہو اور اگر تم صبر کرو تو صبر کرنے والوں کے لئے یہ بہتر ہے ۱۲

[2] یہ شیعوں کی وضع کردہ ہے ورنہ ہندہ کے دوزخ میں جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ فتح مکہ کے روز اسلام لے آئی تھیں۔

[3] اے ابو یعلی تمہاری وجہ سے ارکان گر پڑے اور تم صاحب مجد سلوک کرنیوالے اور صلہ رحم کرنے والے ہو ۱۲

اس امتِ مرحومہ کے دیگر اکابرین کے فضائل اور حضرت ابراہیمؑ وموسیٰؑ وعیسیٰؑ وخضرؑ والیاس علیہ السلام کا ذکر

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔[1] وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ (الآیہ) امتِ وسطے سے مراد بہتر امت ہے۔ رازیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول وَكُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ تم بہترین امت پیدا کئے گئے ہو اور بعض کا قول ہے کہ مطلب یہ ہے کہ تم بہترین امت ہو گئے ہو۔ کیونکہ تم نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور خدا پر ایمان لائے ہو۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نیکی کا کام کرتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے۔ وہ زمین میں خدا کا خدا کے رسولؐ کا خدا کی کتاب کا خلیفہ ہے اور امر بالمعروف کو اس لیے مقدم کیا کہ وہ نہی عن المنکر سے آسان ہے اگر کہا جائے کہ امر و نہی ایمان کی فرع ہے اور ایمان اصل ہے پس فرع کو اصل پر کیوں مقدم کر دیا۔ جواب یہ ہے کہ ایمان میں ساری امتیں شریک ہیں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر اس امت کی خوبیوں میں سے ہے اگر کہا جائے کہ اور لوگ بھی اس میں شریک ہیں جواب یہ ہے کہ وہ نیکی کا حکم کرتے ہیں یعنی اسلام کا اور برائی سے روکتے ہیں یعنی کفر سے اور اس امت کے لوگ تلوار سے بھی منع کرتے ہیں اور دوسرے لوگ فقط زبانی منع کرتے تھے۔

ابن عباسؓ کا قول ہے کہ خدا نے امتِ محمدیؐ کو اپنے قول[2] هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ سے شرف عطا فرمایا ہے۔ پھر عباسؓ نے کہا ہے کہ میرے نزدیک اس سے بھی زیادہ شرف ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا ہے[3] لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى اور اس امت سے ارشاد کیا ہے[4] وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اور ابراہیمؑ سے ارشاد فرمایا ہے[5] وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا اور اس امت کے لئے فرمایا ہے[6] يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ۔ موسیٰؑ سے فرمایا ہے[7] وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا اور اس امت سے فرمایا[8] فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ اور عیسیٰ سے کہا[9] وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور اس امت کے لئے فرمایا[10] وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ اور اپنی طرف سے روح بھیج کر ان کی مدد کی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

---

[1] اور ایسی ہی ہم نے تم کو معتدل امت بنایا ہے تاکہ لوگوں پر شاہد ہو ۱۲ [2] وہ خدا وہ ہے جو خود اور اس کے فرشتے تم پر رحمت نازل کرتے ہیں ۱۲ [3] مت ڈرائیے بیشک آپ ہی اعلےٰ رہیں گے ۱۲ [4] نہ سست ہو نہ غمگین ہو اور تم لوگ ہی اعلیٰ رہو گے ۱۲ [5] اور خدا نے ابراہیمؑ کو خلیل بنایا ہے ۱۲ [6] خدا کو ان سے محبت ہے اور ان کو خدا سے ۱۲ [7] خدا نے موسیٰؑ سے باتیں کیں ۱۲ [8] پس تم میری یاد کیا کرو میں تمہاری یاد کرتا رہوں گا ۱۲ [9] اور ہم نے روح القدس سے اس کی مدد کی ۱۲ [10] البتہ آپ کا رب آپ کو عطا فرمائے گا تو آپ راضی ہو جائیں گے ۱۲۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى اور آپ کی امت کے لئے فرمایا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ اور یہ بھی انہوں نے کہا ہے کہ ایک بار حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ام ہانی رضؓ کے یہاں گئے اور جاکر سو رہے اور سوتے میں تین بار ہنسے جب آپ بیدار ہوئے تو ام ہانی رضؓ نے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے جبرائیلؑ نے کہا کہ خدا نے آپ کو آپ کی ساری امت بخشدی اس پر میں ہنسا تھا اور میں نے ایک آواز سنی تھی میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ جنت کی آواز ہے۔ ہر روز پانچ بار کہتی ہے واشوقاہ لسے امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کا پانچ بار کہنا پانچ وقت کی نماز کی طرف اشارہ ہے اور میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں میں نے اپنی امت کو دیکھا کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہیں۔

سعد بن ابی وقاص رضؓ نے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں بیان کیا ہے کہ ایک بار ہم حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کے ارادہ سے نکلے۔ جب ہم مقام عزور کے قریب پہنچے تو آپ اترے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر تھوڑی دیر تک خدا سے دعا کرتے رہے پھر سجدہ میں گر پڑے پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر تھوڑی دیر تک دعا کرتے رہے پھر سجدہ میں گر پڑے پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر تھوڑی دیر تک دعا کرتے رہے پھر سجدے میں گر پڑے ہم نے آپ سے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا میں نے خدا سے درخواست کی اور اپنی امت کی شفاعت کی خدا نے مجھے ایک ثلث امت بخشدی میں نے خدا کو سجدۂ شکر کیا پھر میں نے درخواست کی تو مجھے ثلث امت اور عطا فرمادی میں نے پھر خدا کو سجدۂ شکر کیا پھر میں نے درخواست کی مجھے باقی ثلث بھی عطا فرمادیا میں نے پھر سجدۂ شکر ادا کیا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ خبر میں آیا ہے خدا نے عرش کے تین سو برج پیدا کئے ہیں ہر برج کا طول ہزار سالہ راہ کے برابر ہے اور اسی طرح ہر دو برج کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے ان میں جن وانس کی طرح فرشتے ہیں جو کہا کرتے ہیں اے اللہ امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گناہگاروں کو بخش دیجئے۔ میں نے طرسی کی کتاب نور النور میں دیکھا ہے کہ خدا نے شعیبؑ کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل سے کہہ دیجئے کہ میں نے تمہیں اپنا دوست کہا تھا تم کو یہ معمولی بات معلوم ہوئی اب میں یہ نام اسے دوں گا جو میری اطاعت کرے گا اور میرا حکم مانے گا وہ ایسی قوم ہے کہ جب ان کے اعمال زیادہ ہوں گے تو وہ میری جانب سے سمجھیں گے اور جب وہ قسم کھائیں گے تو میرے سوا کسی کی قسم نہیں کھائیں گے میں ان کی طرف ایک بے پڑھا لکھا نبی مختار بھیجوں گا اور ان کی امت کو بہترین امت بناؤں گا۔ وہ آفتاب کی رعایت کریں گے یعنی آفتاب سے اپنی نمازوں کے وقت کی رعایت رکھیں گے۔ تاکہ جلدی سے ادا کریں اور میرے لئے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نمازیں پڑھیں گے۔ اور اپنے چہرے اور ہاتھ پاؤں کو پاک کرتے رہیں گے ان کو فضائے آسمان سے منادی ندا کرے گا۔ ان کی آواز ایسی ہو گی جیسے شہد کی مکھیوں

۱؎ البتہ آپ کا رب آپ کو عطا فرمائے گا تو آپ راضی ہو جائیں گے ۱۲ ۲؎ خدا ان سے راضی ہوا اور وہ خدا سے راضی ہوئے یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ۱۲۔

کی آواز جب غصہ ہوں گے تو میرا کلمہ پڑھا کریں گے جب گھبرائیں گے تو تکبیر کہیں گے اور جب آپس میں جھگڑیں گے تو میری تسبیح کریں گے۔

طوسیؒ نے بیان کیا ہے اس امت پر منجملہ رحمت خداوندی کے ایک بات ہے کہ ان کو آخر زمانہ میں پیدا کیا ہے ان کی عمریں کوتاہ بنائی ہیں اور ان کے ثواب کو بہت بڑھا دیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اس کا مؤید ہے آپ دعا فرماتے ہیں اے اللہ میری امت کو اس کا ثواب اور ان کی طاعتیں عطا فرمائے کیوں کہ ان کی عمریں کوتاہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے لے یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے اللہ اور زیادہ کیجئے ارشاد ہوا ٢ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے رب ان کا ثواب اور زیادہ کیجئے ارشاد ہوا ٣ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے اللہ ان کا ثواب اور زیادہ کیجئے ارشاد ہوا ٤ اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط

لطیفہ: میں نے کتاب البرکۃ میں دیکھا ہے جبرئیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سات بار اترے پہلی بار خدا کا یہ ارشاد لائے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت میں سے جو آپ کی اطاعت کرے گا میں جیسا مناسب ہوگا ویسی جزا دوں گا۔ دوسری بار یہ پیغام لائے ہیں ان کے ساتوں جوارح یعنی اعضا کو دیکھوں گا اگر وہ میری مجھ سے نافرمانی کریں گے اور ایک سے فرمانبرداری تو میں وہ چھ اس ایک کو دے دوں گا۔ تیسری بار یہ پیغام لائے ان میں سے جو گناہ سے توبہ کرے گا میں اس کو گناہوں سے ایسا نکال لوں گا گویا آج شکم مادر سے پیدا ہوا ہے۔ چوتھی بار یہ پیغام لائے ان میں سے جو گناہ پر اصرار کرے گا میں اس کو امراض میں مبتلا کر دوں گا۔ یہاں تک کہ میں اسے پاک کر دوں گا۔ پانچویں بار یہ پیغام لائے کہ جو شخص یہ جان کر گناہ کرے کہ اس نے برا کیا میں اُسے بخش دوں گا اور کچھ پرواہ نہ کروں گا۔ چھٹی بار یہ پیغام لائے کہ میں چالیس روز گرمی میں ان پہ ہاویہ کو اور چالیس روز جاڑوں میں ان پر زمہریر کو کھول دوں گا۔ تاکہ قیامت میں دوزخ سے ان کا یہ حصہ ہو جائے ساتویں بار یہ پیغام لائے کہ جب قیامت قائم ہو جائے گی میں ان سے ایسا حساب لوں گا، جیسے مولیٰ کریم اپنے بندہ ضعیف سے حساب لیتا ہے۔ **حکایت** وہب بن منبہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک گونگی لڑکی خریدی وہ صبح کو صاف صاف بولنے لگی میں نے اس سے اس کا سبب پوچھا اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا گویا دنیا آگ کی چنگاری ہو گئی ہے اور اس میں جنت کی راہ ہے پس راہ پر موسیٰؑ متوجہ ہوئے اور اسکے پیچھے لوگ یہودی تھے۔ انہوں نے ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے تم کو یہودی ہونے کا حکم دیا تھا پھر وہ داہنے بائیں گر پڑے پھر عیسیٰؑ سامنے سے آئے اور ان کے پیچھے نصاریٰ تھے انہوں نے ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا میں نے تمہیں نصرانی ہونے کا حکم دیا تھا وہ لوگ بھی داہنے بائیں گر پڑے

لے ان کو دوہرا اجر ملیگا ۱۲ ٢ جو ایک نیکی لائے گا اس کیلئے دس نیکیاں ہیں ۱۲ ٣ جیسے ایک دانہ کہ اس نے سات خوشے اگائے ہر خوشے میں سو دانے ہوتے ہیں ۱۲ ٤ صبر کرنے والوں کو تو پورا پورا بے حساب اجر ملے گا ۱۲۔

پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے آئے اور آپ کے ساتھ آپ کی امت تھی آپ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے تم کو اپنے پروردگار پر ایمان لانے کا حکم دیا تھا چنانچہ تم ایمان لے آئے، نہ خوف کرو نہ غمگین ہو اور جنت کی بشارت سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا پس آپ کے پیچھے پیچھے چلے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو گئے وہ لونڈی کہتی ہے کہ میں دو عورتوں کے ساتھ دوزخ پر رہ گئی۔ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا دیکھو ان دونوں عورتوں نے قرآن پڑھا ہے ایک فرشتے نے پوچھا کیا تم دونوں نے فاتحہ پڑھی ہے؟ دونوں نے کہا ہاں، ارشاد ہوا تم دونوں جنت میں جاؤ اتنے میں میں جاگ اٹھی تو دیکھتی کیا ہوں کہ میری زبان صاف ہو گئی ہے اور کسی قسم کی بستگی میری زبان میں باقی نہیں رہی۔ پس اے مولیٰ مجھے فاتحہ سکھا دیجئے۔ اس کو روض الافکار میں بیان کیا ہے۔

فائدہ ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے جو شخص مساجد خدا میں سے کسی مسجد کی اذان کا متولی بن جائے اور اس سے ذات خدا کو چاہتا ہو خدا اس کو چالیس ہزار نبی اور چالیس ہزار صدیق و چالیس ہزار شہید کا ثواب عطا کرے گا۔ اور اس کی شفاعت میں چالیس ہزار گروہ کو داخل کرے گا کہ ہر گروہ میں چالیس ہزار شخص ہوں گے اور اُسے منجملہ تمام جنتوں کے ہر جنت میں چالیس ہزار شہر ملیں گے ہر شہر میں چالیس ہزار محل ہوں گے ہر محل میں چالیس ہزار گھر ہوں گے ہر گھر میں چالیس ہزار کمرے ہوں گے ہر کمرہ میں چالیس ہزار تخت ہوں گے ہر تخت پر حور عین میں سے اس کی ایک زوجہ ہو گی اور اس کی ہر زوجہ کے سامنے چالیس ہزار خادمہ ہوں گی اور ہر کمرہ میں چالیس ہزار دسترخوان ہوں گے، ہر دسترخوان پر چالیس ہزار پیالے ہوں گے ہر پیالہ میں چالیس ہزار قسم کے کھانے ہوں گے اور ایک حدیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ وہ عورتیں اتنے زیور اور لباس سے آراستہ ہوں گی جن کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ میں نے اس کو تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب و الترہیب میں دیکھا ہے۔

لطیفہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کو خدا کی جانب سے کوئی فضیلت پہنچے اور وہ اس کی تصدیق نہ کرے تو اُسے وہ نہ ملے گی جابرؓ بن عبداللہ نے بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے جس شخص کو خدا کی جانب سے کوئی ایسی شئے پہنچے جس میں فضیلت ہو اور وہ اس کو ایمان اور اُمید ثواب کے ساتھ لے لے تو خدا اسے وہ عطا فرما دے گا۔ اگرچہ ایسا نہ ہو بروایت سمرہ بن جندب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی وضو کرے اور کامل طور پر وضو کرے اور اپنے گھر سے مسجد کے ارادہ سے نکلے اور نکلتے وقت کہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ[۱] تو خدا اسے راست کرداری کی ہدایت کرے گا اور اگر یہ کہے وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ[۲] تو اسے جنت کا کھانا پانی کھلائے پلائے گا۔ اور اگر یہ پڑھے[۳] وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ تو خدا اس کے مرض کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دے گا۔

---

[۱] اس خدا کے نام سے جس نے مجھے پیدا کیا پھر مجھے راہ دکھائیگا ۱۲ [۲] اور جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے ۱۲ [۳] اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا بخشتا ہے ۱۲

اور اگر کہے[۱] وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ تو خدا اسے سعادت اندوزوں کی سی زندگی عطا کرے گا اور اسے شہیدوں کی سی موت دے گا اور اگر کہے[۲] وَالَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ تو اس کی خطائیں بخش دے گا اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں اگر کہے[۳] رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ تو خدا اسے حکومت عطا کرے گا اور گذشتہ اور موجودہ صالحین میں اسے شامل کرے گا اگر کہے[۴] وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ تو خدا کے نزدیک صدیق لکھا جائے گا اگر کہے[۵] وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ تو خدا اسے جنت میں منازل اور کتنے ہی محل عطا فرمائے گا۔

سمرہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کو حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دس بار سے زیادہ سنا ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میری امت کی عیدوں میں سے کوئی عید جمعہ کے روز سے افضل نہیں ہے اور اس میں دو رکعتیں دوسرے دن میں ہزار رکعتوں سے افضل ہیں اور اس میں ایک تسبیح دوسرے دن میں ہزار تسبیحوں سے افضل ہے اور باب جمعہ میں پہلے گذر چکا ہے کہ جمعہ کا روز اس امت کے ساتھ خاص ہے۔ بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو ماہ ہائے حرام میں پنجشنبہ وجمعہ وشنبہ کو روزہ رکھے خدا اس کے لئے نو برس کی عبادت لکھتا ہے اس کو تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب والترہیب میں ذکر کیا ہے اور اس امت کے بڑھتے ہوئے اعمال کا کوئی حصر نہیں ہے۔ بلکہ کل اعمال بڑھتے ہیں۔ جب پہلی نیکی کے ساتھ اخلاص کی تائید ہو کیونکہ خدا کی تدبیر خفی سے سوائے قوم خاسر کے کوئی بے خوف نہیں ہوتا اور خدا نے عرش کے نیچے سے نور کی ایک نہر پیدا کی ہے اس کا طول پانچ سو برس کی راہ کا ہے اس میں ایک فرشتہ ہے کہ قیامت تک اس کے شانہ کا گوشت کانپتا رہے گا۔ دوسرا فرشتہ بولا کیا وجہ ہے کہ تو کانپتا ہوا دکھائی دیتا ہے اس نے کہا مجھے خوف ہے کہ خدا میرے ساتھ وہ مخفی کارروائی نہ کرے جو ابلیس کے ساتھ اس نے کی ہے خدا ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اس امت کے انبیاءؑ کے فرشتوں کا استغفار و دعا کرنا مخفی نہیں ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ ابراہیمؑ نے عرفہ میں کہا تھا کہ اے اللہ امت محمدیؐ میں سے کسی کو عذاب نہ دیجئے گا۔ جبرئیلؑ نے کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اسمٰعیلؑ نے کہا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر ابراہیمؑ نے کہا۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

نسفیؒ وغیرہ نے بیان کیا ہے خدا نے عرش کو تین سو ساٹھ پایوں پر پیدا کیا ہے ہر پایہ دنیا کے دور کے برابر ہے ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ نہایت تیز پرواز پرندہ اسی ہزار برس میں طے کرے خدا نے عرش کے دس لاکھ ساٹھ ہزار سر پیدا کئے ہیں ہر سر میں دس لاکھ ساٹھ ہزار چہرے ہیں۔ علائی نے سورہ بقرہ میں اتنا اور زیادہ کیا ہے ہر چہرہ دس لاکھ ساٹھ ہزار گونہ دنیا کے برابر ہے ہر چہرہ میں دس لاکھ ساٹھ ہزار

---

[۱] اور جو مجھے مارتا ہے پھر جلاتا ہے ۱۲ [۲] اور جس سے مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میری خطا بخش دے گا ۱۲ [۳] اے رب مجھے حکومت عطا کیجئے اور صلاح کاروں میں شامل کر دیجئے ۱۲ [۴] اور پچھلوں میں میرے لئے سچی زبان کر دیجئے ۱۲ [۵] اور مجھے جنت نعیم کے وارثوں میں سے بنا دیجئے ۱۲۔

منہ ہیں ہر منہ میں دس لاکھ ساٹھ ہزار زبانیں ہیں ہر زبان دس لاکھ ساٹھ ہزار لغت میں خدا کی تسبیح کرتی ہے قیامت کے روز عرش کہے گا اے اللہ اس تسبیح کا ثواب اُمت محمدیؐ کے لئے کر دیجئے اور قیامت کے روز عرش پر دس لاکھ ساٹھ ہزار رنگ پہنائے جائیں گے اور حضرت علیؓ کا قول ہے ستر ہزار رنگ پھر عرش خدا سے تمام خلق سے زیادہ ڈرتا ہے اور بعض زبانوں سے کہتا ہے۔ میں خدا کے انتقام سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے عرش کی بعض زبانوں کی تسبیح سُبْحَانَ الْقَائِمُ الدَّائِمُ سُبْحَانَ الدَّائِمِ الْقَائِمُ سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْاَعْظَمُ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَعْلَمُ مَاهُوَ اِلَّا هُوَ اور معراج کے بیان میں جتنے اس کے چہرے اور زبانیں ہیں ان کا ذکر گذر چکا ہے ابن مسعودؓ نے کہا ہے۔ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں گئے وہاں سجدہ میں ایک شخص کو پایا وہ کہہ رہا تھا اے اللہ مجھے دوزخ سے آزاد کر دیجئے اگر آپ یہ نہ کریں تو امت محمدیؐ پر سے مجھے فدا کر دیجئے۔ خدا نے اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی کہ اس سے کہہ دیجئے کہ مجھ سے بڑھ کر میری خلق پر کوئی زیادہ کرم کرنے والا نہیں ہے اور میرے پاس سوائے جنت کے تیری اور کچھ جزا نہیں۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا میری امت پر جو تیری شفقت اس درجہ کو پہنچی ہے اس کی بدولت جنت کی خوشخبری سن خوشی کے مارے اس کا اسی دم انتقال ہو گیا رسولؐ خدا نے اس کو قبر میں داخل کیا اور کہتے جاتے تھے تُو تُو اسی طرح ستر مرتبہ فرمایا پھر اس کی قبر سے آپ نکلے اور آپ کی لنگی بھیگی ہوئی تھی آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے آپؐ نے فرمایا اس کے پاس حوریں اتریں وہ اس سے جھگڑنے لگیں تو میں نے ان میں صلح کرا دی پس راضی ہونے والی حوروں سے ناراض ہونے والی زیادہ تھیں۔

مقدادؓ بن اسود نے کہا کہ میں ابی ہریرہؓ کے پاس گیا اور میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک ساعت فکر کرنا سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے اور اس وقت وہ فکرمند تھے پھر میں ابن عباسؓ کے پاس گیا ان کو بھی میں نے کہتے ہوئے سنا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک ساعت فکر کرنا سات برس کی عبادت سے بہتر ہے پھر میں ابی بکرؓ کے پاس گیا ان کو میں نے کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک ساعت فکر کرنا ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ پھر میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو میں نے اس سے آگاہ کیا آپؐ نے فرمایا سب نے سچ کہا ان سب کو میرے پاس بلا لا میں سب کو بلا لایا۔ پھر آپؐ نے ابو ہریرہؓ سے ان کی فکر کی نسبت دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تمہاری فکر سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نظر کی اور فرمایا اس کا پیدا کرنے والا اور زینت دینے والا اور اس کو مدد پہنچانے والا اور اس کو دستاویز کی طرح لپیٹ لینے والا با برکت ہے پھر آپؐ نے زمین کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ اس کا خالق اور اس کو مدد پہنچانے والا اور اس کا پھیلانے والا با برکت ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میرے اوپر ایک آیت نازل ہوئی ہے اس کے لیے تباہی ہے جو اس کو پڑھے اور اس میں غور نہ کرے اور ایک روایت میں ہے اس کے

لئے تباہی ہے اس کے لئے تباہی ہے دس بار آپ نے فرمایا اور وہ ۱؎ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الآیہ ہے پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباسؓ سے ان کے تفکر کی نسبت دریافت کیا انہوں نے کہا کہ موت اور اس کے احوال میں تفکر کرتا تھا آپ نے فرمایا تمہارا تفکر سات برس کی عبادت سے بہتر ہے اور دوسری حدیث میں ہے تفکر کے مثل کوئی عبادت نہیں کیوں کہ وہ غفلت کو دور کرتا ہے دل میں خشیت پیدا کرتا ہے جیسے پانی کاشت کو جماتا ہے اس کو رازیؒ نے ذکر کیا ہے۔

پھر خدا تعالیٰ کے قول اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے متعلق بیان کیا پس اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ سے عبادت زبانی وَقِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ سے عبادت اعضائے ظاہری اور یَتَفَکَّرُوْنَ سے عبادت قلبی کی طرف اشارہ کیا اور قضا کے ذکر نہ کرنے میں ایک لطیف دقیقہ ہے اور یہ ہے کہ یعنی گدّی کے بل چت لیٹنا کامل فکر اور غور سے مانع ہوتا ہے اور کروٹ سے لیٹنا اس سے مانع نہیں کیونکہ وہ بیداری سے قریب اور خواب سے بعید ہے آگاہ ہو کہ سورۂ بقرہ میں آٹھ دلیلیں بیان ہوئی ہیں۔ ایک کشتی ہے جو کہ دریا میں چلتی ہے۔ ایک ہوائیں ہیں ایک ابر ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر رہتا ہے اور آل عمران میں تین دلیلیں بیان کی ہیں کیونکہ انسان کو پہلے خدا کے وجود پر کثرت دلائل کی ضرورت پڑتی ہے اور جب دل میں ایمان جم گیا تو اس قدر زیادہ دلائل کی ضرورت نہیں اور سورہ بقرہ میں فرمایا ہے ۲؎ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ اور آل عمران میں فرمایا ہے ۳؎ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ کیوں کہ جب ایمان دل میں جم جاتا ہے تو عقل صاف ہو جاتی ہے اور اسی کو لُبّ کہتے ہیں خدا تعالیٰ نے اپنے اولیاء سے نقل کرکے ارشاد فرمایا ہے ۴؎ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا لفظ باطلاً اس بنا پر منصوب ہے کہ وہ مصدر محذوف کی صفت ہے اور بعض نے منصوب بنزع الخافض کہا ہے یعنی اصل میں مَاخَلَقْتَ ھٰذَا بِبَاطِلٍ تھا اور کشاف میں ہے جائز ہے کہ ہذا سے حال ہو اور خدا نے ان سے حکایت کرکے ارشاد فرمایا ہے ۵؎ رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا غُفْرَان یعنی بخشش توبہ سے ہوتی ہے اور کفارہ کثرت طاعات سے ہوتا ہے۔

آگاہ ہو کہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں ان سے پانچ بار لفظ ربنا کو نقل کیا ہے۔

جعفر صادقؓ کا بیان ہے کہ جو شخص پانچ بار ربنا کہہ کر دعا مانگے جو مانگے خدا اسے عطا فرماتا ہے اور جس شے سے وہ ڈرتا ہو اس سے نجات دیتا ہے پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ سے ان کے تفکر کی بابت دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ دوزخ میں اور اس کے احوال میں غور کرتا تھا اور میں کہتا تھا اے رب مجھے قیامت میں اتنا بڑا کر دیجئے کہ میں تنہا جہنم کو بھر دوں تاکہ آپ کے وعدہ کی تصدیق ہو جائے اور امت محمدیؐ میں سے کسی کو

۱؎ یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں ۱۲ ۲؎ عقل رکھنے والی قوم کے لیے نشانیاں ہیں ۱۲ ۳؎ صاف عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں ۱۲ ۴؎ اے رب آپ نے یہ باطل نہیں پیدا کیا ہے ۱۲ ۵؎ اے ہمارے رب پس ہمارے گناہ بخش دیجئے اور ہماری خطاؤں کا کفارہ کر دیجئے ۱۲۔

عذاب نہ دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری فکر ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ میری امت میں سے سب سے زیادہ میری امت پر مہربان ہیں اور اپنے قول حسنی یصدق و علاک سے خدا تعالیٰ کے قول لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ کی طرف اشارہ کیا ہے لطیفہ۔ دامغانی کا بیان ہے تابوت بنی اسرائیل کے لئے قرار دیا گیا ہے اس میں سکینہ یعنی تسکین بخش اثر ہے اور وہ ایک سونے کا طشت تھا جس میں انبیاء کے قلوب دھوئے جاتے تھے اور اسی میں موسیٰؑ کا عصا اور ہارونؑ کا عمامہ اور تختیاں ہیں اور ایک زمرد کی بلی ہے اس کی پشت موتی کی شکم یاقوت کا دُم مروارید کی ہے اگر وہ قتال کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو اس تابوت کو آگے کر لیتے تھے۔ وہ بلی چلاتی تھی پھر تابوت سے ہوا اور روشنی و تاریکی نکلتی تھی۔ ایمانداروں پر روشنی اور کافروں پر تاریکی ہو جاتی تھی۔ اس طرح وہ ان پر فتحیاب ہو جاتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس امت کے لئے ابوبکرؓ کو عطا فرمایا ہے جن کے دل میں سکینہ ہے پس اگر تابوت میں بلی ہے تو ان کے دل میں صدق ہے اور اگر تابوت میں عمامۂ ہارون ہے تو ان کے دل میں یقین ہے اگر اس میں عصائے موسیٰؑ ہے تو ان کے دل میں رضائے مولیٰ ہے جیسے کہ ابوبکرؓ نے ایک موقع پر کہا تھا کہ میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ اگر اس میں تختیاں ہیں تو ان کے دل میں باغہائے فلاح ہیں۔ عرائس میں ہے کہ تابوت حضرت آدمؑ پر نازل ہوا تھا اس میں انبیاء کے شمار کے مطابق خانے ہیں اور آخر خانہ خانۂ محمدیؐ ہے جو یاقوت سرخ کا بنا ہوا ہے اور وہ اس میں قائم ہے اس کے داہنے ابوبکرؓ اور بائیں عمرؓ اور اس کے پیچھے عثمانؓ اور سامنے علیؓ بن ابی طالب ہیں۔ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ تابوت قبل قیامت بحیرہ طبریہ سے نکلے گا اور میں نے ابن عطاء اللہ کی لطائف المنن میں اُن کے شیخ کی روایت دیکھی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا گویا میں آسمانِ دنیا میں ہوں اتنے میں مجھے ایک شخص ملا جو کہہ رہا تھا اے اللہ امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرمائیے، اے اللہ امتِ محمدیہؐ کو بخش دیجئے۔ اے اللہ امتِ محمدیہؐ کی درستی کر دیجئے۔ اے اللہ امت محمدیہؐ کی پردہ پوشی فرمائیے بیان کیا کہ یہ خضرؑ کی دعا ہے جو اس کو روزانہ پڑھتا ہے۔ وہ ابدال میں سے لکھا جاتا ہے۔

میں نے مصابیح میں دیکھا ہے ابی بن کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ میں مسجد میں تھا اتنے میں میں نے ایک شخص کو ایسی قرأت پڑھتے سنا جس سے مجھے انکار تھا اور پھر دوسرے شخص نے اس کو دوسری طرح پڑھا اس کے بعد میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور اس سے آپؐ کو آگاہ کیا آپؐ نے دونوں اشخاص کو پڑھنے کا حکم دیا۔ دونوں نے پڑھا آپؐ نے دونوں کی قرأت کو مستحسن قرار دیا تب جا کر میرے دل سے تکذیب دور ہوئی اور نہ اس وقت جبکہ میں جاہلیت میں آلودہ تھا۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا تھا گویا کہ میں خوف سے خدا کو دیکھ رہا ہوں پھر آپؐ فرمانے لگے اے ابی مجھے یہ پیغام ملا تھا کہ میں قرآن پاک کو ایک ہی طرح پڑھوں میں نے مکرر عرض کیا کہ میری امت پر آسانی کیجئے تو مجھے اجازت ہوئی کہ

لہ ہم جہنم کو ضرور بھر دیں گے ۱۲۔

دو طرح پڑھا کروں۔ میں نے پھر عرض کیا کہ میری امت پر اور آسانی کیجئے تو مجھے سات طرح پر قرأت کرنے کی اجازت مرحمت ہوگئی اور ارشاد ہوا کہ جتنی بار آپؐ نے تکرار کیا ہے اتنی ہی درخواستوں کی آپ کو اجازت ہے چنانچہ میں نے درخواست کی اے اللہ میری امت کو بخش دیجئے میری اُمت کو بخش دیجئے اور تیسری درخواست کو میں نے اس روز کے لئے ملتوی کر رکھا ہے جس روز سب کے سب میری طرف راغب ہوں گے حتیٰ کہ ابراہیمؑ بھی۔ پھر میں نے وہ مضمون جو مصابیح میں تھا تفسیر قرطبی میں بروایت مسلمؒ دیکھا پھر کہا کہ ان کے اس قول کے معنی (تب جاکے تکذیب میرے دل سے دور ہوئی) یہ ہیں کہ شیطان کی جانب سے اُن کے دل میں دغدغہ پڑ گیا تھا جس کی وجہ سے وہ پریشان حال تھے اور ان کا ذہن مکدر رہتا تھا کیونکہ اختلاف قرأت کو وہ ایسا امرِ عظیم سمجھتے تھے جیسا فی نفسہ وہ نہیں ہے جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ حال معلوم ہوا جس میں وہ مبتلا تھے آپؐ نے ان کے سینہ پر مار دیا اس سے ان کا باطن کھل گیا اور روشن ہوگیا اس وقت خوفِ خدا سے وہ پسینہ پسینہ ہوگئے تھے۔ ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ خدا کو اس سے زیادہ محبوب کوئی دعا نہیں ہے کہ اے اللہ امتِ محمدیؐ کو بخش دیجئے ان پر رحمت عام نازل فرمائیے۔

علائیؒ نے سورۂ سبحان میں بیان کیا ہے کہ عمرؓ بن خطاب نے کہا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے فرمایا اے یہودی تجھ پر افسوس ہے کیا تجھے توریت میں ستر درخواستیں نہیں ملیں جو موسیٰ علیہ السلام نے رب العالمین سے کی تھیں اور ہر ایک کے ساتھ شفاعت کے خواہاں ہوئے تھے یعنی کہتے تھے شفاعت کر میرے لئے کر دیجئے ارشاد ہوا نہیں وہ میرے بندہ احمدؐ کے لئے ہے یہودی نے کہا اے اللہ والے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہودی کیا تجھے توریت میں یہ نہیں ملتا کہ میرا نام عرش پر لکھا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنے عزت وجلال کی قسم میرے بندوں میں سے جو بندہ دل سے اخلاص کے ساتھ زبان سے تصدیق کر کے کہے گا:-
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں قیامت کے روز اسے دوزخ سے امان عطا کروں گا۔ یہودی نے کہا اے اللہ والے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہودی تجھ پر افسوس ہے کیا تجھے توریت میں یہ لکھا ہوا نہیں ملتا کہ میں بلند ٹیلے پر قیامت کے روز کھڑا ہوں گا میرے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا کوئی ملک مقرب یا نبی مرسل ایسا نہ ہوگا جس کو میری بہ نسبت رحمٰن سے زیادہ قرب میسر ہو یہودی نے کہا اے اللہ والے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہودی کیا تجھے توریت میں یہ نہیں ملتا کہ جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں اس یہودی نے کہا اے اللہ والے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہودی تجھ پر افسوس ہے کیا تجھے توریت میں یہ لکھا ہوا نہیں ملتا کہ میں سب سے پہلے رحمٰن کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا یہودی نے کہا اے اللہ والے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہودی تجھ پر افسوس ہے کیا توریت میں تجھے یہ نہیں ملتا کہ میں قیامت میں سب سے پہلے سجدہ کروں گا۔ اور پہلا مسلمان ہوں گا کبھی اپنے حوض پر کھڑا ہوں گا اور کبھی عرش کے پاس کھڑا ہوں گا اور امتی امتی کہتا ہوں گا۔ یہودی نے کہا اے اللہ والے میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے اللہ

کے کوئی معبود نہیں اور آپ بیشک خدا کے رسول ہیں۔

اور خبر میں وارد ہے کہ خدا نے عرش کے نیچے زرِ خالص سے ہزار شہر پیدا کئے ہیں اور اپنی وسعت رحمت سے ان کو بھر دیا جب قیامت کا روز ہو گا تو وہ امتِ محمدیؐ کے گنہگاروں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ قصیدہ بردہ میں ہے لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِيْنَ يَقْسِمُهَا + يَأْتِي عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقَسَمِ عقائق الحقائق میں بیان کیا ہے کہ جعفر صادقؓ کا قول ہے کہ خدا نے نور کے تین بساط پیدا کئے ہیں ہر بساط کی وسعت ہزار سال کی ہے اوّل بساط کا نام بساطِ قربت ہے دوسرا بساطِ خدمت ہے تیسرا بساطِ محبت ہے خدا نے پھر بساط پر نورِ محمدیؐ کو ہزار سال جاگزیں رکھا ہے پھر بساطِ خدمت پر دو رکعتیں ادا کرنے کا اسے حکم فرمایا چنانچہ وہ تکبیر تحریمہ میں ہزار سال رہا اسی طرح قیام میں اسی طرح رکوع میں اسی طرح اعتدال میں اسی طرح سجدہ میں اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں اسی طرح دوسرے سجدہ میں رہا اور یہی حالت اس کی دوسری رکعت میں ہوئی اور داہنے جانب سلام پھیرنے میں ہزار سال اور بائیں جانب سلام پھیرنے میں اسے ہزار سال لگے اس کے بعد اس نے کہا کہ سوائے خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کے کوئی معبود نہیں اسی کا ملک ہے اسی کے لیے ستائش ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے وہ ہر شے پر قادر ہے اے اللہ میں روح لطیف ہوں مجھ کو دنیا میں سکونت پذیر کیجئے مجھ کو اپنی مخلوق کے پاس بھیجئے تاکہ وہ آپ کی وحدانیت پر ایمان لائیں اور میں ان کو آپ کی خدمت کی طرف بلاؤں اگر وہ قصور کریں تو آپ ازل سے کرم اور رحمت کے ساتھ موصوف ہیں اور ان کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما لیجئے چنانچہ خدائے سبحانہٗ وتعالیٰ نے اسے قبول فرما لیا اور ارشاد کیا کہ میں تیری شفاعت قبول کر لوں گا۔

اور ان پر رحمت نازل کر کے بخشش کر دوں گا۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ کون سا ایمان سب سے زیادہ عجیب ہے انہوں نے کہا فرشتوں کا ایمان آپؐ نے فرمایا اس میں کیا تعجب ہے وہ تو ملکوت کا مشاہدہ کرتے ہیں انہوں نے کہا تو انبیاء کا ایمان آپؐ نے فرمایا اس میں کیا تعجب ہے وہ خطاب مشاہدہ سنتے ہیں انہوں نے کہا تو ہم لوگوں کا ایمان آپؐ نے فرمایا اس میں کیا تعجب ہے تم نے تو مجھے دیکھا ہے اور معجزات دیکھے ہیں انہوں نے عرض کیا تو پھر کونسا ایمان زیادہ عجیب ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کا ایمان جو میرے بعد آئیں گے وہ سفید کاغذ[۱۲] پر کی سطروں پر ایمان لے آئیں گے۔ ابو سعید خدری رح کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے نبی اللہ اسے مژدہ ہو جس آپ کو دیکھے اور آپ کے اوپر ایمان لائے آپؐ نے فرمایا مژدہ ہو اس کو جو مجھے اور مجھ پر ایمان لائے پھر مژدہ ہو پھر مژدہ ہو اس کو آپؐ نے سات بار فرمایا یعنی اس کو مژدہ ہو جو مجھ پر ایمان لائے اور اس نے مجھے نہ دیکھا ہو۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان لوگوں سے محبت رکھتا ہوں جو میرے بعد ہوں گے۔ ان میں سے کوئی کوئی چاہتا ہو گا کہ اپنے اہل اور مال کے عوض میں مجھے دیکھ لیتا۔ اس کو شفا میں ذکر کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ کے اوپر ایمان لائیں اور

۱؎ شاید میرے پروردگار کی رحمت جب وہ اسے تقسیم فرمائے گا گناہ کے موافق حصہ میں آئے گی ۱۲۔

آپؐ کی تصدیق کریں حالانکہ آپ کو انہوں نے نہ دیکھا تو ان کے لئے کیا ہے آپؐ نے فرمایا انہیں مژدہ ہو انہیں مژدہ ہو وہ لوگ ہم سے ہیں اور ہمارے ساتھ ہوں گے اور دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے میرے حوض پر میرے اہل بیت اور میرے محبین وارد ہوں گے۔

حکایت مہاجرین و انصار و بنی ہاشم کی ایک جماعت یکجا ہوئی انصار نے کہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم احق ہیں کیوں کہ ہم آپؐ کے ساتھ ہو کر لڑے آپؐ کو ہم نے پناہ دی آپ کی نصرت کی مہاجرین نے کہا کہ آپؐ کے ساتھ ہم احق ہیں کیوں کہ ہم نے آپ کے ساتھ ہجرت کی اپنے وطن چھوڑے بنی ہاشم نے کہا ہم آپؐ کی قوم کے ہیں آپؐ کے قرابت مند ہیں ہم آپؐ کے ساتھ احق ہیں اس کے بعد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس سے گذرے آپؐ نے انصار سے کہا میں تمہارا بھائی ہوں انصار کہنے لگے اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم ہم کامور رہوئے آپؐ نے مہاجرین سے فرمایا میں تم میں سے ہوں اس پر مہاجرین کہنے لگے اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم ہم کامور ہوئے۔ آپؐ نے بنی ہاشم سے فرمایا تم میرے اہل اور میرے قرابت مند ہو اس پر بنی ہاشم کہنے لگے اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم ہم کامور ہوئے۔

کسی نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت روئے جبرئیلؑ نے اسکا سبب پوچھا آپؐ نے فرمایا مجھے خوف ہے کہ خدا میری امت پر کہیں عذاب نہ کرے کیوں کہ ارشاد ہو چکا ہے[ل] وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ پھر جبرئیلؑ غائب ہوگئے اس کے بعد آکر کہنے لگے خدا تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور ارشاد فرمایا ہے آپ دلشاد رہیئے۔ ان پر میری شفقت آپ کی شفقت سے زیادہ ہے اور خدا ان کو عذاب نہیں دے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کرتے ہوں۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے پیدائش خلق سے دو ہزار برس پہلے برگ آس پر ایک تحریر لکھی پھر اس کو عرش پر رکھ دیا پھر ندا کی لے امت محمدیؐ بے شک میری رحمت میرے غضب سے بڑھی ہوئی ہے میں تمہاری درخواست سے پہلے ہی تمہیں عطا کر چکا ہوں اور تمہارے استغفار کرنے سے پہلے ہی تمہیں بخش چکا ہوں۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس قدر والدہ شفیقہ اپنے بچہ پر مہربان ہوتی ہے خدا اس سے بھی زیادہ میری امت پر مہربان ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کوئی امت ایسی نہیں جن میں سے بعض دوزخ میں اور بعض جنت میں نہ ہوں اور میری امت سب کی سب جنت میں ہوگی بروایت ابی موسیٰؓ اشعری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میری امت امتِ مرحومہ ہے آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا دنیا ہی میں زلازل اور فتن سے جلدی سے اُن کی سزا ہو چکی ہوگی چنانچہ جب قیامت ہوگی میری امت کے ہر شخص کو اہل کتاب میں سے ایک شخص دیا جائے گا اور کہا جائے گا یہ تیرا دوزخ سے فدیہ ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنتی اپنے اوپر کے بالاخانوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے تم مشرق و مغرب کے روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور یہ ان کی باہمی

ل اور خدا انہیں عذاب نہ دے گا اور آپ ان میں ہوں ۱۲

فضیلت میں فرق کی وجہ سے ہوگا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نبیوں کے منازل ہوں گے، دوسرا وہاں تک نہیں پہنچ سکے گا۔ آپؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگ خدا پر ایمان لائے، اور رسولوں کی تصدیق کی برماویؒ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے اگر کہا جائے کہ بالاخانوں کے سوا کوئی اور کہیں ہوگا کہ نہیں کیونکہ تمام جنتی ایماندار اور تصدیق کرنے والے ہوں گے۔ بعض نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ امت محمدیؐ تمام رسولوں کی تصدیق کرنے والی ہوگی۔ پس ان کے سوا اور امت کے لوگ بالاخانوں میں نہ ہوں گے دریّ کے معنی نہایت درخشاں کے ہیں کیونکہ در روشن ہوتا ہے غابر کے معنے وہ ستارہ جو غروب کے لئے لٹک آیا ہو اور نظروں سے دور ہو گیا ہو۔

لطیفہ خدا تعالیٰ نے اس امت کو اپنی طرف نسبت کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے عبادی ان کو آدمؑ کی طرف نسبت کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے یا بنی آدم اور ان کو نوحؑ کی طرف نسبت کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے[1] شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا اور ان کو ابراہیمؑ کی طرف نسبت کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے[2] مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ اور ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے[3] كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ پس جب قیامت کا روز ہوگا آدمؑ کہیں گے میری اولاد اور نوحؑ کہیں گے میرے اہل شریعت ابراہیمؑ کہیں گے میرے اہل ملت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے میرے امتی اور خدائے سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہوگا میرے بندوں کو جنت میں لے جاؤ۔

مسئلہ اگر کافر مسلمانوں سے کہے کہ میں تمہارے مثل ہوں یا کہے اسلام لایا میں تو اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا۔ اور اگر کہے میں امتِ محمدیؐ میں سے ہوں، بغوی کا قول ہے کہ تب ہم اس کے اسلام کا حکم کر دیں گے اور ابن النحویؒ اور بغوی نے اس کو برقرار رکھا ہے اور ایسے ہی اگر کہا کہ میں محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تو وہ مسلمان سمجھا جائے گا نہ اس کہنے سے کہ محمدؐ رسول پر ایمان لایا کیونکہ رسولِ خدا کے سوا کبھی اور دن کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے اس کو روضہ میں بیان کیا ہے۔ **فائدہ** چالیس سے لیکر سو مردوں تک اگر ہوں تو امت کا لفظ بولا جاتا ہے اور دس سے کم ہوں تو رہط کہتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ چالیس سے کم کہ جن میں کوئی عورت نہ ہو برماویؒ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ[4] وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ میں امت کے معنے مدت کے ہیں اور ایسے ہی خدا تعالیٰ کے قول کے[5] وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ میں امت معدودہ کے معنے مدت معلومہ کے ہیں یعنی روز قیامت کشاف میں ہے کہ رہط تین سے لیکر دس تک کے لیے بولا جاتا ہے اور رکب دس یا زیادہ اونٹ والوں کے لئے آتا ہے اور نفر تین سے نو تک کے لیے اور بعض نے کہا ہے کہ دس تک کے لیے اور عصبہ دس سے چالیس تک کہتے اور بعض نے کہا ہے کہ دس سے پندرہ تک کے لئے اور عَصَبَہ بفتح عین وصاد و با ربول کروہ شخص مراد ہوتا ہے جو میراث کا کل

[1] تمہارے لئے دو دین مشروع کیا جس کی نوحؑ کو وصیت کی تھی ۱۲ [2] تمہارے باپ ابراہیمؑ کی ملت ۱۲ [3] تم بہتر ہیں امت ہو کہ لوگوں کے لئے نکالے گئے ۱۲ [4] اور اگر ہم ان سے عذاب مؤخر کر دیں ایک مدت معین تک ۱۲ [5] اے میرے بندو ۱۲

مال لے لیتا ہے جب اس کے ساتھ صاحب فرض نہ ہو مثلاً ایک شخص مرگیا اور سوائے چچا کے اس کا کوئی وارث نہیں تو کل مال چچا کو ملے گا یہ عصبہ بنفسہ ہے اور اسی طرح بیت المال اور معتق کا حال ہے اور عصبہ بغیرہ بیٹی و پوتی و حقیقی بہن اور علاتی یعنی صرف باپ میں شریک بہن ہیں ان میں سے ہر ایک اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہے اور عصبہ مع غیرہ بہنیں بیٹیوں یا پوتیوں کے ساتھ ہوتی ہیں اسنوی نے کہا ہے کہ لفظ قوم مردوں کے لئے اسم جمع ہے حتیٰ کہ اگر کوئی قوم زید کے لئے وصیت کرے یا ان پر وقف کرے تو عورتیں اس میں داخل نہ ہوں گی اور طائفہ لغت میں جماعت کو کہتے ہیں۔ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ ایک بھی طائفہ ہے اور کسی کے عشیرۃ سے اس کے اہل مراد ہوتے ہیں اور عترت سے اس کے قرابت دار اور متولی نے لفظ قبیلہ اور عشیرہ کی باپ کی قرابت کے ساتھ تخصیص کی ہے اس کو روضہ میں بیان کیا ہے ذریت وعقب ونسل میں بیٹوں اور بیٹیوں کی اولاد داخل ہو جاتی ہے اگرچہ دور کے ہو خواہ وقف میں ہو خواہ وصیت میں کیوں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ یعنی ابراہیمؑ و داؤد و سلیمانؑ سے لے کر عیسیٰؑ بن مریم تک باوجودیکہ وہ بھانجے ہیں اور بضع تین سے لے کر سات تک پر بولا جاتا ہے اور بقول بعض دس تک اور وسط بسکون سین ظرف مکان ہے۔ چنانچہ بولتے ہیں زید وسط الدار یعنی زید گھر کے بیچ میں ہے اور اسی طرح وسط بفتح سین ہے چنانچہ کہتے ہیں ضربت زید اوسطہ کوفی ان دونوں لفظوں میں کوئی فرق نہیں کرتے اور دونوں کو ظرف قرار دیتے ہیں اور ثعلب وغیرہ نے فرق کیا ہے چنانچہ بیان کیا ہے کہ جس کے اجزاء جدا جدا ہوں جیسے کہ قوم تب وہ سکون سین سے وسط ہے اور جو ایسا نہ ہو جیسے گھر تب وہ بفتح سین ہے۔ مسئلہ اگر اپنی چار زوجات کو جس حالت میں کہ وہ سامنے تھیں کہا تم میں سے وسط پر طلاق تو درمیان کی دو عورتوں سے ایک پر طلاق پڑے گی اور زوج اس کو متعین کرے گا اور روضہ میں منجملہ زیادات کے اُسے بیان کیا ہے رافعیؒ طلاق نہ پڑنے کے قائل ہیں کیونکہ چار کا کوئی وسط نہیں ہوتا واللہ اعلم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مناقب

وہ ابن آزر ہیں ان کا نام تارخ تھا علائی نے خدا تعالیٰ کے قول[1] عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کے متعلق بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا تم اُسے پسند نہیں کرتے کہ عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ قیامت کے روز تم میں ہوں ابراہیمؑ کہیں گے آپ میری دعا ہیں مجھے اپنی امت میں کر لیجیے۔ اس کو شفاء میں ذکر کیا ہے **حکایت**۔ ابراہیمؑ نے خواب میں جنت کو دیکھا اس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اس کے درخت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اس کی شاخیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کے پھل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ہیں اس کے دروازوں پر لکھا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے لئے تیار کی گئی ہے

---

[1] عنقریب خدا آپ کو مقام محمود پر بھیجے گا ۱۲۔

جب صبح ہوئی تو انہوں نے اپنا خواب اپنی قوم سے بیان کیا وہ پوچھنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں اور ان کی امت کون ہے ابراہیمؑ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں ان کے پاس جبرئیل آئے اور کہنے لگے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے حبیب اور میرے برگزیدہ خلق ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو میں نہ دنیا کو پیدا کرتا نہ جنت کو نہ دوزخ کو وہ دنیا میں آخری نبی اور قیامت میں پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے ان کی امت تمام امتوں سے زیادہ میرے نزدیک کرامت رکھتی ہے اور جنت خلق پر اس وقت تک حرام ہے جبتک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت اس میں داخل نہ ہو جائے۔ مقاتلؒ کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ نے ابراہیمؑ کا قرآن میں اکثر مقامات پر ذکر کیا ہے منجملہ ان کے یہ ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ یعنی ہم نے ابراہیمؑ کو صلاح و ہدایت پہلے ہی سے یعنی بلوغ کے قبل سے دے رکھی تھی اس کو کواشیؒ نے بیان کیا ہے، ابن عباسؓ کا قول ہے کہ موسیٰؑ کے قبل سے مراد ہے اور ان کو خدا نے تُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ میں شجرہ کہا ہے کیونکہ اکثر انبیاء ان کی اولاد سے ہیں۔

ان کی ولادت نمرود کے زمانہ میں ہوئی تھی وہ اپنے گھر میں تھا اتنے میں دو سفید پرندے نظر پڑے ایک نے کہا اے نمرود تجھ پر تباہی ہو میں مشرق کا پرندہ ہوں اور یہ مغرب کا پرندہ ہے اور ابراہیم کے ظہور کی بشارت ہم کو پہنچی ہے۔ جب وہ خدا کی طرف تجھے بلائیں تو ان کی تکذیب نہ کرنا اس نے آزر کو خبر دی اس نے جواب دیا شاید وہ دونوں سرکش جن ہوں گے پھر اسی شب کو وہ سو رہا تو اس نے اپنی دونوں آنکھوں کے سامنے نورِ عظیم دیکھا اس نے اسے مارا تو اس کی آنکھ نکل پڑی معبرین سے اس نے پوچھا انہوں نے کہا شاید یہ مختلف کھانوں کی وجہ سے ہے جب وہ اس کے پاس سے چلے گئے تو کہنے لگے یہ خواب اس کی سلطنت کے زوال پر دلالت کرتا ہے۔ پھر وہ سویا تو اس نے دیکھا گویا آزر کی پشت سے چاند نکلا ہے اور اس کا نور زمین سے لے کر آسمان تک پہنچ گیا ہے اور اس نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے حق آ گیا اس سے اس نے آزر کو آگاہ کیا آزر نے کہا یہ اس وجہ سے ہے کہ بتوں کی کثرت سے عبادت و خدمت کرتا ہوں اسی شب میں نمرود پھر سویا تو اس نے دیکھا گویا اس کا تخت اور تختوں میں گھوم رہا ہے اتنے میں اس کے تخت پر ایک شخص نظر آیا وہ نہایت خوبصورت تھا اس کے داہنے ہاتھ میں آفتاب اور بائیں میں ماہتاب ہے وہ شخص کہنے لگا اپنے خدا کی عبادت کر نمرود بولا کیا میرے سوا اور کوئی بھی خدا ہے اس نے کہا کہ ہاں زمین اور آسمان کے خدا پھر اس کے تخت سے کہا خدا کی قدرت سے ہل جا وہ ہلنے لگا یہاں تک کہ اس پر سے نمرود گر پڑا تب ڈر کے مارے نمرود جاگ پڑا اس نے آزر کو اس کی اطلاع دی آزر نے کہا یہ زیادتی ملک پر زوال ہے پھر وہ سو رہا تو نمرود نے زمین سے آسمان تک ایک بلند نور دیکھا اور دیکھا کہ لوگ آسمان پر چڑھتے ہیں اور ایک باجمال شخص کو اتار

لہ شجرۂ مبارک سے روشن کیا جاتا ہے ۱۲

لائے ہیں اس سے وہ لوگ کہنے لگے تیری وجہ سے زمین اپنی موت کے بعد زندہ ہو گی اس نے کاہنوں کو اس کی خبر دی اور کہنے لگا اگر تم اس خواب کی تعبیر نہ بتاؤ گے تو میں تمہیں سزا دوں گا انہوں نے کہا ہم کو تین دن کی مہلت ملے جب اس کے پاس سے باہر گئے تو آذر سے کہنے لگے اس خواب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نمرود سے جو شخص زیادہ قریب ہو گا اس سے ایک لڑکا پیدا ہوگا اور نمرود سے اس کے ملک کے بارے میں منازعت کرے گا پس تم اس سے ہمارے لئے امان لے لو تاکہ ہم اُسے آگاہ کریں اس نے ایسا ہی کیا تب نمرود کہنے لگا اے آزر تو تمام لوگوں سے میرے نزدیک زیادہ قرب رکھتا ہے، پس اس نے اس کی گردن ماردی اور خدا نے آزر سے اُسے اندھا کر دیا اور حاملہ عورتوں پر اس نے جلاّدوں کو مقرر کر دیا چنانچہ انہوں نے ایک لاکھ لڑکے ذبح کر ڈالے عرائس میں ہے کہ اس نے مردوں کو عورتوں سے الگ الگ کر دیا تھا چنانچہ جب عورت حائضہ ہوتی تھی تو اس کو اس کے شوہر کے پاس چھوڑ دیتا تھا اور جب وہ پاک ہوتی تھی تو عورت کو شوہر سے الگ کر دیتا تھا لیکن آزر نے اپنی زوجہ سے صحبت کر لی اور ابراہیمؑ اپنی ماں کے شکم میں آ گئے۔ جب شب ولادت ہوئی تو والدہ ابراہیمؑ بت خانے میں گئیں تاکہ بت ان کے درد کو کم کر دیں وہاں سارے بت اپنے اپنے تخت پر سے گر پڑے وہ ڈر کر نکل بھاگیں نمرود نے پوچھا یہ کون عورت ہے لوگوں نے کہا تیرے وزیر آزر کی زوجہ اور اس لفظ کے معنے لنگڑے کے ہیں اور بعض لے گندہ پیر کے بتلائے ہیں اس نے چاہا کہ والدہ ابراہیمؑ کی گرفتاری کا حکم دے اس کے منہ سے نکلا کہ اُسے چھوڑ دو چنانچہ وہ جنگل میں ایک غار میں جا پہنچیں۔ غار میں ابراہیم پیدا ہوئے غار میں ان کو بند کر کے آ گئیں ان کی خبر گیری کرتی رہتی تھیں ایک بار دیکھا کہ وہ اپنی ایک انگلی سے دودھ اور دوسری سے شہد چوس رہے ہیں بعض کا قول ہے کہ کوثہ اور بصرہ کے درمیان میں وہ پیدا ہوئے تھے اور بعض کا قول ہے کہ دمشق کے ایک قریہ میں پیدا ہوئے تھے جس کا نام برزہ ہے۔ علائیؒ نے بیان کیا ہے کہ سب سے مشہور قول یہ ہے کہ وہ زمین عراق میں پیدا ہوئے اور جب شام کو ہجرت کر کے گئے تو مقام برزہ میں عابد بن گئے جب ایک سال کی ان کی عمر ہوئی تو پہلی بات جو ان کے منہ سے نکلی یہ تھی کہ اے ماں میرا رب کون ہے ماں نے جواب دیا میں پھر انہوں نے پوچھا تمہارا رب کون ہے ماں نے کہا تمہارے باپ انہوں نے پوچھا میرے باپ کا کون رب ہے ماں نے کہا نمرود انہوں نے پوچھا نمرود کا رب کون ہے اس پر ماں نے ان کے چہرہ پر ایک طمانچہ مارا۔

عرائس میں ہے کہ ابراہیمؑ کو اُن کی ماں نے جس کوہ میں چھپایا تھا اس میں وہ صرف پندرہ روز رہے تھے ایک روز ایک ماہ کی طرح اور ایک ماہ ایک سال کی طرح گذرتا تھا پھر غروب آفتاب کے بعد ابراہیمؑ نے نکلنا چاہا ماں نے جن کا نام نونا تھا ان کو نکالا انہوں نے چوپایوں کو دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے

ان کو بتلایا گیا اونٹ و گائے اور گھوڑا۔ ابراہیمؑ نے کہا ان کا ضرور کوئی رب اور خالق ہوگا پھر آسمان کی طرف نظر کی تو کہنے لگے اے ماں یہ گنبد سبز جو اطرافِ عالم کو گھیرے ہوئے ہے کیا ہے اور یہ درخت اور پہاڑ اور خلائق کیا ہیں جن میں دراز و کوتاہ و قوی و ضعیف و غنی و فقیر سب ہی کوئی ہیں۔ ان سب کو کس نے بنایا ہے۔ ماں نے کہا نمرود نے پھر آخر شب میں انہوں نے ستارہ دیکھا تو کہنے لگے یہ میرا رب ہے پھر ماہتاب نکلا تو کہنے لگے یہ میرا رب ہے پھر آفتاب نکلا تو کہنے لگے یہ میرا رب ہے ان کی ماں نے ان کے باپ سے کہا یہ لڑکا تو ہمارے دین کو بدلے ڈالتا ہے پھر یہ خبر نمرود کو پہنچی اس نے پوچھا اے ابراہیمؑ آپ کس کی عبادت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رب کی اس نے پوچھا کون سے رب کی انہوں نے کہا رب العالمین کی نمرود نے پوچھا وہ رب کون ہے انہوں نے کہا وہ جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی مجھے ہدایت کرے گا۔ اس نے کہا مجھ سے اپنے رب کی صفت بیان کیجئے انہوں نے کہا وہ مارتا اور جلاتا ہے نمرود نے کہا میں مارتا اور جلاتا ہوں اس کے بعد اس نے دو شخص بلائے کہ جن پر قصاص واجب تھا ان میں سے ایک کو قتل کر دیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا ابراہیمؑ نے کہا کہ خدا مشرق سے آفتاب کو لاتا ہے تو مغرب سے نکال لا اس پر نمرود متحیر ہو گیا جبرئیلؑ ابراہیمؑ کے امام تھے خدا تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیلؑ اگر وہ کہے میں ہی اس کو مشرق سے لاتا ہوں تو فلک کو الٹ دو اور اس کو مغرب سے لے آؤ۔ ابراہیمؑ کے والد نے کہا اے ابراہیمؑ اگر تم ہماری عید میں چلو تو ہمارا دین تمہیں نہایت پسند آئے چنانچہ ابراہیمؑ ان کے ساتھ چلے جب اثنائے راہ میں تھے انہوں نے نجوم میں نظر کی یعنی جو رائے ان کے لئے ظاہر ہوئی اس میں غور کیا۔ عائشہؓ کا قول ہے علم نجوم علوم نبوت سے تھا پھر باطل ہو گیا تو ابراہیمؑ کہنے لگے کہ میں بیمار ہوں اس لئے جو مرتا ہے وہ بیمار بھی ہوتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ اس وقت ان کو بخار تھا پس وہ بت خانہ لوٹ آئے اور کلہاڑا لے کر بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پھر کلہاڑا بڑے بت کے گلے میں لٹکا دیا۔

مسئلہ۔ قاضی ابوالطیبؒ نے بیان کیا ہے کہ حیلہ جائز ہے اور ابراہیم کے فعل سے استدلال کیا ہے نیز خدا تعالیٰ کے قول[1] خذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث الآیہ سے استدلال کیا ہے پس اگر کسی نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تو گھر میں جائے تو تجھ پر طلاق ہے تو حیلہ یہ ہے کہ اس عورت سے خلع کر لے پھر وہ عورت گھر میں چلی جائے اس کے بعد اس سے پھر نکاح کر لے تو قسم کھل جائے گی اور اگر وہ خلع کے بعد اور گھر میں داخل ہونے سے قبل نکاح کر لے گا تب بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور اگر اپنے غلام سے کہا اگر تو گھر میں داخل ہوگا تو تو آزاد ہے پس حیلہ یہ ہے کہ اسے فروخت کر ڈالے یا کسی کو ہبہ کر دے پھر جب وہ گھر میں داخل ہوگا تو آزاد نہ ہوگا۔ پھر جس نے اسے خریدا ہے یا جس کو ہبہ کیا تھا

[1] اپنے ہاتھ میں سینکوں کا مٹھا لے کر اس سے مارو اور حانث مت بنو ۱۲

اُس سے واپس کرلے۔ زرکشیؒ نے اپنے قواعد میں بیان کیا ہے کہ حیلہ ہامہ اس سے زیادہ آسان ہے وہ یہ کہ اس سے کہے کہ جب کبھی میں تجھے طلاق دوں تو تجھ پر اس سے پہلے تین طلاقیں ہیں پس جیسے ہی جائے گی تو اس وقت اس پر طلاق نہ پڑیگی اور ایسے ہی اگر اپنے غلام سے کہا اگر تو گھر میں جائے تو تو آزاد ہے پھر اس سے کہا جب کبھی تجھے آزاد کردوں تو اس سے پیشتر تو آزاد ہے پھر جب وہ گھر میں داخل ہوگا تو آزاد نہ ہوگا۔ اور فصل سبر میں ضعف کا بیان پہلے گذر چکا ہے اگر کسی نے قسم کھائی کہ اس کو سو کوڑے یا سو لکڑیاں ماروں گا پھر سو کو باندھ کر ایک بار مار دے تو قسم اتر جاتی ہے اگرچہ سب کے لگنے میں اسے شک ہی کیوں نہ ہو۔ پھر جب ابراہیمؑ کی قوم بت خانہ واپس آئی تو وہ لوگ کہنے لگے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے تو لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے ایک جوان کو جسے ابراہیمؑ کہتے ہیں ان کا ذکر کرتے سُنا تھا ان لوگوں نے کہا ابراہیمؑ کو لوگوں کی آنکھوں کے سامنے لاؤ شاید کہ لوگ شہادت دیں یعنی ابراہیمؑ پر فعل کی شہادت دیں یا عذاب کے شاہد بنیں جو ہم اس پر کریں گے جب ان لوگوں پر حجت ظاہر ہوگئی بعد اس کے کہ خدا نے حق ان کی زبان پر جاری کردیا یعنی یہ کہ تم تو ایسے کی عبادت سے جو بول نہیں سکتا ظلم کرنے والے ہو پھر جب بدبختی نے انہیں پکڑا تو وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے سروں کے اوپر اُلٹ پڑے یعنی اس حالت سے جس کا وہ اپنے اوپر اقرار کرچکے تھے مجادلة بالباطل کی طرف ظلم کر کے پھر گئے اکراد میں سے ایک شخص بولا کہ ابراہیم کو جلا ڈالو خدا نے اسے زمین میں دھنسا دیا چنانچہ قیامت تک وہ اس میں دھنستا چلا جائیگا قزدینی نے بیان کیا ہے ابلیس لعین بولا کہ میں اکراد کے ساتھ آرام میں رہوں گا کیونکہ وہ میری مخالفت نہ کریں گے انہوں نے ایک احاطہ بنایا جس کا طول اسّی ہاتھ اور عرض چالیس ہاتھ تھا اور نمرود نے پکار دیا لوگو ابراہیمؑ کی آگ کے لئے لکڑی جمع کرو اس کے بعد عورت نذر کرتی تھی کہ اگر میری حاجت بر آئے تو میں ابراہیمؑ کی آگ کے لئے لکڑی دوں گی اور عورت چرخا کاتتی تھی اور سوت بیچکر ابراہیمؑ کی آگ کے لئے لکڑی خریدتی تھی اور اپنے دین میں اس طرح تقرب حاصل کرتی تھی۔ مریض وصیت کرتا تھا کہ اس کے مال سے ابراہیمؑ کی آگ کے لئے لکڑی خریدی جائے جب انہوں نے لکڑیاں جمع کرلیں تو سات روز تک ہر طرف سے آگ سلگاتے رہے پھر جب ابراہیمؑ کو اس میں ڈالنا چاہا تو نہ ڈال سکے اس وقت ابلیس نے انہیں منجنیق بنانا سکھایا اور سب سے پہلے اسلام میں جو اس کے ذریعے پھینکا گیا وہ خدا کے نبی ابراہیمؑ خلیل اللہ ہیں انہوں نے ابراہیم کو باندھ کر منجنیق پر رکھا آسمان و زمین اور فرشتوں نے ایک چیخ ماری اور کہنے لگے اے ہمارے رب آپ کا خلیل آگ میں ڈالا جاتا ہے اور زمین میں سوائے اس کے کوئی ایسا نہیں ہے جو آپ کی عبادت کرے لہذا ہمیں نصرت کی اجازت دی جائے ارشاد ہوا کہ وہ میرا خلیل ہے سوائے اس کے میرا کوئی خلیل نہیں اور میں اس کا معبود ہوں میرے سوا اس کا کوئی اور معبود نہیں ہے اگر تم سے یہ مدد مانگے تم مدد دو اور اگر سوائے میرے کسی کو نہ بلائے تو میں اس کا کارساز ہوں مجھے اور اُسے چھوڑ دو پس انہوں نے جب آگ میں ڈالنا چاہا تو پانی کا داروغہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اگر آپ چاہیں تو آگ کو پانی سے بجھا دوں اور ہوا کا داروغہ آکر کہنے لگا اگر آپ چاہیں تو آگ کو آپ کے پاس سے ہوا پر اُڑا لے جاؤں۔ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا مجھے تمہاری حاجت نہیں خدا مجھے کافی اور اچھا کارساز ہے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے لئے باندھا تو آپ پڑھنے لگے[۵] لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الْمُلْکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب آپ کو آگ میں ڈالنا چاہا تو آپ کے پاس دس آدمی آئے، وہ منجنیق میں آپ کو نہ رکھ سکے، اس کے بعد سو آئے وہ بھی عاجز رہے، پھر آپ کے پاس دو سو آئے وہ بھی عاجز رہے، تب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تم مجھے آگ میں ڈالنے کی سکت نہیں رکھتے؛ وہ بولے، ہاں۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ خدا کا نام لو، تو انہوں نے استہزار کی طور پر کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور آپ کو آگ میں پھینک دیا۔ جبرئیل علیہ السلام آپ کے سامنے آئے اور پوچھنے لگے، کیا آپ کو کوئی حاجت ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ تم سے تو نہیں ہے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنے رب سے اپنی رہائی کے لئے کیوں مدد نہیں مانگتے، ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ نفس معیوب ہے۔ پس رب طاہر سے نہیں سوال کرتے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کی روح تو پاک ہے، وہ خدا سے درخواست کرے ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ روح برہنہ ہے اور برہنہ مردود ہوتا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ خدا سے آپ کا قلب درخواست کرے، ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ قلب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ پھر جبریل علیہ السلام نے پوچھا، کیا آپ آگ سے نہیں ڈرتے۔ آپ نے پوچھا، اسے کس نے جلایا ہے، جبریل علیہ السلام نے کہا کہ نمرود نے، آپ نے پوچھا کس نے حکم دیا تھا، جبریل علیہ السلام نے کہا کہ خدائے جلیل نے، آپ نے کہا تو خلیل خدائے جلیل کے حکم پر راضی ہے، اس وقت خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آگ ابراہیم پر سرد اور سلامتی بن جا۔ امام نووی رحمۃ اللہ نے تہذیب الاسمار واللغات میں بیان کیا ہے کہ مشرق سے لے کر مغرب تک آگ سرد ہو گئی۔

لطیفہ ۔ موسیٰؑ عصا سے ڈر گئے تھے اور ابراہیم علیہ السلام آگ سے نہیں ڈرے، اس لئے کہ آگ مصنوعات خداوندی سے ہے اور نبی کو صنعت خالق سے خوف ہوتا ہے اور نمرود نے آگ سلگائی تھی اور نبی کو غیر خدا کی بنائی ہوئی شے سے خوف نہیں ہوتا۔ اگر کہا جائے کہ ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو نہ گھبرائے اور اپنے صاحبزادہ کے ذبح کرنے کے وقت گھبرا گئے تھے۔ جواب یہ ہے کہ جب آگ میں ڈالے گئے تھے تو نور محمدی ان کی پیشانی میں تھا اور ذبح کے وقت وہ نور اسمٰعیل علیہ السلام میں منتقل ہو کر آ چکا تھا، اور کتاب انیس الجلیس میں مذکور ہے کہ جبریل علیہ السلام نے قوت کا دعویٰ کیا تھا، چنانچہ کہا تھا کہ ایک انگلی سے اپنی قوت سے آسمانوں کو الٹ دوں گا، خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام تم سے زیادہ قوی ہیں، حالانکہ وہ منجنیق کے پلّے میں ہیں۔ آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام اتر کر آئے اور پوچھنے لگے کہ آپ کو کوئی

---

[۵] سوائے آپ کے کوئی معبود نہیں آپ پاک ہیں، پروردگار عالم ہیں آپ ہی کے لئے حمد ہے اور آپ ہی کا ملک ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں

حاجت ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ میرے ساتھ آگ میں رہو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ مجھے یہ قدرت نہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں نمرود کی آگ کو نور توحید سے بجھا دوں گا، اس وقت جبرئیل علیہ السلام اپنے دعوے سے باز آئے، آگ نے پوچھا کہ میں اپنی طبیعت کے موافق کروں یعنی جلادوں یا شرع کے موافق کروں یعنی آپ کی بے اجازت کچھ نہ کروں اس سے کہا کہ شرع کے موافق کر یعنی ذرا بھی نہ جلا۔ اگر خداتعالےٰ کا یہ ارشاد نہ ہوتا کہ ابراہیم پر سلامتی بن جا تو ابراہیم علیہ السلام اس کی خنکی سے وفات پاجاتے اور اگر ابراہیم علیہ السلام پر نہ کہا جاتا تو اس کی خنکی ہمیشہ برقرار رہتی اور بسم اللہ کی فضیلت میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ آگ میں ڈالے جانے کے وقت ان کا کیا سن تھا اور کتنی دیر اس میں مقیم رہے۔ علائی کا بیان ہے کہ خدا نے جبرئیل علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام کے پاس جنت سے ایک کرتہ لے کر بھیجا، انہوں نے آکر کہا کہ آپ کے پروردگار نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ آگ میرے دوستوں کو نہیں جلاتی۔ جب نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو صحیح وسالم دیکھا تو کہنے لگا کہ اے ابراہیم کیا آپ اس میں سے صحیح وسالم نکل آسکتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہاں جب وہ نکل آئے تو نمرود کہنے لگا آپ کا رب نہایت خوب ہے، میں اس کے لئے چار ہزار گائیں قربانی کروں گا، ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب تک تو خدا پر ایمان نہ لائے گا خدا تجھ سے کچھ قبول نہ کرے گا، المختصر وہ کافر ہی رہا یہاں تک کہ خدا نے اسے مچھر سے ہلاک کر دیا اور بعض کا قول ہے کہ اس لئے کہ اس نے ابراہیم علیہ السلام کو ایک سجدہ کیا تھا خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ سجدہ مجھے کرتا تو میں اسے بخش دیتا۔

فائدہ ۔ ابراہیم علیہ السلام کی سنتوں میں سے ایک ختنہ کرنا بھی ہے اور مناقب حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزر چکا ہے اور مردوں میں سب سے پہلے ان کا ختنہ ہوا اور عورتوں میں سب سے پہلے ہاجرہ کا ختنہ ہوا اور سب کے پہلے ان کے کان چھدے۔ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ قصہ یہ ہوا تھا کہ سارہ ہاجرہ پر ناراض ہوئیں اور انہوں نے قسم کھائی کہ ان کے تین عضو کاٹ ڈالوں گی، ابراہیم علیہ السلام نے حکم دیا کہ ہاجرہ کے دونوں کان چھید دیں اور ختنہ کر دیں۔ بعلبک کے قریب جودی پر ایک نہایت زبردست شخص تھا، ہاجرہ اس کی بیٹی تھیں ہاجرہ کا نوے برس کی عمر میں انتقال ہوا، اور اسماعیل علیہ السلام کا بیس برس کا سن تھا اور سارہ ایک سو سینتالیس برس کی ہو کر مریں۔ غزالی نے احیاء میں بیان کیا ہے کہ بالیاں پہنانے کے لئے لڑکی کے کان چھیدنا حرام ہے اور اس کے انکار میں بڑا مبالغہ کیا ہے اور حنابلہ کی کتاب رعایت میں ہے کہ یہ جائز ہے، البتہ لڑکے کے کان چھیدنا مکروہ ہے۔ حنفیہ کی کتاب قاضیخاں میں ہے کہ لڑکی کے لئے کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب پر اس بارے میں انکار نہیں فرمایا۔ انبیاء علیہم السلام میں ایک جماعت ختنہ شدہ پیدا ہوئی، یعنی آدم علیہ السلام وشیث علیہ السلام وادریس علیہ السلام ونوح علیہ السلام ولوط علیہ السلام ویوسف علیہ السلام وموسیٰ علیہ السلام وشعیب علیہ السلام وسلیمان علیہ السلام ویحییٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خدا نے ان کا ختنہ چاہا پس ہو گیا کیونکہ جب خدا چاہتا ہے تو اس کا حکم یہی ہے کہ کن فرما دیتا ہے اور وہ ہو جاتا ہے۔ سوائے آل عمران کے کل قرآن میں ابن عامر کی قرأت کے موافق فیکونَ کے نون کو نصب ہے کیونکہ اس میں ہے کن فیکون الحق من ربک اور انعام میں کن فیکونُ قولہ الحق آیا ہے

کسائی سے مروی ہے کہ نحل ویٰسین میں نصب ہے اوران دونوں کے غیر میں رفع ہے اور باقی لوگ کل قرآن میں فیکون کے نون کی نسبت بنا بر استیناف کے رفع کے قائل ہیں یعنی تقدیر عبارت کی فہو یکون ہے اور نصب کی صورت میں فیکون جواب امر ہوگا۔ میں نے واحدی کی بسیط میں دیکھا ہے کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو وحی بھیجی طہارت کیجئے، انہوں نے کلی کی، پھر وحی بھیجی کہ طہارت کیجئے انہوں نے ناک میں پانی ڈالا، پھر خدا نے وحی بھیجی کہ طہارت کیجئے، انہوں نے مسواک کی خدا نے ان کے پاس پھر وحی بھیجی، طہارت کیجئے، انہوں نے مونچھیں کتر دیں، خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی طہارت کیجئے، انہوں نے استنجا کیا، خدا نے پھر ان کے پاس وحی بھیجی کہ طہارت کیجئے، انہوں نے سر میں مانگ نکالی، خدا نے پھر ان کے پاس وحی بھیجی، طہارت کیجئے انہوں نے زیر ناف کے بال تراشے، خدا نے پھر ان کے پاس وحی بھیجی طہارت کیجئے، انہوں نے بغل کے بال اکھاڑے، پھر خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی، طہارت کیجئے، انہوں نے اپنے ناخن کاٹے، خدا نے ان کے پاس پھر وحی بھیجی طہارت کیجئے، انہوں نے اپنے بدن کو دیکھا کیا کریں، پھر ایک سو بیس برس کی عمر میں ختنہ کیا اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ ان کا سن اسی برس کا تھا خدا کا انہیں حکم ہوا تو انہوں نے بسولے سے خود اپنا ختنہ کر لیا، ان کے نہایت شدید درد ہوا، جبریل علیہ السلام نے ان سے کہا، آپ نے جلدی کی اے ابراہیم علیہ السلام قبل اس کے کہ آپ کے پاس ختنہ کرنے کا آلہ آتا آپ نے ختنہ کر ڈالا انہوں نے کہا کہ میں اپنے پروردگار کا حکم بجا لایا، خدا نے اسی دم درد دور کر دیا اور اسمعیل علیہ السلام کا انہوں نے تیرہ برس کی عمر میں ختنہ کیا اور اسحق علیہ السلام کا سترہ برس کی عمر میں ختنہ کیا۔ پس ختنہ کرنا واجب ہے البتہ خنثیٰ پر حرام ہے اور ختنہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ہر عضو کی ایک عبادت ہے اور شرم گاہ کی عبادت ختنہ کرنا ہے اور بعض کا قول ہے کہ ختنہ کرنے کا سبب یہ واقع ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام اور عمالقہ میں قتال ہوا پس ابراہیم علیہ السلام کے مقتولین کے عمالقہ کے مقتولین سے کوئی شناخت نہ ہو سکی تب سے ختنہ اہل اسلام کی شناخت قرار دی گئی اور ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے قربانی کی اور ضحیہ[۱] کی نفضیلت میں پہلے گزر چکا ہے اور سب سے پہلے ان کے بال سفید ہوئے اور باب عدل کی فصل اکرام المشائخین میں بڑھاپے کی نفضیلت گزر چکی ہے اور خضاب اور کنگھی کرنے کی نفضیلت میں گزر چکا ہے کہ حنا[۲] بلغمی اور سوداوی امراض کو نافع ہے اور جن اعضاء پر خضاب لگتا ہے ان کو قوت ہوتی ہے اور حنا بارد یابس ہے اور اگر لونگ پانی میں تر کر کے اس میں مہندی گوندھی جائے تو بال سیاہ اور خوشنما ہو جاتے ہیں۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خضابوں کے سردار حنا کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے مونچھیں کتری ہیں اور ناخن کاٹے ہیں چنانچہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ سنت قرار پایا کیونکہ خدا تعالیٰ نے جب ابراہیم علیہ السلام کو اشیائے سابق الذکر سے آزمایا تو انہوں نے سب کو پورا کر دکھایا، خدا نے ان کو امام بنا دیا کہ تمام دین والے ان کا اقتدا کریں، ان کی تعظیم کریں، دین اور نسب کی رو سے ان سے شرف حاصل کریں۔ مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے اور بغل کے بال اکھڑنے میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا مسنون ہے اور ۴۰ روز سے

---

[۱] قربانی [۲] مہندی

زیادہ تاخیر کرنا نہایت شدت سے مکروہ ہے، اس کو روضہ میں بیان کیا ہے۔ یہ عدد متعدد مقامات پر اعتبار کیا گیا ہے چنانچہ خدا نے آدم علیہ السلام کا خمیر چالیس روز میں تیار کیا۔ موسیٰ ؑ سے مناجات کے لئے چالیس شب کا وعدہ ہوا تھا نبوت چالیس برس کے بعد ملتی ہے۔ بروایت حلیمی قواعد زرکشی میں ہے جو شخص کسی نبی کے زمانہ میں نبی ہونے کی تمنا کرے تو حکم یہ ہے، اگر یہ تمنا کرے کہ اس نبی کے بجائے وہ ہوتا تو کافر ہوگیا اور ایسا ہی ہے اگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی تمنا کرے اور حکمت ۴۰ روز کے بعد ظاہر ہوتی ہے اور نفاس کے غالب ایام چالیس روز ہیں اور نطفہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف چالیس روز میں بدلتا ہے اور زمین ہر چالیس روز میں بدل جاتی ہے اور جسم زمانہ کے بدلنے سے تھوڑا تھوڑا بدلتا رہتا ہے لیکن اس کا ظہور چالیس روز کے بعد ہوتا ہے چنانچہ اسی واسطے اولیاء نے ہر چالیس روز میں ایک بار کھانا اختیار کیا ہے اور انبیاء میں سے ہر نبی کو خدا نے چالیس مردوں کی قوت عنایت فرمائی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے چالیس نبیوں کی قوت عنایت کی ہے اور اس امت میں چالیس ابدال ہوتے ہیں اور جب مومن مرجاتا ہے تو اس کی عبادت کا مقام چالیس روز تک رویا کرتا ہے اور جو شراب پیتا ہے چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور شراب خواری کی حد آزاد کے لئے چالیس کوڑے ہیں اور زیادہ جاڑا چالیس روز پڑتا ہے اور دو نفخوں میں چالیس سال کی مدت حائل ہوگی، تمام خلق کے مرجانے کے بعد چالیس روز تک ان پر بارش ہوتی رہے گی یہاں تک کہ ان کے اجسام جم آئیں گے اور بچہ چالیس روز کے بعد ہنسنے لگتا ہے اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک بغیر چالیس آدمیوں کے جمعہ درست نہیں ہوتا اور یونس علیہ السلام ذکر الٰہی کی بدولت چالیس روز تک شکم ماہی میں آسائش سے رہے۔ اور حضرت محمد صلعم علیہ وسلم کے اصحاب جب چالیس تک پہنچ گئے اس وقت آپ کا کام ظاہر ہوا۔

فائدہ ۔ بروایت ابی ہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شنبے کے روز اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے بیماری نکل جاتی ہے ۔ اور اس میں شفا داخل ہوتی ہے اور جو یکشنبہ کو اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے فقر نکل جاتا ہے اور اس میں تونگری آجاتی ہے اور جو دوشنبہ کو اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے جنون نکل جاتا ہے اور اس میں تندرستی آجاتی ہے اور جو سہ شنبہ کو اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے برص نکل جاتا ہے اور اس میں شفا آجاتی ہے اور جو چہارشنبہ کو اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے وسواس اور خوف نکل جاتا ہے اور اس میں امن آجاتی ہے اور جو پنجشنبہ کو اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے جذام نکل جاتا ہے اور اس میں عافیت آجاتی ہے اور جو جمعہ کو اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے گناہ نکل جاتے ہیں اور اس میں رحمت آجاتی ہے ۔ تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب والترہیب میں مذکور ہے کہ یہ حدیث متصل الاسناد ہے بروایت ابن عمرؓ، حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو جمعہ کے روز اپنی لبیں لے اس کو ہر بال کے عوض میں جو گرتا ہے دس نیکیاں ملتی ہیں ۔ واللہ اعلم ۔

حضرت موسیٰ ؑ کے فضائل

ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے زمانہ میں ہزار سال کی مدت حائل ہے ۔ آپ کے والد کا نام عمران بن یصہر بن

فاہث ابن لائے بن یعقوب ابن اسحٰق بن ابراہیمؑ ہے۔ موسیٰؑ نے کہا کہ اے رب میں توریت میں ایک امت کو پاتا ہوں کہ جو بہترین امت ہے جو لوگوں کیلئے نکالے گئے ہیں اس کو میری امت بنا دیجئے۔ ارشاد ہوا کہ وہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ کہنے لگے اے رب میں توریت میں ایک امت کو پاتا ہوں کہ وہ حج کریں گے اور وہ لوٹنے بھی نہ پائیں گے کہ خدا ان کو بخش دیگا، ان کو میری امت بنا دیجئے' ارشاد ہوا' یہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' انہوں نے کہا کہ اے رب میں توریت میں ایک امت کو پاتا ہوں کہ ان کی انجیلیں ان کے سینوں میں ہوں گی' ان کو میری امت بنا دیجئے' ارشاد ہوا' یہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے رب میں توریت میں ایک امت کو پاتا ہوں جو ایک ماہ تک روزے رکھیں گے تو ان کے گیارہ ماہ کے گناہ بخشدیئے جائیں گے' ان کو میری امت بنا دیجئے' ارشاد ہوا' یہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' انہوں نے کہا کہ اے رب میں توریت میں ایک امت کو پاتا ہوں جن کے گناہ بدل کر نیکیاں بنادی جائیں گی' ان کو میری امت میں بنا دیجئے' ارشاد ہوا' یہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' انہوں نے کہا اے رب' توریت میں میں نے ایک امت کو پایا ہے کہ وہ اسلام میں سب امتوں کے آخر میں ہوگی اور جنت میں پہلے جائے گی' ان کو میری امت بنا دیجئے' ارشاد ہوا' یہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' انہوں نے کہا کہ اے رب تو پھر مجھے آپ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں کر دیجئے۔ چنانچہ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو ان کو سوائے میرے اتباع کے کچھ گنجائش نہ ہوتی۔ کعب احبار کا بیان ہے کہ میں نے توریت میں امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دیکھا ہے کہ وہ زمین میں چلیں گی اور زمین ان کے لئے استغفار کرے گی۔ اور میں نے ان میں سے ہر ایک کے پاس نور کی ایک چھڑی دیکھی اور وہ اسلام ہے اور میں نے پایا کہ ان میں سے کوئی سجدہ میں جائیگا تو سر بھی نہ اٹھانے پائیگا کہ خدا اسے بخش دے گا اور میں نے جنت کو پایا کہ پانچ بار روزانہ اس کی مشتاق ہوتی ہے اور یہ کہ وہ ایک ماہ یعنی رمضان کے روزے رکھیں گے ان کو ہر روزے کے عوض جہنم سے پانچ سو برس کی دوری عطا ہوگی اور میں نے توریت میں پایا کہ ان کے لئے مژدہ اور انجام نیک ہے۔ روضۃ العلماء میں ہے کہ موسیٰؑ نے کہا کہ اے رب مجھے اور بنی اسرائیل کو بخش دیجئے ارشاد ہوا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کو بخشدیا۔ اور میرے نزدیک ان کا ثواب انبیاء علیہم السلام کے ثواب کے مثل ہے، ان سے میرا غضب بعید ہے۔ میں ان سے تھوڑا عمل قبول کر لوں گا اور ان کو بہت کچھ عطا کروں گا اور جب تک وہ لا الہ الا اللہ کہتے رہیں گے ان سے توبہ نہ روکوں گا۔ پس موسیٰؑ سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے اے رب مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنا دیجئے' ارشاد ہوا کہ تم اور تمام نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ طوسیؒ نے اپنی کتاب نور النور میں بیان کیا ہے کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم توریت میں برگزیدۂ رحمٰن کہلاتی ہے۔

وہب کا بیان ہے کہ موسیٰ اپنی والدہ کے شکم میں شب عاشورا میں آئے' وہ شب جمعہ بھی تھی اور عمران سے کہا گیا کہ جب تم فلاں ستارہ کو دیکھنا کہ تمہارے چہرے پر شعاع ڈالتا ہے تو اپنی گھر والی کے پاس جا کر وہ

ودیعت سپرد کرنا جو تمہاری پشت میں ہے۔ چنانچہ عمران اس ستارہ کی تاک میں تھے اور شب و روز میں کسی وقت فرعون سے جدا نہیں ہوتے تھے، جب انہوں نے وہ ستارہ دیکھا خدا نے فرعون پر نیند غالب کر دی اور عمران اپنی زوجہ لوخا بنت ہاند بن لاوی بن یعقوبؑ کے پاس چلے گئے اور فرعون نے اپنے تخت کے گرد درندے چھوڑ رکھے تھے، درندوں نے کہا اے عمران حفظان الٰہی میں چلے جائیے۔

وہبؒ کا بیان ہے کہ جب موسیٰ اپنی ماں کے شکم میں آئے تمام چوپائے بولنے لگے اور فرعون سے کہنے لگے کہ اے ملعون، موسیٰؑ اپنی ماں کے شکم میں آ گئے، اب کہاں بھاگ کر جائے گا۔ جب موسیٰؑ پیدا ہوئے تو آپ کی والدہ نے ایک صندوق میں آپ کو رکھ کر دریا میں ڈال دیا۔ کوئی دریائی جانور ایسا نہیں رہا جس نے آپ کے اوپر سے جواہر نثار نہ کئے ہوں اور دریا میں ستر ہزار بھینسیں تھیں، ہر بھینس کے زمرد کے ستر ہزار سینگ تھے اور انہوں نے آپ کو اپنے سینگوں پر اٹھا لیا اور کہا کہ یہ موسیٰ کلیم اللہ ہیں اور دریائے نیل کے گرد زمرد کی ہزار قندیلیں معلق کی گئیں اور آپ تین روز تک دریا میں رہے اور بقول بعض چالیس روز تک اور سب سے آخر میں آپ کو یونسؑ کی مچھلی نے اٹھایا تھا اور آپ کی والدہ دریا میں آپ کو ڈال کر اپنے گھر چلی آئیں۔ تب انسان کی صورت بن کر شیطان ان کے پاس آیا اور کہا کہ موسیٰؑ کو فرعون نے پکڑ لیا ہے اور درندوں کو کھلا دیا ہے، اس کے بعد جبرئیلؑ نے آ کر ان کو ٹھیک حال بتایا۔ پھر ایک روز فرعون کی بیٹیاں دریائے نیل پر گئیں اور وہ کسی بلا میں مبتلا تھیں، انہیں ایک آواز سنائی دی کہ جو اسے اٹھائے گا خدا اسے عافیت عطا فرمائے گا، چنانچہ انہوں نے اسے اٹھایا، خدا نے ان سب کو عافیت دی۔ جب آسیہ نے آپ کو دیکھا، پہچان لیا کہ یہ دشمن فرعون ہے، خدا نے آپ کو گرویدہ کر دیا، آپ نے کہا کہ اے آسیہ مجھے لے لے۔ میں تیری آنکھ کی خنکی اور فرعون کے لئے بلا ہوں اس فرعون کا نام ولید بن مصعب تھا۔ تین فرعون گزرے ہیں، فرعون موسیٰؑ اور سنان فرعون ابراہیمؑ اور ریان فرعون بن ولید فرعون یوسفؑ۔

علائیؒ نے سورۂ یوسف میں بیان کیا ہے کہ جب آپ کو آسیہ نے لے لیا اور آپ کی عمر دو سال کی ہوئی آپ کو فرعون نے اٹھا کر آنکھوں کے درمیان آپ کا بوسہ لیا۔ آپ نے بائیں ہاتھ سے اس کی داڑھی پکڑ کر داہنے ہاتھ سے اس کے طمانچہ مارا، اس نے آپ کے قتل کے لئے جلاد کو بلایا، آسیہ نے فرعون سے عاجزی کی، اس نے ایک کتے اور اونٹ سے آپ کا امتحان لیا۔ آپ نے کتے کی دُم پکڑ لی۔ تب فرعون کا غصہ ٹھنڈا ہوا، جب آپ چار برس کے ہوئے فرعون نے دعوت کی اور ایک منادی نے ندا کی کہ فرعون اپنے لڑکے کے ساتھ کھانا چاہتا ہے، لوگ جمع ہوئے اور فرعون کھانے کا صرف ایک لقمہ کھاتا تھا، اس نے اس کے اٹھانے کا حکم دیا، موسیٰؑ نے اسے پھر پکڑ لیا۔ اس نے ایک لقمہ اور رکھا لیا، پھر اس نے اس کے اٹھانے کا حکم دیا، موسیٰؑ نے اسے لے کر اس کے سر پر ڈال دیا۔ فرعون نے پھر جلاد کو آپ کے قتل کے لئے بلایا، آسیہ خوشامد کرنے لگیں، اس نے اب کی مرتبہ ایک چھوہارے اور چنگاری سے آپ کا امتحان لیا، آپ نے حکم خدا سے چنگاری لے لی جس سے آپ کی زبان جل گئی۔ اگر کہا جائے کہ چنگاری سے زبان کیسے جل گئی اور ہاتھ نہ جلا۔ اس کا جواب کئی طرح سے ہے اول یہ کہ کاہنوں نے فرعون کو خبر دی تھی کہ اس کا ملک ایسے لڑکے کے ہاتھ سے زائل ہوگا جس پر

آگ اور پانی کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ جب انہوں نے آپ کو دربار میں سالم پایا تو فرعون کہنے لگا یہ پہلی علامت ہے اس لئے
اس نے چاہا کہ دوسری علامت کو بھی دیکھ لے چنانچہ اس لئے چھوہارے اور چنگاری سے امتحان کیا۔ اس سے آپ کی
زبان جل گئی اور اس طرح خدا کی جانب سے یہ انتظام ہوا کہ آپ کی زبان جل گئی اور فرعون سے موسیٰؑ کا حال پوشیدہ
رہا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی زبان سے فرعون کو کہا تھا اے میرے باپ اور ہاتھ بچار ہا کیونکہ اس سے
فرعون کے آپ نے طمانچہ مارا تھا اور تیسری وجہ یہ ہے کہ آپ کی زبان جل گئی اور ہاتھ نہ جلا اس لئے کہ آپ کی خلقت
میں تیزی تھی اور طبیعت میں عجلت اور جلد بازی تھی، خدا نے گویائی سے آپ کی زبان کو روک دیا تاکہ راز رسالت
کو قبل از وقت ظاہر نہ کریں۔ مؤلفؒ کا قول ہے کہ یہ جواب دوسرے جواب سے بہتر ہے کیونکہ زبان پر سب سے
پہلے یہی آیا ہے اے باپ۔ اور کتاب العقائق میں ہے آسیہؑ نے فرعون سے کہا کہ تو اسے کیسے قتل کریگا حالانکہ وہ
تیرے گھر میں اور تیرے سامنے رہتا ہے، اسی طرح بندہ جب نماز کے لئے خدا کے سامنے اس کے گھر میں کھڑا ہوتا ہے
تو خدا اس کی سزا سے درگزر کرتا ہے اور اس پر احسان کر کے کرم فرماتا ہے۔ علائیؒ نے سورہ قصص میں بیان کیا ہے
کہ کسی کاہن نے کہدیا تھا کہ اے فرعون بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ اس کے ہاتھوں سے تیری ہلاکت
ہوگی، یہ سنکر فرعون نے لڑکوں کے ذبح کرنے کا حکم دے دیا تھا لیکن یہ اس کی حماقت اور بے وقوفی تھی اس لئے
کہ اگر کاہن کی بات سچی تھی تو قتل کرنا بے سود تھا اور اگر جھوٹے تھے تو پھر قتل کے کیا معنی۔ وہب کا بیان ہے کہ ستر
ہزار لڑکے قتل کر دیئے گئے اور دوسروں نے ایک لاکھ ۴۰ ہزار بتائے ہیں اور اس نے حاملہ عورتوں پر دائیاں مقرر
کر دی تھیں اور جو دائی والدہ موسیٰؑ پر مسلط ہوئی تھی وہ ان کی دوست تھی، جب موسیٰؑ پیدا ہوئے تو آپ کی محبت
دائی کے دل میں اتر گئی چنانچہ وہ آپ کی ماں سے کہنے لگی اس کی حفاظت کرو کیونکہ میرے گمان میں یہ ہمارا دشمن ہے۔
جب دائی نکل گئی تو فرعون کے بعض متبعین نے اسے دیکھا اور چاہا کہ والدہ موسیٰؑ کے پاس جا پہونچیں تاکہ دیکھیں
کہ بچہ ہوا یا نہیں تب انہوں نے آپ کو کپڑے میں لپیٹ کر تنور میں پھینک دیا اور تنور اس وقت دہک رہا
تھا، جب وہ لوگ اندر آئے اور کوئی بچہ انھیں دکھائی نہیں دیا کہنے لگے دائی کیا کرنے آئی تھی، وہ بولیں میری دوست
ہے اس لئے آئی تھی، اس کے بعد آپ کو تنور سے نکال لیا۔ قرطبیؒ نے سورہ قصص میں بیان کیا ہے
کہ آپ کی والدہ نے آپ کو دہشت میں آکر جس وقت ان کی عقل پراگندہ ہو رہی تھی آگ میں ڈال دیا تھا جب وہ
لوگ چلے گئے تو انہیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ آپ کہاں ہیں۔ پھر تنور سے ان کے رونے کی آواز سنی، پھر خدا نے خواب
میں آپ کی والدہ کو وحی بھیجی اور بعض کا قول ہے کہ جبرئیلؑ نے ان سے کہا بس یہ وحی آگاہ کرنے کے لئے تھی، وحی
رسالت نہ تھی جس طرح سے کہ فرشتے مریمؑ اور دوسروں سے ہمکلام ہوئے ہیں اور کلام کرنے سے رسالت لازم
نہیں آتی۔ وحی یہ ہوئی تھی کہ آپ کو دودھ پلاؤ، چنانچہ انہوں نے آپ کو تین ماہ دودھ پلایا اور بقول بعض چار ماہ
مجاہدؒ کا قول ہے کہ وحی قبل ولادت آئی تھی اور سدی اس کے بعد کے قائل ہیں۔ قرطبی کا قول ہے
کہ اول اظہر ہے اور دوسرے امر کی خدا تعالیٰ کا یہ قول فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا

تحزنی انا رادوہ الیک[1] تائید کرتا ہے اور دریا سے یہاں نیل مصر مراد ہے ، خوف اس شے سے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہیں ہوئی اور حزن اس شے سے ہوتا ہے جو واقع ہوگئی ہو۔ اس کے بعد وہ نجار کے پاس گئیں اور اس سے کہنے لگیں مجھے ایک صندوق بنا دے، اس نے پوچھا کس لئے انہوں نے کہا کہ میں اس میں اپنے لڑکے کو چھپاؤں گی اور جھوٹ بولنا ناپسند کیا، جب انہوں نے آپ کو صندوق میں رکھدیا تو نجار جلادوں کو خبر دینے گیا۔ خدا نے اس کی زبان بند کردی۔ وہ ہاتھ سے اشارہ کرتا رہا لیکن لوگ سمجھے نہیں، جب وہ واپس آیا تو اس کی زبان چلنے لگی، وہ پھر ان لوگوں کے پاس گیا تو پھر اس کی زبان بند ہوگئی اور خدا نے اسے اندھا کردیا، اپنے جی میں کہنے لگا، اگر خدا مجھے پھر بینا کردے اور میری زبان چلنے لگی تو میں اس لڑکے کے ساتھ رہوں گا اور کسی کو بتلاؤں گا نہیں خدا نے اس کو پھر بینا کردیا اور اس کی زبان چلنے لگی وہ سجدے میں گر پڑا اور کہنے لگا اے رب اس بندۂ نیک تک میری رہنمائی فرما دیجئے، چنانچہ خدا نے اس کی رہنمائی کی اور وہ آپ کے اوپر ایمان لے آیا۔ ماوردیؒ کا بیان ہے کہ آل فرعون میں سے وہی ایمان لایا تھا اور قرطبیؒ نے کہا ہے کہ یہی وہ شخص تھا جس نے موسیٰؑ سے آکر کہا تھا کہ اے موسیٰؑ قوم آپ کے لئے مشورہ کرتی ہے تاکہ آپ کو قتل کردے اور اس کا نام خرقیل تھا اور وہ فرعون کا چچا زاد بھائی تھا اور بعض نے اس کا نام شمعان بتایا ہے۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ شمعان سوائے مومن آل فرعون کے اور کوئی معلوم نہیں ہوتا۔

فائدہ: صاحب نطق کا اشارہ لغو ہے سوائے اس صورت کے کہ مسلمان کافر کی طرف اشارہ کرے اور وہ صف کفار سے مسلمانوں کی صف کی طرف چلا آئے ذیز کافر کے لئے قبول کے لئے ایسا اشارہ کرنا جو سمجھ میں آئے اور ان دونوں میں سے ہر ایک کہے کہ میں نے امان لینے کا ارادہ کیا تھا تو جان کی حفاظت کو غالب رکھنے کی وجہ سے امان مل جائے گی اور روایت حدیث میں شیخ کا اشارا اس کے بولنے کے مثل ہے۔ اگر کہا مجھ پر طلاق ہے اور انگلیوں سے اشارا کیا تو جے انگلیوں سے اشارا کیا جائے گا اسی کے موافق دو یا تین طلاقیں پڑیں گی بشرطیکہ اس کی نیت کی ہو گی اور گونگے کا اشارہ اس کے کہنے کے مثل ہے سوائے اس کے کہ وہ اشارے سے شہادت دے تو مقبول نہ ہوگی یا اشارہ سے قسم کھائے تو قسم منعقد نہ ہوگی یا اس نے قسم کھائی کہ زید سے نہ بولے گا، پھر گونگا ہو گیا اور اشارہ سے بولا تو حانث نہ ہوگا یا نماز میں اشارے سے خطاب کیا تو اصح قول کے مطابق نماز باطل نہ ہوگی۔ چند مسائل میں بیان پر اشارہ مقدم ہے، ایک یہ اگر کہے کہ میں زید کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں، پھر ظاہر ہوا کہ کوئی دوسرا تھا اور اگر کسی کے پیچھے نماز پڑھی اور اس کے نزدیک وہ زید تھا اور ظاہر ہوا کہ کوئی دوسرا تھا تو ان سب صورتوں میں نوویؒ نے صحت نماز کو ترجیح دی ہے، اگر جنازوں پر نماز پڑھے اور گمان یہ تھا کہ وہ دس ہیں اور جب سلام پھیرا تو ظاہر ہوا کہ وہ گیارہ تھے تو سب کی پھر سے نماز پڑھے۔ زرکشیؒ نے کہا ہے کہ احتمال ہے کہ اس پر نماز پڑھے جس پر پہلے اس نے نماز نہ پڑھی تھی اور اگر حائضہ سے کہا کہ تجھ پر موافق سنت کے طلاق ہے تو اشارہ کو غالب رکھنے کے لحاظ

---

[1] اور جب تجھ کو ان پر خوف ہو تو اس کو دریا میں ڈالدے اور تو نہ خوف کر اور نہ غمگین ہو ہم ضرور اس کو تیرے پاس پھر پہنچا دیں گے ۱۲

سے طلاق پڑ جائیگی۔

ابن عباسؓ کا قول ہے کہ فرعون کی ایک بیٹی تھی جس کو برص کا عارضہ تھا اور وہ اس سے محبت کرتا تھا، اس نے طبیبوں کو جمع کیا، انہوں نے کہا کہ فلاں دن دریا کے سوا اور کسی شے سے اسے صحت نہیں ہوگی، جب وہ دن آیا، فرعون دریائے نیل پر بیٹھا تھا اور اس کے پاس آسیہ تھیں اور اس کی بیٹی لڑکیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی اور لڑکیاں اپنے اوپر پانی ڈال رہی تھیں، اتنے میں صندوق نظر آیا جس پر موجوں کے تھپیڑے پڑ رہے تھے، وہ صندوق فرعون کے سامنے لاکر رکھ دیا گیا، لوگوں نے اسے کھولنا چاہا لیکن نہ کھول سکے، آسیہ نے اس میں نور دیکھا، اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ موسیٰ اپنی ایک انگلی سے دودھ اور دوسری سے شہد چوس رہے ہیں پس خدا نے آسیہؑ کے دل میں ان کی محبت ڈال دی، فرعون کی بیٹی نے موسیٰ کا تھوک لے کر اپنے بدن پر مل لیا، اس کا برص جاتا رہا، اس پر اس کے بعض پیروکہنے لگے شاید یہ وہی لڑکا ہے جس کا ہمیں ڈر ہے فرعون نے آپ کے قتل کا حکم دے دیا، آسیہؑ نے کہا کہ اس کی عمر ایک سال سے زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اس سال کے تمام لڑکوں کو تو نے ذبح کرا ڈالا ہے، اسے رہنے دے، یہ میری اور تیری آنکھوں کی خنکی بنے گا، فرعون بولا تیری آنکھ کی خنکی بنے گا مجھے تو کوئی حاجت نہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اگر فرعون کہتا کہ میرے اور تیرے آنکھ کی خنکی ہے تو خدا اسے ہدایت کرتا جیسا کہ آسیہؑ کو ہدایت ہوگئی تھی، جب آپ کی والدہ کو معلوم ہوا کہ فرعون نے آپ کو پکڑ لیا ہے، ان کی عقل اڑ گئی اور ان کا دل سوائے اپنے بچہ کے سب سے خالی ہو گیا اور آپ کی بہن مریم سے کہنے لگیں اور بعض نے کلثوم نام بتایا ہے کہ اس کی خبر کے درپے رہ، جب آپ کی بہن نے دیکھا کہ آپ فرعون کے پاس پہنچ گئے اور کسی اور کا دودھ نہ پیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے اس پر یعنی موسیٰ پر دودھ پلانے والیوں کو اس کی ماں کے آنے سے قبل حرام کر دیا یعنی ہم نے دودھ پینے سے ان کو باز رکھا پس یہاں تحریم سے باز رکھنا مراد ہے تحریم شرعی مراد نہیں تو موسیٰ کی بہن نے کہا کیا تمہیں ایسے گھر والوں کو بتلا دوں جو تمہارے لئے اس بچے کے کفیل بن جائیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں، اس کے بعد اپنی ماں کے پاس جا کر انہیں بلا لائیں اور وہ بچہ ابھی فرعون کے ہاتھ پر رو رہا تھا اور دودھ مانگتا تھا، جب موسےٰ نے اپنی ماں کو دیکھا ان کی چھاتی اپنے منہ میں لے لی، فرعون بولا، اس نے سوائے تیرے کسی اور کا دودھ نہ پیا، وہ بولیں اس لئے کہ میرا دودھ اچھا ہے، چنانچہ فرعون نے موسیٰ کو ان کی ماں کے سپرد کر دیا اور آل فرعون میں سے کوئی نہ رہا۔ جس نے والدۂ موسےٰ کو جواہر ہدیہ میں نہ دیئے ہوں اور ان کو اپنے بچہ کے دودھ پلانے پر اجرت لینا اس وجہ سے جائز ہوا کہ یہ حربی کا مال تھا پس اس کو علی وجہ الاباحت لیتی تھیں۔ کواشیؒ نے کہا کہ جب انہوں نے آپ کا دودھ چھڑایا تو آپ کو فرعون کے یہاں واپس کر آئیں۔ جب وہ اپنی پوری قوت کو پہنچے یعنی چالیس برس کو اور خدا نے آپ کو اپنے اور اپنے آبا کے دین کا علم عطا فرمایا تو آپ کو معلوم ہوا کہ فرعون اور اس کی قوم باطل پر ہے پس آپ نے ان سب کو خدا کی طرف بلانا شروع کر دیا۔ فرعون نے آپ سے نبوت کی علامت پوچھی خدا نے آپ کے

پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اپنے عصا کو پھینکیے، دیکھتے کیا ہیں کہ وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا، اس کی آواز ایسی تھی کہ پہاڑ جس کا جواب دیتے تھے اور اس سے پہلے گھوڑے کے مثل تھا کہ اس پر سوار ہوتے اور جب سو رہتے تھے تو آپ کے چاروں طرف گھومتا تھا اور آپ کی بکریوں کی مکھیاں ہنکایا کرتا تھا اور جب گرمی کی شدت ہوتی تو اس میں سے شاخیں نکل آتیں تو آپ اس کے سائے میں ہو جاتے اور تاریکی میں روشنی دیتا تھا اور جب آپ کو پیاس لگتی تو اُس سے پانی کا چشمہ جاری ہو جاتا اور جب کسی کنوئیں سے پانی نکالتے تو اس کی دونوں شاخیں ڈول کا کام دیتیں اور جب آپ کا جی گھبراتا تو اس سے باتیں کر کے جی بہلاتے۔ پس موسیٰؑ فرعون پر متوجہ ہوئے اور کہنے لگے خدا نے مجھ کو تیرے پاس بھیجا ہے اور خدا کا ارشاد ہے کہ اے میرے بندے میں نے تجھے پیدا کیا، تجھے رزق دیا، تجھ پر احسان کیا۔ تجھ کو نعمتیں دیں اور چار سو برس ہوئے اور پھر بھی تو عداوت سے میرا مقابلہ کرتا ہے، کیا تو ایک بات پر صلح کرنے کے لئے آمادہ ہے اور وہ یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو میں تیری ساری پچھلی باتیں بخش دوں اور تجھ کو نادر تحفے عطا کروں اور چار سو سال تجھے اور زیادہ دوں اور فرعون ایک قبہ میں رہتا تھا جس کا طول اسّی ہاتھ کا تھا اور اس کے اوپر کے حصے میں اس کی کرسی رکھی تھی۔ فرعون نے کہا اے موسیٰؑ یوم الزینت تک کی مہلت دیجئے اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے یوم السبت مراد ہے اور بعض نے ان کی عید کا دن بتلایا ہے۔ موسیٰ نے ان کو مہلت دے دی، اس نے ستر ہزار ساحر جمع کئے اور پھر اس میں سے سات ہزار ساحر انتخاب کئے اور اس روز تمام لوگ جمع ہوئے اور فرعون قبہ کے اندر اپنے تخت پر بیٹھا اس کے سر پر سونے کے پتروں سے بنا ہوا تاج تھا اور اس میں ایک بڑا جوہر لگا ہوا تھا جس کی وجہ سے آفتاب کے طلوع ہونے پر کوئی فرعون کے چہرہ کی طرف نظر بھر کے دیکھ نہ سکتا تھا پس ان ساحروں نے ستر بوجھ رسیوں کے اور پارے سے بھری ہوئی لکڑیاں پھینکیں، وہبؒ کا بیان ہے کہ رسیاں ایک فرسخ کی لمبائی و چوڑائی میں پڑی تھیں۔ جب گرمی کی شدت ہوئی تو یہ سب رسیاں اور لکڑیاں جنبش کرنے لگیں۔ موسیٰ سامنے سے آئے، وہ اونی جبّہ پہنے تھے اور ان کے ہاتھ میں عصا تھا، ان کو خوف معلوم ہوا، خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوا آپ ڈریئے نہیں، آپ ہی اعلیٰ رہیں گے، اپنا عصا تو پھینک دیجئے، انہوں نے عصا پھینک دیا، وہ اژدہا بن گیا۔ نیزے کی طرح اس کے دانت تھے، اس نے اپنا منہ کھول دیا۔ جس بڑے پتھر پر سے اس عصا کا گزر ہوتا تھا وہ ریگ بن جاتا تھا، وہ اژدھا ان کا سارا سحر نگل گیا، وہ لشکروں کی طرف جھکا، ایک دوسرے کو ٹکڑے کئے دیتا تھا، ان میں سے بیر قضایا رہوگئے۔ پھر فرعون کے قبے کی طرف اس نے رخ کیا، اس نے اپنے نیچے کا جبڑا قبے کے نیچے رکھا اور اوپر کا اس کے اوپر۔ فرعون چلانے لگا اے موسیٰ پناہ دیجئے، جب ساحروں نے یہ دیکھا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ خدائے مالک کی قدرت سے یہ ہوا ہے، پس ساحر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے۔ **لطیفہ** : باطل کا حملہ ہوتا ہے لیکن اس کا تسلط نہیں ہوتا چنانچہ ساحرین کا حملہ تو ہوا لیکن ان کے سحر کا تسلط نہیں ہوا، یعنی اس کو قیام نہیں ہوا فوراً باطل ہو گیا، اگرچہ پہلے بڑا زور وشور تھا

ساحر ہر چند کہ فرعون اور ہامان کے لئے آئے تھے' لباس خذلان پہنے تھے' ان کے لئے پروردگار کی جانب سے فرمان امان پہلے ہی ٹھہر چکا تھا پس ایک ہی سجدہ میں رحمان نے انہیں جناں کے محل عطا فرمائے اور اے ایماندار تو رحمان کے لئے خدا کو بکثرت سجدے کرتا رہتا ہے پس تجھے تو ضرور امان اور کامیابی ہاتھ آئے گی۔

فائدہ : جب موسیٰ فرعون کی طرف متوجہ ہوئے تھے تو آپ نے یہ دعائیں پڑھی تھیں لَا اِلٰهَ[1] اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ الْاَرَضِیْنَ وَمَا فِیْهِنَّ وَمَا بَیْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ فِیْ نَحْرِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَاسْتَعِیْنُ بِكَ عَلَیْهِ فَاكْفِنِیْهِ بِمَا شِئْتَ پس ان کا خوف امن سے بدل گیا۔ **مسئلہ :** اگر اپنے وکیل سے کہا کہ جتنے کو تو چاہے اس کو بیچ ڈال تو وہ اس کو شہر وغیرہ کے سکے کے عوض برابر قیمت پر بیچ ڈالے لیکن ادھار نہ بیچے اور اگر اس سے کہا جیسے تو چاہے بیچ ڈال تو شہر کے سکے کے عوض برابر قلیل وکثیر رقم پر بیچ سکتا ہے، اس کو اسنوی نے رافعی سے نقل کیا ہے۔ **موعظت** میں نے ابی حبان کی کتاب بحر محیط میں دیکھا ہے کہ خدا نے موسیٰ سے ہزار مقام پر کلام کیا ہے اور ہر مقام کے بعد انہیں اپنے چہرہ پر تین روز تک نور نظر آتا تھا اور جیسے خدا سے کلام ہوا وہ عورتوں کے پاس نہیں پھٹکتے اور بحر محیط کے سوا اور کسی کتاب میں ہے کہ خدا نے موسیٰ سے ایک لاکھ بیس ہزار کلمے سے سرگوشی کی' ہر کلمہ میں ارشاد ہوتا تھا اے موسیٰ بلا کسی جان کے عوض کے آپ نے ایک جان مار ڈالی اور صحیح مسلم میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک مسلمان آدمی کے قتل سے خدا کے نزدیک دنیا کا زوال آسان ہے۔ نسائیؒ اور بیہقیؒ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت میں ہے' ہر گناہ امید ہے کہ خدا بخشدے سوائے اس شخص کے کافر مر جائے یا کوئی شخص کسی مسلمان کو عمداً قتل کر ڈالے' اس کو نسائیؒ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے' حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں کہ جو شخص ایمان کے ساتھ ان کو کرے وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے اور جتنی حور سے چاہے نکاح کرے جس نے پوشیدہ دین ادا کیا اور اپنے قاتل کو معاف کر دیا اور جو ہر فرض نماز کے بعد دس بار قل ہو اللہ احد پڑھتا رہا۔ ابو بکرؓ نے کہا یا انمیں سے کوئی ایک کام کرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کوئی ایک کام کرلے۔ اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے اور پوشیدہ دین سے مراد وہ دین ہے جس کا کوئی گواہ نہو۔

---

[1] سوائے خدائے علی العظیم کے کوئی معبود نہیں' خدا پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور زمینوں کا اور ان چیزوں کا جو ان میں اور ان کے درمیان ہیں پروردگار ہے اور عرش عظیم کا پروردگار ہے' رسولوں پر سلام اور ساری تعریف خدائے رب العالمین کو شایاں ہے' اے اللہ میں اس کے سینے میں آپ کو روک بناتا ہوں اور اس کے شر سے آپ کی پناہ لیتا ہوں اور اس پر آپ سے مدد چاہتا ہوں پس آپ جو چاہیں اس سے مجھے کافی ہو جائیے۔ ۱۲

حکایت: موسیٰ قیلولہ کے وقت جب مصر میں داخل ہوئے اور بعض نے مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت کہا ہے اور یہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے عَلٰی حِیْنِ غَفْلَۃٍ مِّنْ اَھْلِھَا[1] الآیۃ خلاصہ اس آیت کا یہ ہے کہ موسیٰ جس وقت وہ لوگ غافل تھے مصر میں داخل ہوئے تو انھیں دو شخص لڑتے ہوئے ملے، ایک ان کے گروہ کا تھا اس نے دوسرے شخص پر جو دشمنوں کی طرف کا تھا مدد مانگی، موسیٰؑ نے اپنے ہاتھ سے اس کے سینے پر گھونسا مارا اور وہ مر گیا تو اس کو ریت میں دفن کر دیا۔ وکز سینہ میں گھونسہ مارنے کو کہتے ہیں اور لکز پشت پر مارنے کو جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ کے گروہ کا کافر پھر دوسرے کافر پر مدد ان سے مدد مانگنے لگا جب موسیٰ نے اس کافر کو مارنا چاہا تو ان کے گروہ کا آدمی یہ سمجھ کر کہ موسیٰ اسے مارتے ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے اسے کہا تھا کہ تو بڑا گمراہ ہے، یہ کہنے لگا کہ اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے بھی مار ڈالو جیسے تم نے کل ایک آدمی کو مار ڈالا تھا، وہ دوسرا کافر بھاگ کر فرعون کے پاس پہنچا اور اس سے کہہ دیا کہ کل جس شخص نے فلاں کو قتل کیا تھا وہ موسیٰ ہیں اور میں نے تفسیر رازی میں خدا تعالیٰ کے قول[2] وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً کے ذیل میں دیکھا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ استثناء منقطع ہے الا لاکن کے معنی میں ہے، یعنی چوک جائے اور قتل کر دے تو اتنا برا نہیں ہے اور بعض نے اس کو استثنائے متصل کہا ہے یعنی اس کو ہرگز زیبا نہیں ہے کہ اس کو قتل کرے مگر چوک سے اس طرح پر کہ اس کو کافروں کی وضع میں پا کر قتل کر ڈالے اور خدا تعالیٰ کے قول فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِیْسَ میں بھی استثنائے متصل ہے، چنانچہ اسی بناء پر نوویؒ نے ترجیح دی کہ ابلیس ملائکہ میں سے ہے اور خدا تعالیٰ کے قول فَاِنَّھُمْ عَدُوٌّ لِّیْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ[3] میں اور خدا تعالیٰ کے قول وَمَا لَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ[4] میں اور خدا تعالیٰ کے قول[5] لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْھَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا میں پس ان سب میں استثناء غیر جنس سے ہے اور علماء نے غیر جنس سے استثناء کی تصحیح کی ہے جیسے کوئی کہے میرے پاس ہزار ہیں سوائے ایک کپڑے کے۔ پس یہ صحیح ہے اور وہ کسی ایسے کپڑے کا بیان کرے جس کی قیمت ہزار سے کم ہو۔

رازیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول اِلَّا خَطَأً کے متعلق کہا ہے کہ بنا بر حال کے منصوب ہے یعنی مومن کو قتل نہ کرے سوائے اس حالت کے جب کہ چوک جائے یا بناء پر مفعول لہٗ کے منصوب ہے کہ مفعول مطلق محذوف کی لفظ خطأً صفت واقع ہوا ہے یعنی سوا قتل خطاء کے فرعون کا دریا میں غرق ہونا و موسیٰ کا نجات پانا اور ساحروں سے ان کا گفتگو کرنا اور ساحروں کا ایمان کی بدولت عذاب خداوندی سے نجات پانا یہ سب اس کتاب کے متفرق مقامات میں پہلے گزر چکا ہے منجملہ ان محن کے جن سے خدا نے موسیٰ کے درجات کو بلند کیا ہے ایک یہ ہے کہ قارون آپ کے

---

[1] جس وقت وہاں والے غافل تھے ۱۲ [2] ایمان دار کو زیبا نہیں کہ ایمان دار کو قتل کرے سوائے چوک جانے کے [3] بیشک وہ میرا دشمن ہے سوائے رب العالمین کے [4] ان کو گمان کی پیروی کے سوا اس کا کچھ علم نہیں ۱۲ [5] اس میں لغو اور گناہ کی بات نہ سنیں گے سوائے سلام سلام کہنے کے۔ ۱۲

چچا کا بیٹا تھا اور بقول بعض آپ کی خالہ کا بیٹا تھا اور ہوا یہ تھا کہ جب فرعون ہلاک کر دیا گیا تو آپ کو خدا کا حکم ہوا کہ سونے کی تختیوں پر توریت لکھیں، آپ نے کہا کہ اے رب سونا کہاں۔ خدا نے آپ کے پاس جبرئیلؑ کو بھیجا۔ جبرئیلؑ نے آپ کو کیمیا سکھلا دی۔ پھر موسےٰؑ نے اپنی بہن کو جو قارون کی زوجہ تھیں ایک تہائی نسخہ بتلایا اور ایک تہائی یوشعؑ کو بتلایا اور ایک تہائی طالوت کو، پس قارون نے اپنی زوجہ سے سیکھ لیا اور موسےٰؑ سے برابر الحاح کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے اسے پورا نسخہ بتلا دیا۔ پھر چالیس ہزار سواروں کے ساتھ جو جواہر سے بنی ہوئی قبائیں پہنے تھے آرائش کے ساتھ نکلا اور موسےٰ سے راہ میں ملاقات ہوئی، ان سے کہنے لگا کہ میں آپ کے قتل کے لئے سوار ہو کر آیا ہوں۔ موسےٰؑ نے کہا کہ میں نے تیرے لئے خدا سے دعا کی ہے "اے زمین اسے پکڑ لے"، جب اس کے گھوڑے کے پیر دھنس گئے تو کہنے لگا کہ آپ نے تو میرے مال اور گھر کے لینے کے لئے دعا کی ہے، اس پر موسےٰ نے کہا کہ اے زمین اس کی سب چیزوں کو لے لے اور بعض کا قول ہے وہ کہنے لگا اے موسیٰ آپ مال لے لیجئے اور مجھے معاف کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا اے زمین اسے پکڑ لے، اس نے ستر بار موسیٰ سے فریاد کی، خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھ سے ایک بار فریاد کرتا تو اس کی فریاد رسی کرتا۔ قرطبیؒ کا بیان ہے کہ وہ روزانہ قد آدم دھنستا چلا جاتا ہے، جب وہ ساتویں طبقہ زمین پر پہنچ جائے گا قیامت قائم ہو جائے گی اور صور پھونکا جائے گا اور یہ بھی ذکر آیا ہے کہ یونسؑ کی دریا میں قارون کی ملاقات ہوئی اس نے کہا اے یونسؑ آپ خدا سے توبہ کیجئے آپ کو خدا پہلے ہی قدم پر لے گا جس قدم کو کہ آپ اٹھا کر اس کی طرف رجوع ہوں گے۔ انہوں نے پوچھا اے قارون تجھے توبہ سے کس نے باز رکھا، اس نے کہا میری توبہ اپنے چچا کے بیٹے موسیٰؑ سے تھی، انہوں نے قبول نہ کی۔ عقائق میں بیان کیا ہے کہ خدا نے مچھلی سے کہا کہ یونسؑ کو تو غذا نہ شمار کرنا بلکہ وہ تیرے پاس ودیعت ہے جیسے کہ موسیٰ تابوت میں تھے اور یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں تین روز رہے اور بعض نے چالیس روز کہے ہیں، جب انہوں نے دریا والوں کی تسبیح سنی تو ان کے ساتھ تسبیح کرنے لگے، اس کو قارون نے سنا، دوزخ کے پیادوں سے پوچھنے لگا، یہ کون ہے، انہوں نے بتلایا کہ یونسؑ، قارون ان سے کہنے لگا، مجھے چھوڑ دو تو میں ان سے باتیں کر لوں، انہوں نے کہا کہ ہم کو اس کی اجازت نہیں ہے، اس کے بعد انہیں اجازت مل گئی تو قارون پوچھنے لگا کہ اے مرد صالح موسےٰؑ کیا ہوئے خدا نے اس کی آواز یونسؑ کے پاس پہنچا دی، انہوں نے پوچھا تو کون ہے تو اس نے کہا کہ میں بدبخت قارون ہوں، انہوں نے کہا کہ موسےٰ کا انتقال ہو گیا، یہ سن کر قارون نے ان کی وفات پر اپنی زوجہ کی وفات پر جو موسیٰ کی بہن تھیں افسوس کیا، خدا نے دوزخ کے پیادوں کو حکم دیا کہ قیامت تک اس پر سے عذاب اٹھا لو چونکہ اس نے اپنے اہل پر رحم کیا ہے۔

لطیفہ: میں نے ربیع الابرار میں بروایت ابن عباس دیکھا ہے کہ خدا نے موسیٰؑ کے زمانے میں ایک پرندہ پیدا کیا تھا جس کا چہرہ انسان کا سا تھا اور ہر طرف اس کے چار بازو تھے اور ویسا ہی اس کا نر

؎ یہ بیہودہ قصہ ہے ۱۲، ج۔ ق

پیدا کیا تھا، پھر ارشاد ہوا اے موسیٰ میں نے ایک عجیب پرندہ پیدا کیا ہے کہ آپ کو اس سے انس ہوا اور میں نے اس کو بنی اسرائیل پر آپ کی کرامت کی زیادتی کا باعث قرار دیا ہے اور ان جنگل جانوروں کو اس کی غذا بنایا ہے جو بیت المقدس کے گرد ہیں، اس کی نسل بکثرت ہوئی، جب موسیٰ کا انتقال ہو گیا تو وہ زمین حجاز کو چلا گیا اور لڑکوں کو اٹھا کر لے جاتا تھا۔ پھر عیسیٰؑ ابن مریم کے آسمان پر اٹھ جانے کے بعد خالد بن سنان العبسی نے اس پر بد دعا کی، خدا نے اس کی نسل منقطع کر دی اور کسی دوسری کتاب میں ہے کہ جب موسیٰ نے کہا تھا: اے رب اپنے کو مجھے دکھلا دیجئے۔ پس آپ کو دیکھوں گا تو پہاڑ سے پرندے بھاگ گئے تھے۔ پھر خدا نے جب پہاڑ پر تجلی فرمائی تو ایک پرندہ نے موسیٰؑ کے ساتھ رہنا چاہا تاکہ خطاب الٰہی کو سنے، اس پرندہ کی مادہ نے کہا کہ اب میں تیرے ساتھ نہ ٹھہروں گی کیونکہ موسیٰ ایک بڑی بات کے خواستگار ہوئے ہیں اس لئے مجھے خوف ہے کہ معلوم نہیں اس کا کیا جواب ملے۔ جب موسیٰ بے ہوش ہو گئے اور پہاڑ پھٹ گیا تو وہ پرندہ بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ میں نے خطا کی، دوبارہ ایسا نہ کروں گا۔ مؤلفؒ کا بیان ہے کہ میں نے یہ پرندہ دیکھا ہے، نہایت مانوس پرندہ ہوتا ہے، اس کے سر پر پروں کی دو کلغیاں ہوتی ہیں اور اس کا چہرہ اور دونوں آنکھیں گول ہوتی ہیں۔

نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ اس کا گوشت استسقا کے لئے نہایت نافع دوا ہے اور اگر روغن زیتون میں پکا کر مالش کی جائے تو وجع مفاصل والے کو نافع ہے اور وہ رات کو اڑتا ہے کیونکہ اُلّو کی قسم سے ہوتا ہے۔ میں نے منتخب میں دیکھا ہے کہ ایک روز موسیٰ چلے جا رہے تھے، خدائے جل جلالہ نے انہیں پکارا، اے موسیٰ بن عمران! انھوں نے پھر کر دیکھا تو کوئی نظر نہ پڑا۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ نے یوں ندا کی، اے موسیٰ یقیناً میں خدا ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، انہوں نے جواب دیا میں حاضر ہوں اور سجدے میں گر پڑے، ارشاد ہوا اے موسیٰ اپنا سر اٹھائیے۔ میں نے یہ چاہا ہے کہ آپ عرش کے سایہ میں سکونت پذیر ہوں جس روز کہ سوائے میرے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ پس آپ یتیم کے لئے پدر شفیق کی طرح اور بیوہ عورتوں کے لئے مہربان شوہر کی طرح ہو جائیے اے موسیٰ رحم کیجئے آپ کے اوپر بھی رحم ہوگا۔ جیسا معاملہ آپ کریں گے ویسا ہی معاملہ آپ کے ساتھ کیا جائے گا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو آگاہ کر دیجئے کہ جو مجھے اس حال میں ملے گا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہو، میں اسے دوزخ میں داخل کر دوں گا۔ انہوں نے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں، ارشاد ہوا اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بزرگ کوئی نہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے عرش پر آسمان و زمین اور چاند و سورج کے دو ہزار سال قبل سے اپنے نام کے ساتھ ان کا نام لکھا ہے، اپنی عزت وجلال کی قسم جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت جنت میں داخل نہ ہولے گی اس وقت تک تمام خلق پر جنت حرام ہے، انہوں نے کہا کہ اے رب امت محمدی کون ہے، ارشاد ہوا کہ امت محمدیؐ کے لوگ ہر حال میں خدا کے ثناخواں رہیں گے اپنی کمر باندھیں گے، اپنے اطراف یعنی ہاتھ پیروں وغیرہ کو پاکیزہ رکھیں گے، دن کو روزہ رکھیں گے، رات کو راہبوں کی طرح دنیا سے بے تعلق رہیں گے۔ میں ان سے تھوڑی عبادت بھی مقبول کر لوں گا اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی شہادت

کی بدولت ان کو جنت میں داخل کروں گا انہوں نے کہا اے رب مجھے اس اُمت کا نبی بنادیجئے ارشاد ہوا اس اُمت کا نبی انھیں میں سے ہوگا انہوں نے کہا اے رب مجھے اس نبی کی اُمت ہی بنا دیجئے ارشاد ہوا اے موسیٰ آپ بہت بڑھ گئے خدا پیچھے ہٹیئے لیکن میں خانۂ جلال میں آپ کو اُن کے ساتھ جمع کروں گا۔ علائی رحمہ نے خدا تعالیٰ کے قول وماکنت بجانب الطور اذ نادینا کے متعلق بیان کیا ہے وہب رحمہ کا قول ہے کہ موسیٰ نے کہا اے رب مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کو دکھا دیجئے ارشاد ہوا آپ کی اُن لوگوں تک ہرگز رسائی نہ ہوگی۔۔ لیکن اگر آپ چاہیں تو میں اُن کی اُمت کو پکاروں اور آپ کو اُن کی آواز سنادوں انہوں نے کہا ہاں خدا نے ارشاد فرمایا اے اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے اپنے باپوں کی پشت اور اپنی ماؤں کے شکم سے آواز دی ہم حاضر ہیں اے اللہ ہم حاضر ہیں ارشاد ہوا کہ میری رحمت میرے غضب کے آگے ہے اور میری معافی میرے عقاب کے آگے ہے تمہاری درخواست کے پہلے ہی تمہیں عطا کیا اور تمہارے پکارنے کے قبل میں نے تمہاری سن لی اور تمہارے استغفار کرنے کے قبل میں نے تمہیں بخشدیا تم میں سے قیامت کے روز جو کوئی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ کی شہادت دیتا ہوا آئے گا میں اُسے جنت میں داخل کروں گا۔ اگرچہ اُس کے گناہ سمندر کے پھین سے زیادہ ہوں اُن نعمتوں پر خدا کا شکر ہے جو اُس نے ہمیں الہام اور اعلام کے ذریعہ سے بتلائی ہیں اور موسیٰ کی قوم کو خدا نے عُلام تو کردیا یعنی بتلا دیا لیکن انھیں الہام نہیں کیا خدا تعالیٰ نے موسیٰ سے ارشاد فرمایا کہ انھیں خداوندی دلوں کی یاد دلائیے یعنی اس نعمت کی انھیں یاد دلا دیجئے کہ فرعون ہلاک ہوا اور وہ سلامت رہے اور بعض نے کہا ہے کہ انھیں اس کی یاد دلائی جو خدا نے گذشتہ اُمتوں کے ساتھ کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے قول قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰہِ میں لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے عمر بن خطاب مراد ہیں کیونکہ عمرؓ بن خطاب کو مکہ میں کسی شخص نے گالی دی اور لا یرجون ایام اللہ سے مراد یہ ہے کہ جو خدا سے ڈرتے نہیں۔

فائدہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس میں تین خصلتیں ہوں گی خدا ان سے نہایت آسان حساب لے گا اور اپنی رحمت سے اسے جنت میں داخل کرے گا جو تجھے محروم رکھے تو اس کو عطا کرے اور جو تجھ سے علیحدگی اختیار کرے تو اس سے ملے اور جو تجھ پر ظلم کرے اسے تو معاف کردے۔ اس کو طبرانی رحمہ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے دو آدمی رب العالمین کے سامنے زانو کے بل بیٹھ گئے ایک نے کہا اے رب میرے اوپر ظلم کا عوض مجھے دلا دیجئے خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ کیا معاملہ کرے گا۔ جس حالت میں اُس کی کوئی نیکی نہ رہی ہوگی اُس نے کہا اے رب اسے چاہیئے کہ میرا گناہ اپنے اوپر اٹھالے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سے آنسو جاری

لہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں محمد میرے بندے اور میرے رسول ہیں ۱۲ لہ ایمان داروں سے کہہ دیجئے کہ جو لوگ ایام خداوندی کے اُمیدوار نہیں انھیں بخشدیں۔ ۱۲۔

ہو گئے اور فرمانے لگے وہ دن بہت بڑا دن ہو گا اُس روز لوگوں کو اس کی حاجت ہو گی کہ اُن کے گناہوں کو کوئی دوسرا اُٹھالے خدا تعالیٰ نے مدعی سے فرمایا کہ اپنا سر اٹھا اور نگاہ کر وہ بولا اے رب میں سونے کے شہر اور مروارید سے جڑے ہوئے سونے کے محل دیکھتا ہوں یہ کس نبی یا صدیق کے لئے ہیں ارشاد ہوا کہ یہ اُس کے لئے ہیں جو اُن کی قیمت ادا کرے اُس نے پوچھا اے رب اس کی قیمت کا کون مالک ہے ارشاد ہوا تو اُس کی قیمت کا مالک ہے اُس نے کہا کیوں کر ارشاد ہوا کہ اپنے بھائی کو معاف کر دینے سے اُس نے کہا اے رب میں نے اُسے معاف کر دیا۔ ارشاد ہوا اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور اپنے ساتھ اس کو بھی جنت میں داخل کر لے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح کرا دیا کرو کیونکہ خدمت مسلمانوں میں صلح کرا دیا کرتا ہے۔ اس کو بیہقیؒ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ خدا عفو سے بندہ کے اوپر کچھ نہیں بلکہ عزت ہی بڑھا دیتا ہے اور طبرانیؒ کی روایت میں ہے کہ جو کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دیتا ہے تو خدا اُس کی بدولت اور کچھ نہیں بلکہ اس کی عزت ہی کو زیادہ کر دیتا ہے۔ پس معاف کر دیا کرو خدا تمہیں عزت دے گا۔

حضرت عیسیٰ کے مناقب

عیسٰیؑ کی والدہ سلیمانؑ کی بیٹیوں میں سے تھیں سلیمانؑ اور اُن کے درمیان چوبیس پیڑی کا فاصلہ ہے حدیث میں ہے کہ مریمؑ نے خدا سے درخواست کی تھی کہ مجھکو بغیر خون کا گوشت کھلا بیتے خدا نے اونہیں ٹڈی کھلائی جب ابلیس اترا تو کہنے لگا کہ میں تیرے بندوں میں سے اپنا لشکر بناؤں گا۔ اور وہ عورتیں ہیں خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اپنے خلق سے اپنے لشکر تیار کروں گا اور وہ ٹڈی ہے اور ٹڈی کے سینہ پر لکھا ہے کہ ہم خدا کے سب سے بڑے لشکر ہیں طوسیؒ نے اپنی کتاب نور النورین میں بیان کیا ہے کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم انجیل میں حکمائے علماء کہلاتی ہے۔

حکایت: محمد بن جریر کا بیان ہے کہ ہم لوگ ایک جماعت کی جماعت طلب علم کے لئے نکلے اور شہر میں جاکر اترے اور تحصیل علم میں مشغول ہوئے ہمارے پاس خرچ نہ رہا تو ہم نے واپس ہونے کا ارادہ کر لیا اتنے میں ایک یہودی مفت آکر ہم میں سے ہر ایک کو تین تین درہم دیئے اسی طرح چالیس بار یہی اتفاق ہوا ہم نے اس کا جواب پوچھا کہنے لگے میں نے توریت میں پڑھا ہے اس میں ہے کہ طالب علموں پر خرچ کرنا فی سبیل اللہ خرچ کرنے میں سب سے افضل ہے میں نے کسی یہودی کو ان کا طالب نہیں پایا جس کے طالب تم لوگ ہو اس کے بعد ہم نے اس کو رخصت کر دیا اور حج کے لئے روانہ ہوئے ایک روز میں نے اس کو کعبہ کے گرد پھرتے دیکھا ہم نے اس سے پوچھا اس کا سبب کیا ہوا اس نے جواب دیا کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے اہل علم کو خرچ دینے کی بدولت تجھے اسلام سے کرم کیا ہے۔ میں آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور میرے گھر میں سترہ آدمی تھے ہر ایک نے ویسا ہی خواب دیکھا جیسا کہ میں نے دیکھا تھا پھر وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ مولفؒ کا بیان ہے ایک بار یہ سوال پیدا ہوا کہ علم اور عقل میں سے کون افضل ہے لوگوں نے مختلف جواب دیئے لیکن جو بظاہر معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ عقل افضل ہے کیونکہ لڑکا اگرچہ عالم ہو اور اس کو فتویٰ دینے کی اجازت مل گئی ہو تب بھی اس کا مسلمانوں کے لئے امام یا قاضی مقرر کرنا صحیح نہیں نہ اس کی طلاق صحیح ہے اور نہ بہتیرے شرعی احکام درست ہوں گے اور عاقل سے یہ ساری باتیں صحیح ہوں گی بشرطیکہ وہ مکلف ہو اور جو چیزیں ہم نے ذکر کی ہیں۔ ان میں سے اکثر میں علم شرط نہیں اور نیز علم کو عقل کی احتیاج ہے اور عقل کو علم کی حاجت نہیں و نیز لوگوں نے کہا ہے کہ اگر کسی نے سب سے زیادہ عقلمندوں کے لئے وصیت کی تو زاہدوں پر صرف کیا جائے گا اور اس کے لوگ قائل نہیں ہیں کہ علماء کے صرف میں لایا جائے گا عوارف المعارف میں مذکور ہے کہ عقل کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ جس سے آخرت کے کاموں میں نظر کی جاتی ہے اور وہ نور روح ہے اس کا مسکن دماغ ہے اسی وجہ سے زاہد لوگ دنیا میں سب سے زیادہ عاقل ٹھہرے۔ جنیدؒ نے بیان کیا ہے کہ خدا نے ایماندار دل پر ایمان سے کرم کیا اور

اور ایمان پر عقل سے کرم کیا اور یہ بھی ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی شخص کو نقصان پہونچایا یہاں تک کہ اُس کی عقل ضائع کردی تو اس پر دیت لازم ہوگی اگر اس کا علم زائل کردیا تو اُس کو حکومت لازم ہوگی اور اس کا بیان باب عقل میں گذر چکا ہے اور یہ بھی ہے کہ عقل خدا سے مستفاد ہے اور علم اُس کے بندوں سے مستفاد ہوتا ہے۔ تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب والترہیب میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰؑ نے کہا اے رب اس اُمت مرحومہ کے حال سے مجھے آگاہ فرمایئے ارشاد ہوا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ حکماء علماء ہیں گویا کہ وہ علم وحکمت کے لحاظ سے انبیاء ہیں تھوڑی سی عطا پر راضی رہتے ہیں اور میں تھوڑے سے عمل پر اُن سے راضی ہوجاتا ہوں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے میں اُن میں سے ایک ایک کو جنت میں داخل کروں گا۔ بروایت ابی ذرؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں آپ کے بعد ایک ایسی اُمت کو بھیجوں گا کہ اگر اُن کو اُن کی محبوب شے پیش آئے گی تو خدا تعالیٰ کی حمد کریں گے اور اگر اُن کی ناپسندیدہ شے انھیں پیش آئے گی تو امید ثواب وہ صبر کریں گے اور نہ اُن کو علم ہوگا نہ عقل ہوگی۔ انہوں نے پوچھا پھر یہ کیوں کر ہوگا۔ ارشاد ہوا کہ میں انھیں اپنے علم وعقل سے کچھ عطا کروں گا۔

علائیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا [1] کے متعلق بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ عیسیٰ میرے بھائی ہیں میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے میں اور لوگوں کی بہ نسبت اُن سے زیادہ قرب رکھتا ہوں عرائس میں بیان کیا ہے کہ مریمؑ مسجد میں اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ جس کا نام یوسف تھا عبادت کیا کرتی تھیں اور ان کا ایک کنواں تھا کہ ان لوگوں میں سے ہر ایک شخص غار سے روزانہ پانی لایا کرتا تھا جب مریمؑ کا دن آیا وہ پانی لینے نکلیں اور غار میں جا کر انہوں نے اپنی کرتی اتار ڈالی اتنے میں جبرئیلؑ ایک مرد کی شکل بن کر اُن کے پاس آئے چنانچہ خدا تعالیٰ کے قول وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ الآیۃ میں اسی کا تذکرہ ہے پھر جبرئیلؑ نے وہ خاک جو آدمؑ کے خاک سے بچی رہی تھی لیکر مریمؑ کی کرتی کی گریبان میں پھونک دی پس مریمؑ نے پانی لے لیا اور اپنی کرتی پہن لی تو اُن کے شکم میں بچہ حرکت کرنے لگا۔ پھر جب اُن کے دردزہ ہونے لگا تو مسجد جامع سے وہ اپنی بہن کے پاس چلی گئیں یوسف نے اُن پر انکار کیا اور کہا اے مریم کیا کاشت بغیر تخم کے بھی اگتی ہے وہ بولیں ہاں جس روز خدا نے بغیر تخم کے اسے پیدا کیا تھا اس روز اگی تھی پھر جب زکریاؑ کی زوجہ یعنی اپنی بہن کے یہاں گئیں اور وہ حاملہ تھیں ان کے شکم میں یحییٰؑ تھے انہوں نے کہا اے مریم مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جو کچھ میری شکم میں ہے وہ اسکو سجدہ کرتا ہے جو تیری شکم میں ہے اب الزہر میں فصل توکل میں پہلے گذر چکا ہے کہ ان کا حمل اور وضع حمل دونوں ایک ہی ساعت میں ہوئے تھے۔ نیشاپوریؒ نے بیان کیا ہے

[1] امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں بھیجے ۔ ۱۲

کہ بعد زوال وضع حمل ہوا تھا رازیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ[۱] کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ خدا نے مسجد کی خدمت کے لئے انھیں پسند کیا ہے اگرچہ وہ عورت تھیں ان کی والدہ نے انھیں ایک لمحہ بھر بھی غذا نہیں دی ان کے پاس جنت سے رزق آتا تھا اور اکثر لوگ اس کے قائل ہیں کہ ان کی طفولیت کی حالت میں زکریاؑ نے ان کی کفالت کی تھی اور بعض کا قول ہے کہ ان کے دودھ چھٹنے کے بعد کفالت کی تھی اور ان کو فرشتوں کی باتیں سنائی ان کو شفا بخشی اور ان کے سوا کسی اور عورت کے لئے ایسا اتفاق نہیں ہوا خدا کے قول طہرک[۲] سے مقصود یہ ہے کہ تجھکو حیض سے نجات دی چنانچہ لوگ قائل ہیں کہ مریمؑ کو حیض نہیں آیا و نیز یہ بھی مراد ہے کہ تجھکو یہودیوں کے جھوٹ سے اور ہر گناہ سے بچائے رکھا اور خدا کے قول واصطفاک علی نساء العالمین کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے ان کو عالم کی عورتوں پر برگزیدہ کیا اس طرح کہ عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے ان سے پیدا کیا اور ایک حدیث میں ہے کہ عالم کی عورتوں میں سے چار تجھ کو کافی ہیں مریمؑ و آسیہ فرعون کی زوجہ و خدیجہؓ و فاطمہؓ رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت اس امر پر دال ہے کہ مریمؑ ساری عورتوں سے افضل ہیں اور یہ جائز نہیں کہ اصطفاء ثانی اور اصطفاء اول سے ایک ہی مراد ہو کیونکہ محض تکرار نامناسب ہے اس لئے دوسرے موقع پر اصطفاء کے ذکر سے دوسری حیثیت سے برگزیدگی مراد ہونا چاہئے ۔

برماویؒ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ مریمؑ کا تیرہ برس کا سن تھا جب عیسیٰؑ ان کے حمل میں آگئے تھے ۔ پھر مریمؑ عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھ جانے کے بعد چھیاسٹھ برس اور زندہ رہیں اور ایک سو بارہ[۱۱۲] برس کی عمر میں ان کا انتقال ہوا ۔ یحییٰؑ کی والدہ کا نام یشارع تھا اور مریمؑ کی والدہ کا نام حنّہ تھا ۔ جب عیسیٰؑ پیدا ہوئے اور نو ماہ کے سن کو پہنچے تو مریمؑ نے انھیں مکتب بھیجا زمخشریؒ نے ربیع الابرار میں بیان کیا ہے کہ جو لڑکا کتاب کو سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے وہی سب سے دانا ہوتا ہے معلم نے کہا اے عیسیٰؑ پڑھو بسم اللہ انہوں نے کہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ معلم نے کہا پڑھو ابجد انہوں نے پوچھا آپ کو معلوم ہے اس کے کیا معنی ہیں ۔ معلم نے کہا نہیں انہوں نے کہا الف سے اللہ اور بار سے بہجۃ اللہ اور جیم سے جلال اللہ اور دال سے دین اللہ مراد ہے ہوز سے ہاویہ جو جہنم کا نام ہے اور واؤ سے دوزخیوں کے لئے ویل یعنی تباہی اور زا سے زفیر جہنم مراد ہے حطی سے مراد ہے حُطَّتِ الْخَطَایَا عَنِ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ یعنی استغفار کرنے والوں سے خطائیں ساقط کر دی گئیں کلمن سے مراد ہے کلام اللہ غیر مخلوق یعنی خدا کا کلام مخلوق نہیں ہے ۔ سعفص سے مراد ہے صاع بصاع یعنی صاع کے بدلہ میں صاع ہے قرشت تقرشہم یعنی ان سب کو تو جمع کرے گا معلم نے کہا اے مریمؑ اس لڑکے کو لیجا تیرے لڑکے کو تو کسی معلم کی حاجت نہیں ۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عیسیٰؑ کو ان کی ماں نے ایک معلم کے پاس بھیجا ۔

۱؎ اے مریمؑ بے شک خدا نے تجھے برگزیدہ بنایا ہے ۱۲ ۲؎ تجھکو پاک کیا ۱۲

معلم نے اُن سے کہا پڑھو بِسۡمِ اللّٰہ عیسٰیؑ نے پوچھا بِسۡمِ اللّٰہ کے کیا معنی معلم نے کہا مجھے نہیں معلوم انہوں نے کہا با سے بہائے اللہ اور سین سے سنار اللہ میم سے اُس کا ملک مراد ہے ربیع الابرار میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت آئے گی اور میری امت کے لوگ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھتے ہوں گے اس سے میزان میں اُن کی نیکیاں وزن دار ہوجائیں گی اور امتیں کہیں گی کہ امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے موازین کیسے جھکے جاتے ہیں انبیاؑ جواب دیں گے انہوں نے اپنے کلام کی ابتداء خدا کے تین ناموں سے کی ہے اگر وہ ایک پلہ میں رکھی جائیں تو اولین آخرین کے گناہ دوسرے پلہ میں تو امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیکیاں جھکی رہیں گی **حکایت** ایک بار عیسٰیؑ کا اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہی میں بحالتِ صغرسنی ایک شہر سے گذر ہوا اُس شہر والوں کو آپ نے دیکھا کہ اپنے بادشاہ کے دروازہ پر جمع ہو رہے ہیں آپ نے اُن سے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا کہ بادشاہ کی بیگم کے بچہ ہونے والا ہے اور وہ عسرتِ ولادت میں مبتلا ہے اور یہ لوگ بتوں سے آسانی کی درخواست کر رہے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ میرا ہاتھ لے کر اپنے شکم پر رکھ لے تو بہت جلد بچہ ہو پڑے چنانچہ لوگ آپ کو بادشاہ کے پاس لے گئے آپ فرمانے لگے اگر میں بتلا دوں کہ اس کے شکم میں کیا ہے تو تو ایمان لائے گا اُس نے کہا ہاں آپ نے کہا اُس کے شکم میں لڑکا ہے جس کے رخسارہ پر سیاہ خال اور پشت پر سفید خال ہے فرمانے لگے اے لڑکے میں تجھے اُس خدا کی قسم دلاتا ہوں جس نے خلق کو پیدا کیا اور انھیں رزق تقسیم کیا ہے کہ تو جلد نکل آ اور باب الدعا میں وہ دعا پہلے گذر چکی ہے جو کسی عورت یا جانور کی وضع حمل کے وقت پڑھی جاتی ہے بادشاہ نے ایمان لانا چاہا اُس کی قوم مانع ہوئی اور کہنے لگی مریمؑ ساحرہ ہیں اور ان کی قوم نے انھیں بیت المقدس سے نکال دیا ہے۔ وہبؒ کا بیان ہے کہ عیسٰیؑ کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی یہ تھی کہ آپ کی والدہ آپ کے ساتھ مصر میں کسی بڑے شخص کے گھر مہمان ہوئیں اور وہ مساکین نواز تھا اُس کا کچھ مال چوری ہو گیا اُس نے مساکین پر تہمت دھری عیسٰیؑ نے اپنی والدہ سے کہا کہ اسے اپنے گھر میں مساکین کو جمع کرنے دیجئے جب اُس نے سب کو جمع کیا تو عیسٰیؑ نے ایک اپاہج کو ایک اندھے کو کندھے پر بٹھا کر اور اُس سے فرمایا کہ اس کو لے کر اُٹھ اندھا بولا کہ میں کمزور ہوں عیسٰیؑ نے اُس سے کہا شبِ گذشتہ کو تو کیسے اُس پر قادر ہو گیا تھا۔ اور اُسی شخص نے اپاہج کے ہمراہی میں مال لیا تھا۔ پھر اُس شخص نے اپنے لڑکے کی شادی کی اور اس کے پاس شراب نہ تھی اس سے اُسے فکر ہوئی عیسٰیؑ اس کے گھر گئے اور جس برتن میں آپ نے ہاتھ رکھ دیا وہ شراب سے پُر ہو گیا اُس وقت آپ کا بارہ برس کا سن تھا **حکایت** کلاباذیؒ نے بیان کیا ہے کہ بیت المقدس کے قریب افیق کی گھاٹی میں ابلیس عیسٰیؑ کا سدِ راہ بنا اور پوچھنے لگا آپ کون ہیں آپ نے جواب دیا میں روح اللہ ہوں اس کا بندہ ہوں اور اس کی لونڈی کا بیٹا ہوں۔ ابلیس بولا نہیں بلکہ آپ تو زمین کے خدا ہیں کیونکہ مردوں کو زندہ کرتے ہیں مریض کو برص والے کو مادرزاد اندھے کو تندرست کرتے

عہ خدا کی رونق ۱۲ امنہ خدا کی روشنی ۱۲

کرتے ہیں عیسیٰ نے جواب دیا کہ عظمت خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کے حکم سے میں نے لوگوں کو صحت یاب کیا اور اگر خدا چاہتا تو مجھ ہی کو بیمار کر دیتا وہ کہنے لگا آیئے میں آپ کے لئے شیاطین کو سجدہ کرنے کا حکم دوں پس بنی آدم بھی انھیں دیکھ کر سجدہ کرنے لگیں گے اور اس طرح آپ زمین کے خدا بن جائیں گے عیسیٰ نے کہا خدا پاک ہے اور سزاوار حمد ہے اور جو کچھ تو کہتا ہے اس سے برتر ہے میں اس کی تسبیح وحمد اس قدر کرتا ہوں جیسے زمین و آسمان بھر جائیں اور اس کی مخلوق کے برابر شمار میں ہو اس کی رضا کے موافق ہو اس کے مبلغ علم اس کے منتہی کلمات اور اس کے عرش کے برابر وزنی ہو اتنے میں جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ نازل ہوئے میکائیل نے ابلیس پر مشرق کی طرف پھونک ماری وہ چشمہ آفتاب میں جا کر لگی وہ جل کر گر پڑا اسرافیلؑ نے اس پر مغرب کی طرف پھونک ماری وہ دلدل کے چشمہ میں گر پڑا اور یہی وہ چشمہ ہے جس میں آفتاب غروب ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے جب ابلیس اس سے ابھرنا چاہتا تھا جبرئیلؑ اسے غرق کر دیتے تھے یہاں تک کہ اس میں سات روز تک مقیم رہا اس کے بعد ابلیس عیسیٰ سے ڈرنے لگا۔

فائدہ مصائب کے دفع کرنے اور مردوں کو زندہ کرنے کے لئے عیسیٰ یہ دعا پڑھا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اِلٰہُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰہَ فِیْہِمَا غَیْرُکَ وَاَنْتَ جَبَّارُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا جَبَّارَ فِیْہِمَا غَیْرُکَ وَاَنْتَ حَکَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا حَکَمَ فِیْہِمَا غَیْرُکَ قُدْرَتُکَ فِی الْاَرْضِ کَقُدْرَتِکَ فِی السَّمَاءِ وَسُلْطَانُکَ فِی الْاَرْضِ کَسُلْطَانِکَ فِی السَّمَاءِ اَسْاَلُکَ بِاسْمِکَ الْکَرِیْمِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ؎

ابن ابی الدنیا نے روایت کی ہے کہ کسی پارسا عورت کا بیان ہے کہ مجھ سے خواب میں ایک شخص نے کہا کہ یہ دعا پڑھا کر یا جمیلؑ الفعال انت ولی یا کریم الصنع انت القریب ؎ جس مصیبت میں میں نے اسے پڑھا خدا نے اسے دور کر دیا صالح مریؒ نے بیان کیا کہ مجھ سے خواب میں ایک شخص نے کہا کہ کیا میں آپ کو خدا کا اسم اعظم نہ بتا دوں میں نے کہا ہاں اس نے کہا یہ پڑھا کیجئے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاسْمِکَ الْمَخْزُوْنِ

؎ اے اللہ آپ آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں کے معبود ہیں ان دونوں میں سوائے آپ کے کوئی معبود نہیں اور آپ آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں کے جبار ہیں ان دونوں میں سوائے آپ کے کوئی جبار نہیں آپ آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں کے حاکم ہیں ۱۲ ؎ سوائے آپ کے ان دونوں میں کوئی حاکم نہیں آپ آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں کے بادشاہ ہیں سوائے آپ کے ان دونوں میں کوئی بادشاہ نہیں آپ کی قدرت جیسے زمین میں ہے ویسی آسمان میں ہے آپ کی سلطنت جیسی زمین میں ہے ویسی آسمان میں میں آپ کے اسم کریم کی بدولت آپ سے سوال کرتا ہوں یقیناً آپ ہر شے سے قادر ہیں ۱۲ ؎ اے خوب کام کرنے والے آپ میرے ولی ہیں اے بزرگ صفت والے آپ قریب ہیں ۱۲ ؎ اے اللہ میں آپ کے مخزون مخفی بابرکت پاک پاکیزہ مقدس نام کی بدولت درخواست کرتا ہوں

المكنون المبارك المطهر الطاهر المقدس **حکایت** عیسیٰ لڑکوں کو بتلا دیا کرتے تھے جو کچھ ان کے باپ کھاتے تھے۔ اور جو کچھ چھوڑ دیا کرتے تھے پس لڑکے اپنے والدین کے پاس آ کر کہتے تھے کہ یہیں فلاں شے کھانے کو دو وہ پوچھتے تھے تجھے کس نے بتایا وہ کہتا تھا کہ عیسیٰ نے پھر انہوں نے اپنے لڑکوں کو عیسیٰ کے پاس آنے سے روک دیا اور ایک جوڑ سے مکان میں ان کو بند کر دیا عیسیٰ نے پوچھا تمہارے لڑکے کہاں گئے کیا وہ اس گھر میں ہیں وہ بولے اس گھر میں تو سوائے بندروں اور سوروں کے اور کوئی نہیں آپؑ نے کہا ایسا ہی ہو جائے گا جب اُن لوگوں نے دروازہ کھولا تو ان کو بندر اور سور پایا رازیؒ نے آلِ عمران میں بیان کیا ہے کہ عیسیٰ پر سب سے پہلے یحیٰی ایمان لائے وہ عیسیٰ سے چھ ماہ بڑے تھے۔ اور قبل اس کے کہ عیسیٰؑ آسمان پر اٹھا لیے جائیں وہ قتل کر دیئے گئے اور حضرت عیسیٰؑ تینتیس برس کے سن میں اٹھائے گئے اور پہلے گزر چکا ہے کہ تیس برس سے چالیس برس تک کے آدمی کو کہل یعنی ادھیڑ کہتے ہیں اسی واسطے ان کی نسبت کہلاً کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اگر کہا جائے کہ خدا تعالیٰ کے قول اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْہُ اسْمُہُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ[1] میں نام پر لقب کیوں مقدم کیا گیا۔ عیسیٰؑ کو کلمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے ان کو بغیر باپ کے محض کلمہ کن سے پیدا کیا ہے جواب یہ ہے کہ جو لقب شرف و رفعت پر دلالت کرے اس کا مقدم کرنا مضر نہیں جیسے کہ صدیقؓ و فاروقؓ اور آپ کا نام مسیحؑ اس لئے رکھا ہے کہ آپ شکم مادر سے جب خارج ہوئے تو آپ کا بدن چکنا تھا گویا تیل ملا گیا ہو اور بعض نے کہا ہے کہ آپ یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ شیطان سے بچانے کے لئے جبرئیل علیہ السلام نے ولادت کے وقت آپ کو اپنے بازو سے چھوا تھا۔ اور بعض کا قول ہے کہ آپ زمین میں سیاحت کیا کرتے تھے اور مسیح دجال کو مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی ناک نہ ہوگی پس اُس کا چہرہ اور اُس کی ناک رگڑی ہوئی ہوگی اور جمعہ کی فضیلت کے باب میں اُس کا بیان پہلے گذر چکا ہے اور خدا نے عیسیٰ کو وجیہہ کہا ہے جیسے کہ آخر سورہ احزاب میں موسیٰ کو وجیہہ کہا ہے وجیہہ کے معنی جاہ والا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے اول میں میں ہوں گا اور مسیحؑ اس کے آخر میں ہونگے میں نے ابو طالب مکی کی قوت القلوب میں اسے دیکھا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ میں اُس امت پر کیسے خوف کروں جس کے اول میں میں ہوں اور عیسیٰ اُس کے آخر میں ہوں اس کو میں نے یافعیؒ کی روض الریاحین[2] میں دیکھا ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ عیسیٰ اپنی ماں کی ناف سے خارج ہوئے تھے اور عقائق میں مذکور ہے کہ آپ کی والدہ کا آپ کے آسمان پر اٹھا لئے جانے کے قبل ہی انتقال ہو چکا تھا۔ جب آپ کی والدہ کا انتقال ہوا تو آپ بہت روئے تھے اس کے بعد آپ نے اپنی والدہ کو خواب میں اکرام کے تخت پر دار السلام میں دیکھا وہ بولیں اے بیٹا میں نے انعام کے تربت سے روزہ افطار کیا ہے اور انہوں نے روزہ کی حالت میں سجدہ میں انتقال کیا تھا۔

---

[1] بے شک خدا تم کو اپنی جانب سے ایک کلمہ کی جو مسیح عیسیٰ بن مریمؑ ہیں بشارت دیتا ہے ۱۲

[2] روض الریاحین کا اردو ترجمہ نزہت المجالس کے نام سے ایچ ایم سعید کمپنی کراچی نے شائع کر دیا۔

حضرت خضرؑ اور الیاسؑ کا بیان

انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بڈھے کو سنا ہے کہ وہ کہہ رہا تھا اللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّتِہٖ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پوچھا تو کون ہے کہا خضرؑ میں نے تفسیر قرطبی میں سورۂ صافات کے متعلق دیکھا ہے۔ انسؓ کا بیان ہے کہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں گیا جب میں حجر کے پاس پہونچا اور اس سے صالحؑ کا مدائن مراد ہے تو ہم نے ایک آواز سنی کوئی یہ کہتا تھا کہ اے اللہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ مغفورہ میں بنا دیجئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انسؓ دیکھنا تو یہ کیسی آواز ہے۔ میں پہاڑ میں گھسا تو مجھے ایک شخص نظر پڑا جس کا سر اور داڑھی سپید تھی اس کا طول تین سو ہاتھ سے زیادہ تھا وہ کہنے لگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سلام، کہہ دینا اور کہہ دینا کہ آپ کے بھائی الیاسؑ آپ سے ملنا چاہتے ہیں پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان، کے پاس تشریف لائے میں وہاں سے ہٹ گیا دونوں بڑی دیر تک باتیں کرتے رہے اس کے بعد ان دونوں پر آسمان سے مائدہ اترا ان دونوں نے مجھے بلا یا چنانچہ میں نے ان دونوں کے ساتھ سمارغ و انار و کرفس کھایا جب ہم لوگ کھا چکے آسمان سے ایک ابر اترا اور الیاسؑ کو لے کر چلا گیا اور میں ان کی لباس کی سپیدی کو دیکھ رہا تھا پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ کھانا آسمان سے اترا تھا۔ آپ نے فرمایا ہاں اسے جبرئیلؑ ہر چالیس روز میں ایک بار لے کر اترتے ہیں اور ان کو ہر سال میں ایک بار زمزم پینے کو ملتا ہے پس خضرؑ اور الیاسؑ ہر سال بیت المقدس میں ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔

ابن مسعود کا بیان ہے کہ قیامت کے روز یہ امت تین حصے ہو جائیں گی۔ ایک حصہ یعنی ایک تہائی جنت میں بے حساب جائے گی اور ایک تہائی سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور ایک تہائی کے بڑے، بڑے گناہ ہوں گے خدا تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ یہ کون لوگ ہیں حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہے۔ فرشتے جواب دیں گے کہ یہ گنہگار لوگ ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ ان کو میری وسیع رحمت میں داخل کر دو النزہر الفائح میں مذکور ہے کہ عمرؓ بن خطاب کی ایک لونڈی تھی جس کا نام زائدہ تھا۔ ایک روز آٹے کی روٹی پکانے کے لئے لکڑی لینے نکلی اسے ایک سوار نظر پڑا کہ جس سے زیادہ حسین اس کے دیکھنے میں نہ آیا تھا وہ سوار اس سے کہنے لگا اے زائدہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا تو آپ سے کہہ دینا کہ رضوان داروغۂ بہشت نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ کہ خدا تعالیٰ نے جنت کو آپ کی امت کے لئے تین حصوں پر منقسم کیا ہے۔ ایک تہائی امت تو اس میں بے حساب چلی جائے گی اور

ع حضرت خضرؑ اور الیاسؑ کی حیات کے بارے میں جتنی روایات ہیں سب موضوع ہیں۔ اور حضرت انسؓ نبوت کے تین سال بعد پیدا ہوئے اور جب حضورؐ نے ہجرت فرمائی تو ان کی عمر صرف دس سال تھی۔

ایک تہائی سے آسان حساب لیا جائے گا اور ایک تہائی کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے علائیؒ نے سورۂ کہف کے متعلق بیان کیا ہے کہ خضرؑ کا نام خضرون بن عامیل بن عیص بن اسحق بن ابراہیمؑ ہے۔ برماویؒ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ خضرؑ کے نام کے بارہ میں کئی قول ہیں سب سے مشہور بلیا بن ملکان ہے ثعلبیؒ نے کہا ہے کہ سن رسیدہ نبی نظروں سے پوشیدہ ہیں **موعظت** موسیٰؑ نے خضرؑ سے پوچھا کہ خدا نے آپ کو کس وجہ سے غیب پر اطلاع بخشی ہے انہوں نے جواب دیا گناہ ترک کرنے کی وجہ سے موسیٰؑ نے کہا مجھے کچھ وصیت کیجئے انہوں نے کہا اے موسیٰؑ آپ خندہ پیشانی بنیئے غضب آلود نہ بنیئے نفع رسان بنیئے ضرر رساں نہ بنیئے لجاجت سے کنارہ کش رہیئے اور بلا ضرورت کہیں نہ جائیے اور بغیر عجیب بات کے نہ ہنسیئے اور خطا کاروں کو ان کی خطاؤں سے عار نہ دلایا کیجئے اور اے ابن عمران اپنے خطاؤں پر گریاں رہیئے امام احمدؒ نے اپنی سند سے بروایت ابی ہریرۃؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ خضرؑ کا خضرؑ اس لئے نام رکھا گیا ہے کہ سپید گھاس کے گٹھے پر بیٹھے تو وہ دم کے دم میں سرسبز ہو کر لہلہانے لگا۔ برماویؒ نے کہا کہ فروہ اس قطعہ کو کہتے ہیں جہاں خشک نبات کا ڈھیر لگا ہو زجاج نے کہا کہ خشک زمین کو کہتے ہیں خضرؑ کی حیات کی نسبت اختلاف ہے۔ ابن صلاحؒ نے اپنے فتاوی میں بیان کیا ہے کہ وہ جمہور علماء و صلحاء کے نزدیک زندہ ہیں میں نے لطائف المنن میں دیکھا ہے بعض صالحین کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ نے خضرؑ کو اولیاء کی ارواح پر اطلاع بخشی انہوں نے خدا سے درخواست کی کہ مجھ کو دائرہ شہادت میں رکھیئے تاکہ میں ان کو ظاہر طور پر بھی دیکھوں جیسے کہ میں نے ان کو پوشیدہ طور پر دیکھا ہے مجاہد کا قول ہے کہ خضرؑ اس وقت تک باقی رہیں گے جبکہ خدا زمین کا اور زمین والوں کا وارث بنے گا عمرو بن دینار کا قول ہے کہ جب تک قرآن باقی ہے خضرؑ اور الیاسؑ زندہ رہیں گے۔ جب قرآن اٹھ جائے گا۔ دونوں کی وفات ہو جائے گی قرطبیؒ نے سورۂ والصافات میں بیان کیا ہے کہ ایک بار الیاسؑ کو مرض شدید لاحق ہوا وہ روئے خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی اور پوچھا کہ آپ کا یہ رونا دنیا پر حرص کرنے کی وجہ سے ہے یا موت کے ڈر سے ہے یا دوزخ کے خوف سے۔ انہوں نے کہا نہیں مجھے صرف اس بات کی گھبراہٹ ہے کہ میرے بعد حمد کرنے والے آپ کی حمد کیسے کریں گے اور میرے بعد روزے دار کیسے روزے رکھیں گے خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اچھا میں آپ کو اس وقت تک باقی رکھوں گا کہ جب کوئی میرا ذکر کرنے والا تک باقی نہ رہے گا یعنی قیامت تک ابراہیم تیمیؒ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا جو کچھ خضرؑ سے نقل کیا جاتا ہے حق ہے وہ اہل زمین کے عالم اور ابدال کے سردار ہیں اور ابدال خدا کے لشکر کے لوگ ہیں۔

حکایت شیخ عثمانؒ صریفینی کا بیان ہے کہ ابتدائے امر میں رات کے وقت آسمان کے نیچے میں اپنے گھر کے کوٹھے پر سو رہا تھا۔ میرے پاس سے پانچ کبوتر گزرے ان میں سے ایک نے بزبان فصیح کہا وہ ذات پاک ہے جس کے پاس ہر شے کے خزانے ہیں اور دوسرے کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا وہ ذات پاک ہے جس

نے انبیاء کو اپنے خلق پر حجت بنا کر بھیجا ہے اور ان پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت دی ہے اور ایک اور کبوتر کو میں نے کہتے ہوئے سنا وہ ذات پاک ہے جس نے ہر شے کو اس کی پیدائش عطا کی پھر ہدایت کی اور ایک اور کبوتر کو میں نے کہتے ہوئے سنا کہ جو کچھ خدا اور اس کے رسول کے لئے ہے سوائے اس کے جو کچھ دنیا میں ہے باطل ہے۔ اور ایک اور کو میں نے کہتے ہوئے سنا اے غافلو رب عظیم کی طرف اٹھو جو بکثرت عطا فرماتا ہے اور بڑے بڑے گناہ بخش دیتا ہے اُن کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں بے ہوش ہو کر گر پڑا جب مجھے ہوش آیا تو خدا نے میرے دل سے دنیا کی محبت نکال دی تھی میں نے خدا سے معاہدہ کیا کہ میں اپنے آپ کو ایسے شیخ کے حوالہ کروں گا جو مجھے خدا کی راہ بتائے پھر سفر کو گیا لیکن مجھے یہ خبر نہ تھی کہ میں کہاں جاتا ہوں پھر میں نے ایک بڑی ہیبت والے شیخ کو دیکھا شیخ نے کہا اے عثمان السلام علیک میں نے اُن سے کہا وعلیک السلام آپ کون ہیں اُنہوں نے جواب دیا خضرؑ ہیں ابھی شیخ عبدالقادرؒ کے پاس تھا وہ فرمانے لگے اے ابا العباس شب گذشتہ کو اہل صادقین میں سے ایک شخص کو جس کا نام عثمانؓ ہے جذب ہوا۔ سات آسمان کے اوپر سے آواز آئی اے عثمان اے میرے بندے تجھے مرحبا ہو! اس شخص نے خدا سے یہ عہد کیا ہے کہ اپنے آپ کو ایک ایسے شیخ کے حوالے کرے جو اُس کو راہ خدا بتلائے پس تم جاؤ تم کو وہ راستہ میں ملے گا اُس کو میرے پاس لے آؤ پھر خضرؑ نے کہا اے عثمانؓ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنے زمانہ کے سید العارفین ہیں اُن کی ملازمت اختیار کرو مجھے اپنی خبر بھی نہ ہوئی اور میں اتنے میں شیخ عبدالقادرؒ کے پاس پہونچ گیا وہ فرمانے لگے اس شخص کو مرحبا ہو جس کو اُس کے مولیٰ نے پرندوں کی زبان سے جذب کر لیا ہو اور جس کے لئے خیر کثیر حاصل ہوتی ہو پھر مجھے طاقیہ[مـــہ] پہنا کر ایک ماہ تک خلوت نشین رکھا اور مجھے ان کی صحبت سے خیر کثیر حاصل ہوئی اور باب کرم میں کبوتر کے منافع گذر چکے۔ علائیؒ کا بیان ہے کہ خضرؑ ذی القرنین کی خالہ کے لڑکے اور اس کے وزیر شیر تھے اور ذی القرنین یونان بن نوح کی اولاد میں سے ہے اور جو کچھ عرائس میں ہے وہ اس کا مؤید ہے کیونکہ صاحب عرائس نے خضرؑ اور سام بن نوح کے درمیان چار جد بیان کئے ہیں) اور ابراہیمؑ کے زمانہ میں تھا اور ابراہیمؑ سے مکہ میں اُس سے ملاقات ہوئی تھی مقاتل کا بیان ہے کہ ابراہیمؑ فلسطین میں تھے اُنہوں نے ایک آواز سنی ان سے دریافت کیا گیا یہ کیا ہے اُنہوں نے کہا ذوالقرنین پھر اُنہوں نے ایک شخص سے فرمایا کہ اس کے پاس جا کر اور اُس سے میرا سلام کہ جب وہ شخص وہاں گیا تو اس نے کہا کیا خلیل یہاں ہیں اُس نے کہا ہاں پھر اپنے گھوڑے سے اترا اس سے کہا گیا کہ تیرے اور ان کے درمیان مسافت بعیدہ حائل ہے اُس نے جواب دیا کہ جس سرزمین میں خلیل اللہ ہوں میں اُس میں سوار نہیں ہوتا اُس کے بعد اس کے لئے ابراہیمؑ اٹھ کھڑے ہوئے اور اُسے گائیں اور بھیڑ بکریاں ہدیہ میں دیں اور اس کی دعوت کی اور خضرؑ اس کے لواء اعظم کے لینے والے تھے۔ بعض کا قول ہے کہ ذوالقرنین موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے درمیان گذرے ہیں اور وہ اُن چار شخصوں میں سے ایک تھا جو تمام دنیا کے مالک گذرے ہیں اور باقی تین سلیمانؑ و بخت نصر نمرود ہیں اور پانچویں اس امت میں مہدیؑ ہوں گے

[مـــہ] ایک قسم کا لباس ۱۲ -

جو دنیا کے مالک بنیں گے ۔

جعفرؒ بن محمد کا بیان ہے کہ ذوالقرنین کا ایک فرشتہ دوست تھا اُس سے ذوالقرنین نے پوچھا کہ آسمان پر فرشتوں کی عبادت گاہ کا حال مجھے بیان کر اس نے بیان کیا کہ بعض کھڑے ہیں بعض بیٹھے ہیں بعض سجدہ میں ہیں اور اسی طرح قیامت تک رہیں گے پھر کہیں گے کہ آپ پاک ہیں ہم نے اتنی عبادت نہیں کی جتنا کہ حق عبادت تھا ۔ ذوالقرنین نے کہا میں چاہتا ہوں کہ زندہ رہوں تا کہ خدا کی عبادت کا جتنا حق ہے اتنی عبادت کروں فرشتے نے کہا اگر تو یہ چاہتا ہے تو زمین میں ایک چشمہ ہے جسے آبِ حیات کہتے ہیں جو اس میں پیتا ہے اُسے موت نہیں آتی جب تک کہ وہ خدا سے خود موت نہ مانگیں لیکن وہ تاریکی میں ہے اُس نے علماء کو جمع کیا اور ان سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اللہ کی کتاب میں یہ پڑھا ہے کہ زمین میں ایک چشمہ ہے جسے آبِ حیاتؔ کہتے ہیں اُن میں سے ایک شخص نے کہا ہاں ظلمت مطلع شمس کے قریب ہے پس ذوالقرنین سبز رنگ کے ہزار جوان گھوڑوں پر لے کر ان کی قوت نظر کی وجہ سے روانہ ہوا اور ہزار سوار لے کر خضرؑ اُس کے آگے آگے ہو لئے جو شخص ہم میں سے گم ہو جائے وہ کیا کرے گا ۔ حالانکہ ہم ظلمت میں ہونگے پھر خود ہی انہوں نے بتلایا کہ جب تم راہ بھول جاؤ تو اس مہرہ کو زمین پر ڈال دینا اور اس کو ایک سرخ مہرہ دیا اور جب وہ مہرہ چلانے لگے تو راہ گم کردہ اس کے پاس واپس آ جائے پھر خضرؑ آگے آگے چلے اور جب وہ چلتے تھے وہ اترتا تھا اس اثنا میں کہ خضر چل رہے تھے اتنے میں اُن کو ایک وادی پیش آئی اُن کو گمان غالب ہوا کہ وہ چشمہ اسی میں ہے ۔ انہوں نے مہرہ پھینک دیا تاریکی میں روشنی ہو گئی اور مہرہ چلانے لگا اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ وہ ایک چشمہ کے کنارے پر ہیں جس کا پانی دودھ سے زیادہ سپید اور شہد سے زیادہ شیریں تھا پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ٹھہرو پھر وہ اُترے اس میں سے پانی پیا اور غسل کیا اور ذوالقرنین چلا گیا اور چشمہ سے چوک گیا وہ لوگ سرخ رنگ کی زمین میں اترے جس میں روشنی تھی گو وہ روشنی آفتاب و مہتاب کی روشنی کے مشابہ نہ تھی اور اس میں ایک محل تھا جس کے اوپر طویل لوہا لگا تھا اور اس لوہے پر ایک پرندہ تھا جس کی ناک میں ایک رسی پڑی ہوئی تھی جو اس لوہے سے بندھی تھی اور وہ آسمان اور زمین کے درمیان لٹکتا تھا ۔ وہ پرند کہنے لگا اے ذوالقرنین تو یہاں کیوں آیا جو کچھ تیرے پیچھے تھا کیا تجھے کافی نہ ہوا؟ پھر پوچھنے لگا اے ذوالقرنین مجھے بتلا کہ پختہ اینٹ اور چونے کی عمارتیں بکثرت ہو گئیں اس نے کہا ہاں اس پر وہ پرند پھڑ پھڑایا اور پھول گیا یہاں تک کہ اُس لوہے کی ایک تہائی تک پہونچ گیا پھر اُس پرند نے پوچھا کیا جھوٹی گواہی کی زیادتی ہو گئی ہے ۔ سکندر نے کہا ہاں اس پر وہ پرند پھولا اور پھڑ پھڑایا یہاں تک کہ وہ لوہا بھر گیا اور محل کی دونوں دیواریں رک گئیں ذوالقرنین کو خوف معلوم ہوا پھر اُس پرند نے پوچھا کیا لوگوں نے لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دینا چھوڑ دی سکندر نے کہا نہیں وہ پرند اپنی عادت کی طرف رجوع ہوا پھر سکندر نے محل کی چھت

ؔ قصۂ آبِ حیات موضوع ہے ۔ دراصل یہ چشمہ جنت و دوزخ کے درمیان ہے جس میں وہ لوگ ڈالے جائیں گے جو جہنم سے نکالے جائیں گے جس میں نہانے سے وہ دوبارہ ترو تازہ ہو جائیں گے ۔ حبیب

پر ایک مرد کو دیکھا اس سے پوچھا تو کون ہے اُس نے کہا صور والا اور قیامت قریب ہوگئی ہے اور میں اپنے رب کے حکم کا منتظر ہوں پھر اس کو ایک پتھر دیا اور کہنے لگا اگر یہ شکم سیر ہوگا تو بھی شکم سیر ہوگا اور اگر یہ گرسنہ ہوگا تو بھی گرسنہ ہوگا اُس نے پتھر لے لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا اور انھیں اُس محل کا حال اور جو کچھ اُس میں دیکھا تھا کہہ سنایا اور ترازو کے ایک پلّے میں وہ پتھر رکھا اور دوسرے پلّے میں دوسرا پتھر رکھا وہ پتھر بھاری نکلا یہاں تک کہ بہت سے پتھروں سے بڑھ گیا اور ہر بار وہی پتھر بھاری رہتا تھا پھر اُس نے پتھر کے مقابلے میں ایک مٹھی مٹی رکھدی تب ترازو برابر ہوگئی خضرؑ نے کہا یہ مثل ہے جو خدا نے ایسے بنی آدم کے لئے بیان کی ہے۔ جس کو آسودگی نہیں ہوتی جب تک کہ اُس پر مٹی نہ ڈال دی جائے اور سکندر اپنے شہر کو لوٹ آیا اور اُس نے منارہ سکندریہ تعمیر کیا اُس کا طول چار سو پچاس ہاتھ کا تھا تانبے کے سرطان پر شیشہ کے پیلوں پر اس کی بنا تھی اُس کے اوپر ایک آئینہ لگا تھا جس میں روم کا لشکر نظر آتا تھا جب بارہ وہ لڑائی کا سامان کرتے تھے پس شاہ روم نے یہ کہکر لوگ بھیجے کہ اس میں ذوالقرنین کا خزانہ ہے لوگوں نے اُس کا کچھ حصہ گرادیا تو آئینہ کا طلسم باطل ہوگیا۔

جب ذوالقرنین کا انتقال ہوا تو خضرؑ موسیٰؑ سے ملے اور ان کا وہی حال ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے یعنی یہاں تک کہ وہ اُس قریہ میں داخل ہوئے جس میں خضرؑ نے دیوار قائم کی تھی۔ وہ قریہ انطاکیہ تھا اور بعض نے ناصرہ کہا ہے۔ اور انطاکیہ ہی اُس شخص کا شہر ہے جس کا ذکر یٰس میں آیا ہے۔ اور اس شخص کا شہر جس کا ذکر سورہ قصص میں آیا ہے۔ مصر ہے اور وہ شخص حزقیل ہے اور جس شخص کا ذکر یٰس میں ہے اس کا نام حبیب نجار ہے۔ وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عیسیٰ کے رسولوں کے ہاتھ پر ایمان لایا تھا۔ اور اُن دونوں میں چھ سو برس کی مدّت حائل تھی اور اُن تین رسولوں کے نام یہ ہیں یحییٰؑ و یونسؑ و شمعونؑ اور موسیٰ کی قوم نے آپ سے پوچھا تھا کیا آپ ایمان لے آئے انہوں نے جواب دیا اور مجھے کیا ہوا ہے جو میں اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت نہ کروں اور اُسی کی طرف تم کو لوٹنا ہے موسیٰ نے پیدا کرنے کی نسبت اَلَّذِیْ فَطَرَنِیْ میں اپنی طرف کیونکہ پیدا کرنا نعمت کا اثر ہے اور موسیٰ پر نعمت کا اثر زیادہ ظاہر تھا۔ اور اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ میں رجوع ہونے کی نسبت لوگوں کی طرف کی اس لئے کہ اس میں زجر کے معنی ہیں وہ لوگ اس کے زیادہ لائق تھے۔ بغوی نے کہا ہے کہ وہ جنّت میں زندہ ہیں اور اُن کو رزق ملتا ہے۔ اور وہ اپنی آدھی کمائی خیرات کردیا کرتے تھے اور آدھے میں اپنے اہل و عیال کو کھلاتے تھے اور مدائن جس کا ذکر سورۂ شعراء میں آیا ہے مدائن مصر ہے اور سورۂ نمل میں جس شہر کا ذکر آیا ہے اُس سے صالحؑ کا شہر مراد ہے۔ اور اس کا نام حجر ہے اور رہط سے نو آدمی مراد ہیں جو صالحؑ کی قوم میں نہایت شریف تھے جب خدا نے قوم صالحؑ کو ہلاک کیا تو صالحؑ مومنین کو لے کر جو چار سو آدمی تھے یمن میں شہر حضرموت کو روانہ ہوئے جب صالحؑ آباد ہوئے تو ان کا انتقال ہوگیا اس وجہ سے اس کا نام حضرموت رکھا ہے۔ کلبیؒ نے خدا کا قول

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی[1] کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے جن کو خدا نے اپنی معرفت اور طاعت کے لئے برگزیدہ بنا دیا ہے۔ جب خضرؑ دیوار سیدھی کر چکے تو موسیٰؑ نے اُن سے کہا اگر آپ چاہتے تو اس کی کچھ مزدوری لے لیتے۔

اگر کہا جائے کہ موسیٰؑ نے جب شعیبؑ کی بیٹیوں کی بکریوں کو پانی پلایا تھا تو شعیبؑ نے انھیں کھانے کے لئے بلایا تھا موسیٰؑ نے اُن کے کھانے کو ناپسند کیا تھا شعیبؑ کی بیٹیوں میں سے ایک کا نام صفورا تھا جن کا موسیٰؑ سے نکاح ہوا تھا اور صفورا کی نام کی طرف نسبت کر کے مولفؒ نے شہر کا نام صفوریہ ہے اور اس شہر کے صفورا، کی نسبت کرنے کی وجہ یا تو یہ ہے کہ صفورا کا وہاں انتقال ہوا تھا یا وہاں اتری تھیں الحاصل شعیبؑ کے کھانے کو تو موسیٰؑ نے ناپسند کیا اور خضرؑ کے مانند کھانے کو ناپسند نہ کیا جب کہ انہوں نے کہا تھا اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے لیتے اس کا جواب یہ ہے کہ اس لئے صدقہ پر اجرت لینا جائز نہیں اور اجرت پر کام کرنا جائز ہے **اشارہ** جھکی ہوئی دیوار بندہ عاصی کی مثال ہے اس کے نیچے اُس کا خزانہ یعنی قلب اس میں توحید ہے اور گناہوں کے چار دروازے ہیں اور بندۂ عاصی کے باپ ابراہیمؑ ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ[2] پس جیسے کہ خضرؑ نے دو یتیم لڑکوں کی دیوار ان کی صلاح کار باپ کی وجہ سے قائم کر دی تھی اسی طرح بندۂ عاصی کو خدا توبہ کی بدولت اس کے باپ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے درست کر دیگا۔ واسطیؒ نے کہا ہے اور اس کے سوا پہلے گذر چکا ہے اور اس کی نظیر یہ ہے کہ ایماندار اعضاء ظاہری یعنی ہاتھ پیر وغیرہ کشتی کے مثل ہیں اور سمندر دنیا ہے اور تجارت ہے اور بادشاہ ظالم شیطان ہے پس تیرے رب نے معصیت سے تجھکو داغدار بنایا تاکہ شیطان تیرے لینے میں رغبت نہ کرے جس طرح کہ کشتی کو جب خضرؑ نے ناقص کر دیا تھا تو اس کو بادشاہ نے نہیں لیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو مجھکو تمہارے اوپر ایسی شے کا خوف ہے جو اس سے بھی زیادہ سخت ہے اور وہ خود بینی پھر جب موسیٰؑ نے خضرؑ کی کشتی کو شگافتہ کر دینے پر انکار کیا تو اُن کو ندا ہوئی کہ اے موسیٰؑ کیا آپ کو آپ کی والدہ نے صندوق میں رکھ کر دریا میں نہیں ڈال دیا تھا۔ کیا آپ ہماری حفاظت میں نہ تھے ایسی ہی ہم کشتی کی حفاظت کریں گے پھر جب لڑکے کے قتل کر ڈالنے پر موسیٰؑ نے انکار کیا تو ان کو ندا ہوئی کہ اے موسیٰؑ کیا آپ بھول گئے کہ آپ نے ناحق ایک جان ماری تھی اے موسیٰؑ اگر اس شخص نے جس کو آپ نے قتل کیا تھا ایک لمحہ بھر بھی توحید کا اقرار کیا ہوتا تو آپ کے پاس عذاب آپہنچتا اور وہ کشتی دس مسکین بھائیوں کی تھی جن کو اپنے باپ سے پانچ آدمی میراث میں ملے تھے جو کشتی میں کام کیا کرتے تھے۔ پہلے کو جذام تھا دوسرا ایک چشم تھا تیسرا لنگڑا تھا چوتھے کا ایک خصیہ پھول کر رہ گیا تھا۔ پانچویں کو تپ دائمی تھی کہ کسی وقت جدا نہ ہوتی تھی پانچ آدمی کام نہیں کرسکتے ایک اپاہج دوسرا بہرا تیسرا گونگا

---

[1] کہہ دیجئے خدا کے لئے حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے ۱۲ [2] اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت ۱۲

چو تھا اندھا یا پانچواں مجنوں علائیؒ کا بیان ہے کہ خضرؑ نے پہلے تو کہا تھا کہ میں نے تو اس کشتی کو ناقص کرنا چاہا ۔ کیونکہ وہ ظاہر کو تباہ کرتا تھا اور انسان میں اس کی مثال ناک کان وغیرہ کاٹنا ہے اور دوبارہ بصیغہ جمع کہا ہم نے چاہا کیونکہ وہ قتل کرنے کے اعتبار سے تباہ کرتا ہے اور تہدین کے اعتبار سے اصلاح کرتا ہے اور سہ بارہ کہا کہ تیرے پروردگار نے چاہا کیونکہ وہ اصلاح محض ہے ۔

خضرؑ والیاسؑ قیامت تک باقی رہیں گے ۔ خضرؑ دریاؤں کا دورہ کیا کرتے ہیں جو دریاؤں میں راہ بھول جاتا ہے اسے راہ بتاتے ہیں اور الیاسؑ پہاڑوں میں دورہ کرتے ہیں جو اس میں راہ بھول جاتا ہے اسے راہ بتاتے ہیں یہ دن کو دونوں کا کام رہتا ہے اور رات کو سد یاجوج و ماجوج کے پاس مجتمع ہوتے ہیں اور اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں ۔ قتادہؓ نے بیان کیا ہے کہ دریائے تاریک کے ناحیہ میں خشکی کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے اس راستہ کے جو بلا ترک کے اختتام پر شمال کی جانب سد یاجوج و ماجوج کی طرف سے ہے سوائے اس دریا کے سانپوں کے یاجوج و ماجوج کی کوئی غذا نہیں خدا ایک ابر کو بھیجتا ہے وہ اس میں سے سانپوں کو اوپر اٹھا لیجاتا ہے پھران پر برسا دیتا ہے اس کو یاجوج و ماجوج کھا لیتے ہیں ۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یاجوج و ماجوج کی نسبت دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کی نبوت کی دعوت ان کو بھی پہونچی یا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شب معراج میں ان پاس گیا تھا میں نے ان کو دعوت اسلام دی ۔ لیکن انہوں نے قبول نہ کی ہم نے صلاح الارواح میں یاجوج و ماجوج کی نسبت تفصیلی گفتگو کی ہے علیؓ کا بیان ہے کہ ذی القرنین کا نام عبداللہ بن ضحاک ہے اور بعض نے مرزبان بتایا ہے اور ذی القرنین اس لئے نام رکھا گیا کہ وہ مشرق اور مغرب کا مالک تھا اور بعض کا قول ہے کہ وہ دو قرن تک زندہ رہا یعنی دو سو برس تک اور بعض نے کچھ اور وجہ بیان کی ہے خدا تعالیٰ کے قول تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ کے متعلق بعضوں نے کہا ہے کہ اس سے گرم پانی کا چشمہ مراد ہے اور جمہور کا قول ہے کہ اس سے دلدل اور سیاہ مٹی کا چشمہ مراد ہے ۔ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قول حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ سے یہ مراد نہیں کہ وہ جرم آفتاب تک پہنچ گیا اور اس نے اسے چھو لیا کیونکہ آسمان کے ساتھ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور آفتاب اس سے کہیں بڑا ہے کہ زمین کے کسی چشمہ میں آجائے کیونکہ آفتاب زمین سے ایک سو ساٹھ گنا بڑا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خشکی کے دو جانب ایسے مقام تک پہونچا جہاں پہونچکر آبادی کی انتہا ہو گئی تھی بس اسے دیکھنے میں ایسا معلوم ہوا کہ آفتاب دلدل والے چشمہ میں غروب ہو رہا ہے جیسے کہ ہم لوگ برابر زمین میں بظاہر اسے غروب ہوتا ہوا دیکھتے ہیں گویا کہ وہ زمین کے نیچے گھسا جاتا ہے اور جس طرح کہ بحری مسافر دیکھتا ہے گویا کہ وہ سمندر میں غروب ہو رہا ہے ۔

سلہ ذوالقرنین کو معلوم ہوا کہ آفتاب دلدل والے چشمہ میں غروب ہوتا ہے ۱۲

سلہ یہاں تک کہ جب سکندر مغرب شمس تک پہونچا یہاں تک کہ وہ مطلع شمس تک پہونچا ۱۲

میں نے تفسیر قرطبیؒ میں سورہ یٰسٓ کے متعلق دیکھا ہے کہ آفتاب جب غروب ہو جکتا ہے تو عرش کے نیچے ایک محراب میں داخل ہوتا ہے اور صبح تک خدا کی تسبیح میں مشغول رہتا ہے اور وہ نورِ عرش سے پیدا ہوا ہے اور قمر نورِ کرسی سے پیدا ہوا ہے اور وہ آفتاب سے تیز چلتا ہے اور وہ پانی کے ایک غلاف میں ہے۔ ہر شب کو غلاف سے اس کا کچھ حصہ نکلتا رہتا ہے یہاں تک کہ ماہ کامل ہو جاتا ہے پس فلک کو اٹھائیس شب میں قطع کر جاتا ہے اور یہ منازل کی تعداد ہے جو بارہ برجوں پر منقسم ہیں ہر برج میں دو منزل اور ایک تہائی منزل واقع ہوتی ہے اور سال کا چار فصلوں پر مدار ہوتا ہے لہٰذا ہر فصل کی سات منزلیں ہوئیں سب سے پہلی فصل فصلِ ربیع ہے اور اس میں بانوے ۹۲ روز ہوتے ہیں اور اس کی ابتدا ماہ آذار کی پندرھویں تاریخ سے ہوتی ہے اس میں آفتاب سات منزلیں اور برج تین یعنی حمل و ثور و جوزا کو قطع کر چکتا ہے پھر پندرھویں حزیران سے گرمی کی فصل آتی ہے اور اس کے دنوں کی تعداد بھی بانوے ۹۲ دن ہے اور آفتاب اس میں سات منزلیں اور تین برج یعنی سرطان و اسد و سنبلہ کو قطع کرتا ہے پھر پندرھویں ایلول سے خریف آجاتی ہے اور اس میں اکیانوے روز ہوتے ہیں آفتاب اس میں سات منزلیں اور تین برج یعنی میزان و عقرب و قوس کو قطع کرتا ہے پھر جاڑے کی فصل کانون اول کی پندرھویں تاریخ سے ہوتی ہے اور اس میں نوّے ۹۰ دن ہوتے اور کبھی اکیانوے ۹۱ ہو جاتے ہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب کبیسہ سال ہوتا ہے اور آفتاب اس میں سات منزلیں اور تین برج یعنی جدی و دلو و حوت کو قطع کرتا ہے مؤلفؒ کا بیان ہے کہ یہ قرطبیؒ کے زمانہ کے اعتبار سے ہے رہا ہمارے زمانے کے اعتبار سے تو علم تقویم کے ماہرین نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ فصل ربیع بارہویں ماہ آذار سے شروع ہوتی ہے اور گرمی کی فصل تیرھویں ماہ حزیران سے شروع ہوتی ہے اور خریف پندرھویں ایلول سے اور جاڑا تیرھویں کانونِ اول سے شروع ہوتا ہے اور ہر فصل میں اکیانوے روز اور ایک روز کا سترھواں حصہ شامل ہے پھر فصل ربیع حرارت اور برودت میں معتدل ہے اس میں پچھنے یا فصد کے ذریعہ سے خون نکالنا مناسب ہے اور اس میں شکم سیر ہو کر کھانا نہ کھانا چاہیئے اور گرمی کی فصل حار یابس ہے اس میں آب سرد سے غسل کرنا کتان پہننا اور ترش چیزیں جیسے حصرمیہ اور خوخیہ کھانا مناسب ہے اور خریف بارد یابس ہے اس میں عورتوں سے صحبت ترک کرنا اور نیم گرم پانی سے غسل کرنا مناسب ہے اور جڑیوں کو حقنہ اور ریاحین والوں کو مسہل لینا نفع بخش ہے اور جاڑا بارد رطب ہے اس میں مچھلی اور دودھ کو چھوڑ دینا اور [illegible] کا گوشت کھانا مناسب ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاڑے میں شب جمعہ کو مکان کے اندر جانا پسند کرتے تھے اور جب گرمی آجاتی تھی تو شبِ جمعہ کو باہر آکر آرام کرنا پسند کرتے تھے (تشرین اول) میں اکتیس دن ہوتے ہیں اور اس کی ابتدا میں بادِ شرقی چلنا شروع ہوتی ہے اور اس کی تیئسویں کو لوگ جاڑے کے باعث مکانوں کے اندر چلے جاتے ہیں اور اس ماہ کی تیرھویں کو جو لکڑی کاٹی جاتی ہے اس میں گھن نہیں لگتا (کانون اول) میں اکتیس دن ہوتے ہیں اس کی چودھویں سے پہلا چلہ شروع ہوتا ہے اور اس کی تیرھویں کو سب سے بڑی رات اور سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے (کانون ثانی) میں

اکتیس دن ہوتے ہیں اور اس کی بائیسویں ۲۲ سے جاڑے کے چلے ختم ہو جاتے ہیں روئی کی کاشت ہوتی ہے اور پرندے جوڑ کھاتے ہیں (شباط) میں اٹھائیس دن ہوتے ہیں اُس کی ساتویں کو پہلی چنگاری ساقط ہو جاتی ہے اور چودھویں کو دوسری اور اکیسویں کو تیسری اور چنگاریوں کے ساقط ہونے کا مطلب یہ ہے کہ زمین قدیم میں لوگوں کے مکانوں کے تین درجہ ایک دوسرے کے اندر ہوتے تھے۔ پہلا گائے اور اونٹ کے لئے دوسرا بکریوں کے لئے تیسرا خود اُن کے لئے ہر درجہ میں وہ سردی کی وجہ سے آگ جلاتے تھے۔ جب ماہ شباط آتا تھا اور اس کے سات روز گذر جاتے تھے تو وہ گائے اور اونٹ کو جنگل میں نکال لاتے تھے اور بجائے ان کے بکریوں کو رکھتے تھے اور خود بکریوں کے درجہ میں سکونت پذیر ہوتے تھے پس دو جگہ آگ رہ جاتی تھی اُن کے لئے اور بکریوں کے لئے جب ایک ہفتہ گذر جاتا تھا تو بکریوں کو بھی جنگل میں لے جاتے تھے اور جاڑے کے موقوف ہو جانے کی وجہ سے آگ جلانا چھوڑ دیتے تھے (ادار) میں اکتیس دن ہوتے ہیں اس کی بارہویں تاریخ کو رات دن برابر ہو جاتے ہیں اور اس میں تیسری لکھا نامناسب ہے تین راتیں آخر شباط کی اور چار ماہ ادار کی اس کے آخری ہفتہ کی راتیں ہوتی ہیں۔

ربیع الاول میں ایک بار ایک کاہنہ نے خبر دی کہ اب کی آخر جاڑے میں بڑی سردی پڑے گی لوگوں نے اُسے سچ جانا اور بھیڑوں کی اون کاٹ ڈالی پھر شدت کی سردی پڑی اور کاشت اور مویشی تباہ ہو گئے اور بعض نے کہا ہے کہ اُس کاہنہ نے کہا تھا کہ میرے ساتھ نکاح کر لو لوگوں نے کہا ایسا نہیں ہو گا جب تک کہ تو سات روز تک ہوا کو واپس نہ کر دے گی اس نے ایسا ہی کیا کیسر ہلاک ہو گئی چنانچہ وہ سات روز اس کی طرف نسبت کئے گئے اور عجائز کہلائے (نیسان) میں تین دن ہوتے ہیں اُس کی اٹھائیسویں تاریخ کو خون میں جوش آتا ہے اور پھل بستہ ہوتے ہیں اور بادام پختگی پر آجاتا ہے (ایار) میں اکتیس دن ہوتے ہیں اُس کی چوبیسویں میں کاشت کٹتی ہے اور حکم خدا سے طاعون دور ہو جاتا ہے (حزیران) میں تیس دن ہوتے ہیں اوس کی اٹھارہویں کو رات طویل ہوتی ہے اور دن چھوٹا ہوتا اور انجیر اور خربزے برابر ہو جاتے ہیں (تموز) میں اکتیس دن ہوتے ہیں اور اس میں گرمی بشدت پڑتی ہے (آب) میں اکتیس دن ہوتے ہیں اس میں انار بڑا ہو جاتا ہے۔ فائدہ علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا کہ ایک بار میں نے ایک شخص کو کعبہ کے پردوں پر لٹکا ہوا دیکھا اور وہ کہتا تھا اے وہ ذات جس کو ایک شان دوسری شان سے غافل نہیں کرتی اور ایک روایت میں ہے ایک شے کا سننا دوسری شے کے سننے سے غافل نہیں کرتا اے وہ ذات کہ اس کو سوالات غلطی میں نہیں ڈالتے اے وہ ذات جس کو الحاح کرنے والوں کا الحاح عاجز نہیں کرتا مجھکو اپنی معافی کی خنکی اور رحمت کی تیری کا مزہ چکھا دیجئے میں نے اس سے کہا ذرا دوبارہ اسی کو کہنا اس شخص نے کہا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں خضرؑ کی جان ہے اور وہ خضرؑ تھے کہنے لگے کہ جو بندہ ہر فرض نماز کے بعد اسے کہہ کر دعا مانگے گا اُس کا گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ تو وہ ریگ عالج یا قطروں یا درخت کے پتوں کے برابر ہوں۔

یافعیؒ نے روض الریاحین میں بیان کیا ہے کہ میں بیت المقدس میں جمعہ کے روز بعد عصر بیٹھا ہوا تھا اتنے میں میں نے دو آدمی دیکھے ایک تو خلقت میں ہم لوگوں کی طرح تھا اور دوسرا بڑا لمبا چوڑا تھا ہاتھ بھر کا اس کا چہرہ تھا میں نے پوچھا تم کون ہو اس شخص نے جواب دیا کہ میں خضرؑ ہوں اور یہ الیاس ہیں جو شخص جمعہ کے روز عصر پڑھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے یا اللہ یا رحمٰن کہتا رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو خدا سے جو کچھ مانگے گا خدا اسے عطا فرمائے گا میں نے خضرؑ سے پوچھا آپ کی خوراک کیا ہے انہوں نے کہا کرنس اور سماروغ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میرے بھائی خضرؑ والیاسؑ ہر سال حج کرتے ہیں اور ایک بار زمزم پیتے ہیں ان کو آئندہ سال تک کافی ہو جاتا ہے اور ان دونوں کی غذا کرنس ہے۔ **فائدہ** کرنس کے تر پتے کھانا معدہ اور جگر بارد کو نافع ہے اور سنگ ریزہ کو گھلا دیتا ہے اور اگر کچل کر حمام میں بدن پر مالش کی جائے تو بدن سے خارش کی بچکی ہو جاتی ہے اور اگر شہد ملا کر اسے نچوڑا ہوا عرق پلایا جائے تو دردِ پشت کو نافع ہے اور جاڑوں میں اس کا کھانا بلغم کو معدہ سے دور کرتا ہے۔ **حکایت** رفاعیؒ نے بیان کیا کہ سلیمانؒ بن عبدالملک نے ایک شخص کو قتل کرنے کے لئے بلایا وہ شخص بھاگ گیا جس شہر میں وہ جاتا تھا اس سے کہا جاتا تھا کہ تیری طلبی آگئی وہ کہتا تھا کہ اس کے بعد میں جنگل کو نکل گیا۔ میں نے وہاں ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جب اس کو میری آہٹ معلوم ہوئی تو اس نے نماز کو مختصر کر دیا اور میری طرف ملتفت ہوا میں اس سے ڈرا اس نے مجھے چمٹا لیا اور کہنے لگا خوف نہ کر مجھے اس سے تعجب آیا میں نے اس سے دریافت کیا تجھکو درندوں سے اس جنگل میں خوف نہیں لگتا۔ اس شخص نے کہا در رہ کیا ہے شاید اس سرکش نے تجھے خوف زدہ بنا رکھا ہو گا۔ میں نے کہا ہاں اس نے کہا تو یہ کیوں نہیں پڑھتا[۱] سُبْحَانَ الْوَاحِدُ الَّذِیْ لَیْسَ غَیْرُہٗ اِلٰہٌ سُبْحَانَ الْقَدِیْمِ الَّذِیْ لَا بَادِیَ لَہٗ سُبْحَانَ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا نِفَادَ لَہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ مَا یُرٰی وَمَا لَا یُرٰی سُبْحَانَ الَّذِیْ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَانٍ سُبْحَانَ الَّذِیْ عَلِمَ کُلَّ شَیْءٍ بِغَیْرِ تَعَلُّمٍ اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے اس دعا کو پڑھا خدا نے میرے دل میں امن ڈال دی میں واپس آیا اور سلیمان کے پاس خود چلا گیا جب اس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا قریب آؤ قریب آؤ یہاں تک کہ مجھے اپنے فرش پر بٹھا لیا اور پوچھنے لگا کہ کیا تو نے مجھ پر سحر کر دیا ہے میں نے جواب دیا خدا کی قسم میں ساحر نہیں ہوں اور میں نے اس شخص کا قصہ اسے کہہ سنایا وہ کہنے لگا خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یقیناً خضرؑ تھے پھر اس نے کہا اس شخص کو امان لکھدو اور مجھے بہت کچھ مال عطا کیا۔

---

[۱] خدائے واحد پاک ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں خدائے قدیم پاک ہے جس کی ابتدا نہیں خدا لایزال پاک ہے جس کا خاتمہ نہیں خدا پاک ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے خدا پاک ہے جس نے نظر آنے والی اور نظر نہ آنے والی چیزیں پیدا کیں خدا پاک ہے جو ہر روز ایک میں ہے خدا پاک ہے جسے بغیر سیکھے ہر شئے کا علم ہے ۱۲

ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے حسن رضؓ سے کسی شخص کی شکایت کی جو اُس پر ظلم کیا کرتا تھا آپ نے کہا کہ جب تو مغرب پڑھ چکے تو دو رکعتیں ادا کر کے سجدہ کر اور سجدہ میں پڑھ یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی یَا شَدِیْدَ الْمِحَالِ یَا عَزِیْزُ اَذْلَلْتَ بِعِزَّتِکَ جَمِیْعَ خَلْقِکَ فَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاکْفِنِیْ مُؤْنَۃَ فُلَانٍ بِمَاشِئْتَ چنانچہ جب اُس نے آپ کی ہدایت کے موافق کیا تو ظالم دفعۃً مر کر رہ گیا۔ شَدِیْدُ الْمِحَالِ کے معنی ہیں سخت گرفت کرنے والا اور بعض نے کہا کہ قحط سے سخت ہلاک کرنے والا اور بعض نے کہا ہے اپنے دشمنوں کے ساتھ شدت سے عداوت کرنے والا۔ وَمَا لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ سے مراد یہ ہے اُن کے لئے نہ کوئی جائے پناہ ہے نہ کوئی ناصر ہے خضرؑ کہتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تُبْتُ اِلَیْکَ مِنْہُ ثُمَّ عُدْتُّ اِلَیْہِ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا وَعَدْتُّکَ مِنْ نَّفْسِیْ ثُمَّ اَخْلَفْتُکَ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا اَرَدْتُّ بِہٖ وَجْھَکَ فَخَالَطَہٗ مَا لَیْسَ لَکَ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِلنِّعَمِ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ فَتَقَوَّیْتُ بِھَا عَلٰی مَعْصِیَتِکَ وَاَسْتَغْفِرُکَ یَا عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ اَوْ مَعْصِیَۃٍ فِیْ ضِیَآءِ النَّھَارِ وَسَوَادِ اللَّیْلِ فِیْ مَلَاٍ اَوْ خَلَاءٍ اَوْ سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃٍ یَا حَلِیْمُ اوزاعی کا قول ہے کہ جو اس کو پڑھتا ہے خدا اُس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ درختوں کے پتوں اور آسمان کے قطروں کے برابر ہوں **لطیفہ** ابن جوزیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول کل یوم ہو فی شان کے متعلق دو سال تک گفتگو کی ان کو کچھ عجب ہوا مجلس میں ایک شخص نے اُن سے اُچھل کر پوچھا اے ابن جوزی بتلایئے اس وقت خدا کیا کرتا ہے وہ خاموش رہے اور مجلس ختم ہو گئی۔ پھر دوسرے اور تیسرے روز ایسا ہی کہا پھر اسی شب کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلعم نے پوچھا اے ابن جوزیؒ تم جانتے ہو کہ سائل کون تھا میں نے کہا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہیں جانتا آپ نے فرمایا وہ خضرؑ ہیں اب کی مرتبہ جب تم سے پوچھیں تو اُن سے کہدو کہ اس کی مختلف شانیں ہیں جن کو ظاہر کرتا ہے اور اُن کی ابتدا نہیں کرتا جب صبح ہوئی تو خضرؑ نے اُن سے پوچھا اس وقت خدا کیا کرتا ہے۔ ابن جوزیؒ نے کہا اُس کی مختلف شانیں ہیں جن وہ ظاہر کرتا ہے اور ان کی ابتدا نہیں کرتا خضرؑ نے جواب دیا کہ جنھوں نے خواب میں تم کو سکھایا ہے ان پر درود و سلام بھیجو۔ **فائدہ** جان لو خدا مجھ کو اور تم کو امت کے صالحین میں سے کردے اول خدا کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آخر خدا کے نبی عیسیٰ بن مریم ہیں اور اس اُمت میں ایک شخص ہیں جن کی نبوت میں اختلاف ہے اور وہ خضرؑ ہیں اور امت کے درمیان کے لوگ صحابہؓ ہیں اور ہر ایک کو شفاعت کی اجازت ہوگی۔

لہ اے سخت قوتوں والے اے سخت گرفت کرنے والے اے عزیز آپ اپنی عزت سے تمام خلق کو ذلیل کیا ہے پس ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود و سلام بھیجے اور مجھے فلاں مؤنت سے جس طرح چاہیے کافی ہو جایئے ۱۲ لہ اے اللہ میں ان گناہوں سے استغفار کرتا ہوں جن سے میں نے توبہ کی اور پھر اونکی طرف عود کیا اور میں ان باتوں سے استغفار کرتا ہوں جن کا میں نے اپنی جانب سے آپ سے وعدہ کیا تھا پھر وعدہ خلافی کی اور ان چیزوں سے استغفار کرتا ہوں جن سے میں نے آپکی ذات کا ارادہ کیا تھا اور اسمیں جو شے آپکی شایان شان نہ تھی آگئی اور ان نعمتوں سے استغفار کرتا ہوں جو آپ نے مجھے عطا کیں اور میں آپکی نافرمانی پر اس سے قوی ہو گیا اور میں آپ سے استغفار کرتا ہوں اے عالم الغیب و شہادت نہایت مہربان کرنے والے ہر گناہ سے جو میں نے کیا ہو یا نافرمانی سے جو دن کی روشنی کو تاریکی میں ملوث یا خلوت میں پوشیدہ یا علانیہ طور پر میں نے کیا ہو اے حلم والے ۱۲ اعہ اگر ایسا واقعہ ہوتا تو ابن جوزی حیات خضرؑ کے قائل ہوتے

ابوزرعہؒ کا قول ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک لاکھ آدمیوں سے زیادہ نے دیکھا اور ان سے سنا شافعیؒ کا قول ہے جس وقت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اس وقت ساٹھ ہزار مسلمان تھے تیس ہزار مدینہ میں اور تیس ہزار در مقامات میں تھے اس کو ذہبیؒ نے تجرید میں نقل کیا ہے ۔ نوویؒ نے تقریب اور تیسیر میں بیان کیا ہے ۔ کہ ابوزرعہؒ کا قول ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لاکھ چودہ ہزار صحابی کو چھوڑ کر انتقال فرمایا تھا ۔ ابومنصورؒ بغدادی کا قول ہے کہ ہمارے اصحاب اس امر پر متفق ہیں کہ سب سے افضل خلفائے اربعہ ہیں پھر عشرہ بشرہ کے لوگ پھر اہل بدر خدا تعالیٰ کے قول یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ کے متعلق تفسیر ابن عطیہ میں بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ آپ نے اپنی امت کے لئے تضرع کیا خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ اگر آپ چاہیں تو ان کا حساب آپ کے حوالہ کر دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اے رب نہیں آپ ان پر مجھ سے زیادہ مہربان ہیں خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تب تو اُن لوگوں کے بارہ میں آپ کو رسوا نہ کریں گے ۔ **حکایت** سالمؒ بن عبداللہؒ بن عمرؓ بن خطاب کا بیان ہے کہ میں نے شب گذشتہ کو خواب میں تمام انبیاء کو دیکھا ہر نبی کے پاس چار چراغ تھے اور ان کے اصحاب میں سے ہر ایک کے پاس ایک ۔ ایک چراغ تھا اور میں نے ایک نبی کو دیکھا کہ ان کے لئے مشرق اور مغرب روشن ہو رہا تھا اور ان کے سر کے بال بال میں ایک چراغ روشن تھا ۔ اور ان کے اصحاب میں ہر ایک ایک کے ساتھ چار چراغ تھے میں نے پوچھا یہ کون ہیں جواب ملا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیچھے کعبؓ احبار سن رہے تھے ۔ انہوں نے پوچھا یہ روایت کس سے نقل کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اس پر کعبؓ احبار نے بولے خدا کی قسم گویا تم نے توریت پڑھی ہے میں نے تو یہ توریت میں دیکھا ہے ۔ حدیث میں آیا ہے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی ۔ ان میں سے اسی اس امت کی صفیں ہوں گی پس اس امت کے لوگ اہل جنت کے دو تہائی ہوں گے اگر سوال کیا جائے کہ اہل جنت زیادہ ہوں گے یا اہل دوزخ جواب یہ ہے کہ اہل دوزخ کئی وجہ سے پہلی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا قول ہے ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ ۔

دوسری وجہ یہ کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہزار میں سے ایک ہوگا اور باقی ابلیس کیلئے ہیں اس کو رازیؒ نے سورۂ نساء کی تفسیر میں بیان کیا ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کی تعداد تم ایسے لوگ ہو گے جیسے سیاہ بیل کی کھال میں ایک سفید بال اور اس میں شک نہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کی تعداد اور نبیوں پر ایمان لانے والوں کی تعداد سے زیادہ ہے اگر کہا جائے کہ جب اہل دوزخ اہل جنت سے زیادہ ہوئے تو خدا تعالیٰ نے ابلیس سے نقل کر کے یہ کیسے بیان فرمایا کہ میں آپ کے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ لے لوں گا او حصہ کثرت کو مقتضی نہیں جواب یہ ہے کہ باعتبار بشر کے ہے لیکن ہم ایمان دار انسانوں کے ساتھ فرشتوں کو بھی شامل کر لیں تو خدا کی جماعت زیادہ ہو جاتی ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ ایمان دار اگرچہ تعداد میں کم ہوں لیکن منزلت اور درجے میں خدا کے نزدیک زیادہ ہیں بخلاف گروہ شیطان کے ۔

لہ جس روز خدا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رسوا نہ کرے گا ۱۲ ۔ لہ سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیا وہ بہت تھوڑے ہیں ۱۲

ان صحابہؓ کے نام اور تاریخ کا بیان جو اپنی کنیت سے مشہور ہیں

ابوبکر صدیقؓ کا نام عبداللہ تھا۔ فتح مکہ کے روز ان کے والد عثمان اسلام لائے یہ مناقب ابی بکر میں پہلے گذر چکا ہے۔ ابوایوبؓ انصاری کا نام خالد بن زید تھا۔ ان کی قبر بلاد روم میں ہے لوگ اس کے توسل سے خواستگار بارش ہوتے ہیں۔ ابوعبیدہؓ عامر بن جراح کا ذکر عشرہ مبشرہ میں پہلے گذر چکا ہے۔ ابوموسیٰؓ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس تھا ان کے بیٹے ابوبردہ تھے ان کا نام حارث تھا۔ ان کے چچا ان کے باپ کے بھائی ابوبردہ ہیں ان کا نام عامر تھا۔ ابوبرزۃ الاسلمی کا نام نضلہ تھا۔ ابوجحیفہ کا نام وہب بن عبداللہ تھا۔ ابوالجعدؓ عائشہؓ کے رضاعی چچا ہیں ان کا نام افلح تھا۔ ابوبکرہ فضلائے صحابہ میں سے تھے۔ بصرہ میں ان کا انتقال ہوا تھا۔ ان کا نام نفیع بن حارث تھا۔ ابوالدرداؓ کا نام عویمر بن مالک تھا۔ شرح مہذب میں مذکور ہے کہ ابوالدرداؓ فقیہ تھے۔ اور دمشق میں عثمانؓ بن عفان کی جانب سے قاضی مقرر تھے۔ ان کا ۳۲ھ میں انتقال ہوا۔ اور باب الصغیر میں ان کی قبر ہے۔ ابوذرؓ کا نام جندب بن جنادہ ہے۔ ابن عماد کا بیان ہے کہ ابوذر ان کی کنیت اس لئے رکھی گئی کہ انہوں نے روٹی پکائی تھی۔ اس کے اوپر انہوں نے ایک ذرہ دیکھا۔ اس کو تولا تو کچھ وزن نہ بڑھا تھا۔ کہنے لگے کہ اس ذرہ کو دیکھو کہ دنیا کی میزان میں ظاہر نہو اور میزان آخرت ایک ذرہ سے اٹھ جائے گی۔ یہاں ذرہ سے مراد چھوٹی چیونٹی ہے اور روضہ میں ہے۔ کہ اس کا مارڈالنا جائز ہے۔ اور سیاہ چیونٹی کا نہیں۔ ابوسعیدؓ خدری کا نام سعد بن مالک ہے۔ اور ان کی والدہ ام سلیط تھیں شرح مذہب میں کہا ہے۔ اور مالک ابوسعید صحابی بھی تھے ابوطیبہؓ رسول اللہ صلعم کے پچھنے لگاتے تھے۔ ان کا نام دینار ہے۔ بعض نے نافع اور بعض نے میسرہ کہا ہے۔ ابوطلحہؓ انصاری کا نام زید بن سہل ہے۔ ابوالعاصؓ بن ربیع سے حضرت نبی صلعم نے زینب کا نکاح کردیا تھا۔ جیسا کہ مناقب فاطمہؓ میں پہلے گذر چکا ہے۔ ان کا نام مہشم شرح مہذب میں ہے کہ مہشم کی میم کو زیر ہا کو سکون اور شین کو زبر ہے۔ اور بعض نے قاسم بتایا ہے۔ ابوقتادہؓ کا نام حارث ہے۔ اور بعض نے نعمان بتایا ہے۔ ابوکاہلؓ کا نام قیس ہے اور بعض نے عبداللہ بتایا ہے۔ ابوواقدؓ لیثی کا نام حارث ابن مالک ہے۔ ابولیلیٰؓ کا نام بلال ہے۔ اور بعض نے داؤد کہا ہے۔ یہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ اور میں نے عراقی کی مبہمات میں دیکھا ہے کہ ان کا نام مشہور قول کے موافق سنان ہے۔ ابوہریرہؓ کا نام عبدالرحمان ہے انہوں نے کہا اے رسول اللہ میں نے اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دی اس نے آپ کی نسبت ایسی بات کہی۔ جس کا سننا مجھے ناگوار خاطر ہوا۔ آپ صلعم نے فرمایا اے اللہ ابی ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت کیجیے اس کے بعد میں دوڑتا ہوا نکلا تاکہ اسے خوشخبری سناؤں میں نے دیکھا کہ دروازہ بند ہے۔ جب ماں نے میری آہٹ پائی باہر نکل کر کہنے لگی۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں خوشی سے روتا ہوا واپس آیا۔ جیسے کہ پہلے میں غم سے روتا تھا۔ اور میں نے کہا اے نبی اللہ خدا نے آپ کی دعا قبول فرمائی آپ دعا فرمائیے کہ خدا مجھے اور میری ماں کو مومنین کا محبوب بنادے اس کے بعد کوئی ایماندار خواہ مرد ہو یا عورت

ایسا نہ رہا جس کو مجھ سے اور میری ماں سے محبت نہ ہو۔ ان کی ماں کا نام امیمہ اور بعض نے آمنہ بتایا ہے ابو امامہؓ کا نام صُدی ہے انہوں نے حضرت نبی صلعم سے ایک سو پچاس حدیثیں روایت کی ہیں ابو زرعہؒ حافظ کا نام عبداللہ بن عبدالکریم ہے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو کسی نے ان سے پوچھا (خواب میں) کہ خدا نے آپ سے کیا معاملہ کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ابی عبداللہ کے ساتھ ابی عبداللہ کے ساتھ ابی عبداللہ کے ساتھ لاحق کردو۔ پہلے مالکؒ دوسرے شافعیؒ تیسرے احمد بن حنبل ہیں، ابوبکرؒ شبلی کا نام دلف ہے ابوترابؒ نخشبی کا نام عسکر ہے۔ ما وراء النہر کے شہر نخشب میں ان کا انتقال ۲۴۵ھ میں ہوا۔ ابوسلیمانؒ دارانی کا نام عبدالرحمن ہے۔ ۲۱۵ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ابو یزیدؒ بسطامی کا نام طیفور بن عیسیٰ ہے ان کا ۲۶۱ھ ہجری میں انتقال ہوا۔ ابوعلی رودباری کا نام حسین بن محمد ہے۔ ان کا ۳۲۳ھ میں انتقال ہوا۔ رودبار بغداد کا ایک قریہ ہے ابوعبدالرحمن سلمیٰ کا نام حسین بن محمد ہے۔ ان کا ۴۱۲ھ میں انتقال ہوا۔ ابوسعیدؒ خراز کا نام احمد بن عیسیٰ ہے۔ ان کا ۲۷۲ھ میں انتقال ہوا۔ امام ابوحنیفہؒ کا نام نعمان بن ثابت ہے۔ بغداد میں ۱۵۰ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ اس وقت آپ کا نوے برس کا سن تھا۔ جس موقع پر آپ کا انتقال ہوا تھا۔ وہاں چھ ہزار بار آپ نے ختم قرآن کیا تھا آپ کے پاس اس حالت میں آپ درس دے رہے تھے۔ ایک عورت آئی اور اس نے آپ کے سامنے ایک سیب ڈال دیا۔ جو نصف سرخ اور نصف زرد تھا۔ آپ نے اسے کر توڑ ڈالا اور اس عورت کو واپس کر دیا۔ وہ عورت جواب سمجھ گئی۔ اس کی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا وہ سرخی اور زردی دیکھتی تھی۔ پوچھتی تھی۔ کہ کب غسل کروں۔ میں نے اسے بتلا دیا۔ جب تو سفید پاکی دیکھے جیسے کہ اندر سے سیب نکلا تھا آپ کی کچھ خوبیاں باب تقوی اور باب فضل علم میں پہلے گذر چکی ہیں۔ امام مالکؒ کا ۱۹۹ھ میں انتقال ہوا۔ عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز جامع مسجد میں داخل ہوئے ان سے ایک لڑکے نے کہا کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھ لیجئے انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھ لی۔ ان سے پوچھا گیا آپ نے اپنے مذہب کی مخالفت کیوں کی۔ انہوں نے جواب دیا مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤں۔ کہ جب ان سے کہا جاتا ہے رکوع کرو تو رکوع نہیں کرتے، امام شافعیؒ کا نام محمد بن ادریس ہے۔ یہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۲۰۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کی نسبت حضرت نبی صلعم نے خبر دی تھی۔ کہ وہ قریش کے عالم ہوں گے۔ زمین کے طبقوں کو علم سے بھر دیں گے۔ اور اپنی وفات سے قبل یہ وصیت کی تھی۔ کہ میرے جنازہ کو سیدہ نفیسہ کے دروازہ سے ہو کر لے جانا۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ سیدہ نفیسہ نے ان کی نماز پڑھی پھر انکے چار برس کے بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ امام احمدؒ بن حنبل کا انتقال ۲۴۱ھ ہجری میں ہوا۔ شافعیؒ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نبی صلعم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلعم نے فرمایا ابی عبداللہ احمد بن حنبل کو لکھو ان سے میرا اسلام کہہ دینا اور یہ کہہ دینا کہ تمہاری آزمائش کی جائے گی۔ اور خلق قرآن کے قائل ہونے کے لئے تم سے کہا جائے گا۔ تم ہرگز نہ ماننا خدا قیامت تک اس سے تمہارا علم بلند رکھے گا۔ احمد بن شمعون کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

نبی صلعم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا اے ابن شمعون جو احمد بن حنبلؒ اور بشر حافی کی قبر کی زیارت کرے وہ حج اور عمرہ کا مجھ سے قیامت میں مطالبہ کریگا۔ بعض کا قول ہے کہ میں نے حضرت نبی صلعم کو خواب میں دیکھا اور آپ سے عرض کی۔ اے نبی اللہ ہمارے اس زمانہ میں آپ نے کس کو چھوڑا ہے۔ کہ جس کا اقتدا کیا جائے آپ صلعم نے فرمایا احمدؒ بن حنبل کو لازم کر لو کسی کا قول ہے۔ کہ خواب میں میں نے پل صراط کو دیکھا۔ اور اس کے پاس ایک شخص تھا۔ جو کوئی گذرتا تھا اسے وہ انگشتری دیتا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ جواب ملا احمدؒ بن حنبل بعض کا قول ہے۔ کہ حضرت نبی صلعم کو میں نے خواب میں دیکھا۔ اور آپ سے احمدؒ بن حنبل کی نسبت دریافت کیا۔ آپ صلعم نے فرمایا ان کی نسبت موسیٰؑ سے دریافت کرو۔ میں نے ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ صدیقین میں ہیں۔ بعض کا قول ہے۔ کہ میں نے خواب میں زبیدہ کو دیکھا۔ ان کی کنیت ام عزیز تھی۔ ان کے بال سپید تھے۔ ان کی نسبت میں نے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ جب مارنے کے لئے امام احمدؒ کے کپڑے اتارے تھے۔ جہنم نے ایک چیخ ماری تھی۔ تو قبروں میں کوئی نہ رہا جس کے بال سفید نہ ہوگئے ہوں جب جلاد نے آپ کو کوڑے سے پہلے ضرب لگائی۔ تو آپ کی کمر شق ہوگئی۔ آپ نے کہا اے اللہ اس کو اندھا کردے پھر اس کے بعد جو اس کو دیکھا تو وہ اندھا تھا اس سے اس کا سبب پوچھا اس نے کہا تاکہ روح نکل جائے۔ قبل اس کے کہ آپ کہیں کہ قرآن مخلوق ہے۔ امام احمدؒ نے کہا اگر یہ سچا ہے۔ تو اے اللہ اس کی بصارت لوٹا دے۔ پہلے کوڑے میں آپ نے کہا بِسْمِ اللّٰہِ دوسرے میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا اور تیسرے میں کہنے لگے کہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ غیر مخلوق ہے۔ اور چوتھے میں کہا کہہ دیجئے کہ ہم پر سوائے اس کے جو خدا نے لکھ دیا ہے۔ کوئی مصیبت نہیں آتی۔ پھر آپ کے پائجامہ کا کنارہ منقطع ہوگیا۔ اس وقت آپ نے کہا کہ اے اللہ میں آپ کے اس نام کی بدولت جس سے آپ نے عرش کو بھر دیا ہے۔ درخواست کرتا ہوں۔ اگر آپ کو معلوم ہے کہ میں راستی پر ہوں۔ تو میری پردہ دری نہ کیجئے۔ بس ان کا پائجامہ اوپر اٹھا دیا گیا۔ معروف کرخیؒ کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ موسیٰ بن عمران میں نے کہا وہ موسیٰ بن عمران جس نے خدا سے کلام کیا تھا۔ اس شخص سے کہا ہاں پھر میں نے تین شخص دیکھے۔ جو گھر کی چھت سے اترے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ جواب ملا عیسیٰؑ ابن مریم اور تمہارے نبی صلعم اور احمدؒ بن حنبل اور حاملین عرش اور فرشتے شہادت دیتے ہیں کہ قرآن خدا کا کلام غیر مخلوق ہے۔ فقیہ ابوبکرؒ مالکی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا گویا قیامت قائم ہے۔ اور چار دن امام بلائے گئے۔ ان سے ان کے مالک نے یعنی خدا جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم سب کے پاس ایک رسول ایک شریعت لے کر بھیجا تھا۔ تم نے اس کو چار شریعتیں کیوں بنا دیا گیا کسی نے اس کا جواب نہ دیا۔ پھر اس نے دوبارہ سہ بارہ یہی سوال کیا گیا۔ تو امام احمدؒ نے کہا اے رب آپ نے فرمایا ہے۔ لوگ کلام نہ کریں گے۔ سوائے اس کے جسے رحمان کی اجازت ہو ارشاد ہوا اے احمدؒ سو انہوں نے عرض کیا اے رب ہم لوگوں پر آپ کے گواہ ہیں۔ ارشاد ہوا فرشتے گواہ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اے رب ہماری ان پر حجت ہے کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ اور آپ کا قول حق ہے۔ کہ میں زمین میں خلیفہ بنانیوالا ہوں۔ فرشتوں نے کہا تھا کیا آپ ایسے کو خلیفہ بناتے ہیں جو زمین میں فساد کریگا۔ پس آدمؑ کے وجود کے پہلے ہی ہم پر وہ شہادت دے

جیتے تھے۔ کیا آپ کا ان کے سوا کوئی اور بھی گواہ ہے۔ ارشاد ہوا کہ تمہارے اعضائے ظاہری ہاتھ پاؤں وغیرہ
انہوں نے عرض کیا اے رب یہ تو بولا نہیں کرتے تھے۔ اور آپ ہی نے ان کو گویا کر دیا ہے۔ اور مغضوب کی شہادت صحیح
نہیں ہوتی کیا۔ آپ کے ان کے سوا اور بھی گواہ ہیں۔ ارشاد ہوا کہ خود میں تم پر شہادت دیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا
اے رب شاہد بھی اور حاکم بھی اسپر ارشاد ہوا۔ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا۔ (امام المحدثین) ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل
بخاری آیات خداوندی میں سے ایک آیت تھے روئے زمین پر چلتے تھے۔ نووی کا بیان ہے۔ کہ بخاری کو بخاری سے
سنا یعنی صحیح بخاری کو امام بخاری سے نوے ہزار آدمیوں نے سنا اور ان کی مجلس درس میں بیس ہزار آدمی حاضر ہوتے تھے
ان سے ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہے۔ محمد بن بشار بخاری کے شیخ کا قول ہے دنیا میں چار حافظ والے ہوئے ہیں۔
نیشاپور میں مسلم بخارا میں بخاری اور رے میں ابوزرعہ اور سمرقند میں عبیدہ بن عبدالرحمان دارمی (امام المحدثین) مسلم بن
حجاج کا سنہ ۲۶۱ ہجری میں انتقال ہوا۔ (شافعی کے بھانجے) کا نام احمد بن محمد تھا۔ سنہ ۲۰۹ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی
ماں کا نام زینب تھا۔ (اوزاعی) کا بیان باب محبت میں پہلے گذر چکا ہے۔ (قفال کبیر) کا نام محمد بن علی ہے۔ ان کا سنہ ۳۶۵ھ
میں انتقال ہوا ہے۔ قفال صغیر کا فصل اکرام مشائخ میں باب فصل عدل میں ذکر گذر چکا ہے (رویانی) کا نام عبدالوحد
بن اسمٰعیل ہے۔ ان کا سنہ ۵۰۲ھ میں انتقال ہوا۔ (قاضی ابوالطیب) کا نام طاہر بن عبداللہ ہے۔ ان کا سنہ ۴۵۰ھ
میں انتقال ہوا۔ ان سے حضرت نبی صلعم نے خواب میں فرمایا تھا اے فقیہ پس اس پر یہ فخر کیا کرتے تھے اور
کہتے تھے۔ کہ حضرت نبی صلعم نے میرا نام فقیہ رکھا ہے یہ ایک سو دو برس زندہ رہے۔ (ماوردی) کا نام علی بن محمد
ہے۔ ان کا سنہ ۳۶۴ھ میں انتقال ہوا (ابومنصور بغدادی استاذ) کا نام عبدالقاہر بن طاہر ہے۔ ان کا سنہ ۴۲۹ھ ہجری
میں انتقال ہوا۔ (عبادی) کا نام محمد بن احمد ہے۔ ان کا سنہ ۴۵۸ھ میں انتقال ہوا۔ (شیخ ابوحامد) کا نام احمد
بن محمد ہے۔ ان کا سنہ ۴۲۷ھ میں انتقال ہوا۔ (ثعلبی) کا معراج میں ذکر ہوا۔ (بغوی) کا نام حسین بن مسعود ہے
صرف روٹی کھایا کرتے تھے۔ پھر صرف زیت کے ساتھ کھاتے تھے سنہ ۵۱۰ھ میں ان کا انتقال ہوا (امام الحرمین اور
ان کے والد) کا باب فصل علم میں پہلے بیان گذر چکا ہے۔ (قشیری) کا نام عبدالکریم ہے ان کا سنہ ۴۶۵ھ میں
انتقال ہوا۔ شیخ ابواسحٰق شیرازی کا بیان باب فصل عدل میں گذر چکا ہے۔ (خطابی) کا نام احمد ہے۔
ان کا سنہ ۳۸۸ھ میں انتقال ہوا (حناطی) کا نام حسین بن محمد ہے کسی زمانہ میں یہ گندم فروشی کیا کرتے تھے ان کا سنہ ۴۰۰ھ
کے بعد انتقال ہوا۔ (محاملی) کا نام احمد بن محمد ہے۔ ان کا سنہ ۴۱۵ھ میں انتقال ہوا (ابوفورک) کا نام محمد بن حسن ہے
ان کا سنہ ۴۰۶ھ میں انتقال ہوا۔ (متولی) کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ ان کا سنہ ۴۷۸ھ میں انتقال ہوا۔ (حاکم) کا بیان
باب مولد میں پہلے گذر چکا ہے۔ (نسائی) کا نام احمد بن شعیب ہے ان کا سنہ ۳۰۳ھ میں انتقال ہوا۔ (ترمذی)
کا نام محمد بن عیسٰی ہے۔ ان کا سنہ ۲۷۹ھ میں شہر ترمذ میں انتقال ہوا۔ (ابوداؤد) کا نام سلیمان ہے۔ ان کا سنہ ۲۷۵ھ
میں بصرہ میں انتقال ہوا۔ (ابن ماجہ) کا نام محمد بن یزید قزوینی ہے ان کا سنہ ۲۹۳ھ ہجری میں انتقال ہوا (بزار)
کا نام احمد بن عمر ہے۔ ان کا سنہ ۲۹۲ھ میں رملہ میں انتقال ہوا۔ (ابن ابی الدنیا) کا نام عبداللہ بن محمد قرشی ہے۔

ان کا ۲۸۱ھ میں انتقال ہوا (طبرانیؒ) طبریہ کی طرف منسوب ہیں جو بلاد صغد میں ہے۔ ان کے ہزار شیخ تھے۔ ان کا نام سلیمان بن احمد ہے۔ ان کا ۳۲۳ھ میں اصبہان میں انتقال ہوا۔ (دارقطنیؒ) کا نام علی ہے۔ ان کا ۳۳۵ھ میں بغداد میں انتقال ہوا (بیہقیؒ) کا نام احمد بن حسین ہے۔ ان کا ۴۵۸ھ میں انتقال ہوا ابن سبکیؒ نے اپنی کتاب طبقات میں بیان کیا ہے۔ کہ یہ ایک گروہ علم تھے (غزالیؒ) کا نام محمد بن محمد بن محمد ہے۔ ان کا ۵۰۵ھ میں انتقال ہوا۔ قاضی ابوبکرؒ بن عربی مالکی کا قول ہے۔ کہ میں نے علم تصوف غزالی سے حاصل کیا ہے۔ جب اپنے بلاد کو واپس آیا تو میں نے دریائی سفر کیا۔ دریا کی موجوں میں ایک جوش آیا۔ میں نے کہا اے دریا ساکن ہو جا۔ تیرے اوپر بھی تیری ہی طرح ایک دریا ہے اس کے بعد ایک جانور ظاہر ہوا۔ اور یوں پوچھنے لگا کہ اگر کسی کا شوہر مسخ ہو جائے۔ تو اس کی کیا عدت ہے۔ مجھے اس کا جواب معلوم نہ تھا۔ میں امام غزالیؒ کی طرف رجوع ہوا۔ اور ان کو میں نے یہ خبر دی۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر وہ مسخ ہو کر حیوان بن گیا تو صورت عدت طلاق پوری کرے۔ کیونکہ رُوح باقی ہے۔ اور اگر مسخ ہو کر جماد بنجائے۔ تو عدت وفات پوری کرے۔ کیونکہ رُوح بدن سے جدا ہو گئی۔ اس کے بعد میں پھر دریا کی طرف لوٹ آیا۔ وہ جانور پھر ظاہر ہوا۔ میں نے اس کو جواب تبلا دیا۔ تو اس جانور نے کہا دریا وہ ہیں تم نہیں ہو۔ (محبؒ طبری) کا نام احمد ابن عبداللہ ہے۔ ان کا ۵۷۶ھ میں انتقال ہوا۔ (رافعیؒ) کا نام عبدالکریم بن محمد ہے۔ ان کا ۶۲۳ھ میں انتقال ہوا۔ (رازیؒ) کا نام محمد بن عمر ہے۔ ان کا ۶۰۶ھ میں انتقال ہوا وہ نوویؒ کے شیوخ کے شیخ ہیں۔ یہ تہذیب الاسماء واللغات میں مذکور ہے۔ (ابن الصلاحؒ) کا نام عثمان بن عبدالرحمان ہے۔ ان کا قول ہے۔ کہ میں نے اپنی عمر میں کوئی صغیرہ گناہ بھی نہیں کیا ان کا ۶۴۰ھ میں انتقال ہوا (ابن عبدالسلامؒ) کا نام عبدالعزیز ہے۔ ان کا انتقال ۶۰۶ھ میں ہوا۔ (نوویؒ) کا نام یحییٰ ہے۔ ان کا ۶۷۳ھ میں انتقال ہوا۔ (سہروردیؒ) صاحب عوارف کا نام عمر بن محمد ہے۔ ان کا ۶۳۲ھ میں انتقال ہوا مولفؒ کا بیان ہے کہ میں نے نوویؒ کو خواب میں دیکھا اور ان پر میں نے فاتحہ پڑھی۔ تو انہوں نے کہا خدا تمہیں وفات نہ دے گا۔ مگر اسی حال میں کہ وہ تمسے راضی ہو گا۔ پھر بروایت اپنے والد کے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا۔ گویا آسمان پر بخط نورجلی قلم سے لکھا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ جواب ملا نوویؒ کا کلام ہے۔ (قرطبیؒ) کا نام محمد بن احمد ہے۔ ان کا ۶۷۱ھ میں انتقال ہوا۔ (ابن دقیق عید) کا ۷۰۲ھ میں انتقال ہوا۔ (ابن رفعتہ) کا نام احمد بن محمد ہے ان کا ۷۱۶ھ میں انتقال ہوا۔ (سبکیؒ) کا نام علی بن عبدالکافی ہے۔ ان کا ۷۵۶ھ میں انتقال ہوا۔ (اذرعیؒ) کا نام احمد بن احمد ہے۔ ان کا ۷۳۳ھ میں انتقال ہوا۔ (اسنویؒ) کا نام عبدالرحیم ہے۔ ان کا ۷۷۲ھ میں انتقال ہوا۔ (نیشاپوریؒ) کا نام حسن بن محمد ہے۔ مجھے ان کی وفات کی تاریخ سے واقفیت نہیں ہوئی البتہ میں نے ان کی تفسیر میں ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ تحریر دیکھی ہے۔ کہ میں اس کی تعلیق سے گیارہویں محرم ۷۲۸ھ میں فارغ ہوا (یافعیؒ) کا نام عبداللہ ہے۔ ان کا ۷۶۸ھ میں مکہ میں انتقال ہوا۔ (صفونیؒ) کا نام عبدالرحمان ہے۔ ان کا ۷۵۰ھ میں انتقال ہوا (بلقینیؒ) کا نام عمر بن رسلان ہے۔ ان کا ۸۰۵ میں انتقال ہوا (دمیریؒ) کا نام محمد بن موسیٰ ہے ان کا ۸۰۸ھ میں انتقال ہوا۔ (حصنیؒ) کا نام ابوبکر ہے۔ ان کا ۸۰۹ھ میں انتقال ہوا۔ یہ صحابہؓ وعلماؒ و اولیاؒ کا ذکر تھا۔ جن سے خدا نے اس امت

کو ثمرت بخشتا ہے۔ انہیں سے میں نے اکثر کا اپنی اس کتاب میں تبرک اور محبت کے لحاظ سے ذکر کیا ہے۔ اور آدمی اسی کے ساتھ ہے۔ جس سے اسے محبت ہو۔

ان چیزوں کا بیان جن کے کرنیوالے پر خدا دوزخ حرام کر دیتا ہے

ایسی چیزیں بحمداللہ بہت ہیں اور میں انشاء اللہ بہت ہیں سے تھوڑی سی چیزیں ذکر کرونگا اور تھوڑی بھی ایسی جو آسان ہوں۔

حضرت نبی صلعم سے مروی ہے۔ کوئی دو بندے جو خدا کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہوں۔ ایسے نہیں کہ ان میں سے ایک دوسرے کا استقبال کرے اور اس سے مصافحہ کرے۔ اور دونوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔ پھر بھی یہ ہو کہ قبل جدا ہونیکے ان دونوں کے اگلے پچھلے گناہ نہ بخش دیئے جائیں اس کو ابن سنی نے روایت کیا ہے۔ اور بخاری میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی کہ جس کے راہ خدا میں دونوں قدم خاک آلود ہوئے ہیں خدا اس پر دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ جو شخص ظہر کے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت پڑھتا ہے۔ خدا اس پر دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ جو شخص بعد زوال آفتاب چار رکعتیں پڑھتا ہے۔ ان کی قرات و رکوع و سجدہ کو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ اور رات تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ کتاب البرکتہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ جو شخص چار رکعتیں زوال شمس کے وقت ادا کرے۔ اور انہیں فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑھے۔ خدا اس کو اور اس کے اہل و مال و دین و دنیا کو محفوظ رکھتا ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ میری امت یہ چار رکعتیں قبل عصر کے برابر پڑھتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی ان میں سے زمین پر قطعی طور پر بخشا بخشایا ہو کر چلتا ہے اس کو طبرانی رح نے روایت کیا ہے۔ عوارف میں بیان کیا ہے۔ کہ قبل عصر چار رکعتوں میں اِذَا زُلْزِلَتْ وَالْعَادِيَاتُ وَالْقَارِعَۃُ وَاَلْہَاكُمْ پڑھے۔ ابن عمر رض کی روایت میں ہے۔ کہ خدا اس شخص پر رحم کرے۔ جو قبل عصر کے چار رکعتیں پڑھتا ہے۔ بروایت سہیل رض بن سعد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر جائے نماز پر بیٹھا رہے۔ یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے اور سوائے خیر کے کوئی بات نہ کہے خدا اس کی خطائیں کو بخش دیتا ہے۔ اگرچہ سمندر کے جھین سے زیادہ ہوں۔ اور حسن رض بن علی رض کی روایت میں ہے کہ اس کی جلد کو آگ چھوئے گی بھی نہیں اور عائشہ رض کی روایت میں ہے کہ گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے۔ گویا آج شکم مادر سے پیدا ہوا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھے۔ پھر اپنی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے۔ خدا اس کو آگ سے پوشیدہ رکھے گا۔ خدا اس کو آگ سے پوشیدہ رکھے گا۔ خدا اس کو آگ سے پوشیدہ رکھے گا۔ اسکو ابن ابی الدنیا نے

کتاب الذکر میں بیان کیا ہے۔

بروایت ابن عباس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ کسی حاجت میں چلتا ہے۔ پھر اسمیں اس کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہے۔ تو خدا اس کے اور آگ کے درمیان سات خندق حائل کر دیگا۔ اور اتنے بڑے بڑے خندق کہ ایک خندق سے دوسرے خندق تک اتنا فاصلہ ہوگا۔ جتنا کہ زمین اور آسمان کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ طبقات الانقیاء میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص غروب آفتاب کے وقت کنارہ دریا پر بلند آواز سے تکبیر کہتا ہے۔ خدا اس کو دریا کے ہر ہر قطرہ کے عوض دس نیکیاں اجر میں عطا فرمائے گا۔ اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔ اور اس کے دس درجے بلند کریگا۔ میں نے اس کو ابن اعتماد کی کتاب الذریعیہ میں بخط مؤلف دیکھا ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی زیارت کرے۔ پھر اس کے لئے کوئی ایسی چیز بچھا دے جو اس کو خاک سے بچائے تو خدا اس کو دوزخ سے بچائے گا۔ ربیع الابرار میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ اپنے بکثرت بھائی بنالو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ حی کریم ہے۔ اپنے بندہ سے شرماتا ہے۔ کہ قیامت کے روز اس کے بھائیوں کے بیچ میں اسے عذاب دے کتاب البرکۃ میں جعفر صادق سے مروی ہے۔ کہ بھائیوں کے ساتھ دسترخوان پر دیر تک بیٹھے رہا کرو۔ کیونکہ یہ ایسی ساعت ہے۔ جو تمہاری عمروں سے شمار نہیں ہوتی اور وارد ہوا ہے۔ کہ بھائیوں کے ساتھ کھانا شفا ہے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو بندہ پڑھتا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ تو خدا پر حق ہے کہ دوزخ کو اس پر حرام کرے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص صبح کے وقت پڑھے اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تو خدا اس کو دوزخ سے رہائی عطا فرماتا ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ جب بندہ کہتا ہے۔ کہ اے گردنوں کے آزاد کرنے والے۔ رب جل وعلا فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو میرے بندہ کو یہ معلوم ہوگیا ہے کہ سوائے میرے گردنوں کو کوئی آزاد نکریگا۔ میں تمہیں شاہد بناتا ہوں۔ کہ میں نے اسے دوزخ سے آزاد کر دیا۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب ایک بار بندہ رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتا ہے۔ تو خدا اس کا تہائی بدن دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ اور جب تین بار کہہ چکتا ہے۔ تو خدا اس کا کل بدن دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ اور پہلے گذر چکا ہے۔ کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جس کو خدا کی جانب سے کوئی فضیلت پہنچے۔ اور وہ اس کی تصدیق نہ کرے۔ تو وہ اسے حاصل نہیں ہوتی۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ جب بندہ پیالہ چاٹ لیتا ہے۔ تو پیالہ اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔ اور کہتا ہے اے اللہ اس کو دوزخ سے آزادی مرحمت فرمائے۔ جیسے اس نے مجھے شیطان سے آزاد کیا ہے۔ کیونکہ خالی ہونے کے وقت شیطان اسے چاٹتا ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ جو رکابی کو اور اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتا ہے۔ خدا اس کو دنیا اور آخرت میں آسودہ رکھتا ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ پیالہ کو دھو کر پی جایا کرو۔ کیونکہ ایسا جو کرتا ہے۔ وہ ایسا ہے۔ جیسے کسی نے اولاد اسمٰعیل میں سے چالیس غلام آزاد کئے انس کا بیان

ہے۔ کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کو یہ بات سب سے زیادہ محبوب ہے۔ کہ وہ اپنے کسی ایماندار بندہ کو بی بی اور بچوں کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھے ہوئے دیکھے۔ اور سب کھاتے ہوں۔ کیوں کہ جب سب دستر خوان پر جمع ہوتے ہیں۔ تو خدا ان کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور قبل جدا ہونے کے ان کو بخش دیتا ہے ربیع الابرار میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ جو شخص اپنے بھائی کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وہ نظر نہیں پھیرتے پاتا۔ کہ خدا اس کے سب اگلے گناہ بخش دیتا ہے۔ ابن مبارکؒ کا قول ہے کہ جس کے دل میں اپنے مسلمان بھائی کی محبت ہو۔ اور وہ اس کو اس سے آگاہ نہ کرے۔ تو اس نے اس کے ساتھ خیانت کی علیؓ کا قول ہے سب سے عاجز آدمی وہ ہے۔ جو اپنے بھائیوں کے بہم پہنچانے سے عاجز ہو۔ یعنی لوگوں کو اپنا بھائی بنانے سے عاجز ہو۔ اور نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ قلوب وحشی ہیں۔ جو ان سے الفت کرتا ہے۔ اس کی طرف وہ متوجہ ہوتے ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا آتا تھا۔ تو آپ پہلے لقمہ کے وقت فرماتے تھے اے وسیع مغفرت والے مجھے بخش دیجئے۔ اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم گرم کھانے کو ناپسند فرماتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ ٹھنڈا کھانا کھایا کرو۔ کیونکہ وہ دوا اور برکت ہے۔ سن لو کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ اور عوارف میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کھانے میں پھونکنا برکت کو دور کر دیتا ہے۔ انسؓ کا بیان ہے۔ کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تین بار جنت کا خواستگار ہوتا ہے۔ جنت کہتی ہے۔ اے اللہ اسے جنت میں داخل کر دیجئے۔ اور جو دوزخ سے تین بار پناہ مانگتا ہے۔ دوزخ کہتی ہے کہ اے اللہ اسے دوزخ سے پناہ دیجئے۔ لطیفہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ میں آپ سے ایک ذلّتی چاہتا ہوں۔ کہ اس پر سوار ہوا کروں۔ اور ایک بکری چاہتا ہوں کہ اس کا دودھ دوہا کروں۔ آپؐ نے اس سے فرمایا کیا تو بنی اسرائیل کی بڑھیا کی طرح ہونے سے بھی عاجز ہو گیا دریافت کیا گیا۔ بنی اسرائیل کی بڑھیا کا کیا ماجرا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر نکلے تو ان پر چاند تاریک ہو گیا انہوں نے کہا یہ کیا ہے۔ علمائے نے جواب دیا کہ یوسفؑ نے ہم سے عہد لے لیا ہے اور وصیت کی ہے کہ مصر سے بغیر ان کا جسم لئے ہوئے نہ نکلیں۔ موسیٰؑ نے پوچھا کہ تم میں سے کون ان کی قبر جانتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ان کی قبر کو سوائے اس بڑھیا کے کوئی نہیں جانتا۔ آپؐ نے قبر کی نسبت اس سے دریافت کیا۔ اس نے کہا میں ایسا نہ کروں گی جب تک آپؐ مجھے میرا حکم عطا نہ کریں۔ آپؐ نے پوچھا وہ کیا ہے۔ بڑھیا بولی کہ میں آپ کے ساتھ جنت میں ہوں۔ مولفؒ کہتا ہے کہ آدمؑ کو اسماء معلوم تھے۔ تو فرشتوں پر ان کو شرف حاصل ہوا۔ ہُدہُد کو پانی کا مقام معلوم تھا۔ اس لئے اور پرندوں پر اس کو شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ وہ سلیمانؑ سے کہتا تھا کہ یا نبی اللہ یہاں پانی ہے۔ وہ اس مقام پر اتر پڑتے تھے۔ اور جب کھودتے تھے تو پانی ملجاتا تھا۔ اور اس بڑھیا کو یوسفؑ کی قبر کا علم تھا۔ اس سے بڑھیا کو یہ فائدہ ہوا کہ وہ موسیٰؑ کے ساتھ جنت میں ہوگی۔ اسی طرح جب ایماندار کوئی علم حاصل کرتا ہے تو دوسروں پر اس کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص خدا کے سوا کسی اور غرض سے علم پڑھتا ہے۔ وہ

دنیا سے نکلنے نہیں پاتا یہاں تک کہ وہ علم اس پر غالب آتا ہے اور خدا کے لئے بنجاتا ہے۔ اور جو علم طلب کرتا ہے۔ وہ صائم النہار اور قائم اللیل کے مثل ہوتا ہے۔ کیونکہ علم کا کوئی باب جسے ایک شخص سیکھے اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ کوہ ابوقبیس اس کے لئے سونا بنجائے۔ اور وہ فی سبیل اللہ اس میں سے خرچ کیا کرے۔ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ علم کی بدولت آدمی کو پل صراط پر سے گذرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اس کو رازیؒ نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ اور عنقریب اس سے زیادہ بیان آتا ہے۔ اور فضیلت علم کا باب پہلے گذر چکا ہے۔ قرطبیؒ کا بیان ہے جو اپنے مولیٰ کی اطاعت کرے اور اپنی خواہش کی مخالفت کرے اس کا ٹھکانا جنت ہے۔ اور جو اس کی نافرمانی میں پڑھے اور سرکشی کی باگ ڈھیلی کردے اور شیطان اور اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کرے۔ دوزخ اس کیلئے زیادہ مناسب ہے۔ وجوہ مسفرہ عن اتساع المغفرہ میں بروایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذکور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایماندار مرد وعورت کے لئے استغفار کرے۔ خدا ہر ایماندار مرد اور ہر ایماندار عورت کے عوض میں اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔ (فائدہ جس سے ہم اس باب کو ختم کریں گے۔) میں نے وجوہ مسفرہ میں دیکھا ہے۔ ابی بن کعبؓ نے براءؓ بن مالکؓ سے کہا تم کیا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ جو اور چھوارے اس کے بعد ان کو اتنا کھلایا کہ شکم سیر ہوگئے۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جب اپنے بھائی کے ساتھ لوجہ اللہ احسان کرتا ہے۔ اس کے عوض میں کوئی بدلہ یا شکر گذاری نہیں چاہتا۔ تو خدا اس کے مکان پر دس فرشتے بھیج دیتا ہے۔ جو خدا کی تسبیح کرتے ہیں۔ کلمہ پڑھتے ہیں۔ تکبیر پڑھتے ہیں۔ اور اس کے لئے استغفار کرتے ہیں! اور یہ سال بھر تک ہوتا رہتا ہے جب سال ہو چکتا ہے تو ان فرشتوں کی عبادت کے برابر اس کے لئے ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور خدا پر حق ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت الخلد میں اور ایسے ملک میں جس کو فنا نہیں اسے جنت کی پاکیزہ چیزیں کھلاتا ہے۔ مولفؒ کہتا ہے براءؓ بن مالکؓ کا ذکر میں نے تہذیب الاسماء واللغات میں نہیں دیکھا ہے۔ البتہ براءؓ بن عازب کا ذکر ہے۔ انہوں نے تین سو پانچ حدیثیں روایت کی ہیں۔ وہ صحابیؓ ہیں اور صحابی کے بیٹے ہیں۔ اور ابیؓ بن کعبؓ نے ایک سو چونسٹھ حدیثیں روایت کی ہیں۔

عائشہؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کہتا ہے۔ یا رب الارباب تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندے حاضر ہوں درخواست کر تجھے تیری حاجت عطا ہوگی اور یہ صحیح الاسناد ہے پس خدا ایسے شخص پر رحم کرے۔ جو کہے اے رب الارباب میں جہنم سے جو ذلت اور عقاب کا مقام ہے۔ نجات اور جنت سے بامراد ہونے کی درخواست کرتا ہوں۔ اور کیسی جنت وہ جنت جو خوشنودی خدا کا مقام اور احباب کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ اور یہ دعا میری اپنے لئے اور سب مسلمانوں کے لئے اور اس کتاب کے مولفؒ کے لئے اور کتاب کو شائع کرنے والے اور پڑھنے والے سب کے لئے ہے۔ بغیر اس کے کہ پہلے عذاب ہو اے کریم، اے وہاب اے کتاب کے نازل کرنے والے۔

جنّت کا بیان

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ۔
یعنی طاعت اور تقوی اور خدا کے قرب کی جستجو سے مغفرت کی طرف دوڑو۔ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ بعض آسمان بعض کے قریب کیے جائیں پس یہ جنت کا عرض ہوگا۔
طبریؒ کا قول ہے کہ جب خدا نے جنت کو پیدا کیا تو اس سے کہا دراز ہو اس نے پوچھا اے رب کس قدر ارشاد ہوا ایک لاکھ سال کے برابر وہ دراز ہوئی پھر ارشاد ہوا دراز ہو اس نے پوچھا اے رب کسقدر اب کی ارشاد ہوا میری رحمت کے انداز سے دراز ہو پس وہ ابد الآباد تک دراز ہوتی رہی گی اس کا کہیں سرا نہیں جیسے کہ خدا کی رحمت کا کہیں سرا نہیں۔
اور میں نے ناصر الدینؒ سمرقندی کی تفسیر میں خدا تعالیٰ کے قول قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي کے متعلق دیکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر سمندران چیزوں کی تحریر کے لئے روشنائی بنتے جنہیں خدا نے جنت میں ایمانداروں کے لئے تیار کیا ہے تو سمندر ختم ہوجاتے قبل اس کے ایمانداروں کا ثواب ختم ہوتا ابن عباسؓ کا قول ہے کہ جنّت جیسے کہ اسے خدا نے پیدا کیا ہے قیامت تک اس تیزی سے دراز ہوتی رہے گی جس تیزی سے کہ تیر کمان سے نکل کر جاتا ہے۔
لطیفہ جب یوسفؑ کنوئیں سے نکلے اور ان کے بھائیوں نے انہیں مارا تو فرشتے کہنے لگے اے رب وہ یوسفؑ کو مارتے ہیں ارشاد ہوا کہ یہ ملک مصر اور اس کے خزانوں پر قابض ہونے کی بہ نسبت بہت کم ہے اسی طرح ایماندار جب سکرات موت میں مبتلا ہوتا ہے فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب آپ کا بندہ موت کی سختیوں میں گرفتار ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ جنت کی نعمتوں کی بہ نسبت قلیل ہے۔
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب قیامت کا روز ہوگا اور جنتی جنت میں جاگزیں ہو چکیں گے اور دوزخی دوزخ میں جا چکیں گے تو خدا تعالیٰ کا جبرئیل کو ارشاد

لے اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے ۱۲ ے کہہ دیجئے اگر سمندر میرے رب کے کلمات کیلئے روشنائی ہوتا تو سمندر ختم ہو جاتا قبل اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوتے ۱۲

ہوگا کہ مقعد صدق یعنی مجلس حق میں اولیاء کو حاضر کرو پس جبرئیلؑ جنتیوں اور اولیاء کے پاس ان کے گھروں میں آئیں گے اور اولیا کو پکاریں گے وہ محلوں سے نکل آئیں گے خدا تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تم لوگ کیا چاہتے ہو وہ کہیں گے ہم چاہتے ہیں کہ آپ نے جو اپنے دیدار کا وعدہ فرمایا تھا اسے وفا کیجئے ونیز اپنے کلام لذیذ سے سرفرازی بخشیے خداوند کریم فرمائے گا اے گروہ اولیا واحباب سنو میں رب الارباب ہوں جب روے کریم کا تمہیں مشاہدہ ہو تو ہو اس کے لئے سجدہ میں گر پڑنا اس کے بعد انہیں ارشاد ہوگا کہ اپنے سروں کو اٹھاؤ اور اپنے حبیب کی طرف نگاہ کرو یہ خانۂ مشقت نہیں ہے تم میرے دوست ہو اور یہ میری جنت ہے پھر ان کے لئے اقسام جواہر کے دستر خوان بچھائے جائیں گے جن کو خادم لڑکے گھیرے ہوں گے وہ لوگ کھانے جائیں گے اور حبیب کے چہرے کو دیکھتے جائیں گے پھر ان میں سے ایک کہنے والا یعنی علی بن ابی طالب کہیں گے اے ہمارے مولی آپ نے ہم سے اپنی کتاب میں وعدہ کیا تھا کہ آپ خود ہمارے ساقی ہوں گے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا میرے ولی نے سچ کہا اچھا آسودگی اور خوشگواری کے ساتھ پی ان کو معلوم بھی نہ ہوگا اور پیالہ ان کے منہ سے آکر لگ جائے گا اے میرے دوستو تم مجھ سے کیا پسند کرتے ہو وہ عرض کریں گے الحان داؤدی خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اے داؤدؑ میرے اولیا کے سامنے میرے کلام کی تلاوت کیجئے داؤد پڑھنا شروع کریں گے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ فِىْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ[1]۔

وہ لوگ طرب میں آجائیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ دو سو برس تک اڑتے رہیں گے پھر خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کیا تم مجھ سے میری باتیں سننا پسند کرتے ہو وہ عرض کریں گے ہاں خدا تعالیٰ فرمائے گا اَنَا الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ یہ سن کر ہزار برس تک ملکوت میں حیران رہیں گے اور یہ پہلے گذر چکا ہے کہ سورۂ رحمن عروس قرآن ہے۔

بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا جبرئیل کو جنت کے بالا خانوں میں سے کسی بالاخانہ کی طرف بھیجے گا جبرئیلؑ با آواز بلند پکاریں گے اے اہل سعادت اے اہل کرامت خدا جسکا نام سلام ہے تمہیں سلام فرماتا ہے اور تمہیں ارشاد فرماتا ہے کہ تم زیارت کر لو پس وہ برق کی طرح گھوڑوں پر اور یاقوت کی نجیب اونٹنیوں پر آئیں گے یہاں تک کہ خدا جبار سے ملیں گے ارشاد خداوندی ہوگا میرے زائرین میرے وفد اور جنت میں میرے ہمسایوں

---

[1] یقیناً متقین جنتوں اور چشموں میں امن کے مقام میں ہوں گے باریک اور دبیز ریشمی کپڑے پہنے آمنے سامنے ہوں گے ۱۲

کو مرحبا ہو ان کو پلاؤ پھر ان کے پینے کے درجے میں نوے ہزار آفتابے لائے جائیں گے ہر آفتابہ میں ایسی پینے کی چیز ہوگی جس کا رنگ و مزہ دوسرے میں نہ ہوگا اور ان کے ادہر کی طرف سات لاکھ آفتابے سات لاکھ غلاموں کے ساتھ پہنچائے جائیں گے پھر خدائے جبار جل جلالہ کا ارشاد ہوگا میری زیارت کرنے والوں کو مرحبا ہو ان کو لباس پہناؤ ان میں سے کسی کا لباس لایا جائیگا فرشتے کی دو انگلیوں کے بیچ میں ستر جوڑے ہوں گے پھر خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا میرے زائرین اور وفد کو مرحبا ہو ان کے خوشبو لگاؤ عرش کے نیچے سے ایک ہوا اٹھیگی جسے مثیرہ کہتے ہیں اس کے بعد ان پر اوس کی شکل میں مشک کی بارش ہوگی پھر خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا میرے زائرین اور میرے وفد کو مرحبا ہو اپنے عزت و جلال کی قسم میں نے تمہارے ہی لیے پیدا کی ہے پس پردہ کھول دیا جائیگا اور وہ خدا کی طرف دیکھیں گے منجملہ ان چیزوں کے جو میں نے جنت کی نعمتوں کے متعلق لکھیں ہیں ایک یہ ہے کہ وہ جنت میں جب جاگزیں ہو چکیں گے خدا تعالیٰ فرشتے کے ساتھ ہر ایک کے پاس ایک سیب بھیجے گا وہ اسے لیگا پھر اس میں اُسے ایک لڑکی نکلے گی اور خدائے عزیز و حکیم کی جانب سے ایک تحریر ہوگی میں تیرا اشتیاق ہو رہا ہوں میری زیارت کرے مرد یاقوت کے سرخ کے گھوڑوں پر سوار ہوں گے اور ہر گھوڑے کے دو بازو چاندی کے اور دو بازو سونے کے ہوں گے اور عورتیں ہودوں پر سوار ہوں گی مرد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں گے اور عورتیں فاطمہ رضی کی خدمت میں۔

خدا ان عورتوں کو ایسا بنا دیگا کہ وہ باکرہ اور اپنے شوہروں کی شیدائی ہوں گی اور سب ایک سن کی یعنی تینتیس برس کی ہوں گی جو عیسیٰ ع کا سن تھا پس جنتیوں کا سن عیسیٰ ع کا سا ہوگا اور قد آدم کا سا یعنی ساٹھ ہاتھ طول اور سات ہاتھ عرض ہوگا اور حسن یوسف ع کا سا ہو خلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سا ہوگا اور آواز داؤد ع کی سی ہوگی عورتیں مروارید سپید کے ایوان سے اتر کر فاطمہ رض کے پاس حاضر ہوں گی اور مرد مشک کے میدان میں ہوں گے جس میں سونے کی کرسیاں پڑی ہونگی اور مردوں اور عورتوں کے بیچ میں نور کا حجاب ہوگا حق جل جلالہ مردوں کو ایک ایک کرکے سلام کرے گا اور اسی طرح عورتوں کو سلام کریگا اور ارشاد فرمائے گا میرے دوستوں اور اولیا کو مرحبا ہو پھر ان کی مہمان نوازی فرمائے گا پھر ارشاد ہوگا اے فرشتو ان کو گرنیاک بنا دو فرشتے جنت کی نغمہ سرائیں یعنی حور عین کو لائیں گے اور لوگ طرب میں آکر خوب وجد کریں گے جب انہیں افاقہ ہوگا تو عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم چاہتے ہیں کہ آپ انہیں اپنا کلام سنوائیں خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اے داؤد انہیں ذرا میرا کلام تو سنا دیجئے وہ منبر پر چڑھ کر زبور پڑھیں گے لوگ طرب میں آکر وجد کرنے لگیں گے جب انہیں افاقہ ہوگا تو ارشاد خداوندی ہوگا کہ اے میرے بندو تم

ـــــ
لہ راگنی و گرنے والی

نے اس سے زیادہ پاکیزہ آواز بھی کبھی سُنی ہے وہ عرض کریں گے نہیں اے ہمارے رب خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اپنی عزت و جلال کی قسم میں اب تمہیں اس سے زیادہ پاکیزہ تر آواز سناؤں گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھئے اور منبر پر جائیے اور سورۂ طٰہٰ و یٰسین پڑھئے پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز آواز داؤدی پر خوبی میں ستر حصہ بڑھی ہوگی اور لوگ طرب میں آکر خوب وجد کریں گے اور ان کے نیچے سے کرسیاں جھومنے لگیں گی جب انہیں افاقہ ہوگا ارشاد ہوگا کہ اے میرے بندو کیا تم نے اس سے بھی زیادہ پاکیزہ آواز سنی ہے۔ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب نہیں خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اپنی عزت و جلال کی قسم میں اب تمہیں اس سے بھی پاکیزہ تر آواز سناؤں کا خدا ئے سبحانہ سورۂ انعام کے ساتھ متکلم فرمایا ہوگا قوم طرب میں آجائے گی درخت اور محل جھومنے لگیں گے اور عرش ہلنے لگے گا خدا تعالیٰ اپنے وجہ کریم سے حجاب اٹھا دیگا اور فرمائے گا اے میرے بندو میں کون ہوں وہ عرض کریں گے کہ آپ ہمارے رب ہیں خدا تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میں سلام ہوں اور تم مسلمان ہو اے فرشتو ان کے لئے نجیب اونٹنیاں پیش کرو چنانچہ جن پر حجت کردہ آئے تھے ان کے سوا دوسری نجیب اونٹنیاں وہ پیش کریں گے مرد ابلق گھوڑوں پر سوار ہوں گے جن کے بازو سبز ہوں گے اور عورتیں نجیب اونٹنیوں پر سوار ہوں گی اُن کا کجاوہ سونے کا ہوگا پھر بازار جنت میں داخل ہوں گے اور ایک دوسرے سے پوچھے گا کہ اے فلاں تو کہاں ہے وہ کہے گا کہ میرا مسکن فردوس ہے دوسرا کہے گا میں جنت عدن میں ہوں ایک اور کہے گا میں جنت خلد میں ہوں ایک کہے گا میں جنت الماویٰ میں ہوں یعنی اپنے مختلف درجوں کے موافق جدا جدا مقامات میں ہوں گے پہلی جنت دار الجلال مروارید سپید کی ہے دوسری جنت دار السلام یاقوت سرخ کی ہے تیسری جنت جنت الماویٰ زبرجد سبز کی ہے چوتھی جنت جنت الخلد مرجان زرد کی ہے پانچویں جنت جنت النعیم سیم سپید کی ہے چھٹی جنت جنت الفردوس طلائے سرخ کی ہے ساتویں جنت جنت عدن در سپید کی ہے آٹھویں جنت دار القرار مرجان کی ہے۔

بروایت انس رضی اللہ عنہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے اس کی ایک اینٹ در سپید کی ایک اینٹ یاقوت سرخ کی ایک اینٹ زبرجد سبز کی ہے اُس کا گارا مشک اور گھاس زعفران ہے اس کے سنگریزے موتی اور خاک عنبر ہے پھر جنت عدن سے فرمایا کہ بول، وہ بولی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اپنی عزت و جلال کی قسم کوئی بخیل مجھ میں میرا ہمسایہ نہ ہوگا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے اس کا پھل ایسا ہوتا ہے گویا انار ہے جب کوئی خدا کا ولی لباس چاہے گا اُس کا پھل اس کی شاخ سے اترے گا اس کے پاس آجائیگا

وہ شگفتہ ہو گا اور اس میں سے بہتر رنگ برنگ کے جوڑے نکل آئیں گے پھر مل کر وہ جیسا تھا ویسا ہی ہو جائیگا۔

کر روض الحقایق میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور پوچھنے لگا یا نبی اللہ کیا جنت میں سماع بھی ہو گا آپ خاموش ہو رہے یہاں تک کہ آپ کے پاس جبریلؑ آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ سائل کہاں ہے اس نے کہا یا رسول اللہ حاضر ہوں آپؐ نے فرمایا کہ جنت میں ایک شہر ہے جس کے دُر سرخ کے دو کنارے ہیں بڑا اتنا کہ سوار اس میں ستر سال تک چلا جائے اس میں باکرہ لڑکیاں بھی ہوں گی جو قرآن جانتی ہوں گی جب جنتی لوگ چاہیں گے کہ لذت حاصل کریں اور سیر کریں وہ اپنی سواریوں پر ہوں گے کوئی یاقوت سرخ کے گھوڑے پر سوار ہو گا کوئی زمرد سبز کی عجیب پراونٹنی پر سوار ہو گا جب اس شہر میں آئیں گے تو اپنی سواریوں سے اتریں گے اور ان کے لئے نور کے منبر رکھے جائیں گے اور ان کے سامنے لڑکیاں صف باندھ کر کھڑی ہوں گی اور ایسی خوش الحانی سے قرآن پڑھیں گی سامعین نے ان کی آواز سے زیادہ دلوں کے لئے فرح بخش اور کانوں کے لئے مرغوب آواز نہ سنی ہو گی اعرابی نے کہا یا رسول اللہ اگر میں آپ کی اطاعت قبول کروں تو کیا آپ ان لڑکیوں سے کسی سے میرا نکاح کر دیجئے گا آپ نے فرمایا اس شرط پر کہ تیرا بہترؓ عورتوں سے نکاح کر دوں اس نے جواب دیا تو میں آپ کی کبھی نافرمانی نہ کروں گا۔

ابن عباسؓ کا قول ہے کہ جنت کے محل آسمان کے تاروں کی تعداد میں ہیں اور اس کی نہریں آسمان کے تاروں کے شمار میں ہیں اور اس میں ایک نہر ہے جسے نہر رحمت کہتے ہیں وہ تمام جنتوں میں جاری ہے۔

میں نے ابن مخلوف مالکی کی کتاب العلوم الفاخرہ فی النظر فی امور الآخرہ میں دیکھا ہے کہ جنت کے محلوں میں بہت سے باغ اور مشک کے ٹیلے ہیں اور ہر باغ میں ہزار گھوڑے ہیں ہر گھوڑے کی جلد میں نور سپید و سرخ و زرد و سبز کے ہزار رنگ ہیں قسم قسم کے جواہر سے جڑاؤ و یاقوت کے اسپ تراغ ہیں اور ان باغوں میں رنگ برنگ کے اونٹ ہیں ان کے کجاوے سونے کی طرح طرح کے جواہر موتی زمرد یاقوت سے جڑے ہوئے ہیں وہ چراگاہوں میں چھٹے پھرتے ہیں وہ گھوڑے جب ہنہناتے ہیں تو ایسی خوش آوازی سے ہنہناتے ہیں کہ اگر لوگ اسے سن لیں تو ان کی خوش آوازی سے انہیں کچھ خبر نہ رہے وہ باغوں میں اپنے مالکوں کے لئے تیار کھڑے ہیں اور ان باغوں میں جنگل ہیں اور ان میں قسم قسم کے جنگلی جانور شکار کے لئے ہیں اور ایک آواز میں فرشتے ہر ساعت میں ایک خاص قسم کا ذکر کریں گے اس سے ان کو وقت معلوم ہوتا رہے گا اور ان کے ذکر کی آواز ایک قسم

کی چہچہ اور بھنبھاہٹ کی سی ہو گی جب فرشتے ذکر کریں گے تو جنت کے تمام پرند حیوانات اس کا جواب دیں گے اور درخت کی شاخیں جھومنے لگیں گی گویا بانسری کی لے ہے اور جواب میں حاملین عرش سے ابتدا ہو گی اور صبح و شام کا پتہ ان کو ایک پاکیزہ ہوا سے چلے گا جو عرش کے نیچے سے ان پر چلا کرے گی۔

اور تذکرہ قرطبیؒ میں ہے کہ صبح کی شناخت انہیں پردوں کے اٹھنے اور شام کی شناخت پردوں کے گرنے سے ہوا کرے گی کلمہ و تکبیر و تحمید سے نماز کے اوقات کی شناخت کریں گے اور خدا کی زیارت سے جمعہ کو پہچانیں گے اور مہینہ کو ہدیوں اور تحفوں سے پہچانیں گے جو خدا کے پاس سے ہر مہینہ کی ابتدا میں فرشتے ان کے پاس لائیں گے اور سال کو فرشتوں کے اس قول سے پہچانیں گے کہ خدا نے تمکو کھانے کے لئے بلایا ہے پس یہ ان کی سالانہ عید ہوا کرے گی اور اس روز حور عین سے ان کا نکاح ہوا کریگا۔

قرطبیؒ نے سورہ واقعہ میں بروایت خالدؓ بن ولید بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے کوئی شخص جنت کا ایک سیب لے گا وہ اس کے ہاتھ میں شگافتہ ہو جائے گا اور اس کے اندر سے حور نکل آئے گی اگر وہ آفتاب کی طرف نگاہ کرے تو اپنے حسن سے اسے شرمندہ کردے اور وہ سیب پھر بھی نہ گھٹے گا ایک شخص نے کہا ابو سلمانؓ اس عجیب امر سے سیب میں کچھ کمی نہ ہو گی کہا نہیں چراغ کی طرح ہو گا کہ اس سے بہت سے چراغ روشن کرلیے جائیں۔

ابن عباسؓ کا قول ہے کہ خدا تعالی نے حور کو پیر کی انگلیوں سے لے کر زانو تک زعفران سے زانوں سے لے کر پستان تک مشک سے پستان سے لے کر گردن تک عنبر سے گردن سے لے کر سر تک کافور سپید سے پیدا کیا ہے اور اس کے بال قرنفل سے پیدا کئے ہیں گل لالہ کی طرح ستر جوڑے پہنے ہو گی عیون المجالس میں مذکور ہے ان کے کانوں میں ہزاروں بالیاں پڑی ہوں گی قرطبیؒ نے سورہ رحمن میں خدا تعالی کے قول کَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ کے متعلق بیان کیا ہے کہ وہ یاقوت کی طرح صاف اور مرجان کی طرح سپید ہونگی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ جنتیوں کی عورتوں میں سے ایک ایک عورت کی یہ حالت ہو گی کہ ستر جوڑوں کے اندر سے اس کی پنڈلی کی سپیدی نظر آئیگی قتادہؒ کا بیان ہے فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ سے مراد یہ ہے کہ وہ خوش خلق خوبصورت ہوں گی اور موتیوں کے خیموں میں رکی رہیں گی اور صافات میں خدا تعالی کے قول وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ کے متعلق بیان

ہے بعض نے کہا ہے کہ صافات سے فرشتے مراد ہیں جنکی صفیں نمازیوں کی سی صفیں ہوں گی اور بعض نے کہا ہے اس سے نمازی اور مجاہد مراد ہیں جب وہ صف بستہ ہوتے ہیں کانہن بیض مکنون سے مراد ہے کہ حور عین انڈوں کے مانند ہوں گی جو محفوظ رہیں گی ان کو شتر مرغ کے انڈوں سے تشبیہ دی ہے جبکہ شتر مرغ ان کو ہوا سے بچانے کے لئے اپنے پروں سے چھپالے پس اس کا رنگ زردی آمیز سپید رہتا ہے اور عورتوں کا یہ رنگ سب سے عمدہ رنگ سمجھا جاتا ہے پس مقصورات قاصرات الطرف سے افضل ہیں کیونکہ قاصرات الطرف سے مراد وہ ہیں جو اپنے شوہر کے سوا دوسرے کو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ سے مراد یہ ہے کہ ان عورتوں کو ان کے شوہروں کے پہلے کسی نے چھوا بھی نہ ہوگا یعنی بالکل اچھوتی ہوں گی اور اس آیت میں اس کی دلیل ہے کہ قیامت میں جن بھی محشور ہوں گے اور ان میں سے ایماندار جنت میں جائیں گے لیکن بنی آدم کی لڑکیوں سے نہ ان کا نکاح ہوگا اور نہ ایماندار آدمیوں کا جنوں کی عورتوں سے نکاح ہوگا۔

ضمرۃ بن حبیب وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ بعض حوریں انسانیت میں سے ہیں بعض جنیات میں سے ہیں پس ہر جنس کا اپنے اپنے جنس سے نکاح ہوگا پس جنیہ حور خدا ایماندار جن کو عطا فرمائے گا وہ حور بھی ایسی ہوگی کہ قبل شوہر کے کسی جن نے اسے نہ چھوا ہوگا اور انسیہ ایماندار انس کو ملیگی وہ بھی حور ایسی ہوگی کہ قبل شوہر کے کسی انس نے اسے نہ چھوا ہوگا اس کو نجم الدین نسفی اور قرطبی نے نقل کیا ہے اور حور عین ان عورتوں کو خدا نے اسی لئے کہا ہے کہ ان کے آنکھوں کی سپیدی اور سیاہی خوب گہری ہوگی اور حور ان عورتوں کو کہتے ہیں جن کی آنکھ کی سپیدی خوب صاف اور پتلی نہایت سیاہ ہو یعنی وہ کنجی نہ ہوگی ابوہریرہؓ کا بیان ہے قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا ہے کہ جنتیوں کا حسن وجمال بڑھتا رہے گا جیسے اہل دنیا کے ضعف اور پیری میں ترقی ہوا کرتی ہے۔

ابن عباس کا قول ہے مومن کو جنت میں ہزار شہر ملیں گے ہر شہر میں دس لاکھ محل ہوں گے ہر محل میں دس لاکھ گھر ہوں گے ہر گھر میں دس لاکھ مشک کے حجرے ہوں گے ہر حجرے میں دس لاکھ کوٹھریاں ہوں گی اور ہر کوٹھری میں دس لاکھ تخت ہوں گے اور ہر تخت پر دبیز ریشمی کپڑوں کے ستر فرش ہوں گے ہر فرش ایک سال کی راہ کے برابر ہوگا اور ہر فرش پر حور عین میں سے ایک زوجہ ہوگی اور ان میں سے بعض شہروں میں بکثرت آہو ہوں گے اور جنت میں

پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ ۱ے انکے پاس نیچی نظر والی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہونگی گویا وہ محفوظ انڈے ہیں ۱۲ ۲ے چھوٹے چھوٹے موتی ۱۲۔

ہیں محتاج سے محتاج شخص کا ملک بھی ایک ہزار سال کی راہ تک عرض میں اور اسی قدر طول میں پہنچے گا اور قرطبی نے خدا تعالیٰ کے قول عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے مراد ایسے تخت ہیں جو پر سونے سے کا بدائی بنی ہوگی دُر و یاقوت سے جالی دار کام کیا ہوگا اور فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ سے مراد ہے کہ ان کے فرش کی بلندی ایسی ہوگی جیسے آسمان اور زمین کے درمیان کا فاصلہ۔ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ سے مراد ہے بقول بعض مسلمانوں کے لڑکے ہیں اور بقول بعض مشرکین کے لڑکے ہیں اور بقول بعض وہ لڑکے ہیں جو جنت میں پیدا کئے گئے ہوں گے انہیں کو غلمان کہتے ہیں اکواب اُن لوٹوں کو کہتے ہیں جن میں نہ پکڑنے کا حلقہ ہو نہ ٹوٹی ہو اور ابریق اسے کہتے ہیں جس میں حلقہ اور ٹوٹی ہوتی ہے اور ابریق اس لئے کہتے ہیں کہ وہ برق کی طرح چمکتا ہے ذوالنون مصری کا قول ہے کہ جنت میں ایک کافور سپید کا قبہ ہے جو بلا ستون کے معلق ہے اور نہ اس میں کوئی علاقہ ہے جو اس کو لٹکاتے رہے اس کے بیچ میں ایک قصر ہے اور وہ قصر سبز پھولوں کے پتوں کا ہے اس قصر میں چار ہزار صندل کے پتوں کے حجرے ہیں پھر بھلا حور کی نسبت تمہارا کیا گمان ہوگا جب وہ اپنے یاقوتی تخت سے اترے گی اور زبرجد کے باغوں میں خرامش کرے گی پھر وہاں سے نکل کر زعفران کے جنگلوں میں جائے گی اور عنبر کے مرغزاروں اور قرنفل کے ٹیلوں اور صندل کے میدانوں میں خدائے رحمٰن کے جوار میں آمد و رفت کرے گی اور اس کے سر پر تاج درخشاں ہوگا اور اس کی پیشانی پر اکلیل ہنستا ہوگا۔

حکایت ذوالنون مصریؒ کا قول ہے کہ میں نے ایک حبشی غلام دیکھا جس کے نور سے یہ مکان چمک اٹھا اور وہ یہ پڑھتا تھا[۳] سُبْحَانَ مَنْ اَیْقَنَتِ الْقُلُوْبُ بِرُبُوْبِیَّتِهٖ وَ عُذِّبَتِ الْاَلْسُنُ بِوَحْدَانِیَّتِهٖ فَالْفَرَاعِنَةُ لَهٗ خَاضِعُوْنَ وَالْقُرُوْنُ الْمَاضِیَةُ فِیْ قَبْضَتِهٖ مُحْتَوُوْنَ میں نے اس سے کہا السلام علیک اس نے جواب دیا وعلیک السلام اے ذاالنون میں نے پوچھا تم نے مجھے کہاں سے پہچانا اور حالانکہ اس سے قبل تم نے مجھے نہ دیکھا ہوگا اس نے کہا آپ نے میرے دل میں ہدایت کے چراغ روشن کردیئے اس سے میں نے ان کی معرفت سے جو عرش پر مستوی ہے آپ کو پہچان لیا میں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے اس نے جواب دیا صندل میں نے پوچھا بندہ ولایت کے قابل کب ہوتا ہے اس نے کہا جب اس پر ہدایت

---

[۱] آراستہ تختوں پر ۱۲ [۲] ان پر ہمیشہ رہنے والے لڑکے گشت کرتے ہوں گے ۱۲ [۳] ایک قسم کا تاج ۱۲۔ [۴] وہ ذات پاک ہے جس کی ربوبیت کا دلوں کو یقین ہے اور جس کی وحدانیت سے زبانیں شیریں ہیں پس سرکش لوگ اس کے لئے پست ہیں اور گذشتہ زمانے اس کے قبضہ میں مجتمع ہیں۔ ۱۲

کے نشان پھیل جائیں اور انوار رعایت اس کو گھیر لیں اس وقت اس کے لئے انتہا کے جھنڈے ظاہر ہوتے ہیں میں نے اُس سے کہا اور کچھ مجھے بتلاؤ اُس نے کہا خدا کے ایسے بندے ہیں جو کم بولتے ہیں اور تاریکی سے مانوس ہیں روزے رکھتے ہیں یہاں تک کہ ذی الجلال والاکرام تک پہنچ جاتے ہیں موتف کہتا ہے وہ نفوس کیا خوب ہیں جن کو ان کے مولیٰ نے پاک کیا اور درست کیا اور بدل دیا دسّاہا کے معنی ہیں اُسے گمراہ کیا اور تباہ کیا اور بعض نے کہا ہے اُس نے فلاح پائی جس نے اطاعت کی اپنے نفس کو پاک کیا اور نامراد ہوا وہ شخص جس نے گناہ سے اُسے تباہ کر ڈالا اور ہم نے باب الدعار میں صندل کے منافع پہلے بیان کئے ہیں

طبیبؒ رازی نے بیان کیا ہے کہ صندل سرد خشک ہے سونگھنے اور طلا کرنے سے گرم امراض کو نافع ہے۔ بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اولیٰ درجہ کا جنتی بھی وہ ہوگا جس کے سامنے دس ہزار خادم کھڑے رہیں گے ہر خادم کے ہاتھ میں دو رکابیاں ہوں گی ایک سونے کی دوسری چاندی کی ہر ایک کا رنگ جداگانہ ہوگا جو دوسرے کا نہ ہوگا کھانے وقت جیسا کہ ایک رکابی میں کھانا معلوم ہوگا ویسا ہی دوسرے میں لیکن لذت اور خوشبو جداگانہ ہوگی پھر مشک خالص کی کھانے کے بعد خوشبو نکلے گی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ پھرینگے نہ ناک سے کچھ آلودگی نکلے گی بھائی بھائی تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ابی ہریرہؓ کی حدیث میں پندرہ ہزار خادم ہیں اور ابی سعیدؓ کی حدیث میں اسی ہزار خادم ہیں پھر جب ان کی نعمتیں انتہا کو پہنچ جائیں گی اور وہ گمان کریں گے کہ اس سے افضل کوئی نعمت نہیں تب رب جل جلالہ ان کے لئے تجلی فرمائیگا اور وجہ رحمٰن کی طرف نظر کریں گے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اے اہل جنت میرا کلمہ پڑھو پس رحمٰن کے کلمہ سے آپس میں جواب وسوال کریں گے ایک شخص نے کہا یا نبی اللہ جب خادم موتی کے مثل ہوں گے تو مخدوم کیسے ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں اتنا فرق ہوگا جتنا کہ بدر کامل اور سب سے چھوٹے ستارہ میں فرق ہوتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو بندہ رمضان میں کسی روز روزہ رکھتا ہے تو خدا مجوف موتی کے خیمہ میں ستر حوروں سے ان کا نکاح کردیتا ہے اُن میں سے ہر حور ستر جوڑے پہنے ہوتی ہے جن میں سے ہر ایک جوڑا ایک جداگانہ رنگ کا ہوتا ہے اور ستر رنگ کی خوشبوئیں عطا فرماتا ہے کہ ایک کا رنگ دوسرے کا سا نہیں ہوتا ان میں سے ہر عورت کے لئے یاقوت سرخ کا ایک تخت ہوتا ہے کہ ایک کا رنگ دوسرے کا سا نہیں ہوتا ان میں فرش ہوں گے ہر فرش پر تخت ہوگا اریکہ بھی تخت کو کہتے ہیں کاروبار کے لئے ہر عورت کے لئے ستر خادمہ ہوں گی اور ستر ہزار خادم ہوں گے ہر خادم ایک سونے کا پیالہ لئے ہوگا جس کے ہر لقمہ کی لذت جداگانہ ہوگی کہ دوسرے لقمہ

ہیں نہ ہوگی اور ایسے ہی سامان یاقوت سرخ کے تخت پر اس کے شوہر کو ملے گا وہ یاقوت سرخ کے دو جڑاؤ سونے کے کنگن پہنے ہوں گی اسی طرح رمضان کے ہر روزہ کا بدلہ ملے گا علاوہ ان نیکیوں کے جو وہ عمل کرے گا۔

مقاتلؒ بن سلیمان کا بیان ہے کہ دارالسلام میں سونے چاندی اور قسم قسم کے جواہرات کے درخت ہوں گے ایک دوسرے سے کہے گا کہ ہم نے اس کا مثل نہیں دیکھا اور اس میں مروارید یاقوت کے کنگن ہوں گے ہر کنگن ہزار برس کی راہ سے چمکے گا وہ لوگ ایسی چیزیں دیکھیں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہوں گی اور نہ بشر کے دل پر گذری ہونگی پھر خدا تعالیٰ عرش کے نیچے درخت کے پاس وحی بھیجے گا کہ ایسا مشک جنت میں ڈالدے جس کا مثل دیکھنے میں نہ آیا ہو پس جس قدر خدا چاہے گا اُن پر مشک ڈالدے گا اور ایماندار اپنے تخت پر بیٹھے گا اور درخت میں پھل دیکھے گا اس کی خواہش کرے گا تو شاخ خود بخود اس کے پاس آجائے گی اور کہے گی کہ مجھے اے ولی اللہ لے لو۔ وہ شخص اس سے پوچھے گا کہ میرے جی کی بات تجھے کس نے بتلادی وہ جواب دے گی جس نے اپنے جوار میں تجھے رکھنا پسند فرمایا اور جنت میں ایسے درخت ہیں کہ ان پر چاندی کے گھنگرو لگے ہوں گے جب جنتی سماع سننے کا ارادہ کریں گے خدا عرش کے نیچے سے ہوا کو بھیجے گا وہ ان درختوں پر لگے گی اور ان گھنگروؤں کو جنبش دے گی ان سے ایسی آواز نکلے گی کہ اگر دنیا کے لوگ اُسے سن لیں تو طرب میں آکر مرجائیں۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہتے ہیں خدا تعالیٰ کا اسے ارشاد ہوگا کہ میرا بندہ جو چاہے تو شگافتہ ہوکر اسے دیدے وہ شگافتہ ہو جائے گا اور اس کے اندر سے ایک گھوڑا مع زین لگام کے نکل آئے گا اور جیسا وہ چاہے گا اسی شکل کا ہوگا پھر دوبارہ شگافتہ ہو جائے گا اور اس کے اندر سے ایک اونٹنی مع کجاوے اور مہار کے نکل آئے گی اور اس کی شکل ویسی ہی ہوگی جیسی وہ چاہے گا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ادنیٰ درجے کا جنتی وہ ہوگا جو یاقوت سرخ کے گھوڑے پر سوار ہوگا اور دس لاکھ ہمیشہ رہنے والے لڑکے خدمت میں ہوں گے اور گھوڑے کے سونے کے بازو ہوں گے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہوگا جو اپنے خدم و ازواج اور نعیم اور تختوں کو ہزار برس کی راہ سے دیکھے گا اور کرامت میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک وہ جنتی ہوگا جس کو صبح و شام خدا کے وجہ کریم کا دیدار میسر ہوا کرے گا پھر آپ نے وُجُوہٌ یَّومَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ[1] کو پڑھا

[1] اس دن کچھ چہرے تر و تازہ اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے ۱۲

فردوس العارفین میں بیان کیا ہے محمد بن صباح کا قول ہے کہ قیامت کے روز اہل ولایت لائے جائیں گے دو تین حصوں پر منقسم ہوں گے پہلے حصہ کے ہر شخص سے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا تو نے کیا کیا طاعتیں کی ہیں وہ عرض کرے گا اے رب آپ نے جنت اور اس کی نعمتیں پیدا کی ہیں میں ان کے لئے رات رات بھر بیدار رہا ہوں اور دن بھر تشنہ لبی سے میں نے بسر کی ہے ارشاد ہوگا کہ تو نے تو جنت کے لئے عمل کیا ہے یہ میرا تجھ پر فضل ہے کہ میں تجھے دوزخ سے آزاد کئے دیتا ہوں پھر دوسرے حصہ کے لوگوں میں سے ہر ایک سے ارشاد ہوگا کہ تو نے کیا کیا طاعتیں کی ہیں، وہ عرض کرے گا اے رب آپ نے دوزخ اور اس کا عذاب پیدا کیا ہے میں اس کے لئے رات رات بھر بیدار رہا ہوں اور دن بھر تشنہ لبی سے میں نے بسر کی ہے ارشاد ہوگا تو تو نے دوزخ کے ڈر سے عمل کئے ہیں میں نے تجھے دوزخ سے رہائی بخش دی ہے پھر تیسرے حصہ کے لوگوں میں سے ہر ایک سے ارشاد ہوگا کہ تو نے کیا کیا طاعتیں کی ہیں وہ کہے گا میرا عمل آپ کی محبت اور آپ سے ملنے کا اشتیاق ہے ارشاد ہوگا تو ہی میرا سچا بندہ ہے میرے بندوں پر سے حجاب اٹھا دو اسے میرا شوق تھا اور مجھے اس کا اس سے زیادہ شوق تھا پس حجاب اٹھائیں گے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اے میرے ولی لے میں یہ موجود ہوں تیرے پاس آگیا ہوں اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے جنت سوائے تیرے کسی کے لئے نہیں پیدا کی ہے آج کے روز جو تو چاہے گا تیرے لئے ہے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ آدمؑ کو اہل جنت کے پاس بھیجے گا اور انہیں دیدار الٰہی کا حکم فرمائے گا آدمؑ نکلیں گے ان کے ساتھ فرشتے ہوں گے تسبیح و تہلیل با آواز بلند کرتے ہوں گے اہل جنت اپنی گردنیں بلند کریں گے اور پوچھیں گے یہ کون شخص ہے جس سے خوبصورت ہم نے نہیں دیکھا ان سے کہا جائے گا یہ آدمؑ ہیں رب عزوجل کی زیارت کے لئے جاتے ہیں پھر ابراہیمؑ اپنی ہیبت اور اپنے سواروں کے ساتھ نکلیں گے پھر موسیٰ پھر عیسیٰ جائیں گے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیمؑ اور آدمؑ و موسیٰ و عیسیٰ کے برابر اور تمام اہل جنت کے سوار لے کر جائیں گے اور آپ کے گرد ملائکہ کی اس قدر تسبیح ہوتی ہوگی جس کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اس کے بعد باقی نبیوں اور رسولوں کو اجازت ملے گی ہر نبی اپنی اپنی امت کو لے کر نکلیں گے اور صدیق و شہید نکلیں گے یہاں تک کہ عرش کو گھیر لیں گے خدا تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے بندوں میرے وفادار میری زیارت کرنے والوں میرے جوار میں رہنے والوں اور میرے اولیاء کو مرحبا ہو اے میرے فرشتو ان کا اکرام کرو وہ انبیاء کے لئے نور کے منبر اور صدیقین کے لئے نور کے تخت اور شہیدوں کے لئے نور کی کرسیاں بچھا دیں گے اور باقی لوگوں کے لئے مشک کے چبوترے بنا دیں گے پھر خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا انہیں کھانا کھلادو پھر وہ طرح طرح کے کھانے لائیں گے اور سب سے نیچے درجہ والے جنتی کے سامنے ستر ہزار

سونے کی رکابیاں رکھی ہوں گی ہر رکابی میں رنگ برنگ کے کھانے ہوں گے کہ ایک دوسرے سے نہ ملتا ہوگا پس ولی اللہ اس الوان سے کھاتے گا اور جو مزہ پہلے کا ہوگا وہ دوسرے کا نہ ہوگا پھر خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ انہیں کچھ پلاؤ پس پینے کی چیزیں لائیں گے اور سب سے بڑے درجہ والے جنتی کے سر کے پاس ستر ہزار فرشتے جو موتی کے مانند ہوں گے کھڑے رہیں گے ان کے ہاتھوں میں چاندی کے برتن اور سونے کے آفتابے ہوں گے اس میں طرح طرح کی پینے کی چیزیں ہوں گی کہ ایک کا رنگ دوسرے سے نہ ملیگا پھر ایک فرشتہ اس کی طرف جھپٹنا چاہے گا کہ اس سے کون برتن لے لے پھر خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ میرے بندوں کو لباس پہناؤ وہ ٹھہرے رہیں گے پھر ان کے پاس لپٹے ہوئے جوڑے آئیں گے جن پر نور رحمن سے صیقل کیا گیا ہوگا فرشتے انہیں وہ لباس پہنا دیں گے پھر خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ میرے بندوں کے خوشبو لگاؤ پھر ایک ہوا اٹھے گی جسے بشرہ کہتے ہیں وہ ان پر مشک خالص بکھیر دے گی پھر خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ میرے بندوں کو مرحبا ہو اپنی عزت و جلال کی قسم میں تم کو اپنے وجہ کریم کا دیدار دکھاؤں گا اس کے بعد ان کے لئے تجلی فرمائے گا بلا کیف وہ خدائے سبحانہ کو دیکھیں گے جنت کے پھل درخت اور نہریں سبحانک سبحانک کہہ اٹھیں گے جب خدا کو وہ لوگ دیکھیں گے تو اس کے لئے سجدہ میں گر پڑیں گے اور جب تک خدا چاہے گا سجدہ میں پڑے رہیں گے پھر خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اپنے سر اٹھاؤ میں تم سے راضی ہوں وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو خدا ان کی رونق اور نور اور جمال کو بڑھا دے گا پھر ان کے گھوڑے ان کے سامنے آئیں گے وہ ان پر سوار ہو کر اپنے اپنے محلوں کو واپس آئیں گے اور حالت یہ ہوگی کہ خدا ان سے راضی ہوگا اور وہ خدا سے راضی ہوں گے ابھی وہ راستہ ہی میں ہوں گے کہ اتنے میں بارش کے نیچے سے ہوائے مثیرہ نکلے گی اور ان کے چہروں اور ان کے گھوڑوں کی پیشانی پر مشک خالص سپید ہاشان کر دیگی پھر وہ اپنی بیبیوں کے پاس جائیں گے اور دیدار خداوندی سے وہ ایسے حسین ہو جائیں گے کہ ویسا حسن نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی بشر کے دل پر گذرا ہوگا ان کی بیبیاں ان سے کہیں گی کہ اے اولیاء اللہ خدا کی کرامت نے تمہیں زینت بخشی تو تمہارے نور پر اور نور رونق پر اور رونق زیادہ ہو گئی۔

— جابرؓ بن عبد اللہ نے بروایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ اہل جنت کو جنت میں علما کی ضرورت ہوگی جیسے کہ انہیں دنیا میں ضرورت ہوا کرتی ہے کیونکہ ہر جمعہ کو انہیں اپنے رب کا دیدار نصیب ہوا کرے گا خدا تعالیٰ کا ان سے ارشاد ہوگا جو تم چاہو مجھ سے تمنا کرو وہ علما کی طرف متوجہ ہوں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ ہم کس شے کی تمنا کریں وہ انہیں بتلائیں گے کہ فلاں فلاں شے کی تمنا کرو اور تفسیر رازیؒ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ علماء جنت

کی کنجی اور انبیاء کے خلفاء ہیں، رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ ان کا علم جنت کی کنجی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی دیکھے کہ جنت کی کنجی اس کے ہاتھ میں ہے تو اسے علم دین حاصل ہوگا اور قرطبیؒ نے سورۂ اقتربت میں ذکر کیا ہے کہ اہل جنت روزانہ خدا کے پاس جایا کریں گے اور دُر و یاقوت و زبرجد و سونے و چاندی کے منبروں پر بیٹھ کر قرآن پڑھا کریں گے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حاملین قرآن سے وہ لوگ مراد ہیں جنہیں قرآن کے معانی یاد ہوں اس کو رازیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کے آٹھ دروازے ہیں ہر دروازے کے دونوں پٹوں میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان اور ایک روایت میں ہے جیسے کہ مشرق اور مغرب کے درمیان اور تذکرہ قرطبیؒ میں بیان ہے کہ اس کے تیرہ دروازے ہیں ایک دروازہ اُن لوگوں کا جو غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور باب الحلم والصفح میں گذر چکا ہے اور بخاری میں ہے ان پٹوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا مکہ اور بصرے کے درمیان ہے اور کسی اور کتاب میں ہے کہ دونوں پٹوں کے درمیان چالیس میل کی مسافت ہے اختلاف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید بعض دروازے بعض سے زیادہ وسیع ہیں اور ترمذی میں ہے جو شخص وضو کے بعد مشہور حدیث کے موافق اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ[1]۔
پڑھا کرے تو آٹھوں جنت کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں مؤلفؒ کا بیان ہے میں نے بہتیرے اہل علم سے دریافت کیا کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ خدا تعالیٰ نے جنت کے آٹھ دروازے اور جہنم کے سات دروازے پیدا کئے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے لیکن کسی نے اس کا جواب نہ دیا آخر کار ابن عماد کی کتاب کشف الاسرار میں بروایت نیشاپوری میں نے اس کا جواب دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ جنت فضل و ثواب کا گھر ہے پس اسمیں زیادتی کرنا ظلم ہے

---

[1] میں شہادت دیتا ہوں کہ سوا خدا وحدہ لاشریک لہ۔ کوئی خدا کا شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا دیجئے اور مجھکو پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا دیجئے آپ پاک ہیں اے اللہ میں آپ کی تعریف کرتا ہوں میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے آپ کے کوئی معبود نہیں، میں آپ سے استغفار کرتا ہوں اور آپ سے توبہ کرتا ہوں۔

اور خدا ئے سبحانہ اس سے پاک ہے مجاہدؒ نے کہا ہے کہ جنت کی زمین چاندی کی اور اس کی خاک مشک کی ہے اور بعض نے زعفران کی بتلائی ہے جنت کے درختوں کی جڑیں سونے اور چاندی کی ہیں اور اس کی شاخیں موتی اور زبرجد و یاقوت کی شاخوں کے نیچے پھل ہیں جو شخص ان پھلوں کو کھڑے ہو کر یا کروٹ سے لیٹ کر کھانا چاہے اُسے کچھ تکلیف نہ کرنا پڑے پھر ذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا اور ایسے ہی وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ دان یعنی دونوں جنتوں کے پھل قریب ہیں کہ کھڑا ہونے والا اور بیٹھنے والا اور لیٹنے والا ہر ایک پا سکتا ہے پس یہ دونوں سونے کی جنتیں اس شخص کے لئے ہیں جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اور اس کے ادھر اصحاب یمین کے لئے دو چاندی کی جنتیں ہیں خدا تعالیٰ نے دونوں پہلی جنتوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہے فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ پس پہلی دونوں پچھلی جنتوں کے متعلق فرمایا ہے فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ پس پہلی آیت زیادہ بلیغ ہے اور پہلی دونوں آیتوں میں فرمایا ہے فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ اور دونوں پچھلی جنتوں کے متعلق فرمایا ہے فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ پس نضخ میں نفخ سے زیادتی ہے معنی یہ ہیں کہ پانی اور مشک کے ساتھ جوش زن ہوں گے نضخ جاری ہونے سے کم ہے اور پہلی دونوں جنتوں کے متعلق فرمایا ہے مُتَّكِئِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ اور ان فرشتوں کا اوپر کا جانب لبنہ نور کا ہو گا اور دونوں پچھلی جنتوں کے متعلق فرمایا ہے مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ

بعض نے کہا ہے کہ رفرف سے جنت کے باغ مراد ہیں اور بعض نے کہا ہے وہ ایسی شے ہے کہ جب ولی اس پر بیٹھتا ہے تو وہ لے کر اڑ جاتا ہے عبقری بستر کو کہتے ہیں اس میں شک نہیں کہ فرش افضل ہے اور صفت حوریں دونوں پچھلی جنتوں کے متعلق فرمایا ہے کانہن الیاقوت والمرجان اور دونوں پچھلی جنتوں کے متعلق فرمایا ہے فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ اور مرجان سے ان کا وصف کرنا افضل اور احسن ہے کیونکہ وہ سرخی میں یاقوت کے مثل اور سپیدی میں مرجان کے مثل ہیں اور مرجان چھوٹے چھوٹے موتیوں کو کہتے ہیں ذَوَاتَا أَفْنَانٍ سے مراد شاخدار ہیں اور ابن عباس نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد رنگ برنگ کے میوے والی دونوں جنتیں ہیں اور دونوں پچھلی جنتوں کے متعلق فرمایا ہے مدھامتان یعنی دونوں سرسبز ہیں گویا شدت سبزی سے

لہ ان دونوں میں ہر میوے کے دو جوڑے ہیں ؎ ان دونوں میں میوہ اور کھجور اور انار ہے ۱۲ ؎ دونوں میں دو بہتے ہوئے چشمے ہیں ۱۲ ؎ ان دونوں میں دو جوش مارنے والے چشمے ہیں ۱۲ ؎ ایسے فرشتوں پر تکیہ لگائے ہوں گے جن کا استر استبرق کا ہو گا ۱۲ ؎ سبز رفرف پر تکیہ لگائے ہیں ؎ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں ۱۲ ؎ ان میں نیک اور حسین عورتیں ہیں ۱۲ ؎ اور ان کے انگور کے خوشے پست ہیں ۱۲۔

دونوں سیاہ ہوگئی ہیں اور کثرت سے شاخیں ہونا سبزی سے افضل ہے پس پہلی دونوں جنتیں اس کے لئے ہیں جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف کرے اور دونوں پچھلی جنتیں اس کے لئے ہیں جس کا خوفِ خدا میں حال تنگ ہو رہا ہو بعض نے کہا ہے کہ دونوں پچھلی جنتیں عرش کے قریب تر ہیں پس یہ دونوں افضل ہیں۔

خدا تعالیٰ کا قول وطلح منضود کے متعلق اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ طلح سے مراد کیلے کا درخت ہے اور منضود کے معنے تو بہ تو یعنی بعض حصہ بعض کے اوپر رہتا ہے اس کے منافع یہ ہیں کہ کیلا معدۂ خشک کو تری پہنچاتا ہے اور شکم کو نرم کرتا ہے اور خشک کھانسی کو مفید ہے اور اس کا کھانا قبل کھانے کے مناسب ہے بعض نے کہا ہے کہ وہ اردی اور چھوارہ سے پیدا ہوا ہے فرعون نے ایک چھوارہ کی گٹھلی لے کر اردی کے اندر رکھی اور اس کو بو دیا اس سے کیلا نکل آیا کتاب البرکتہ میں مذکور ہے کیلے کا کھانا سوداوالوں کو نافع ہے۔

ابن ابی الدنیا نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس تک چلتا رہے اس کے پتے سبز چادریں اور اس کے پھول زرد و باغ ہیں اس کی شاخیں دیبا اس کے پھل لباس کے جوڑے اس کا گوند سونٹھ اور شہد ہے اس کے پھول یاقوت وزمرد اس کی شاخیں مشک اس کی روئیدگی زعفران ہے اس کی جڑ سے نہر سلسبیل نکلی ہے اس کی جڑ میں جنتیوں کی نشستگاہ ہے جہاں بیٹھ کر وہ باتیں کیا کریں گے جب بیٹھے ہوئے وہ باتیں کرتے ہوں گے اتنے میں فرشتے عمدہ نسل کی اونٹنیوں کو کھینچتے ہوئے لائیں گے جن کی پیدائش یاقوت سے ہوئی ہوگی گویا ان کے چہرے چراغ ہیں اور ان کی اون سرخ ریشم اور سپید روئیں کے مانند ہوں گے ان پر یاقوت کے کجاوے جو جڑے اور چھوٹے موتیوں سے جڑے ہوں گے کسے ہوں گے وہ ان کے لئے عمدہ نسل کی اونٹنیوں کو بٹھائیں گے پھر کہیں گے کہ تمہارے رب نے تمہیں سلام کہا ہے اور اپنی زیارت کے لئے تمہیں بلایا ہے تاکہ وہ تمہیں دیکھے اور تم اسے دیکھو اور وہ تمہیں اپنا فضل دکھلائے کیونکہ وہ بڑی وسیع رحمت اور فضل عظیم والا ہے پھر ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی سواری پر واپس آتے گا سب برابر کی صف میں ہو کر چلیں گے اور جنت کے جس درخت پر ان کا گذر ہوگا وہ اپنا پھل ان کے لئے تحفہ میں پیش کر دیگا اور ان کی راہ سے کنارہ کش ہو جائے گا اس بات کو ناپسند کر کے کہیں ان کی صف درہم نہ ہو جائے پھر جب وہ خدا سے جبار جل جلالہ کے پاس جائیں گے وہ اپنی وجہ کریم کو ان کے لئے کھول دیگا اور اپنی عظمت کے ساتھ ان کے لئے تجلی فرمائیگا اے اللہ ہم کو ان میں سے بنا دیجئے کہ جو عافیت میں رہیں اور مشقت سے بچ جائیں۔ آمین۔

حدیث میں ہے کہ جبریلؑ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کے رب نے فردوس
اعلیٰ کی ایک وادی بنائی ہے اس میں مشک کا ٹیلہ ہے جب جمعہ کا روز ہوگا نور کے منبروں سے
جن پر نبی ہوں گے اور سونے کے منبروں سے جن پر صدیق ہوں گے وہ وادی گھیر جائے گی
اور وہ منبر یاقوت اور زبرجد سے جڑے ہوئے ہوں گے پھر لوگ بالا خانے سے اتریں گے
اور ان کے پیچھے ان ٹیلوں پر بیٹھیں گے پھر جمع ہو کر اپنے رب کے پاس جائیں گے اور خدا
کی حمد کریں گے خدا تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ مجھ سے کچھ مانگو وہ عرض کریں گے ہم آپ
سے آپ کی رضا کے خواستگار ہیں، خدا تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میں تم سے راضی ہوں، اور
میری رضامندی ہی نے تمہیں اس مکان میں لا کر اتارا ہے میں تمہیں اپنی کرامت عطا کروں گا
پھر ان پر تجلی عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ خدا کو پہچان لیں گے اس لئے جمعہ کے روز
سے انہیں زیادہ محبوب کوئی روز نہ ہوگا کیونکہ اس روز خدا ان کی کرامت زیادہ کیا کرے گا۔

بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ میرے
بندہ کا اعمال نامہ دیکھو جس کو تم دیکھو کہ اس نے مجھ سے جنت کی درخواست کی ہے اسے جنت
میں داخل کردو اور جو دوزخ سے میری پناہ کا خواستگار ہوا ہو اُسے دوزخ سے علیٰحدہ رکھو۔

بروایت ابی ہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جنت کی کثرت سے درخواست
کیا کرو اور دوزخ سے بکثرت پناہ مانگا کرو کیونکہ وہ دونوں شفاعت خواہ ہوں گے اور دونوں
کی شفاعت مقبول ہوگی اور ابن الدنیا کی کتاب الدعا میں عطاؒ کی ایک روایت میں نے دیکھی
ہے کہ جو شخص یہ دعا ہر شب و روز میں سات بار پڑھا کرے خدا اس کو جنت میں داخل کرے گا
وہ دُعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُكَ الۡجَنَّةَ الَّتِیۡ ظِلُّهَا عَرۡشُكَ وَنُوۡرُهَا وَجۡهُكَ وَحَشۡوُ
هَا رَحۡمَتُكَ[1] مولفؒ کا قول ہے باب فضل امت کے بعد باب الجنۃ کا میں نے اس لئے
ذکر کیا ہے کہ وہ جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور وہ اہل جنت میں سب سے زیادہ
ہوں گے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی اسّی
صفیں اس امت کی اور چالیس صفیں باقی امتوں کی ہوں گی اس کو ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کے چوتھائی ہو گے۔ بلکہ ان
کی تہائی بلکہ اہل جنت میں سے آدھے تم ہو گے پھر نصف ثانی میں بھی تم حصہ دار بن جاؤ گے۔

---

[1] اے اللہ میں آپ سے جنت کا خواہاں ہوں جس کا سایہ آپ کا عرش ہے جس کا نور
آپ کا وجہ کریم ہے اور جس کا حشو آپ کی رحمت ۱۲

اس کو قرطبیؒ نے سورۂ واقعہ کے متعلق نقل کیا ہے اور اس کی نظیر صحیح بخاری میں بھی آئی ہے۔
برماوی رح نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی یہ نہیں فرمایا کہ اہل جنت میں سے تم نصف ہو گئے کیونکہ اس طرح بتدریج کہنے سے جی میں زیادہ وقعت ہوتی ہے اور ان کے اکرام میں ایک قسم کا زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے کیونکہ سائل کو بار بار عطا کرنا اس کے زیادہ خیال اور اہتمام کی دلیل ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس طرح ان کو تجدید شکر خداوندی پر ابھارنا ہے فکبّرنا بخاری کی روایت میں جو آیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے ہماری عظمت کی اور بعض نے کہا ہے کہ ان لوگوں نے اس بشارت عظیمہ کو خوشی میں اللہ اکبر کہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے رب نے میری امت میں سے ستر ہزار کو بلا حساب اور بلا عذاب جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ستر ہزار عطا فرمائے ہیں جن کو بے حساب جنت میں داخل فرمائے گا عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے خدا سے زیادہ کی درخواست کیوں نہ کی آپ صلعم نے جواب دیا کہ میں نے زیادہ کی درخواست کی تھی پس خدا نے مجھے اس طرح عطا فرمایا اور راوی نے دونوں ہاتھ کھول کر بتایا اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار بے حساب جنت میں داخل ہوں گے عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ہمارے لئے کچھ اور لوگ زیادہ کیجئے آپ صلعم نے فرمایا ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار اور جائیں گے عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ہمارے لئے اور زیادہ کیجئے آپؐ نے فرمایا رب کی انجلیوں میں سے تین انجلی اور جائیں گے عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ہمارے لئے اور زیادہ کیجئے ابو بکرؓ چلائے اور کہنے لگے اے عمرؓ ہمارے لئے کافی ہے ہمارے لئے کافی ہے عمرؓ نے جواب دیا اے ابو بکرؓ رسول اللہ صلعم کو ہمارے لئے ہمارے رب کے فضل سے زیادہ کرنے دو ابو بکرؓ نے جواب دیا قسم اس ذات کی جس نے آپ صلعم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یقیناً ہمارے رب کی ایک انجلی میں تمام خلق نہیں آئیگی۔
کتاب النفائق میں مذکور ہے کہ ایک بار ابو بکرؓ ان دنوں میں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی آپ کی قبر شریف کے پاس آ کر روئے نیند جو غالب ہوئی تو ابو بکرؓ سو گئے عمرؓ نے انہیں دیکھا گویا وہ خواب میں کسی سے باتیں کر رہے ہیں عمرؓ نے انہیں جگا دیا ابو بکرؓ کہنے لگے اے عمر تم نے میری نیند قطع کر دی اس وقت میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرش کے نیچے تھا اور آپ صلعم الحاح کے ساتھ کہہ رہے تھے اے رب میری امت اے رب میری امت میں نے کہا یا رسول اللہ اپنے رب کو اپنی مراد پوری کرنے دیجئے آواز آئی ہم نے آپ کو عطا کر دیا ہم نے آپ کو عطا کر دیا دوبارہ فرمایا اتنے میں اے عمرؓ تم نے مجھے جگا دیا پس مجھے معلوم نہیں کہ کس قدر خدا نے عطا فرمایا قبر شریف سے ہاتف نے دونوں کو آواز دی کہ مجھے کل عطا فرما دئیے۔ عمروؓ بن حزم سے مروی ہے کہ ہم سے رسول صلعم تین روز غائب رہے سوائے نماز کے آپ کسی کام کے لئے باہر نہ نکلتے تھے پھر

واپس چلے جاتے تھے جب چوتھا روز نمودار ہوا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم سے رک رہے یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا کہ کوئی واقعہ ہو گیا آپ صلعم نے فرمایا کہ سوائے خیر کے کوئی بات نہیں ہوئی خدا تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بے حساب جنت میں داخل کریگا اور ان تین دنوں میں اور زیادہ کی درخواست کی تو میں نے اپنے رب کو ایک سی بزرگ کریم پایا ستر ہزار میں سے ہر ایک کے لئے مجھے اور ستر ہزار عطا فرمائے کہ ان کا بھی حساب نہ ہوگا میں نے پوچھا اے رب کیا میری امت اس تعداد کو پہنچ جائیگی ارشاد ہوا اعرابیوں میں سے میں تعداد پوری کر دوں گا اس کو غزالیؒ نے آخر احیا میں ذکر کیا ہے۔

فائدہ موسیٰؑ نے کہا اے رب اسم اعظم کیا ہے خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی اے موسیٰؑ اگر آپ میری مقبولیت چاہتے ہیں اور آپ کو مہربانی کی حاجت ہو تو دونوں ہاتھ اٹھا کر پڑھیے يَا عَلَّامَ السَّرَائِرِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا دَائِمُ كُلُّ شَيْءٍ يَزُوْلُ غَيْرُكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ كُلُّ حَيٍّ يَمُوْتُ سِوَاكَ۔ **فائدہ**:۔ بعض عارفین کا قول ہے کہ خدا کا اسم اعظم یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا ذَا الْمَعَارِجِ اَسْأَلُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِمَا اَنْزَلْتَهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَغْفِرَ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَاَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے غنیہ میں بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کی نسبت سوال کیا گیا آپ صلعم نے فرمایا خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے اس میں اور خدا کے اسم اعظم میں اتنا بڑا فرق ہے جتنا کہ آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں قرب کے لحاظ سے فرق ہوتا ہے اور میں نے شمس المعارف میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت دیکھی ہے کہ جب بندہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہے جنت کہتی ہے لبیک وسعدیک اے اللہ اسے جنت میں داخل کر دیجئے اور کتاب البرکتہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱؎ اے بھیدوں کے جاننے والے اے دلوں کے پلٹنے والے اے نور کے نور اے ہمیشہ رہنے والے آپ کے سوا ہر شے زوال پذیر ہے اے زندہ اے برقرار رہنے والے آپ کے سوا تمام زندہ مرجائیں گے ۱۲۔ ۲؎ اے اللہ آپ خدا ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اے صاحب معارج میں آپ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کی برکت اور جو کچھ شب قدر میں آپ نے نازل فرمایا ہے اس کی برکت سے میں درخواست کرتا ہوں کہ میرے کام میں کشائش مخرج کر دیجئے اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہمارے سردار محمدؐ پر درود و سلام بھیجیں اور میری خطا بخشدیں اور میری توبہ قبول کرلیں اے ارحم الراحمین ۱۲ ۳؎ میں حاضر ہوں اور تیری مدد کو تیار ہوں ۱۲

سے روایت آئی ہے جو شخص صبح کو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ دس بار پڑھتا ہے وہ گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے گویا اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوا اور خدا اس سے ستر قسم کی بلائیں دور رکھتا ہے ان میں سے ادنیٰ جذام ہے اور خدا اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے جو اس کے لئے رات تک دعا گو رہتا ہے۔

کتاب البرکۃ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ خدا نے اس آیت کو ہر مرض کی شفا اور ہر دوا کا مددگار اور ہر فقر سے تونگری اور دوزخ سے آڑ اور دھنس جانے اور مسخ ہو جانے سے اس امت کے لئے امان بنایا ہے جب تک کہ وہ اسے پڑھتے رہیں گے اور کوئی دعا جس کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو رد نہیں ہوتی۔

سہل بن عبد اللہؒ کا بیان ہے میں خدا تعالیٰ سے تیس سال یہ درخواست کرتا رہا کہ خدایا مجھے اسم اعظم دکھلا دیجئے اس کے بعد میں نے ایک شب کو آسمان پر ستاروں سے لکھا ہوا دیکھا یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ یَا بَدِیۡعَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اور میں نے ایک ہاتف کو کہتے ہوئے سنا کہ یہ خدا کا اسم اعظم ہے غالب قطان کا بیان ہے کہ میں دس سال تک خدا سے یہ درخواست کرتا رہا کہ مجھے خدا کا اسم اعظم دکھا دیجئے کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا کیجائے تو خدا قبول کرے اور جب کوئی شے اس کے ذریعے سے مانگی جائے تو عطا فرما دے تین شب برابر کسی آنے والے نے آکر مجھے کہا کہ پڑھو یَا فَارِجَ الۡھَمِّ یَا کَاشِفَ الۡغَمِّ یَا صَادِقَ الۡوَعۡدِ یَا مُوۡفِیًا بِالۡعَھۡدِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ ایک بار ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا کوئی دعا ایسی ہے جو رد نہ ہو آپ صلعم نے فرمایا ہاں یہ پڑھا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ بِاسۡمِکَ الۡاَعۡلٰی الۡاَعَزِّ الۡاَجَلِّ الۡاَکۡرَمِ ابو حازمؒ کا بیان ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص موذن کے اذان سے فارغ ہونے کے وقت پڑھا کرے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ کُلُّ شَیۡءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجۡھَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ الَّذِیۡ مَنَنۡتَ عَلَیَّ بِھٰذِہِ الشَّھَادَۃِ وَمَا شَھِدۡتُ بِھَا اِلَّا لَکَ وَلَا یَتَقَبَّلُھَا غَیۡرُکَ مِنِّیۡ فَاجۡعَلۡھَا لِیۡ قُرۡبَۃً عِنۡدَکَ وَحِجَابًا مِنۡ نَارِکَ وَاغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِکُلِّ مُؤۡمِنٍ وَمُؤۡمِنَۃٍ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔ تو خدا اس کو بے حساب جنت میں داخل کریگا

لہ اے زندہ اے برقرار رہنے اور رکھنے والے اے جلال اور اکرام والے اے آسمانوں اور زمین کے بطرز نو پیدا کرنے والے ۱۲ سہ اے فکر کو کھولنے والے اے غم کو دور کرنے والے اے وعدہ کے سچے اے عہد کے

(باقی اگلے صفحہ پر)

مولف کہتا ہے کہ میں نے اس فائدہ سے اس کتاب کو اس لئے ختم کیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کا آخر کلام لاآلہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا پس جیسے کہ میں نے اپنی کتاب کو اس کلمہ پر ختم کیا ہے خدائے کریم سے میں امیدوار ہوں کہ اسی کلمہ پر میرا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ کرے اور نیز اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ لغوی کا بیان ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس پر میں نے توحید سے احسان کیا ہے جنت کے سوا اس کی اور کچھ بھی جزا ہو سکتی ہے۔

قرطبی نے بروایت ابن عباس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس پر میں نے اپنی معرفت اور توحید سے انعام کیا ہے سوائے اس کے کیا اور کچھ بھی اس کی جزا ہو سکتی ہے کہ میں اس کو اپنی جنت میں سکونت پذیر کردوں اپنی رحمت سے اپنے خطیرہ قدس میں اور اپنے تنیرس گھات میں داخل کروں جب بندہ لاآلہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے منہ سے نور کا ایک ستون نکلتا ہے وہ خدا کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے خدا تعالیٰ نور سے ارشاد فرماتا ہے کہ میرے عرش کے پاس جا وہ عرض کرتا ہے آپ کی عزت کی قسم جب تک کہ آپ میرے پڑھنے والے کو بخش نہ دیں گے میں نہ جاؤں گا خدا تعالیٰ فرمائے گا اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے اس کی زبان پر تجھکو جاری بھی نہیں کیا تھا کہ اس کو بخشدیا تھا اور یہ کلمہ خدا کی وجہ کریم کی طرف نظر کرنے کے مقابل ہے۔ خواص کا بیان ہے میں نے ایک شخص کو ایک درخت کے نیچے دیکھا جو تشنگی سے قریب الموت ہو رہا تھا۔ میں نے کہا یا الٰہی آپ کی نہریں زمین میں جاری ہیں اور آپ کے سمندر اس کے اطراف میں بہہ رہے ہیں اور یہ تعب تشنگی سے مر رہا ہے اتنے میں اس نے اپنی دونوں آنکھیں کھولدیں اور کہنے لگا اے خواص خدا کی عزت کی قسم اگر مجھ کو مشارق اور

بقیہ حاشیہ:۔ پورا کرنے والے اے زندہ اے برقرار رہنے والے اور رکھنے والے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ۱۲ اے اللہ میں آپ کے اس نام کی بدولت جو اعلیٰ نہایت باعزت نہایت بزرگ ہے آپ سے درخواست کرتا ہوں ۱۲ کے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے ہر شے سوا اس کی ذات کے ہلاک ہونے والی ہے اے اللہ آپ ہی نے اس شہادت سے مجھ پر احسان کیا ہے اور میں نے آپ ہی کے لئے اس کی شہادت دی ہے اور سوائے آپ کے اسے مجھ سے کوئی قبول نہیں کرے گا پس اس کو آپ اپنے نزدیک ذریعہ قربت اور دوزخ سے حجاب بنا دیجئے اپنی رحمت سے میری و میرے مریدین کی اور ہر مسلمان مرد و عورت کی مغفرت فرمائیے اے رب سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالے یقیناً آپ ہر شے پر قادر ہیں لے سوائے احسان کے کیا احسان کا کچھ اور بدلہ بھی ہے ۱۲۔

مسارب کے سمندر بھی پلا دیتے تب بھی خدا کی وجہ کریم کے دیدار کے بغیر میری سیرابی نہ ہوتی۔
حضرت علیؓ کا قول ہے جو چاہے کہ پورے مکیال سے اجر ناپ کر سے اُسے چاہیے کہ اس کا ہر مجلس میں آخر کلام یہ ہو سُبۡحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ مؤلف کہتا ہے بحمد اللہ خدا کی مدد اور حسن توفیق سے یہ کتاب ختم ہوئی خدائے وحدہ لاشریک لہ کا شکر ہے خدا ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل اور اصحاب پر مدام ابدالآباد تک کہ جس کو کبھی انقطاع نہ ہو اس قدر درود و سلام بھیجتا رہے جتنا کہ اُن چیزوں کا شمار ہو جو ہو چکیں یا ہوں گی یا خدا کے علم میں موجود ہیں خدا تعالیٰ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ اصحاب سے راضی رہے۔ والحمدللہ رب العالمین۔ آمین۔

خاتمۃ الطبع

حمد و نعت کے بعد ارباب ہنر پر یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ نزہۃ المجالس واعظین کے لئے نہایت مفید اور ناصحین کے لئے یکار آمد کتاب ہے لیکن چونکہ اوسکی زبان عربی ہے اور فی زمانہ اردو زبان کا عام طور پر رواج ہے اور عربی فارسی سے طبقے طبقے ناواقف محض ہوتے چلے جاتے ہیں پس اس کتاب کا فیض بھی محدود ہو گیا صرف وہی لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو اصل زبان سے ماہر اور اصل تو یہ ہے کہ نصیحت و پند کی باتیں انہیں لوگوں کے لیئے زائد مفید ہیں جو اپنی کم استعدادی کی وجہ سے مطالعہ کتب سے عاری ہیں واقف منتجر کو اس کی ضرورت ہی نہیں گو اس کا ترجمہ پہلے بھی ہو چکا ہے مگر نہ عام فہم زبان درست ہے پس عاجز نے زر کثیر صرف کر کے اس کا جدید ترجمہ کرایا کل جدید لذیذ عام فائدہ کی غرض سے اس کو اپنے مطبع مجیدی واقع کانپور میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مقبول فرما کر میری بھی نجات کا ذریعہ کر دے۔ میری یہ بھی عرض ہے کہ جو حضرات اس ترجمہ سے فائدہ اٹھائیں وہ ناشر اور مترجم اور مہتمم اور کاتب اور مصحح کتاب ہذا کے لئے دعائے نجات آخروی فرمائیں، ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار، ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین۔

طالب دعا۔ خادم العلماء، حاجی محمد شفیع غفرلہٗ

پاکستان میں پہلی اشاعت ۱۹۷۵ء مطبوعہ ایجوکیشنل پریس کراچی

ہمارے ادارے کی فن فقہ پر چند نادر اور قابل مطالعہ کتابیں

- فتح المعین عربی شرح کنز الدقائق
  علامہ سید محمد ابی السعود المصری الحنفی رح
- شرح نقایہ
  علامہ ملا علی قاری
- بحر الرائق عربی شرح کنز الدقائق
  الامام الشیخ زین الدین الشہیر بابن نجیم رح
- بدائع صنائع فی ترتیب الشرائع
  امام علاؤ الدین ابوبکر الکاسانی رح
- ہدایہ اولین و آخرین حاشیہ مولانا محمد حسن سنبھلی رح
  شیخ الاسلام ابوالحسن علی ابن ابی بکر الفرغانی
- فتاوی شامی (جدید ایڈیشن)
  خاتمۃ المحققین محمد امین المعروف بہ ابن عابدین
- ایضاح الادلۃ
  حضرت مولانا محمود حسن اسیر مالٹا
- فتاوی فرنگی محل موسومہ بہ فتاوی قادریہ
  حضرت مفتی عبدالقادر صاحب ملتی فرنگی محل
- مالا بد منہ اردو
  حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح
- احکام میت
  عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صدیقی مدظلہ
- فتاوی عبدالحی اردو مبوب۔ کامل ۳ جلد
  حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی رح
- فتاوی اشرفیہ کامل تین حصص مبوب
  حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح
- فتاوی رشیدیہ کامل مبوب بطرز جدید
  حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رح
- فتاوی عزیزی کامل مبوب بطرز جدید
  حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح
- نور الہدایہ اردو ترجمہ شرح وقایہ عربی
  علامہ عبداللہ بن مسعود صدر الشریعۃ رح
- مسائل سجدہ سہو
  حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب خیرآبادی
- درمختار اردو الموسومہ بہ غایۃ الاوطار
  مولانا محمد علاؤ الدین حصکفی
- اشراق نوری
  اردو ترجمہ قدوری مع فوائد مفیدہ
- احسن المسائل ترجمہ کنز الدقائق
  مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی
- اشرفی بہشتی زیور مدلل (جدید)
  حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رح

ناشر ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی
ادب منزل، پاکستان چوک کراچی